اَلنِّصْفُ الثَّانِی

وَالرُّبْعُ الثَّالِثُ مِنْ کِتَابِ سُنَنِ

اَلنَّسَائِی رح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْجِهَادِ

کتاب جہاد کے بیان مین **ف** جہاد ایک بڑا رکن ہے اسلام کا جو ہجرت کے بعد مدینہ مین فرض ہوا اور جب سے جہاد شروع ہوا روز بروز اسلام کی عزت اور عظمت بڑہتی گئی یہانتک کہ دنیا کے اکثر ملکون مین اسلام پھیل گیا اور جب سے جہاد موقوف ہوا مسلمان ذلیل ہو گئے اور کفار غالب

بَابُ وُجُوْبِ الْجِهَادِ

جہاد فرض ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُخْرِجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَخْرَجُوْا نَبِیَّهُمْ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لَیَهْلِکُنَّ فَنَزَلَتْ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرٌ فَعَرَفْتُ اَنَّہٗ سَیَکُوْنُ قِتَالٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَهِیَ اَوَّلُ آیَۃٍ نَزَلَتْ فِی الْقِتَالِ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے نکالے گئے ابوبکر رضہ نے کہا ان لوگون نے اپنے پیغمبر کو نکال دیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اب یہہ لوگ ضرور برباد ہونگے تب یہہ آیت اوتری اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا اخیر تک یعنی اجازت دی گئی اون لوگون کو جن سے مشرک لڑتے ہین (لڑنے کی کیونکہ اس سے پہلے مسلمانون کو لڑائی کا حکم نہ تہا کافر اونکو ستاتے ایذا دیتے مارتے تب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتے آپ فرماتے صبر کرو ابہی خدا کا حکم مجھکو لڑنے کے لیئے نہین ہوا جب یہہ آیت اوتری تو جہاد شروع ہوا جو تم سے لڑتے ہین تم بہی اون سے لڑو بدلا لو) اور اللہ اونکی مدد کر سکتا ہے) ابوبکر رضہ نے کہا مین سمجہا اب لڑائی ہوگی ابن عباس رض نے کہا تو یہہ آیت سب سے پہلے اوتری جہاد مین **ف** جہاد کہتے ہین کافرون اور باغیون سے لڑنیکو دین کے لیے اور کبہی جہاد کے معنی یہہ بہی آتے ہین کہ اپنے نفس سے لڑے یا شیطان سے یا فاسقون سے نفس سے لڑائی یہہ کہ دین کی بات نہ

سے روکے اور برائیوں سے اوسے روکے اور شیطان سے لڑائی یہہ کہ اوسکے فریب مین نہ آوے شبہات اور شہوات شیطانیہ کو دفع کرے اور فاسقوں سے لڑائی یہہ کہ ہاتھ اور زبان اور قلم اور روپے اونکی اصلاح مین کوشش کرے اور اونکو برے کاموں سے باز رکھے عن ابن عباس ان عبد الرحمن بن عوف واصحابا له اتوا النبي صلى الله عليه وسلم بمكة فقالوا يا رسول الله انا كنا في عز ونحن مشركون فلما آمنا صرنا اذلة فقال اني امرت بالعفو فلا تقاتلوا فلما حولنا الله الى المدينة امرنا بالقتال فكفوا فانزل الله عز وجل الم تر الى الذين قيل لهم كفوا ايديكم واقيموا الصلوة ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف اور اونکے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے جب آپ مکے مین تشریف رکہتے تہے اور کہنے لگے یا رسول اللہ جس زمانے مین ہم مشرک تہے تو عزت مین تہے اور جب سے ایمان لائے ذلیل ہوگئے آپنے فرمایا مجھے تو یہی حکم ہے کہ معاف کرون لوگون کے خطاؤن کو تو مت لڑو پہر جب ہمکو اللہ تعالی مدینہ مین لے گیا تو ہمین حکم ہوا کافرون سے لڑنیکا اوس وقت بعضے لوگ لڑنے مین ہچکچائے (یعنی لڑائی سے ڈرے) تب اللہ تعالی نے یہہ آیت اوتاری الم تر الی الذين قيل لهم كفوا ايديكم اخیر تک یعنی تو نے نہین دیکہا اون لوگون کو جن سے پہلے کہا گیا تہا روکے رہو اپنے ہاتہون کو اور نماز پڑہا کرو اور زکوۃ دیا کرو (یعنی لڑنا ضرور نہین) پہر جب حکم ہوا اونہین لڑنے کا تو اون مین سے ایک گروہ لوگون سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرتا ہے یا اوس سے زیادہ اور کہنے لگا اے پروردگار تو نے ہمپر لڑائی کیون فرض کی ہمکو تہوڑی مدت تک جینے کیون نہ دیا کہدے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کا مزہ تہوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے پرہیزگار کے لیے اور تم پر ظلم نہوگا رتی برابر۔ یعنی جب تک مسلمان مکے مین تہے اور کافرون سے تکلیف اوٹہاتے تو لڑائی کے اجازت چاہتے پہر جب لڑائی کا حکم ہوا تو خوش ہونا تہا لیکن بعضے کچے دل کے لوگ بہانے لگے اور موت سے ڈرے اور کافرون سے ایسا خوف کرنے لگے کہ اونسا اللہ سے بہی نہ تہا عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت بجوامع الكلم ونصرت بالرعب وبينا انا نائم اتيت بمفاتيح خزائن الارض فوضعت في يدي قال ابو هريرة فذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم وانتم تنتثلونها ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جامع کلمے دیے گئے (یعنی قرآن اور حدیث جنکے لفظ مختصر ہین اور معنی اون کے بہت ہین جامع اوسی عبارت کو کہتے ہین جسمین لفظ تہوڑے ہون پر مطلب بہت ہو) اور مجھکو مدد ملی رعب (دہاک) سے (یعنی کافرون کے دلمین میری دہشت اللہ تعالی نے ڈالدی) اور مین سوتا تہا تو زمین کے خزانون کی کنجیان لاکر میرے ہاتہہ مین دی گئین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو گذر گئے لیکن تم اون خزانون کو نکال رہے ہو (مراد خزانون سے روم اور ایران اور مصر اور شام کے خزانے تہے

جو اللہ تعالی نے مسلمانون کو عنایت فرمائی اور آپ کو خواب مین اللہ تعالی نے دکھا دیا تھا جب آپکی وفات ہوگئی تو اس خواب کی مطابق مسلمانون نے یہہ سب ملک فتح کیئے اور وہان کے خزانے تصرف مین لائے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ کہین لا الہ الا اللہ تو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے اپنے مال اور جان کو مجھسے بچا لیا مگر کسی حق کے بدلے اور اوسکا حساب خدا کے اوپر ہے ف یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑہا تو اوسکی جان محفوظ ہوگئی اور مال بہی محفوظ ہوگیا البتہ اگر کسی کا خون کرے گا تو اوسکے بدلے مارا جاویگا اور کسیکا مال ضامن ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا پھر اگر اوس نے ظاہر مین کلمہ پڑہا ہے اور دلمین اوس پر یقین نہین تو خدا اوس سے سمجھیگا دلون کے حال دریافت کرنیکا حاکم اور قاضی کو حکم نہین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابو بکر صدیق رض خلیفہ ہوئے تو عرب کے بعضے لوگ کافر ہوگئے جنکو کافر ہونا تہا حضرت عمر رض نے کہا اے ابو بکر تم کسطرح لڑوگے اِن لوگون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یون فرمایا مجھکو حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین تو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اوس نے بچا لیا اپنے مال اور جان کو مگر کسی حق کے مقابلے (یعنی قصاص یا حد مین) اور اوس کا حساب اللہ تعالی کے ذمہ پر ہے کہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مین بیشک لڑونگا اوس سے جو تفرقہ ڈالے نماز اور زکوت مین اس لیئے کہ زکوت مال کا حق ہے قسم خدا تعالی کی یہہ لوگ اگر نہ دینگے بکری کا بچہ جو دیا کرتے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مین ضرور لڑونگا اون سے اس بات پر کہا حضرت عمر رضی اللہ

نے قسم ہے اللہ کی نہین ہے یہہ امر میری نظر مین مگر اس لیئے کہ کہول دیا اللہ بزرگی اور عزت والے نے سینہ ابوبکر کا رض
لڑائی کرنیکے واسطے اور مین بہی سمجہا کہ حق یون ہی ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شرع شریف نے
جان اور مال پر جو حق لگادیے ہین اگر کوئی شخص اون حقوق کو ادا نکرے تو اوسکو سزا دینا ضرور ہے عن
أبي هريرة قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وكان أبو بكر بعده وكفر من كفر
من العرب قال عمر رضي الله عنه يا أبا بكر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فمن قال لا إله إلا الله فقد عصم
مني ماله ونفسه إلا بحقه وحسابه على الله قال أبو بكر رضي الله عنه لأقاتلن من فرق بين
الصلوة والزكوة فإن الزكوة حق المال فوالله لو منعوني عناقا كانوا يؤدونها إلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعها قال عمر فوالله ما هو إلا أن رأيت أن الله
عز وجل شرح صدر أبي بكر للقتال فعرفت أنه الحق ترجمہ اس حدیث کا بہی وہی ہے جو اوپر گذرا
عن أبي هريرة قال لما اجتمع أبو بكر لقتالهم فقال عمر رض يا أبا بكر كيف تقاتل الناس
وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله
فإذا قالوها عصموا مني دماءهم وأموالهم إلا بحقها قال أبو بكر رضي الله عنه لأقاتلن
من فرق بين الصلوة والزكوة والله لو منعوني عناقا كانوا يؤدونها إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم لقاتلتهم على منعها قال عمر رضي الله عنه فوالله ما هو إلا أن رأيت أن الله تعالى قد شرح
صدر أبي بكر لقتالهم فعرفت أنه الحق ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قصد کیا حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے اون لوگون سے لڑائی کے لیئے تب کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اے ابوبکر کیسے لڑتے ہو ان لوگون
سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تہا کہ مجہکو حکم ہوا ہے لوگون سے لڑائی کا یہانتک کہ کہین وے
لا الہ الا اللہ پہر جب اونہون نے کلمہ کہا تو بچا لیا خون اور مال کو اپنے مجہسے ف یعنی دین محمدی مین کلمہ گو
کو مارنا اور اوسکا مال لینا حرام ہے ت مگر حق کا بچاؤ نہین ف یعنی اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا
یا مال ضامن ہوگا تو اوس سے مال دلایا جاویگا اسیطرح حد زنا وغیرہ مین رعایت نکرین گے ت کہا ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے مین ضرور مارونگا اوس شخص کو جو فرق کریگا نماز مین اور زکوۃ مین قسم خدا تعالیٰ کی اگر
نہ دیوینگے یہہ لوگ مجہکو وہ بکری کا بچہ جو دیا کرتے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بیشک مارونگا اونکو بابت
کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی قسم نہین یہہ امر میری نظر مین مگر یہہ کہ کہول دیا ہے اللہ بزرگی اور عزت والے
نے سینہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اون سے لڑنے کے لیئے اور مین بہی سمجہا کہ حق یون ہی ہے عن أنس بن مالك قال

لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتدت العرب قال عمر يا ابا بكر كيف تقاتل العرب فقال
ابو بكر رضي الله عنه انما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا
ان لا اله الا الله واني رسول الله ويقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة والله لو منعوني عناقا
مما كانوا يعطون رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم عليه قال عمر رضي الله عنه فلما
رايت راي ابي بكر قد شرح علمت انه الحق **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب وفات
پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر گئے عرب کے لوگ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اے ابوبکر کیسے مارتے ہو عرب کو پھر جواب دیا
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسواسطے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم ہوا ہے کہ لڑون مین لوگون سے یہانتک
کہ گواہی دیوین اس بات کی نہین کوئی معبود برحق اللہ کے سوا اور اس بات کی کہ مین رسول ہون اللہ تعالی کا اور پڑھین
نماز اور دیوین زکوۃ اللہ کی قسم اگر یہہ لوگ نہ دیوینگے وہ بکری کا بچہ جو دیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو ضرور
مارونگا مین اونکو اسپر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا مین نے راے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدا کی طرف سے ہے مین نے بھی
جانا کہ حق اوسیطرح ہے **ف** مطلب اس حدیث کا اور جو حدیث اوپر گذری ایک ہی ہے لیکن راوی ضعیف ہونیکے
سبب سے کچھہ فرق ہوگیا ہے لفظون مین امام نسائی نے کہا عمران القطان اس روایت مین قوی نہین اور یہہ روایت
خطا ہے اور اس سے پہلے کی ٹھیک ہے **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال امرت ان
اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فمن قالها فقد عصم مني نفسه وماله الا بحقه و
حسابه على الله **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو حکم ہوا ہے کہ لڑون مین
لوگون سے یہانتک کہ کہین کلمہ پھر جس نے کلمہ کہا اوس نے بچا لیا اپنا جان اور مال لیکن حق اوس جان اور مال کا
نہ چھوڑونگا اور حساب اوسکا اللہ تعالی کے ذمہ پر ہے **عن** انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال جاهدوا
المشركين باموالكم وايديكم والسنتكم **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد
کرو مشرکون سے مال اور ہاتھہ اور زبان سے **ف** زبان کا جہاد یہہ کہ قائم کرنا دلیلونکا اپنے مذہب کی اور رد
کرنا مذہب مشرکین کا اور اپنی بڑائی کرنی لڑائی کے وقت اور ہجو کرنی کافرون کی اور اسی قسم کی باتین جسمین
دین کا بول بالا ہو اور کفر اور شرک کی ذلت

التشديد في ترك الجهاد

جہاد کے چھوڑنیکی سختی اور شدت کا بیان **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات ولم يغزو
لم يحدث نفسه بغزو مات على شعبة نفاق **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو مرگیا اسطرح کہ نہ کبھی اوس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا مین لڑنے کی نیت کی تو وہ منافقون کے
وتیرے پر مرا **ف** یعنی جو سچا مسلمان ہوگا دین محمدی کا غلبہ چاہیگا تو کافرون سے اللہ کیواسطے لڑیگا اور اگر سامان

ف عمران القطان

ہو گا تو دلمین البتہ اسکا قصد رکہیگا اور جو دلمین بہی کبہی جہاد کا خیال نکرے گا معلوم ہوا کہ منافقون کی طرح
اوسکا ایمان باقی ہے ایمان کامل نہین اور دلمین قصد جہاد کا یہہ نشان ہے کہ جہاد کے اسباب جیسے ہتہیار بنوانا یا مول لینا اور گہوڑے کی سواری
سیکہنا اور جو کام آئین چیزین تیار رکہنا الرخصۃ عن السریۃ لشکر کے ساتہہ نجانے کی رخصت عن ابی ہریرۃ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول والذی نفسی بیدہ لولا ان رجالا من المؤمنین لا تطیب
انفسہم ان یتخلفوا عنی ولا اجد ما احملہم علیہ ما تخلفت عن سریۃ تغزو فی سبیل اللہ
عز وجل والذی نفسی بیدہ لوددت انی اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل ثم
احیی ثم اقتل ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اوسکی
جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے اگر ہوتی یہہ بات کہ بعضی ایمان والون کو خوش نہین لگتا مجہسے پیچہے رہنا اور مین
نہین پاتا وہ چیز جسپر سوار کرون اونکو تو نچہوڑتا مین ساتہہ کسی لشکر کا اور قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتہہ مین
میری جان ہے مجہے بہت بہلا معلوم ہوتا ہے یہہ کہ مین مارا جاؤن اللہ کی راہ مین اور پہر جلایا جاؤن پہر
مارا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر مارا جاؤن پہر جلایا جاؤن پہر مارا جاؤن ف سریہ اوس لشکر کو کہتے ہین
جسمین نو سپاہیون سے زیادہ ہون اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے ساتہہ تشریف نلے گئے ہون آپکے دل مین
کمال خواہش تہی ہر ایک لڑائی مین شریک ہونے کی لیکن ابتدائے اسلام مین بے اسبابی اور قلت سواری سے سب
صحابہ ساتہہ نجا سکتے تہے اس سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہی رک جاتے تہے اور آپ کو بدون صحابہ
کے جانا اسواسطے پسند نہ تہا کہ نہ جانیوالے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اور اون کو آپ کا ساتہہ چہوڑنا ناگوار
گذرتا اور سب کو لیجانا سواریون کی کمی سے ممکن نہ تہا اس حدیث سے جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت معلوم
ہوئی باب فضل المجاہدین علی القاعدین باب بیان مین اس بات کے کہ جہاد
کرنیوالون کے برابر نہین ہوسکتے گہر بیٹہ رہجانے والے عن زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انزل علیہ لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ
فجاء ابن ام مکتوم وہو یملہا علی فقال یا رسول اللہ لو استطیع الجہاد لجاہدت فانزل
اللہ عز وجل وفخذہ علی فخذی فثقلت علی حتی ظننت ان ترض فخذی ثم سری
عنہ غیر اولی الضرر ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یہہ
آیت لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاہدون فی سبیل اللہ یعنی برابر نہین بیٹہنے والے
مسلمان اور لڑنیوالے اللہ کی راہ مین اتنے مین ابن ام مکتوم بہی آ گئے (نام ہے صحابی کا) اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اوسوقت مجہکو یہہ آیت لکہوا رہے تہے پہر عرض کیا ابن ام مکتوم نے یا رسول اللہ اگر ممکن ہوتا مجہسے جہاد تو بیشک مین

مجاہد ہوتا پھر اوتارا اللہ عزت اور بزرگی والے نے غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ یعنی جنکو بدن کا نقصان نہین ہے یعنی بدن کے
نقصان والے یعنی اندھے لولے اپاہج جہاد کے حکم سے معاف ہین باقی لوگون مین لڑنیوالون کو بڑے درجے ہین
کہ بیٹھنے والون کو نہین اگرچہ بیٹھنے والے بھی جنتی ہین اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہین یعنے
بعضے جہاد کرتے رہین تو نہ کرنیوالے معاف ہین اور جو سب موقوف کرین تو سب گنہگار ہین ف اور زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جب یہہ پہلی آیت اتری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران کے اوپر تھی پھر بوجھ
پڑا مجھپر یہانتک کہ مین سمجھا ٹوٹ جاویگی ران میری پھر موقوف ہو گئی وہ حالت وحی کے سبب سے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ران کا بوجھہ زید کو بہت معلوم ہوا امام نسائی کی اس روایت کی اسناد مین عبدالرحمن بن اسحاق ہے وہ
کچھہ بڑا نہین عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْتُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِيْ حَتّٰى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ اُولِي
الضَّرَرِ ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پڑھی یہہ آیت اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے
لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنی برابر نہین بیٹھنے والے مسلمان اور
لڑنیوالے اللہ کی راہ مین اتنے مین آئے ابن ام مکتوم اور آپ مجھکو پڑھکر سنا رہے تھے پھر ابن ام مکتوم بولے یا رسول اللہ
اگر مین قدرت رکھتا تو مین بھی جہاد کرتا اور تھے ابن ام مکتوم اندھے پھر اتاری یہہ آیت اللہ تعالی نے اپنے رسول پر
غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ یعنی جنکے بدن مین نقصان ہے جہاد کا حکم اونپر نہین اور اس آیت اوترنے کیوقت آپکی ران
مبارک میری ران پر تھی مین سمجھا کہ چورا ہو جاویگی میری ران پھر موقوف ہو گئی وحی عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ وَاللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي
الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ خَلْفَهُ فَقَالَ هَلْ لِيْ مِنْ رُخْصَةٍ فَنَزَلَتْ
غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس لاؤ ہڈی جس پر لکھتے
تھے آپنے لکھوایا لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ابن ام مکتوم آپکے پیچھے بیٹھے تھے انہون نے کہا کیا میرے لیے
رخصت ہے تب یہہ اوترا غیر اولی الضرر عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
جَاءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ فِيَّ وَاَنَا اَعْمٰى فَمَا بَرِحَ حَتّٰى نَزَلَتْ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ
ترجمہ براء سے روایت ہے جب یہہ آیت اوتری لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی جہاد کرنیوالے اور گھر مین بیٹھنے والے
برابر نہین ہو سکتے تو ابن ام مکتوم آئے اور کہنے لگے پھر میرے باب مین کیا حکم ہے مین تو نابینا معذور ہون تھوڑی دیر

نہ گذری تھی کہ یہہ اُوترا غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ (یعنی معذور اس حکم سے معاف ہین) اَلرُّخْصَةُ فِی التَّخَلُّفِ لِمَنْ لَّهُ وَالِدَانِ
اجازت ہے گھر مین رہجانیکی اوسکو جسکی مان باپ زندہ ہون عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ ترجمہ
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس درخواست کی جہاد مین جانیکی
تو آپنے پوچھا کہ تیرے مان باپ زندہ ہین عرض کیا اوسنے کہ ہان آپنے فرمایا تو اونہی دونون مین جہاد کر ف
یعنی تو کوشش کر مان باپ کی خدمت مین تیرے لیے یہی جہاد ہے اَلرُّخْصَةُ فِی التَّخَلُّفِ لِمَنْ لَّهُ وَالِدَةٌ جسکی
مان زندہ ہو اوسکو گھر مین رہنے کی اجازت دینے کا بیان عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ اَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ اِلٰی
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ
لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا ترجمہ معاویہ بن جاہمہ رضی سے روایت ہے کہ آئے جاہمہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول مین چاہتا ہون کہ جہاد کرون اور آیا ہون کہ آپسے مشورہ لون آپنے فرمایا
کیا تیری ماں زندہ ہے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا کہ تو اوسی کے ساتھہ رہا کر اسلیے کہ جنت اوسکے پاؤن کے نیچے ہے
ف اکثر علماء اسطرف گئے ہین کہ مان باپ مسلمان ہون اور لڑکے کو جہاد مین جانے سے منع کرین تو اوسکو جانا
حرام ہے اسلیے کہ اونکی فرمانبرداری فرض عین ہے

بَابُ مَنْ يُّجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ

باب بیان مین اوسکے جو جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ مین جان اور مال سے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ
الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ
مَنْ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ
يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہا یا رسول اللہ سب لوگون مین بہتر کون ہے آپ نے فرمایا جو کوئی جہاد کرے جان اور مال سے اللہ تعالی
کی راہ مین اور کہا پھر کون یا رسول اللہ آپنے فرمایا پھر وہ ایماندار جو رہتا ہو گھاٹیون مین پہاڑون کی اور ڈرتا ہو
اللہ تعالی سے اور دور رہین لوگ شرارت سے اوسکے (یعنی اوس سے کسی کو نقصان نہ پہونچے)

بَابُ مَنْ عَمِلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَلٰی قَدَمِهٖ

اللہ تعالی کی راہ مین پیادہ جانیوالیکا بیان عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ
الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ
اِلٰی رَاحِلَتِهٖ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ اِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ
عَلٰی ظَهْرِ فَرَسِهٖ اَوْ عَلٰی ظَهْرِ بَعِيْرِهٖ اَوْ عَلٰی قَدَمِهٖ حَتّٰی يَاْتِيَهُ الْمَوْتُ وَاِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا
فَاجِرًا يَقْرَاُ كِتَابَ اللّٰهِ لَا يَرْعَوِيْ اِلٰی شَيْءٍ مِّنْهُ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس سال تبوک کی

لڑائی ہوئی اوس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے پیٹھ لگائی ہوئی لوگون کو خطبہ سنا رہے تھے پھر
فرمایا سنو مین خبر دیتا ہون تمکو بھلے آدمی کی اور برے آدمی کی بہتر اور بھلا آدمی لوگون مین وہ شخص ہے جس نے کام کیا
اللہ تعالی کی راہ مین اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر یا اونٹ پر سوار ہو کر یا اپنے پاؤن سے چلکر یہانتک کہ لیا اوسکو موت
نے یعنی مر گیا اسی کام مین اور سب سے بدتر اور شریر وہ شخص ہے جو بدکار کہ پڑھتا ہے کتاب اللہ کی اور نہین خیال کرتا
کسی چیز کا اوس کتاب کے مضمون مین سے **ف** تبوک نام ہے ایک جگہہ کا جو بیچ مین ہے مدینے اور شام کے ہے اور یہ مدینے
سے وہانتک چودہ مرحلہ ہین نہین خیال کرتا اوسکے مضمون کی طرف یعنے قرآن کے پڑہنے سے کچھہ فائدہ نہین
اوٹھاتا نہ باز آتا ہے بدی سے تو ان سے فقط لفظون کو رٹتا ہے اوس سے کیا فائدہ **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** قَالَ لَا یَبْکِیْ
اَحَدٌ مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فَتَطْعَمُہُ النَّارُ حَتّٰی یُرَدَّ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ
جَہَنَّمَ فِیْ مَنْخَرَیْ مُسْلِمٍ اَبَدًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے ڈر سے رونیوالے کو جہنم کا لقمہ ہونا
ایسا ناممکن ہے جیسا لوٹنا دودہ کا چھاتیون مین **ف** یعنی جیسا دودہ باہر آکر پہر جانا اوسکا چھاتیون کے اندر محال
ہے اسی طرح اللہ کے ڈر سے رونیوالے کا آگ مین جانا ممکن نہین **ف** اور نہ جمع ہوگا غبار خدا کے رستے کا اور
دہوان جہنم کا نتھنون مین مسلمان کے ہرگز یعنی جو شخص اللہ کی راہ مین جہاد کو نکلیگا پہر اوسکے ناک مین راہ
کا غبار جاویگا تو وہ جہنم مین نہین جاویگا **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ نَارِ جَہَنَّمَ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ داخل ہوگا اللہ تعالی کے ڈر سے رونیوالا دوزخ مین یہانتک کہ لوٹے دودہ چھاتیون مین اور نہ اکٹھا ہوگا
غبار خدا کی راہ کا اور دہوان دوزخ کا **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا یَجْتَمِعَانِ فِی النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ کَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ وَقَارَبَ وَلَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ جَوْفِ مُؤْمِنٍ
غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَفَیْحُ جَہَنَّمَ وَلَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ الْاِیْمَانُ وَالْحَسَدُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جاویگا دوزخ مین مسلمان جسنے مارا ہو کافر کو پہر میانہ روی کی یعنی درست
رہا ہو قول اور فعل مین اور غبار اللہ کی راہ کا اور بھاپ دوزخ کی جمع نہین ہو سکتی دونو مسلمان کے پیٹ مین اور
حسد اور ایمان ایک آدمی مین جمع نہین ہو سکتی **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَہَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ
قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور دہوان
دوزخ کا بندے کے اندر ہرگز اور کبہی اکٹھے ہونگے بخل اور ایمان ایک شخص کے دل مین **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** رَضِیَ اللّٰہُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي وَجْهِ رَجُلٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہو گا جمع غبار جہاد کا اور دہوان دوزخ کا منہ پر کسی آدمی کے اور نہیں رہ سکتی بخل اور ایمان ہرگز ایک دلمین جمع ہوکر عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غبار جہاد کا اور دہوان دوزخ کا نہ جمع ہوسکے آدمی کے اندر اسیطرح بخل اور ایمان کسی ایک شخص مین جمع نہین ہوسکتے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار اللہ کی راہ کا اور دہوان دوزخ کا نتہنون مین کسی مسلمان کے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ وَلَا يَجْتَمِعُ شُحٌّ وَإِيمَانٌ فِي قَلْبِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور دہوان دوزخ کا ناک مین مسلمان کے اور نہین جمع رہتے انسان کے دلمین بخل اور ایمان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غُبَارًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانَ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَلَا يَجْمَعُ اللّٰهُ فِي قَلْبِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ الْإِيمَانَ بِاللّٰهِ وَالشُّحَّ جَمِيعًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اللہ عزوجل نہ جمع کریگا غبار کو جہاد کے اور دہوئین کو دوزخ کے اندر مسلمان کے اور جس مسلمان کو ایمان دیا اللہ نے نہین دیتا اللہ اوسکے دل مین بخل ف غبار اور دہوان جمع نہونا اشارہ ہے اس بات کا کہ جہاد مین جسنے ذرا سی تکلیف اوٹہائی ہوگی اوسکو اللہ بزرگی اور عزت والا دوزخ مین سجا نے دیگا حسد اور بخل ایمان کے ساتھ جمع نہین ہوتے یعنی حسد کرنیوالا اور بخیل ایماندار نہین ہوسکتا

ثَوَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جسکے قدمون پر گرد پڑی ہو اللہ کی راہ مین اوسکے ثواب کا بیان

عَنْ أَبِي عَبْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ ترجمہ ابوعبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاؤن پر دہول پڑی ہو جہاد کی حرام ہوگیا وہ دوزخ پر

ثَوَابُ عَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جو آنکھ جاگی ہو اللہ کی راہ مین اوسکے ثواب کا بیان

عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حُرِّمَتْ عَلَى النَّارِ عَيْنٌ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

ترجمہ ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے حرام ہین دوزخ پر وہ آنکھین جو جگین
اللہ کی راہ مین **فضل غدوۃ فی سبیل اللہ** اللہ تعالی کی راہ مین صبحکو جانے کی
خوبی کا بیان عن سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغدوۃ والروحۃ
فی سبیل اللہ افضل من الدنیا وما فیھا ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ مین جانا ایکبار صبح یا شام کو بہتر ہے ساری دنیا اور دنیا کی چیزون سے **باب**
فضل الروحۃ فی سبیل اللہ اللہ تعالی کی راہ مین شام کو جانیکے ثواب اور خوبی کا
بیان عن ابی ایوب الانصاری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوۃ
فی سبیل اللہ او روحۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او غربت ترجمہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار صبح کو یا شام کو جانا اللہ تعالی کی راہ مین بہتر ہے تمام ان
چیزون سے جنپر آفتاب نکلا یا ڈوبا ف یعنی تمام دنیا سے آخرت کا ثواب بڑھ کر ہے اسواسطے کہ دنیا فانی ہے
اور آخرت عمدہ اور باقی ہے عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ کلھم
حق علی اللہ عونہ المجاھد فی سبیل اللہ والناکح الذی یرید العفاف والمکاتب الذی
یرید الاداء ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصون
کی مدد کرنا اللہ تعالی نے اپنی ذات مقدس پر لازم کیا ہے اول تو جہاد کرنیوالا اللہ تعالی کی راہ مین دوسرے نکاح
کرنیوالا گناہ سے بچنے کے لیے اور تیسرے مکاتب جسکی نیت ادا کرنیکی ہو ف مکاتب وہ غلام ہے جسے مولا نے کہا ہے کہ اگر
تو اتنا مال مجھکو اتنی مدت مین ادا کر دیگا تو آزاد ہے جسقدر مال عوض مین آزادی کے ٹھہرے اسکو بدل
کتابت کہتے ہین **باب الغزاۃ وفد اللہ تعالی** باب بیان مین اس بات کی کہ جہاد
کرنیوالے مقرب ہین اللہ کے عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفد اللہ
ثلثۃ الغازی والحاج والمعتمر ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وفد اللہ کے تین ہین مجاہد
اور حاجی اور عمرہ لانیوالا ف وفد کے معنی ایلچیون کے ہین لیکن اسجگہ مراد مقرب ہین یعنی ان تینون
شخصون کا خدا کی جناب مین بہت بڑا رتبہ ہے **باب ما تکفل اللہ لمن جاھد**
فی سبیلہ باب بیان مین اس بات کے کہ کس چیز کا ضامن ہوتا ہے اللہ تعالی مجاہد کے لیے
عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تکفل اللہ لمن جاھد فی
سبیلہ لا یخرجہ الا الجھاد فی سبیلہ وتصدیق کلمتہ بان یدخلہ الجنۃ او یرد
الی مسکنہ الذی خرج منہ مع ما نال من اجر او غنیمۃ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ ضامن ہے اوس شخص کا جو جہاد کرے اوسکی راہ مین اور نکلے گہر سے مگر
جہاد کی نیت سے اللہ کی کلام کو سچا جانکر اسبات کا کہ داخل کریگا اوسکو جنت مین یا پہیر لاویگا اوسکو اوسکے گہر
مین جہان سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھ **عن** ابی ہریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول انتدب اللہ لمن یخرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا الایمان بی والجہاد
فی سبیلی انہ ضامن حتی ادخلہ الجنۃ بایہما کان اما بقتل او وفاۃ او اردہ
الی مسکنہ الذی یخرج منہ نال ما نال من اجر او غنیمۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جوابدہی کرتا ہے اللہ اوسکی جو نکلے راہ مین خدا کے اوسپر ایمان رکہکر
خالص جہاد کی نیت سے اللہ ضامن ہے اوسکا کہ پہونچاوے اوسکو جنت مین بعد مرجانے یا مرجانیکے
یا پہیر لاوے اوسکو اوسکے گہر جہان سے گیا تہا ثواب یا مال لیکر **ف** گہر سے نکلتے ہی مجاہد کا اللہ نگہبان
ہے اور دونون طرح اسکا بہلا کرتا ہے جیسا ایمان لیکر نکلا ہے اوسکے ساتھ مال دنیا کا اور ثواب آخرت کا
لیکر پہرتا ہے یا جنت مین جاتا ہے جسکی تمنا تمام انبیا اور اولیا کو ہے اور ہر عبادت کا نتیجہ جنت مین داخل ہونا ہے
عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل المجاہد فی
سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یجاہد فی سبیلہ کمثل الصائم القائم وتکفل اللہ
للمجاہدین فی سبیلہ ان یتوفاہ فیدخلہ الجنۃ او یرجعہ سالما بما نال من اجر او غنیمۃ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جو شخص اوسکی راہ مین جہاد کرے
اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دن بہر روزہ رکہے اور رات بہر عبادت کرے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون
شخص جہاد کرتا ہے اوسکی راہ مین اور جو اوسکی راہ مین جہاد کرتا ہے اوسکے لیے ضامن ہے اسبات کا اگر مرجاوے
تو پہنچاوے اوسکو جنت مین یا پہیر لاوے اوسکو سلامتی کے ساتھ ثواب یا لوٹ کا مال لیکر **باب ثواب
السریۃ التی تخفق** یہ بیان مین اون غازیون کے جنکو جہاد مین لوٹ کا مال نہ ہاتہ لگے
عن عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من غازیۃ
تغزو فی سبیل اللہ فیصیبون غنیمۃ الا تعجلوا ثلثی اجرہم من الآخرۃ ویبقی لہم
الثلث فان لم یصیبوا غنیمۃ تم لہم اجرہم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ جہاد کرتے ہین اللہ تعالی کی راہ مین اور غنیمت مین لوٹ کا مال پاوین
اونہون نے آخرت کے ثواب کی دو تہائیان دنیا مین لے لین اور باقی رہی اونکے لیے ایک تہائی اگر نہ پاوین
لوٹ تو پورا رہا حصہ انکا **ف** یعنی ان غازیون کو جنکو مال بہی ہاتہ آوے دو ثلث تو میسر ہے

ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت مین ملیگا اور جنکو مال نملی یا شہید ہوگئے تو دنیا مین کچھہ فائدہ نہین اونکا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے نہایت افضل ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ضَمِنْتُ لَهُ أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا أَصَابَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَإِنْ قَبَضْتُهُ غَفَرْتُ لَهُ وَرَحِمْتُهُ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس حدیث قدسی مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میرے بندون مین سے جاوے جہاد کرنیکو میری خوشنودی کے لیے مین ضامن ہو جاتا ہون اوسکے واسطے اسبات کا کہ لوٹا دون اوسکو ثواب یا مال غنیمت کا دیکر اور اگر قبض کرون اوسکی جان تو بخشون گا اوسکو اور رحمت کرون گا اوسپر ف حدیث قدسی اوسکو کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماوین کہ خدا عزوجل نے ایسا فرمایا ہے قرآن اور حدیث قدسی مین یہہ فرق ہے کہ قرآن کا لفظ اور مضمون دونون خدا تعالی کی طرف سے ہین اور حدیث قدسی مین مضمون خدا تعالی کا اور لفظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی خدا تعالی نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دلمین ڈالا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنی عبارت سے بیان کیا قرآن کا چھونا بے وضو درست نہین اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہے

بَابُ مَثَلِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اللہ تعالی کے راہ مین جہاد کرنیوالون کے مثال کے بیان مین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ تعالی کے راہ مین جہاد کرتا ہے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اوسکی راہ مین جہاد کرتا ہے تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار اللہ سے ڈرنیوالا قیام اور رکوع اور سجدہ مین ہو

بَابُ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ یہہ باب بیان مین اسبات کے ہے کہ کون سا عمل ہے جو جہاد کے برابر ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَجِدُهُ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ تَدْخُلُ مَسْجِدًا فَتَقُومَ لَا تَفْتُرُ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرُ قَالَ مَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا فرمایئے مجھکو کوئی کام جو برابر ہو جہاد کے آپنے فرمایا مین نہین پاتا ایسا کوئی کام پھر فرمایا اوس آدمی سے کیا تو کرسکتا ہے یہہ کہ جب مجاہد اپنے گھر سے باہر ہو اور تو داخل ہو مسجد مین پھر کھڑا ہووے تو نماز کے لیے اور کھڑا رہے تو ہمیشہ کبھی نہ تھکے اور رہے تو روزہ

اور نہ افطار کرے اوسکو کبھی کہا اوس آدمی نے کون کرسکتا ہے یہہ عن ابی ذر انہ سأل نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل خیر قال ایمان باللہ قال ثم ماذا قال الجہاد فی سبیل اللہ
عز وجل ترجمہ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ مین نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا
کام بہتر ہے یا رسول اللہ فرمایا اللہ پر ایمان لانا کہا کہ پہر کون سا یا رسول اللہ فرمایا کہ جہاد کرنا اللہ کے راہ
مین عن ابی ہریرۃ قال سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل
قال ایمان باللہ قال ثم ماذا قال الجہاد فی سبیل اللہ قال ثم ماذا قال الحج مبرور
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سوال کیا کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل بہتر
ہے یا رسول اللہ فرمایا ایمان لانا اللہ تعالی پر کہا اوس نے پہر کونسا فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالے کے راہ مین
کہا پہر کونسا فرمایا حج کرنا حج مبرور یعنی جو مقبول ہو خدا کی جناب مین ف حج مقبول مردود ہونا اللہ تعالی
کو خوب معلوم ہے لیکن بعد حج کے جسکا دل دنیا سے بیزار ہوا اور عاقبت کی خوبی کا طلبگار تو علامت حج کے مقبول
ہونیکی ہے اور جو لوگ حج سے اکثر زیادہ فاسق بدکار اور بخیل ہو جاتے ہین یہہ علامت حج کے مردودیت کی
ہے درجۃ المجاہدین فی سبیل اللہ عز وجل عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال یا ابا سعید من رضی باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا وجبت لہ الجنۃ
قال فعجب لہا ابو سعید قال اعدہا علی یا رسول اللہ ففعل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واخری یرفع بہا العبد مائۃ درجۃ فی الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین
السماء والارض قال وما ہی یا رسول اللہ قال الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ
ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو سعید جو راضی ہوگیا خدا کی
مالکی پر ف خدا تعالی کے رب یا مالک ہونے پر راضی ہونا یہہ کہ جو کچھ خدا کرے اوس شخص کے لیے اوس سے
تنگ نہو اور تدبیر کرے تو اتنی ہی کرے کہ شرع مین جائز ہو ت اور اسلام کے دین پر ف اسلام کے دین پر
راضی ہونا یہہ کہ سوا اسلام کے طریقے کے اور کوئی طریقہ شادی غمی مین یا کہانے پینے وغیرہ مین خوش نہ آوے ت
و محمد کی پیغمبری پر ف محمد کی نبوت پر وہی راضی ہوگا جو اونکے امر و نہی کو سب پر مقدم کریگا ت ایسا شخص
بہشت کے لائق ہوگیا کہا راوی نے اچھی معلوم ہوئے ابو سعید رضی اللہ عنہ کو یہہ کلمے عرض کیا پہر فرمایئے یا رسول اللہ
آپنے پہر فرمایا پہر آپنے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہے جسکے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہین اور
ہر ایک درجے مین اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہے ابو سعید رض نے کہا یا رسول اللہ
وہ کونسی عبادت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا خدا کی راہ مین جہاد کرنا

ف یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے عن ابی الدرداء
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقام الصلوۃ واٰتی الزکوۃ ومات لا یشرک باللہ
شیئا کان حقا علی اللہ عز وجل ان یغفر لہ ہاجر او مات فی مولدہ فقلنا یا رسول اللہ
الا نخبر بہا الناس فیستبشروا بہا فقال ان للجنۃ مائۃ درجۃ بین کل درجتین
کما بین السماء والارض اعدہا اللہ للمجاہدین فی سبیلہ ولولا ان اشق علی المؤمنین
ولا اجد ما احملہم علیہ ولا تطیب انفسہم ان یتخلفوا بعدی ما قعدت خلف سریۃ
ولوددت انی اقتل ثم احیی ثم اقتل ترجمہ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسنے ادا کی نماز اور دی زکوۃ اور خدا کے ساتھ کسی کو ساجھی نہ جانتا ہوا مرجاوے تو اللہ تعالی بخشیگا
اوسکو ہجرت کی ہو اوسنے یا مرگیا وہین جہان پیدا ہوا تھا صحابہ نے یہ سنکر عرض کیا یا رسول اللہ اس بشارت
سے ہم خوش کردین لوگون کو آپنے فرمایا بہشت کے سو درجے ہین اور ہر درجے مین اتنا فرق ہے جتنا
فاصلہ ہے درمیان آسمان اور زمین کے اور یہ درجے اونکے واسطے تیار کیے ہین جو جہاد کرتے ہین اوسکے
راہ مین اور اگر مین مشکل نہ سمجھتا مسلمانون پر اور دقت ہوتی اسبات کی کہ نہین پاتا مین وہ چیز جسپر سوار
کرون اون کو اور میرا ساتھ چھٹ جانے سے ان لوگون کو ناخوشی بھی ہوتی تو مین نہ چھوڑتا ہمراہی کسی
ادنی لشکر کے اور مین دوست رکھتا ہون اس بات کو کہ مارا جاؤن اور پھر جلایا جاؤن اور پھر مارا جاؤن
ف یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر لڑائی مین جاوین چھوٹی ہو یا بڑی لیکن
ابتدائے اسلام مین بے ہابی اور قلت سواری سے سب صحابہ ساتھ نجاسکتے تھے اس سبب سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہی رک جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون اصحاب کے جانا اسواسطے پسند
نہ تھا کہ نجانیوالے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث مین جہاد کی فضیلت اور رفیقون کی رعایت
کا بیان ہے ما لمن اسلم وہاجر وجاہد جو شخص اسلام لاوے اور ہجرت اور جہاد کرے اوسکے
ثواب کا بیان عن فضالۃ بن عبید یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
انا زعیم والزعیم الحمیل لمن امن بی واسلم وہاجر ببیت فی ربض الجنۃ وببیت فی وسط الجنۃ وانا
زعیم لمن امن بی واسلم وجاہد فی سبیل اللہ ببیت فی ربض الجنۃ وببیت فی وسط
الجنۃ وببیت فی اعلی غرف الجنۃ من فعل ذلک فلم یدع للخیر مطلبا ولا
من الشر مہربا یموت حیث شاء ان یموت ترجمہ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین سنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مین زعیم ہون یعنی ضامن ہون جو شخص میرے اوپر ایمان لاوے اور مسلم

اطاعت کرے اور ہجرت کرے اوسکو ایک گہر ملیگا جنت کے باہر اور ایک اندر بیچین اور مین ضامن ہون جو شخص ایمان لاوے میرے اوپر اور اطاعت کرے اور جہاد کرے اللہ کی راہ مین اوسکو ایک گہر ملیگا جنت کے باہر اور ایک جنت کے اندر بیچین اور ایک جنت کے اُوپر سے اوپر درجون مین جس نے یہہ کام کیے (یعنی ایمان اور ہجرت اور جہاد) اوس نے نیکی کی کوئی بات نچہوڑی اور برائی سے بالکل دور رہا (یعنی استقدر اوسکے لیے کافی ہے) **عن**

سَبْرَةَ بْنِ اَبِیْ فَاكِهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ اٰدَمَ
بِاَطْرُقِهٖ فَقَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ تُسْلِمُ وَتَذَرُ دِيْنَكَ وَدِيْنَ اٰبَائِكَ فَعَصَاهُ فَاَسْلَمَ
ثُمَّ قَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَتَدَعُ اَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ وَاِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ
فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهٗ بِطَرِيْقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ
فَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ وَيُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ
كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ
اَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهٗ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

ترجمہ سبرہ بن فاکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان بیٹہتا ہے رستون پر انسان کے پہر روکتا ہے اوسکو رستے سے اسلام کے اور کہتا ہے اوسکو کیا تو مسلمان ہوتا ہے اور چہوڑتا ہے اپنے دین کو اور اپنے باپ دادون کے دین کو پہر نہین سنتا آدمی اوسکی بات اور مسلمان ہوجاتا ہے اور روکتا ہے اوسکو ہجرت کے رستے سے کہتا ہے تو ہجرت کرتا ہے اور چہوڑتا ہے اپنے زمین اور آسمان کو **ف** زمین سے مراد وطن ہے اور آسمان سے مراد وہ ہے جسکے نیچے اپنے وطن مین رہتا ہے یا زمین سے مراد گہر ہے اور آسمان سے مراد اوسکے چہت ہے **ف** اور کہتا ہے کہ مہاجر کی مثال ایسی ہے جیسے گہوڑا اپنے لمڈور مین **ف** گہوڑا لمڈور مین یعنے رسی مین جیسے گہوڑے کو باندہ کر چرنے چہوڑتے ہین وہ اپنی جگہہ سے کہین جا نہین سکتا اسیطرح مہاجر بہی اپنی ہجرت گاہ چہوڑ کر نہین جا سکتا کیونکہ ہجرت گاہ کو چہوڑنا شرع مین جائز نہین لیکن بضرورت کسی جگہہ جانا جائز ہے **ف** پہر انکار کرتا ہے اوسکی بات کا انسان اور ہجرت کرتا ہے **ف** یعنی شیطانی وسواس کو تہوک دیتا ہے اور اللہ کے بہروسے پر نکل کہڑا ہوتا ہے **ف** پہر روکتا ہے اوسکو جہاد سے اور کہتا ہے تو جہاد کرتا ہے وہ ایک آفت ہے جان اور مال کے لیے اب تو لڑیگا اور مارا جاوے گا پہر نکاح کر دین گے لوگ تیری جورو کا اور بانٹ لینگے تیرا مال پہر نہین سنتا انسان اوسکی بات اور جہاد کرتا ہے اور اوسکے بعد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے یہہ کام کیے حق ہے اللہ پر کہ داخل کرے اوسکو بہشت مین اگر وہ مارا جاوے یا اگر گرا دے اوسکو اوسکی سواری یا مر جاوے ڈوب کر تو بہی حق ہے اللہ پر کہ لیجاوے اوسکو بہشت مین **ف** شیطان کے پہندون سے بچا

نہین ہو سکتا مگر اللہ کے فضل سے اور جن پر اللہ تعالی نے فضل کیا وہ لوگ بیشک جنتی ہین اور اللہ نے ایسے ہی لوگون کے لیے جنت بنائی ہے

بَابُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب ہے بیان مین اوس شخص کے جو جوڑا دے اللہ کی راہ مین

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا عَلَى الَّذِيْ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضَرُوْرَةٍ هَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جوڑا دیگا خدا کی راہ مین (یعنی دو چیزون کا جوڑا جیسے دو کپڑے یا دو جوتے یا دو گھوڑے وغیرہ) بلایا جاویگا بہشت مین یون کہکر کہ اے اللہ کے بندے یہ بہتر چیز ہے پھر جو کوئی ہوگا نمازی پکارین گے اوسکو نماز کے دروازے سے اور جو ہوگا مجاہد پکارینگے اوس کو جہاد والے دروازے سے اور جو ہوگا خیرات کرنیوالا پکارین گے اوسکو خیرات کے دروازے سے اور جو ہوگا روزہ دار پکارینگے اوسکو ریان کے دروازے سے ریان اوس دروازے کا نام ہے جسمین سے روزہ دار جنت مین جاوینگے ابو بکر صدیق نے کہا یا رسول اوس پر کچھ جرم ہے جو پکارا جاوے سب دروازون سے اور کوئی ایسا ہوگا بھی جو سب دروازون سے بلایا جاوے آپنے فرمایا ہان اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی ہوگے

ف یعنی سب دروازون سے بلائے جاوگے اس حدیث سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا

بیان اوس مجاہد کا جو لڑے اللہ کا نام بلند کرنیکے لیے

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيَغْنَمَ وَيُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا کہ لوگ لڑتے ہین اسلیے کہ انکا ذکر اور چرچا ہوتا رہے اور بعضے لوگ لڑتے ہین اسلیے کہ انکو لوٹ ملے اور کچھ لوگ جہاد کرتے ہین اسواسطے کہ اپنی فوقیت جتاوین لوگون مین پھر ایسا کون ہے جو خدا کے راہ مین لڑتا ہے آپ نے فرمایا جو شخص لڑے اسبات کے لیے کہ بول بالا ہو اللہ کا تو وہ آدمی خدا کی راہ کا مجاہد ہے اور خدا کے واسطے لڑنا اسی کو کہتے ہین

مَنْ قَاتَلَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِيْءٌ

بیان اوس

آدمی کا جو لڑے بہادری کہلانے کو عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اَوَّلُ النَّاسِ یُقْضٰی لَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ اِسْتُشْهِدَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ
نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِیْكَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ
قَاتَلْتَ لِیُقَالَ فُلَانٌ جَرِیٌّ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ
وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ
فِیْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِیْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ
تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِیُقَالَ قَارِیٌٔ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ
فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ
الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِیَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فِیْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ
سَبِیْلٍ تُحِبُّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ اَفْهَمْ تُحِبُّ كَمَا اَرَدْتُ اَنْ یُنْفَقَ فِیْهَا اِلَّا
اَنْفَقْتُ فِیْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنْ لِیُقَالَ اِنَّهٗ جَوَادٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ
عَلٰی وَجْهِهٖ فَاُلْقِیَ فِی النَّارِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تین شخص ہین جنپر حکم ہوگا سب سے پہلے قیامت کے دن اول لایا جاویگا شہید پہر جتا دیگا اللہ تعالی اوسکو
اپنی نعمتین پہر پہچانیگا اونکو وہ شہید یعنی اقرار کریگا سب نعمتون کا پہر اللہ تعالی فرماویگا اوسکو کیا عمل کیا تونے
یعنی ان نعمتون کے شکر مین کہیگا مین لڑا تیرے راہ مین یہانتک کہ شہید ہوگیا مین حکم ہوگا کہ جہوٹہا ہے تو
اسبات مین بلکہ لڑا تو اسلیے کہ لوگون مین بہادر مشہور ہوا اور خلق کہے کہ فلانا بڑا بہادر اور جرأت والا تہا اور
یہہ بہادری اور جرأت تیری دنیا مین مشہور ہو چکے پہر حکم ہوگا اوسکے لیے یعنے دوزخ کو لیجانیکا پہر کہسیٹینگے
اوسکو فرشتے منہہ کے بل اور ڈالدینگے آگ مین پہر آویگا وہ شخص جس نے سیکہا علم اور سکہایا اور دون
کو اور پڑہا قرآن جتا دیگا اللہ اوسکو اپنی نعمتین پہر یہہ اقرار کریگا اون سب کا پہر پوچہیگا کیا عمل کیا ان
نعمتون کے بدلے یہہ شخص کہیگا علم پڑہا مین نے اور پڑہایا اور پڑہا تیرے واسطے قرآن کو حکم ہوگا کہ
جہوٹہا ہے تو بلکہ سیکہا تونے علم اس لیے کہ عالم مشہور ہوئے دنیا مین اور قرآن پڑہا اس لیے کہ لوگ تجہے
قاری کہین اور تو مشہور ہوچکا اسی نام سے پہر حکم ہوگا اوسکے لیے اور کہنچین گے اوسکو منہہ کے بل
آخر جا پڑیگا آگ مین پہر آویگا وہ آدمی جسکو وسعت دی تہی اللہ تعالی نے اور تہا اوسکے یہان مال ہر قسم
کا اوسکو جتا دیگا اپنی نعمتین اور وہ اقرار کریگا اون سب نعمتون کا پہر حکم ہوگا اوسکو کہ کیا عمل کیا تونے
ان چیزون کے شکر مین کہیگا کہ خرچ کیا مین نے مال ہر جگہہ جہان جہان تیری رضامندی تہی اور کچہہ باقی



مجھ سے کوئی راستہ جسمین تو نے خرچ کرنا فرمایا تھا حکم ہوگا کہ تو جھوٹھ بولتا ہے بلکہ تو سخی کہلانیکو دیتا تھا اور تو سخی مشہور ہو چکا پھر حکم ہوگا اوسکے لیے اور کھینچ لیجاوینگے اوسکو منہہ کے بل آخر جا پڑے گا دوزخ میں

من غزا فی سبیل اللہ ولم ینو من غزاتہ الا عقالا بیان اوس آدمی کا جس نے جہاد کیا اللہ کے راہ میں اور غرض نہ رکھے جہاد کرنے سے مگر ایک رسی جسے باندھتے ہیں پاؤں اونٹ وغیرہ کا

عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزا فی سبیل اللہ ولم ینو الا عقالا فلہ ما نوی **ترجمہ** عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جہاد کرے اللہ تعالے کے راہ میں اور نیت نہ رکھے مگر رسی لینے کی بس اوسکو وہی چیز ملیگی جو اوسکی نیت میں ہے (یعنے جہاد کا ثواب نہوگا کیونکہ اوسکی نیت خالص نہ تھی اگرچہ رسی کوئی بڑی چیز نہیں ہے مگر اتنا ذرا سا بھی خیال رکھنے سے خلوص کو دھبا لگتا ہے اور ثواب مٹ جاتا ہے چاہیے کہ سوا خدا کے اور کسی امر کا خیال نہ کرے)

عن عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من غزا وھو لا یرید الا عقالا فلہ ما نوی **ترجمہ** عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جہاد کرے اس نیت سے کہ لے اوسکو عقال یعنی پاے بند اونٹ کا وہ پاویگا وہی چیز جسکا ارادہ کیا **ف** یعنی جیسی نیت ویسی مراد ملی گی انسان کو لازم ہے کہ اللہ کی رضامندی طلب کرے اور دین کا کام ذلیل چیزون کے حاصل کرنے کے لیے نہ کرے

من غزا یلتمس الاجر والذکر بیان اوس غازی کا جو مزدوری اور نام آوری چاہے

عن ابی امامۃ الباھلی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارأیت رجلا غزا یلتمس الاجر والذکر ما لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا شیء لہ فاعادھا ثلاث مرات یقول لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا شیء لہ ثم قال ان اللہ لا یقبل من العمل الا ما کان لہ خالصا وابتغی بہ وجہہ **ترجمہ** ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا اگر کوئی شخص جہاد کرے مزدوری کی طمع سے کہ (روپیہ ملیگا) اور نام پیدا کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو کچھ ثواب نہوگا پھر اوس شخص نے یہی پوچھا آپنے یہی جواب دیا تین بار اوسکو کچھ ثواب نہیں ہے پھر فرمایا آپ نے اللہ جل جلالہ نہیں قبول کرتا مگر وہ عمل جو خالص اوسی کے لیے ہو اور اوسکے کرنے سے خاص خدا کی رضامندی مقصود ہو (نہ دنیا کا مال متاع یا نام آوری ورنہ خدا کے نزدیک وہ نیکی بیکار ہے بلکہ وبال ہوگی)

ثواب من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ جو شخص لڑے اللہ کے راہ میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ اوتارنے

نبر اوس کے ثواب کا بیان عن معاذ بن جبل انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول من قاتل
في سبيل الله عز وجل من رجل مسلم فواق ناقة وجبت له الجنة ومن سأل الله القتل من عند
نفسه صادقا ثم مات او قتل فله اجر شهيد ومن جرح جرحا في سبيل الله او نكب
نكبة فانها تجيء يوم القيامة كاغزر ما كانت لونها كالزعفران وريحها كالمسك ومن جرح
جرحا في سبيل الله فعليه طابع الشهداء ترجمه معاذ بن جبل رضی الله عنه سے روایت ہے فرمایا رسول الله
صلی الله علیه وسلم نے جو مرد مسلمان لڑے الله عزت اور بزرگی والے کے راہ مین اونٹنی کے دو بار دودہ اتارنے
تک ف دوبارہ دودہ اوتارنے تک کے یہہ معنی ہین کہ جانور کا جب دودہ دوہتے ہین تو وہ جانور اپنا دودہ
اوپر چڑہا لیتا ہے پہر اوسکو ذرا سی دیر چہوڑ دیتے ہین وہ پہر دودہ سے اپنی چہاتیون کو بہر دیتا ہے پہر دوبارہ
دوہنا شروع کرتے ہین اور فواق ناقہ کے یہی معنی ہین اور مراد اوس سے ذرا سی دیر ہے یعنی جو شخص الله تعالی
کے راہ مین اتنی دیر لڑیگا تو اوسکے حق مین آپنے فرمایا ہے ت کہ واجب ہو گئی اوس کے لیے جنت اور جس
آدمی نے سچے دل سے دعا کی الله تعالی کی جناب مین اپنے مارے جانیکے لیے خدا کے راہ مین پہر وہ مرگیا یا
قتل ہوا اوسکو شہید کے برابر ثواب ہے اور جسکو کچہہ زخم لگے الله تعالی کے راہ مین یا پڑے کوئی مصیبت سو وہ
آویگا قیامت کے دن ایسا کہ گویا ابہی گہائل ہوا ہے اور رنگ اوسکا زعفرانی اور خوشبو مشک کی ہوگی یعنی
بدنما اور بدبودار نہوگا زخم اوسکا اور جسکے بدن مین زخم ہوا الله تعالی کے راہ کا سو اوسپر مہر ہے شہیدونکی
ف الله تعالی کے راہ مین سعی کرنیکے وقت جو زخم وغیرہ لگتے ہین قیامت کے دن اوسکے بدن پر وہی
علامت شہیدون کی ہوگی جیسی مہر نشانی ہوتی ہے

باب من رمى في سبيل الله عز وجل

الله تعالی کے راہ مین تیر اندازی کا بیان عن عمرو بن عبسة قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول من شاب شيبة في سبيل الله تعالى كانت له نورا يوم القيامة ومن رمى
بسهم في سبيل الله بلغ العدو او لم يبلغ كان له كعتق رقبة ومن اعتق رقبة مؤمنة
كانت له فداءه من النار عضوا بعضو ترجمه عمرو بن عبسه رضی الله عنه سے روایت ہے فرمایا رسول الله
صلی الله علیه وسلم نے جو شخص بوڑہا ہوا الله تعالی کے راہ مین ہوگا اوسکے لیے نور قیامت کے دن اور جسنے
مارا تیر الله تعالی کے راہ مین دشمن تک گیا ہو یا درمیان مین رہگیا گویا اوس نے آزاد کیا ایک غلام اور جسنے
آزاد کیا غلام ایماندار سو آزاد ہوگیا آگ سے اوسکے بدلے مین آزاد کرنیوالیکا بدن سارا ہر ایک عضو بدلے
مین عضو کے عن ابي نجيح السلمي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من
بلغ بسهم في سبيل الله فهو له درجة في الجنة فبلغت يومئذ ستة عشر سهما قال

وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ رَمٰی بِسَہْمٍ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ فَھُوَ عِدْلُ مُحَرَّرٍ ترجمہ

ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہینکا تیر اللہ کے راہ مین ملیگا اوسکو درجہ جنت مین اس بار نیکے بدلے ابونجیح نے کہا مین نے اوس روز سولہ تیر اللہ کے راہ مین چلائے اور جس نے چلایا تیر اللہ تعالی کے راہ مین یہہ تیر چلانا اوسکے لیے بردہ آزاد کرنیکے برابر ہے عَنْ کَعْبِ بْنِ مُرَّۃَ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ

کَانَتْ لَہٗ نُورًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ لَہٗ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُہٗ

یَقُولُ ارْمُوا مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَہْمٍ رَفَعَہُ اللّٰہُ بِہٖ دَرَجَۃً قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَمَا الدَّرَجَۃُ

قَالَ اَمَا اِنَّہَا لَیْسَتْ بِعَتَبَۃِ اُمِّکَ وَلٰکِنْ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ مِائَۃُ عَامٍ ترجمہ کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (اون سے شرحبیل بن سمط نے کہا اے کعب ہمین حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی اور ڈرو اوسمین فرق اکمی بیشی کرنے سے) کعب نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اسلام مین بوڑہا ہوا اللہ کے راہ مین (جہاد کرکے) اوس کا بڑہاپا قیامت کے روز اوسکے لیے نور ہوگا شرحبیل نے کہا ہمین حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ڈرو اونہون نے کہا مین نے سنا آپسے آپ فرماتے تہے تیر مارو جسکا دشمن تک پہونچیگا اوسکو ایک درجہ بلند کریگا یہہ سنکر ابن النحام نے کہا یارسول اللہ درجہ کیا ہے آپ نے فرمایا وہ تیری اماں کا چوکہٹ نہین (یعنی اتنا اونچا) بلکہ دو درجون کے بیچمین اتنا فاصلہ ہے جتنی دور آدمی سو برس مین جاوے (اللہ اکبر کچہ ٹہکانا ہے) عَنْ

عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ رَمٰی بِسَہْمٍ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ

اَخْطَأَ اَوْ اَصَابَ کَانَ لَہٗ کَعِدْلِ رَقَبَۃٍ وَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَۃً مُسْلِمَۃً کَانَ فِدَاءُ کُلِّ عُضْوٍ مِنْہُ عُضْوًا مِنْ نَارِ

جَہَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی سَبِیلِ اللّٰہِ کَانَتْ لَہٗ نُورًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مارا تیر اللہ کے راہ مین لگا ہو دشمن کو یا خطا گیا ہو گیا اوسکو ثواب ایک بردہ آزاد کرنیکا اور جس آدمی نے آزاد کیا غلام مسلمان ہوگیا ہر عضو اوس غلام کا آزاد کرنیوالے کے ہر عضو کا چہٹکارا آگ سے دوزخ کے اور سفید ہوئے اللہ کے راہ مین جس کسی کے کچھ بال ہوگا اوسکے لیئے نور دن قیامت کے عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُدْخِلُ

ثَلٰثَۃَ نَفَرٍ الْجَنَّۃَ بِالسَّہْمِ الْوَاحِدِ صَانِعَہٗ یَحْتَسِبُ فِی صَنْعَتِہٖ الْخَیْرَ وَالرَّامِیَ وَمُنَبِّلَہٗ ترجمہ

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزت اور بزرگی والا جنتی کریگا تین آدمی کو بسبب تیر کے اول بنانیوالا نیک نیتی اور ثواب پانیکی غرض سے دوسرا تیر چلانیوالا اور تیسرا تیر دینے والا یعنی تیر انداز کو

بَابُ مَنْ کُلِمَ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ

کے راہ مین زخمی ہوتیگا بیان عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکلم احد فی
سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا جاء یوم القیامۃ وجرحہ یثعب دما اللون
لون دم والریح ریح المسک ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
زخمی ہوتا ہے اللہ کی راہ مین اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون گھائل ہوتا ہے اوسکے راہ مین البتہ وہ آویگا قیامت
کے دن اور اوسکے زخم سے ٹپکتا ہوگا خون جسکی رنگت ظاہر اخون کی سی ہوگی اور خوشبو اوسکی مشک کی سی عن
عبد اللہ بن ثعلبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زملوہم بدمائہم فانہ لیس
کلم یکلم فی اللہ الا اتی یوم القیامۃ جرحہ یدمی لونہ لون دم وریحہ ریح المسک
ترجمہ عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھانپ دو اونکو خون آلودہ
اسلیے جسکو زخم لگا ہوگا اللہ تعالی کے راہ مین اوسکو لاوینگے اور زخم سے خون رواں ہوگا رنگ اوسکا خون کا
ہوگا اور خوشبو مشک کی ف یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے لیے فرمائی جو جہاد مین
زخم کہاکر شہید ہوگئے تھے فرمایا اونکو غسل دینا ضرور نہین یون ہی اونکو دفن کردو قیامت کے روز وہ
زخمون سمیت خون بہتے ہوئے اوٹھینگے **ما یقول من یطعنہ العدو** دشمن جب
لڑائی مین زخم مارے تو کیا کہنا چاہیے (یعنی مسلمان کو جو زخم کہاوے) عن جابر بن عبد اللہ قال لما کان
یوم احد وولی الناس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناحیۃ فی اثنی عشر رجلا
من الانصار وفیہم طلحۃ بن عبید اللہ فادرکہم المشرکون فالتفت رسول اللہ صلی
علیہ وسلم فقال من للقوم فقال طلحۃ انا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما انت فقال رجل
من الانصار انا یا رسول اللہ فقال انت فقاتل حتی قتل ثم التفت فاذا المشرکون فقال من
للقوم فقال طلحۃ انا قال کما انت فقال رجل من الانصار انا فقال انت فقاتل حتی
قتل ثم لم یزل یقول ذلک ویخرج الیہم رجل من الانصار فیقاتل قتال من قبلہ حتی
قتل حتی بقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطلحۃ بن عبید اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من للقوم فقال طلحۃ انا فقاتل طلحۃ قتال الاحد عشر حتی ضربت یدہ فقطعت اصابعہ
فقال حس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو قلت بسم اللہ لرفعتک الملائکۃ
والناس ینظرون ثم رد اللہ المشرکین ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
جنگ احد کے روز جب مسلمانون کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کونے مین
تھے بارہ انصاری آدمیون مین اور اون مین طلحہ بن عبید اللہ بھی تھے مشرکون نے اون کو گھیرا

(اس خیال سے کہ تہوڑے سے آدمی ہین ان کو مار لو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طرف دیکہہ کے فرمایا اب ہماری طرف سے کون لڑیگا (اور کون ہمکو بچاویگا) طلحہ نے کہا مین یا رسول اللہ آپنے فرمایا تم اپنے حال پر رہو (یعنی تم ٹہیرے رہو) ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ مین۔ آپنے فرمایا تو پہر وہ لڑا یہانتک کہ شہید ہوا پہر آپنے لوگون کیطرف دیکہا اور فرمایا کون حفاظت کریگا قوم کی (یعنی ادن کی طرف سے لڑیگا) طلحہ نے کہا مین آپنے فرمایا تم اپنے حال پر رہو ایک شخص انصاری بولا مین یا رسول اللہ آپنے فرمایا تو پہر وہ لڑا یہانتک کہ شہید ہوا پہر برابر آپ اسیطرح فرماتے رہے اور ایک ایک مرد انصاری لڑائی کے لیے نکلتا گیا اور لڑتا گیا اور شہید ہوتا رہا یہانتک کہ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رہ گئے اوس وقت آپنے فرمایا اب کون لڑیگا طلحہ نے کہا مین پہر طلحہ بہی لڑے پہلے گیارہ شخصون کی مانند یہانتک کہ اونکے ہاتہہ پر ایک ضرب لگی اور انگلیان کٹ گئین اونہون نے کہا حس (یعنی آہ یہہ کلمہ درد کیوقت کہتے ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو بسم اللہ کہتا (جب تجہے زخم لگا تہا) تو فرشتے تجہے اوٹہا لیتے اور لوگ دیکہتے رہتے پہر اللہ جل جلالہ نے مشرکون کو پہیر دیا

ف معلوم نہین اونکے دل مین کیا آیا کہ خود ہی لوٹے ابوسفیان بولا اب مین اگلے سال تم سے لڑون گا اور لشکر سمیت لوٹ گیا پہر راہ مین جاکر پچہتایا

بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ

بیان اوس شخص کا جسکو لگی اوسیکی تلوار الٹ کر اور مر جاوے اوس سے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ اَخِيْ قِتَالًا شَدِيْدًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَشَكُّوْا فِيْهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَرْتَجِزَ بِكَ فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هٰذَا قُلْتُ اَخِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَاللهِ اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا

ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خیبر کی لڑائی مین میرا بہائی بہت لڑا حضرت کے ساتہہ ملکر پہر پلٹ کر لگی اوسکو تلوار اوسکے پہر مر گیا وہ اور چرچا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون نے اس بات کا اور شک کیا اوسکے مرنے مین اسلیے کہ وہ مر گیا اپنے ہتہیار سے جب لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کہ وہ شہید ہوا یا نہین ١٢

بسلم خیبر سے کہا مین نے یا رسول اللہ مجھکو اذن ہو رجز پڑہون پہر حکم دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اور بولے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ سمجھکر بات کرنا اے اکوع کہا اکوع رضہ نے اللہ کی قسم اگر ہوتی عنایت خدا کی نہ ملتی ہمکو راہ
ہدایت کی اور نہ یقین لاتے ہم کسی بات پر اور نہ نماز پڑہتے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہتے ہو
کہا اکوع رضہ نے پہر یا اللہ جل شانہ ہمکو اطمینان دے اور جما ہمارے پاؤن مقابلے مین دشمنون کے اور مشرک ذلیل
کرے ہم پر کہنے لگے سلمہ بن اکوع رضہ کہ جب پورا کر چکا مین اپنا رجز **ف** رجز کلمات موزون کو کہتے ہین جسکو عرب
کے لوگ لڑائی کے وقت باخوشی مین پڑہتے ہین **ف** اوس وقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسنے
کہا اسطرح یعنے یہہ رجز کس نے تصنیف کیا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ
قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا عرض کیا کہ میرے بہائی نے یا رسول اللہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر رحم کرے او سپر میں
عرض کیا مین نے یا رسول اللہ خدا کی قسم لوگ خوف کرتے تہے اوسپر نماز پڑہنے سے اور کہتے تہے کہ یہہ آدمی اپنے
ہتہیار سے مرا ہے آپنے فرمایا مرا وہ سعی مین اور ہوا مجاہد **ف** یعنے اپنے ہتہیار سے مرنا وہ اور بات ہے اور یہہ مرنا
اور قسم کا ہے کیونکہ اوسنے اپنا ہتہیار اپنے پر نہین چلایا بلکہ دشمن پر چلایا تہا تو دشمن کو مارنیکی کوشش مین مرا
ہے اگرچہ دشمن کو مارتے مین اوسکی تلوار اوس پر لوٹ پڑی تو اوسمین اوس کا کچہہ قصور نہین قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
ثُمَّ سَاَلْتُ اِبْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ قُلْتُ
اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوْا مَاتَ جَاهِدًا
مُجَاهِدًا فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ **ترجمہ** کہا ابن شہاب نے جو اوپر کے راوی ہین سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ
کی حدیث مین کہ مین نے پوچہا سلمہ بن اکوع رضہ کے بیٹے سے اوس نے اپنے باپ سے اسیطرح حدیث بیان کی لیکن
یہہ بات زیادہ کہی کہ جب کہا ابن اکوع رضہ نے کہ لوگ ڈرتے تہے اوسکی نماز پڑہنے سے اوسکے جواب مین فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہوٹے ہین وہ لوگ وہ مرا کوشش مین جہاد کے اور مجاہد ہوا اور اوسکو دو اجر ہین اپنی انگلیون
سے اشارہ کرکے فرمایا **بَابُ تَمَنِّي الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى** اس باب مین
بیان ہے اللہ تعالی کی راہ مین مارے جانیکی آرزو کرنیکا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَا يَجِدُوْنَ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا
اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ
قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثَلَاثًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر شاق ہوتا میری امت پر تو نہ چہوڑتا مین ساتہہ کسی ادنی لشکر کا لیکن نہین میسر لوگون کو بار برداری
اور نہین پاتا ہون مین وہ چیز جسپر سوار کرون اون سب کو اور شاق ہے اونپر یہہ بات بہی کہ چہوٹ جاوین میرا

ساتھ اون سے اور مین بہت چاہتا ہون کہ مارا جاؤن اللہ تعالی کے راہ مین اور پھر جلایا جاؤن اور پھر مارا جاؤن
پھر جلایا جاؤن اور پھر مارا جاؤن تین بار فرمایا عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
والذی نفسی بیدہ لولا ان رجالا من المؤمنین لا تطیب انفسہم بان یتخلفوا عنی ولا اجد
ما احملہم علیہ ما تخلفت عن سریۃ تغزو فی سبیل اللہ والذی نفسی بیدہ لوددت انی
اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے اگر نہوتے ایماندار لوگون کو ناخوشی میرا ساتھ
چھوٹ جانے کے سبب سے اور نہوتی یہہ دقت بھی کہ نہین پاتا مین وہ چیز جسپر سوار کرون اونکو تو نہ چھوڑتا مین ساتھ کسی
دستۂ لشکر کا جب وہ لشکر اسکی راہ مین لڑنے کو جاتا قسم ہے مجھے اپنی جان کی مالک کی مین بہت چاہتا ہون کہ مارا جاؤن
اللہ تعالی کے راہ مین اور پھر جلایا جاؤن پھر مارا جاؤن اور پھر جلایا جاؤن اور پھر مارا جاؤن عن ابن ابی عمیرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من الناس من نفس مسلمۃ یقبضہا ربہا تحب ان ترجع الیکم
وان لہا الدنیا وما فیہا غیر الشہید قال ابن ابی عمیرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولان
اقتل فی سبیل اللہ احب الی من ان یکون لی اہل الوبر والمدر ترجمہ ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کا جی نچاہیگا کہ پھر آوے دنیا مین مرنیکے بعد اگرچہ اوسکو
ملین دنیا ساری لیکن شہید چاہیگا کہ پھر دنیا مین جاؤن اور دوبارہ اللہ کے راہ مین مارا جاؤن ابن ابی عمیرہ نے کہا آپنے
فرمایا اسکی راہ مین مارا جانا مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے گانون یا شہر مین رہنے سے

باب من قتل فی سبیل اللہ عز وجل اللہ تعالی کے راہ مین مارے جانیوالے کا بیان

عن جابر یقول
قال رجل یوم احد ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ فاین انا قال فی الجنۃ فالقی تمرات فی
یدہ ثم قاتل حتی قتل ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ بولا ایک آدمی جنگ احد کے روز فرمایئے
یا رسول اللہ اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالے کے راہ مین تو کہان ہوگا میرا ٹھکانا فرمایا آپنے کہ جنت مین پھر ڈالدین اوسنے ہاتھہ مین کی کھجورین جنکو
وہ کھارہا تھا جنت مین جانیکے اشتیاق مین پھر لڑا اور مارا گیا

باب من قاتل فی سبیل اللہ تعالی وعلیہ دین بیان اوس شخص کا جو لڑے اللہ تعالی کے راہ مین اور اوسپر قرض ہو

عن
ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یخطب علی المنبر فقال ارایت ان قاتلت
فی سبیل اللہ صابرا محتسبا مقبلا غیر مدبر ایکفر اللہ عنی سیاتی قال نعم ثم سکت ساعۃ قال این
السائل آنفا فقال الرجل ہا انا ذا قال ما قلت قال ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ صابرا محتسبا
مقبلا غیر مدبر ایکفر اللہ عنی سیاتی قال نعم الا الدین سارنی بہ جبریل آنفا ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ خطبہ پڑھتے تھے منبر پر کہا فرمائیے اگر لڑوں میں اللہ کے راہ میں جمکر اور ثواب کی نیت سے اور منہہ نہ پھیروں لڑائی سے کیا معاف ہوجاوینگے میرے گناہ فرمایا آپنے ہان پھر آپ چپکے رہے ایک ساعت فرمایا کہاں ہے وہ سائل وہ آدمی بولا کہ حاضر ہوں میں یا رسول اللہ فرمایا آپنے کیا کہا تہا تونے وہ بولا کہ اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالے کے راہ میں ثابت قدم رہکر ثواب کے لیے لڑوں اور نہ ہٹوں مقابل سے دشمن کے کیا بخشدیگا اللہ تعالی میری خطائیں آپنے فرمایا کہ ہاں مگر قرض نہ بخشا جاویگا (کیونکہ قرض بندے کا حق ہے) آپنے فرمایا یہہ جبرئیل نے ابھی کہا مجہسے چپکے سے (ابن حجر نے کہا مثل قرض کی ہیں سارے ظلم جو خدا کے بندوں پر کرے وہ معاف نہونگے اگرچہ شہید ہو جب تک ادا نہ کرے یا معاف نکرا دے)

عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أرأيت إن قتلت في سبيل الله صابرا محتسبا مقبلا غير مدبر أيكفر الله عني خطاياي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم فلما ولى الرجل ناداه رسول الله صلى الله عليه وسلم أو أمر به فنودي له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت فأعاد عليه قوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم إلا الدين كذلك قال لي جبريل عليه السلام

ترجمہ عبد اللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ آیا ایک آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا فرمائیے یا رسول اللہ اگر لڑوں راہ میں اللہ تعالی کے ثابت قدم ہوکر ثواب پانے کی غرض سے اور نہ ہٹاؤں قدم اپنا لڑائی سے کیا معاف کردیگا اللہ تعالی میرے خطائیں آپنے فرمایا کہ ہاں جب چلا گیا وہ شخص پکارا آپنے اسکو یا کسیکو فرمایا کہ بلاؤ اسکو پھر آپنے فرمایا اس آدمی کو کیا کہتے تھے تم اس نے کہی وہی پہلی بات آپنے فرمایا کہ ہاں مگر قرض نہیں معاف ہوئیگا اسیطرح فرمایا ہے مجکو جبرئیل علیہ السلام نے

عن أبي قتادة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قام فيهم فذكر لهم أن الجهاد في سبيل الله والإيمان بالله أفضل الأعمال فقام رجل فقال يا رسول الله أرأيت إن قتلت في سبيل الله أيكفر الله عني خطاياي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم إن قتلت في سبيل الله وأنت صابر محتسب مقبل غير مدبر إلا الدين فإن جبرئيل قال لي ذلك

ترجمہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہڑے ہوئے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں اور ذکر کیا ونکے روبرو جہاد کرنا خدا کے راہ میں اور ایمان لانا اللہ پر سب کاموں سے بڑہکر ہے اتنے میں کہڑا ہوا ایک مرد اور کہا فرمائیے یا رسول اللہ اگر میں لڑوں اللہ کے راہ میں کیا معاف کردیگا میرے خطاؤں کو آپنے فرمایا کہ ہاں اگر تو ثابت قدم رہے اور نیت ثواب کی رکھے اور پیٹھ نہ دیوے دشمن کو لیکن قرض نہیں معاف ہوسکتا اسلیے کہ جبرئیل علیہ السلام نے ایسے ہی فرمایا

عن أبي قتادة قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهو على

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کو اتنی ہی تکلیف شہادت مین ہوتی ہے جیسے تم مین سے کسی
کو چٹکی لینی مین ہوتی ہے (یا چیونٹی یا کھٹمل کے کاٹنے مین) پھر بعد اوسکے آرام ہی آرام ہے باب مسألۃ
الشہادۃ شہادت چاہنیکا بیان عن سہل بن حنیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
من سأل اللہ عز وجل الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ
ترجمہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صدق دل اور سچی نیت
سے چاہے اللہ تعالی کے نزدیک شہید ہونا پہونچاویگا اللہ تعالے اوسکو مقام مین شہیدون کے اگرچہ مرجاوے وہ
اپنے بستر پر عن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من قبض فی شیء منہن
فہو شہید المقتول فی سبیل اللہ شہید والغرق فی سبیل اللہ شہید والمبطون فی سبیل اللہ
شہید والمطعون فی سبیل اللہ شہید والنفساء فی سبیل اللہ شہید ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ حال مین جو شخص مرجاوے وہ شہید ہے اللہ تعالی کے راہ مین
شامل ہوکر قتل ہوجاوے یا ڈوب جاوے یا دستون سے مرجاوے یا طاعون کی بیماری سے مرجاوے یا عورت
نفاس مین مرجاوے ان سب کو درجہ شہادت ہے ف طاعون کی بیماری سے وہ مراد ہے یعنی شہادت کے واسطے
کافر ہی کے ہاتھ سے مارے جانے پر منحصر نہین بلند درجہ شہادت موقوف ہے صبر پر اور ان چیزون مین بڑا صبر کرنا پڑتا
ہے اور اگر بے صبری ہے خواہ کافر کے ہاتھ سے مارا جاوے یا ان بیماریون مین مرجاوے تو کسی مین ثواب اور
نہ درجہ ہوے گا عن العرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یختصم الشہداء
والمتوفون علی فرشہم الی ربنا فی الذین یتوفون من الطاعون فیقول الشہداء اخواننا
قتلوا کما قتلنا ویقول المتوفون علی فرشہم اخواننا ماتوا علی فرشہم کما متنا
فیقول ربنا انظروا الی جراحہم فان اشبہ جراحہم جراح المقتولین فانہم منہم ومعہم
فاذا جراحہم قد اشبہت جراحہم ترجمہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جھگڑا ہوگا شہیدون مین اور ان لوگون مین جو مرگئے ہین اپنے بسترون پر ہمارے رب کے
روبرو ان آدمیون کے واسطے جو مرگئے ہین وبا سے شہید کہینگے یہ لوگ ہمارے بھائی ہین کیونکہ
مارے گئے ہین جیسے ہم لوگ مارے گئے تھے اور کہینگے بسترون پر مرنے والے یہ لوگ ہمارے
بھائی ہین کیونکہ یہ لوگ مرے ہین ہماری طرح بستر پر حکم ہوگا ہمارے رب کیطرف سے کہ دیکھو ان لوگون
کے زخمون کو اگر شہیدون سے ملتے ہین تو بیشک شہیدون مین کے ہین اور جب دیکھینگے اونکو تو زخم اونکے
شہیدون کی مانند ہونگے اجتماع القاتل والمقتول فی سبیل اللہ فی الجنۃ

اور اوسکا جو شخص کہ قاتل تہا ان دونون کے جنتی ہونیکا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل لیعجب من رجلین یقتل احدہما صاحبہ وقال مرۃ اخری لیضحک من رجلین یقتل احدہما صاحبہ ثم یدخلان الجنۃ تفسیر ذلک **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک اللہ الی رجلین یقتل احدہما الآخر کلاہما یدخل الجنۃ یقاتل ہذا فی سبیل اللہ فیقتل ثم یتوب اللہ علی القاتل فیقاتل فیستشہد **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کرتا ہے اللہ عزت اور بزرگی والا دو آدمیون سے کہ لڑے وہ دونون اور مار ڈالا ایک نے دوسرے کو اور دوسری بار اپنے یون فرمایا کہ ہنستا ہے اللہ دو آدمیون کے معاملے کی طرف سے کہ مارا ایک نے دوسرے کو اور داخل ہوئے جنت مین دونو اور تفسیر اسکی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یون مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنستا ہے اللہ تعالے ان دو آدمیون کو دیکھکر کہ لڑے آپسمین اور مار ڈالا ایک نے دوسرے کو اور دونون گئے بہشت مین اور بیان اسکا یون ہے کہ ایک شخص انمین کا لڑتا تہا اللہ تعالی کے راہ مین وہ مارا گیا یعنے شہید ہوگیا اور مارنیوالے نے توبہ کی یعنے اللہ جلشانہ نے اوسکو اسلام نصیب کیا بعد اوسکے وہ شخص بہی اللہ تعالی کے راہ مین لڑکر مرگیا اور درجہ شہادت پایا **ف** ہنسے سے مراد یہان خوش ہونا ہے کیونکہ اللہ جلشانہ اپنے بندون پر نہایت رحیم ہے اور چاہتا ہے کہ کسی بندے پر عذاب ہو لیکن ہمارے اعمالون کی شامت سے جو ہم عذاب کا رستا اختیار کرتے ہین

فضل الرباط

خوبی اور بزرگی پہرا دینے کی **عن** سلمان الخیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رابط یوما او لیلۃ فی سبیل اللہ کان لہ کاجر صیام شہر وقیامہ ومن مات مرابطا اجری لہ مثل ذلک من الاجر واجری علیہ الرزق وامن من الفتان **ترجمہ** سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہرا دیا اللہ تعالے کے راہ مین ایک دن رات کا تو ہوا اوسکو ثواب ایک مہینے کے روزون اور نماز کا اور جو مرگیا پہرا دینے کی حالت مین جاری رہیگا اوسکی لیے اسیقدر ثواب اور جاری رہیگا رزق اوسکا اور بچ گیا فتنہ ڈالنیوالے کے فساد سے **ف** رباط جہاد کے زمانے مین اوس جگہہ کی چوکی پہرہ کا نام ہے کہ جہان سے دشمن کے آنیکا احتمال ہے فتان سے مراد قبر اور حشر کے فتنے اور فساد ہین جو شخص پہرے مین مرا اوسکو چوکی دینے کا ثواب قیامت تک ملتا رہیگا اور روزی ہمیشہ کہلی رہیگی یعنے ثواب اوس آدمی کا کبہی بند نہو گا **عن** سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رابط فی سبیل اللہ یوما او لیلۃ کانت لہ کصیام شہر وقیامہ فان مات اجری علیہ عملہ الذی کان یعمل وامن الفتان واجری علیہ رزقہ **ترجمہ** سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہرا دیا اللہ تعالے کے راہ مین ایک دن اور رات ہوا اوسکو مثل ایک

مہینے کے روزون اور نماز کی ثواب اور جاری رہیگا اوسکا کام جو وہ کررہا تہا اور بچیگا فتنون سے قبر اور حشر
کے اور موقوف ہوگا رزق اوسکا عن عثمان بن عفان رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول يوم في سبيل الله خير من ألف يوم فيما سواه من المنازل ترجمہ عثمان
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرا دینا اللہ تعالی کے راہ مین ایک دن بہتر ہے
ہزار دنون سے اور مقامون مین عن عثمان بن عفان سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يوم
في سبيل الله خير من ألف يوم فيما سواه ترجمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اللہ کے راہ مین ایک دن ہزار دنون سے بہتر ہے

فضل الجهاد في البحر

دریا مین جہاد کرنیکی فضیلت کا بیان عن أنس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
إذا ذهب إلى قباء يدخل على أم حرام بنت ملحان فتطعمه وكانت أم حرام بنت ملحان
تحت عبادة بن الصامت فدخل عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فأطعمته وجلست تفلي
رأسه فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استيقظ وهو يضحك قالت فقلت له ما يضحكك
يا رسول الله قال ناس من أمتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله يركبون ثبج هذا البحر ملوكا على
الأسرة أو مثل الملوك على الأسرة شك إسحاق فقلت يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم
فدعا لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم نام وقال الحارث ثم نام ثم استيقظ يضحك
فقلت له ما يضحكك يا رسول الله قال ناس من أمتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله ملوك
على الأسرة أو مثل الملوك كما قال في الأول فقلت يا رسول الله ادع الله أن يجعلني منهم
قال أنت من الأولين فركبت البحر في زمان معاوية فصرعت عن دابتها حين خرجت من البحر
فهلكت ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے قبا کی طرف
(قبا نام ہے ایک جگہ کا مدینہ کے نزدیک) تو جاتے ام حرام کے یہان وہ بیبی آپکو کہانا کہلاتی اور ام حرام
بیٹی ملحان کی بیوی تہی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اتفاقا ایک روز تشریف لائے اوسکے گہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تو کہانا کہلایا ام حرام نے آپکو اور بیٹہ کر آپکے سر کی جوئین دیکہنے لگی پہر سو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پہر اوٹہے ہنستے ہوئے وہ بیوی فرماتے ہین کہ مینے کہا کیا دیکہکر ہنستے آپ یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجہے
دکہائے گئے میرے امت کے لوگ جہاد کرتے ہوئے اللہ تعالی کی راہ مین اور چڑہتے ہین وسے لوگ بلندی پر
دریا کے اور بادشاہ ہوئے بیٹہے ہین تختون پر یا یون فرمایا کہ بادشاہون کی مانند تختون پر ہین شک ہوا اسحاق
کو یعنے مثل کا لفظ فرمایا تہا یا بغیر اسکے فرمایا تہا ملحان کی بیٹی فرماتی ہین مینے عرض کیا کہ دعا کیجیے اللہ سے

یا رسول اللہ میرے لیے کہ مجھکو اللہ تعالی اون مین سے کرے آپنے اوسکے لئے دعا کی اور پہر سو گئے اور حارث کی روایت مین یون ہے پہر سو گئے پہر جاگے آپ پہر ہنسے مین نے عرض کیا کس بات پر ہنسے آپ یا رسول اللہ آپنے وہی پہلا جواب فرمایا پہر کہا مین نے کہ دعا کیجیے میرے لیے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ تو پہلون مین کی ہے (یعنی تو اون مین شریک ہو چکی پہلے دعا سے اب کیا حاجت ہے) دوسرے لشکر مین شریک ہونیکی انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پہر ام حرام سمندر مین سوار ہوئین معاویہ کے زمانے مین (یعنی جب وہ دریا مین جہاد کو گئی تہی حضرت عثمان رض کی خلافت مین) اور جانور سے گر پڑین جب دریا سے اوترین اور مر گئین عن انس بن مالک

عن ام حرام بنت ملحان قالت اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال عندنا فاستیقظ وھو یضحک فقلت یا رسول اللہ بابی وامی ما اضحکک قال رایت قوما من امتی یرکبون ھذا البحر کالملوک علی الاسرۃ قلت ادع اللہ ان یجعلنی منھم قال فانک منھم ثم نام ثم استیقظ وھو یضحک فسألتہ فقال یعنی مثل مقالتہ قلت ادع اللہ ان یجعلنی منھم قال انت من الاولین فتزوجھا عبادۃ بن الصامت فرکب البحر فرکبت معہ فلما خرجت قدمت لھا بغلۃ فرکبتھا فصرعتھا فاندقت عنقھا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہا ام حرام نے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہان اور سو گئے پہر اوٹہے ہنستے ہوئے کہا مین نے مین صدقے کرون اپنے مان باپ کو آپ پر سے آپ کس بات پر ہنسے ہین آپ نے فرمایا مین نے دیکہا لوگون کو اپنی امت کے اس دریا مین سوار ہوتے ہوئی جیسے بادشاہ اپنے تختون پر مین نے کہا دعا کریے میرے لیے کہ اللہ مجھکو اونمین سے کرے آپنے فرمایا تو اونمین کی ہے پہر سو گئے اور پہر اوٹہے ہنستے ہوئے پہر پوچہا مین نے آپنے وہی بات فرمائی جو اول بیان ہو چکی پہر کہا مین نے دعا کیجیے میرے لیے آپنے فرمایا تو اول والونمین ہو چکی پہر آئی یہ بیوی عبادہ بن صامت رض کے نکاح مین اور گئین دریا کے سفر کو اونکے ساتہہ (حضرت عثمان رض کی خلافت مین معاویہ رض کے ساتہہ جہاد کے لیے) جب نکلنے لگین تو خچر سامنے آیا اوس پہ چڑہین پہر گر پڑین تو گردن اونکی ٹوٹ گئی (خچر نے گرا دیا ۱۲) (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اون کے حق مین قبول ہوئی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانون کی شوکت اور عزت سے اور بحری اور بری لڑائیون کے سامان کرنیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوتے ہین) غزوۃ الھند ہندوستان مین جہاد کا بیان

عن ابی ھریرۃ قال وعدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ الھند فان ادرکتھا انفق فیھا نفسی ومالی فان اقتل کنت من افضل الشھداء وان ارجع فانا ابو ھریرۃ المحرر ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تہا کہ

ہندوستان میں مسلمان جہاد کرینگے تو اگر وہ جہاد میرے سامنے ہوا تو میں اپنی جان اور مال کو اوس میں خرچ
کرونگا اگر مارا جاؤنگا تو سب سے افضل شہیدوں میں داخل ہونگا اور جو زندہ رہونگا تو میں وہ ابو ہریرہ
ہونگا جو جہنم کے عذاب سے آزاد کردیا گیا ہے یہہ وعدہ بھی آپ کا سچ ہوا کہ ہندوستان مسلمانوں نے
فتح کیا **عن** ابی ہریرۃ قال وعدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ الہند فان ادرکتہا
انفق نفسی ومالی فیہا وان اقتل کنت افضل الشہداء وان ارجع فانا ابو ہریرۃ المحرر
ترجمہ بہی جو اوپر کی حدیث میں گذرا **عن** ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عصابتان من امتی احرزہما اللہ من النار عصابۃ تغزو الہند وعصابۃ تکون
مع عیسی بن مریم علیہما السلام **ترجمہ** ثوبان رضی اللہ عنہ جو غلام تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت
کرتے ہیں کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت میں دو گروہ ہونگے اللہ بچا دیگا انکو دوزخ سے ایک ان
میں سے جہاد کریگا ہندوستان میں اور دوسرا ہوگا حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ

غزوۃ الترک والحبشۃ

ترک اور حبش کے جہاد کا بیان **عن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحفر الخندق عرضت لہم صخرۃ حالت بینہم وبین الحفر
فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذ المعول ووضع رداءہ ناحیۃ الخندق وقال تمت کلمۃ
ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وہو السمیع العلیم فندر ثلث الحجر وسلمان الفارسی
قائم ینظر فبرق مع ضربۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برقۃ ثم ضرب الثانیۃ وقال
تمت کلمۃ ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلماتہ وہو السمیع العلیم فندر الثلث الآخر
فبرقت برقۃ فرآہا سلمان ثم ضرب الثالثۃ وقال تمت کلمت ربک صدقا وعدلا لا
مبدل لکلماتہ وہو السمیع العلیم فندر الثلث الباقی وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاخذ رداءہ وجلس قال سلمان یا رسول اللہ رایتک حین ضربت ما تضرب ضربۃ
الا کانت معہا برقۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سلمان رایت ذلک فقال ای و
الذی بعثک بالحق یا رسول اللہ قال فانی حین ضربت الضربۃ الاولی رفعت لی مدائن
کسری وما حولہا ومدائن کثیرۃ حتی رایتہا بعینی قال لہ من حضرہ من اصحابہ یا رسول اللہ
ادع اللہ ان یفتحہا علینا ویغنمنا دیارہم ویخرب بایدینا بلادہم فدعا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بذلک ثم ضربت الضربۃ الثانیۃ فرفعت لی مدائن قیصر وما حولہا حتی
رایتہا بعینی قالوا یا رسول اللہ ادع اللہ ان یفتحہا علینا ویغنمنا دیارہم ویخرب بایدینا بلادہم

فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ ثُمَّ ضَرَبْتُ الثَّالِثَۃَ فَرُفِعَتْ لِیْ مَدَائِنُ الْحَبَشَۃِ وَمَا حَوْلَھَا مِنَ الْقُرٰی حَتّٰی رَاَیْتُھَا بِعَیْنَیَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ دَعُوا الْحَبَشَۃَ مَا وَدَعُوْکُمْ وَاتْرُکُوا التُّرْکَ مَا تَرَکُوْکُمْ ترجمہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے ہین کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کہودنیکا اوسوقت نکلا ایک بڑا پتہر تو حرج ہوا خندق کہودنے مین اور مشکل ہوا لوگون کو اوسکا توڑنا پہر کہڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہتہیار لیکر جسسے پتہر ٹوٹتے ہین اور رکہدی آپ نے اپنی چادر مبارک خندق کے کنارے پر اور یہہ آیت یعنی وَتَمَّتْ کَلِمَۃُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِہٖ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑہی اور ہتہیار اوٹہا کر مارا تہا کہ پتہر ٹوٹ کر گر پڑا (آیت کے معنی یہہ ہین پورا ہوا تیرے پروردگار کا کلام سچائی اور انصاف مین کوئی اوسکے باتون کو بدلنے والا نہین) اور سلمان فارسی وہان کہڑے تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہہ رہے تہے آپکے مارتے وقت ایک بجلی کی سی چمک ہوئی پہر دوبارہ وہی آیت پڑہکر آپنے اوسی ہتہیار سے مارا پہر ویسی ہی بجلی کی چمک ہوئی اور دوسرا تہائی پتہر سے جدا ہوگئی تیسری بار آیت پڑہکر جو مارا تیسرا ٹکڑا بہی گر پڑا اور ہٹ گئے آپ وہان سے پہر اپنی چادر مبارک لیکر بیٹہہ گئے سلمان فارسی نے عرض کیا یا رسول اللہ مین دیکہتا تہا کہ جب آپ چوٹ مارتے تہے اوسکے ساتہہ ہی ایک بجلی چمکتی تہی آپنے فرمایا کیا تونے دیکہی یہہ بات ای سلمان عرض کیا سلمان رضی اللہ نے قسم ہے اوس خدا کی جس نے آپکو دین حق دیکر بہیجا ہے مین نے دیکہا ہے پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مارا مین نے پہلے چوٹ اوٹہا دیے گئے میرے سامنے سے پردے یہانتک کہ دیکہا مین نے اپنی آنکہون سے شہر فارس کے اور جو آس پاس ہین بستیان اوسکے اور بہت سے شہر دیکہے مین نے جو لوگ وہان حاضر تہے اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ تعالی سے دعا کیجیے کہ فتح ہو وین وہ ملک ہمارے ہاتہون سے اور بلے وہان کی لوٹ ہمکو اور خراب ہم کرین وہ شہر ہمارے ہاتہون سے پہر دعا کی آپنے اسی بات کی پہر فرمایا آپنے جب مارا مین نے دوسری ضرب تو دیکہائی گئے مجھکو شہر روم کے اور اوسکے آس پاس جو کچہہ تہا ان آنکہونسے پہر لوگون نے وہی پہلی دعا کی درخواست کی اور آپ نے اونکے لیے دعا کی پہر آپنے فرمایا کہ جب ماری مین نے تیسری ضرب تو دکہائے گئے مجھکو حبش کے شہر اور جو کچہہ اونکے آس پاس آبادی تہی اور دیکہا مین نے اونکو اپنی آنکہونسے اس بار آپنے یون فرمایا کہ چہوڑدو حبش کو جبتک وہ تم سے نہ بولین اور چہوڑدو ترک کو جبتک وہ تمکو چہوڑے رہین پہر اگر تم سے لڑین تو مارو اونکو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْکَ قَوْمًا وُجُوْھُھُمْ کَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَۃِ یَلْبَسُوْنَ الشَّعْرَ وَیَمْشُوْنَ فِی الشَّعْرِ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہین ہوگی جب تک تم نہ لڑوگے

بڑھون پر جسکے منہ گول ہونگے موٹے موٹے تہ بتہ ڈہالون کی طرح بال پہنین گے اور بالون مین چلین گے یعنی
جوتیون پر اونکے بال ہونگے **اَلاِسْتِنْصَارُ بِالضَّعِيفِ** ناتوان آدمی سے مدد چاہنا **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ
اَنَّهُ ظَنَّ اَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلٰوتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ **ترجمہ**
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ میرا درجا اور صحابہ سے بڑھکر ہے (کیونکہ سعد مالدار تہے اور بہادر اور
قوی زور آور تیر انداز) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس امت کی مدد کریگا ناتوانون سے
(یعنی اونکی دعا اور نماز اور سچائی کی برکت سے) یعنی اگر تم زور آور اور مالدار ہو تو ناتوان غریبون کو حقیر نہ سمجھو شاید اللہ
کے نزدیک وہی زیادہ مقبول ہون اور اونہی کی طفیل سے تمکو فتح ہوتی ہو مطلب یہ کہ غرور کرنا اور اپنے تئین
دوسرے سے بہتر جاننا اسلام کے خلاف ہے) **عَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اَبْغُونِي الضَّعِيفَ فَاِنَّكُمْ اِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ **ترجمہ** ابو الدرداء
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے ڈہونڈو میرے لیے ناتوان
کو کیونکہ تمکو روزی ملتی ہے اور تمہاری مدد ہوتی ہے ناتوانون کی طفیل سے **فَضْلُ مَنْ جَهَّزَ**
غَازِيًا غازی کو جہاد کی تیاری کرا دینے والے کی بزرگی کا بیان **عَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَى وَمَنْ خَلَفَهُ فِي اَهْلِهِ بِخَيْرٍ
فَقَدْ غَزَى **ترجمہ** زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے سپاہی
کرادی غازی کی اللہ کے راہ مین جانیکے لیے اوس نے خود جہاد کیا اور جو کوئی پیچہے رہگیا اسکے گہر والون
کی حفاظت کے واسطے اور نگہبانی کی اوس کے گہر والونکی بہلائی اور ایمانداری سے تو وہ بہی غازی ہوا
عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ
غَزَى وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَى **ترجمہ** دونون حدیثون کا ایک ہی ہے **عَنِ**
الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا
نَضَعُ رِحَالَنَا اِذْ اَتَانَا آتٍ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوا فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا
النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلٰى نَفَرٍ فِي وَسَطِ الْمَسْجِدِ وَفِيهِمْ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي
وَقَّاصٍ فَاِنَّا لَكَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَيْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَاْسَهُ
فَقَالَ اَهٰهُنَا طَلْحَةُ اَهٰهُنَا الزُّبَيْرُ اَهٰهُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ اِنِّي اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ
الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَتَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي

فلان غفر الله له فابتعته بعشرين الفا او بخمسة وعشرين الفا فاتيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاخبرته فقال اجعله في مسجدنا واجره لك قالوا اللهم نعم قال انشدكم
بالله الذي لا اله الا هو اتعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع بئر
رومة غفر الله له فابتعتها بكذا وكذا فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت قد
ابتعتها بكذا وكذا قال اجعلها سقاية للمسلمين واجرها لك قالوا اللهم نعم قال
انشدكم بالله الذي لا اله الا هو اتعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نظر
في وجوه القوم فقال من جهز هؤلاء غفر الله له يعني جيش العسرة فجهزتهم حتى
لا يفقدوا عقالا ولا خطاما فقالوا اللهم نعم قال اللهم اشهد اللهم اشهد

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہہ کہ نکلے ہم حج کرنیکے لیے اور آیا ہمارا قافلہ مدینہ شریف مین جسوقت ہم اوتارنے لگے اسباب اپنا اپنے ڈیرون مین اتنے مین ایک آدمی آیا اور بولا لوگ مسجد مین جمع ہین اور ڈرے ہوئے ہین یا ہم بہی گئے تو دیکہا لوگ اکٹھے ہین چند آدمیون پر مسجد کے بیچ مین اور وہان موجود تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اتنے مین تشریف لائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک زرد تہبند پہنے ہوئے جس سے اپنا سر ڈہانپ لیا تہا اور فرمانے لگے کیا یہان طلحہ اور زبیر اور سعد موجود ہین سب بولے کہ ہان موجود ہین پہر کہا کہ اللہ وحدہ لاشریک کی تمکو قسم دیتا ہون کیا تمکو معلوم نہین یہہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا جو کوئی خریدے مربد بنی فلان یعنے (زمین جو مسجد کے پاس تہی) اللہ اوسکو بخشدیگا مین نے اوسکو خریدا بیس یا پچیس ہزار کو (یعنی بیس یا پچیس ہزار درہم کو شک ہے) پہر آیا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خبر دی مین نے آپکو اوس جگہہ کے خریدنے کی اوسوقت آپنے فرمایا کہ دیدے اوسکو ہماری مسجد کے لیے اور اوسکا تجہکو اجر اور ثواب ملیگا سب لوگ بولے اے اللہ ہمارے یعنے تجہکو معلوم ہے اے اللہ سچ ہے یہہ بات سبنے ہان کہا اس بات کے جواب مین پہر کہا حضرت عثمان نے مین قسم دیتا ہون تمکو اوس خدا کی جسکے سوا نہین کوئی معبود برحق اور سچا کیا تمکو نہین معلوم وہ وقت جبکہ فرمایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مول لیوے بیر رومہ کو (وہ ایک کنوئے کا نام ہے) اللہ بخشیگا اوسکو پہر خریدا مین نے اوسکو اتنے اتنے داموں سے (پینتیس ہزار درہم کو) پہر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا مین نے یہہ کہ خرید لیا اوسکو اتنے مول سے آپنے فرمایا چہوڑ دے اوسکو مسلمانون کے پانی پینے کے لیے اور اوسکا ثواب تجہکو ملیگا سب لوگ اللہ کو یاد کرکے بولے کہ ہان یعنی اللہ جانتا ہے یہہ جیسا تم کہتے ہو پہر اوسیطرح قسم دیکر کہا کہ تمکو معلوم ہے وہ زمانہ بہی جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگونکا منہہ دیکہکر یہہ فرمایا تہا کہ جو کوئی ان غازیون کی تیاری کرادے اللہ بخشدے گا اوسکو اور یہہ لوگ

جہاد کا ذکر ہے جسکا نام بسبب عسرت یعنی تنگی کے جیش عسرت رکہا گیا تہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین نے
اوسکی ایسی تیاری کرا دی کہ کسی کو ایک رسّے کے جیسے پاؤن باندہتے اونٹ وغیرہ کا حاجت نرہے سب نے اللہ کو یاد
کیا اور کہا کہ ہان حضرت عثمان رض اس پر بولے اے اللہ تو گواہ ہے اسبات پر اے اللہ تو گواہ ہے اسبات پر اے اللہ تو گواہ ہے

فضل النفقة في سبيل الله اللہ تعالی کے راہ مین خرچ کرنیکی بزرگی اور خوبی کا بیان

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من انفق زوجين في سبيل الله عز وجل نودي في الجنة
يا عبد الله هذا خير فمن كان من اهل الصلوة دعي من باب الصلاة ومن كان من اهل
الجهاد دعي من باب الجهاد ومن كان من اهل الصدقة دعي من باب الصدقة ومن كان من اهل
الصيام دعي من باب الريان فقال ابو بكر رضي الله عنه هل على من دعي من هذه الابواب
من ضرورة فهل يدعى احد من هذه الابواب كلها قال نعم وارجو ان تكون منهم **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی خرچ کرے اللہ تعالی کے راہ مین جوڑا بلایا
جاویگا بہشت مین یا عبد اللہ ہذا خیر کہکر یعنی اے اللہ تعالی کے بندے یہہ بہتر ہے تیرے لیے پہر جو کوئی نمازی
ہوگا بلایا جاویگا نماز کے دروازے سے اور جو کوئی مجاہد ہوگا پکارا جاویگا جہاد کے دروازے سے اور جو کوئی خیرات
کرنیوالا ہوگا بلایا جاویگا خیرات کے دروازے سے اور جو کوئی روزے دار ہوگا پکارا جاویگا ریان کے دروازے
سے ابو بکر صدیق رض نے کہا یا رسول اللہ کیا اوس شخص کو کچہہ حرج ہوگی جو ان سب دروازون سے پکارا جاوے اور کوئی
ایسا بہی ہوگا جو ان سب دروازون سے بلایا جاوے آپ نے فرمایا ہان ایسے ہی لوگ ہونگے اور مجہے امید ہے کہ تم
اونہین لوگون مین سے ہوگے **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من انفق
زوجين في سبيل الله دعته خزنة الجنة من ابواب الجنة يا فلان هلم فادخل فقال
ابو بكر يا رسول الله ذاك الذي لا توى عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني
لارجو ان تكون منهم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
جوڑا دے خدا کے راہ مین بلاوینگے اوسکو بہشت کے چوکیدار سب دروازون سے بہشت کے کہینگے او میان فلانے
ادہر آئیے اس دروازے سے گہسو ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ اوس شخص کو تو کسیطرح توٹا نہین فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ مجہکو امید ہے کہ تو اونہین لوگون مین ہوگا جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی
سے بلاوینگے **ف** جوڑا خرچ کرکے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپیے یا دو پیسے یا دو گہوڑے یا دو کپڑے یا دو
روٹیان اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے حضرت ابو بکر رض کی بڑی فضیلت اور بہشتی ہونا اونکا ثابت ہوا **عن**
ابي ذر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد مسلم ينفق من كل مال له زوجين في سبيل الله

إلا استقبلته حجبة الجنة كلهم يدعوه إلى ما عنده قلت وكيف ذلك قال إن كانت إبلا فبعيرين وإن كانت بقرا فبقرتين ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس مسلمان نے دیا ہوگا جوڑا ہر قسم کے مال سے اللہ تعالی کی راہ مین سامنے آدین گے اوسکو سب دربان بہشت کے اور بلاوینگے اوسکو اپنی چیزون کی طرف صعصعہ بن معاویہ نے جو راوی ہین اوپر کے راویون مین سے کہا ابوذر سے کس طرح ہے یہہ یعنی ہر قسم کے مال سے جوڑا دینے کے کیا معنی ہین اونہون نے فرمایا کہ اونٹ رکہتا ہے تو دو اونٹ دے ہون اور گائی رکہتا ہے تو دو گائے دی ہون عن خريم بن فاتك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أنفق نفقة في سبيل الله كتبت له بسبع مائة ضعف ترجمہ خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی خرچ کرے اللہ تعالی کے راہ مین کوئی چیز لکہا جاتا ہے اوسکے لیے سات سو گنا یہہ اوس آیت کا مطلب ہے جو اللہ تعالی نے قرآن مین اوتاری مثل ما ينفقون في سبيل الله كمثل حبة اخیر تک یعنی مثال اوس چیز کی جو خرچ کرتے ہین اللہ کے راہ مین ایک دانہ کی سی ہے جس سے سات بالیان اوگین اور ہر بالی مین سو دانے ہون

فضل الصدقة في سبيل الله عز وجل

فضیلت صدقہ اور خیرات کی خدا تعالی کے راہ مین عن ابي مسعود ان رجلا تصدق بناقة مخطومة في سبيل الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لياتين يوم القيامة بسبع مائة ناقة مخطومة ترجمہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دی ایک اونٹنی مہار والی اللہ تعالی کے راہ مین کسی آدمی نے صدقہ کے طور پر اوسوقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن آوینگے سات سو اونٹنین مہار والی یعنی اس ایک کے بدلے مین عن معاذ بن جبل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال الغزو غزوان فأما من ابتغى وجه الله وأطاع الإمام وأنفق الكريمة وياسر الشريك واجتنب الفساد كان نومه ونبهه أجر كله وأما من غزا رياء وسمعة وعصى الإمام وأفسد في الأرض فإنه لا يرجع بالكفاف ترجمہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد دو ہین جس شخص نے جہاد کیا اللہ تعالی کی رضامندی چاہنے کے لیے اور فرمانبرداری کی امام کی یعنی اپنے سردار کے اور خرچ کی اپنے پسند کی چیز اور نرمی کی اپنے ساتہی کے ساتہ اور باز رہا فساد سے تو سونا اور جاگنا اوسکا سب کے سب اجر اور ثواب ہونگے اور جو لڑے واسطے دکہانے یا سنانے کے اور نافرمانی کری امیر کی اور فساد کرے زمین مین تو وہ نہ پہریگا خالی پورا اوتر کر یعنی ثواب ہو نہ عذاب ایسا ہی لوٹنا اوسکا مشکل ہے بلکہ عذاب مین گرفتار ہوگا)

حسن ثناء المجاهدين

مجاہدین کے عورتون کی عزت عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم حرمة نساء المجاهدين على القاعدين كحرمة امهاتهم وما من رجل يخلف
في امرأة رجل من المجاهدين فيخونه فيها الا وقف له يوم القيامة فاخذ من عمله
ما شاء فما ظنكم ترجمہ سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدون کی عورتین بیٹھنے والون کے لیے ایسی حرام ہین جیسی اونکی مائین اون کو
حرام ہین پھر جو کوئی رہنے والا عورتون کی نگہبانی کے لیے گھر پر اگر خیانت کی اوس محافظ نے کسی مجاہد کے گھر
مین تو کھڑا کیا جاوے گا اوسکو قیامت کے دن یہانتک کہ لے لیویگا یہہ مجاہد اوسکے عملون مین سے جسقدر
جو چیز چاہیگا پھر کیا گمان ہے تمہارا یعنی تم کیا سمجھتے ہو وہ کچھہ چھوڑیگا بلکہ سب نیکیان لے لیگا

من خان غازيا في اهله غازی کے گھر والون کے ساتھہ خیانت کرنیوالیکا بیان

عن سليمان بن بريدة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حرمة نساء المجاهدين على القاعدين
كحرمة امهاتهم واذا خلفه في اهله فخانه قيل له يوم القيامة هذا خانك في اهلك فخذ
من حسناته ما شئت فما ظنكم ترجمہ سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدون کی عورتین گھر بیٹھنے والون کے لیے حرام ہین ایسی جیسے انکی مائین انکے حق مین حرام ہین اگر
گھر پر چھوڑ گیا مجاہد کسی کو اور اوس نے خیانت کی مجاہد کی امانت مین قیامت کے دن حکم ہوگا مجاہد کے لیے
یہہ شخص ہے جسنے چوری اور خیانت کی تھی تیرے گھر مین تو لے لے اسکی نیکیون مین سے جتنا تیرا جی چاہے آپنے فرمایا
تم کیا سمجھتے کہ کتنا لیویگا وہ عن ابن بريدة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال حرمة نساء
المجاهدين على القاعدين في الحرمة كامهاتهم وما من رجل من القاعدين يخلف رجلا
من المجاهدين في اهله الا نصب له يوم القيامة فيقال يا فلان هذا فلان فخذ من حسناته
ما شئت ثم التفت النبي صلى الله عليه وسلم الى اصحابه فقال ما ظنكم ترون يدع له
من حسناته شيئا ترجمہ ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر
رہجانیوالون پر مجاہدون کی عورتین حرام ہین جیسے ان گھر رہنیوالون پر انکی مائین حرام ہین اگر کسی گھر
رہنے والو کو مجاہد نے اپنا گھر سپرد کیا تاکہ اوسکے بال بچون کی نگہبانی کرے (پھر اوس نے خیانت کی) تو
کھڑا کیا جاویگا قیامت کے دن یہہ گھر رہنے والا اور آواز آوے گی کہ او فلانے یعنی مجاہد کو پکار کر حکم ہوگا کہ
اس شخص کی نیکون مین سے لیلے جتنا تیرا جی چاہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے صحابہ کیطرف
اور فرمانے لگے کہ تم سمجھتے ہو کہ وہ چھوڑ دیگا اوسکی نیکیون مین سے کچھہ عن یعنی مجاہد کے غیبت مین اگر

اسنے کچھ خیانت کی ہوگی تو اللہ تعالے قیامت کے دن اوسکو ظاہر کردیگا اگرچہ مجاہد کو معلوم نہ تہا ۔ عن انس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاھدوا بایدیکم والسنتکم واموالکم ۔ ترجمہ انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرو ہاتہون سے اور زبان سے اور مال سے
ف ۔ ہاتہون سے جہاد کرنا تو لڑنا ہے تلوار اور بندوق سے اور زبان سے جہاد یہہ ہے کہ کافرون کی برائی
کرے کافر جو اسلام پر اعتراض کرین اوسکا جواب دے اور مالون سے جہاد یہہ ہے کہ خدا کی رضامندی مین
اپنا مال صرف کرے ۔ عن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ امر بقتل الحیات وقال
من خاف ثارھن فلیس منا ۔ ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سانپون کے مارنے کا اور فرمایا جو کوئی ڈرے اون سے وہ ہم مین سے نہین ہے (یعنی مسلمانون مین نہین
ہے کیونکہ کافر سانپ سے ڈرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اگر اوسکو مارین گے تو بلا اوترے گی وہ بدلہ لیوے گا
مسلمان کو ایسا خیال نہ کرنا چاہیے ۔ عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبیر عن ابیہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عاد جبرا فلما دخل سمع النساء یبکین ویقلن کنا نحسب وفاتک
قتلا فی سبیل اللہ فقال وما تعدون الشھادۃ الا من قتل فی سبیل اللہ ان شھداءکم
اذا لقلیل القتل فی سبیل اللہ شھادۃ والبطن شھادۃ والحرق شھادۃ والغرق شھادۃ
والمغموم یعنی الھدم شھادۃ والمجنوب شھادۃ والمرأۃ تموت بجمع شھیدۃ قال
رجل اتبکین ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد قال دعھن فاذا وجب فلا تبکین
علیہ باکیۃ ۔ ترجمہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ اپنے باپ عبد اللہ بن جبیر سے روایت کرتے ہین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبر کی عیادت یعنی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے جب گہر مین داخل ہوئے
عورتون کے رونیکی آواز سنی اور روتے کہہ رہین تہین کہ ہماری یہہ آرزو تہی کہ تو اللہ تعالے کے راہ مین مرتا
آپنے فرمایا کہ تم لوگ شہید اوسی کو جانتے ہو جو جہاد مین مارا جاوے اگر ایسی بات ہو تو تم لوگون مین شہید
بہت کم ہونگے اللہ کے راہ مین مارے جانے سے شہادت ہے اور دستون کے عارضے مین مرجانے سے شہادت
ہوتی ہے اور جلکر مرجانے مین شہادت ہے اور پانی مین بے اختیاری سے ڈوب کر مرجانے مین شہادت ہے اور
دب کر مرجانے مین شہادت ہے اور ذات الجنب کی بیماری سے مرجانے مین شہادت ہے اور عورت زچگی
کے وقت مرجاوے تو شہید ہے کوئی آدمی بولا کہ تم روتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہین آپنے
فرمایا کچھ نہ کہو اون سے (یعنی رونے دو کیونکہ مرنے سے پہلے رونا منع نہین البتہ جب مرجاوے تو پہر
کوئی رونیوالی اوسپر نہ رووین (یعنی چلا کر نہ روئے پیٹے اور چپکے چپکے رونا آنسو بہانا درست ہے) اور یہین

کچھ قباحت نہیں عن جبر انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی میت فبکی النساء فقال جبر اسکتن ما دام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا قال دعهن یبکین ما دام بینهن فاذا وجب فلا تبکین باکیة ترجمہ جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گیا جبر یعنی خود راوی اس حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی میت میں تو رونے لگیں عورتیں جبر بولے کہ تم روتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں بیٹھے ہیں آپنے فرمایا چھوڑ دو انکو روتی رہیں جبتک کہ مردہ ان میں ہے (یعنی زندہ ہے) پھر جب مرجاوے تو کوئی عورت نہ روے آخر

کتاب الجہاد تمام ہوئی کتاب جہاد کی کتاب النکاح اب شروع ہوتی ہے کتاب نکاح کی نکاح ایک قسم کا اقرار اور قول ہے جو شریعت محمدی نے واسطے مباح ہونے وطی اور تصرف کے قرار دیا ہے اور نکاح واجب ہے جب آدمی کو ڈر ہو زنا میں پڑجانیکا اور جو ڈر نہو تو مستحب اور مسنون ہے تاکہ نسل انسانی کو ترقی ہو اور مسلمانوں کی تعداد بڑہے ہر ایک مسلمان کو چار بیبیوں تک نکاح کرنیکی اجازت ہے مگر خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چار کی قید نہ تھی جب آپنے وفات پائی اوسوقت نو بی بیاں آپ چھوڑ گئے جنکا ذکر آویگا البتہ لونڈیاں جسقدر چاہے ہر ایک مسلمان رکھہ سکتا ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب النکاح

کتاب نکاح کے بیان میں

ذکر امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النکاح وازواجه وما اباح اللہ عز وجل لنبیه صلی اللہ علیہ وسلم وحظره علی خلقه زیادة فی کرامته وتنبیها لفضیلته بیان نکاح اور ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوس چیز کا جو درست کی اللہ بزرگی اور عزت والے نے اپنے نبی کے لیے اور منع کیا اوس سے اپنی مخلوق کو تاکہ ظاہر ہو یہ بات کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری خلق پر بزرگی اور فضیلت ہے عن عطاء قال حضرنا مع ابن عباس جنازة میمونة زوج النبی صلی اللہ علیه وسلم بسرف فقال ابن عباس هذه میمونة اذا رفعتم جنازتها فلا تزعزعوها ولا تزلزلوها فان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان معه تسع نسوة نکان یقسم لثمان وواحدة لم یکن یقسم لها ترجمہ عطا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جنازہ پر میمونہ رضی اللہ عنہ کی جو بیوی تہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابن عباس کے ساتھہ کسی مقام سرف میں (مکے سے دو منزل پر) ابن عباس فرمانے لگے کہ یہ بیوی ہے جسوقت اوٹہاؤ تم انکا جنازہ سہولت سے اوٹہائیو اور نہ ہلائیو اوسکو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(نو بیویون کے ساتھ رہتے اور ہر ایک بی بی کی مقرر فرماتے مگر ایک عورت کی باری مقرر نکرتے تہے (نو بیبیان یہہ تہین سودہ۔ عائشہ۔ حفصہ۔ ام سلمہ۔ زینب بنت جحش۔ ام حبیبہ۔ جویریہ۔ صفیہ۔ میمونہ ان سب کی باری ایک ایک رات مقرر تہی آپ ہر ایک کی باری مین اوسکے پاس رہتے مگر سودہ بوڑہی ہو گئین تہین تو انہون نے اپنی باری حضرت عائشہ رض کو دیڈالی تہی آپ سودہ کی باری مین بہی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے گہر مین رہتے ہین)

عن عطاء عن ابن عباس قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ تسع نسوۃ یقسم بینھن الا سودۃ فانھا وھبت یومھا ولیلتھا لعائشۃ ترجمہ عطا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے نزدیک نو بیویان تہین جایا کرتے تہے سبکے یہان اونکی باری کے موافق لیکن سودہ کے یہان نہین جاتے تہے کیونکہ انہون نے اپنی باری دن اور رات کی بیوی عائشہ رض کو دیدی تہی

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائہ فی اللیلۃ الواحدۃ ولہ یومئذ تسع نسوۃ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم کی نو بیبیان تہین جایا کرتے تہے آپ اونکے پاس ایک رات مین ف یعنی ایک رات مین سبکے پاس ہو آتے ایسا آپ کبہی کبہی کرتے ورنہ اکثر آپکا یہہ دستور تہا کہ ایک ایک دن رات ایک بی بی کے پاس رہتے باری باری

عن عائشۃ قالت کنت اغار علی اللاتی وھبن انفسھن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقول اتھب الحرۃ نفسھا فانزل اللہ عز وجل ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیک من تشاء قلت ما اری ربک الا یسارع لک فی ھواک ترجمہ بیبی عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شرم کرتی تہی مین اون عورتون کی بات سے جو ہبہ کیا کرتی تہین اپنی جان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہتی تہی کیا بیبیان اور آزاد عورتین اپنی جان مفت بخش دیتی ہین یعنے تعجب اور غیرت کی بات معلوم ہوتی تہی مجھکو پہر اوتاری یہہ آیت اللہ نے بزرگی والے نے ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیک من تشاء یعنے تجہے رکہدے تو جسکو چاہے اون مین اور جگہہ دے اپنے پاس جسکو چاہے اوسوقت کہا مین نے کہ قسم خدا کی آپکا رب آپکی خواہش کے موافق چلتا ہے

عن سھل بن سعد قال انا فی القوم اذ قالت امرأۃ انی قد وھبت نفسی لک یا رسول اللہ فرأ فی رأیک فقال رجل زوجنیھا فقال اذھب فاطلب ولو خاتما من حدید فذھب فلم یجد شیئا ولا خاتما من حدید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امعک من سور القرآن شیء قال نعم قال فزوجہ بما معہ من سور القرآن ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم سب لوگ ایک جگہہ بیٹہے تہے اتنے مین آئی ایک عورت اور کہنے لگی مین نے اپنی جان آپکو بخشدی یا رسول اللہ جو آپ جی چاہے کیجیے یہہ بات سنکر ایک آدمی اوٹہہ کہڑا ہوا اور کہنے لگا میرا نکاح کرا دو اس عورت سے آپنے فرمایا جا ڈہونڈہ

کچھ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو وہ گیا اور اسکو کوئی چیز نہ ملی اور نہ انگوٹھی لوہے کی تب آپ نے فرمایا کہ تجھکو کچھ سورتیں
قرآن میں سے یاد ہیں کہا ہاں تب آپ نے نکاح کیا اوس عورت کا ان قرآن کی سورتوں کے بدلے یعنی کہا تو اس
سے قرآن پڑھ لینا تیرا یہی مہر ہے مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحَرَّمَهٗ
عَلٰى خَلْقِهٖ لِيَزِيْدَهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قُرْبَةً اِلَيْهِ جو باتیں اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول
کے لیے مقرر کیں اور لوگوں کے لیے درست نہیں کیں اپنے رسول کا مرتبہ بڑھانے کو اون کا بیان عَنْ
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِيْنَ اُمِرَ
اَنْ يُّخَيِّرَ اَزْوَاجَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَدَاَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ
لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَا يَاْمُرَانِيْ
بِفِرَاقِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ
تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ فَقُلْتُ اَفِيْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ ترجمہ بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس جس دن
حکم ہوا انکو اس امر کا کہ اختیار دیدیں اپنی بیبیوں کو کہا بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اوس دن پہلے میرے نزدیک
آپ تشریف لائے اور فرمانے لگے میں تجھسے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں تو جلدی نکرنا اوس بات کے جواب میں
(کیونکہ سوچ کر کہنے میں تیرا کچھ نقصان نہیں) اور صلاح لے لیجیو اپنے ماں باپ سے اس امر میں بیبی فرماتی ہیں
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات اس لیے فرمائی کہ آپ جانتے تھے کہ میرے ماں باپ ایسے جدائی اختیار کرنے
کے لیے مشورہ نہ دینگے پھر آپ نے یہہ آیت پڑھی يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ میں نے کہا کیا یہی بات ہے جسکے لیے مشورہ کروں میں اپنے ماں باپ سے
بس میں چاہتی ہوں اللہ کو اور اوسکے رسول کو اور پچھلے گھر کو اور ترجمہ آیت کا یوں ہے اے نبی کہہ دے اپنی
عورتوں کو اگر تم ہو چاہتیاں دنیا کا جینا اور یہاں کی رونق تو آؤ کچھہ فائدہ دوں تمکو اور رخصت کروں تمکو
بھلی رخصت ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرہ نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہوگئے چاہا کہ ہم بھی آسودہ
ہوں بعضوں نے بول چال کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ ایک مہینے گھر میں نہ جاویں پھر مہینے کے
بعد یہہ آیت اوتری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے اول حضرت عائشہ رض سے کہا اونہوں نے اللہ
اور رسول کی مرضی اختیار کی پھر اسیطرح سب نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ہمیشہ فقر و فاقہ تھا اپنے اختیار
سے جو آتا تھا شتاب اوٹھا ڈالتے تھے پھر قرض لینا پڑتا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ اَوَكَانَ طَلَاقًا ترجمہ بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

کہ اختیار دیا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتون کو کیا تہا وہ طلاق ف یعنی صرف اختیار دینے سے عورت
کو طلاق نہین پڑتا البتہ اگر عورت اپنے تئین اختیار کرے تو طلاق پڑجاتا ہی عن عائشۃ قالت خیرنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاخترناہ فلم یکن طلاقا ترجمہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
اختیار دیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنے اختیار کرلیا آپکو تو نہ ہوا وہ اختیار دینا طلاق عن عائشۃ ما مات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی احل لہ النساء ترجمہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ حلال ہوگئین عورتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جب آپنے وفات پائی عن عائشۃ قالت ما توفی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی احل اللہ لہ ان یتزوج من النساء ما شاء ترجمہ بی بی عائشہ رض
سے روایت ہی حلال کی تہی اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے یہہ بات کہ نکاح کرین
جس عورت سے چاہین (پہلے اللہ تعالی نے قرآن مین حکم اوتارا کہ آپ تمکو زیادہ عورتین کرنا درست نہین ان
عورتون کے بدلے اور عورتین پہر حضرت عائشہ کہتی ہین کہ یہہ حکم منسوخ ہوگیا اور آپ کو اجازت ہوگئی کہ جتنی
عورتین چاہین نکاح مین لاوین)

الحث علی النکاح
نکاح پر رغبت دلانے کا بیان

عن علقمۃ قال کنت مع ابن مسعود وھو عند عثمان رضی اللہ عنہ فقال عثمان خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی فتیۃ قال ابو عبد الرحمن فلم افہم فتیۃ کما اردت فقال من کان منکم
ذا طول فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لا فالصوم لہ وجاء ترجمہ علقمہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ تہا مین ابن مسعود کے ساتہہ اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نزدیک تہے حضرت عثمان رض فرمانے
لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوانون کے پاس آئے اور فرمایا جو شخص تم مین سے طاقت رکہتا ہو (جورو کو کہلانے
پلانے کی) وہ تو نکاح کرے کیونکہ نکاح کرنے سے نگاہ نیچی رہتی ہے (یعنی بیگانی عورتون پر نہین پڑتی) اور
شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہی (زنا سے) اور جو شخص اتنا مقدور نہ رکہے (یعنی مفلس ہو) وہ روزے رکہے
روزہ اوسکو خصی بنا دیگا (یعنی شہوت کو میٹ دیگا) عن علقمۃ ان عثمان رضی اللہ عنہ قال لابن مسعود
ھل لک فی فتاۃ ازوجکہا فدعا عبد اللہ علقمۃ فحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من استطاع الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فلیصم فانہ لہ
وجاء ترجمہ علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابن مسعود کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اگر تمکو خواہش ہو کسی
جوان عورت کی تو نکاح کرا دون مین تمہارا اوسکے ساتہہ پہر بلایا عبد اللہ بن مسعود نے علقمہ کو اور سنائی اوسکو
حدیث کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو طاقت ہو اوسکو نکاح کرنا چاہیے اسلیے کہ نکاح نیچے کر دیتا
ہے انسان کی نگاہ کو اور بچاتا ہے زنا سے اور جسکو طاقت نہو وہ سکو روزہ رکہنا چاہیئے کیونکہ روزہ اوسکے

حق میں وجاء کی مانند ہے وجاء کے معنی خصیے کچلنا یعنی خصی کرنا عن عبد اللہ قال لنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ
لہ وجاء ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں میں
جسکو طاقت ہے اسکو چاہیے کہ نکاح کرے اور جسکو طاقت نہیں وہ روزہ اختیار کرے کیونکہ روزہ مجرد آدمی کے
حق میں ایسا ہے جیسا کسی کے خصیے کچل دیے جاویں عن عبد اللہ قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلینکح فانہ اغض للبصر واحصن للفرج
ومن لا فلیصم فان الصوم لہ وجاء ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اے جوانوں کی جماعت تمکو نکاح کر لینا چاہیے اگر تمکو طاقت ہے اسلیے کہ نکاح محفوظ رکھتا ہے آنکھوں کو نظر بد
سے اور مرد اور عورت کے مکان خاص کو بدکاری سے اور جسکو طاقت نہیں تو اسکو چاہیے کہ روزہ رکھا کرے کیونکہ اسکے
واسطے روزہ وجاء ہے یعنی اسکی شہوت کا توڑ ہے عن عبد اللہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج وساق الحدیث ترجمہ اسکا
اور اوپر کی حدیث کا ایک ہی ہے اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بھی اوپر کی حدیث کی مانند بیان
کیا ہے عن علقمۃ قال کنت امشی مع عبد اللہ بمنی فلقیہ عثمان فقام معہ یحدثہ
فقال یا ابا عبد الرحمن الا ازوجک جاریۃ شابۃ فلعلہا ان تذکرک بعض ما مضی
منک فقال عبد اللہ اما لئن قلت ذاک لقد قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا
معشر الشباب من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج ترجمہ علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تھا میں منیٰ
میں عبد اللہ کے ساتھ وہاں ملاقات ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عبد اللہ ٹھہر گئے اون سے باتیں
کرنے لگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابا عبد الرحمن میں نکاح کرا دوں تیرا ایک جوان چھوکری سے
امید ہے کہ وہ یاد دلا دے تجھکو تیرے دن گذرے ہوئے یعنی جوانی کے مزے پھر اوٹھاوے عبد اللہ بولے آپ مجھکو
یہہ بات آج کہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو پہلے ہی یہہ بات یون فرمائی تھی اے جماعت جوانوں کی تم
میں سے جسکو طاقت ہے اسکو چاہیے نکاح کر لینا **باب النہی عن التبتل** مجرد رہنے
سے منع کرنے کے بیان میں عن سعد بن ابی وقاص قال لقد رد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی عثمان التبتل ولو اذن لہ لاختصینا ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
اجازت نہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو مجرد رہنے کی اگر اجازت دیتے اسکو تو
ہم خصی ہو جاتے ف یعنی خوب مجرد رہتے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرد رہنے سے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ قَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ طَوْلًا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ أَفَأَخْتَصِي فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَالَ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ أَوْ دَعْ ترجمہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں جوان آدمی ہوں یا رسول اللہ ڈرتا ہوں گناہ میں پڑ جانے سے اور مجھ میں اتنی وسعت اور فراخی نہیں کہ نکاح کر لوں کوئی عورت اجازت ہو تو خصی ہو جاؤں آپ نے کچھ التفات نہ فرمایا یہاں تک کہ تین بار کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوہریرہ قلم لکھ کر سوکھ گیا جو کچھ تیرے آگے آنیوالا ہے اب اس پر تو خصی ہو جا یا نہ ہو ف یعنی جو کچھ تیرے آگے آنیوالا ہے وہ لکھ چکی اور قلم خشک ہوا یعنی اب کچھ زیادہ کم نہ لکھا جاویگا پھر اگر تیری قسمت میں اولاد ہے تو ضرور ہوگی خصی ہونے سے کیا فائدہ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُلْتُ إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنِ التَّبَتُّلِ فَمَا تَرَيْنَ فِيْهِ قَالَتْ فَلَا تَفْعَلْ أَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً فَلَا تَبَتَّلْ ترجمہ سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب وہ گئے سب مسلمانوں کی ماں کے یہاں یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں چاہتا ہوں آپ سے ایک سوال کروں وہ یہ ہے کہ مجرد رہنا اور کبھی نکاح نہ کرنا آپکو کیسا نظر آتا ہے یعنی آپ اسکو بھلی بات سمجھتی ہیں یا کیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہرگز ایسا کام نہ کرنا کیا تو نے نہیں سنا جو اللہ عزوجل نے قرآن میں فرمایا ہے یعنی یہ آیت وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ الخ یعنی ہمیں نے بھیجے تجھ سے پہلے رسول جنکو دی تھیں ہم نے عورتیں اور اولاد یہ آیت پڑھکر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تو ہرگز تبتل نہ اختیار کرنا اے سعد عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَصُوْمُ فَلَا أُفْطِرُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُوْمُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں میں سے بعضی لوگ یوں کہنے لگے کہ ہم نکاح نہ کریں گے اور کچھ لوگ یوں کہنے لگے کہ ہم گوشت نہ کھاوینگے اور فرش پر نہ سووینگے اور کتنے یوں کہنے لگے کہ ہم

رہونگا کبھی افطار نکرینگے یعنی ہمیشہ روزے رکہینگے کوئی دن بے روزہ نرہینگے یہ خبر ہوئی رسول کو تو آپ نے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کر کر
فرمایا کیا حال ہے لوگون کا جو ایسی ایسی باتین کرتے ہین اور مین تو نماز بھی پڑھتا ہون اور سو بھی جاتا ہون اور روزہ
رکھتا اور افطار بھی کرتا ہون اور عورتون کو اپنے نکاح مین لاتا ہون اور پھر جو کوئی کراہت کرے میری چال سے وہ
شخص ہم مین سے نہین

بَابُ مَعُونَةِ اللّٰهِ النَّاكِحَ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ

باب اسبات کے بیان مین جو کوئی نکاح کرے گناہ سے بچنے کے لیے اوسکا اللہ تعالی مددگار ہے عَنْ
اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ
الَّذِي يُرِيدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصون کی مدد کرنا اللہ تعالی نے اپنی ذات مبارک
پر ضروری ایک حق ٹھیرایا ہے ایک تو مکاتب ہے وہ مکاتب جسکا ارادہ بدل کتابت ادا کرنیکا ہو دوسرا نکاح کرنیوالا اس ارادے
سے کہ گناہ سے بچے اور پاکدامن رہے اور تیسرا اللہ تعالی کی راہ مین جہاد کرنیوالا

بَابُ تَزْوِيجِ الْاَبْكَارِ

کنواری عورت کو نکاح مین لانیکے فائدے کا بیان عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا
تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکاح کیا مین نے پھر آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آپنے فرمایا کیا نکاح کیا ہے تو نے اے جابر مین نے کہا ہان آپنے کہا کنواری سے یا بیوہ سے مین نے کہا بیوہ سے آپنے فرمایا
کنواری کیون نکی کہ کھیلتا تو اوس سے اور وہ کھیلتی تجھسے عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ هَلْ اَصَبْتَ امْرَاَةً بَعْدِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِكْرًا اَمْ اَيِّمًا قُلْتُ
اَيِّمًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ملاقات ہوئی میری رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تم جورو والے ہوئے اے جابر ہمارے بعد کہا مینے جی ہان آپنے فرمایا کنواری کو کیا یا بیوہ کو جابر
بولے بیوہ کو کیا آپنے فرمایا کنواری کیون نکی جو کھیل کھلاتی تجھکو

بَابُ تَزْوِيجِ الْمَرْاَةِ مِثْلَهَا فِي السِّنِّ

عورت کا نکاح کرنا اوسکے ہم عمر سے چاہیے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ خَطَبَ اَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ
فَزَوَّجَهَا مِنْهُ ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین پیام دیا ابوبکر او
عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے آپنے فرمایا کہ وہ ابھی چھوٹی ہے پھر پیام
دیا حضرت علی رض نے آپنے اونکے ساتھ نکاح کر دیا فاطمہ رض کا ف اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹی فرمانے سے آپکی یہ
غرض تھی کہ اون دونون صاحبون کی عمر بہت بڑی تھی اور حضرت فاطمہ رض کی عمر اون سے کہین چھوٹی تھی

تَزْوِيجُ الْمَوْلَى الْعَرَبِيَّةَ بیان نکاح کرنی مولی کا آزاد عورت کے ساتھ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ
عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فِي اِمَارَةِ مَرْوَانَ بِنْتَ سَعِيدِ بْنِ
زَيْدٍ وَاُمُّهَا بِنْتُ قَيْسٍ اَلْبَتَّةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَاْمُرُهَا بِالْاِنْتِقَالِ مِنْ
بَيْتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَمِعَ مَرْوَانُ فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنَةِ سَعِيدٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَى مَسْكَنِهَا وَسَاَلَهَا
مَا حَمَلَهَا عَلَى الْاِنْتِقَالِ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَعْتَدَّ فِي مَسْكَنِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُخْبِرُهُ اَنَّ
خَالَتَهَا اَمَرَتْهَا بِذٰلِكَ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ فَلَمَّا اَمَّرَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ وَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ هِيَ
بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا وَاَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَاَرْسَلَتْ زَعَمَتْ اِلَى
الْحَارِثِ وَعَيَّاشٍ تَسْاَلُهُمَا الَّذِي اَمَرَ لَهَا بِهِ زَوْجُهَا فَقَالَا وَاللهِ مَا لَهَا عِنْدَنَا نَفَقَةٌ اِلَّا اَنْ تَكُونَ حَامِلًا
وَمَا لَهَا اَنْ تَكُونَ فِي مَسْكَنِنَا اِلَّا بِاِذْنِنَا فَزَعَمَتْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ
ذٰلِكَ لَهُ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَاطِمَةُ فَاَيْنَ اَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ انْتَقِلِي عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ الْاَعْمَى
الَّذِي سَمَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَاعْتَدَدْتُ عِنْدَهُ وَكَانَ رَجُلًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ
فَكُنْتُ اَضَعُ ثِيَابِي عِنْدَهُ حَتّٰى اَنْكَحَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَاَ
نْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا مَرْوَانُ وَقَالَ لَمْ اَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ اَحَدٍ قَبْلَكِ وَسَاٰخُذُ بِالْقَضِيَّةِ الَّتِي
وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا مُخْتَصَرٌ ترجمہ عبید اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن عثمان نے طلاق
دی سعید بن زید کی لڑکی کو اور حالانکہ عبد اللہ جوان آدمی تھا اور اون دنوں حکومت مروان کی تھی اور طلاق
البتہ یعنی ایسی طلاق جسمین عورت کا کچھ علاقہ باقی نرہے اوسکو دی تھی پھر اس عورت کی خالہ نے جسکا نام فاطمہ تھا اوسکو
کہلا بھیجا کہ تو عبد اللہ بن عمرو کے گھر مین سے (یعنی جسکے بعد رجعت نہ ہو سکے) کنارہ ہو اسنے چلی جا پھر سنی یہہ بات مروان نے اور حکم کیا اوسکو کہ پھر وہین
جا کر رہے جہانسے نکل کر آئی ہے اور اوسکا سبب پوچھا کہ وہان سے کاہے کو نکل کر آئی اور عدت اپنی گھر کیون
نہ پوری کی اوس عورت نے مروان کو کہلا بھیجا کہ مین اپنی خالہ کے کہنے سے نکل کر آئی تھی پھر اوسکی خالہ قیس کی بیٹی فاطمہ
نامی نے یون بیان کیا کہ مین ابی عمرو بن حفص کے نکاح مین تھی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی
بن ابیطالب کو یمن کا امیر کر کر روانہ کیا میرا خاوند بھی اونکے ساتھ گیا پھر جو طلاق کہ باقی رہی تھی وہان جا کر مجھکو
کہلا بھیجی (یعنی تین طلاقوں میں سے) اور مجھکو نفقہ دینے کے لیے حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ سے کہدیا مین نے ان دونون کو کہلوا
بھیجا کہ میرے خاوند نے میرے لیے کیا حکم کیا ہے اونہون نے کہا کہ اوسکو نفقہ یعنی خرچ نہ ملیگا ہان اگر حاملہ ہوگی تو
اوسکو خرچ دینگے ورنہ یہہ بھی کہا کہ اوسکو ہمارے گھر مین رہنا بھی ہمارے اجازت کے درست نہیں پھر فاطمہ کہنے لگی

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئی اور یہہ ماجرا ذکر کیا آپنے فرمایا کہ وہ دونون سچ کہتے ہین پہر مین نے
کہا یا رسول اللہ مین کہان چلی جاؤن آپنے فرمایا کہ تو ابن ام مکتوم اندہے کے یہان جسکا ذکر اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین
کیا ہے جا کر رہ پہر مین نے عدت پوری کی اونکے نزدیک اور مین اپنے کپڑے اوتار دیتی تہی اونکے یہان پہر انکے حضرت
سعدہ پہنچی پہر نکاح کرا دیا اوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتھ جو مولی کے بیٹے تہے اور
کیا مروان نے اس بات کو اور کہا کہ مینے پہلے یہہ حدیث کسی سے نہین سنی اور ہم عمل کرینگے اوسی طریق پر جس پر لوگون کو
عمل کرتے دیکہا (یہہ روایت مختصر ہے) ف کیونکہ جس طلاق مین رجوع کی صورت باقی نرہے اسمین نفقہ وغیرہ کا
کچہ دینا نہین پڑتا اور اس مسئلہ مین اختلاف بہی ہی اور یہان اس حدیث سے غرض یہہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس کو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتھ نکاح کر دیا حالانکہ اسامہ بن زید آزاد کیے ہوئے غلام کے بیٹے تہے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدًا ابْنَةَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ ابْنَهُ فَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ مُخْتَصَرٌ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو حذیفہ ربیعہ عتبہ کے بیٹے نے متبنی کیا سالم کو جو غلام آزاد تہا کسی
انصاری عورت کا اور ابو حذیفہ وہ شخص ہے جو حاضر تہا بدر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہر ابو حذیفہ نے
اوس سالم کا نکاح کر دیا اپنی بہتیجی ہند نامی ولید بن عتبہ کی بیٹی سے اور اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو
بیٹا بنایا تہا اور جاہلیت کے زمانے مین دستور تہا کہ متبنی کرنے والے کو اوس لڑکیکا باپ کہا کرتے تہے اور وہ لڑکا
وارث ہوا کرتا تہا اوسکی میراث کا یون ہی دستور رہا مدت تک پہر اوتاری یہہ آیت اللہ عزت اور بزرگی والے نے

ابا ہین ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ
یعنی پکارو لے پالکونکو اونکے باپ کا کر یہی پورا انصاف ہے اللہ کے ہان پہر اگر نہ جانتے ہو اونکے باپ کو تو تمہارے
بہائی ہین دین مین اور رفیق ہین الغرض جنکا باپ معلوم نہو تو وہ دین کے بہائی اور رفیق ہین ف یہان اس
حدیث سے غرض یہہ ہے کہ سالم کا نکاح عرب کی لڑکی سے ہوا اور حالانکہ سالم عرب کے شریفون مین سے نہین تہے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ
مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

كما تبنى رسول الله صلى الله عليه وسلم زيدا بن حارثة وانكح ابو حذيفة بن عتبة سالما بنت
اخيه هندا ابنة الوليد بن عتبة بن ربيعة وكانت هند بنت الوليد بن عتبة من المهاجرات
الاول وهي يومئذ من افضل ايامى قريش فلما انزل الله عز وجل في زيد بن حارثة ادعوهم
لآبائهم هو اقسط عند الله رد كل احد ينتمي من اولئك الى ابيه فان لم يكن يعلم ابوه
رد الى مواليه ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابو حذیفہ بن عتبہ وہ شخص ہے جو حاضر تہا بدر مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوس نے لیپالک کیا تہا سالم کو جو مولی تہا ایک انصار عورت کا جیسا کہ لیپالک کیا
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور ابو حذیفہ نے سالم کا نکاح کر دیا تہا اپنی بہتیجی ہند نامی ولید کی
بیٹی سے اور ہند وہ عورت تہی جس نے اول زمانے مین ہجرت کی تہی اور اوس وقت مین وہ بیواؤن قریشون
سے افضل تہی پہر جب اوتاری اللہ تعالی نے یہہ آیت زید بن حارثہ کے مقدمہ مین ادعوهم لآبائهم هو اقسط
عند الله یعنی پکارو لیپالکون کو اونکے باپ کا کر یہی پورا انصاف ہے اللہ کے ہان پہر ہر ایک سے پالک کو نسبت کرنے
لگے اونکے باپون کی طرف اور اگر معلوم نہوتا کسی کا باپ تو اونکو لگاتے اونکے مولاؤن کی طرف الحسب

حسب کا بیان عن ابی بریدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احساب اهل الدنيا
الذين يذهبون اليه المال ترجمہ ابو بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دنیا دارون کا حسب جسکی طرف دوڑتے ہین مال ہے (یعنی مالداری اور تونگری کو حسب سمجہتے ہین حالانکہ حسب اون عمدہ
عادات اور اخلاق کو کہتے ہین جو نسبت در نسبت چلے آتے ہون اگرچہ روپیہ پیسہ نہو) على ما تنكح المرأة

عورت مین کیا بات دیکہکر نکاح کیا جاوے عن جابر انه تزوج امرأة على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم فلقيه النبي صلى الله عليه وسلم فقال اتزوجت يا جابر قال قلت نعم قال بكر ام ثيبا قال
قلت بل ثيبا قال فهلا بكرا تلاعبك قلت يا رسول الله كن لي اخوات فخشيت ان تدخل بيني
وبينهن قال فذاك اذن ان المرأة تنكح على دينها ومالها وجمالها فعليك بذات الدين
تربت يداك ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکاح کیا ایک عورت کو اونہون نے زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے نکاح کرنیکے بعد ملاقات ہوئی اونکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر پوچہا آپنے کیا نکاح کیا ہے تو نے اے جابر مین نے
کہا جی ہان آپنے فرمایا کنواری یا بیاہی ہوئی وہ کہتے ہین کہ مین نے کہا بیاہی ہوئی یعنی ایک دفعہ اوسکا نکاح
ہو چکا ہے آپنے فرمایا کیون کنواری سے کاہے کو نکیا جو تیرا دل بہلاتی مینے کہا یا رسول اللہ مجکو بہنین ہین ڈرا
مین ایسی عورت کے لانیسے اونکو پاس آپنے فرمایا اگر ایسی بات ہے تو اچہا کیا تو نے اور فرمایا آپنے کہ عورت سے نکاح
کرتے ہین دینداری پر یا دہنکی یا مالداری پر یا خوبصورتی پر اور تجہکو دین والی کا اختیار کرنا لازم ہے تیرے ہاتہ ہون

سنی پڑہی ف اس لفظ سے بد دعا دینا مقصود نہین بلکہ یہ ایک لفظ بول چال مین مستعمل ہے اور بد دعا بہی ہو سکتی ہے اسطرح کہ اگر تو اسکے خلاف کرے گا تو تیرا کام ناکارہ اور بیفائدہ ہوگا

كَرَاهِيَةُ تَزْوِيجِ الْعَقِيمِ بانجہ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْصِبٍ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَنَهَاهُ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ ترجمہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ ملی ہے مجھکو ایک عورت شریف اور مرتبہ والی لیکن اسکو اولاد نہین ہوتی کیا مین نکاح کرلون اوسکے ساتھ آپنے منع کیا اوسکو پھر دوبارہ آیا پھر منع کیا اوسکو پھر تیسرے بار آیا پھر منع کیا اوسکو اور آپنے کہ تم نکاح کرو ایسی عورت سے جسکو اولاد ہووے اور مرد کی دوست عاشق کی مانند کیونکہ مین امت کو بڑہاؤن گا تم سے

تَزْوِيجُ الزَّانِيَةِ کنجنی کا نکاح مین لانا کیسا ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكَانَ رَجُلًا شَدِيدًا وَكَانَ يَحْمِلُ الْأُسَارَى مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَدَعَوْتُ رَجُلًا لِأَحْمِلَهُ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ فَخَرَجَتْ فَرَأَتْ سَوَادِي فِي ظِلِّ الْحَائِطِ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا مَرْثَدٌ مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا مَرْثَدُ انْطَلِقْ اللَّيْلَةَ فَبِتْ عِنْدَنَا فِي الرَّحْلِ قُلْتُ يَا عَنَاقُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الزِّنَا قَالَتْ يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هَذَا الدُّلْدُلُ الَّذِي يَحْمِلُ أُسَرَاءَكُمْ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَطَلَبَنِي ثَمَانِيَةٌ فَجَاءُوا حَتَّى قَامُوا عَلَى رَأْسِي فَبَالُوا فَصَارَ بَوْلُهُمْ عَلَيَّ وَأَعْمَاهُمُ اللهُ عَنِّي فَجِئْتُ إِلَى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ بِهِ إِلَى الْأَرَاكِ فَكَكْتُ عَنْهُ كَبْلَهُ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْكِحُ عَنَاقَ فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتْ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحْهَا ترجمہ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ دادا سے روایت کرتے ہین کہ مرثد بن ابی مرثد غنوی تہا ایک سخت آدمی زور آور اور مکے سے قیدیون کو سوار کراکر مدینہ کی طرف لایا کرتا تہا کہا مرثد نے بلایا مین نے ایک آدمی کو اسلیے کہ سواری پر بٹھا لون اوسکو اور مکے مین ایک کنجنی عناق نامی اسکی آشنا تہی مرثد کہتا ہے جب مین نکلا تو دیوار کے سایہ مین ایک سیاہی نظر پڑی یعنی آدمی کے پرچہائین وہ بولی کون ہے یہہ مرثد ہے شاباش جم جم آوے تو اے مرثد چلو آج رات کو ڈیرے مین ہمارے ساتھہ سو جاؤ مرثد کہتے ہین مین نے کہا اے عناق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا کو حرام فرمایا ہے وہ بولی اے خیمے والو یہہ دلدل جانور ہے دلدل ایک پرندہ ہے جو رات کو نکلتا ہے اپنا مونہہ چہپائے ہوئے

اوٹہا لے جاویگا تمہارے قیدیون کو مکّے سے مدینہ تک یہہ سنکر مین خندمہ (ایک پہاڑ ہے) کی طرف چلا مرثد کہتے مین
ہمکو آٹہہ آدمی ڈہونڈہتے ہوئے آئے اور میرے سر پر آکر کہڑے ہوگئے پہر موتا اونہون نے اونکا موت میرے
پر پڑا لیکن اندہا کردیا اللہ تعالی نے اونکو پہر آیا مین اپنے ساتہی کے پاس اور سوار کرلیا اوسکو جب آگیا مین
اراک تک (نام ہے ایک موضع کا) کہول دی مین نے قید اوسکی پہر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
پوچہا مین نے کہ یا رسول اللہ مین عناق سے نکاح کرلون آپنے سیدہی بات کا کچہہ جواب نہ دیا پہر اوتری یہہ آیت
اَلزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ یعنی اور بدکار عورت کو بیاہ نہین لیتا مگر مرد بدکار یا شرک
کرنیوالا مرثد کہتے ہین کہ بلایا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پڑہی یہہ آیت میرے سامنے اور کہا مت نکاح کر
اوس سے ف مرد اگر بدکار ہو تو عورت پارسا نہ بیاہ لاوے اور اگر نیک ہو تو عورت بدکار نہ لاوے دو سبب سے
ایک یہہ کہ اوسکا کفو نہین اوسکو عار ہے دوسری یہہ کہ ایک سے دوسرے کو علت لگ جاوے (موضح القرآن)
بعضون نے کہا یہہ حکم ابتداے اسلام مین تہا اوس وقت بدکار عورتون سے نکاح حرام ہوگیا تہا بعد اوسکے درست
ہوگیا اس آیت سے وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ اب یعنی اگر توبہ کرے تو اوس سے نکاح درست ہے عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِنْدِي امْرَأَةً مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ
إِلَيَّ وَهِيَ لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ لَا أَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے آیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا میری ایک عورت ہے اور وہ مجہکو سب لوگون سے
زیادہ پیاری ہے اور اوسمین یہہ عیب ہے کہ اگر کوئی اوسکو ہاتہہ لگاتا ہے تو منع نہین کرتی یعنی زنا پر راضی ہوجاتی
ہے آپنے فرمایا کہ تو اوسکو طلاق دیدے کہنے لگا مین اوسکے بغیر صبر نہین کرسکتا آپنے فرمایا اپنا کام نکال اوس سے

كَرَاهِيَةُ تَزْوِيجِ الزُّنَاةِ

مکروہ ہی نکاح کرنا زناکار عورتون سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعَةٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا
فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نکاح کی جاتی ہین عورتین چار چیزون سے مال کے سبب سے اور شرافت خاندانی کے سبب سے اور خوبصورتی
کے سبب سے اور دین کے باعث سے تو اپنا کام نکال دیندار سے تیری ہاتہہ مٹی مین ملین ف یعنی ان سب
چیزون مین دینداری بڑہکر ہے تو اوسی کو اختیار کر مال و دولت شرافت خوبصورتی بیدینی کے ساتہہ مزہ نہین
دیتی انجام مین مصیبت اور تکلیف ہوتی ہے اور دیندار سے ہمیشہ آرام رہتا ہے

أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ

سب عورتون مین اچہی کون سی عورت ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النِّسَاءِ
خَيْرٌ قَالَ الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ ترجمہ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتون مین کون سی عورت اچھی ہوتی ہے رسول اللہ نے فرمایا جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب وہ دیکھے اوسکی طرف اور جب وہ حکم کرے تو بجالاوے اور مخالفت نہ رکھے اوس سے اپنے جی مین اور اپنے مال مین جو خاوند کو برا لگے۔

المرأة الصالحة نیک عورت کا ملنا کیا خوبی رکھتا ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الدنیا کلها متاع وخیر متاع الدنیا المرأة الصالحة **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ساری پونجی اور فائدہ ہے لیکن اوسمین سب سے بڑھکر فائدے اور مالیت کی چیز عورت نیکبخت ہے یعنی جسکو عورت نیکبخت خوش اخلاق ملے اوسکو سب سے بڑھکر دنیا مین دولت ملے **المرأة الغیری** جس عورت مین غیرت (رشک) بہت ہو **عن** انس قالوا یا رسول اللہ الا تتزوج من نساء الانصار قال ان فیهم لغیرة شدیدة **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہم لوگ انصاری عورتون سے نکاح کر لیا کرین یعنی مدینے والی عورتون سے کئے وہ لوگ نکاح کرنا یا مین ترک کر دیا کرین اور آپ نے فرمایا انصار کی عورتون مین غیرت بہت ہے **اباحة النظر قبل التزویج** نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کے جواز کا بیان **عن** ابی ہریرة قال خطب رجل امرأة من الانصار فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل نظرت الیها قال لا فامره ان ینظر الیها **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیغام بھیجا ایک آدمی نے مدینے والون کو یہان فرمایا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے اوسکو دیکھ بھی لیا ہے یا نہین اوس نے کہا نہین تب فرمایا اوس عورت کو دیکھ لے یعنی بغیر دیکھے نکاح کرنا اچھا نہین **عن** المغیرة بن شعبة قال خطبت امرأة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انظرت الیها قلت لا قال فانظر الیها فانه اجدر ان یؤدم بینکما **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیام کیا مین نے نکاح کا ایک عورت کے ساتھ زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپنے فرمایا تو نے دیکھ بھی لیا ہے اوسکو مین نے کہا نہین فرمایا کہ دیکھ لے اوسکو اس سے الفت زیادہ ہوگی تم دونون مین **التزوج فی شوال** عید کے مہینے مین نکاح کرنیکا بیان **عن** عائشة قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شوال وادخلت علیه فی شوال وکانت عائشة تحب ان تدخل نساءها فی شوال فای نسائه کانت احظی عنده منی **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے عید کے مہینے مین اور گئی مین اونکے نزدیک عید کے مہینے مین اور معیوب جانتی تہین بی بی عائشہ رض
لوگون کے ملنے کے واسطے یہی بات یعنی عید کے مہینے مین لوگون کو اپنی عورتون کے نزدیک جانا چاہیے کیونکہ میرے سے
بڑہکر کوئی عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مشرف اور زیادہ فائدہ لینے والی نہ تہی

الخطبۃ فی النکاح نکاح کے واسطے پیام کرنے کا بیان

عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ قَالَتْ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ كُنْتُ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْطَلِقِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَأُمُّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ قُلْتُ سَأَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِي فَإِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ مِنْكِ خِمَارُكِ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ

ترجمہ عامر بن شراحیل فاطمہ قیس کی بیٹی سے سنکر روایت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ تہی فاطمہ بنت قیس اون عورتون مین کی جنہون نے پہلی ہجرت کی تہی فاطمہ اپنا حال عامر بن شراحیل سے بیان کرتی ہے اور کہتی ہے کہ پیام بہیجا مجہکو عبدالرحمن بن عوف نے کئی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور پیغام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اسامہ بن زید کے جو مولا تہے آپکے اور فاطمہ کہتی ہین مین نے سنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا جو کوئی مجہسے محبت رکہتا ہو اوسکو چاہیے اسامہ سے محبت رکہے فاطمہ کہتی ہین جب گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بیچ مین نے کہا مین آپکے ہاتہ مین ہون یعنے آپکے اختیار مین ہون جس سے آپ چاہین اوس سے میرا نکاح کر دیجیے پہر فرمایا ام شریک کے نزدیک جا اور ام شریک ایک امیر عورت ہے انصار کے لوگون مین یعنی مدینے والون مین اور بہت کچہ خرچتی ہے اللہ عزت اور بزرگی والے کی راہ مین اور اوترتے ہین اسکے ہان مہمان فاطمہ قیس کی بیٹی نے کہا ایسا ہی کرتی ہون یعنی ام شریک کے یہان جاکر رہتی ہون آپنے فرمایا ایسا نکر کیونکہ ام شریک کے مکان مین مہمانون کی کثرت ہے شاید تیری اوڑہنی سرک جاوے یا تیری پنڈلیون پر سے کپڑا ہٹ جاوے پہر تجہے لوگ ننگی کہلی دیکہین گے تو تجہکو برا معلوم ہوگا اپنے چچازاد بہائی عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس جانا مناسب ہے اور وہ آدمی ہے فہر کے قبیلے سے (فہر نام ہے قبیلے کا) فاطمہ کہتی ہین کہ مین چلی گئی اونکے پاس اور اس حدیث مین مختصر کرکے بیان کیا ہے یعنی فاطمہ نے اپنے رہنے کا حال اس

حدیث میں نہیں بیان کیا اور دوسری حدیث میں بیان کیا ہے **اَلنَّهْیُ اَنْ یَّخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ** پیام پر پیام بھیجنے کے منع ہونیکا بیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ بَعْضٍ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا کرو دوسرے کے پیغام پر **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَکْتَفِیَ مَا فِیْ اِنَائِهَا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بڑھایا کرو مول ہوکہ دینے کو خریدار کے اور نہ بیچے مقیم مسافر کا مال اور نہ بیچے کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کی بکری پر اور نہ پیام بھیجے اپنے بھائی مسلمان کے پیام پر اور طلاق نہ دلوا دے کوئی عورت اپنی بہن مسلمان کو یعنی اپنی سوکن کے لیے طلاق کی درخواست نہ کرے تاکہ اونڈہا وے جو چیز اوسکے برتن میں ہے **ف** جو چیز اوسکے برتن میں ہے یعنی جو کچھ اوسکی حصے میں ہے غرض یہ ہے کہ ایک عورت مسلمان ہوکر دوسری عورت مسلمان کے لیے ایسا خیال نہ کرے کہ اگر اسکو طلاق ہوجاویگی تو میں خاوند کے ساتھ آرام چین سے ہونگی اور اس سوکن کا جو حصہ تہا وہ بھی مجھکو ملیگا کیونکہ ہر کسیکا حصہ اوسکے ساتھ ہے اور ایک کا حصہ دوسرے کو نہیں ملسکتا پھر ناحق اسکے لیے طلاق کی درخواست سے کیا فائدہ ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام نہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَنْکِحَ اَوْ یَتْرُکَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر یہانتک کہ نکاح کر لیوے وہ یا چھوڑ دیوے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ **ترجمہ** کئی بار ہوچکا ہے **خِطْبَةُ الرَّجُلِ اِذَا تَرَکَ الْخَاطِبُ اَوْ اَذِنَ لَهٗ** نکاح کا پیغام دینا چاہیے اجازت سے اول پیغام کرنیوالے کے یا اوسکے چھوڑ دینے کے پیچھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعَ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَلَا یَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ الرَّجُلِ حَتّٰی یَتْرُکَ الْخَاطِبُ اَوْ یَاْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچا کرے تم میں سے کوئی دوسرے کی چیز بکنے کے وقت یعنی ایک کے خریدار کو اپنی والا بیوپاری نہ بلایا کرے تاکہ خلل نہ پڑے اوسکی بیوپار میں اور نکاح کا پیغام نہ کرے دوسرے آدمی کے پیغام پر

جبتک کہ وہ چھوڑ نہ دے یا اجازت نہ دے اوسکو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّهُمَا سَأَلَا
فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ عَنْ أَمْرِهَا فَقَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثَةً فَكَانَ يَرْزُقُنِي طَعَامًا فِيهِ شَيْءٌ فَقَالَتْ
وَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَتْ لِيَ النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لَأَطْلُبَنَّهَا وَلَا أَقْبَلُ هٰذَا فَقَالَ الْوَكِيلُ لَيْسَ لَكِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ
قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ
فَاعْتَدِّي عِنْدَ فُلَانَةَ قَالَتْ وَكَانَ يَأْتِيهَا أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ
أَعْمٰى فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي فَلَمَّا حَلَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَطَبَكِ
فَقُلْتُ مُعَاوِيَةُ وَرَجُلٌ آخَرُ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَإِنَّهُ
غُلَامٌ مِنْ غِلْمَانِ قُرَيْشٍ لَا شَيْءَ لَهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَإِنَّهُ صَاحِبُ شَرٍّ لَا خَيْرَ فِيهِ وَلٰكِنِ انْكِحِي أُسَامَةَ
فَكَرِهْتُ فَقَالَ لَهَا ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَكَحَتْهُ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور عبدالرحمن بن ثوبان دونوں سے روایت ہے پوچھا ان دونوں نے فاطمہ بنت قیس سے اوسکا حال پھر بیان کرنی لگی فاطمہ اپنا حال اور بیچ اور کہنے لگی کہ میرے خاوند نے مجھکو تین طلاق دے دیے تھے اور کھانیکو دیا مجھکو کچھ اناج جو اچھا نہ تھا یعنی جو یا اناج جیسے جو وغیرہ فاطمہ کہتی ہین مینے کہا اپنے خاوند کے وکیل سے اگر مجھکو کھانا اور ٹھکانا دینا اوسپر پہنچتا ہوگا تو لینا مین لے لونگی اوس سے یہہ دونوں اور مین نہین لیتی یہہ اناج پھر میرے خاوند کے وکیل نے جواب دیا تجھے نہ کھانا دینا چاہیے اور نہ ٹھکانا فاطمہ کہتی ہین مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس یہہ ذکر کیا پھر آپنے اوسیطرح فرمایا یعنی کھانا اور ٹھکانا تجھکو تیرے خاوند کی طرف سے نہین پہنچتا چل جا تو اپنی عدت کے دن پورے کر فلانی عورت کے یہان فاطمہ کہتی ہین مین نے کہا اوسکے یہان آپکے آدمی آیا جایا کرتے ہین آپنے فرمایا ابن ام مکتوم کے یہان اپنی عدت کے دن گذار لے کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے پھر آپنے فرمایا جب تیری عدت کے دن پورے ہوجاوین مجھسے اجازت لینا فاطمہ کہتی ہین جب دن عدت کے پورے ہوچکے آپنے فرمایا کسکا پیغام آیا تیرے پاس مین نے عرض کیا کہ معاویہ رض اور ایک اور دوسرے شخص قریشی کا آپنے فرمایا معاویہ تو ایک لڑکا ہے قریشی لڑکون مین کا اور اوسکے پاس کچھ بھی چیز نہین ورنہ کا دوسرا آدمی وہ تو ایسا شریر ہے کہ جسکے پاس بھلائی کا نام بھی نہین تو اسامہ سے نکاح کرلے فاطمہ کہتی ہین میرا جی گھبرایا (نفرت کیا) اسامہ کے نام سے آپنے تین بار یہی فرمایا وہ کہتی ہین پھر نکاح کرلیا مینے اسامہ سے

بَابُ إِذَا اسْتَشَارَتِ الْمَرْأَةُ رَجُلًا فِيمَنْ يَخْطُبُهَا هَلْ يُخْبِرُهَا بِمَا يَعْلَمُ

باب یہ اسبات کے بیان مین جب پوچھے کوئی عورت پیغام بھیجنے والیکا حال تو بیان کردینا چاہیے جو کچھ کہ معلوم ہو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ
حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا

مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا
أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي وَاعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ
فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ
بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ
عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ وَلَكِنِ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ
ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ ترجمہ ابو سلمہ بن

عبدالرحمان سے روایت ہے فاطمہ بنت قیس کو ابوعمرو بن حفص نے طلاق دیا (یعنی تین طلاق دی) اور وہ اوسکو بالکل بے تعلق کر دیا اور غیر جگہ
تھیں سو اوسکا وکیل اونکی طرف سے کچھ جو بھیجے فاطمہ کو فاطمہ غصہ ہوئی اون جو اون کے بھیجنے پر
پھر ابو عمرو کے وکیل نے کہا خدا کی قسم تیرا ہم پر کچھ حق نہیں پھر آئی فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر
کیا یہ ماجرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو آپ نے بھی فرمایا تجھکو خرچ نہ ملیگا پھر فاطمہ کو حکم کیا اپنی عدت کے دن
گذار ام شریک کے ہاں پھر اوسکے یون فرمایا ام شریک کو تو ہمارے اصحاب گھیرے رہتے ہیں بہتر اوسکے یہاں جانا ایا کر
ہیں تو عبداللہ بن ام مکتوم کے یہاں اپنی عدت کے دن پورے کر کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے تو اپنے کپڑے اوتارے گی
تو بھی کچھ ڈر نہیں اور جب تیری عدت پوری ہو جاوے تب مجھسے اذن لیجیو فاطمہ کہتی ہیں جب حلال ہو مجھکو
عدت سے نکلنا یعنی پوری ہوگی عدت اور جائز ہوا نکاح کر لینا دوسرے سے تو میں نے معاویہ اور ابوجہم کے پیغام
دینے کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپنے فرمایا ابوجہم کے کندھے سے لٹھ نہیں اوترتا اور معاویہ مفلس
ہے اوسکے پاس ایک درم بھی نہیں تو نکاح کر لے اسامہ سے فاطمہ کہتی ہیں میں گھنیائی اسامہ سے پھر فرمایا آپنے تو
اسامہ کو کر لے پھر کر لیا میں نے اسامہ کو اور اللہ تعالیٰ نے بہلائی اور برکت دی اوسکے نکاح میں اور رشک
کیا لوگون نے مجھپر **اِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي الْمَرْأَةِ هَلْ يُخْبِرُهُ بِمَا
يَعْلَمُ** سبب پوچھے کوئی آدمی کسی شخص سے ایک عورت کا حال جسے نکاح کرنا منظور ہے تو کہدیوے وہ
شخص جسے دریافت کیا جاتا ہے جو کچھ جانتا ہو **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا
نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی انصاری
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا کہ میں عورت کرنا چاہتا ہوں آپنے فرمایا تونے دیکھ لیا ہے اوس عورت کو
کیونکہ انصاری لوگون کی آنکھون میں کچھ نقص ہوتا ہے **ف** آپنے دونون پر عورتون کو بیان کیا از قصد
کسی عورت کو دیکھ لیا ہوگا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ

صلی اللہ علیہ وسلم انظر الیہا فان فی اعین الانصار شیئا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے
ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا آپ نے فرمایا دیکھ لے اوسکو اسلیے کہ انصار کی آنکھون مین کچھہ نقص ہوتا ہے **باب**

عرض الرجل ابنتہ علی من یرضی باب اسبات کے بیان مین پیش کرے لڑکے والا لڑکی کو
اوسکے روبرو جس سے لڑکے والا خوش ہو عن عمر قال تایمت حفصۃ بنت عمر من خنیس یعنی ابن
حذافۃ وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممن شہد بدرا فتوفی بالمدینۃ فلقیت
عثمان بن عفان فعرضت علیہ حفصۃ فقلت ان شئت انکحتک حفصۃ فقال سانظر ذلک فلبثت
لیالی فلقیتہ فقال ما ارید ان اتزوج یومی ہذا فقال عمر فلقیت ابا بکر الصدیق رضی اللہ
عنہما فقلت ان شئت انکحتک حفصۃ فلم یرجع الی فکنت علیہ اوجد منی علی عثمان
رضی اللہ عنہ فلبثت لیالی فخطبہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانکحتہا ایاہ فلقینی
ابو بکر فقال لعلک وجدت علی حین عرضت علی حفصۃ فلم ارجع الیک شیئا قلت نعم قال
فانہ لم یمنعنی حین عرضت علی ان ارجع الیک شیئا الا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یذکرہا ولم اکن لافشی سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو ترکہا نکحتہا

ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیوہ ہوئے حفصہ آپکی بیٹی تہی انکا خاوند حفصہؓ کا خنیس جنکا نام ابن
حذافہ تہا اور ابن حذافہ صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون اصحابیون مین کے جو بدر مین حاضر تہے وہ
مرگئے مدینہ طیبہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین ملا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور پیش کیا حفصہؓ کو اونکے
سامنے اور کہا مین نے اگر تم چاہتے ہو تو نکاح کر دیتا ہون مین تمہارا حفصہؓ کے ساتہ حضرت عثمانؓ کہنے لگے مین فکر
کرونگا اس بات مین حضرت عمرؓ فرماتے ہین مین ٹہیر رہا کئی راتین پہر جواب دیا حضرت عثمانؓ نے مین ان دنون
نکاح کرنا نہین چاہتا پہر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہر ملا مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہر کہا مین نے اونکو اگر
تم چاہتے ہو تو حفصہ کا نکاح تمہارے ساتہ کر دیتا ہون پہر کچھہ نہ کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین مجہے رنج ہوا انکے جواب نہ دینے پر عثمان رضی اللہ عنہ کی بات سے بہی زیادہ پہر مین کئی راتین ٹہیر رہا آخر
پیغام کیا اوسکے لیے مجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے نکاح کر دیا اوسکا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر
ملاقات کی میرے سے ابوبکرؓ نے اور کہنے لگے شاید تجہکو رنج ہوا ہوگا میرے چپ رہنے سے جب تونے حفصہ رضی اللہ عنہا
کو میرے سامنے کیا تہا حضرت عمرؓ نے کہا ہان حضرت ابوبکرؓ فرمانے لگے جب تونے میرے سامنے کیا اور مین نے
کچھہ جواب نہ دیا اوسکی وجہ یہہ تہی حضرت کو مین نے حفصہؓ کا ذکر کرتے ہوئے سنا تہا اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا راز فاش کرنا مناسب نجانا اور خیال کر لیا اگر آپ اوسکو نہ کرینگے تو مین نکاح کر لونگا **باب**

عرض المرأة نفسها على من ترضى باب ہے اس بیان میں عورت جس شخص سے راضی ہو اوس
آدمی سے خود نکاح کرنیکی درخواست کرسکتی ہے **عن** ثابت البنانی یقول کنت عند انس بن مالک وعندہ
ابنة له فقال جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فعرضت عليه نفسها فقالت يا رسول
الله ألك في حاجة **ترجمہ** ثابت بنانی سے روایت ہے میں بیٹھا تھا نزدیک انس بن مالک رض کی اور اونکی
اونکی لڑکی بھی موجود تھی انس رض فرمانے لگے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خود سامنے آکر
کہنے لگی یا رسول اللہ آپکو میری کچھ حاجت ہے یعنی آپکو اگر عورت کی خواہش ہو تو مجھ سے نکاح کر لو **عن** انس ان
امرأة عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه وسلم فضحكت ابنة انس فقالت ما كان أقل
حياءها فقال انس هي خير منك عرضت نفسها على النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے خود پیش کیا اپنے آپکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یعنی نکاح کی درخواست کی
جیسا کہ اوپر بیان ہوا یہ سنکر ہنسی انس رض کی بیٹی اور کہنے لگی کیا بے شرم تھی یہ عورت انس رض نے کہا تجھ سے بہتر تھی
یہہ عورت کیونکہ پیش کیا تھا اوس نے اپنے تئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے **صلوة المرأة
اذا خطبت واستخارتها ربها** جب پیغام لگے کسی عورت کو نکاح کا تو نماز پڑھے اور استخارہ کرے اپنے
رب سے **عن** انس قال لما انقضت عدة زينب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لزيد
اذكرها علي قال زيد فانطلقت فقلت يا زينب ابشري ارسلني رسول الله صلى الله عليه
وسلم يذكرك فقالت ما انا بصانعة شيئا حتى استأمر ربي فقامت الى مسجدها ونزل
القرآن وجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل بغير اذن **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے جب پوری ہوگئی عدت زینب کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو جا کر زینب کے پاس میرا ذکر کر زید رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں میں نے جا کر کہا زینب سے خوشی کر لو اے زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے مجھکو تیرے
پاس آپ ذکر کرتے ہیں تیرا زینب بولی میں ابھی کچھ نکروں گی یہانتک کہ میں حکم لے لوں اپنے رب کا یہہ کہکر کھڑی
ہوئی اپنی مسجد میں اور اوترا قرآن پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بے اجازت چلے آئے گھر میں اسلئے
کہ قرآن میں اللہ نے یون اوتارا ہے کہ تیرا نکاح کر دیا زینب سے پھر جب نکاح ہوگیا تو آنے میں اجازت
کیا ضرور تھا **عن** انس بن مالك يقول كانت زينب بنت جحش تفخر على نساء النبي صلى الله
عليه وسلم تقول ان الله عز وجل انكحني من السماء وفيها نزلت آية الحجاب **ترجمہ** انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فخر کرتی تھیں زینب جحش کی بیٹی سب عورتوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہتی تھیں
میرا نکاح اللہ بزرگی اور عزت والے نے آسمان پر کیا اور زینب کے مقدمہ میں اوتری پردے کی آیت

كيف الاستخارة استخارہ کیسی کرتی ہیں عن جابر بن عبد الله قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الأمور كلها كما يعلمنا السورة من القرآن يقول
إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم يقول اللهم إني أستخيرك
بعلمك وأستعينك بقدرتك وأسألك من فضلك العظيم فإنك تقدر ولا أقدر وتعلم
ولا أعلم وأنت علام الغيوب اللهم إن كنت تعلم أن هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي
وعاقبة أمري أو قال في عاجل أمري وآجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه و
إن كنت تعلم أن هذا الأمر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال في عاجل
أمري وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان ثم أرضني به قال
ويسمي حاجته ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھاتے تھے استخارہ
ہر کام کے لیے جیسے سکھایا کرتے تھے سورہ قرآن کی یعنی جیسا اہتمام قرآن کے سکھانے مین کرتے تھے ویسا ہی
استخارہ کے سکھانے مین بھی کوشش کرتے تھے اور یون فرماتے تھے جب کسیکو کوئی کام آپڑے تو اول دو رکعت نفل
پڑھے پھر یہ دعا کرے اللهم إني أستخيرك بعلمك وأستعينك بقدرتك وأسألك من فضلك
العظيم فإنك تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وأنت علام الغيوب اللهم إن كنت تعلم
أن هذا الأمر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو قال في عاجل أمري وآجله فا
قدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه وإن كنت تعلم أن هذا الأمر شر لي في ديني ومعاشي
وعاقبة أمري أو قال في عاجل أمري وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه واقدر لي الخير حيث كان
ثم أرضني به قال ويسمي حاجته ترجمہ اس دعا کا یہ ہے اے اللہ میں تجھ سے خیر اور بھلائی مانگتا ہون تجھسے
تیرے علم کی برکت سے اور مدد چاہتا ہون تیری قدرت سے اور چاہتا ہون تیرا بہت بڑا فضل او کرم کیونکہ تو زبردست
اور سکت والا ہے اور مین عاجز اور بے سکت ہون اور تون جانتا ہے اور بہت جانتا ہے تجھکو خوب معلوم ہین
غیب کے حال اے اللہ میرے اگر تو جانتا ہے یہ کام خیر ہے اور بہتر ہے میرے لیے دین اور دنیا مین اور نیک ہوگا اس
کام کا اخیر اور انجام میرے لیے راوی کہتا ہے فی دینی ومعاشی فرمایا یا عاجل امری وآجله فرمایا یعنی راوی کو شک ہے ا
غرض معنی دونون کے قریب قریب ہین عاجلہ سے مراد فی الحال اور آجلہ سے مراد اخیر اوسکام کا غرض دونون
لفظون مین سے کوئی سا پڑھ لیوے پھر کہے پھر قبضے مین کر اسکام کو اور آسان کر اوسکو میرے لیے اور مبارک کر
اوسکام کو میرے واسطے اور اگر تو جانتا ہے یہ کام میرے واسطے برا ہے اور نقصان ہے میرے دین اور دنیا کا ہمین یا
برا ہوگا اسکا انجام میرے حق مین تو ہٹا دے اوسکام کو مجھسے اور ہٹا دے مجھکو اوسکام سے یعنی نہ پورا کر اوسکو

اور پہیر عنایت کر مجہکو اور ہبلا کر میرا جہان سے ہو سکو اور خوش کر میرا دل اوسی کے ساتہہ اور فرمایا آپنے کہ نام لیوے
حاجت اپنی حاجت کا **ف** خلاصہ یون کہے اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا النِّكَاحَ یا هٰذِهِ التِّجَارَةَ خَيْرًا لِّي عز
جو کام ہیش آوے اوسکا نام لیا جاوے امر لفظ کی جگہہ پہر کیونکہ امر کام کو کہتے ہین **إِنْكَاحُ الِابْنِ أُمَّهُ**
بیٹا اپنی مان کا نکاح غیر کے ساتہہ کر سکتا ہے **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا بَعَثَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ
يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَلَمْ تَزَوَّجْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُهَا
عَلَيْهِ فَقَالَتْ أَخْبِرْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي امْرَأَةٌ غَيْرَى وَأَنِّي امْرَأَةٌ مُصْبِيَةٌ وَلَيْسَ
أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدًا فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ارْجِعْ
إِلَيْهَا فَقُلْ لَهَا أَمَّا قَوْلُكِ إِنِّي امْرَأَةٌ غَيْرَى فَسَأَدْعُو اللّٰهَ لَكِ فَيُذْهِبُ غَيْرَتَكِ وَأَمَّا قَوْلُكِ إِنِّي امْرَأَةٌ
مُصْبِيَةٌ فَسَتُكْفَيْنَ صِبْيَانَكِ وَأَمَّا قَوْلُكِ أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِكِ شَاهِدًا وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ
ذٰلِكَ فَقَالَتْ لِابْنِهَا يَا عُمَرُ قُمْ فَزَوِّجْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهُ مختصر **ترجمہ** ام سلمہ
سے روایت ہے کہ جب تمام ہوئی عدت ام سلمہ کی آیا آدمی حضرت ابوبکر کا نکاح کا پیغام لیکر اون کے پاس انہون نے قبول
نہ کیا اوسکو پہر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہیجے ہوئے پیغام کہنے کو کہا بی بی ام سلمہ
نے مین ایک عورت غیری ہون (یعنی بہت جلنے والی) اور مین بچون والی اور میرے والی یہان حاضر نہین
ہین پہر آئے حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اس بات کا آپکے روبرو آپنے فرمایا پہر جاؤ
اوسکے پاس اور کہو اوس سے یہہ جو تم کہتے ہو کہ مین غیری ہون تو اسکا جواب یہہ ہے مین خدا سے دعا کرونگا وہ تیری
جلن کہو دیگا اور رہے بچے تیرے تو تو کفایت کرتی ہے اونکے لیے اور یہہ جو تم کہتی ہو کہ میرے والی یہان موجود
نہین تو اوسکا جواب یہہ ہے تیرے سب والی غائب ہون یا حاضر اس بات سے برا نہ مانینگے یہہ بات سنکر حضرت
ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اوٹھ اے عمر یعنی اپنے بیٹے سے کہا نکاح کردے میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ عمر
نے نکاح کردیا اپنی مان کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسمین مختصر بیان ہے **إِنْكَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ**
الصَّغِيرَةَ کوئی آدمی چہوٹی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو درست ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اون سے جب وہ چہہ برس کی تہین اور خلوت ہوئی اونکے ساتہہ
جب وہ نو برس کی تہین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِينَ
وَدَخَلَ عَلَيَّ لِتِسْعِ سِنِينَ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا اون سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سات برس کی عمر مین اور خلوت کی نو برس کی عمر مین **ف** تو جب اون سے نکاح کیا تہا وہ نابالغ تہین

اونکے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اونکا نکاح کردیا تہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا جس سے چاہے
نکاح کرسکتا ہے عن عائشۃ تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتسع سنین وصحبتہ
تسعًا ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا اونسے نو برس کی عمر مین اور وہ ساتھ
رہین آپکے نو برس تک عن عائشۃ تزوجہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی بنت تسع ومات
عنہا وھی بنت ثمانی عشرۃ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب نکاح کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے وہ نو برس کی لڑکی تہین اور جب وفات پائی حضرت نے جب وہ اٹھارہ برس کی
تہین

انکاح الرجل ابنتہ الکبیرۃ

کوئی شخص اپنی بڑی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو
درست ہے عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال تایمت حفصۃ بنت عمر من خنیس بن حذافۃ
السہمی وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوفی بالمدینۃ قال عمر فاتیت
عثمان بن عفان فعرضت علیہ حفصۃ بنت عمر قال قلت ان شئت انکحتک حفصۃ قال سانظر
فی امری فلبثت لیالی ثم لقینی فقال قد بدا لی ان لا اتزوج یومی ھذا قال عمر فاتیت
ابا بکر الصدیق رضی اللہ عنہ فقلت ان شئت زوجتک حفصۃ بنت عمر فصمت ابو بکر
فلم یرجع الی شیئا فکنت علیہ اوجد منی علی عثمان فلبثت لیالی ثم خطبہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فانکحتہا ایاہ فلقینی ابو بکر فقال لعلک وجدت علی حین عرضت علی حفصۃ
فلم ارجع الیک شیئا قال عمر قلت نعم قال فانہ لم یمنعنی ان ارجع الیک شیئا فیما عرضت
علی الا انی قد کنت علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ذکرہا فلم اکن لافشی سر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو ترکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلتہا ترجمہ عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے بیوہ ہوئی حفصہ عمر کی بیٹی جو زوجہ تہین خنیس بن حذافہ کی اور تہا یہ شخص صحابی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا فوت ہوا مدینہ طیبہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مین گیا عثمان بن عفان کے پاس پہر بیان
کیا مین نے حفصہ کا حال اونکے پاس اور کہا مین نے اگر تمہاری مرضی ہو تو حفصہ کا نکاح تمسے کردیتا ہون حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے جواب دیا مین اپنے حال کو دیکہکر جواب دونگا حضرت عمر فرماتے ہین مین کئے رات چپ رہا پہر حضرت
عثمان نے آکر یہ جواب دیا مجہے ظاہر ہوئی یہ بات کہ آجکے روز نکاح کرنا میرے لیے مناسب نہین یعنی ان دنون
مین نکاح نہین کرنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پہر آیا مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اون سے بہی کہا
مین نے اگر تمکو خواہش ہے تو نکاح کردیتا ہون تمہارا حفصہ عمر رض کی بیٹی سے حضرت ابوبکر رض چپ رہے اور کچہہ جواب
ندیا حضرت عمر رض فرماتے ہین مجہکو اون پر بہت غصہ آیا اتنا عثمان پر بہی نہین آیا تہا پہر کئی راتین مجہکو اسی حالت مین

گذرے تین یہہ پیغام بہیجا کیا حفصہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضہ فرماتے ہین مین نے نکاح کردیا حفصہ کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اسکے بعد ملاقات ہوئی میری حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر کہنے لگے شاید تمکو خفگی اور رنج ہوا ہو اوسوقت جب تمنے بیان کیا تہا حفصہ کا حال میرے سامنے اور مین نے تمکو پلٹ کر اوسکا کچہہ جواب نہ دیا تہا حضرت عمرؓ نے کہا ہان یعنی رنج تو ہوا تہا حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے اوسوقت جو مین نے تمکو لوٹا کر جواب نہ دیا اوسکی وجہہ یہی تہی کہ مجہے معلوم تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کا ذکر کیا ہے اور مین ایسا آدمی نہین جو فاش کردیتا عمر عند یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مین نے اپنے جی مین خیال کرلیا تہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو نہین کرینگے تو مین قبول کرلونگا

اِسْتِئْذَانُ الْبِكْرِ فِي نَفْسِهَا کنواری عورت سے اوسکا نکاح کرنیکے لیے اجازت لینا چاہیے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ جوان عورت زیادہ مستحق ہے اپنی ذات کے معاملے مین اپنے والی سے یعنی جب عورت جوان ہوگئی تو اوسپر اوسکا باپ یا بہائی وغیرہ جبر اور زبردستی نہین کرسکتے نکاح کے باب مین اور کنواری سے اذن لینا چاہیے اور اذن دینا اوسکا خاموش رہنا ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا ترجمہ اوپر گذرا کیونکہ یتیمہ اور کنواری سے ایک ہی معنی ہین اسکے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَوْلَى بِأَمْرِهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا ترجمہ ایک ہے لیکن لفظون کا فرق ہے یہان اولی فرمایا ہے وہان احق فرمایا احق اور اولی سے ایک ہی مطلب ہے یعنے وہ اپنے نفس کی خود مالک ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر عورت کنواری نہو تو ولی کا اوسپر کچہہ بس نہین چلتا اور کنواری سے اجازت لیکر نکاح کرنا چاہیے اور پوچہنے کے وقت چپ رہنا ہی اوسکا اقرار اور اجازت دینا سمجہا گیا ہے

اِسْتِئْمَارُ الْأَبِ الْبِكْرَ فِي نَفْسِهَا باپ کو چاہیے پوچہہ لینا کنواری لڑکی سے اوسکے نکاح کرنیکے لیے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنواری نہین وہ خود مالک ہے اپنی ذات کی کامون مین اور کنواری سے بہی اجازت لیکرے اوسکا باپ نکاح اوسکا

اِسْتِئْمَارُ الثَّيِّبِ فِي نَفْسِهَا اگر ثیبہ (جو باکرہ نہو) کا نکاح کرنا چاہے تو اوسکا حکم لیکرے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

صلی

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْکَحُ الثَّیِّبُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ وَلَا تُنْکَحُ بِکْرٌ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
کَیْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْکُتَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثیب
عورت کا نکاح اوسکی اذن لیے بغیر نکرنا چاہیے اور کنواری کا نکاح بہی اوسکی مرضی سے اور حکم لیکر کرنا چاہیے
لوگون نے پوچھا یا رسول اللہ کنواری کیسی حکم دیگی یعنی وہ تو شرماتی بہت ہے آپنے فرمایا اوسکا چپ رہنا حکم دینا ہے

اِذْنُ الْبِکْرِ کنواری عورت کے اذن کا بیان عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِسْتَاْمِرُوا النِّسَاءَ فِیْ اَبْضَاعِهِنَّ قِیْلَ فَاِنَّ الْبِکْرَ تَسْتَحْیِیْ وَتَسْکُتُ قَالَ هُوَ اِذْنُهَا ترجمہ عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم اور اجازت لیا کرو عورتون سے اونکی بوجہی کے باب مین
کسی نے کہا کنواری تو حیا کرتی اور چپ ہوجاتی ہے آپنے فرمایا اوسکا چپ رہنا ہی اذن ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ
قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْکُتَ ترجمہ اوپر کی حدیث مین گذرا

اَلثَّیِّبُ یُزَوِّجُهَا اَبُوْهَا وَهِیَ کَارِهَةٌ اگر عورت ثیب ہو اور اوسکا باپ نکاح کر دے اوسکی ناراضگی کے ساتہہ تو کیا حکم
ہے ایسی عورت کا عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِیَ ثَیِّبٌ فَکَرِهَتْ ذٰلِکَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِکَاحَهُ ترجمہ خنساء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اوسکے باپ خذام نے نکاح کر دیا
اوسکا اور یہہ ثیبہ تہی تو برا معلوم ہوا اوسکو اور آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہر توڑ دالا نکاح اوسکا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَلْبِکْرُ یُزَوِّجُهَا اَبُوْهَا وَهِیَ کَارِهَةٌ اگر کنواری عورت کا نکاح کرین
اور وہ ناراض ہو تو کیا حکم ہے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَیْهَا فَقَالَتْ اِنَّ اَبِیْ زَوَّجَنِیْ ابْنَ اَخِیْهِ
لِیَرْفَعَ بِیْ خَسِیْسَتَهُ وَاَنَا کَارِهَةٌ فَقَالَتِ اجْلِسِیْ حَتّٰی یَاْتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَاَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْهَا فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَیْهَا
فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِیْ وَلٰکِنْ اَرَدْتُ اَنْ اَعْلَمَ اَنَّ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَمْرِ
شَیْءٌ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے روایت ہے آئی ایک جوان لڑکی اونکے پاس اور کہنے لگی کہ میرے
باپ نے نکاح کر دیا میرا اپنے بہتیجے سے اسلیے کہ جاتی رہے میرے سبب سے نحوست اور خساست اوسکی اور مین ناراض
ہون اوسکے ساتہہ نکاح ہوجانے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹھہ جا یہانتک کہ آوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو آپ لینے دی پہر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے اسکے باپ کو بلا بہیجا
پہر اختیار دیا آپنے اوس لڑکی کو وہ لڑکی کہنے لگی یا رسول اللہ ہوگئی وہ بات جو کچہہ کر چکا میرا باپ یعنی تو نکاح
ہوچکا اور باپ کا کیا ہوا کام مین رد نہین کرتی لیکن مین یہہ معلوم کیا چاہتی تہی کہ عورتون کا بہی کچہہ اختیار

سوتا ہے اس امر میں یا نہیں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تستامر
الیتیمۃ فی نفسہا فان سکتت فہو اذنہا وان ابت فلا جواز علیہا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت لیجاوے باکرہ سے اوسکی ذات اور نفس کے کام میں اگر
چپ رہے تو وہی اوسکی اجازت ہے اور اگر انکار کیا تو نہیں زور اوسپر الرخصۃ فی نکاح المحرم
احرام کی حالت میں ہو کر نکاح کرنا جائز ہے عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میمونۃ بنت الحارث وھو محرم وفی حدیث یعلی بسرف ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ حارث کی بیٹی سے اور آپ اوسوقت احرام باندھے ہوے
تھے اور یعلی (ایک نام راوی کا) حدیث میں مقام کا بھی ذکر ہے یعنی سرف میں جو نام ہے ایک جگہہ کا عن ابن
عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اور آپ اوسوقت احرام باندھے تھے عن ابن عباس
رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نکح میمونۃ وھو محرم وجعلت امرھا الی العباس
فانکحہا ایاہ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا کو
اور آپ اوسوقت محرم تھے حضرت میمونہ رضہ کی طرف سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اونہوں نے نکاح کر دیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو
محرم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضہ اور آپ محرم تھے النہی
عن نکاح المحرم محرم کو نکاح کرنیکے ممانعت کا بیان عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یقول
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب ترجمہ حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ دوسرے کا اور نہ پیام دیوے نکاح کا
ف یہہ حدیث معارض ہے ابن عباس کی حدیث کی جو اوپر گذری مگر علما نے ابن عباس کی حدیث کو ترجیح دیا
ہے اور اس حدیث کو ممانعت تنزیہی پر حمل کیا ہے عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال
لا ینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب ترجمہ اوپر کی حدیث کا اور اس حدیث کا ایک ہے ما یستحب من
الکلام عند النکاح کونسا کلام مستحب ہے نکاح کے وقت عن عبد اللہ قال علمنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم التشہد فی الصلوۃ والتشہد فی الحاجۃ قال التشہد فی الحاجۃ ان
الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا من یہدہ اللہ فلا
مضل لہ ومن یضلل اللہ فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ



وَرَسُولُهُ یعنی سب تعریف خدا تعالی کے واسطے ہے اور مین سراہتا ہون اوسکو اور پناہ مانگتا ہون اوس سے
اور اپنی مغفرت اور بخشش چاہتا ہون اوس سے اور اللہ پناہ دے ہمکو ہماری شرارتون سے اور جسکو وہ ہدایت
کرے اوسکو کوئی گمراہ نہین کر سکتا اور جسکو وہ راہ نہ دے اوسکو کوئی راہ پر نہین لا سکتا اور مین گواہ ہون کہ
اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہین اور اقرار کرتا ہون کہ محمد بندہ خدا ہین اور اوسکے رسول ہین اور پڑہی تین
آیتین قرآن کی ف حاجت سے مراد نکاح وغیرہ ہے اور گواہی وحدانیت اور رسالت یہ جیسا اس خطبہ مین ہے
ویسا ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور جامع ترمذی مین لکھا ہے بیان کیا انہون نے یعنی
کو سفیان ثوری نے اول تو یہ آیت ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ
مُسْلِمُونَ اور دوسری آیت یہ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا اور تیسری آیت یہ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا
يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا
پہلی آیت سورہ آل عمران کے دسوین رکوع کا شروع ہے اور ترجمہ یون ہے اے لوگو ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے جیسا چاہیئے
اوس سے ڈرنا اور نہ مرو مگر مسلمان اور دوسری آیت سورہ نساء کا شروع ہے اور ترجمہ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے
جسکا واسطہ دیتے ہو آپس مین اور خبردار رہو ناتون سے اللہ ہے تم پر مطلع اس آیت مین لفظ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کا مصحف
عثمانی مین نہین قرأت عبد اللہ بن مسعود کی ہے اور اس لفظ کے معنی کے بعد خط کھینچ دیا ہے اور تیسری آیت سورہ
احزاب کے اخیر رکوع مین اور ترجمہ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو بات سیدھی کہ سنوار دے تمکو تمہارے کام اور
بخشے تمہارے گناہ اور جو کوئی کہنے پر چلا اللہ اور اوسکے رسول کے اوس نے پائی بڑی مراد عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ
عنہ أَنَّ رَجُلًا كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ ترجمہ ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے کچھ گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ خطبہ الحمد للہ آخر تک اور فرمایا اما بعد ف یعنی بعد توحید و اثبات رسالت کے مطلب ہے جو کوئی
بڑا کام ہے اور کچھ لوگون کو نصیحت منظور ہو تو یہ خطبہ پڑھکر وہ کام کرنا مسنون ہے مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخُطْبَةِ
خطبہ سے مکروہ ہونیکا بیان عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ تَشَهَّدَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ ترجمہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خطبہ پڑھا

ہوا دیوان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کہا ایک آدمی نے مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ
يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى یعنی جس نے کہا مانا اللہ اور اوسکے رسول کا اوس نے پائی ہدایت اور بزرگی اور جس نے نافرمانی کی
اونکی بیشک وہ گمراہ ہوا اور راہ بہولا آپ نے اوسکا خطبہ سنکر فرمایا برا خطیب ہے تو ف کس لیے کہ تو نے اللہ اور
رسول کو برابر کر دیا ضمیر لا کر ومن یعصہما میں یون چاہیے تہا ومن یعص اللہ ورسولہ بَابُ الْكَلَامِ الَّذِيْ
يَنْعَقِدُ بِهِ النِّكَاحُ باب ہے اوس بات کے بیان مین جس سے نکاح بندہ جاتا ہے عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنِّيْ لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيْهَا رَأْيَكَ فَسَكَتَ
فَلَمْ يُجِبْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيْهَا رَأْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ
فَقَالَ لَمْ أَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ نَعَمْ مَعِيْ
سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا قَالَ أَنْكَحْتُكَهَا عَلٰى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے مین لوگون مین بیٹھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایک عورت کھڑی ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ مین نے اپنے
تئین آپکو بخشا اب جو آپ کی سمجھ مین آوے سو کیجیے آپ چپ رہے اور جواب نہ دیا پھر وہ کھڑی ہوئی اور بولی یا رسول اللہ
مین نے اپنے تئین آپکو بخشا آپ جو چاہیں سو کیجیے اتنے مین اوٹھا ایک آدمی جو کہنے لگا میرے ساتھ نکاح کرا دیجیے یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے یعنی مہر وغیرہ اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا جا ڈھونڈ کر لا اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ملے تو
لیکر آ اوس نے جا کر ڈھونڈا اور تلاش کیا آخر پھر آیا اور کہنے لگا مجھکو تو لوہے کی انگوٹھی ملی نہ اور کچھ ملا آپ نے فرمایا تجھے کچھ
قرآن مین سے بھی یاد ہے اوس نے کہا ہان فلانی فلانی سورت یعنی کچھ سورتین ہین سارا قرآن نہین آپ نے
فرمایا مین نے تیرا نکاح کر دیا اس عورت سے اوس قرآن کے عوض جو تجھکو معلوم اور یاد ہے اَلشُّرُوْطُ فِي النِّكَاحِ
نکاح کی شرطون کا بیان عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوْطِ
أَنْ يُوْفٰى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سب سے پہلے وہ شرط لائق پورا کرنے کے ہے جس سے حلال ہوئی تمہارے واسطے عورت کی شرمگاہ یعنی مہر کا ادا کرنا سب
سے مقدم ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا جو شرط کیجاوے اوسکو پورا کرنا چاہیے کیونکہ سب سے پہلے مہر ہوا تو بعد اوسکے
اور شرطین ہوئین یعنی بعد مہر کے اور شرطون کو پورا کرنا چاہیے عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوْطِ أَنْ يُوْفٰى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ ترجمہ اوپر گزرا اَلنِّكَاحُ الَّذِ

يحل به المطلقة ثلثا لمطلقها بیان اوس نکاح کا جس سے حلال ہو جاتی ہے تین طلاق دی
ہوئی عورت اوسکو جس نے طلاق دیا تہا اوسکو عن عائشة قالت جاءت امرأة رفاعة الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقالت ان رفاعة طلقني فأبت طلاقي واني تزوجت بعده عبد الرحمن بن الزبير
وما معه الا مثل هدبة الثوب فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لعلك تريدين ان
ترجعي الى رفاعة لا حتى يذوق عسيلتك وتذوقي عسيلته ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے آئی عورت رفاعہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی مجھکو ایسی طلاق دی تہی رفاعہ نے جس سے میرا
تعلق اوسکے ساتھ کچہہ نہ رہا یعنی تین طلاقیں دیں تہیں پھر میں نے عبد الرحمن بن زبیر کو کر لیا اور اوسکے سامنے ذکر ایسا ہے کا
پلہ جیسے کپڑے کی سست اور کمزور ہے یہہ بات سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمانے لگے شاید تو چاہتی ہو گی
پھر رفاعہ کے پاس چلی جاؤں یہہ بات کبہی نہیں ہونے کی جبتک وہ نہ چکہے تیرے شہد کو اور تو نہ چکہے اوسکے شہد کو
یعنے جبتک عبد الرحمن تیرے ساتھ صحبت نہ کریگا رفاعہ کو تو جائز نہ ہوگی ف تین طلاق کے بعد صرف دوسرے نکاح
کرنا کافی نہیں بلکہ اوس سے صحبت ہونا بھی ضرور ہے تحريم الربيبة التي في حجره بیان حرام ہونے ربیبہ کا
جو مرد کی پرورش میں ہو عن عروة ان زينب بنت ابي سلمة وامها ام سلمة زوج النبي صلى الله
عليه وسلم اخبرته ان ام حبيبة بنت ابي سفيان اخبرتها انها قالت يا رسول الله انكح
اختي بنت ابي سفيان قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوتحبين ذلك فقلت
نعم لست لك بمخلية واحب من يشاركني في خير اختي فقال النبي صلى الله عليه وسلم
ان اختك لا تحل لي فقلت والله يا رسول الله انا لنتحدث انك تريد ان تنكح درة بنت
ابي سلمة فقال بنت ام سلمة فقلت نعم فقال والله لو لا انها ربيبتي في حجري ما حلت لي
انها لابنة اخي من الرضاعة ارضعتني واباسلمة ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن
ترجمہ زینب بیٹی ابو سلمہ کی اور ماں اوسکی ام سلمہ بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عروہ سے بیان کرتی ہے میں نے ام حبیبہ
ابو سفیان کی بیٹی سے سنا تہا وہ ام حبیبہ یوں فرماتی تہیں میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح کر لو
میری بہن کو آپنے فرمایا تیری بھی خوشی ہے کیا اسمیں میں نے کہا ہاں میری خوشی ہے کیا میں آپکی اکیلی بی بی تہوڑی
ہوں (یعنی اور بھی سوکنیں ہیں) پھر بہن کی بہتری ہو تو مجھے خوشی ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری بہن
میرے لیئے حلال نہیں پھر میں نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہے ہم تو آپسمیں ذکر کرتی تہی کہ آپ درہ ابو سلمہ
کی بیٹی کو نکاح کرنیکا ارادہ رکہتے ہیں آپنے فرمایا ام سلمہ کی بیٹی کو کہتے ہو میں نے کہا ہاں آپ فرمانے لگے
اگر وہ لڑکی میری ربیبہ بہی نہ ہوتی تو بہی مجھکو حلال نہ ہوتی اسواسطے کہ وہ میری بھتیجی ہے دودہ کے ناطے سے

دودھ پلایا مجھ کو اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے پھر تم نہ پیش کرو مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو میرے نکاح کے لئے تجویز کرنا

تحریم الجمع بین الام والبنت ماں بیٹی کا جمع کرنا حرام ہے

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْکِحْ بِنْتَ اَبِیْ تَعْنِیْ اُخْتَھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتُحِبِّیْنَ ذٰلِکَ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ لَکَ بِمُخْلِیَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ یَّشْرَکُنِیْ فِیْ خَیْرٍ اُخْتِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِکَ لَا یَحِلُّ قَالَتْ اُمُّ حَبِیْبَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ لَقَدْ تَحَدَّثْنَا اَنَّکَ تَنْکِحُ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ حَبِیْبَةَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ لَوْ اَنَّھَا لَمْ تَکُنْ رَبِیْبَتِیْ فِیْ حَجْرِیْ مَا حَلَّتْ لِیْ اِنَّھَا لَابْنَةُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِیْ وَاَبَا سَلَمَةَ ثُوَیْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَیَّ بَنَاتِکُنَّ وَلَا اَخَوَاتِکُنَّ

ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح کیجئے آپ میری بہن سے تو آپ نے فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے یہ کہا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ہاں یا رسول اللہ میں آپ کی اکیلی بیوی تو ہوں نہیں اور میں دل سے چاہتی ہوں یہ بات کہ میری بہن بھلائی میں شامل ہو میرے ساتھ آپ نے فرمایا وہ مجھکو حلال نہیں کہا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یا رسول اللہ قسم خدا کی ہم نے تو سنا ہے کہ آپ درہ سے نکاح کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں جو بیٹی ہے ابو سلمہ کی آپ نے فرمایا کیا ام سلمہ کی لڑکی کہتی ہو تو ام حبیبہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ام سلمہ کی بیٹی کا ہی ذکر ہے آپنے فرمایا قسم خدا کی اگر وہ ربیبہ میری پرورش میں نہ ہوتی تو بھی مجھے جائز نہ تھی اسواسطے کہ وہ میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے دودھ پلایا تھا مجھکو اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے (نام عورت کا ہے) پھر آپنے ام حبیبہ کو فرمایا پھر کبھی اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی تجویز میرے ساتھ نکاح کرنیکے لیے نہ کرنا

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا اَنَّکَ نَاکِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ لَوْ اَنِّیْ لَمْ اَنْکِحْ اُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِیْ اِنَّ اَبَاھَا اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ

ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے سنا ہے کہ آپ نکاح کرنا چاہتے ہیں درہ نامی ابی سلمہ کی بیٹی سے آپ فرمانے لگے کیا ام سلمہ کے ہوتے ہوئے اگر ام سلمہ سے بھی میں نکاح نہ کرتا تو بھی مجھکو حلال نہ تھی اسواسطے کہ اوسکا باپ میرا بھائی ہے دودھ کے ناطے سے ف یعنی درہ مجھکو کسیطرح بھی حلال نہیں ہوسکتی اول تو یہ ہے کہ اوسکی ماں میرے نکاح میں ہے وہ میری ربیبہ ہوئی اور ربیبہ حرام ہوتی ہے جبکہ مرد کی پرورش میں ہو اور دوسری یہ کہ اوسکا باپ میرا بھائی ہے دودھ کے ناطے سے

تحریم الجمع بین الاختین دو بہنوں کا جمع کرنا ایک مرد کے نکاح میں حرام ہے

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ اَنَّھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ لَکَ فِیْ اُخْتِیْ قَالَ فَاَصْنَعُ مَاذَا قَالَتْ تَزَوَّجُھَا قَالَ فَاِنَّ ذٰلِکِ اَحَبُّ اِلَیْکِ

قالت نعم لست بمخلية واحب من يشركني في خير اختي قال انها لا تحل لي قالت فانه
قد بلغني انك تخطب درة بنت ام سلمة قال بنت ابي سلمة قالت نعم قال والله
لو لم تكن ربيبتي ما حلت لي انها لابنة اخي من الرضاعة فلا تعرضن علي بناتكن
ولا اخواتكن ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انہوں نے اے رسول اللہ آپ میری بہن کیطرف
رغبت رکھتے ہیں آپنے فرمایا میں کیا کروں اوسکو ام حبیبہ نے کہا نکاح کر لیجئے اوس سے آپنے فرمایا وہ نکاح
کیا معلوم ہوتا ہے اور تیرے دل کی خوشی ہے کیا اسکام میں ام حبیبہ نے فرمایا ہاں میری خوشی ہے میں کیونکہ
میں اکیلی نہیں ہوں پھر میں خوش ہوں اس بات سے کہ شامل ہو جاوے میری بہن اس بھلائی میں آپنے فرمایا وہ حلال
نہیں میرے لئے ام حبیبہ رض فرمانے لگیں میں نے سنا ہے کہ آپ درہ سے جو ام سلمہ کی بیٹی ہے نکاح کرنیوالے
رہتے ہیں آپنے پوچھا وہی درہ جو ابو سلمہ کی بیٹی ہے ام حبیبہ نے عرض کیا ہاں آپنے فرمایا اگر وہ میری بیبی
بیٹی ہوتی تو بھی وہ مجھکو حلال نہ تھی کیونکہ وہ میری رضاعی بھائی کی بیٹی ہے آپنے فرمایا پھر تم بھی میرے سامنے
ذکر کیا اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا الجمع بين المرأة وعمتها جمع کرنا بھتیجی اور پھوپھی کا
کیسا ہے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجمع بين المرأة وعمتها ولا بين المرأة وخالتها
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کیا جاوے بھتیجی اور پھوپھی
اور نہ جمع کیجاوے خالہ اور بھانجی ف یعنی اگر کسی عورت کی بھتیجی کو نکاح کر لیا ہے تو اوسکے جیتے جی اسکی
پھوپھی کو نکاح نکرے اور اگر بھانجی کو کر لیا ہے تو اوسکے جیتے اوسکی خالہ کو نکرے اور اگر پھوپھی سے کیا ہو
تو اوسکی بھتیجی سے نکرے اور اسیطرح خالہ کو کر لیا ہے تو بھانجی کو نکرے عن ابي هريرة يقول نهى
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تجمع بين المرأة وعمتها والمرأة وخالتها ترجمہ اوپر گذرا عن
ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه نهى ان تنكح المرأة على عمتها وخالتها
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی پر بھتیجی سے اور خالہ پر بھانجی
سے نکاح کرنے کو عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اربع نسوة يجمع بينهن
المرأة وعمتها والمرأة وخالتها ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے چار عورتوں کے جمع کرنے سے نکاح میں بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ اور بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور الٹا
اسکا یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم انه قال لا تنكح المرأة على عمتها ولا على خالتها ترجمہ اوپر گذرا عن ابي هريرة
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تنكح المرأة على عمتها وعلى خالتها ترجمہ اوپر

حدیث کا اور حدیث آئندہ کا بھی ایک ہے جو اوپر گزر چکا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا تحریم الجمع بین المراۃ و
خالتھا بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ
الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جاوے بھتیجی سے پھوپھی پر اور نہ بھانجی سے خالہ پر عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی کے ہوتے بھتیجی کو نکاح کرنے سے اور اگر بھتیجی نکاح میں ہو
تو اوسکی پھوپھی سے نکاح کرنے کو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى
عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جاوے
عورت کی بھتیجی کو اوسکی پھوپھی کے ہوتے ہوئے اور نہ خالہ کے ہوتے بھانجی کو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا ترجمہ اس حدیث اور
حدیث آئندہ کا بھی اسکے آتا ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ
عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی کو پھوپھی پر
اور بھانجی کو خالہ پر نکاح کرنے سے مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ دودھ کے باعث سے کون کون سے ناطے
حرام ہوتے ہیں عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَرَّمَتْهُ الْوِلَادَةُ حَرَّمَتْهُ
الرَّضَاعَةُ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پیدا ہونے سے جتنے ناطے حرام ہوتے ہیں اوتنے
ہی ناطے دودھ پینے کے باعث سے حرام ہوتے ہیں یعنی رضاعۃ کا اور ولادۃ کا ایک ہی حکم ہے حرام ہونے میں
نکاح کے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمّٰى اَفْلَحَ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ
فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَحْتَجِبِيْ مِنْهُ فَاِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ
النَّسَبِ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اونکو خبر پہونچی اونکا چچا جسکا نام افلح ہے اونکے پاس آنے کی
اجازت مانگتا ہے اور وہ دودھ کے ناطے سے چچا تھا بیوی عائشہ نے اوس سے پردہ کیا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا پردہ نکر اوس سے کیونکہ دودھ سے بھی اوتنے لوگ محرم ہو جاتے ہیں جتنے نسب سے حرام
ہوتے ہیں عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ
النَّسَبِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتے ہیں
دودھ پلانے سے اوتنے ناطے جتنے حرام ہوتے ہیں نسب سے عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حرام ہوتے ہین دودہ پلانیسے جتنے حرام ہوتے ہین ولادت نسب مین ہونیسے ف جنکا
بیان قرآن شریف مین بخوبی ذکر کیا ہے سورہ نساء مین تحریم ابنۃ الاخ من الرضاعۃ
دودہ بہائی کی بیٹی کے حرام ہونے کا بیان عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي
قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا قَالَ وَعِنْدَكَ أَحَدٌ قُلْتُ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ
لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا مین نے یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے آپ
جدا ہوتے ہین اور قریش کی لڑکیون سے نکاح کرنیکا شوق رکہتے ہین یعنے بنی ہاشم کو چہوڑکر قریش مین کیون تلاش
کرتے ہو آپنے فرمایا تیرے نزدیک کوئی ہے مین نے کہا ہان حمزہ کی بیٹی ہے آپنے فرمایا وہ تو میری بہتیجی ہے
دودہ کے ناطے سے وہ مجہو درست نہین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حمزہ کی بیٹی کا ذکر کیا گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا وہ تو میرے دودہ بہائی کی بیٹی ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى بِنْتِ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ
وَإِنَّ اللهَ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يُحَرِّمُ مِنَ النَّسَبِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا حمزہ کی بیٹی سے نکاح کرنیکے لیئے آپنے فرمایا وہ تو میری بہتیجی ہے دودہ کے ناطے
سے قسم خدا کی دودہ حرام کرتا ہے ویسا ہی جیسے ناتا حرام کرتا ہے الْقَدْرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ
الرَّضَاعَةِ کسقدر دودہ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللهُ
عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْحَارِثُ فِيمَا أَنْزَلَ اللهُ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ
نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اوتاری گئی تہی اللہ عزت اور بزرگی والے کی طرف سے یہہ آیت
یعنی عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ اور معنی اسکے دس گہونٹ معلوم اور ایک شخص کی یعنی حارث کی روایت
مین یون آیا ہے اوتاری گئی تہی یہہ آیت قرآن کی آیتون مین یعنی عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ اور حکم ان
دس گہونٹ معلومہ کا یہہ ہے کہ حرام کرتے ہین نکاح کو پہر منسوخ ہوگئی پہلی اس آیت سے یعنی خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ
معنی اسکے پانچ گہونٹ معلوم پہر وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ آیت قرآن مین پڑہی
جاتی تہی ف مگر اب قرآن مین یہہ آیت نہین ہے تو شاید بعد اوسکے تلاوت منسوخ ہوگئی اور حضرت عائشہ
کو خبر نہ ہوئی اور حکم اوسکا باقی رہا اور بعضون کے نزدیک حکم بہی منسوخ ہوگیا تہوڑا دودہ پینا بہی حرام

کہ روسے ۔ عن ام الفضل ان نبي الله صلى الله عليه وسلم سئل عن الرضاع فقال لا تحرم الاملاجة
ولا الاملاجتان فقال قتادة المصة والمصتان ترجمہ ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پوچھا کسی نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کا مسئلہ آپ نے فرمایا نہیں ثابت ہوتی حرمت ایکبار یا دوبار چھاتی چوسنے سے اور قتادہ
کی روایت میں بھی یونہی ہے عن عبد الله بن الزبير عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تحرم المصة و
المصتان ترجمہ اگلے کا سا ہے عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحرم المصة والمصتان
ترجمہ عبد اللہ بن زبیر اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نہیں حرام کرتا نکاح کو ایک بار یا دو بار کا چوس لینا چھاتی کا
یعنی ایک دو گھونٹ پینا حرام نہیں کرتا عن قتادة قال كتبنا الى ابراهيم بن يزيد النخعي
نسأله عن الرضاع فكتب ان شريحا حدثنا ان عليا وابن مسعود كانا يقولان يحرم
من الرضاع قليله وكثيره وكان في كتابه ان ابا الشعثاء المحاربي حدثنا ان عائشة حدثته
ان نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يقول لا تحرم الخطفة والخطفتان ترجمہ قتادہ
سے روایت ہے کہا ہم نے ابراہیم بن یزید نخعی کو لکھا رضاعت کے باب میں اونہوں نے جواب میں لکھا بیان کیا میرے
نزدیک شریح نے علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضہ دونوں یوں فرماتے تھے حرام ہوجاتا ہے نکاح دودھ پینے
سے اگرچہ تھوڑا ہو یا بہت اور یہ بھی لکھا تھا ابو الشعثا محاربی نے مجھ سے بیان کیا اور اون سے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہیں حرام کرتا نکاح ایک یا دو بار کا اوچک لینا
یعنی ایک یا دو گھونٹ پینا ف تو جب حدیث موجود ہے کہ ایک یا دو بار چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی اوسپر
عمل کرنا بہتر ہے اور فتوی علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود کا اوسکے خلاف حجت نہیں ہوسکتا عن عائشة
دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندي رجل قاعد فاشتد ذلك عليه ورأيت
الغضب في وجهه فقلت يا رسول الله انه اخي من الرضاعة فقال انظرن ما اخوانكن ومرة
اخرى انظرن من اخوانكن من الرضاعة فان الرضاعة من المجاعة ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اور اوسوقت میرے نزدیک ایک آدمی بیٹھا تھا شاق گذرا
یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دیکھا میں نے غصہ آپکے منہ پر پھر کہا میں نے یا رسول اللہ یہ تو میرا بھائی
ہے دودھ کے ناتے سے آپ فرمانے لگے تم نظر کر لیا کرو کونسی تمہارے بھائی ہیں اور دوسری بار یوں فرمایا
دیکھ لیا کرو تمہاری بہنیں کونسی ہیں دودھ کے ناتے سے کیونکہ دودھ پینے کا اعتبار ہو کہ جسوقت میں بھوک ف یعنی دودھ کی حاجت اون میں ثابت
موجود ہو عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عندها وانها سمعت رجلا يستأذن
في بيت حفصة قالت عائشة فقلت يا رسول الله هذا الرجل يستأذن في بيتك فقال

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ

لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ

مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز انکی

یہان تشریف رکہتے تہے حضرت عائشہ رض نے سنا کوئی آدمی حضرت حفصہ کے گہر مین آنیکے لئے اجازت مانگتا ہے

مین نے کہا اے رسول اللہ یہہ آدمی آپکے گہر مین آنیکے لئے اذن چاہتا ہے آپنے فرمایا مین نے اوسکو سمجہا وہ حفصہ کا چچا ہے

دودہ کے ناطے سے حضرت عائشہ رض فرمانے لگین اگر فلانا آدمی زندہ ہوتا وہ میرا چچا تہا دودہ کے ناطے سے میرے یہان بہی آیا کرتا آپنے فرمایا

رضاعت یعنے دودہ کا رشتہ حرام کردیتا ہے نکاح کو جیسا حرام کردیتا ہے اولاد اور نسل مین ہونا عن عائشة قالت جاء عمي

أبو الجعد من الرضاعة فرددته وقال هشام هو أبو القعيس فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم

فأخبرته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ائذني له ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے آیا چچا رضاعی

میرا ابو الجعد مین نے پہیر دیا اوسکو یعنی گہر مین نہ آنے دیا اور ہشام نے کہا کہ وہ ابو القعیس تہا پہر گہر مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عائشہ نے یہہ بات آپ سے ذکر کیا آپنے فرمایا اوسکو اذن دو گہر مین آنے کے لیے عن عائشة أن أخا أبي القعيس

استأذن على عائشة بعد آية الحجاب فأبت أن تأذن له فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال

ائذني له فإنه عمك فقلت إنما أرضعتني المرأة ولم يرضعني الرجل فقال إنه عمك فليلج عليك

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اذن مانگا گہر مین آنے کے لئے مجہسے ابو قعیس کے بہائی نے پردے کی آیت اترنے

کے بعد مین نے انکار کیا اوسکو اذن دینے سے یہہ بات کا ذکر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپنے مجہسے فرمایا اذن دو اوسکو

گہر مین آنیکا اسلئے کہ تمہارا چچا ہے دودہ کے ناطے سے حضرت عائشہ رض نے عرض کیا مجہکو دودہ عورت نے پلایا ہے مرد نے نہین پلایا پہر

آپنے فرمایا وہ تیرا چچا ہے تیرے پاس آیا کرے عن عائشة قالت كان أفلح أخو أبي القعيس يستأذن

علي وهو عمي من الرضاعة فأبيت أن آذن له حتى جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته

فقال ائذني له فإنه عمك قالت عائشة وذلك بعد أن نزل الحجاب ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ

رضی اللہ عنہا سے روایت ہے افلح بہائی ابو قعیس کا تہا اوس نے اذن مانگا مجہسے گہر مین آنیکے لئے مین نے انکار کیا اوسکو اذن

دینے سے حالانکہ وہ میرا چچا تہا دودہ کے ناطے سے جس وقت تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے خبر کی آپ سے اس امر

کی آپنے فرمایا اجازت دیدو اوسکو گہر مین آنیکی اسلئے کہ وہ تیرا چچا ہے حضرت عائشہ رض فرماتی ہین یہہ قصہ حجاب کی آیت

اترنے کے بعد کا ہے عن عائشة قالت استأذن علي عمي أفلح بعد ما نزل الحجاب فلم آذن له

فأتاني النبي صلى الله عليه وسلم فسألته فقال ائذني له فإنه عمك قلت يا رسول الله إنما

أرضعتني المرأة ولم يرضعني الرجل قال ائذني له تربت يمينك فإنه عمك ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

اذن الخ مجھ سے میرے چچا افلح نے گھر میں آنے کے لیے بعد اترنے آیت حجاب کے میں نے اذن نہ دیا اوسکو جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں میں نے پوچھا یہ مسئلہ آپ سے تو آپ نے فرمایا اجازت دو اوسکو اسواسطے کہ وہ تمہارا چچا ہے میں نے کہا اے رسول اللہ کے مجھے دودھ عورت نے پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا پھر آپ نے فرمایا تیرے ہاتھ میں بھریں وہ تیرا چچا ہے

عن عائشة قالت جاء أفلح أخو أبي القعيس يستأذن فقلت لا آذن له حتى أستأذن نبي الله صلى الله عليه وسلم فلما جاء نبي الله صلى الله عليه وسلم قلت له جاء أفلح أخو أبي القعيس يستأذن فأبيت أن آذن له فقال ائذني له فإنه عمك فقلت إنما أرضعتني امرأة أبي القعيس ولم يرضعني الرجل قال ائذني له فإنه عمك ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابو قعیس کے بھائی افلح نے اذن مانگا مجھ سے گھر میں آنے کے لیے میں نے اوسکو اذن نہ دیا اور کہا کہ اجازت نہ دونگی جب تک اجازت نہ لیلوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عرض کیا آپ کے روبرو کہ افلح ابو قعیس کے بھائی آئے تھے اور اندر آنے کے لیے اذن مانگتے تھے میں نے انکار کیا اور انکو گھر میں آنے نہیں دیا آپ نے فرمایا اجازت دی اونکو گھر میں آنیکی اسواسطے کہ وہ تیرے چچا ہیں میں نے عرض کیا اے رسول اللہ دودھ تو ابی قعیس کی بیوی نے پلایا ہے مرد نے تو نہیں پلایا آپ نے فرمایا اذن دے اوسکو وہ تیرا چچا ہے

باب رضاعة الكبير

بڑی عمر میں دودھ پلانیکا بیان

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول جاءت سهلة بنت سهيل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني لأرى في وجه أبي حذيفة من دخول سالم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرضعيه قالت إنه يذهب ما في وجه أبي حذيفة فقالت والله ما عرفته في وجه أبي حذيفة بعد ترجمہ حضرت عائشہ بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتی ہیں آئیں سہلہ سہیل کی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا اے رسول اللہ میں پاتی ہوں ابو حذیفہ کے منہ پر خفگی کا اثر سالم کے آنے سے میرے پاس آپ نے فرمایا اوسکو تو اپنا دودھ پلا دے اونھوں نے عرض کیا وہ تو داڑھی والا ہے پھر آپ نے فرمایا تو دودھ پلا اوسکو یہ دودھ پلانا دور کر دیگا ابو حذیفہ کے منہ پر کی خفگی کو یعنی وہ غصہ ابو حذیفہ کا جاتا رہیگا سہلہ کہتی ہیں پھر ابو حذیفہ کے منہ پر وہ بات کبھی نہ دیکھی میں نے

عن عائشة رضي الله عنها قالت جاءت سهلة بنت سهيل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت إني أرى في وجه أبي حذيفة من دخول سالم قال فأرضعيه قالت وكيف أرضعه وهو رجل كبير فقال ألست أعلم أنه رجل كبير ثم جاءت بعد فقالت والذي بعثك بالحق نبيا ما رأيت في وجه أبي حذيفة بعد شيئا أكرهه ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئیں سہلہ سہیل کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگیں ابو حذیفہ کے چہرہ پر میں دیکھتی ہوں ...

گھر میں آتے ہیں آپنے فرمایا تو اسکو دودھ پلا دے وہ کہنے لگی کیونکر پلاؤں وہ تو جوان مرد ہے آپنے فرمایا کیا مجھکو معلوم
نہیں کہ وہ جوان عمر کا ہے پھر ایک دن آئی اور کہنے لگی قسم ہے اوسکی جسنے تمکو اوٹھایا اور کھڑا کیا دین حق پر نبی بناکر
اوسکے بعد ابو حذیفہ کو میں نے کبھی غصے میں نہیں دیکھا کہ اوسنے اپنے تیور بدلے ہوں **عن** عائشۃ قالت امر النبی صلی اللہ

علیہ وسلم امراۃ ابی حذیفۃ ان ترضع سالما مولی ابی حذیفۃ حتی یذھب غیرۃ ابی حذیفۃ

فارضعتہ وھو رجل قال ربیعۃ فکانت رخصۃ لسالم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حکم کیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جورو کو ابو حذیفہ کی اس بات کا کہ دودھ پلا دے سالم کو جو مولا ہے ابو حذیفہ کا اسلیئے کہ جاتی رہے غیرت
ابو حذیفہ کی پہر پلا دیا اوس عورت نے دودھ اس سالم کو اگرچہ وہ لڑکا نہ تہا بلکہ پورا مرد تہا اور ربیعہ جو اس حدیث میں راوی
ہیں یوں فرماتے ہیں تہا یہ رخصت سالم کے لیئے یعنی یہہ حکم خاص تہا سالم کے لیئے اور کسیکو بڑے پن میں دودھ

پلانیسے حرمت نہین ہوتی **عن** عائشۃ قالت جاءت سھلۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت

یا رسول اللہ ان سالما یدخل علینا وقد عقل ما یعقل الرجال وعلم ما یعلم الرجال قال ارضعیہ

تحرمی علیہ بذلک فمکثت حولا لا احدث بہ ولقیت القاسم فقال حدث بہ ولا تھابہ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی اے رسول اللہ سالم آتا ہے
ہمارے گھر اور اوسکو سمجھ ہے جیسا آدمیوں کو سمجھ ہوتی ہے یعنی عاقل اور بالغ ہے اور جانتا ہے سب باتیں جیسے سیانے مرد
جانتے ہیں یعنی جوان آدمی ہے دنیا کے کاموں سے واقف ہے بچہ نہیں آپنے فرمایا تو اوسکو اپنا دودھ پلا دے تیرے ساتھ اوس کا
نکاح حرام ہو جاویگا اسکے سبب ابن ابی ملیکہ نے کہا پھر پورا میں ایک برس نہیں بیان کیا میں نے اس حدیث کو پھر جب
ملاقات ہوئی میری قاسم سے اونہوں نے فرمایا تو بیان کر اس حدیث کو اور خوف نکر اسکے بیان کرنیسے **ف** ابن ابی ملیکہ اس
حدیث کو راوی میں پہلے وہ ڈرتے تھے اس روایت کے بیان کرنیسے کیونکہ اکثر علماء کے مذہب کے خلاف تھی پھر قاسم کے کہنے سے روایت

کرنے لگے **عن** عائشۃ ان سالما مولی ابی حذیفۃ کان مع ابی حذیفۃ واھلہ فی بیتھم

فاتت بنت سھیل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان سالما قد بلغ ما یبلغ الرجال

وعقل ما عقلوہ وانہ یدخل علینا وانی اظن فی نفس ابی حذیفۃ من ذلک شیئا فقال النبی

صلی اللہ علیہ وسلم ارضعیہ تحرمی علیہ فارضعتہ فذھب الذی فی نفس ابی حذیفۃ فرجعت

الیہ فقالت انی قد ارضعتہ فذھب الذی فی نفس ابی حذیفۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
کہ سالم مولا ابی حذیفہ کا رہتا تہا ابو حذیفہ کے گھر والوں کے ساتھ ملکر یعنی سب لوگ گھر کے جہاں رہتے تھے اون میں
ملکر سالم بھی رہتا تہا اوسکے لیئے کوئی جدا گھر نہ تہا پھر بنت سہیل کی بیٹی یعنی ابو حذیفہ کی جورو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئی اور کہنے لگی کہ سالم عاقل بالغ مرد ہے اور اوسکو سب چیزوں کی سمجھ ہے اور وہ گھر میں آیا کرتا ہے اور میں سمجھتی ہوں

ابو حذیفہ اوسکے گہر میں آنے سے برا لگتا ہے آپنے فرمایا لاؤ اوسکو اپنا دودہ پلا دو اوسکے حق میں تو حرام ہو جائیگی اوس نے دودہ پلا دیا سالم کو پہر وہ بات ابو حذیفہ کے جی سے جاتی رہی پہر آئی ابو حذیفہ کی جورو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی میں نے دودہ پلایا سالم کو جب سے تب سے وہ بات ابو حذیفہ کے جی سے نکل گئی **عن** ام سلمۃ قال ابی سائر ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل علیہن بتلک الرضعۃ احد من الناس یرید رضاعۃ الکبیر وقلن لعائشۃ واللہ ما نری الذی امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہلۃ بنت سہیل الا رخصۃ فی رضاعۃ سالم وحدہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا یدخل علینا احد بہذہ الرضعۃ ولا یرانا **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے انکار کیا سب ازواج مطہرات نے اور کہا کہ اس رضاعت کے باعث سے کسیکو گہر میں آنے دینے کی رخصت و اجازت نہ دینا چاہیے اس رضاعت سے غرض یہ ہے کہ بڑی عمر میں جو دودہ پلایا جائے تو اوسکے سبب کسی کو گہر میں آنیکی اجازت نہیں ہو سکتی اور سب نے کہا حضرت عائشہ کو خدا کی قسم سہلہ کو جو حکم کیا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حکم خاص سالم کے حق میں تہا اور اونہوں نے قسم کہا کر کہا کہ ہم سے نہ ہوگا کہ اس رضاعت کے سبب سے کوئی (یعنی اگر یہ حکم عام ہوتا تو ہمارے گہروں میں جو ایسا ہے اوسکا رواج دیتے مگر یہ حکم عام نہیں ہے) **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت تقول ابی سائر ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل علیہن بتلک الرضاعۃ وقلن لعائشۃ واللہ ما نری ہذہ الا رخصۃ رخصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ لسالم فلا یدخل علینا احد بہذہ الرضاعۃ ولا یرانا **ترجمہ** بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انکار کیا سب بیبیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مسئلہ کے ماننے سے اور کہا کہ نہیں جائز کسی کو ہمارے گہر آنا اس کے باعث سے اور کہا سب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے قسم کہا کر کہا ہمارے نزدیک یہہ رخصت نہیں ہر کسی کیلئے بلکہ خاص کیا تہا اس حکم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم کیواسطے اور نہیں ہے جائز یہاں اس رضاعت کے سبب سے کوئی یعنی سالم کے سوا اور کسی کو ایسا حکم نہیں تاکہ اوسپر قیاس کر سکیں اور

باب بیچ **الغیلۃ** کے (دودہ پلانیوالی عورت سے جماع کرنا) **عن** عائشۃ ان جدامۃ بنت وہب حدثتہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد ہممت ان انہی عن الغیلۃ حتی ذکرت ان فارس والروم یصنعونہ وقال اسحاق یصنعونہ فلا یضر اولادہم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جدامہ وہب کی لڑکی بیان کرتی تہی حضرت عائشہ کے پاس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ارادہ ہوا تہا کہ لوگوں کو منع کروں غیلہ کرنے سے (یعنی دودہ پلانے میں جماع کرنے سے) پہر یاد آیا مجہکو کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور اونکی اولاد کو کچہہ ضرر نہیں ہوتا اور اسحاق کی روایت میں جمع کا لفظ ہے یعنی یصنعون ہے اور ایک روایت میں یصنعہ ہے مطلب میں کچہہ فرق نہیں **ف** عربوں کا یہہ خیال تہا کہ بچے کی ماں جب بچہ کو دودہ پلاتی ہو تو اوس سے صحبت

ذکر کیا ہے امر شئے کا ضعیف ہو جاتا ہے یہ خیال صحیح نہین البتہ اگر حمل رہ جاوے تو اوسکا دودہ بچہ کو
ضرر کرتا ہے **بَابُ الْعَزْلِ** نہ داخل کرنا نطفے کا رحم مین عورت کے اور گرا دینا اوسکا فرج سے باہر
اسنا بہین اسکا بیان ہے عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذُكِرَ ذٰلِكَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا ذَاكُمْ قُلْنَا الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْمَرْاَةُ فَيُصِيْبُهَا وَيَكْرَهُ الْحَمْلَ وَتَكُوْنُ
لَهُ الْاَمَةُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ
ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ذکر ہوا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بات کا آپنے فرمایا
کیا ذکر ہوتا ہے تم مین ہمنے عرض کیا کسی شخص کی عورت ہے اور اوس سے وہ قربت کرتا ہے اور عورت کا حاملہ ہونا
نہین چاہتا اور اسیطرح لونڈی کے پاس جاتا ہے اور نہین چاہتا کہ اوسکو اوس سے حمل رہ جاوے آپنے فرمایا کچہ گناہ
نہین تمپر ایسا کرنا یعنی اگر انزال باہر نکالکر کرو تو کچہہ برا نہین اسواسطے کہ وہ قدر ہے **ف** یعنی نطفہ کا قرار پانا
اللہ تعالی کی طرف سے معین و مقرر ہو چکا ہے اوسمین کسیکی کارستانی نہین چلتی اگر اللہ کو حمل ٹھیرانا ہوگا تو تمکو اسکا م
اوسوقت نہ رہیگا اور شقی کو تم باہر ڈالسکو گے اور اسکا متے یہہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ جب باہر جاری ہیگا تب نطفہ نہ ٹھیرنگی حالانکہ یہہ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ
الزُّرَقِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ تُرْضِعُ
وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَا قَدْ قُدِّرَ فِي الرَّحِمِ سَيَكُوْنُ
ترجمہ ابوسعید زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے پوچہا رسول اللہ علیہ وسلم سے نطفہ بیکار کرنیکا مسئلہ اور
کہنے لگا مین حمل ٹھیرانا نہین چاہتا اور میری جورو لڑکے کو دودہ پلاتی ہے آپنے فرمایا جو کچہہ پہلے سے رحم مین کہا گیا
ہے وہ ہو دیگا یعنی تقدیر کا لکہا جو ہوگا وہ ہرگز نہ مٹیگا **حَقُّ الرَّضَاعِ وَحُرْمَتُهُ** رضاعت کا حق
کیا ہے اور کیونکر ادا ہو سکتا ہے عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّيْ
مَذِمَّةَ الرَّضَاعِ قَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ ترجمہ حجاج نے کہا یا رسول اللہ رضاعت کا حق میرے سے کیونکر
ادا ہو فرمایا ایک غلام یا لونڈی دینے سے دودہ پلانے کو ایک غلام یا لونڈی مول لیکر دیوے تا وہ اوسکی
خدمت کرے **اَلشَّهَادَةُ فِي الرَّضَاعِ** ثابت ہونا رضاعت کا گواہی سے عَنْ عُقْبَةَ قَالَ تَزَوَّجْتُ
امْرَاَةً فَجَاءَتْنَا امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنِي امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ
اَرْضَعْتُكُمَا فَاَعْرَضَ عَنِّيْ فَاَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ اِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ
زَعَمَتْ اَنَّهَا قَدْ اَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ ترجمہ عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا مین نے ایک
عورت سے پہر آئی ایک عورت حبشن اور کہنے لگی مین نے تم دونون کو دودہ پلایا ہے مین آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پاس اور خبر دی آپکو قصے کی اور بیان کیا مین نے آپکے روبرو فلانی عورت جو فلان کی بیٹی ہے مین نے اوس سے نکاح کیا پھر آئی ایک عورت حبشن اور کہنے لگی مین نے تم دونون کو دودہ پلایا آپ نے میری طرف سے منہہ پھیر لیا پھر مین آپکے منہ کیطرف آیا اور کہا مین نے وہ جہوٹی ہے آپنے فرمایا کیسی اوسکو جہوٹی کہین وہ اقرار کرتی ہے کہ تم دونون کو اوس نے دودہ پلایا ہے تو چھوڑ دے اوسکو یعنی جسے تو نے نکاح کیا ہے **نکاح ما نکح الآباء**

باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنیوالا کیا حکم ہے عن البراء قال لقیت خالی ومعہ الرایۃ فقلت این ترید

قال ارسلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل تزوج امرأۃ ابیہ من بعدہ ان اضرب عنقہ او اقتلہ ترجمہ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ملاقات ہوئی میری ماموں سے اور اونکے پاس ایک جہنڈا بہی تہا مین نے کہا کہان کا ارادہ ہے آپکا اونہون نے فرمایا مجہکو بہیجا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کیطرف اوسکی گردن مارنے کو اور گردن مارنیکا سبب یہہ ہے کہ اوس نے نکاح کر لیا ہے اپنے باپ کی جورو سے اوسکے مرنیکے بعد عن البراء

عن ابیہ قال اصبت عمی ومعہ رایۃ فقلت این ترید فقال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل نکح امرأۃ ابیہ فامرنی ان اضرب عنقہ واخذ مالہ ترجمہ براء اپنے باپ سے روایت کرتے ہین ملا مین اپنے چچا سے اور اونکے پاس ایک بہالا تہا مین نے پوچہا آپ کہان جاتے ہین اونہون نے فرمایا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا ہے ایک آدمی کیطرف اوسنے نکاح کر لیا ہے اپنے باپ کی جورو سے اوسکی گردن مارنے کو اور فرمایا ہے کہ لیلون اوسکا مال **تاویل قول اللہ عز وجل والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم** بیان آیت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم کا یعنی اسکا شان نزول کہان اور کسوقت ہوا ہے عن ابی سعید الخدری ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث جیشا الی اوطاس فلقوا عدوا فقاتلوھم وظھروا علیھم فاصابوا لھم سبایا لھن ازواج فی المشرکین فکان المسلمون تحرجوا من غشیانھن فانزل اللہ عز وجل والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم ای ھذا لکم حلال اذا انقضت عدتھن ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا لشکر اوطاس کیطرف جو نام ہے ایک مقام کا طائف مین پہر مقابلہ ہوا دشمن سے اور مارا اونکو اور غالب آئے پہر مشرکون پر اور ہاتہہ لگین ہمکو بندیان اور اونکے خاوند مشرکون مین بچ گئے تہے یعنی عورتین ہاتہہ آئین مسلمانون نے اونکے ساتہہ صحبت کرنے سے پرہیز کیا پہر اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہہ آیت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنی حرام ہین تمپر وہ عورتین جو نکاح مین ہین دوسرے آدمیون کے لیکن اوس وقت حرام نہین جب تم مالک ہوجاؤ اونکے اور اس حدیث مین جو تفسیر آئی ہے اوس سے بہی یہی معنی نکلتے ہین اور وہ تفسیر یہہ ہے یعنی یہہ عورتین

تمکو حلال ہین عدت گذر جانے پر کیونکہ جب یہہ عورتین جہاد مین پکڑی گئین تو لونڈیان ہوگئین اگرچہ اونکے خاوند
کافر زندہ ہون پر عدت کے بعد مسلمان اون سے صحبت کرسکتے ہین) **باب الشغار** بیٹی یا بہن کے مہر کے
نکاح کرنیکی ممانعت کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشغار **ترجمہ** ابن عمر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے **ف** شغار کے یہہ معنی ہین وہ شخص ایسے
نکاح کرلین مثلاً ایک شخص اپنی لڑکی کو دوسرے سے نکاح کردے اور اسکے مہر کے بدلے مین اپنے داماد کی بہن کو نکاح
کرلیوے ایسا دستور جاہلیت کے زمانے مین تھا اسلام کی برکت سے نکاح کرنا حرام ہوگیا **عن** عمران بن حصین ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ومن انتہب نہبۃ
فلیس منا **ترجمہ** عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جلب ہے
اسلام مین اور نہ جنب اور نہ شغار اور جس نے لوٹ کی وہ نہین ہم مین سے **ف** جلب کو کہتے ہین مال منگوانا صدقہ
کے پاس اپنے ہان مال والون کو تکلیف دیتی ہے اور گھوڑ دوڑ مین اپنے گھوڑے کے پیچھے رہنا اور اسکو ڈرانے کے لیے کوئی کود
لگے تاکہ تیز دوڑے اور جنب یہہ کہ دوسرا گھوڑا اپنا ساتھ رکھے جب وہ گھوڑا تھک جاوے جسپر سوار تھا تو دوسرے پر چڑھ جاوے
یہہ بے ایمانی ہے اور شرط کے خلاف ہے **عن** انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا جلب ولا جنب
ولا شغار فی الاسلام **ترجمہ** اوپر گذرا **تفسیر الشغار** شغار کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الشغار والشغار ان یزوج الرجل ابنتہ علی ان یزوجہ
ابنتہ ولیس بینہما صداق **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
شغار سے اور شغار اسکو کہتے ہین کہ نکاح کردے کوئی شخص اپنی لڑکی کا دوسرے سے اس شرط پر کہ وہ نکاح کردے
اپنی لڑکی کا اسکے ساتھ اور دونو عورتون کا کچھ بھی مہر مقرر نہو **عن** ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن الشغار قال عبید اللہ والشغار کان یزوج الرجل ابنتہ علی ان
یزوجہ اختہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے روایت
کیا عبید اللہ نے جو راوی ہین حدیث کے شغار کے معنی یہہ ہین کہ نکاح کردے کوئی آدمی اپنی لڑکی کا
اس شرط پر کہ نکاح کردے وہ دوسرا آدمی اپنی بہن کا اس سے **التزویج علی سور من القرآن** قرآن کی
سورتین سکھانے پر نکاح کرنے کا بیان **عن** سہل بن سعد ان امرأۃ جاءت الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فصعد النظر الیہا وصوبہ ثم طأطأ رأسہ فلما رأت انہ لم یقض
فیہا شیئا جلست فقام رجل من اصحابہ فقال یا رسول اللہ ان لم یکن لک بہا حاجۃ
فزوجنیہا قال ہل عندک من شیء فقال لا واللہ ما وجدت شیئا فقال انظر ولو

خاتمًا من حديد فذهب ثم رجع فقال لا والله يا رسول الله ولا خاتمًا من حديد ولكن هذا
إزاري قال سهل ما له رداء فلها نصفه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تصنع بإزارك إن لبسته
لم يكن عليها منه شيء وإن لبسته لم يكن عليك منه شيء فجلس الرجل حتى طال مجلسه ثم
قام فرآه رسول الله صلى الله عليه وسلم موليًا فأمر به فدعي فلما جاء قال ماذا معك
من القرآن قال معي سورة كذا وسورة كذا عددها فقال هل تقرؤهن عن ظهر قلب قال نعم
قال ملكتها بما معك من القرآن ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آپنے اوسکو نظر اوٹھا کر خوب دیکھا پھر سر مبارک نیچے کر لیا عورت نے دیکھا کہ آپ اوسکو کچھ نہیں فرماتے تو بیٹھ گئی
اتنے میں کھڑا ہوا ایک آدمی اصحابیوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپکو اس
عورت کی خواہش نہیں تو میرے ساتھ اسکا نکاح کرا دو آپنے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے اوسنے کہا نہیں خدا کی
قسم یا رسول اللہ مجھکو کچھ بھی میسر نہیں آپنے فرمایا دیکھہ جا کر لا اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو وہ گیا اور لوٹ کر آیا اور کہنے
لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ لوہے کی انگوٹھی تک بھی نہیں ملی لیکن یہہ میرا تہبند حاضر ہے آدھا اوسکو دیدونگا آپنے فرمایا
یہہ تیری ازار لیکر کیا کریگی اگر تو اسکو پہنے تو اوسکے لیے کچھ نہیں اور جو وہ پہنے تو تو ننگا رہے وہ آدمی دیر تک بیٹھا
رہا پھر اوٹھکر چلا دیکھا اوسکی طرف آپنے جاتے وقت آپنے حکم کیا وہ بلایا گیا جب وہ آیا آپنے پوچھا اوسکو تجھکو کچھ قرآن
میں سے بھی معلوم ہے اوسنے کہا مجھکو فلانی سورت فلانی سورت یاد ہیں آپنے فرمایا حفظ پڑھ سکتا ہے اوسنے کہا
ہاں آپنے فرمایا تیرے قبضے میں کر دیا میں نے اس عورت کو اس قرآن کے بدلے جو تجھکو یاد ہے ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ مہر کی کمی کی کوئی حد نہیں ایک پیسے سے لیکر ہزار روپیہ تک ہو سکتا ہے

التزوج على الإسلام

نکاح کرنا اس شرط پر کہ مسلمان ہو جاوے مرد عن أنس قال تزوج أبو طلحة أم سليم فكان صداق
ما بينهما الإسلام أسلمت أم سليم قبل أبي طلحة فخطبها فقالت إني قد أسلمت
فإن أسلمت نكحتك فأسلم فكان صداق ما بينهما ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح
کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سے اور تھا مہر اونکے درمیان اسلام مسلمان ہوئی ام سلیم پہلے ابو طلحہ سے پیغام بھیجا ابو طلحہ نے ام سلیم
کو ام سلیم نے جواب دیا میں تو مسلمان ہو چکی اگر تم بھی مسلمان ہو جاؤگے تو میں تم سے نکاح کر لونگی پھر مسلمان ہو ابو طلحہ
اور مہر اوسکا اسلام ہوا عن أنس قال خطب أبو طلحة أم سليم فقالت والله ما مثلك يا أبا طلحة
يرد ولكنك رجل كافر وأنا امرأة مسلمة ولا يحل لي أن أتزوجك فإن تسلم فذاك
مهري وما أسألك غيره فأسلم فكان ذلك مهرها قال ثابت فما سمعت بامرأة قط كانت
أكرم مهرًا من أم سليم الإسلام فدخل بها فولدت له ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیام

پیام کیا ابوطلحہ نے ام سلیم سے نکاح کے لئے کہا ام سلیم نے قسم ہے اللہ کی نہیں ہے تو اے ابوطلحہ رد کرنیکے قابل
(یعنی تیری بات ٹالی جاویگی) مگر اسواسطے کہ تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں میرے لئے حلال اور جائز نہیں
ہے کہ تجھسے نکاح کروں ہاں اگر تو مسلمان ہو جاویگا پس تیرا مسلمان ہونا تیرا مہر ہوگا یعنی اور کچھ مہر مقرر نہیں
کرتی اسلام لانا ہی مہر کی جگہ سمجھونگی اور تیرے سے اور کسی چیز کی درخواست نہیں پھر مسلمان ہوگئے ابوطلحہ
اور مہر وہی رہا ثابت جو انس رضہ کے بعد کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نہیں سنی کوئی ایسی عورت جسکا
مہر بزرگ اور بہتر ہوا ام سلیم کے مہر سے کیونکہ ام سلیم کا مہر اسلام تہا اور اسلام سے بڑھکر کونسی چیز ہو سکتی ہے
اور ابوطلحہ نے اونسے تربیت کی اور بچے پیدا ہوئے ابوطلحہ کے نطفے سے **اَلتَّزْوِيجُ عَلَى الْعِتْقِ**
آزاد کرنیکو مہر ٹہیرا کر نکاح کر لینے کا بیان **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَهُ صَدَاقَهَا ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے
کہ تحقیق رسول اللہ نے آزاد کیا صفیہ کو اور بنایا اوسکو مہر اوسکا **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلعم أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا ترجمہ انس رضی اللہ
آزاد کیا صفیہ کو رسول اللہ نے اور آزادی کو اوس بیبی کا مہر ٹہیرایا **عِتْقُ الرَّجُلِ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا**
آزاد کرنا لونڈی کو اور پھر نکاح کر لینا اوس سے کیسا ہے اور کتنا اجر کہتا ہے **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ
أَدَبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَعَبْدٌ يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَمُؤْمِنُ
أَهْلِ الْكِتَابِ ترجمہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں جنکو دوہرا
اجر اور ثواب ہے پہلا وہ آدمی جسکی پاس لونڈی ہوا اور ادب دیا ہوا وسکو جیسا کہ ادب دینے کا حق ہے اور علم
پڑہایا اسکو جیسا کہ علم پڑہانیکا حق ہوتا ہے یعنی علم و ادب میں اوسکو لایق و فایق کیا ہوا اور پھر آزاد کر نیکی بعد
اوس سے نکاح کر لیو ہے اور دوسرا غلام جو آزاد کرے حق خدمت اپنے میاں کا اور حق اللہ تعالیٰ کا اور تیسرا اہل کتاب
جو ایمان لایا ہو **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا
فَلَهُ أَجْرَانِ ترجمہ ابوموسیٰ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے آزاد کیا اپنی باندی کو اور پھر اوس سے
نکاح کر لیا اوسکو دو اجر ہیں یعنی ایک تو آزاد کرنیکا دوسرا اوس سے نکاح کر لینے کا **اَلْقِسْطُ فِي الْأَصْدِقَةِ**
مہر وں میں انصاف اور عدل کرنیکا بیان **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ
أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا
فَتُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا
فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ
يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فِيهِنَّ

فانزل الله عز وجل ويستفتونك في النساء قل الله يفتيكم فيهن الى قوله وترغبون ان
تنكحوهن قالت عائشة والذي ذكر الله انه يتلى في الكتاب الاية الاولى التي فيها قال
وان خفتم الا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء قالت عائشة وقول الله في
الاية الاخرى وترغبون ان تنكحوهن رغبة احدكم عن يتيمته التي تكون في حجره حين
تكون قليلة المال والجمال فنهوا ان ينكحوا ما رغبوا في مالها من يتامى النساء الا
بالقسط من اجل رغبتهم عنهن ۔ ترجمہ عروہ بن زبیر سے روایت ہے انہوں نے اس آیت کی تفسیر حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سے پوچھی اور روایت یہ ہے وان خفتم ان لا تقسطوا في اليتامى فانكحوا ما طاب لكم من النساء
یعنی اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کروگے یتیم لڑکیوں کے حق میں تو نکاح کرو جو تمکو خوش آویں عورتیں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا اے میری بہن کے بیٹے اس آیت میں اون یتیم لڑکیوں کا بیان ہے جو پرورش پاتی ہیں اپنے والیوں کے پاس اور
وہ لڑکیاں حصہ رکھتی ہیں مال میں جو پہنچا ہے ورثے کے سبب سے اونکو والیوں نے اونکی صورت اور مال دیکھکر یوں چاہا
کہ اونکو اپنے نکاح میں لیلویں مگر اونکو مہر سے کمتر جتنا اونکو غیر آدمی دے سکتا ہے یعنی اگر آپ اون سے نکاح نکریں اور دوسرے سے
اونکا نکاح کردیں تو دوسرا مہر زیادہ دیگا پروا لیجیا چاہتے کہ بے انصافی کرکے تھوڑے مہر پر آپ اون سے نکاح کرلیں
اللہ جل شانہ کی طرف سے اونکو ممانعت آئی اونکے ساتھ کم مہر پر نکاح کرنیسے اور حکم ہوا اگر تم اون سے نکاح کرنا چاہتے ہو
تو انصاف کرو اونکے معاملے میں اور اعلا درجہ کا مہر مقرر کرو ان کا اور نہیں تو جسکو تمہارا جی چاہے اوسکو کرلو انکے سوا
پھر فرمایا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بعد اس قصے کے لوگوں نے استفتا کیا یعنی پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسی معاملے میں پھر اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہ آیت ويستفتونك في النساء قل الله يفتيكم
فيهن الى قوله وترغبون ان تنكحوهن یعنی تجھسے رخصت مانگتے ہیں عورتوں کی تو کہہ اللہ تمکو رخصت دیتا
ہے اونکی اور وہ جو تمکو سناتے ہیں کتاب میں سو حکم ہے یتیم عورتوں کا جنکو تم نہیں دیتے جو اونکا مقرر ہے اور
چاہتے ہو کہ اون کو نکاح میں لو اور حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں اس پچھلی آیت میں اللہ تعالی نے وما
يتلى عليكم في الكتاب جو فرمایا ہے اوس سے پہلی آیت مراد ہے یعنی وان خفتم ان لا تقسطوا في اليتامى
فانكحوا ما طاب لكم من النساء اور دوسری آیت میں فرمایا وترغبون ان تنكحوهن اس آیت میں
یہہ غرض ہے کہ جو یتیم لڑکیاں تمہاری پرورش میں ہیں اگر مال اور جمال وحسن میں گھٹی ہوں تو تم اونکی طرف رغبت
نہیں کرتے اسیواسطے تمکو منع ہوگیا اون سے نکاح کرنا جنسے تم رغبت کرتے ہو کیونکہ باوجود خواہش کے اونکا مہر پورا
مقرر نکرنا بے انصافی کی بات ہے شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے فائدے سے ان آیتوں کا مضمون خوب واضح
ہوجائیگا ف اس سورت کے اول میں تقید تھا یتیم کے حق کا اور فرمایا تھا کہ لڑکی یتیم جسکا والی ہیں گر

چچا کا بیٹا اگر جانے کہ مین اوسکا حق ادا نکرونگا تو آپ اوسکو نکاح مین نہ لائے کسی اور کو کردے کہ آپ اوسکا حامی تی
رہے تو مسلمانون نے ایسی عورتون کو نکاح مین لانا موقوف کیا پہر دیکہا کہ بعضی جگہہ لڑکی کے حق مین بہتر ہے کہ اپنا والی
ہی نکاح مین لادے جو وہ اوسکی خاطر کریگا غیر نہ کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت مانگی اوسپر یہہ آیت اوتری رخصت
ملی اور فرمایا کہ وہ جو کتاب مین منع سنایا تہا سو جب ہے کہ اونکا حق پورا نہ دو اور یتیم کے تاکید نہی اور جو بہلائی کیا چاہو
تو رخصت ہے عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ نَعَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلٰى اثْنَتَيْ عَشَرَةَ اَوْقِيَةٍ وَنَشٍّ وَذٰلِكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے پوچہا
مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا باندہا مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ١٢ بارہ اوقیہ اور نش کا اور ہوئی درہم
اوسکے پانسو ف (نش) بارہ ماشہ کے روپیہ ہون تو ایک سو اکتیس روپیہ مہر ہوتے ہین عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ
الصِّدَاقُ اِذَا كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ اَوَاقٍ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے تہا مہر زمان مبارک مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس اوقیہ عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
اَلَا لَا تَغْلُوْا صُدُقَ النِّسَاءِ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا اَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ
اَوْلَاكُمْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً مِنَ النِّسَائِهِ وَلَا اُصْدِقَتِ امْرَاَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ اَكْثَرَ
مِنِ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ اَوْقِيَةً وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُغْلِيْ بِصَدُقَةِ امْرَاَتِهِ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِيْ
نَفْسِهِ وَحَتّٰى يَقُوْلَ كُلِّفْتُ لَكُمْ عِلْقَ الْقِرْبَةِ وَكُنْتُ غُلَامًا عَرَبِيًّا مُوَلَّدًا فَلَا اَدْرِيْ
مَا عِلْقُ الْقِرْبَةِ قَالَ وَاُخْرٰى يَقُوْلُوْنَهَا لِمَنْ قُتِلَ فِيْ مَغَازِيْكُمْ اَوْ مَاتَ قُتِلَ فُلَانٌ
شَهِيْدًا اَوْ مَاتَ فُلَانٌ شَهِيْدًا وَلَعَلَّهُ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اَوْقَرَ عَجُزَ دَابَّتِهِ اَوْ دَفَّ رَاحِلَتِهِ
ذَهَبًا اَوْ وَرِقًا يَطْلُبُ التِّجَارَةَ فَلَا تَقُوْلُوْا ذَاكُمْ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مَاتَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ ترجمہ ابو عجفا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبردار نہ غلو اور زیادتی کیا کرو مہرون مین عورتون کے کیونکہ اگر ہوتا یہہ کام کچہہ عزت کا دنیا
مین یا پرہیزگاری کا اللہ تعالی کے نزدیک تو ہوتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم سب سے پہلے مستحق اسبات کے اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا اور کسی لڑکی کا مہر اس سے زیادہ یعنی جسکے مقدار بارہ اوقیہ ہوتے ہین نہین
مقرر فرمایا اور آدمی زیادتی اور غلو کرتا ہے اپنی جورو کے مہر مین یہانتک کہ اوسکو دشمنی ہوجاتی ہے اپنی بی بی سے
یہانتک کہ وہ کہتا ہے مین نے تمہارے لئے تکلیف اوٹہائی مشک کی رسی کے لئے بہی (یہہ ایک مثل ہے عربی زبان مین
اوس سے مقصود یہہ ہے کہ مجہکو تمہارے لئے بڑی مصیبت اوٹہانا پڑی مشک کی رسی ہی مین ہی لا یا اور ایک روایت مین
عرق القربۃ ہے یعنی مجہے پسینا آیا جیسے مشک پسیجنی سے تکلیف ہو) ابو العجفاء نے کہا مین ایک لڑکا تہا مولد

(یعنی خالص عرب نہ تہا) تو مین نہین سمجہا کہ علق القربہ کیا ہے حضرت رضی اللہ عنہ نے کہا ایک اور بات لوگ کہا کرتے ہین جو مارا جاوے تمہارا لڑائیون مین یا مرجاوے تو کہتے ہین وہ شہید مارا گیا یا شہید مرا اور شاید اوسنے اپنے اونٹ کے سرین پر بوجہ لادا ہوا یا کجاوے پر سونے چاندی کا سوداگری کے لئے (یعنی اوسکی نیت خالص جہاد کی نہو) تو ایسا مت کہو بلکہ اوسطرح کہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تہے جو شخص مارا جاوے یا مرجاوے اللہ کی راہ مین وہ جنت مین جاویگا (اور کسی شخص خاص کے بارہ مین کچہہ نہ کہو اللہ جانتا ہے اوسکی نیت کیا تہی) عن

ام حبیبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تزوجھا وھی بارض الحبشۃ زوجھا النجاشی و امھرھا اربعۃ آلاف وجھزھا من عندہ وبعث مع شرحبیل بن حسنۃ ولم یبعث الیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیء وکان مھر نسائہ اربع مائۃ درھم ترجمہ حضرت ام حبیبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے نکاح کیا اور وہ حبش کے ملک مین تہین نکاح بادشاہ نے جسکا نام نجاشی تہا نکاح کرکے جہیز وغیرہ اپنی طرف سے دیا اور چار ہزار مہر مقرر کیا تہا اور شرحبیل بن حسنہ کے ہمراہ دیکے بہجوادیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی ام حبیبہ کو ایک حبہ نہین بہیجا تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ازواج مطہرات کا مہر چارسو درہم تہے **التزویج علی نواۃ من ذھب**

سونے کی ایک نواۃ پر نکاح کرنا (نواۃ کہجور کی کہٹلی یا پانچ درہم برابر تول) عن انس بن مالک ان عبد الرحمن بن عوف جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ انہ تزوج امرأۃ من الانصار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم سقت الیھا قال زنۃ نواۃ من ذھب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولم ولو بشاۃ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ سے روایت ہے آئے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسوقت اونکے کپڑے یا بدن پر زرد دہبہ لگا ہوا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اونہون نے کہا مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے پہر اپنے فرمایا کیا مہر دیا تونے عبد الرحمان بن عوف نے عرض کیا ایک نواۃ سونا اپنے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہی ہو ف اہل حساب کی اصطلاح مین نواۃ پانچ درہم کے وزن کو کہتے ہین عن انس یقول قال عبد الرحمن بن عوف راٰنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی بشاشۃ العرس فقلت تزوجت امرأۃ من الانصار قال کم اصدقتھا قال زنۃ نواۃ من ذھب ترجمہ انس سے روایت ہے عبد الرحمان بن عوف بیان کرتے تہے دیکہا مجہپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی خوشی کا نشان اوس وقت مین نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مینے نکاح کیا ہے ایک انصاری عورت سے اپنے پوچہا مہر کتنا باندہا اوسکا عبد الرحمان نے کہا ایک نواۃ سونے کا عن

عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ نکحت علی صداق او حباء او عدۃ قبل عصمۃ

عن ابیہ عن جدہ ... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

النكاح فهو لها وما كان بعد عصمة النكاح فهو لمن أعطيه وأحق ما أكرم عليه الرجل ابنته أو أخته

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت نے نکاح کیا مہر پر یا بخشش پر یا کسی وعدے پر نکاح سے پہلے تو وہ سب چیزیں عورت کی ہیں اور جو کچھ بعد عقد نکاح کے ہوگا وہ دینے والے کا حق ہے اور آدمی کی عزت اور بزرگی بیٹی اور بہن کے سبب سے ہے یعنی اگر بیٹی اور بہن کو دینے دلانے سے خوش کرے تو سزاوار تحسین اور آفرین کا ہوگا ف یعنی نکاح سے پہلے یعنی نکاح باندھنے سے پہلے جو کچھ عورت کو دیا یا دینے کا اقرار کیا وہ عورت کا مال ہوگیا اوس میں خاوند وغیرہ کا کچھ دخل نہیں اور جو کچھ بعد نکاح بندھنے کے عورت کو دیا جاتا ہے وہ دینے والے کا حق ہے یعنے اوس میں دینے والیکا دعوی چل سکتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سسرال والوں کے ساتھ احسان کرنا چاہیے

إباحة التزوج بغير صداق

بغیر مہر کے نکاح کرنیکی اباحت اور جواز کا بیان

عن علقمة والأسود قالا أتي عبد الله في رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها فتوفي قبل أن يدخل بها فقال عبد الله سلوا هل تجدون فيها أثرا قالوا يا أبا عبد الرحمن ما نجد فيها يعني أثرا قال أقول برأيي فإن كان صوابا فمن الله لها كمهر نسائها لا وكس ولا شطط ولها الميراث وعليها العدة فقام رجل من أشجع فقال في مثل هذا قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم فينا في امرأة يقال لها بروع بنت واشق تزوجت رجلا فمات قبل أن يدخل بها فقضى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بمثل صداق نسائها ولها الميراث وعليها العدة فرفع يديه وكبر قال أبو عبد الرحمن لا أعلم أحدا قال في هذا الحديث الأسود غير زائدة

ترجمہ علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک مقدمہ عبداللہ بن مسعود کے پاس اسطرح کا کہ نکاح کیا ایک آدمی نے کسی عورت کے ساتھ اور مہر کا کچھ ذکر نہ آیا تھا یعنے مہر کی تعین نکی اور بغیر صحبت کے نکلے مرگیا عبداللہ بن مسعود نے کہا لوگوں سے پوچھو تمکو معلوم ہے اس مسئلہ میں کوئی حدیث لوگوں نے کہا ہمکو معلوم نہیں عبداللہ بن مسعود نے کہا میں اپنی عقل سے کہونگا اگر ٹھیک پڑا تو اللہ کی طرف سے ہے یہہ کہکر فرمایا اوس عورت کو مہر مثل دینا چاہیے یعنے جیسے مہر اوس عورت کے کنبے اور قبیلے میں دوسری عورتوں کا ہے جو اس عورت کے ہم عمر ہیں ویسا ہی مہر اس عورت کا ہے بغیر زیادتی اور نقصان کے اور اس عورت کا حصہ ملیگا ترکے میں بھی ہے اور اسکو عدت بھی گذارنا چاہیے یہہ بات سنکر ایک آدمی اوٹھہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اسیطرح ہماری قوم کی عورت کا قضیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چکایا تھا اوس عورت کو بروع بنت واشق کہتے تھے ایک آدمی سے نکاح کیا اوس نے پھر وہ مرگیا اوسکو ہمبستر ہونا بھی نصیب نہوا پھر اوسکے لئے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مہر کا جو تھا اوس عورت کے یہاں دوسری عورتوں کا مہر و مماثل کیا اوس عورت کو میراث میں اور حکم کیا اوسکو لئے عدت کا یہہ بات سنکر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

اچھا ہوا تھا سے اور اللہ اکبر کہا یعنی خوش ہوئے (کہ اونکا فیصلہ صحیح نکلا) امام نسائی نے کہا اس حدیث میں اسود کا ذکر
کسی نے نہیں کیا سوا زائدہ کے عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَمَاتَ
عَنْهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَاخْتَلَفُوا إِلَيْهِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ لَا يُفْتِيهِمْ ثُمَّ قَالَ
أَرَى لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَشَهِدَ مَعْقِلُ بْنُ
سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ مِثْلَ مَا قَضَيْتَ
ترجمہ علقمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آیا ایک عورت کا جھگڑا نزدیک عبداللہ بن مسعود کے اور وہ جھگڑا
یہہ تھا ایک عورت کو کسی شخص نے نکاح کیا تھا اور اوسکا مہر مقرر نہ کیا اور نہ اوس سے صحبت کی ویسے ہی مر گیا لوگ عبداللہ
بن مسعود کے پاس اس مسئلہ کے دریافت کرنیکو لئے قریب ایک مہینے کے پھرتے رہے عبداللہ بن مسعود نے اونکو فتوی نہ دیا
آخر ایک روز فرمانے لگے میری رائے میں آتا ہو کہ اوس عورت کا مہر اوسکے کنبے کی عورتوں کی مانند ہے نہ کم اور نہ
زیادہ اور اوس کے لئے میراث بھی ہے اور عدت بیٹھنا اوسکو لازم ہے عبداللہ بن مسعود کی بات پر معقل بن سنان
نے گواہی دی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع واشق کی بیٹی کا جھگڑا اسیطرح فیصلہ کیا تھا جیسا تمنے فیصلہ
کیا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا قَالَ لَهَا الصَّدَاقُ
وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ فَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَضَى بِهِ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ ترجمہ حکم کیا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اوس آدمی کے مقدمہ میں جس نے نکاح
کیا تھا ایک عورت سے اور نہ مہر مقرر کیا اوسکا اور نہ اوس سے صحبت کی اسطرح کا حکم کہ دلایا جاوے ایسی عورت کو مہر اور
میراث اور لازم ہے اوسپر عدت یہہ سنکر معقل بن سنان نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح حکم
فیصلہ کیا جھگڑے میں بروع کے جو بیٹی تھی واشق کی عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ ترجمہ علقمہ نے عبداللہ
بن مسعود سے اسیطرح اور بھی روایت کی ہے عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوا إِنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ
امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَجْمَعْهَا إِلَيْهِ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا سُئِلْتُ مُنْذُ
فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هَذِهِ فَأْتُوا غَيْرِي فَاخْتَلَفُوا إِلَيْهِ فِيهَا
شَهْرًا ثُمَّ قَالُوا لَهُ فِي آخِرِ ذَلِكَ مَنْ نَسْأَلُ إِنْ لَمْ نَسْأَلْكَ وَأَنْتَ مِنْ جِلَّةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْبَلَدِ وَلَا نَجِدُ غَيْرَكَ قَالَ سَأَقُولُ فِيهَا بِجَهْدِ رَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ
اللَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْهُ بَرِيئَانِ أُرَى أَنْ
أَجْعَلَ لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ
عَشْرًا قَالَ وَذَلِكَ بِسَمْعِ أُنَاسٍ مِنْ أَشْجَعَ فَقَامُوا فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَضَيْتَ بِمَا قَضَى بِهِ

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی امْرَأَۃٍ مِنَّا یُقَالُ لَھَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ قَالَ فَمَا رُئِیَ عَبْدُ اللّٰہِ فَرِحَ فَرْحَتَہٗ یَوْمَئِذٍ اِلَّا بِاِسْلَامِہٖ ترجمہ علقمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین آپ کے کسی قوم کے لوگ عبداللہ بن مسعود کے پاس اور کہنے لگے نکاح کیا تھا کسی آدمی نے کسی عورت سے نہ اوسکا مہر مقرر کیا اور نہ اوس سے صحبت کی اور مرگیا وہ عبداللہ بن مسعود یہ سنکر کہنے لگے ایسی مشکل بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سے آجتک کسی نے مجھ سے نہین پوچھی تہی تم کسی اور کے پاس جاؤ غرض ان لوگون نے انکا پیچہا ایک مہینے تک کیا اور آخر کہنے لگے ہم کسکے پاس جاوین اور کس سے پوچھین تمہارے جیسا بزرگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابون مین سے اس شہر مین کوئی نہین ہے عبداللہ بن مسعود رضہ نے فرمایا اب مین اپنی رائے کے زور سے بیان کرتا ہون اگر صواب اور درست ہوا تو اللہ کیطرف سے ہے جو وحدہ لاشریک ہے اور اگر خطا یا غلط ہوا تو میرا قصور ہے اور شیطان کا اللہ اور اوسکا رسول دونون خطا سے بری ہین میری سمجھ مین اوسکو اتنا مہر دینا چاہئے جتنا اوسکے کنبے والی عورتون کا مہر ہے نہ اوس سے کم اور نہ زیادہ اور اوسکے لئے میراث بہی ہے اور اوسکو عدت گزارنا چاہئے چار مہینے دس دن اور کہا یہہ مسئلہ سنا چند لوگون نے اشجع سے پہر اوٹھ کہڑے ہوے سب لوگ اور کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہین کہ آپنے ایسا فیصلہ کیا ہے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری قوم کی عورت کا فیصلہ کیا تہا اور اوس عورت کا نام بروع واشق کی بیٹی کرکر مشہور تہا راوی کہتا ہے ایسا خوشی مین عبداللہ کو کبھی نہ دیکھا تہا مگر اسلام لانیکے وقت مین یعنی یہہ بات سنکر عبداللہ بن مسعود رضہ بہت خوش ہوے کیونکہ اونکی راے مطابق ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے

ھِبَۃُ الْمَرْأَۃِ نَفْسَھَا بِغَیْرِ صَدَاقٍ

بیان ایسی عورت کا جس نے ہبہ اور بخشش کیا اپنے تئین بغیر مہر کے

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَتْہُ امْرَأَۃٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ وَھَبْتُ نَفْسِیْ لَکَ فَقَامَتْ قِیَامًا طَوِیْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِیْھَا اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَکَ بِھَا حَاجَۃٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ عِنْدَکَ شَیْءٌ قَالَ مَا اَجِدُ شَیْئًا قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِیْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَۃُ کَذَا وَسُوْرَۃُ کَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ قَدْ زَوَّجْتُکَھَا عَلٰی مَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ترجمہ سہل بن سعد رضہ سے روایت ہے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ مین بخش دیتی ہون اپنی جان آپکو پہر کہڑی رہی دیر تک اتنے مین اوٹہا ایک آدمی اور کہنے لگا اگر آپکو اس عورت کی خواہش نہین تو میرے ساتھ نکاح کرا دیجئے اسکا آپنے فرمایا تیرے پاس کچہہ ہے اوس نے کہا کچہہ نہین میسر مجہکو آپنے فرمایا اوسکو جا ڈہونڈ لا اگرچہ لوہے کی انگوٹہی ہو وہ ڈہونڈنے گیا اور کچہہ نہ لا اوسکو آپنے فرمایا اوسکو قرآن آتا ہے تجہکو اوس نے کہا ہان فلانی فلانی سورتین

آتی ہین مجھکو اور نام لیا اون سورتون کا آپنے فرمایا مین نے تیرا نکاح کردیا اس عورت سے اوس قرآن پر جو تجھکو یاد ہے

بَابُ اِحْلَالِ الْفَرْجِ

حلال کردینا فرج کا کسی کے لیے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهُ فَارْجُمْهُ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے لیے جسنے زنا کیا تھا لونڈی سے اپنی جورو کی یہہ فرمایا تھا اگر حلال کردی تھی اوس عورت نے یعنی اوسکی جورو نے وہ لونڈی اوسکے لیے تو مارونگا مین اوسکو سو کوڑے اور اگر حلال نہین کی تھی اوسکے لیے تو رجم کردونگا اوسکو ف کیونکہ جب مالک نے لونڈی کے فرج کسی کی حلال کردی تو وہ حلال نہین ہوتی مگر شبہہ کی وجہ سے زنا کی حد نہ پڑیگی اور سو کوڑے بطور تعزیر کے اوسکو مارے جاوینگے

عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَيُنْبَزُ قُرْقُورًا اَنَّهُ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ وَكَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهُ فَجُلِدَ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ فَكَتَبْتُ اِلَى حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ اِلَيَّ بِهٰذَا ترجمہ حبیب بن سالم سے روایت ہے آیا ایک جھگڑا النعمان بن بشیر کے پاس اوس آدمی کا جسکا نام عبدالرحمان تھا اور لوگون نے اوسکا نام قرقور بھی دہر لیا تھا وہ جھگڑا یہہ تھا وہ اپنی جورو کی لونڈی پر جا پڑا یعنی اوس سے زنا کرلیا نعمان بن بشیر کہنے لگے مین فیصلہ کرونگا اوسطرح جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور کہا نعمان بن بشیر نے اگر حلال کردی تھی لونڈی تیرے لئے تو کوڑے مارونگا مین تجھکو اور نہین تو رجم کرونگا تجھکو پتھرون کے ساتھ آخر یہہ ہوا سو کوڑے مارے اوسکو کیونکہ اوسکی جورو نے حلال کردی تھی اوسکو وہ لونڈی اور کہتے ہین مین نے حبیب بن سالم کو لکھا تھا اوس نے مجھکو یہی لکھہ بھیجا تھا

عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَجُلٍ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهُ فَاجْلِدْهُ مِائَةً وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهُ فَارْجُمْهُ ترجمہ اوپر گذر چکا ہے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا وَاِنْ كَانَ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا ترجمہ سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فیصلہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا کہ اوس نے زنا کیا تھا اپنی جورو کی لونڈی سے اسطرح پر اگر اوس نے زبردستی زنا کیا اوس سے تو آزاد ہوگی وہ لونڈی اور مرد کو دینی آئی ایک لونڈی اوسکی مانند یعنے مرد اوس لونڈی کے بدلے اپنی جورو کو اور لونڈی خرید کردے کیونکہ یہہ لونڈی بسبب زبردستی کے آزاد ہوگئی اور اگر مرد نے زبردستی نہین کی بلکہ لونڈی کی رضا سے یہہ کام ہوا تو وہ

لونڈی اوس مرد کی ہوگئی اور اوس لونڈی کے بدلے دوسری لونڈی اس لونڈی کی مانند مرد پر دینی واجب ہوگی
عن سلمة بن المحبق ان رجلا غشي جارية لامراته فرفع ذلك الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال ان كان استكرهها فهي حرة من ماله وعليه الشروى لسيدتها وان كانت طاوعته
فهي لسيدتها ومثلها من ماله ترجمہ سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زنا کیا ایک آدمی نے اپنی بیوی کی باندی
سے پہر آیا یہہ قضیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے فرمایا اگر زبردستی اور نارضامندی سے کیا اوس آدمی نے یہہ
کام تو وہ لونڈی آزاد ہوگئی اوس آدمی کے مال سے اور اوس لونڈی کی مالک یعنی بیوی کو یہہ شخص دوسری لونڈی
دلوے اوسکے بدلے میں اور اگر زبردستی نہیں کی بلکہ خوشی اور رضا سے ہوا یہہ کام تو یہہ لونڈی اوسکی رہی جسکی تہی
اور دوسری مانند اسکی مثل دینی واجب ہوئی اس مرد پر اپنے مال میں سے ف یہہ گویا جرمانہ ہے مرد پر کہ پرائی لونڈی
سے کیوں جماع کیا اور اوسکے بدلے اور ایک لونڈی خرید کر دینا پڑی اہل سنت کے نزدیک لونڈی کی شرمگاہ کسی کے لئے حلال
کرنا درست نہیں لیکن شیعہ اسکے نزدیک درست ہے تحریم المتعة متعہ کے حرام ہونیکا بیان عن الحسن وعبد الله
ابني محمد عن ابيهما ان عليا بلغه ان رجلا لا يرى بالمتعة باسا فقال انك تائه انه نهاني
رسول الله صلى الله عليه وسلم عنها وعن لحوم الحمر الاهلية يوم خيبر ترجمہ حسن اور عبد اللہ
جو دونوں بیٹے ہیں محمد کے وہ دونوں اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی یہہ خبر کہ کوئی آدمی ایسا
ہے جو متعہ کی کچھ حرمت نہیں سمجھتا فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو گمراہ ہے اسواسطے کہ منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خیبر کے دن اس سے اور گدہے کے گوشت سے عن علي بن ابي طالب ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم نهى عن متعة النساء يوم خيبر وعن لحوم الحمر الانسية ترجمہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ خیبر کے دن اور گوشت سے گدہوں کے
جو بستی ہوں یعنی گور خر نہو کیونکہ گور خر حلال ہے عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال نهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن متعة النساء قال ابن المثنى يوم حنين وقال هكذا حدثنا
عبد الوهاب من كتابه ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خیبر کے دن متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ اور ابن مثنی فرماتے ہیں حنین کے دن منع کیا اور ابن مثنی کہتے ہیں
یوں ہی حدیث بیان کی مجھکو عبد الوہاب نے اپنی کتاب میں سے عن سبرة الجهني انه قال اذن رسول الله
صلى الله عليه وسلم بالمتعة فانطلقت انا ورجل الى امراة من بني عامر فعرضنا عليها
انفسنا فقالت ما تعطيني فقلت ردائي وقال صاحبي ردائي وكان رداء صاحبي
اجود من ردائي وكنت اشب منه فاذا نظرت الى رداء صاحبي اعجبها واذا نظرت

إِلَیَّ أُعْجِبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا ترجمہ سبرہ روایت کرتی ہین اجازت دیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنیکی تو گیا مین اور ایک اور آدمی بنی عامر کے قبیلے کی ایک عورت کے پاس اور بیان کیا ہمنے اپنا ارادہ اوس سے وہ کہنے لگی کیا دو گے مجھکو مین نے کہا کہ چادر دیتا ہون اور میرے ساتھی نے بھی یہی کہا لیکن میرے ساتھ والے کے پاس چادر میری چادر سے اچھی تھی پر مین اوس سے عمر مین کم تھا اور جوان تھا اوس سے جب وہ عورت میرے ساتھ والے کی چادر کو دیکھتی تھی تو جھکتی اوسطرف اور جب مجھکو دیکھتی تھی تو اچھا معلوم ہوتا تھا مین اوسکو پھر آخر مجھکو کہنے لگی تو اور تیری چادر بس ہے مجھکو پھر مین نے تین دن رہا اوسکو بعد اوس کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے پاس متعہ والی عورتین ہین اونکو چاہیے کہ نکالدین اون عورتون کو

إِعْلَانُ النِّكَاحِ بِالصَّوْتِ وَضَرْبِ الدُّفِّ

شہرت نکاح کی آواز سے اور دف بجانیکے ساتھ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ ترجمہ محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نکاح اور حرام کی تمیز آواز اور دف سے ہوتی ہے **ف** یعنی نکاح کو چوری اور چھپا کر نکرنا چاہیے کیونکہ ظاہر کرنیکی بات اگر کوئی چھپا کر کریگا تو سوائے حرام کے اور کیا ہوگا اور کچھ شور غل نہو تو دف جسکو ایک ہاتھ سے بجاتے ہین وہی بجادے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ ترجمہ محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نکاح مین اور حرام نکاح مین فرق شہرت اور آواز سے ہوتا ہے

كَيْفَ يُدْعَى لِلرَّجُلِ إِذَا تَزَوَّجَ

جب آدمی کا نکاح ہوگیا ہو تو اوسکو کیا دعا دینی چاہیے عَنِ الْحَسَنِ قَالَ تَزَوَّجَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُشَمٍ فَقِيلَ لَهُ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ قَالَ قُولُوا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ ترجمہ امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا عقیل ابو طالب کے بیٹے نے کسی عورت سے دعا دی اونکو لوگون نے بالرفاء والبنین کہکر یعنی خدا تمین اتفاق اور ملاپ دے اور حسب اولاد کرے اور وہ عورت تھی جشم کے قبیلے مین کی تب عقیل کہنے لگے جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اوسیطرح تم بھی کہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا تھا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ یعنی برکت دیگا اللہ تعالی تمہاری ہر چیز مین اور برکت والا کرے تم کو

دُعَاءُ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ التَّزْوِيجَ

جو شخص حاضر نہوا نکاح کے وقت اوسکی دعا دینے کا بیان عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نشان زرد عبدالرحمن کے کپڑے پر پھر فرمایا یہ کیا ہے عبدالرحمان نے عرض کیا مین نے نکاح کیا ہے کیونکہ

در گٹھلی کے وزن کے برابر سونا اوسکا مہر مقرر کیا آپنے دعا دی بَارَکَ اللہُ لَکَ یعنی برکت دے تجھکو اللہ تعالیٰ
اس نکاح مین اور فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو **اَلرُّخْصَةُ فِی الصُّفْرَةِ عِنْدَ التَّزْوِیْجِ** شادی
مین زرد چیز لگانیکی رخصت اور اجازت کا بیان **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَآءَ وَعَلَیْهِ رَدْعٌ مِّنْ
زَعْفَرَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَهْیَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً قَالَ وَمَا اَصْدَقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ
مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف آئے اور اوپر انکے تھا زعفران کے رنگ کا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کیا ہے عبدالرحمان رض نے عرض کیا یہہ شادی کا نشان ہے آپنے فرمایا کتنا مہر باندھا
عبدالرحمان نے عرض کیا ایک گٹھلی برابر سونا آپنے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیٰ کَاَنَّهٗ یَعْنِیْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْیَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ
امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اثر زردی کا یعنی یہہ قول عبدالرحمان کا ہے انس کا نہیں پھر فرمایا یہہ کیا ہے یہہ عرض کیا عبدالرحمان نے
یہہ نکاح کرنیکا نشان ہے مینے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپنے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو **نِحْلَةُ
الْخَلْوَةِ** خلوت کی بخشش دینے کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عَلِیًّا قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنِ بِیْ قَالَ اَعْطِهَا شَیْئًا قُلْتُ مَا عِنْدِیْ مِنْ شَیْءٍ قَالَ فَاَیْنَ دِرْعُكَ
الْحُطَمِیَّةُ قُلْتُ هِیَ عِنْدِیْ قَالَ فَاَعْطِهَا اِیَّاهُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا
مینے نکاح کیا حضرت فاطمہ رض سے اور کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے پاس بھیجئے میری دلہن کو آپنے فرمایا
کچہہ دے اوسکو مینے کہا میرے پاس کچہہ نہیں آپنے فرمایا تیری زرہ حطمیہ کہان گئی مین نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہے
آپنے فرمایا وہی دیدے اوسکو یعنی دلہن کو **ف** حطمیہ منسوب ہے حطمہ بن محارب کی طرف جو زرہ بنایا کرتے تھے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهَا شَیْئًا
قَالَ مَا عِنْدِیْ قَالَ فَاَیْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِیَّةُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نکاح کیا حضرت علی
رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کچہہ دے اوسکو حضرت علی نے عرض کیا
میرے پاس کچہہ نہیں پہر فرمایا تیری زرہ حطمیہ کہان گئی **اَلْبِنَاءُ فِی الشَّوَّالِ** عید کے مہینے مین دلہن کو نوشہ کے پاس
بھیجنے کا بیان **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَوَّالٍ وَاُدْخِلْتُ
عَلَیْهِ فِیْ شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَائِهٖ کَانَ اَحْظٰی عِنْدَهٗ مِنِّیْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا مجھکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے مہینے مین اور آئی مین اونکے پاس اسی عید کے مہینے مین پہر کون سی بیوی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مجھسے زیادہ خوش اور محظوظ تھی سب بیویون مین **اَلْبِنَاءُ بِابْنَةِ تِسْعٍ** نو برس کی لڑکی کو خاوند کے

کہ صغیرہ کا بیان عن عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت ست سنین ودخل علی وانا بنت تسع سنین وکنت العب بالبنات ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت میں چھ برس کی تہی اور آئے میرے نزدیک جب مین نو برس کی تہی اور گڑیون سے کہیلا کرتی تہی عن عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا بنت ست سنین وبنی بہا وہی بنت تسع سنین ترجمہ اوپر گذرا

البناء فی السفر

سفر میں لڑکی کے پاس جانیکا بیان عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا خیبر فصلینا عندہا الغداۃ بغلس فرکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورکب ابو طلحۃ وانا ردیف ابی طلحۃ فاخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زقاق خیبر فلما دخل القریۃ قال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین قالہا ثلث مرار قال وخرج القوم الی اعمالہم قال عبد العزیز فقالوا محمد قال عبد العزیز وقال بعض اصحابنا والخمیس واصبناہا عنوۃ فجمع السبی فجاء دحیۃ فقال یا نبی اللہ اعطنی جاریۃ من السبی قال اذہب فخذ جاریۃ فاخذ صفیۃ بنت حیی فجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ اعطیت دحیۃ صفیۃ بنت حیی سیدۃ قریظۃ والنضیر ما تصلح الا لک قال ادعوہ بہا فجاء بہا فلما نظر الیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خذ جاریۃ من السبی غیرہا قال وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتقہا وتزوجہا فقال لہ ثابت یا ابا حمزۃ ما اصدقہا قال نفسہا اعتقہا وتزوجہا قال حتی اذا کان بالطریق جہزتہا لہ ام سلیم فاہدتہا الیہ من اللیل فاصبح عروسا قال من کان عندہ شیء فلیجیء بہ قال وبسط نطعا فجعل الرجل یجیء بالاقط وجعل الرجل یجیء بالتمر وجعل الرجل یجیء بالسمن فحاسوا حیسۃ فکانت ولیمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا خیبر کے جانیکا واسطے جہاد کے تو پڑہی ہمنے نماز صبح کی نزدیک خیبر کے غلس مین یعنی صبح صادق خوب روشن نہین ہوئی تہی پہر سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سوار ہوئے ابو طلحہ بہی اور مین اونکے ساتہہ بیٹہا اونکی سواری پر جب جا پہونچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی گلیون مین تو فرمانے لگے اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین یعنی اللہ اکبر کہکر فرمایا برباد ہو گیا خیبر جن لوگون کے گہر دو صحنون مین اوتار لیوینگے ہم برا دن چڑہیگا اون لوگون کے حق مین جو ڈرائے گئے ہین تین بار ایسا ہی فرمایا انس رض فرماتے ہین جب ہم وہان گئے اوس وقت لوگ اپنے کامون کو جارہے تہے عبد العزیز جو انس رض کے شاگرد ہین وہ فرماتے ہین خیبر کے لوگ کہتے تہے محمد یعنی اس لشکر کے سردار محمد ہین بعضی روایت مین والخمیس بہی آیا ہے غرض کوئی محمد اور کوئی محمد والخمیس کہتا جاتا تہا یعنی لشکر آیا لشکر آیا کہتے ہوئے چلے

جاتے تھے یا محمد مع لشکر ان کے پہونچے پہر فتح کیا ہمنے خیبر زبردستی سے یعنی لڑکر اور اکٹھے کئے گئے قیدی (یعنے
عورتین جو پکڑی گئی تہین) دحیہ کلبی (نام ہے صحابی کا) آکر کہنے لگے یا رسول اللہ ان بندیون مین سے ایک لونڈی دیجئے
مجہکو آپنے فرمایا جا لیلے انہین سے کوئی سی لونڈی اونہون نے لے لیا صفیہ حیی کی بیٹی کو اتنے مین ایک آدمی آکر
کہنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اے نبی اللہ کے صفیہ آپنے دحیہ کو دیدی وہ عورت دحیہ کے لایق نہین کیونکہ قریظہ اور
نضیر جو تہا نکے قبیلے ہین ان قبیلون کے بیٹی ہے آپنے فرمایا بلاؤ اوسکو پہر آئی وہ عورت جب آپنے نظر ڈالی
اوسپر دحیہ کو فرمایا تم دوسری لونڈی لے لو انہین سے راوی کہتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو
اور اوس سے نکاح کر لیا ثابت نے پوچہا اون سے یعنے انس سے) اور کہنے لگے اے حمزہ کے باپ کیا مہر باندہا تہا اوس کا
اونہون نے جواب دیا اوسکا آزاد کر دینا اوسکا مہر تہا ابہی حضرت رستے مین ہی تہے ام سلیم اوسکو آراستہ اور پیراستہ کرکے
رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور صبح تک آپ رہے اوسکے پاس اور فرمایا صبح کو جسکے پاس جو کچہہ ہو
وہ لے آوے اور بچہایا گیا چمڑا اور لوگون نے لانا شروع کیا کوئی پنیر لایا اور کوئی کہجور اور کوئی گہی لایا پہر سب ملادیا
یہی تہا ولیمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عَنْ اَنَسٍ يَقُولُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ
عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ بِطَرِيْقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حِيْنَ عَرَّسَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ فِيْمَنْ
ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ٹہیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رستے مین خیبر کے تین دن
جبتک دولہا رہے صفیہ حیی کی بیٹی اور اخطب کے پوتے سے اور پہر شامل کی گئی پردہ نشینون مین یعنے بیبیون مین
عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثًا يَبْنِيْ بِصَفِيَّةَ
بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ وَاُلْقِيَ عَلَيْهَا
مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتَهٗ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدَى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ
مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ فَقَالُوْا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ
فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّاَ لَهَا خَلْفَهٗ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیام کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ طیبہ کے درمیان تین روز اور رات کو رہے صفیہ حیی کی بیٹی کے پاس اور
بلایا مینے مسلمانون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کے دعوت کے لئے حکم کیا آپنے دسترخوان بچہانیکا اور روٹی
اور گوشت اوس وقت وہان موجود نہ تہا پہر پڑنے لگین اوس چمڑیکے دسترخوان پر کہجورین اور پنیر اور گہی بس ہوگیا
ولیمہ آپکا اوسی سے یعنے کسی نے کہجورین لاکر ڈالین اور کسی نے پنیر اور کسی نے گہی اوسکا ملیدہ بناکر سب نے ملکر کہا لیا پہر
لوگون نے یہہ بات کہنی شروع کی کہ صفیہ رضی اللہ عنہا بہی ایک بیوی ہوگئی جیسے اور بیویان ہین رسول اللہ علیہ وسلم کی
سب لوگون کی مان ہوگئین یا ابہی لونڈی رہین پہر کہنے لگے اگر پردے مین رہیگی تو سمجہو امہات المومنین مین

ہوئی یعنی جو یون مین شامل ہوئی اور یا نہین تو باندی رہی جب کہ حج ہوا تو پوچھا کیا کچھ اسباب دے پر بھیجی طرف
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پردہ تانا گیا درمیان مین دونون کے اور لوگون کے اَللَّهْوُ وَالْغِنَاءُ
عِنْدَ الْعُرْسِ کھیلنا اور گانا گانا بیاہ شادی مین عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى قَرَظَةَ
بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ فَقُلْتُ أَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ
مَعَنَا وَإِنْ شِئْتَ اذْهَبْ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ ترجمہ عامر بن سعد سے روایت ہے
گیا مین ایک شادی مین جہان قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری بھی تھے اتفاق سے وہان چھوکریان گاتی
تھین مین نے کہا تم دونون اصحاب ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بدری بھی ہو تمہارے روبرو یہ کام ہو رہا
ہے دونون صاحب فرمانے لگے تمہارا جی چاہے سنو ہمارے ساتھ بیٹھکر اور نہین تو چلے جاؤ ہمارے لیے رخصت
دیگئی ہے شادی مین کھیلنے کی کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اور ایسی مباح کھیل کود کی اجازت ہوگا تا اگر اور حرام
چیزون سے خالی ہو تو منع نہین جِهَازُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ اپنی بیٹی کو جہیز دینے کا بیان عَنْ عَلِيٍّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي خَمِيلٍ وَقِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ حَشْوُهَا
إِذْخِرٌ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جہیز دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
کو مشک اور تکیہ جسمین گھاس بھرا ہوا تھا جسکو اذخر کہتے ہین اور خمیل کہتے چادر سیاہ رنگ کی اَلْفِرَاشُ
فرش اور بچھانا کرنے کا بیان عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِرَاشٌ
لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِأَهْلِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے لئے ایک بچھانا اور اوسکی جورو کے لئے دوسرا اور تیسرا مہمان کے لئے
اور چوتھا شیطان کے لئے اَلْأَنْمَاطُ حاشیہ دار چادرین رکھنے کا بیان عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَأَنَّى لَنَا
أَنْمَاطٌ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
تو نے نکاح کیا ہے مینے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا نہالی بھی بنائی ہے مینے کہا میرے پاس نہالیچہ کہان ہین
آپنے فرمایا اب ہونگی یعنی قریب ہے وہ زمانہ جب مسلمان مالدار ہو جاوینگے اور سب آرام کی چیزین اونکو ملین گی
اَلْهَدِيَّةُ لِمَنْ عَرَّسَ نوشہ کو ہدیہ اور تحفہ دینا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَ وَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ لَكَ إِنَّ هَذَا لَكَ

مِنْ قَلِيلٍ قَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسَمَّى رِجَالًا فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ قُلْتُ لِأَنَسٍ عِدَّةُ كَمْ كَانُوا قَالَ يَعْنِي زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ فَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ رَفَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ وَضَعْتُ

ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گئے اپنے اہل کے پاس اور بنایا میری ماں ام سلیم نے حیس (ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے) پھر لیگیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا میری ماں نے آپکو سلام کہا ہے اور کہا ہے یہ تھوڑی سی چیز آپکے واسطے ہے آپنے کہا رکھدے اور جا فلانے فلانے آدمیون کو بلا کر لا اور جو کوئی تجھکو ملے اوسکو بھی بلا کر لا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ لوگون کا نام لیا پھر میں بلا کر لایا جنکا نام لیا تھا اور جو کوئی مجھکو ملا انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے پوچھا کتنے آدمی ہو گئے تھے انہون نے کہا تین سو آدمی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھیرا باندھکر بیٹھو دس دس آدمی اور ہر کوئی اپنے سامنے سے کھاوے انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب لوگ پیٹ بھر کر کھا گئے اور دوبارہ اور لوگ آئے (وہ بھی کھا گئے اسیطرح ایک گروہ آتا تھا اور ایک جاتا تھا جب سب کھا چکے تو آپنے مجھکو فرمایا اے انس اوٹھا میں نے اوٹھا لیا یعنی وہی کھانا جو لا کر رکھا تھا اوٹھا لیا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھکو معلوم نہوا کہ اوٹھاتے وقت بہت تھا یا رکھنے کے وقت **ف** یعنی کم ہونے کا تو کیا ذکر ہے بلکہ یہ خیال ہوا کہ شاید پہلے سے زیادہ ہوگیا یا اتنا ہی ہے اور یہان معجزہ بیان کرنیکے لیے اس حدیث کو نہیں لائے بلکہ ولیمہ کو تحفہ اور ہدیہ بھیجنے کا بیان ہے اگرچہ ایک معجزے کا بیان بھی اس حدیث میں ہے

عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فَآخَى بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ إِنَّ لِي مَالًا فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَانِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَيَّهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ فَأَنَا أُطَلِّقُهَا فَإِذَا حَلَّتْ فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي أَيْ عَلَى السُّوقِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى رَجَعَ بِسَمْنٍ وَأَقِطٍ قَدْ أَفْضَلَهُ قَالَ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا قریش اور انصار میں (یعنی قریش کے لوگ جو مکہ معظمہ سے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر کے آئے تھے اون میں سے ایک ایک شخص کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا) تو سعد بن ربیع کا بھائی عبدالرحمن بن عوف کو بنایا سعد نے اون سے کہا میرے پاس مال ہے اوسکے دو حصے کرتا ہون ایک حصہ تو لے اور ایک حصہ میں رکھون گا اور میرے پاس دو جورو ہیں تو دیکھ دونون میں جو تجھکو پسند ہو اوسکو میں طلاق دیتا ہون

جب مدت گذر جاوے تو تو اوس سے نکاح کرے عبد الرحمن نے کہا اللہ برکت دیوے تمہاری جوروؤن اور مال مین مجھے بازار دکھلاؤ پھر وہ بازار گئے اور نہ لوٹے یہانتک کہ گھی اور پنیر نفع کما کر لائے عبد الرحمن نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھپر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا مہیم زردی کیسی ہے مین نے کہا مینے نکاح کیا ہے آپنے فرمایا تو ولیمہ ایکہی بکری کا سہی

آخر كتاب النكاح

تمام ہوئی کتاب نکاح کی اسکے بعد اکثر نسخون مین کتاب الطلاق ہے اور بعضی نسخون مین کتاب عشرۃ النساء زیادہ ہے ہم نے اوسکا بہی ترجمہ کر دیا ✤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كتاب عشرة النساء

عورتون کے ساتھ گذارا کرنیکا بیان یعنی کیونکر اونکے ساتھ برتاؤ کرے

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حبب الي من الدنيا النساء والطيب وجعل قرة عيني في الصلوٰة ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دنیا کی سب چیزون مین عورتین اور خوشبوئی پسند ہے اور میری آنکھون کی ٹھنڈک نماز مین ہے عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حبب الي النساء والطيب وجعلت قرة عيني في الصلوٰة ترجمہ وہی گذر چکا عن انس بن مالك قال لم يكن شيء احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد النساء من الخيل ترجمہ انس بن مالک نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتون کے بعد کوئی چیز زیادہ پسند نہی گہوڑون سے یعنی عورتین زیادہ مرغوب تہین پہر اونکے بعد گہوڑے

میل الرجل الى بعض نسائه دون بعض ایک عورت سے زیادہ محبت کرنا عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان له امراتان يميل لاحديهما على الاخرى جاء يوم القيامة احد شقيه مائل ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی دو عورتین ہون پہر وہ ایک کی طرف جہک جاوے (اور دوسری کے حق تلفی کرے) تو قیامت کے روز آویگا اور ایک طرف کا بدن جہکا ہوگا عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم بين نسائه فيعدل ثم يقول اللهم هذا فعلي فيما املك فلا تلمني فيما تملك ولا املك ارسله حماد بن زيد ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باری باری ہر ایک عورت کے پاس رہتے پھر فرماتے یا اللہ یہ میرا کام ہے جسمین مین اختیار رکہتا ہون مت پکڑ مجھکو اوس کام مین جسکا تو مالک ہے اور میرے اختیار مین نہین (یعنی دل کی محبت اسمین میرا بس نہین چلتا مگر ظاہری انصاف کرتا ہون جسقدر میرے اختیار مین ہے)

حب الرجل بعض نسائه اكثر من بعض ایک عورت کو دوسری سے زیادہ چاہنا عن عائشة قالت ارسل ازواج النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة بنت رسول الله

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِي فِي مِرْطِي
فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ
أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَاكِتَةٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ بُنَيَّةُ أَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَنْ
أُحِبُّ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَحِبِّي هَذِهِ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَالَّذِي قَالَ
لَهَا فَقُلْنَ لَهَا مَا نَرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ
إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ فَاطِمَةُ لَا وَاللَّهِ لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ
عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتْقَى لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَصْدَقَ
حَدِيثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ
وَتَقَرَّبُ بِهِ مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِي كَانَتْ
دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ
أَرْسَلْنَنِي يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ وَوَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ أَذِنَ لِي فِيهَا فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا بِشَيْءٍ حَتَّى أَثْخَنْتُ
عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو صاحبزادی تھیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ پاس بھیجا انہوں نے اجازت مانگی اندر آنیکی اور آپ میرے ساتھ ایک چادر میں لیٹے ہوئے
تھے تو آپنے اجازت دی حضرت فاطمہ رض آئیں اور بولیں یا رسول اللہ آپ کی بی بیوں نے مجھے آپ پاس بھیجا ہے
وہ چاہتی ہیں کہ آپ انصاف کیجئے ان میں اور ابو قحافہ کی بیٹی میں (ابو قحافہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے یعنے
عائشہ اور اور بی بیوں میں) حضرت عائشہ رض نے کہا میں خاموش تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو پھر محبت
رکھ اس سے (یعنی عائشہ سے) حضرت فاطمہ رض یہ سنکر کھڑی ہوئیں اور لوٹ گئیں آپکی بیبیوں کے پاس اور بیان
کیا جو انہوں نے کہا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور بی بیاں وہ بولیں تم سے تو کچھ کام نہ نکلا اب پھر جاؤ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہو آپکی بی بیان انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی مین حضرت فاطمہ رض نے کہا نہین قسم
خدا کی اب مین کبھی آپ سے کچھہ نہ کہونگی اس باب مین حضرت عائشہ رض نے کہا آپکی بی بیونے زینب بنت جحش کو بھیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور زینب وہ عورت تھین جو میرے برابر کی تھین آپکی بیبیون مین آپکے نزدیک (یعنی درجہ
اور مرتبہ اور حسن و جمال مین) اور مین نے کبھی نہین دیکھی کوئی عورت زینب سے بڑھکر دینداری اور خدا ترسی اور سچائی اور
ناتے والونکے ساتھہ سلوک اور صدقہ اور خیرات مین اور وہ بہت ذلیل کرتے تھین اپنے نفس کو کام کرنیکے لئے یعنی اوس کام
مین جو صدقہ اور خیرات کے لئے اون کو ضرور پڑتا اور وہ کام یہہ تہا کہ چمڑون کو صاف کرتین پہر اوسکی جوتی بناکر بیچتین اور
خدا کی راہ مین صرف کرتین) فقط اونمین ایک یہی بات تہی کہ مزاج کی تیز تہین اور غصہ جلد آجاتا تھا مگر جلد جاتا رہتا تہا
خیر انہون نے اجازت چاہی اندر آنیکی اور آپ اوسیطرح چادر مین لیٹے تہے حضرت عائشہ کے ساتھہ جیسے فاطمہ رض کے آنیکے
وقت تہے آپنے اونکو اجازت دی وہ آئین اور بولین یا رسول اللہ آپکی بیبیون نے مجھے بھیجا ہے وہ چاہتی ہین کہ آپ انصاف
کیجئے ابو قحافہ کی بیٹی مین اور مجھکو برا بہلا کہنے لگین اور خوب زبان درازی کی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ
کو دیکھہ رہی تہی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین جواب دینیکی یا نہین زینب اپنے حال مین تہین کہ مین نے پہچان لیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا نہین لگیگا میرا جواب دینا تب تو مین نے بہی اونکو کہنا شروع کیا اور اونکو بات نہ کرنی دی یہانتک
کہ مین غالب آئی اون پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر یہہ ابو بکر کی بیٹی ہے (یعنی ایسے بڑے شخص کی بیٹی ہے
کیونکر عاقل اور لائق نہو گی اور گفتگو مین کسطرح دب جاویگی) عن عائشة رض قالت فذكرت نحوه وقالت أرسل أزواج
النبي صلى الله عليه وسلم زينب فاستأذنت فأذن لها فدخلت فقالت نحوه ترجمہ اوپر گذر چکا ہے

عن عائشة قالت اجتمعن أزواج النبي صلى الله عليه وسلم فأرسلن فاطمة إلى النبي صلى الله عليه وسلم
فقلن لها إن نساءك وذكر كلمة معناها ينشدنك العدل في ابنة أبي قحافة فقالت فدخلت
على النبي صلى الله عليه وسلم وهو مع عائشة في مرطها فقالت له إن نساءك أرسلنني وهن
ينشدنك العدل في ابنة أبي قحافة فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم أما تحبيني قالت نعم قال
فأحبيها قالت فرجعت إليهن فأخبرتهن ما قال فقلن لها إنك لم تصنعي شيئا فارجعي إليه
فقالت والله لا أرجع إليه فيها أبدا وكانت ابنة رسول الله حقا فأرسلن زينب بنت جحش قالت
عائشة وهي التي كانت تساميني من أزواج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت إن أزواجك
أرسلنني وهن ينشدنك العدل في ابنة أبي قحافة ثم أقبلت علي تشتمني فجعلت أراقب
النبي صلى الله عليه وسلم وأنظر طرفه هل يأذن لي من أن أنتصر منها قالت فشتمتني حتى
ظننت أنه لا يكره أن أنتصر منها فاستقبلتها فلم ألبث أن أفحمتها فقال لها النبي صلى الله عليه

إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمْ أَرَ امْرَأَةً خَيْرًا وَلَا أَكْثَرَ صَدَقَةً وَلَا أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَ

أَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى مِنْ زَيْنَبَ مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَ فِيهَا

تُوشِكُ مِنْهَا الْفَيْئَةُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں اکٹھا ہوئیں

انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا اور کہلایا کہ آپ کی بی بیاں انصاف چاہتی ہیں

ابو قحافہ کی بیٹی میں حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئیں اور آپ حضرت عائشہ کے ساتھ ایک چادر میں تھے حضرت

فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ کی بی بیوں نے مجھ کو بھیجا ہے اور وہ انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کیا تو مجھ سے محبت رکھتی ہے انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو پھر محبت رکھ عائشہ سے یہ سنکر فاطمہ لوٹیں اور

آپکی بی بیوں سے بیان کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تھا وہ بولنے لگیں تمنے تو کچھ نہ کیا اب پھر جاؤ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس حضرت فاطمہ نے کہا قسم خدا کی اب میں نہ جاؤں گی اور آخر حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

بیٹی تھیں (وہ کیونکر آپ کے فرمانے کے خلاف کرتیں) تب سب بیبیوں نے زینب بنت جحش کو بھیجا حضرت عائشہ نے

کہا زینب وہ بی بی تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں میرے برابر کی تھیں (عزت اور خاندان اور

خوبصورتی میں) تب زینب نے کہا کہ آپ کی بی بیوں نے مجھے بھیجا ہے اور وہ انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی میں

پھر میری طرف منہ کیا اور لگیں مجھکو برا کہنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور آپ کی نگاہ کی طرف دیکھتی

تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں انکو جواب دینے کی آخر وہ مجھے برا کہتی رہیں یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ اب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب دینا برا نہ معلوم ہوگا اوس وقت میں بھی سامنے ہوئی اور تھوڑی دیر میں ان

کو بند کر دیا (یعنی خاموش کر دیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہے حضرت عائشہ نے کہا

میں نے کوئی عورت نیکی اور خیرات اور صدقہ دینے اور اپنی نفس پر محنت اوٹھانے میں ثواب کے واسطے زینب سے بڑھ کر

نہیں دیکھی فقط ان میں ایک ذرا تیزی تھی حرارت سے مگر جلد جاتی رہتی تھی۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت غلط ہے

اور صحیح وہ روایت ہے جو اس سے پہلے گذری عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى

النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ترجمہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ

کی بزرگی سب عورتوں پر (یعنی اور آپکی بی بیوں پر) ایسی ہے جیسی ثرید کو فضیلت ہے اور کھانوں پر (ثرید ایک کھانا

ہے جو شوربا اور روٹی اور گوشت سے بنایا جاتا ہے اور عرب کے ملک میں یہ کھانا سب کھانوں سے بہتر گنا جاتا ہے) ترجمہ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي

فِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا أَتَانِي الْوَحْيُ فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ إِلَّا هِيَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا

قال ابو عبد الرحمن هذا خطأ والصواب الذي قبله

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ مت ستا مجھکو عائشہ کے باب مین قسم خدا کی مجھپر کبھی وحی نہین آئی جب مین لحاف مین تھا کسی عورت کے ساتھ مگر عائشہ کے لحاف مین (آپ حضرت عائشہ کے ساتھ ایک چادر مین ہوتے اور وحی اترتے ایک بار یہہ آیت اتری اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ اس حدیث سے حضرت عائشہ رض کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی)

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمْنَهَا اَنْ تُكَلِّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَتَقُوْلُ لَهُ اِنَّا نُحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا تُحِبُّ عَائِشَةُ فَكَلَّمَتْهُ فَلَمْ يُجِبْهَا فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ اَيْضًا فَلَمْ يُجِبْهَا وَقُلْنَ مَا رَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ لَمْ يُجِبْنِيْ قُلْنَ لَا تَدَعِيْهِ حَتّٰى يَرُدَّ عَلَيْكِ اَوْ تَنْظُرِيْنَ مَا يَقُوْلُ فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِنْكُنَّ اِلَّا فِيْ لِحَافِ عَائِشَةَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے اونسے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرو (حضرت عائشہ کے باب مین) لوگون کا یہہ حال تھا کہ آپ کو تحفے بھیجتے جس دن حضرت عائشہ کی باری ہوتی اور کہتے کہ ہم بھلائی چاہتی ہین جیسے آپ عائشہ کو چاہتے ہین ام سلمہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا (عائشہ کے مقدمہ مین) آپ نے جواب نہ دیا جب اون کی باری کا دن آیا تو پھر کہا آپ نے پھر جواب نہ دیا اور بی بیون نے ام سلمہ رض سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا انہون نے کہا آپ نے جواب ہی نہ دیا بی بیون نے کہا تم چھوڑنا مت کہے جاؤ یہان تک کہ آپ جواب دین دیکھو کیا فرماتے ہین جب ام سلمہ نے پھر کہا تو آپ نے فرمایا اے ام سلمہ مت ستا مجھکو عائشہ کے باب مین میرا اوپر وحی نہین اتری تم مین سے کسی کے لحاف مین مگر عائشہ کے لحاف مین۔ امام نسائی نے کہا یہہ دونون حدیثین صحیح ہین عبدہ کی روایت سے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے لوگ حضرت عائشہ کی باری دیکھکر آپ کو تحفہ بھیجا کرتے اور غرض اس سے یہہ تھی کہ آپ خوش ہون (کیونکہ آپ حضرت عائشہ سے بہت محبت رکھتے تھے تو اونکی باری کے دن تحفہ بھیجنے آپ کو زیادہ خوشی ہوتی)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوْحَى اللهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَقُمْتُ فَاَجَفْتُ الْبَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَلَمَّا رُفِّهَ عَنْهُ قَالَ لِيْ يَا عَائِشَةُ اِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ جل جلالہ نے وحی بھیجی مین نے یہہ حال دیکھکر اٹھی اور آپ کے بیچ مین دروازے کی آڑ کر لی جب وحی ہو چکی تو آپ نے فرمایا اے عائشہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تمکو سلام کہتے ہین

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَا لَا نَرٰى

[illegible]

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جبرئیل علیہ السلام تمکو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا ان پر بھی سلام اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی آپ دیکھتے ہیں ان کو جنکو ہم نہیں دیکھتے ہیں عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة هذا جبريل وهو يقرئ عليك السلام مثله سواء ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ای عائشہ یہ جبرائیل ہیں تمکو سلام کہتے ہیں ویسے ہی جیسے اوپر گزرا - امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی خطا ہے

قال ابو عبد الرحمن هذا الصواب والذي قبله خطأ

باب الغيرة رشک اور جلن کا بیان

عن أنس كان النبي صلى الله عليه وسلم عند إحدى أمهات المؤمنين فأرسلت أخرى بقصعة فيها طعام فضربت يد الرسول فسقطت القصعة فانكسرت فأخذ النبي صلى الله عليه وسلم الكسرتين فضم إحداهما إلى الأخرى فجعل يجمع فيها الطعام ويقول غارت أمكم كلوا فأكلوا فأمسك حتى جاءت بقصعتها التي في بيتها فدفع القصعة الصحيحة إلى الرسول وترك المكسورة في بيت التي كسرتها ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بی بی کے پاس تھے تو دوسری بی بی نے ایک پیالہ بھیجا کھانے کا اوس بی بی نے جلکر جو پیالہ لایا تھا اوسکے ہاتھ پر مارا وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ٹکڑے لیکر ملائے اور کھانا اوسمیں اکٹھا کرنے لگے اور فرمایا تمہاری ماں جل گئی (سوکن کے کھانا بھیجنے سے) تو کھاؤ پھر سبنے کھایا اور آپ ٹھہرے رہے یہانتک کہ وہ بی بی اپنے گھر سے ثابت پیالہ لیکر آئیں آپنے وہ پیالہ کھانا لانیوالے کو دیا اور ٹوٹا پیالہ اوس بی بی کے گھر میں رہنے دیا جسنے توڑا تھا عن أم سلمة أنها يعني أتت بطعام في صحفة لها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه فجاءت عائشة متزرة بكساء ومعها فهر ففلقت به الصحفة فجمع صلى الله عليه وسلم بين فلقتي الصحفة ويقول كلوا غارت أمكم مرتين ثم أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم صحفة عائشة فبعث بها إلى أم سلمة وأعطى صحفة أم سلمة عائشة ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہے وہ کھانا لیکر آئیں ایک پیالے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو حضرت عائشہ آئیں چادر اوڑھے ہوئے ایک پتھر لئے ہوئے اور توڑ ڈالا پیالے کو اوس پتھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں ٹکڑے لیکر ملائے اور فرمانے لگے کھاؤ جل گئی تمہاری ماں دو بار یہ فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کا ثابت پیالہ لیکر ام سلمہ کو بھجوا دیا اور ام سلمہ کا ٹوٹا پیالہ عائشہ کو دیدیا عن عائشة قالت ما رأيت صانعة طعام مثل صفية أهدت إلى النبي صلى الله عليه وسلم إناء فيه طعام فما ملكت نفسي أن كسرته فسألت النبي صلى الله عليه عن كفارته

فَقَالَ اِنَاءٌ کَاِنَاءٍ وَطَعَامٌ کَطَعَامٍ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے کوئی عورت کھانا تیار کرنیوالی صفیہ کے مثل نہیں دیکھی ایک بار انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن بھیجا کھانا بھر کر میرا دل وہ رسکا میں نے توڑ ڈالا اوسکو بدل کر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا اسکا بدلہ کیا ہے آپ نے فرمایا برتن کا بدلہ ویسا ہی برتن ہے اور کھانے کا بدل ویسا ہی کھانا ہے

عن عَائِشَةَ تَزْعُمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيْثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے پاس رہتے اور شہد پیتے ایکبار میں نے اور حفصہ نے صلاح کی کہ ہم میں سے جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آویں وہ کہے یا رسول اللہ آپ میں سے مغافیر (ایک پھل ہے بدبودار) کی بو آتی ہے شاید آپ نے مغافیر کھائے ہیں پھر آپ تشریف لے گئے دونوں میں سے کسی کے پاس اوس نے یہی کہا آپ نے فرمایا نہیں میں نے شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے پاس اور اب کبھی نہ پیونگا (کیونکہ آپ کو نفرت تھی بری بو سے جو اوروں کو ناگوار ہو) اوس وقت یہ آیت اوتری يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ای نبی تو کیوں حرام کرتا ہے اون چیزوں کو جنکو اللہ نے حلال کیا تیرے لئے (یعنی شہد کو) ان تتوبا الی اللہ اگر توبہ کرتیاں ہو تم دونوں یعنی عائشہ اور حفصہ واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا جب چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات (یعنی یہی بات کہ میں نے شہد پیا ہے) **ف** تو حضرت عائشہ اور حفصہ نے زینب سے جلکر یہ تدبیر کی اور اسی امر کی بیان کرنیکے لئے اس حدیث کو یہاں لائے

عن اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ اَمَةٌ يَطَؤُهَا فَلَمْ تَزَلْ بِهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ حَتّٰى حَرَّمَهَا عَلٰى نَفْسِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک لونڈی تھی جس سے آپ صحبت کیا کرتے تو عائشہ اور حفصہ دونوں آپکے پیچھے لگی رہتیں یہانتک کہ آپ نے حرام کر لیا اوس لونڈی کو اپنے اوپر تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری ای نبی کیوں تو حرام کرتا ہے اوسکو جو اللہ تعالی نے حلال کیا تیرے لئے

عن عَائِشَةَ قَالَتِ الْتَمَسْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ شَعْرِهِ فَقَالَ قَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ فَقُلْتُ اَمَا لَكَ شَيْطَانٌ فَقَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈا تو اپنا ہاتھ اون کے بالوں میں

ڈالا آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس شیطان آیا تیرا میں نے کہا آپ کے لئے شیطان نہیں ہے فرمایا کیون نہیں میرے لئے بھی
شیطان ہے مگر اللہ تعالی نے مدد کی میری اوس پر سو وہ میرا تابعدار بن گیا ف یعنی شیطان کچھ نہیں کر سکتا اوسکا زور
میرے اوپر نہیں اور اور لوگون پر تو اوس کا زور چلتا ہے عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله
عليه وسلم ذات ليلة فظننت انه ذهب الى بعض نسائه فتحسسته فاذا هو راكع او ساجد
يقول سبحانك وبحمدك لا اله الا انت فقالت بابي انت وامي انك لفي شان واني لفي
شان آخر ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا تو
مین سمجھی آپ کسی اور بی بی کے پاس گئے مین نے ڈھونڈھا تو آپ رکوع مین تھے یا سجدے مین فرماتے تھے پاک ہے تو
تیری تعریف کرتا ہون تیرے سوا کوئی معبود نہیں مین نے کہا قربان ہون آپ پر ماں باپ میرے آپ اور کام مین ہیں
اور مین اور ہی خیال مین ہون یعنی مجھے تو رشک اور غیرت ہوئی کہ آپ دوسری بی بی کے ہان کیون گئے اور آپ
اللہ کی عبادت مین مصروف ہین عن عائشة قالت افتقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات
ليلة فظننت انه ذهب الى بعض نسائه فتحسست ثم رجعت فاذا هو راكع او ساجد يقول
سبحانك وبحمدك لا اله الا انت فقلت بابي انت وامي انك لفي شان واني لفي شان آخر
ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات نہ پایا مین سمجھی آپ کسی بی بی
کے پاس گئی مین نے ڈھونڈھا پھر لوٹی تو دیکھا آپ رکوع یا سجدے مین ہین فرماتے ہین پاک ہے تو اے پروردگار سزاوار
ہوا تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں مین نے کہا میرے ماں باپ فدا ہون آپ پر آپ ایک کام مین ہین اور مین ایک
کام مین ہون عن محمد بن قيس يقول سمعت عائشة تقول الا احدثكم عن النبي صلى الله عليه
وسلم وعني قلنا بلى قالت لما كانت ليلتي انقلب فوضع نعليه عند رجليه ووضع رداءه
وبسط ازاره على فراشه ولم يلبث الا ريثما ظن اني قد رقدت ثم انتعل رويدا واخذ
رداءه رويدا ثم فتح الباب رويدا وخرج واجافه رويدا وجعلت درعي في راسي فا
ختمرت وتقنعت ازاري وانطلقت في اثره حتى جاء البقيع فرفع يديه ثلث مرات و
اطال القيام ثم انحرف وانحرفت فاسرع فاسرعت فهرول فهرولت فاحضر فا
حضرت وسبقته فدخلت وليس الا ان اضطجعت فدخل فقال ما لك يا عائش رابية
قال سليمان حسبته قال حشيا قال لتخبرني او ليخبرني اللطيف الخبير قلت يا رسول الله
بابي انت وامي فاخبرته الخبر قال انت السواد الذي رايت امامي قلت نعم قالت
فلهزني لهزة في صدري اوجعتني قال اظننت ان يحيف الله عليك ورسوله قالت مهما

يكتم الناس قد علمه الله عز وجل قال نعم قال فإن جبرئيل عليه السلام أتاني حين
رأيت ولم يكن يدخل عليك وقد وضعت ثيابك فناداني وأخفاه منك فأجبته وأخفيته
منك وظننت أنك قد رقدت فكرهت أن أوقظك وخشيت أن تستوحشي فأمرني أن
آتي أهل البقيع فأستغفر لهم ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا انہوں نے کہا کیا میں بیان
کروں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال اور میرا حال ہم نے کہا کیوں نہیں بیان کیجئے انہوں نے کہا ایک میری
رات میں آپ نے کروٹ لی اور جوتیاں اپنے پاؤں کے پاس رکھیں اور چادر اوٹھائی اور اپنا تہبند بچھونے پر بچھایا
پھر اتنی دیر ٹھہرے کہ آپ نے سمجھا میں سو گئی بعد اسکے چپکے سے جوتیاں پہنیں اور پھر آہستہ سے چادر لے لی اور دروازہ کھولا
آہستہ سے اور باہر نکلے پھر دروازہ آہستہ سے بھیڑ دیا میں نے بھی جھٹ اوڑھنی سر پر ڈالی اور ازار پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی
یہانتک کہ آپ بقیع میں آئے اور تین بار ہاتھ اوٹھائے اور دیر تک کھڑے رہے پھر لوٹے میں بھی لوٹی آپ تیز چلے میں
بھی تیز چلی آپ لپکنے لگے میں بھی لپکی آپ دوڑنے لگے میں بھی دوڑی میں آگے نکلکر گھر کے اندر آئی اور لیٹی تھی
کہ آپ بھی پہنچے آپ نے فرمایا اے عائشہ تجھے کیا ہوا تیرا پیٹ پھولا ہوا ہے یا سانس چڑھ رہی ہے میں نے کہا کچھ نہیں فرمایا بتا نہیں تو
خدا بتا دیگا جو لطیف ہے اور خبردار ہے میں نے کہا یا رسول اللہ صدقے ہوں آپ پر ماں باپ میرے پھر سب حال میں نے
کہا آپ نے فرمایا تو ہی تھی میں کہتا تھا یہ میرے سامنے کون شخص جاتا ہے میں نے کہا ہاں میں تھی یہ سنکر آپ نے
میرے سینے میں ایک گھونسا مارا کہ مجھے درد ہوا اور فرمایا تو نے خیال کیا کہ اللہ اور رسول تجھ پر ظلم کرینگے (کہ
تیری باری میں اور بی بی پاس جاؤں گا) میں نے کہا لوگ کہاں تک چھپاویں گے اللہ نے آپکو بتلا دیا آپ نے فرمایا ہاں
جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور تیرے پاس آ نسکے کیونکہ تو ننگی تھی پھر مجھے پکارا چپکے چپکے میں گیا اور تجھ سے چھپ
گیا کیونکہ میں سمجھا تو سو گئی ہے اور مجھ برا معلوم ہوا تیرا جگانا میں ڈرا تجھ کو وحشت ہو (اکیلی رہنے سے) پھر جبرئیل
نے مجھے حکم کیا کہ بقیع میں جاؤں اور وہاں جو لوگ دفن ہیں اونکے لئے دعا کروں ف تو آپ تشریف لگئے تھے
بقیع کے مردوں کے لئے دعا کرنے کو حضرت عائشہؓ کو خیال پیدا ہوا کہ کسی سوکن کے پاس گئے ہیں اسلئے چپکے سے وہ بھی ساتھ
ہو لیں عن محمد بن قيس بن مخرمة يقول سمعت عائشة تحدث قالت ألا أحدثكم عني وعن
النبي صلى الله عليه وسلم قلنا بلى قالت لما كان ليلتي التي هو عندي تعني النبي صلى الله عليه وسلم
انقلب فوضع نعليه عند رجليه ووضع رداءه وبسط طرف إزاره على فراشه فلم يلبث إلا
ريثما ظن أني قد رقدت ثم انتعل رويدا وأخذ رداءه رويدا ثم فتح الباب رويدا وخرج
وأجافه رويدا وجعلت درعي في رأسي واختمرت وتقنعت إزاري فانطلقت في أثره حتى جاء
البقيع فرفع يديه ثلاث مرات وأطال القيام ثم انحرف فانحرفت فأسرع فأسرعت

فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنَّهُ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّهُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُهُ أَمَامِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ لِي ظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ جب آپ نے فرمایا اے عائشہ تجھے کیا ہوا تیرے سانس چڑھی ہوئی ہے پیٹ پھولا ہوا ہے تو مین نے کہا کچھ نہین آپ نے فرمایا بتاتی ہے تو بتا نہین تو اللہ جو لطیف اور خبیر ہے مجھے بتا دیگا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مین نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا پہر بیان کیا اسی حدیث کو آخر تک (یعنی سب وہی قصہ جو اوپر گذرا)

كِتَابُ الطَّلَاقِ کتاب طلاق کے بیان مین

بَابُ وَقْتِ الطَّلَاقِ لِلْعِدَّةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ باب بیان مین طلاق دینے کے وقت اوس عدت کے جس عدت مین عورتون کو طلاق دینے کا حکم کیا اللہ عزت اور بزرگی والے نے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يَدَعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هَذِهِ ثُمَّ تَحِيضُ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُفَارِقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا وَإِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا انہون نے اپنی بیوی کو وہ حائضہ تھی یعنی حیض مین تھی حضرت عمر رض نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین یہہ تذکرہ کیا بطور استفتی کے یعنی یہہ بات دریافت کرنیکو کہ عبد اللہ کا یہہ طلاق دینا درست ہے یا نہین آپنے حضرت عمر رض کو فرمایا عبد اللہ سے کہو کہ وہ رجوع کرلے یعنی اس طلاق کو توڑ ڈالے اور اوس عورت کو اپنی جورو بنالے پہر چھوڑ دے اوسکو پاک ہونے تک جب وہ پاک ہوجاوے اپنے حیض سے اور پہر دوسری بار حائضہ ہوکر پاک ہوجاوے تب اگر اوسکا جی چاہے تو اوس سے جدائی کرلیوے پہلے جماع کرنیسے اور اگر چھوڑنے کو جی چاہے تو رکھ لیوے اسواسطے کہ اللہ بزرگی اور عزت والے نے عورتون کو اسی عدت کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ ۔ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا انہوں نے اپنی جورو کو اور وہ حائضہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو پوچھا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو یعنی حیض میں عبد اللہ نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے یہ طلاق دینا کیسا ہے آپ نے فرمایا عبد اللہ کو کہو کہ رجوع کرلے اپنی عورت کی طرف پھر ٹھہرا رکھے اوسکو یہانتک کہ وہ عورت پاک ہوجاوے اپنے حیض سے پھر جب دوسرا حیض آوے اوسکو اور پاک ہو جاوے اس دوسرے حیض سے تب اگر عبد اللہ کا جی چاہے اوسکو رکھے یا طلاق دیوے بشرطیکہ اس دوسرے حیض کے بعد بھی اوس کے پاس نجاوے پھر آپ نے فرمایا یہی عدت ہے اور اسی عدت کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے اللہ عزت اور بزرگی والے نے

عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكُهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً وَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحَسِبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا ۔ ترجمہ زبیدی رضی اللہ سے روایت ہے پوچھا زہری سے کسی نے کیسے ہوتا ہے طلاق عدت پر یعنی اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ تو اسکے معنی کیا ہیں اور عدت پر طلاق دینا کیسا ہوتا ہے زہری نے جواب میں کہا سالم ابن عبد اللہ سے میں نے سنا ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے میں نے طلاق دیا اپنی جورو کو حیات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ عورت حائضہ تھی پھر اس بات کا ذکر کیا میرے باپ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے جب یہ بات سنی غصے ہوئے اور فرمانے لگے عبد اللہ کو مناسب ہے رجوع کرلے اور اوسکو حیض سے پاک ہو لینے دے پھر اگر اوسکو بھلا معلوم ہوگا طلاق دینا تو طلاق دیوے وہ اوسکو پاکی کی حالت میں بغیر صحبت کے پھر فرمایا یہی یہی معنی ہیں لِلْعِدَّةِ کے جو اللہ تعالے نے فرمایا ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رجوع کیا اور حساب میں لگایا اوس طلاق کو جو دے چکا تھا میں پہلے کیونکہ وہ طلاق اگرچہ سنت کی خلاف تھا اور حرام تھا پر طلاق پڑ گیا تھا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَيْمَنَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ لَهُ طَلَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا عَلَيَّ قَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ ترجمہ عبدالرحمن بن ایمن نے پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا رائے ہے آپکی ایسے آدمی کے لئے جس نے طلاق دیا ہو اپنی جورو کو حیض کے وقت میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اوس سے کہنے لگے طلاق دیا میں نے حیض کی حالت میں عہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا اور بیان کیا عبداللہ رضہ نے اپنی عورت کو طلاق دیا حیض کی حالت میں فرمایا آپنے عبداللہ کو مناسب ہے رجوع کرلینا اور لوٹا دیا اوسکو میری طرف اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پاک ہوجاوے گی جب اوسکو طلاق دینا یا نہ دینا تیرا اختیار ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر پڑھی یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ یعنی اے نبی جب تم طلاق دو اپنی عورتوں کو تو اونکو طلاق دو پہلی عدت سے اونکی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی سے بیچ معنی قول اللہ عزت اور بزرگی والے کی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ کہا ابن عباس نے فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ ف یہ قرأت ہے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر کی اور قرآن شریف میں لِعِدَّتِهِنَّ ہے اور مراد قبل عدت سے وہی بات جو اوپر گذر چکی ہے یعنی جب عورت حیض سے پاک ہوجاوے اور اوس سے اوس طہر میں صحبت نہ کیجاوے تب طلاق دینا چاہئے

بَابُ طَلَاقِ السُّنَّةِ

باب بیان میں طلاق سنت کے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ تَطْلِيقَةٌ وَهِيَ طَاهِرٌ فِي غَيْرِ جِمَاعٍ فَإِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا أُخْرَى فَإِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا أُخْرَى ثُمَّ تَعْتَدُّ بَعْدَ ذَلِكَ بِحَيْضَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق سنت اسطرح ہے طلاق دیوے آدمی عورت کو پاکی کے وقت میں بغیر جماع کرنیکے پھر جب اسکو حیض آوے اور پاک ہوجاوے اوسوقت اوسکو ایک اور طلاق دیوے پھر جب اسکو حیض آوے اور اوس سے پاک ہوجاوے تب اوسکو اور طلاق دیوے پھر اسکے بعد عدت گذارے عورت ایک حیض اعمش فرماتے ہیں میں نے پوچھا ابراہیم رحمہ سے اونہون نے بھی اسیطرح بیان کیا ف یعنے ہر طہر میں ایک طلاق دینا سنت کے موافق ہے اور تینون طلاق ایک بار دینا منع ہے

بَابُ مَا يَفْعَلُ إِذَا طَلَّقَ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ

اگر حیض کے وقت ایک طلاق دیا کسی آدمی نے اوس شخص کے لئے کیا حکم ہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ عَبْدَ اللَّهِ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا اغْتَسَلَتْ فَلْيَتْرُكْهَا حَتَّى تَحِيضَ فَإِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا الْأُخْرَى فَلَا يَمَسُّهَا حَتَّى يُطَلِّقَهَا فَإِنْ شَاءَ أَنْ يُمْسِكَهَا فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ ترجمہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا انہون نے یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو حالت حیض میں تو گئے حضرت عمر رض

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور خبر دی آپکو اس ماجرے کی آپنے فرمایا عبد اللہ کو کہو کہ رجوع کرے اوسکی طرف
پھر جب وہ عورت حیض سے پاک ہوجاوے اور نہا لیوے اوسکو ٹہیرے رہنے دیوے یہاں تک کہ وہ دوسرے حیض
سے فارغ ہوکر نہا لیوے اور نہ صحبت کرے اوس سے پھر طلاق دیوے اوسکو پھر اگر چاہے کہ اوس سے صحبت کرے مزہ
رکھ لیوے اوسکو اور طلاق نہ دے کیونکہ اللہ تعالی نے جس عدت کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے عورتوں کو
یہہ وہی عدت ہے یعنی اس طور سے طلاق دینے کا نام عدت پر طلاق دینا فرمایا ہے **عن** ابن عمر انہ طلق
امرأتہ وھی حائض فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال مرہ فلیراجعھا ثم لیطلقھا
وھی طاھر او حامل **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی جورو کو
حیض کی حالت میں ذکر ہوا اسبات کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اوسکو کہو کہ رجوع کرے پھر جب وہ پاک

باب الطلاق لغیر العدۃ غیر عدت میں طلاق دینے کا کیا حکم ہو **عن** ابن عمر انہ طلق امرأتہ
وھی حائض فردھا علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی طلقھا وھی طاھر **ترجمہ** ابن عمر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جورو کو حیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پھیر دیا اوس عورت کو عبد اللہ ابن عمر کی طرف یہاں تک کہ طلاق دیا اوسکو جب وہ پاک ہوگئی اپنے حیض
سے ......

الطلاق لغیر العدۃ وما یحتسب منہ علی المطلق

اگر کوئی شخص طلاق دیوے خلاف عدت کے (یعنی طہر میں طلاق نہ دیوے بلکہ حیض میں دیوے) تو کیا حکم ہے اور
آیا یہہ طلاق شمار کیا جاویگا یا نہیں **عن** یونس بن جبیر قال سألت ابن عمر عن رجل طلق امرأتہ
وھی حائض فقال ھل تعرف عبد اللہ بن عمر فانہ طلق امرأتہ وھی حائض فسأل عمر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ ان یراجعھا ثم یستقبل عدتھا فقلت لہ فیعتد بتلک
التطلیقۃ فقال مہ ارأیت ان عجز واستحمق **ترجمہ** یونس بن جبیر سے روایت ہے پوچھا میں نے
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ اوس آدمی کا جسنے طلاق دی اپنی جورو کو حیض میں کہنے لگے عبد اللہ بن عمر تو پہچانتا ہے
عبد اللہ عمر کے بیٹے کو اوسنے طلاق دی تھی اپنی عورت کو حیض میں پھر پوچھا یہہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
عمر رضی اللہ عنہ نے آپنے فرمایا حکم کرو اوسکو کہ رجوع کرے اپنی عورت سے پھر انتظار کرے اوسکی عدت کا میں نے
کہا کیا جو طلاق دی چکا ہے وہ شمار میں آویگی انہوں نے کہا کیوں نہیں اگر رجوع نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ
طلاق محسوب نہ ہوتی **عن** یونس بن جبیر قال قلت لابن عمر رجل طلق امرأتہ وھی حائض
فقال اتعرف عبد اللہ ابن عمر فانہ طلق امرأتہ وھی حائض فاتی عمر النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فسألہ فامرہ ان یراجعھا ثم یستقبل عدتھا قلت لہ اذا طلق الرجل امرأتہ

باب الطلاق لغیر العدۃ

وَهِيَ حَائِضٌ أَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ مَهْ وَإِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ ترجمہ اوپر گذرا

اَلثَّلٰثُ الْمَجْمُوعَةُ وَمَا فِيهِ مِنَ التَّغْلِيظِ

تین طلاق اکٹھا دینے پر سختی اور غصہ کرنے کا بیان

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَقْتُلُهُ ترجمہ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خبر دی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کی کہ اوس نے طلاق دی اپنی عورت کو تین طلاق ایک وقت میں یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوگئے اور غصے میں تہے فرمانے لگے کیا اللہ کی کتاب سے کہیل ہوتا ہے حالانکہ میں ابہی تم میں موجود ہون یہہ بات سنکر ایک آدمی اوٹھ کہڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں اوسکو قتل کرڈالون ف اللہ کی کتاب سے کہیل کرنا یہہ ہے جو اوسمین فرمایا اوسکے موافق عمل نہ کرنا

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

تین طلاق ایکبارگی دینے کی رخصت کے بیان میں

عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ عُوَيْمِرٌ يَعْنِي قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونکے پاس بیان کیا عویمر عجلانی نے گیا میں عاصم بن عدی کے پاس اور کہا اونسے اگر کوئی آدمی اپنی جورو کے ساتہہ غیر مرد کو پاوے اور مار ڈالے اوس مرد کو تو اوس مقتول کے بدلے میں کیا اوسکو بہی مار ڈالیں گے شرع والے اگر ایسا نکرے تو کیا کرے وہ جورو والا یہہ مسئلہ تم پوچہو اے عاصم میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر پوچہا عاصم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور برا

فطلقہا عویمر ای قبل امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ پوچھنا اور عیب رکھا سائل پر ایسی بات پوچھنے کے سبب سے تو برا معلوم ہوا عاصم
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح پر فرمانا یعنی عیب دینے کے طور پر جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم کو فرمایا
تو اونکو رنج اور پشیمانی معلوم ہوئے اس سے اور سمجھتا ئے کہ ناحق پوچھا یہہ مسئلہ جب عاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس سے لوٹ کر آئے اپنے گہر کو عویمر آکر کہنے لگا کیون جی کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو اوس
بات کی جواب مین عاصم کہنے لگے تمنے مجھے خراب بات سنائی اس مسئلہ کے سوال کرنیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے برا مانا عویمر یہہ بات سنکر کہنے لگے خدا کی قسم مین اس مسئلہ کو پوچھے بغیر نچھوڑونگا یہہ کہکر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف چلا اور سب لوگون کے بیچ مین جا گہسا اور کہنے لگا یا رسول اللہ فرمائیے مجھکو کسی آدمی نے اپنی
جورو کے ساتھہ کسیکو دیکھا اگر مار ڈالے یہہ آدمی اوسکو تو کیا مار ڈالین گے اوسکو بہی اوسکے بدلے مین یا
کیا حال ہوگا اس مارڈالنیوالیکا اوسوقت فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اترا ہے حکم تیرے واسطے اور تیری
جورو کے واسطے جا تو اور لیکر آ اُس عورت کو سہل رضہ فرماتے ہین لعان کیا اون دونون نے یعنے عویمر اور اسکی
جورو نے اور ہم لوگ بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے نزدیک اوسوقت موجود تہے جب عویمر لعان سے فارغ ہوگئے تو
کہنے لگے اگر اب مین اوس عورت کو گہر مین رکہون یا رسول اللہ تو مین جہوٹا اور بہتانی ٹہیرا اوسیوقت تین طلاق
دیدین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بہی انتظاری نکی ف عورت مرد مین لعان اسطور سے
ہوتا ہے کہ مرد عورت پر تہمت زنا کی لگا دے اور شاہد نہون خدا سے ڈر کر قائل بہی اپنے قصور کا کوئی نہو اور
حکم سے قاضی کے مرد پہلے چار بار گواہی دے اللہ کا نام لے کر اپنی صداقت پر پانچوین بار اپنے پر لعنت کرے بشرط
کذب ہونے اس گواہی کے اور اسی طور سے عورت بہی اللہ کا نام لیکر چار بار گواہی دے مرد کی کذب پر یعنی اوسکو
جہوٹا کہے اور پانچوین بار اپنے پر لعنت کرے بشرط صداقت مرد کے اس حدیث سے تین طلاق ایک بار دینی کی
رخصت معلوم نہین ہوتی کیونکہ عویمر کا فعل ہے بے جانی بوجہے آپ نے اوسکو اسبات کی اجازت نہین دی محققین علما
کا یہہ قول ہے کہ اگر کوئی تین طلاق ایک ہی بار دیدے تو ایک ہی طلاق پڑیگا مگر اکثر لوگون کا مذہب یہہ ہے
کہ اگرچہ یہ فعل برا ہے اور خلاف سنت مگر تینون طلاق پڑجاوینگے عن فاطمۃ بنت قیس قالت اتیت

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَنَا بِنْتُ اٰلِ خَالِدٍ وَاِنَّ زَوْجِیْ فُلَانًا اَرْسَلَ اِلَیَّ بِطَلَاقٍ
اِنِّیْ سَاَلْتُ اَھْلَہُ النَّفَقَۃَ وَالسُّکْنٰی فَاَبَوْا عَلَیَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہُ اَرْسَلَ
اِلَیْھَا بِثَلٰثِ تَطْلِیْقَاتٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّفَقَۃُ وَالسُّکْنٰی لِلْمَرْاَۃِ اِذَا کَانَ لِزَوْجِھَا عَلَیْھَا الرَّجْعَۃُ

ترجمہ فاطمہ قیس کی بیٹی سے روایت ہے آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا مین بیٹی ال خالد کی ہون اور فلانی کی جورو
ہون اور اوسنے مجھکو طلاق کہلا بہیجی ہے اور اسکے لوگون سے نفقہ اور رہنے کے لئے گہر مانگتی ہون وہ انکار کرتے ہین

مرد کی طرف کے لوگون نے کہا یا رسول اللہ اسکے خاوند نے اسکو تین طلاق دے کر کہلا بھیجا ہے آپنے فرمایا نفقہ یعنی خرچ اور رہنے کے لئے جگہہ اوس عورت کو ملتی ہے جس عورت سے مرد رجوع کر سکے (اور تین طلاق کے بعد رجوع نہین ہو سکتا تو نفقہ بھی نہ ملیگا) **عَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ **ترجمہ** فاطمہ بنت قیس سے روایت ہو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کو تین طلاق دیئے گئے ہون اوسکے لئے نہ نفقہ اور نہ گھر دیا جاویگا مرد کیطرف سے **عَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَّلَا سُكْنٰى **ترجمہ** فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے ابو عمرو مخزومی نے فاطمہ کو تین طلاق دیئے خالد بن ولید بنی مخزوم کے لوگون مین ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ ابو عمرو بن حفص نے طلاق دی فاطمہ کو تین طلاقین پہر کیا فاطمہ کو لئے نفقہ دلایا جاویگا آپنے فرمایا نہ اوسکے لئے نفقہ ہے اور نہ رہنے کو گھر

بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُتَفَرِّقَةِ

تین طلاق متفرق اور جدا کر دینے کا بیان

عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ جَاءَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ الثَّلٰثَ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تُرَدُّ اِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** آئے ابو صہبا طرف ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اور کہا اے ابن عباس کیا نہین جانتے تم یہہ کہ تین طلاق زمانے مبارک مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور زمانے ابو بکر اور شروع خلافت مین عمر رضی اللہ عنہما کر رد کی جاتی تہین طرف ایک طلاق کے ابن عباس نے فرمایا کہ ہان یعنی رد کی جاتی تہین **ف** رد کئے جانا ایک طلاق کی یعنی تین طلاق ایکبار اکہٹا دینے سے ایک طلاق سمجھی جاتی تہی

اَلطَّلَاقُ لِلَّتِيْ تَنْكِحُ زَوْجًا ثُمَّ لَا يَدْخُلُ بِهَا

کوئی شخص طلاق دیدے عورت کو جماع کرنے سے پہلے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَّجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يُّوَاقِعَهَا اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخَرُ عُسَيْلَتَهَا وَتَذُوْقَ عُسَيْلَتَهٗ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پوچھا کسی نے یہہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی آدمی نے تین طلاق دی اپنی جورو کو پہر اوسکی جورو نے کر لیا دوسرا خصم اور عورت مرد دونون ایک مکان مین بہی جمع ہوئے لیکن مرد نے اوس سے جماع نہین کیا اور اوس عورت کو طلاق دیدی کیا ایسی عورت پہلی خاوند کو حلال ہو جاتی ہے یا نہین آپنے فرمایا نہین حلال ہوتی جبتک

نچکھی ہیہ دوسر امرد اوسکے شہد کا مزا اور عورت مرد کے شہد کا مزا **ف** یعنی خلوت کا کچھ اعتبار نہین اول خاوند کے
لئے جایز ہونیکو جماع کرنا اس دوسرے مرد کا شرط ہے **عن** عائشۃ قالت جاءت امراۃ رفاعۃ القرظی
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی نکحت عبد الرحمن بن الزبیر وما
معہ الا مثل ھذہ الھدبۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلک تریدین ان
ترجعی الی رفاعۃ لا حتی یذوق عسیلتک وتذوقی عسیلتہ **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے ایک جورو رفاعہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ مین نے نکاح کیا عبد الرحمن
بن زبیر کو اور اوسکا حال یہہ ہے کہ کپڑے کی جھالر کے سوا اوسکی پاس کچھ نہین آپنے فرمایا شاید تو چاہتی ہوگی
رفاعہ کے پاس جانا یہہ بات نہین ہوگی جبتک نہ چکھے عبد الرحمن تیرا مزا اور نہ چکھے تو عبد الرحمان کا مزا **ف**
یعنی عبد الرحمان جب تیرے سے صحبت کرے اور پھر طلاق دیوے تب تو اپنے پہلے خاوند رفاعہ سے نکاح کر سکتی ہے
بغیر جماع ہونیکے پہلے خاوند سے نکاح جائز نہین ہدبہ کہتے ہین کپڑے کی جھالر کو اور کہیں کے پلون کو یعنی کپڑے
کے کنارے پر تارون کو بل دیکر چھوڑ دیتے ہین حفاظت کے لئے تاکہ تارین نہ نکلین اوس کپڑے کی جھالر کی
مثال عبد الرحمان کو بسبب ڈھیلی اور کم شہوت ہونیکے **طلاق البتۃ** طلاق قطعی کا بیان **عن** عائشۃ
قالت جاءت امراۃ رفاعۃ القرظی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر عندہ فقالت یا
رسول اللہ انی کنت تحت رفاعۃ القرظی فطلقنی البتۃ فتزوجت عبد الرحمن بن الزبیر
انہ واللہ یا رسول اللہ ما معہ الا مثل ھذہ الھدبۃ واخذت ھدبۃ من جلبابھا وخالد بن
سعید بالباب فلم یاذن لہ فقال یا ابا بکر الا تسمع ھذہ تجھر بما تجھر بہ عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال تریدین ان ترجعی الی رفاعۃ لا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق
عسیلتک **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک جورو رفاعہ قرظی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور ابو بکر اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تہے کہنے لگی یا رسول اللہ مین جورو تہی رفاعہ کی
کہ وہ مجھکو طلاق دیچکا ہے ایسی طلاق جو عورت کو مرد سے بالکل جدا کرے اور بے لگاؤ کر دیتی ہے یعنی تین طلاق
اوسکو چھوڑ کر مین نے عبد الرحمان بن زبیر کو کر لیا تہا قسم خدا کی یا رسول اللہ عبد الرحمان کے پاس اس چادر
کے پلے یعنے جھالر کے سوا کچھ نہین اور اپنی چادر کا پلہ پکڑ کر یہہ بات کہی حضرت عائشہ فرماتی ہین اوسوقت خالد بن
سعید دروازے پر تہے آپنے اونکو اندر آنیکا حکم نہ دیا اور کہا یا ابو بکر سنتے ہو یہہ رسول اللہ کے پاس ایسی باتین کہتی
ہے جو کہتی پھرتی ہے پھر آپنے اوس عورت سے پوچھا کیا تو رفاعہ پاس جایا چاہتی ہے ایسا نہین ہو سکتا جب
تک عبد الرحمن تیرے سے ہم بستر نہوے **امرک بیدک** امرک بیدک کی تحقیق اور اختلاف کے

بیان میں عن حماد بن زید قال قلت لایوب هل علمت احدا قال فی امرک بیدک انها

ثلاث غیر الحسن فقال لا ثم قال اللهم غفرا الا ما حدثنی قتادة عن کثیر مولی بن

سمرة عن ابی سلمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ثلث فلقیت کثیرا فسألته

فلم یعرفه فرجعت الی قتادة فاخبرته فقال نسی قال ابو عبد الرحمن هذا حدیث

منکر ترجمہ حماد بن زید سے روایت ہے کہا میں نے ایوب سے کیا جانتے ہو تم کسیکو جو کہتا ہو امرک بیدک کہنے سے تین طلاق ہوجاتے ہیں سوا حسن کے وہ کہتے ہیں کہ تین طلاق ہوجاتے ہیں اس بات کے کہنے سے ایوب نے جواب دیا میں نے کسی کو ایسے کہتے نہیں سنا پھر کہا اللھم اغفرا یعنی بخش دے اگر اوس سے غلطی ہوئی ہو مگر وہ حدیث جو بیان کی مجھسے قتادہ نے کثیر کی روایت سے اور کثیر نے ابوسلمہ سے ابوسلمہ نے ابوہریرہ سے اور ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح پر بیان کیا کہ وہ تین طلاق ہوتے ہیں راوی کہتا ہے میں کثیر سے ملا پوچھا اس روایت کا حال اوسکو اس حدیث کا کچھہ حال معلوم نہ تھا راوی کہتا ہے پھر میں گیا قتادہ کے پاس اور اون سے یہہ حال بیان کیا قتادہ نے کہا وہ بھول گیا ابو عبد الرحمن جو مصنف ہیں اس کتاب کے وہ فرماتے ہیں یہہ حدیث منکر ہے ف اور ترمذی فرماتے ہیں میں نے پوچھا محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کو اونہوں نے فرمایا یہہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہ پر یعنے ابوہریرہ کا قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اسکی سند نہیں پہنچی اور امرک بیدک کہنے کے یہہ معنی ہیں کہ عورت کو طلاق دینے کے ارادے سے مرد یوں کہے تیرا کام تیرے ہاتھہ میں ہے تو اسمیں علما کا خلاف ہے حسن کہتے تھے کہ امرک بیدک جب کہے تو اس بات کے کہنے سے ہی تین طلاق ہوجاتے ہیں اور ایوب نے اسکا انکار کیا لیکن انکار کرکے یہہ بات بھی کہی کہ قتادہ سے میں یوں سنا ہے کہ ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تین طلاق ہوجاتے ہیں اس بات کے کہنے سے مگر قتادہ نے اس حدیث کو کثیر سے نقل کیا تھا جب ایوب خود کثیر سے ملے تو انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں پھر یہہ روایت بے اعتبار ہوگئی اور صحیح یہہ ہے کہ امرک بیدک کہنے سے اختیار عورت کو ہوجاتا ہے پھر وہ جو چاہے ایک طلاق رجعی خواہ باین دیلیوے یا تین طلاق دے لیوے

باب احلال المطلقة ثلاثا والنکاح الذی یحلها به

باب بیان میں حلال ہونے مطلقہ کے جسکو تین طلاق دی گئی ہون اور ذکر میں اس نکاح کے جو حلال اور جایز کردیتا ہے اوسکو عن عائشة قالت جاءت امراة رفاعة الی

النبی صلی الله علیه وسلم فقالت ان زوجی طلقنی فابت طلاقی وانی تزوجت بعده عبد الرحمن

بن الزبیر وما معه الا مثل هدبة الثوب فضحک رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال لعلک

تریدین ان ترجعی الی رفاعة لا حتی یذوق عسیلتک وتذوقی عسیلته ترجمہ حضرت عائشہ سے

سے روایت ہے آئی جورو رفاعہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگے میرے خصم نے مجھکو تین طلاقین دی تہین اوسکے بعد مین نے نکاح کر لیا عبد الرحمان بن زبیر سے اور عبد الرحمن بن زبیر کے پاس کچھہ نہین سوائے کپڑے کی جہالر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہہ بات سُنکر ہنسے اور فرمانے لگے شاید تیرا ارادہ یہہ ہے رفاعہ سے پہر نکاح کی یہہ بات نہین ہوینگی جبتک تیرے سے صحبت نہ کرے عبد الرحمان اور تم دونون ایک دوسرے کا مزا چکہو **عن عائشۃ**

اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَہٗ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا فَطَلَّقَہَا قَبْلَ اَنْ یَّمَسَّہَا فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ فَقَالَ لَا حَتّٰی یَذُوْقَ عُسَیْلَتَہَا کَمَا ذَاقَ الْاَوَّلُ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے طلاق دی کسی آدمی نے اپنی جورو کو تین طلاق اوس عورت نے دوسرا خصم کر لیا اس دوسرے خصم نے ابہی اسکو چہوا بہی نہین تہا کہ طلاق دیدی پہر پوچہا گیا یہہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جائز ہو جاتی ہے ایسی عورت پہلے خاوند کے لئے اپنے فرمایا نہین جایز ہوتی جبتک نچکہہ لیوے مزا اس عورت کا دوسرا خصم اوّل خاوند کی آ

ف یعنی نکاح کر کر چہوڑ دینے سے پہلے خاوند کے لئے درست نہین نکاح کر لینا اس عورت سے کیونکہ تین طلاق ایسی چیز ہین جس سے عورت بالکل مرد کے قبضے سے باہر ہو جاتی ہے اور بالکل قبضے سے باہر ہو جانا تب معلوم ہوگا جب دوسرے کے قبضے اور تصرف مین پورے طور سے آجاوے اور پہلے خاوند کیطرح اس سے معاملہ کر لیوے یعنی ایک مکان مین اکیلے ہونے یا نکاح کر لینے یا ذرا سا مساس وغیرہ کر لینے سے پورا تصرف نہین ہوتا اسواسطے فرمایا جبتک دونو ایک دوسرے سے مزے نہ اوڑا لین جبتک پہلے کو جایز نہین اوس سے نکاح کرنا اور بہت سی اسرار ہین غور کرنے سے ظاہر ہونگے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْغُمَیْصَاءَ اَوِ الرُّمَیْصَاءَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَشْتَکِیْ زَوْجَہَا اَنَّہٗ لَا یَصِلُ اِلَیْہَا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ زَوْجُہَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہِیَ کَاذِبَۃٌ اِلَیْہَا وَلٰکِنَّہَا تُرِیْدُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰی زَوْجِہَا الْاَوَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ ذٰلِکَ لَہَا حَتّٰی تَذُوْقَ عُسَیْلَتَہٗ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئی غمیصاء یا رمیصاء اس مین شک ہے راوی کو یعنی غمیصاء نام لیا یا رمیصاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور شکایت کی اپنے خاوند کی اس بات کی وہ اسکے پاس نہین آیا پہر تہوڑی سی دیر کے بعد اوسکا خصم بہی آگیا اور کہنے لگا جہوٹ بولتی ہے یہہ عورت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اسکے پاس جاتا ہون لیکن اسکا یہہ ارادہ ہے کہ مجہسے چہوٹ کر پہر پہلے خصم کے پاس چلی جاؤن آپنے فرمایا یہہ بات اسکو مناسب نہین مگر اوس وقت جب چکہہ لیوے تو اوسکا شہد **ف** یعنی عورت اور مرد مین صحبت ہو جاوے اور ایک دوسرے سے پورا پورا مزا اوڑا لیوین **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّجُلِ یَکُوْنُ لَہُ الْمَرْأَۃُ یُطَلِّقُہَا ثُمَّ یَتَزَوَّجُ رَجُلٌ فَیُطَلِّقُہَا قَبْلَ اَنْ یَدْخُلَ بِہَا فَتَرْجِعُ اِلٰی زَوْجِہَا الْاَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰی تَذُوْقَ الْعُسَیْلَۃَ **ترجمہ**

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال میں ایک آدمی کے جو اوس کی ایک جورو اوس نے اوسکو طلاق دیدی یعنی تین طلاق پھر اوس عورت کو دوسرے شخص نے نکاح کر لیا پھر دوسرے نے بغیر جماع کئے طلاق دیدیا اوس عورت کو پھر دوبارہ لوٹ کر جانا چاہا اس عورت نے پہلے خصم کی طرف آپنے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا جبتک نہ کہا لیوے وہ شہد کو اس دوسرے خاوند کے لئے اوس سے جماع نکر لیوے تب تک وہ پہلے خاوند کے حق میں جائز نہیں ہو سکتی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُغْلِقُ الْبَابَ وَيُرْخِي السِّتْرَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتَّى يُجَامِعَهَا الْآخَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح پر کسی آدمی نے طلاق دی اپنی جورو کو تین طلاق پھر اوسکو نکاح کر لیا دوسرے آدمی نے اور نکاح ہونیکے بعد گئے دونوں کوٹھری میں اور بند کر دیا گیا دروازہ اور پردے بھی چھوڑ دئے یعنے خلوت صحیح ہو گئی لیکن اس دوسرے مرد نے جماع نہیں کیا پھر طلاق دیدیا اس عورت کو اس دوسرے نے بھی کیا جائز ہے یہ عورت پہلے خصم کے لئے آپنے فرمایا نہیں جب تک جماع نکرے اوس سے یہ دوسرا ابو عبد الرحمان یعنی مصنف اس کتاب کے فرماتے ہیں یہ حدیث صواب سے بہت قریب ہے

بَابُ إِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَمَا فِيهِ مِنَ التَّغْلِيظِ

تین طلاق دے گئے عورت سے حلالہ کرنے کا بیان اور جو کچھ کہ احکام کے کرنیوالے پر سخت بات کہی گئی ہے اوسکا ذکر اسباب میں کیا گیا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُتَوَشِّمَةَ وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ

ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیلا گودنے والی پر اور گدوانے والے پر اور بالون میں ملانے والے اور ملوانے والے پر اور ربا کھانے والے پر اور کھلانیوالے اور حلالہ کرنیوالے پر اور جسکے لئے حلالہ کیا جاتا ہے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال میں اور بال ملا کر لینے کرنا اور نیلا گودنا حرام ہے اور خدا کی لعنت پڑتی ہے جسکے بال جوڑے جاوین اوس عورت پر بھی اور جو عورت اپنے ہاتھ سے جوڑے اوسپر بھی اور جو نیلا گدوائے اوسپر بھی اور جو اپنے ہاتھ سے گودے اوسپر بھی اور حلالہ کرنیوالے پر یعنی جس نے نکاح کیا اس نیت سے کہ چھوڑ دونگا طلاق دیکر تا کہ حلال ہو جاوے پہلے خاوند کے لئے اور جسکے لئے حلالہ کیا گیا یعنے پہلے خاوند پر

بَابُ مُوَاجَهَةِ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ بِالطَّلَاقِ

باب بیان میں اسبات کے کہ مرد عورت کا منہہ دیکھتے ہی طلاق دے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ اِلْحَقِي بِاَهْلِكِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے جب داخل ہوئی کلابی (ایک عورت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہنے لگے اعوذ باللہ منک یعنی پناہ میں ہوتی ہون مین اللہ کی تیرے سے آپنے فرمایا تونے بہت بڑی کی پناہ لی تو جا اپنے گھر والوں پاس **ف** یہہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جون کی بیٹی سے کہی اور اسکا نام اسما تھا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی اصل قصہ یون ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسما بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی بی بیون کو رشک ہوا اور اوس سے یون کہا کہ تجھکو غیرت اور شرم نہین آتی کہ تونے ایسے شخص سے نکاح کیا جس نے تیرے باپ اور بھائیون کو مارا اور بعضی روایت مین ہے کہ کسی بی بی نے اوسکو یون سکھلایا کہ جب حضرت تیرے پاس آوین تو یون کہنا کہ مین خدا کی پناہ چاہتی ہون تجھسے تو حضرت تجھکو بہت پیار کرینگے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس تشریف لائے اوس نے اسیطرح خدا کی پناہ مانگی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہہ اشارہ کیا طلاق کا

باب اِرْسَالِ الرَّجُلِ اِلٰی زَوْجَتِهٖ بِالطَّلَاقِ

طلاق کہلا بھیجنا کسی آدمی زبانی اپنی جورو کو

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ تَقُوْلُ اَرْسَلَ اِلَيَّ زَوْجِيْ بِطَلَاقِيْ فَشَدَدْتُّ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ فَقُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ تُلْقِيْنَ ثِيَابَكِ عِنْدَهٗ فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَاٰذِنِيْنِيْ مُخْتَصَرًا

ترجمہ فاطمہ بنت قیس رض سے روایت ہے طلاق کہلا بھیجی مجھکو میرے خاوند نے پھر اوڑھ لئے مین نے اپنے کپڑے اور آئی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس پوچھا آپنے کتنی طلاقین دین تجھکو مین نے عرض کیا تین آپنے فرمایا تجھکو نفقہ یعنے عدت میں کے لئے خرچہ تیرے خاوند کی طرف سے نہ ملیگا اور فرمایا اپنے عدت کے دن پورے کر اپنے چچا کے بیٹے کے گھر مین یعنے ابن ام مکتوم پاس کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے اوتار دے سکتی ہے تو اپنے کپڑے نزدیک اوسکے اور فرمایا جب گذر چلے تو اپنی عدت اوسوقت مجھکو خبر کر یوہان حدیث مختصر بیان کی ہے عَنْ تَمِيْمٍ مَوْلَى فَاطِمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ نَحْوَهٗ **ترجمہ** تمیم جو مولا ہین فاطمہ کے اونہون نے بھی فاطمہ سے اسیطرح روایت کی ہے یعنے جیسے فاطمہ کی روایت اوپر گذری ہے اوسیطرح سے مولا نے بھی روایت کی ہے **ف** غرض یہہ ہے اگر کسی کی زبانی کوئی شخص اپنی جورو کو طلاق کہلا بھیجے تو طلاق ہوجاتی ہے اور عورت اپنی عدت گذار کر دوسرا خصم کرسکتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ طلاق عورت کے روبرو دینا کچھ شرط نہیں مرد کو اختیار ہے روبرو دے یا غیبت مین دے ہان عورت کو اطلاع کردینی چاہیے اگر وہ اپنا کچھ بندوبست کرے

تَاْوِيْلُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ

بیان اس بات کا کہ اس آیت کے کیا معنے ہین اور اوسکے فرمانے سے کیا غرض ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ جَعَلْتُ امْرَاَتِيْ عَلَيَّ حَرَامًا قَالَ كَذَبْتَ لَيْسَتْ عَلَيْكَ بِحَرَامٍ

ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ عَلَيْكَ اَغْلَظُ الْكَفَّارَةِ عِتْقُ رَقَبَةٍ
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا اونکے پاس ایک آدمی اور کہنے لگا مین نے اپنی جورو کو اپنے اوپر حرام کر لیا ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جھوٹھا ہے تو وہ عورت تیرے تئین حرام نہین پھر پڑہی یہہ آیت یَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ
مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اور کہا تیرے اوپر ضرور ہے ایک سخت کفارہ یعنی آزاد کرنا ایک بردے کا ف یعنی حرام
کہہ لینے سے حلال چیز حرام نہین ہو جاتی لیکن کفارہ دینا آتا ہے اور کفارہ ہی سب کفارون مین سے سخت یعنی بردہ
آزاد کرنا چاہیے ایک تاویل تو اس آیت کی یہہ ہوئی اور دوسری تاویل آگے آتی ہے تَاوِيْلُ هٰذِهِ
الْاٰيَةِ عَلٰى وَجْهٍ اٰخَرَ تاویل اور بیان اسی آیت کا دوسرے طور پر عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَا
صَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَيَّتُنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ
فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ وَقَالَ لَنْ اَعُوْدَ لَهٗ
فَنَزَلَ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتُوْبَا لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ
حَدِيْثًا لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا كُلُّهٗ فِيْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہرتے تھے زینب کے نزدیک دیر تک اور شہد پیتے وہان تو صلاح کی مین نے اور حفصہ نے
اسطرح جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہان آوینگے تو مین کہونگی آپکے مونہہ سے مغافیر کی بو آتی ہے اور تمہارے
یہان آوین تو تم بہی یون ہی کہنا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی یہان گئے تو اوس نے وہی بات کہی آپنے فرمایا مین نے
اور کچھ نہین کہایا لیکن شہد کہایا ہے زینب کے یہان اور فرمایا آپنے پھر دوبارہ نہ پیونگا تب اوتری یہہ آیت
لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ یعنی ای نبی تو کیون حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر اور اِنْ تَتُوْبَا فرمایا
عائشہ اور حفصہ کے لیئے یعنی اگر تم دونو توبہ کرتیان ہو جھک پڑے ہین دل تمہارے ف جھک پڑے ہین
دل تمہارے یعنی توبہ ضرور ہے غرض اِنْ تَتُوْبَا سے لیکر قُلُوْبُكُمَا تک حضرت عائشہ رضہ اور حفصہ رضہ کو ارشاد فرمایا
ہے کہ اس بات سے توبہ کرین اور آئندہ کو ایسی بات نہ کہین جس سے نبی کے دل کو رنج اور ملال ہو وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى
بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا یعنی اور جب چھپا کر کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات وہ بات وہی جو اوپر گذر چکی یعنی
بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ اور عطا کی حدیث مین یہہ قصہ تمام بیان کیا گیا ہے ف یعنی عطا کی حدیث
مین یون آیا ہے جب عورتون نے یہہ بات کہنی شروع کی کہ آپ کے مونہہ سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغافیر اوسکو
کہتے ہین جو درخت مین سے شہد کی طرح کا ایک شیرہ نکلتا ہے اور اوس مین بدبو اور رنگ ہوتی ہے جیسے نیم کے
درخت مین سے اوسکا شیرہ ٹپکتا ہے اور بدبو کی چیز سے آپکو نفرت بہت تھی آپنے فرمایا نہین مین نے

مغافیر تو نہین پایا لیکن زینب بنت جحش کے پاس شہد کہایا ہے پہر کبہی اوسکے شہد کو نہ کہاؤنگا ہم اور
ہمنے عہد کیا اور قسم کہائی اوسکے کہانے سے اور بیوی کو فرمایا تو کسی کو اس بات کی خبر نہ دینا اور یہ بات آپنے
عورت کے رضامند کرنیکے لیے فرمائی تہی اور شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے مضمون کو مختصر طور پر یون بیان
فرمایا **ف** حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف کر دی یا ایک بی بی کے یہان سے شہد پینا موقوف کر دیا خاطر سے اور
بیبیون کے او سپر اللہ نے یہہ فرمایا اور قسم کا کہولنا کفارہ دینا ہے اب جو کوئی اپنے مال کو کہے یہہ مجہہ پر حرام ہے
تو قسم ہوگئی کفارہ دے تو اوسکو کام مین لاوے کہانا ہو یا کپڑا یا لونڈی موضح القرآن

بَابُ الْحَقِي بِأَهْلِكِ

باب بیان مین یون کہنے کے اپنے جورو کو جا تو اپنے گہر والون کے ساتہہ ملکر رہ **عَنْ** عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ
بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَقَالَ فِيْهِ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ
فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے
سنا مین نے کعب بن مالک سے وہ ذکر کرتے تہے اپنا حال اوس وقت کا جس وقت وہ پیچہے رہگئے تہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ تبوک کو جانیکے وقت اور کہا اسی بیان مین کعب بن مالک نے اتفاقاً آیا قاصد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میرے پاس اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا ہے یعنی جسطرح
آگے کی حدیث مین اوسکا بیان آیا ہے **ف** چونکہ اسناد مین فرق تہا اوسکو جدا بیان کیا گیا اہل حدیث کی
اصطلاح مین اسکو تحویل کہتے ہین **عَنْ** عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ
قِصَّتَهُ وَقَالَ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا
فَقُلْتُ لِامْرَاَتِي الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ
ترجمہ عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت ہے سنا مین نے کعب بن مالک سے وہ بیان کرتے تہے
اپنا حال اوس وقت کا جس وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑ کر رہگئے تہے جنگ تبوک کو (نام ہے
ایک جگہہ کا) جاتے وقت راوی کہتا ہے بیان کیا وہ قصہ سب کعب بن مالک نے اور کہنے لگے مین
جسوقت اوس حالت مین تہا اوس وقت آیا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہنے لگا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لیے یہہ حکم دیا ہے تو اپنی جورو سے کنارا کر کعب نے پوچہا اوس سے کنارہ کرنیکو
طلاق دینا مراد ہے یا کیا غرض ہے قاصد نے کہا طلاق دینا مراد نہین بلکہ جدا رہنے کے لیے حکم دیا ہے

اوسکی قریب جانے سے منع کیا ہے کعب بن مالک فرماتے ہین مین اپنی جورو کو کہا جا تو اپنے گہر والون کے پاس جاکر رہ اور وہان سے میرے نزدیک مت آجب تک اللہ عزت اور بزرگی والا اس امر مین کچھہ حکم نکرے ف کعب بن مالک اون تین شخصون مین سے ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ نہین گئے تہے جنگ تبوک مین اور اونپر عتاب ہوا تہا پچاس دن تک اوس پچاس دن مین ایسی بد حالت گذری کہ موت سے بدتر تہی اور وہ تینون شخص سچ کہنے سے بخشے گئے نہین تو منافقون مین تہے اون تین آدمیون کا ذکر قران شریف مین ہے سورہ توبہ کے آخیر مین یہان اس حدیث مین اس بات کا ذکر ہے کہ کعب بن مالک نے اپنی جورو کو الحقی باہلک کہا یعنے جا تو اپنے گہر والون مین جاکر مل اس بات کے کہنے سے طلاق نہین ہوتی جب تک نیت نکیجاے طلاق کی

(عن) عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَهُوَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلٰى صَاحِبَيَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَعْتَزِلُوْا نِسَاءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُوْلِ اُطَلِّقُ امْرَاَتِيْ اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَاَتِي الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِيْ فِيْهِمْ فَلَحِقَتْ

ترجمہ عبد الرحمان بن عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہم اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ کہتے ہین سنا مین نے اپنے باپ کعب سے اور راوی کہتا ہے کعب اون تین آدمیون مین سے ایک شخص ہین جنکی توبہ قبول ہوئی وہ کعب اپنا حال بیان کرتے ہین اور کہتے ہین بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو میرے اور میرے ساتہی کے پاس اور بیان کیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو حکم کیا ہے تم اپنی جورؤن سے کنارا کرو اور اونکے نزدیک نہ جاو کعب فرماتے ہین مین نے پوچہا قاصد کو طلاق دیدون مین اپنی عورت کو یا کیا کرون اوس نے کہا طلاق نہ دے اوسکو بلکہ کنارا کر اوس سے اور نزدیک نجا اوسکے کعب فرماتے ہین مین نے اپنی عورت سی کہا جا اپنے لوگون مین مل اور وہین جاکر رہ پہر جا ملی اونکی عورت اپنے لوگون مین (عن)

كَعْبٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَقَالَ فِيْهِ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ قَالَ بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا فَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِي الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ وَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ

ترجمہ کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین حال اپنا جب پیچہے رہگئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ تبوک کو جاتے وقت اور راوی بیان کرتا ہے اوسی بیان مین کعب نے یہہ بہی فرمایا اتنے مین آیا فرستادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تمہارے لئے حکم دیا ہے تم کنارا پکڑو اپنی عورتون سے یعنی مجھکو اور میرے ساتھی کو یہہ حکم دیا مین نے پوچھا قاصد سے
مین طلاق دیدون اپنی عورت کو یا کسطرح کرون مین قاصد نے جواب دیا جدا رہنے کے لئے حکم ہے اور طلاق دینے کا
حکم نہین ہے کعب کہتے ہین مین نے کہا اپنی عورت سے تو جا مل اپنے گہر والون مین اور تو وہین رہا کر جبتک خدا تعالی
اس امر کا کچھہ فیصلہ نہ فرماوے **خَالَفَهُمْ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ** معقل بن عبید اللہ نے خلاف
کیا ہے اور لوگون کا یعنی زہری ابن شہاب کے شاگردون مین معقل بن عبید اللہ بہی ہین انکی روایت عبید اللہ بن
کعب سے ہے جیسا کہ آگے کی حدیث مین آتا ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ كَعْبًا يُحَدِّثُ قَالَ
اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلٰى صَاحِبِيْ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ
اَنْ تَعْتَزِلُوْا نِسَاءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُوْلِ اُطَلِّقُ امْرَاَتِيْ اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا
وَلَا تَقْرَبُهَا فَقُلْتُ لِامْرَاَتِي الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِيْ فِيْهِمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَحِقَتْ
بِهِمْ **ترجمہ** عبید اللہ بن کعب سے روایت ہے سنا مین نے اپنے باپ کعب سے وہ بیان کرتے تہے بہیجا میرے
پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی اور میرے ساتھی کے پاس بہی اوس نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ
نے تمکو حکم دیا ہے تم کنارا کرو اور دور رہو اپنی عورتون سے کعب کہتے ہین مین نے پوچھا اوس آدمی سے کیا مین طلاق
دیدون مین اپنی جورو کو کیا کرون مین اوس نے کہا طلاق مت دو بلکہ جدا کر دے اوسکو اپنے پاس سے اور اوسکے
نزدیک مت جا کعب کہتے ہین مین نے اپنی عورت کو کہا تو جا مل اپنے لوگون مین اور رہ اونمین جبتک اللہ عزت
بزرگی والا حکم کرے اس امر مین پہر اونکی بیوی چلی گئی اپنے لوگون مین یعنے اپنے ماں باپ کے یہان جا کر
رہنے لگی **خَالَفَهُ مَعْمَرٌ** اور معمر نے معقل کا بہی خلاف کیا ہے چنانچہ آگے کی حدیث مین آتا ہے
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ اِذَا رَسُوْلٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَتَانِيْ فَقَالَ اعْتَزِلِ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا تَقْرَبْهَا وَلَمْ
يَذْكُرْ فِيْهَا الْحَقِيْ بِاَهْلِكِ **ترجمہ** عبد الرحمان بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اور بیان
کیا اپنی حدیث مین اتفاقًا آیا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس اور کہا اوس قاصد نے
کنارہ کر دے تو اپنی عورت کو پہر پوچھا مین نے قاصد سے کیا طلاق دیدون مین اپنی عورت کو اوس نے کہا
طلاق مت دے لیکن اوسکے نزدیک مت جا اور اس حدیث مین اَلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ نہین ذکر کیا **ف** یعنی یہہ نہین بیان
کیا کہ کعب نے اپنی جورو سے کہا تو جا اپنے گہر والون کے ساتھہ رہ جیسے اگلی روایتون مین بیان کیا ہے **بَابُ
طَلَاقِ الْعَبْدِ** غلام کے طلاق دینے کا بیان **عَنْ** اَبِيْ حَسَنٍ مَوْلٰى بَنِيْ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَ
امْرَاَتِيْ مَمْلُوْكَيْنِ فَطَلَّقْتُهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ اُعْتِقْنَا جَمِيْعًا فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنْ

راجعتها كانت عندك على واحدة قضى بذلك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

ترجمہ ابو حسن مولا بنی نوفل سے روایت ہے تھا میں اور میری عورت دونوں غلامی میں پھر طلاق دی میں نے اوس عورت کو دو طلاق اوسکے بعد ہم دونوں ایکبار اکٹھے آزاد کیے گئے پوچھا میں نے ابن عباس سے فرمایا ابن عباس رض نے اگر رجوع کریگا تو اوسکی طرف یعنے اگر پھر اوسکو نکاح میں لاویگا تو رہیگی تیرے نزدیک وہ عورت ایک طلاق پر حکم کیا ہے یہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **خالفہ معمر** اور اس روایت میں خلاف کیا ہے معمر نے **ف** رہیگی تیرے نزدیک وہ عورت ایک طلاق پر یعنی آزاد نے سے تجھے تین طلاق کا اختیار ہوگیا تھا اور آزاد ہونے کے تو دو طلاق تو دے چکا تھا اب ایک طلاق کا اختیار اور رہ گیا **عن** الحسن مولی بنی

نوفل قال سئل ابن عباس عن عبد طلق امرأته تطليقتين ثم اعتقا يتزوجها قال نعم

قيل عن من قال افتى بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الرزاق قال ابن المبارك

لمعمر الحسن هذا من هو لقد حمل صخرة عظيمة ترجمہ حسن مولی بنی نوفل سے روایت ہے پوچھا کسی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مسئلہ اوس غلام کا جسنے طلاق دیں ہوں اپنی عورت کو دو طلاقیں اور پھر وہ دونوں آزاد ہوگئیں ہوں کیا وہ غلام آزاد اوس لونڈی آزاد سے نکاح کرسکتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کرسکتا ہے کسی نے اس مسئلہ کی سند پوچھی ابن عباس سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اوسکو جواب دیا فتوی دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ میں ایسا ہی ابن المبارک نے معمر سے کہا یہہ حسن کون ہے اس نے بڑا بھاری پتھر اپنے اوپر لادا کیونکہ اگر یہہ روایت غلط ہو تو سیکڑوں ناجایز نکاحوں کا وبال اوسکی گردن پڑیگا

باب متى يقع طلاق الصبي

لڑکے کا طلاق دینا کس عمر میں معتبر ہوتا ہے اس باب میں اسکا بیان ہے **عن** ابن سيرين

عن عطية القرظي انهم عرضوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قريظة فمن كان محتلما او نبتت

عانته قتل ومن لم يكن محتلما او لم تنبت عانته ترك ترجمہ قریظہ کے دو لڑکوں سے روایت ہے اونکو سامنے لائے تھے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریظہ کے ہنگامی کے روز حکم ہوا جس لڑکے کو احتلام یعنی نیند وغیرہ میں نہانے کی حاجت ہوتی ہو یا اوسکے پیشاب کی جگہہ یعنے ناف کے نیچے بال اوگ آئے ہوں اوسکو قتل کرو اور اگر ان دونوں نشانوں میں سے کچھہ نہ پاؤ تو چھوڑ دو **عن** عطية القرظي قال كنت يوم حكم سعد

في بني قريظة غلاما فشكوا في فلم يجدوني انبت فاستبقيت فها انا ذا بين اظهركم

ترجمہ عطیہ قرظی رض سے روایت ہے تھا میں اوسوقت لڑکا جسوقت حکم کیا سعد نے بنی قریظہ کے قتل کے لیے پھر دیکھا مجھکو اور شک کیا میرے مارنے میں جب نہیں پایا مجھکو زیر ناف کے بالوں والا بچا دیا مجھکو وہی میں ہوں جو تمہارے روبرو موجود ہوں **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضه يوم

أُحُلٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعُرِضَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ
ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے روبرو لائے گئے ابن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن احد کے جب وہ چودہ برس
کے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قبول کیا اونکو پھر دوبارہ پیش کئے گئے خندق کے روز جب وہ پندرہ برس کے
تھے تب قبول کیا اونکو ف یعنی مجاہدین میں شریک کیا او رشل مردون کی اون کا حصہ مال غنیمت میں ٹھیرایا
معلوم ہوا کہ پندرہ برس کا لڑکا جوان ہو جاتا ہے

بَابُ مَنْ لَا يَقَعُ طَلَاقُهُ مِنَ الْأَزْوَاجِ

یعنی شخص ایسے ہین اونکا طلاق دینا معتبر نہین عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ
الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَالصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبَرَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ
أَوْ يُفِيقَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھا دیگئی قلم تین شخصون
سے سونیوالے سے جاگنے تک اور بچے سے بڑے ہونے تک اور دیوانے سے سیانا ہونے تک یا اچھا ہونے تک ف
یعنی ان تین شخصون سے جو کچھہ برا یا بھلا کام ہوئے اوسکی کچھہ سند نہین اللہ جلشانہ کے ہان اوسکا کچھہ حساب و کتاب نہین
اسی واسطے اونکا طلاق دینا بھی صحیح نہین

بَابُ مَنْ طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ

کوئی شخص اپنے جی مین طلاق
دیدیوے اوسکا کیا حکم ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى
تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي كُلَّ شَيْءٍ حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی نے چھوڑ دیا میری امت کے اون باتون سے جو جی مین کہتے
ہین جبتک زبان پر نہین لاتی یا کرتے نہین ف یعنی باتون پر پکڑ نہو گی جن باتون کو جی مین خیال کرلیتے ہین
یا اپنے آپ ویسے خیالات جی مین آجاتے ہین عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ وَحَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچا دیگا میری امت کو اللہ تعالی اون
خیالات اور باتون کی پکڑ سے جو کھٹکتے ہین دلون مین اونکے جبتک اونکو زبان پر نہ لاوین یا کرین نہین ف
دل کے خطرے او خیال کئی طور پر ہین ایک تو وہ ہے جو آپ ہی آپ بے اختیار جی مین آجاوے عربی زبان مین اوسکو
ہاجس کہتے ہین وہ معاف ہے تمام امتون سے دوسرا وہ ہے جو دل مین در باقی رہے اور جی مین پھرا رہے اوسکو
خواطر کہتے ہین اس قسم کے خطرے اس امت محمدیہ سے معاف ہین یہہ اللہ تعالی کا فضل ہے اور اوسکی رحمت اس
امت پر تیسرے حالت وہ ہے جو خیال کہ جی مین دوڑتا پھرتا ہے جی مین اوسکی محبت اور لذت پیدا ہوئی اور اوسکی
پورا کرنے اور حاصل کرنیکی طرف دل راغب ہوا اوسکو ہم کہتے ہین اس امت کو اوسپر بھی پکڑ نہین جبتک اوسکو عمل
مین نہ لاوے بلکہ اگر قصد کرلیا تھا پھر اپنے جی کو اوس سے روک لیا اوسکو اوسکے بدلے نیکی دی جاویگی اور ایک

باب من لا يقع طلاقه من الازواج

باب من طلق في نفسه

اور ایک ان تینوں کے سوائے چوتھی حالت بھی ہے وہ یہہ ہے کہ دل گناہ پر پکا ہو جاوے اور جی کو اوسکی کرنے مین یہانتک مضبوط کر لے کہ اس طرف سے اوسکے کرنیمین کچھہ قصور باقی نرہے کسی دوسرے سبب سے اوسکام مین فتور آجاوے اسمین البتہ پکڑ ہے لیکن پکڑ پوری گناہ کی برابر نہین کیونکہ زنا کے سامان تیار کرنے یا اوسکا ارادہ کرنیسے زنا نہین ہوجاتا زنا یا چوری کرنیکے بعد ہی ثابت ہوتی ہے غرض زنا کا ارادہ اور زنا دونون گناہ مین برابر نہین ارادہ اوس سے نیچے درجہ مین ہے اور یہان اس حدیث کے لانیسے یہہ غرض ہے کہ جی مین طلاق کہہ لینا طلاق نہین ہوتا جبتک زبان سے نکہے اور اپنے ارادے کو ظاہر نکرے

اَلطَّلَاقُ بِالْاِشَارَةِ الْمَفْهُوْمَةِ

طلاق دینا اوس اشارے سے جو سمجھہ مین آسکتا ہو

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارٌ فَارِسِيٌّ طَيِّبُ الْمَرَقَةِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعِنْدَهٗ عَائِشَةُ فَاَوْمَأَ اِلَيْهِ بِيَدِهٖ اَنْ تَعَالٰى وَاَوْمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَائِشَةَ اَیْ وَهٰذِهٖ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ الْاٰخَرُ هٰكَذَا بِيَدِهٖ اَنْ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک فارسی ہمسایہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شوربا بہت عمدہ پکاتا ایک بار وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپکے پاس حضرت عائشہ تہین تو اوس نے اشارہ کیا آپ سے اپنے ہاتہہ سے کہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف یعنی انکو بہی لاؤن اوس نے ہاتہہ سے اشارہ کیا نہین دو یا تین بار **ف** تو آپنے اوسکے اشارے پر عمل کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بول نسکے اوسکا اشارہ جو سمجھہ مین آوے مثل بولنے کی ہے اگر وہ اشارے سے طلاق دیوے اور معلوم ہو جاوے کہ طلاق دیتا ہے تو پڑجاویگی

بَابُ الْكَلَامِ اِذَا قُصِدَ بِهٖ فِيْمَا يَحْتَمِلُ مَعْنَاهُ

باب بیان مین کلام کے جب ارادہ کئے جاوین معنی اوس کلام کے جو پائے جاتے ہین اوس کلام مین یعنی بیان اوس کلام کا جو کئی معنی کا احتمال رکھتا ہے اگر قصد کیا جاوے اونمین سے کوئی ایک معنی تو صحیح ہوگا وہ قصد کرنا

عَنْ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَ هِجْرَتُهٗ اِلَى الدُّنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل نیتون ہی کے ساتہہ معتبر ہین مرد وہی پاویگا جو نیت کریگا سو جسکا نکلنا گہر سے اللہ اور رسول کی طرف ہے تو اوسکی ہجرت اللہ اور اوسکی طرف گنی جاویگی یعنی اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرنیکا ثواب پاویگا اور جسکی ہجرت دنیا کے واسطے ہے ملیگی اوسکو دنیا یا عورت کیواسطے ہوگی تو ملیگی اوسکو عورت انسان کی ہجرت اور گہر چہوڑنا جس ارادے اور خیال سے ہوگا اوسکو وہی چیز ملیگی **ف** مثل مشہور ہے جیسی نیت ویسی برکت آدمی کو عمل کا ثواب نیت کے مطابق ملتا ہے اور اوسکے عمل کا اعتبار نیت سے ہوتا ہے اور نیا

اس حدیث کو یہان اسواسطے لائے ہین کہ ایک کلام جو کئی معنی کا احتمال رکھتا ہو اوسکے معنی لینے مین ارادے اور نیت پر حکم ہے جیسا ارادہ ہوگا ویسا اوسکا حکم کیا جاویگا چنانچہ ہجرت کا لفظ ہے ارادے اور نیت کے سبب اوسمین آپ نے فرق ہوگیا کسی شخص نے ہجرت کی اور اپنا گھربار چھوڑ کر کافرون کی دیار سے نکلکر مسلمانون کے ملک مین چلا گیا اور جی مین ٹھیرالیا کہ اوس ملک مین تجارت خوب ہوتی ہے یا وہان عورتین خوب صورت ملتی ہین تو یہہ ہجرت دنیا کے واسطے کی اور وہان دنیا کا بہی فایدہ ملگیا وہ اللہ کا انعام ہے اوس سے اوسکی ہجرت مین کچہہ خلل نہ آویگا مکے سے مدینہ کیطرف جب لوگون نے ہجرت کی اوسوقت ایک عورت ام قیس نامی نے بہی ہجرت کی اوسکی محبت اور عشق سے کسی ایک شخص نے مکے والون مین سے اوسکے واسطے ہجرت کے لوگ اوس آدمی کو مہاجر ام قیس کا کہنے لگے اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ حدیث فرمائی

بَابُ الْإِبَانَةِ وَالْإِفْصَاحِ بِالْكَلِمَةِ الْمَلْفُوظِ بِهَا لِمَا لَا يَحْتَمِلُ مَعْنَاهَا لَمْ تُوجِبْ شَيْئًا وَلَمْ تُثْبِتْ حُكْمًا

باب بیان اس بات کے کہ اگر کوئی ایک لفظ صاف بولے اور اوس سے وہ مطلب مراد لیوے جو اوسکے معنی سے نہین نکلتا تو وہ لغو ہوگا اور اوس سے کوئی حکم ثابت نہوگا (یعنی وہ مطلب جو مراد ہے)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ انْظُرُوا كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ إِنَّهُمْ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگ غور کرو اور دیکھو اس بات کو کیسی بچایا اللہ تعالی نے مجھکو قریش کی گالیون اور لعنت سے وہ لوگ مذمم کہکر نام لیتے ہین اور برا کہتے ہین مجھکو اور حال یہہ ہے کہ مین محمد ہون ف یعنی وہ محمد کو بکار کر مذمم کہتے اور محمد نہین کہتے کیونکہ محمد کے معنی سراہا ہوا اور مذمم کے معنی برا تو اونکی گالیان سب مذمم پر پڑتی ہین نہ محمد پر کہ وہ مراد محمد کہین

بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْخِيَارِ

خیار کی مدت معین کرنے کے بیان مین یہہ باب ہے

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا إِلَى قَوْلِهِ جَمِيلًا فَقُلْتُ أَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ فَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ حِينَ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَرْنَهُ طَلَاقًا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُنَّ اخْتَرْنَهُ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جسدن حکم ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا کہ اختیار دیدین اپنی بیبیون کو تو وہ اختیار دینا مجہسے شروع کیا اور فرمانے لگے مین تجہسے ایک بات کا ذکر کرونگا تو اوسمین جلدی نکرنا اور اپنے

ماں باپ کی صلاح اور مشورے بغیر اس بات کا جواب نہ دینا بیوی عائشہؓ فرماتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماں باپ کا مشورہ لینا اسواسطے فرمایا کہ آپکو معلوم تہا کہ میرے ماں باپ مجہکو حضرتؐ سے جدا ہونیکی صلاح نہ دینگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں پہر پڑہی آپنے یہہ آیت یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا یعنی اے نبی کہدے اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتیاں دنیا جینیاں اور یہاں کی رونق تو آؤ کچہہ فایدہ دوں تمکو اور رخصت کروں بہلی طرح سے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں مینے یہہ آیت سنکر کہا کیا اسی بات کیواسطے مشورہ کروں اور صلاح لوں میں اپنے ماں باپ سے میں نے اختیار کیا اللہ عزت اور بزرگی والے کو اور اللہ کے رسولؐ اور آخرت کے گہر کو بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں پہر سب بیبیوں نبی کی ایسا ہی کہا جیسا مینے کہا تہا یعنے سب بیبیوں نے بہی اللہ اور اوسکے رسول کو اختیار کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیویوں کو پوچہا اور انکو اختیار دینا طلاق نہ تہا کیونکہ بیبیوں نے نبی کو اختیار کیا اور اونکے غیر کو نہیں اختیار کیا ف اس حدیث میں جو حدیث ہے اوسکا فایدہ جسمیں اس آیت کی اوترنے کی وجہ بہی بیان کی گئی ہے کتاب النکاح کے شروع میں گذر چکا ہے لیکن یہاں باب کی مناسبت کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی عائشہؓ کے اختیار کو ایک وقت تک قایم کیا یعنی ماں باپ سے مشورہ کرنے تک عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَدَاَ بِیْ فَقَالَ یَا عَائِشَةُ اِنِّیْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْكِ اَنْ لَا تَعْجَلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَیْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ وَاللهِ اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ یَكُوْنَا لِیَاْمُرَانِیْ بِفِرَاقِهٖ فَقَرَاَ عَلَیَّ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَقُلْتُ اَفِیْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَیَّ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالْاَوَّلُ اَوْلٰی بِالصَّوَابِ وَاللهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب اوتری آیت اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مجہکو فرمایا اے عائشہ میں کہتا ہوں تجہکو ایک بات تو جلدی نکریو اور اپنے ماں باپ سے اس بات میں مشورہ کریو بیوی عائشہ فرماتی ہیں آپنے مشورہ لینے کو فرمایا اور آپکو یہہ معلوم تہا کہ میرے ماں باپ آپسے جدائی کرنیکی صلاح مجہکو نہ دینگے پہر پڑہی یہہ آیت یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا یعنی اے نبی کہدے اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتیاں ہو دنیا کا جینا اور یہاں کی رونق پورا ترجمہ اوپر گذر چکا ہے بیوی عائشہؓ فرماتی ہیں کیا یہی بات ہے مشورہ اور صلاح لوں میں اپنے ماں باپ کی یعنے اس بات میں صلاح لینے کی کیا حاجت ہے بلکہ میں بے مشورہ لئے یہہ بات کہتی ہوں میں نے اختیار کیا اللہ اور اوسکے رسول کو ابو عبد الرحمان فرماتے ہیں یعنی اس کتاب کے مصنف اس

ف یعنی یونس بن یزید اور موسیٰ بن علی کی روایت سے پہلے گذری روایت میں خطا ہے اور یہی روایت میں کچھ نقصان اور خطا نہیں بلکہ بہت ٹھیک ہے

باب فی المخیرة تختار زوجها

بیان میں ان عورتوں کے جنکو اختیار دیا گیا اور انہوں نے اختیار کیا اپنے خاوند کو

عن عائشة قالت خیّر رسول الله صلی الله علیه وسلم نساءه فلم یکن طلاقا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو اور اختیار دینے سے انکو طلاق نہیں ہوئی کیونکہ جب اختیار دیا انکو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا ف اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جب کسی عورت کو اسکا خاوند اختیار دے یعنی عورت کو کہے کہ تو مختار ہے اپنے نفس کی طلاق چاہتی ہو تو طلاق لیلے پھر وہ عورت کہے میں تجھکو ہی اختیار کرونگی تو اس عورت کو طلاق نہیں ہوتی

عن عائشة قالت خیّر النبی صلی الله علیه وآله وسلم نساءه فلم یکن طلاقا ترجمہ وہی گذرا

عن عائشة قالت قد خیّر رسول الله صلی الله علیه وسلم نساءه أفکان طلاقا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اختیار دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو کیا اختیار دینے سے انپر طلاق ہوگئی ف یعنی طلاق نہیں ہوئی کیونکہ انہوں نے اس اختیار دینے کو منظور نہیں کیا تھا

عن عائشة قالت خیّرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخترناه فلم یعدّها علینا شیئا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اختیار دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنے اختیار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو نہیں ٹھیرایا گیا وہ اختیار دینا ہم پر کچھ چیز

خیار المملوکین یعتقان

جب خاوند اور جورو دونوں غلام لونڈی ہوں پھر آزاد ہو جاویں تو اختیار ہوگا

عن القاسم بن محمد قال کان لعائشة غلام وجاریة قالت فاردت ان اعتقهما فذکرت ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابدئی بالغلام قبل الجاریة ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس غلام اور لونڈی تھی ارادہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا آزاد کریں انکو پھر ذکر کیا اس بات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا لونڈی سے پہلے غلام کو آزاد کرنا تو اچھا ہے ف تاکہ لونڈی کو خیار کا اختیار نہ رہے کیونکہ اگر لونڈی آزاد ہو اور اسکا خاوند غلام تو اسکو اختیار ہوتا ہے

باب خیار الامة

لونڈی کو اختیار دینے کا بیان

عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قالت کان فی بریرة ثلاث سنن احدی السنن انها اعتقت فخیّرت فی زوجها وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الولاء لمن اعتق ودخل رسول الله صلی الله علیه وسلم والبرمة تفور بلحم فقرب الیه خبز وأدم من أدم البیت فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم

اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَا تَاْكُلُ

الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے تہے بریرہ مین تین سنتین ایک سنت تو یہہ ہے وہ آزاد کی گئی پہر اختیار دیا گیا اوسے خاوند کے پاس رہنے مین یعنی اوسکو کہا گیا تیری خوشی ہو تو اپنے خاوند کے پاس رہجا یا اوسکو چہوڑ کر دوسرے کو کرلے اور دوسری بات یہہ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی بریرہ کے قصے مین میراث آزاد کرنیوالے کے لئے ہے و تیسرے یہہ بات ہے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم گہر مین اور اوسوقت ہنڈیا مین گوشت ابل رہا تہا وہ لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس روٹی اور ایک سالن جو موجود تہا گہر مین آپنے فرمایا کیا مین نے ہنڈیا نہین دیکہی گوشت کی یعنی اس ہنڈیا مین گوشت پکتا ہے وہ کیون نہین لاتے گہر والون نے عرض کیا ہان پکتا تو ہے لیکن وہ گوشت صدقہ دیا ہے کسینے بریرہ کو اور آپ صدقے کی چیز نہین کہاتے آپنے فرمایا اوسکے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے ف بریرہ نامی ایک عورت انصار کی لونڈی تہی اونہون نے کہا ای بریرہ تو اتنا مال ہمکو دے تجہکو ازاد کر دینگے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدد سے اوسکے ازاد ہونیکی صورت نکلی تو وہ لوگ بریرہ سے کہنے لگے جب تو مرجاوے کی تیرے مال کے وارث ہم ہونگے اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد کیا اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ یعنی میراث آزاد کئے گئے کی ازاد کرنیوالے کے لئے ہے یہان اس حدیث کے بیان کرنے سے پہلا مسئلہ بیان کرنا غرض تہا یعنی لونڈی آزاد ہو جا نیسے مختار ہو جاتی ہے اپنے نکاح کے معاملے مین چاہے اپنے نکاح کو باقی رکہے یا توڑ ڈالے یہہ مسئلہ بریرہ کے آزاد ہونیسے معلوم ہوا تہا اور یہہ بہی بات بریرہ کے سبب سے معلوم ہوئی کہ صدقہ اپنی جگہہ پہنچ جاونیکے بعد صدقہ نہین رہتا اوسکا حکم بدل جاتا ہے اسی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو کہا لیا اور فرمایا وہ گوشت بریرہ کے لئے صدقہ تہا اور ہمارے لئے وہ ہدیہ یعنی تحفے کے طور پر ہے

بَابُ خِيَارِ الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ

باب بیان مین اختیار دینے اوس لونڈی کے جو ازاد کی گئی ہے اور خاوند اوسکا حر یعنے آزاد ہو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ فَاَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ اَعْطَانِيْ كَذَا وَكَذَا مَا اَقَمْتُ عِنْدَهٗ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے خریدہ مین نے بریرہ کو اور اوسکے والیون نے یہہ شرط لگائی کہ اسکی میراث کے حقدار ہم ہون گے بی بی عائشہ فرماتی ہین ذکر کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا آپنے فرمایا تو اوسکو آزاد کردے کیونکہ ولاء لونڈی یا غلام کے آزاد کرنے والیکا حق ہوتا ہے (یعنی وہ مال جو چہوڑ کر مرجا دین یہہ دونون) اور بیچنے والیکا کچہہ حصہ نہین اوسکے

مال مین بلکہ حصہ میراث مین اوسکا ہے جو نقد بیٹنے روپے خرچ کرتا ہے) یہہ مسئلہ سنکر بیوی عائشہ رضی اوسکو آزاد کردیا خصم کے چھوڑ دینے مین وہ کہنے لگی اگر مجھکو وہ کتنا ہی کچھہ دیوے تو بھی اوسکے پاس نہین ٹھہرونگی اور اوسکی بعد خود مختار ہوگئی اور اوس بریرہ کا خاوند آزاد تہا کسیکا غلام نہ تہا **ف** یہان پچھلے جملے سے غرض ہے یعنی آزاد اور حر کی جورو اگر لونڈی ہو تو آزاد ہونیکے بعد اوسکو اختیار ہے اسکے گھر مین رہے یا اوسکو چھوڑ دے کیونکہ آزاد ہوا مختار ہوتا ہے جب لونڈی آزاد ہوگئی تو مختار ہوجائیگی اور بعض علما کے نزدیک لونڈی کو اوسی صورت مین اختیار ہوگا جب اوسکا خاوند غلام ہو وہ کہتے ہین کہ بریرہ کا خاوند غلام تہا جیسے آگے آتا ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رضی اَنَّهَا

اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُتِيَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ اِنَّ هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہین کہ اونہون نے ارادہ کیا بریرہ کے مول لینے کا اوسکے والیون نے شرط لگائی ولاء کی یعنی میراث بریرہ کی ہم لینگے بی بی عائشہ فرماتی ہین ذکر کیا مین نے اسکا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آپنے فرمایا خرید لے اوسکو اور آزاد کردے اسلئے کہ ولاء یعنی میراث غلام یا لونڈی کی جو آزاد ہوچکی حق ہے آزاد کرنے والیکا بیچنے والیکا حق نہین ہوتا اگرچہ بیچنے والا شرط لگایا کرے بیچنے کے وقت کیونکہ وہ شرط فاسد ہے اور شرط فاسد کا پورا کرنا ضرور نہین بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین لائے گھر کے لوگ گوشت آپکے آگے اور یہہ بھی کہدیا یہہ گوشت کسینے صدقہ دیا تہا بریرہ کو آپنے فرمایا وہ گوشت بریرہ کے لئے صدقہ تہا ہمارے لئے ہدیہ اور تحفہ ہے اور اختیار دیا بریرہ کو آپنے اور اوسکا خصم آزاد تہا غلام نہ تہا **ف** اس حدیث سے بھی وہی مسئلہ بیان کرنا غرض ہے جسکے باب باندھا ہے یعنی لونڈی آزاد ہونیکے بعد مختار ہوجاتی ہے اپنے خاوند کے چھوڑ دینے مین اگرچہ اوسکا خاوند غلام ہو کسیکا کیونکہ لونڈی کے مختار ہونیکے لئے اوسکے خاوند کا غلام ہونا شرط نہین

بَابُ خِيَارِ الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا مَمْلُوْكٌ

باب ہے بیان مین اس مسئلہ کے کہ اختیار ہے اوس لونڈی کو جسکا خصم غلام ہے آزاد ہونیکے بعد **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ

كَانَتْ بَرِيْرَةُ عَلٰى نَفْسِهَا بِتِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ بِاُوْقِيَةٍ فَاَتَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فَقَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَّشَاءُوْا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عِدَّةً وَّاحِدَةً وَّيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِيْ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ فَكَلَّمَتْ فِيْ ذٰلِكَ اَهْلَهَا فَاَبَوْا عَلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَجَاءَتْ اِلٰى عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لَهَا مَا قَالَ اَهْلُهَا فَقَالَتْ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَرِيْرَةَ

أَتَتْنِي تَسْتَعِينُنِي عَلَى كِتَابَتِهَا فَقُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاؤُا أَنْ أَعُدَّهَا عِدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي
فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
ابْتَاعِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُونَ أَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِي
كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ
شَرْطٍ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا وَكَانَ عَبْدًا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ عُرْوَةُ فَلَوْ كَانَ
حُرًّا مَا خَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مکاتب کیا بریرہ نے
اپنے تئین نو اوقیہ پر اور ہر برس مین ایک اوقیہ ادا کرنا ٹہیرا پہیر آئے بریرہ میرے پاس یعنے حضرت عایشہ
کے پاس آکر کہا اور اون سے اپنی کتابت مین مدد چاہی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مین اسطرح تو مدد نہین
کرتی لیکن اگر وہ لوگ چاہین تو مین ایک ہی دفعہ سب رقم گن دون اور ولاء میرا حق ٹہیرے پہر گئی بریرہ اپنے
والیون کے پاس اور گفتگو کی اون سے اس باب مین اون لوگون نے نہ مانا اور کہا ولاء ہم لیوینگے تو پہر کر آئے
بریرہ بیوی عایشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین اور آگئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت مین بریرہ نے
حضرت عایشہ رض سے آکر کہا جو اون لوگون نے کہا تہا بیوی عایشہ نے فرمایا ایسا ہی تو خدا کی قسم مین نہین
مدد کرتی لیکن اگر ولاء میرا حق ٹہیریگا تو کرونگی تیری مدد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچہا کس بات کا ذکر ہے
یہہ بیوی عایشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ بریرہ آئی تہی میرے پاس اپنی کتابت مین مجہسے مدد چاہتے
مین نے کہا اوس سے مین یون تو مدد نہین کرتی مگر ہان اگر وہ لوگ چاہین تو ایک ہی دفعہ سب دیدیتی ہون اور
ولاء میرے لئے ہوگی یہہ بات بریرہ نے اون سے کہی اونہون نے انکار کیا اور کہا ولاء ہم لینگے دوسرے کو نہ دینگے
آپنے فرمایا بیوی عایشہ رض کو تو خریدلے اسکو اور اون سے شرط کرلے ولاء کی اور شرط کر لینے سے اونکے ساتہ کچہہ
مضائقہ نہین کیونکہ ولاء حق آزاد کرنیوالیکا ہوتا ہی بیچ بے عایشہ رض کو آپنے یہہ فرمایا اور کہڑے ہوئے خطبہ سنانے
کو لوگون سے لئے خدا تعالے کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کیا ہوا لوگون کو ایسی شرطین باندہتے ہین جو نہین اللہ کے
کتاب مین رکہتے ہین ولاء ہم لینگے کتاب اللہ عزت اور بزرگی والیکی بہت ٹہیک اور حق ہے اور شرطین جو
اللہ نے لگائین اور ٹہیرائین وہی مضبوط اور واثق یعنے قابل وفا کے ہین اور فرمایا جو شرط اللہ کی کتاب مین نہین
وہ شرط باطل اور بے اصل ہے اوسکا وفا کرنا کچہہ ضرور نہین اگرچہ وہ سو شرطین کیے ہون پہر اختیار دیا بریرہ
کو آپنے اوسکے خصم کے چہوڑنے مین پہر وہ خود مختار ہوگئی یعنے اپنے خصم کو چہوڑ دیا عروہ فرماتے ہین اگر اوس کا
خصم آزاد ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو اختیار نہ دیتے ق ایک روایت میں چالیس درہم کا ہوتا ہے

اور درہم چہہ دانگ کا ہوتا ہے اور دانگ دو قیراط کا اور قیراط دو طسوج کا اور طسوج دو جو کا جو میانہ ہون بہت بڑے ...... او ر نہ بہت چھوٹے اور مکاتب اوسکو کہتے ہین کہ مالک آزاد کرنے پر غلام یا لونڈی کے روپیہ ٹہیراوے اور اوس سے اقرار اور نوشتہ لیوے کہ ہر مہینے مین اسقدر پہنچایا کرے جبتک اوس مین سے ایک درہم بہی باقی رہیگا وہ آزاد نہوگا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے مالک سے کہہ کہ ایکمشت قیمت لے لیوین اور مین تجھکو آزاد کر دونگی اور ولاء یعنی تیرے مرنیکے بعد تیرے مال کی بہی مین وارث ہونگی مگر اس شرط کو بریرہ کے والیون نے نامانا اور کہا ولاء ہم لینگے جب اونہون نے حق بات کا انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیوی عائشہ رضہ کو فرمایا تو شرط کر لے یعنی اون بیوقوف اسمیات مین زیادہ جھگڑا نکر اور جو کام کرنیکا ہے اوسکو کر اور آپنے خطبے مین فرمادیا کہ یہہ شرط بے اصل اور ناقابل ایفا ہے تو گویا سرے سے شرط ہی نہ ٹہیری اس جگہہ حدیث کو اسواسطے لائے ہین کہ اس مین لفظ وکان عبدا مکاتب ہے یعنی بریرہ کا خصم غلام تہا اور اکثر علما کا یہی قول ہے کہ جب لونڈی کا خصم غلام ہو تب اسکو اختیار ہو سکتا ہے اور اگر آزاد ہو تو نہین اختیار دیا جایگا اوسکو چنانچہ عروہ نے اس حدیث مین فرمایا ہے اگر وہ آزاد ہوتا تو نہ اختیار دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بریرہ کو اور یہہ روایت ثبوت اور صحت مین پہلی روایت سے بڑہکر ہے یعنے حر ہونے کی روایت سے جو پہلے گذر چکی اور مصنف نے دونون روایتون کے موافق مسئلہ بیان کیا ہے دوسری روایت مین زیادہ تصریح کی ہے اول مین فقط روایت بیان کر کے چھوڑ دی ہے

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا ترجمہ عروہ حضرت عائشہ رضہ سے روایت کرتے ہین فرمایا بی بی عائشہ رضہ نے بریرہ کا خصم غلام تہا

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيْرَةَ مِنْ نَاسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ وَضَعْتُمْ لَنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضہ سے خریدا اونہون نے بریرہ کو انصار کے لوگون سے اور ان لوگون نے شرط ٹہیرایا تہا ولاء کو اپنے لئے اوسوقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کا حق دار ولی نعمت ہوتا ہے یعنے جسنے روپیہ خرچ کیا اور بردے کو مول لیکر آزاد کیا اور بیچنے والا حقدار نہین ہوتا بیوی عائشہ فرماتی ہین اختیار دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اور تہا بریرہ کا خصم غلام اور بریرہ نے ہدیہ بہیجا بی بی عائشہ کو گوشت آپنے کہا ہمکو اس گوشت مین سے دیتے تو اچہا تہا بیوی نے فرمایا یہہ گوشت بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا ہے آپنے فرمایا وہ گوشت بریرہ کے لئے صدقہ تہا ہمارے لئے صدقہ نہین بلکہ ہدیہ ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَرِيْرَةَ وَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا وَأَشْتَرِطَ الْوَلَاءَ لِأَهْلِهَا فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ

وَخُيِّرَتْ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا أَدْرِي وَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقَالُوا هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بریرہ کے معاملہ میں اور بیان کیا میں نے میرا ارادہ بریرہ کے خریدنے کا اور اوس کے لوگوں سے شرط کرتی ہوں ولاء کی فرمایا آپنے خرید لے اوسکو کیونکہ ولاء اوسیکا حق ہے جو آزاد کیا کرتا ہے راوی نے کہا اختیار دیا بریرہ کو آپنے خاوند کے چھوڑنے میں اور تھا خاوند اوسکا غلام پھر کہا راوی نے میں نہیں جانتا کہ خاوند اوسکا غلام تھا یا آزاد اور دیا گیا گوشت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا گھر کے لوگوں نے یہ صدقہ دیا تھا کسی نے بریرہ کو آپنے فرمایا صدقہ بریرہ کے حق میں تھا اور ہمارے لئے تو ہدیہ ہے

بَابُ الْإِيلَاءِ ترجمہ باب ایلاء کے بیان میں عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ تَذَاكَرْنَا الشَّهْرَ عِنْدَهُ فَقَالَ بَعْضُنَا ثَلَاثِينَ وَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقَالَ أَبُو الضُّحَى ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَرَجَعَ فَنَادَى بِلَالًا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ ترجمہ ابو الضحی سے ابو یعفور روایت کرتے ہیں ہم لوگ ذکر رہے تھے ابو الضحی کے نزدیک اور کہتے تھے مہینے کی مدت تیس دن ہے اور بعضے کہتے تھے انتیس دن ہے میں کہا ابو ضحی نے بیان کیا مجھسے ابن عباس نے او مجھے ایک دن ہم صبح کو تو کیا دیکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں رو رہی تھیں اور ہر ایک کے نزدیک اونکے گھر والے موجود تھے پھر آیا میں مسجد میں تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں سے مسجد بھری ہوئی ہے ابن عباس فرماتے ہیں پھر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اوپر گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ بالاخانہ میں تھے اپنے گھر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا کسی نے سلام کا جواب نہ دیا پھر سلام کیا پھر کسی نے جواب نہ دیا تین بار سلام کیا کسی نے جواب نہ دیا پھر لوٹ آئے اور بلال کو بلایا وہ پھر گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کیا آپنے طلاق دی ہے بیویوں کو آپنے فرمایا نہیں لیکن ایلا کیا ہے میں نے اونسے ایک مہینے کا راوی بیان کرتے ہیں 29 انتیس دن ٹھہرے آپ اوس مکان میں پھر اوترا وہاں سے اور گئے گھر میں بیویوں کے پاس ف...... ایلاء کہتے ہیں کہ قسم کہا وے مرد کہ اپنی عورت کے نزدیک نجاوے گا اوس سے کنارہ کرے گا علیحدہ رہے گا لیکن علما نے کہا ہے کنارہ کرنا غصے یا ناراضی کے سبب ہو اور اگر ناراضی کے سبب سے نہو گا تو وہ ایلا نہیں عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِن نِسَائِهٖ شَهْرًا فِي مَشْرَبَةٍ لَهٗ فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَيْسَ آلَيْتَ عَلٰى شَهْرٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قسم کہائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے کی اپنی بیبیون کے پاس نجانیکی یعنی عہد کیا کہ ایک مہینے تک عورتوں کے نزدیک نجاوینگے اور رہے اپنے بالاخانے مین انتیس ۲۹ راتین پہراوترآئے آپ لوگون نے عرض کیا یارسول اللہ آپنے تو ایک مہینے کا ایلا کیا تھا آپنے فرمایا انتیس ۲۹ دن کا مہینہ ہوا کرتا ہے ف وہ مہینہ شاید انتیس دن کا ہوگا یہہ بات ہوگی کہ آپنے فقط مہینہ کا لفظ فرمایا تھا چنانچہ بعضی روایتون مین ہے لا ادخل علیکن شہرا یعنے نہ آؤنگا مین تمہارے پاس ایک مہینہ تو مہینہ کا اطلاق انتیس ۲۹ دن پر بہی آپنے شہرا کا لفظ فرمایا اور شہر فلان نہ کہا تہا تاکہ اوسکو پابندی ہوتی اوس مہینہ خاص کی

بَابُ الظِّهَارِ

ظہار کے بیان مین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِيْ فَوَقَعْتُ قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ قَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا مین نے ظہار کیا تھا اپنی عورت کے ساتھ پہر جاپڑا مین اوسکے اوپر پہلے کفارہ دینے سے آپنے پوچھا کس سبب سے کیا تونے یہہ کام اوس نے بیان کیا مین نے دیکھی پازیب اوسکی چاندنی مین آپنے اوسکو فرمایا اب اوسکے پاس نہ جا یوجبتک نکرے تو وہ کام جسکا حکم کیا اللہ عزت اور بزرگی والے نے ف ظہار جورو کو مشابہت دینا ان کے جسم کی کسی ایک چیز کے ساتھ یعنی پیٹہہ یا پیٹ وغیرہ کے ساتھ مشابہت کرکر کہنا تو میرے حق مین ایسی ہے جیسی میری ماں کی پیٹہہ یعنی جیسی وہ مجہپر حرام ہے ویسی تو بہی مجہپر حرام ہے اسلام سے پہلے مرد اگر اپنی عورت کو کہتا تو میری ماں ہے تو ساری عمر اوسپر حرام گنتے شرع نے اسبات کو مقرر رکہا لیکن اتنا فرق ہے کہ کفارہ دینے کے بعد وہ جائز ہوجاتی ہے کفارہ جبتک نہ دے تب تک حرام رہتی ہے ہمیشہ کے حرام ہونیکا حکم موقوف کیا اگر کسی نے بغیر کفارہ دینے کے عورت سے جماع کیا تو اوسنے اچھا کام نہ کیا اوسکو توبہ کرنی چاہیے اور کفارہ دیکر اوسکو ہاتھ لگادے اور کفارہ دینے تک اوسکو اپنے حق مین حرام جانے جیسا زبان سے کہا تہا بہی اللہ تعالی کا احسان مانے اور شکر کرے کہ اوس نے کفارہ دینے کے بعد حلال کردیا ورنہ تو نے تو عمر بہر اپنا گہر اوجاڑ لیا تہا عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ تَظَاهَرَ رَجُلٌ مِنِ امْرَأَتِهٖ فَأَصَابَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا أَوْ سَاقَيْهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے ظہار کیا ایک آدمی نے اپنی عورت سے پہر صحبت کی اوس سے کفارہ دینے کے پہلے پہر کیا

یہہ حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا کونسی چیز تہی جسنے یہہ کام کرادیا تجھسے وہ بولا رحم کرے خدا تعالی آپ پر
یارسول اللہ دیکہی مین نے خلخال یعنی کڑی اوسکے پاؤن کی یا کہا دیکہی ہین مین نے پنڈلیین اوسکی چاندنی مین
یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور رہ اوس سے جبتک کہ کرے تو وہ کام جو حکم کیا تجھکو اللہ عزت اور
بزرگے والے نے عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اَتَى رَجُلٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ ظَاهَرَ
مِنِ امْرَاَتِهٖ ثُمَّ غَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يَّفْعَلَ مَا عَلَيْهِ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ رَاَيْتُ بَيَاضَ
سَاقَيْهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ قَالَ اِسْحَاقُ فِي
حَدِيْثِهٖ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُرْسَلُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ
الْمُسْنَدِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ ترجمہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس
اور کہنے لگا یا نبی اللہ اس شخص نے ظہار کیا تہا اپنی جورو سے پہر اوس نے صحبت کرلی کفارہ دینے سے پہلے
آپنے فرمایا اوسکو کاہے کو کیا تو نے یہہ کام اور کس نے کہا تجھکو ایسی بات کرنے کے لیے وہ کہنے لگا اے نبی خدا
کے مجھکو نظر پڑین گوری پنڈلیین اوسکی چاندنی مین آپنے فرمایا اوسکو دور رہ اوس سے جبتک ادا کرے تو
جو کچھہ تیرے ذمے پر ادا کرنا اوسکا ضرور ہے اب کتاب کے مصنف رح فرماتے ہین اسحاق اپنی حدیث مین فاعتزلها
فرمایا ہے اور لفظ اس حدیث کے محمد کے ہین اور مصنف رح فرماتے ہین اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح اور اولی ہے
مسند ہونے سے اور اللہ سبحانہ تعالی زیادہ دانا ہے ف یعنی یہہ حدیث مسندًا ابن عباس سے اور مرسلًا عکرمہ سے مروی
ہے اور مرسلا روایت صحیح ہے بہ نسبت مسند کے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَسِعَ سَمْعُهُ
الْاَصْوَاتَ لَقَدْ جَاءَتْ خَوْلَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ زَوْجَهَا فَكَانَ يَخْفٰى عَلَيَّ
كَلَامُهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ
تَحَاوُرَكُمَا الْاٰيَةَ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا بیوی عائشہ نے شکر ہے اللہ کا جو سنتا
ہے تمام آوازون کو آئی خولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور شکوہ کیا اپنے خاوند کا یعنی اوسکے ظہار کرنے سے گہر
اونکے خراب و برباد ہوئے اور چھپاتی تھی وہ اپنی گفتگو مجھسے تب اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہہ آیت
قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
بَصِيْرٌ یعنی سن لی اللہ نے بات اوس عورت کی جو جھگڑتی ہے تجھسے اپنے خاوند پر اور جہینکتی ہے اللہ کے آگے
اور اللہ سنتا ہے سوال و جواب تم دونون کا بیشک اللہ سنتا ہے دیکہتا اسکے آگے اللہ جل شانہ نے ظہار کا اور اوسکے
کفارے کا بیان فرمایا ہے ف یہہ عورت بہت خوبصورت تہی ایک بار نماز پڑہتی تہی جب سلام پہیرا تو اوسکے خاوند
اوس بن صامت نے خواہش کی اوس نے نہ مانا خاوند نے غصہ ہوکر اوس سے ظہار کرلیا بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

باب خلع کے بیان میں عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال المنتزعات والمختلعات
هن المنافقات ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاوند سے
کشیدہ رہنے والیاں اور خلع کرنے والیاں منافق اور دغاباز ہیں انکو یہی کہنا چاہیے ف خلع کہتے ہیں عورت اپنا حق مہر کو
چھوڑ دے اور کہے کہ تو چھوڑ دے یعنے طلاق دیدے مجھکو اور وہ حق چاہیے مہر ہو یا کچھ اور چیز ہو اور حسن جو شاگرد ہیں ابوہریرہ
کے وہ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا میں نے کسی سے یہ حدیث نہیں سنی اور کتاب کے مصنف فرماتے
ہیں حسن نے ابوہریرہ سے کچھ نہیں سنا غرض اس حدیث میں محدثین کو کلام ہے عن حبيبة بنت سهل انها
كانت تحت ثابت ابن قيس ابن شماس وان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج الى الصبح فوجدها
حبيبة بنت سهل عند بابه في الغلس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذه قالت انا
حبيبة بنت سهل يا رسول الله فقال ما شأنك قالت لا انا ولا ثابت ابن قيس لزوجها فلما جاء
ثابت ابن قيس قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه حبيبة بنت سهل قد ذكرت ما شاء الله
ان تذكر فقالت حبيبة يا رسول الله كل ما اعطاني عندي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لثابت خذ منها فاخذ منها وجلست في اهلها ترجمہ حبیبہ بنت سہل سے روایت ہے تھی وہ جورو ثابت بن
قیس کی حبیبہ بنت سہل بیان کرتی ہیں نکلے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع صبح صادق میں طرف
نماز کی تھی حبیبہ انکے دروازے کے نزدیک آپنے فرمایا کون ہے تو حبیبہ نے کہا میں حبیبہ بنت سہل ہوں آپنے کہا
کیوں کیا ہوا کہا ہے تو آئی حبیبہ نے کہا میری اور میرے خصم ثابت بن قیس کی نہیں بنتی جب آئے ثابت بن
قیس آپنے فرمایا یہ حبیبہ بنت سہل کہتی تھی جو کچھ اللہ نے چاہا اسکی زبان سے مگر حبیبہ جب کہنے لگے
یا رسول اللہ جو کچھ اس نے مجھکو دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے آپنے فرمایا ثابت بن قیس کو لے لے اسکو یعنی
تو اپنی چیز اس سے واپس کر لے ثابت بن قیس نے آپکے فرمانے کے بموجب لیا اس سے جو دیا ہوا مال اور بیٹھ
رہی حبیبہ اپنے گھر والوں میں یعنی ثابت بن قیس کے گھر سے چلی گئی عن ابن عباس ان امراة ثابت ابن قيس
اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ثابت ابن قيس اما اني ما اعيب عليه في خلق
ولا دين ولكني اكره الكفر في الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتردين عليه
حديقته قالت نعم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقبل الحديقة وطلقها تطليقة ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئی جورو ثابت بن قیس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی مجھے غصہ اور ناراضی نہیں
ثابت بن قیس کی خصلت اور دین کی طرف سے لیکن اسلام میں کفر اور ناشکری کرنا برا جانتی ہوں آپنے فرمایا تو دیگی
باغ واپس کر دیگی وہ کہنے لگی ہاں واپس کردوں گی آپنے ثابت بن قیس کو فرمایا تو لے لے اپنا باغ اور طلاق دیدے

اوسکو ایک طلاق فقط اور باغ ثابت بن قیس نے اوسکو مہر مین دیا تھا اسلام مین کفر کرنا یہہ کہ عورت ناشکری اور قصور
کرے مرد کی فرمانبرداری مین ثابت بن قیس بدصورت تھے اسکا جی اون سے نفرت کرتا تھا ایسا نہ ہو بیوی تھی سمجھی کہ
اس نفرت مین مرد کی نافرمانی ہوجاویگی اور مرد کی نافرمانی کرنا خدا کو ناراض کرنا ہے اور خدا کی ناراضگی لینے والیکا
کہان ٹھکانا عن ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امرأتی لا تمنع
ید لامس قال غربها ان شئت قال انی اخاف ان تتبعها نفسی قال استمتع بها ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہنے لگا میری عورت ایسی ہے جو ہاتھ لگا دے اوسکے
ہاتھ کو روکتی نہین آپنے فرمایا تو اوسکو دور کر یعنی اوسکو طلاق دیدے مرد نے کہا مین ڈرتا ہون میری جان اوسکے پیچھے
نہ جاوے یعنے اوسکی طرف میرا دل لگا رہے گا بسبب بے صبری کے کہین گناہ مین جا پڑونگا آپنے فرمایا ایسا نہین ہو سکتا
تو تو اوسکو اپنے برتاوے مین رکھ لے ف ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو منع نہین کرتی اس بات کے کہنے سے
غرض مرد کی یہہ ہے کہ عورت بے حیا اور بے پرواہ ہے زنا کی طرف اشارہ نہین اگر زناکار ہوتی تو آپ لعان کا حکم کرتے
بروقت انکار کر بیٹھے اور بعضون کے نزدیک فاسقہ عورت کو طلاق دیدینا واجب نہین ایسی شخص کو جو صبر نکر سکے اس
عورت کے بغیر اور یہہ آدمی جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی بڑا بے صبر تھا اسی واسطے آپنے فرمایا تو
اپنے کام مین لا اوسکو عن ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ ان تحتی امرأۃ لا ترد ید لامس قال طلقها
قال انی لا اصبر عنها قال امسکها قال ابو عبد الرحمن هذا خطأ والصواب مرسل ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا یا رسول اللہ میرے نکاح مین ایک عورت ہے نہین جھٹکتی ہاتھون کو کسی
چھونیوالے کے اوسکو ہاتھ لگاتا ہے آپنے فرمایا طلاق دیدے اوسکو اوس نے کہا مین صبر نہین کر سکتا اوسکے سوا آپنے فرمایا
روک اوسکو ف روک اوسکو یعنی حفاظت اور نگہبانی کر اوسکی اور منع کر اور رکھ اوسکو اسطرح سے کہ ایسا نکیا کرے
اور ابو عبد الرحمن فرماتے ہین یہہ حدیث مرسل ہے متصل ہونا اسکا خطا ہے اور غلط **باب بدء اللعان**
لعان کے شروع ہونیکا بیان عن عاصم بن عدی قال جاء نی عویمر رجل من بنی العجلان
قال ای عاصم ارأیتم رجلا رای مع امرأته رجلا ایقتله فتقتلونه ام کیف یفعل یا عاصم سل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسال عاصم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعاب رسول اللہ صلی اللہ
فلان علیہ وسلم المسائل وکرهها فجاء عویمر فقال ما صنعت فقال صنعت انک لم تاتنی بخیر کره
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسائل وعابها قال عویمر واللہ لاسألن عن ذلک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأله فقال له رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قد انزل اللہ فیک وفی صاحبتک فأت بها قال سهل وانا مع الناس عند رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فجاء بھا فتلاعنا فقال یا رسول اللہ واللہ لئن امسکتہا لقد کذبت علیہا

ففارقہا قبل ان یامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفراقہا فصارت سنۃ المتلاعنین

ترجمہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا عویمر بنی عجلان میں سے (نام ہے قبیلے کا) کہنے لگا اے عاصم کیا کہتے ہو تم اس معاملے میں کہو ایک آدمی نے اپنی جورو کے ساتھ غیر آدمی کو اگر مار ڈالے اس عورت کا خصم اوسکے یار کو کیا تم بھی مار ڈالو گے اوسکے خصم کو یا کیا کرو گے عاصم تم پوچھو میرے لیے یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاصم نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو عیب کہا اور برا مانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے پوچھنے پر پھر آئے عویمر اور کہنے لگے کیا کیا تونے اے عاصم وہ بولے میں کیا کروں تیری بات ہی خراب ہے برا مانا اوسکے پوچھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عیب کہا مجھپر عویمر کہنے لگے خدا کی قسم میں پوچھونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ اور گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا آپ سے آپنے فرمایا اللہ نے اوتارا حکم تیرا اور تیرے جورو کا بلا کر لا اوسکو سہل کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھے جب لائے عویمر اوس عورت کو اور لعان کیا دونوں نے آپسمیں اور کہنے لگا عویمر قسم کہا کر یا رسول اللہ اگر اب رکھونگا میں اسکو تو میں تہمت لگانیوالا ٹھہرونگا یہ کہکر طلاق دیدی اور جدا کر دیا اوسکو اپنے قبضے سے ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بھی نہیں دیا تھا اوسکو عورت کے جدا کرنیکا راوی کہتا ہے پھر یہی عادت اور طریقہ ٹھہر گیا لعان والوں کیواسطے یعنی بعد لعان کے جورو خصم جدا ہوجاوینگے ف عورت مرد میں لعان اسطور پر ہوتا ہے کہ مرد عورت پر تہمت زنا کی لگادے اور شاہد نہوں اور حد سے ڈر کر قائل بھی اپنے قصور کا کوئی نہو آخر کو حکم قاضی سے چار بار پہلے مرد گواہی دے اللہ کا نام لیکر اپنی صداقت پر پانچویں بار اپنے پر آپ لعنت کرے بشرط کذب یعنی جھوٹھے ہونے کی صورت میں اور اسیطور سے عورت بھی اللہ کا نام لیکر چار بار گواہی دے مرد کے کذب پر اور پانچویں بار کہے غضب پڑے خدا کا اس عورت پر بشرط صداقت مرد کی یعنی اگر مرد اس بات میں سچا ہو تو عورت پر غضب پڑے گا **باب**

اللعان بالحبل لعان کرنا حمل ہونے کیوقت میں **عن** ابن عباس قال لاعن رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم بین العجلانی وامراتہ وکانت حبلی ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لعان کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان عجلانی اور اوسکی جورو کے اور تھے عویمر عجلانی کی جورو حاملہ **باب**

اللعان فی قذف الرجل زوجتہ برجل بعینہ باب بیان میں لعان کے جس میں نام لیکر جتلا ثابت کرلے مرد اپنی عورت کے لیے یعنی نام لیوے اس مرد کا جسکے ساتھ عورت نے بدکاری کی ہے

عن عبد الاعلی قال سئل ہشام عن الرجل یقذف امراتہ فحدثنا ہشام عن محمد قال

سألت عن انس بن مالک عن ذلک وانا اری ان عندہ من ذلک علما فقال ان ہلال بن

أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ وَكَانَ أَخُو الْبَرَاءِ ابْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَاعَنَ
فَلَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ أَبْصِرُوهُ فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا
قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ ابْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ
ابْنِ السَّحْمَاءِ قَالَ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ **ترجمہ** عبدالاعلی سے روایت
ہے پوچھا کسی نے ہشام سے مسئلہ ایسے آدمی کے لیے جسنے بدکاری اور زنا کی تہمت لگائی اپنی جورو کو تو بیان کیا ہشام
نے اسطرح پر کہ پوچھا محمد نے انس بن مالک سے کیونکہ سب لوگ سمجھتے تھے اس مسئلہ کا علم اون کو ہے پھر بیان کیا انس رض
نے کہ ہلال بن امیہ نے قذف کیا یعنی زانیہ ٹھیرایا اپنی جورو کو اور جس سے زنا کرتی تھی اوسکا نام شریک بن سحما بتایا
اور یہہ شریک بن سحما بھائی تہا براء بن مالک کا ماں کی طرف سے انس بن مالک رض فرماتے ہین پہلے لعان کیا اوس نے
یعنی اس سے پہلے کسی نے لعان نہین کیا تہا تو لعان کا طریقہ اور مسئلہ اوسکے لعان کرنیسے معلوم ہوا پھر لعان کا حکم
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اون دونون کے اور فرمایا دیکھتے رہو اوسکو اگر اوس نے بچہ سفید رنگ لٹکے
ہوئے بال قضئ العینین یعنی بگڑی آنکھون والا جنا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور اگر پتلی پنڈلیان سرمئی آنکھین گھونگر
والے بال ہون گے تو شریک بن سحما کا ہے انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین مجھکو خبر پہونچی اوسنے جنا بچہ سرمئی آنکھون والا
اور گھونگر والے بال اور پتلے پنڈلیون کا **ف** اس حدیث اور اوپر والی حدیث سے یہہ بات معلوم ہوئی کہ حاملہ عورت سے حمل کے
زمانے مین لعان کرنا منع نہین بچہ پیدا ہونے تک انتظار کرنا کچھ ضرور نہین اس حدیث اور اوپر کی حدیث کو مصنف رحمۃ اللہ
علیہ نے اسی واسطے بیان کیا ہے کہ اس مسئلہ مین علما کا اختلاف ہے **كَيْفَ اللِّعَانُ** لعان کسطرح کرتے ہین **عَنْ**
أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ أَوَّلُ لِعَانٍ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيكَ ابْنَ السَّحْمَاءِ
بِامْرَأَتِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ
شُهَدَاءَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ يُرَدِّدُ ذَلِكَ عَلَيْهِ مِرَارًا فَقَالَ لَهُ هِلَالٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
لَيَعْلَمُ أَنِّي صَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْجَلْدِ فَبَيْنَمَا كَذَلِكَ إِذْ
نَزَلَتْ عَلَيْهِ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَعَا هِلَالًا فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ
بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ دُعِيَتِ الْمَرْأَةُ
فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا أَنْ كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَوِ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِّفُوهَا فَإِنَّهَا مُوجِبَةٌ فَتَلَكَّأَتْ حَتَّى مَا شَكَكْنَا أَنَّهَا سَتَعْتَرِفُ ثُمَّ قَالَتْ
لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ
بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ ابْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ آدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ

فهو لشريك ابن سحماء فجاءت به آدم جعدا اربعا حمش الساقين فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لولا ما سبق فيها من كتاب الله لكان لي ولها شان قال الشيخ والقضيء العين طويل شعر العين
ليس بمفتوح العين ولا جاحظهما والله سبحانه وتعالى اعلم ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
پہلے لعان کی رسم اسلام مین ہلال بن امیہ کی طرف سے جاری ہوئی کیونکہ انہون نے اپنی جورو کو شریک بن سحماء کے ساتھ
زنا کی تہمت دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر کی آپنے فرمایا اوسکو چار گواہ لا ورنہ تیرے پر حد آویگی اور تیری
پیٹھ پر پڑیگی کئی بار فرمایا آپنے اوسکو ہلال نے قسم کہا کر کہا یا رسول اللہ اللہ جانتا ہے مین سچا ہون اور اللہ عزوجل
ضرور کوئی والا تمہر حکم اوتاریگا جسکے سبب میری پیٹھ بچائی جاویگی کوڑون سے پہر اسیطرح رہی یہہ بات یکایک اوتری
یہ آیت لعان کی وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ
أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ
وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ
غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ترجمہ یعنی جو لوگ عیب لگاوین اپنی جوروؤنکو اور شاہد نہون انکے پاس سوائے
اپنی جان کے تو ایسے شخص کو یون گواہی دینا چاہیے چار گواہیئن اللہ کا نام لیکر اور کہے مقرر یہہ شخص سچا ہے اور پانچوین
بار کہے اللہ کی پہٹکار ہو اوس شخص پر اگر وہ ہو جہوٹا اور عورت سے ٹلتی ہے مار یون کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے
نام کی مقرر وہ شخص جہوٹا ہے اور پانچوین بار یہہ کہے کہ اللہ کا غضب ہووے اس عورت پر اگر وہ سچا ہے راوی فرماتے ہین
پہر ہلال کو اوسنے گواہیئن دین چار گواہیئن اللہ کے نام کے ساتھ وہ شخص یعنے ہلال سچا ہے اس بات مین اور پانچوین بار کہا
کہ پہٹکار ہو اوس شخص پر اگر وہ جہوٹا ہے پہر بلائی گئی عورت اوسنے بہی چار گواہیئن دین اللہ کے نام کے ساتھ اور
فرماتے ہین جب ہوئے چوتہی بار یا پانچوین بار تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹہیراؤ اس عورت کو کیونکہ یہہ گواہی سبب
خرابی کا ہوگی اوسکے حق مین یعنے غضب اللہ کا خالی نجاویگا حدیث کے راوی بیان کرتے ہین توقف کیا اوس عورت نے
یہانتک ہوا کہ ہم سمجہے لیکے فرمانے کو اور آپ وہ اقرار کرلیگی آخر یہہ کہا نہین فضیحت کرتی مین اپنی قوم کو ہمیشہ کے
لیے یہہ کہکر قسم پوری کرلی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہتے رہو اس عورت کو اگر پیدا ہوا اسکو بچہ سفید
رنگ چہٹی ہوئی بال قضیء العینین یعنی بگڑی ہوئی آنکہہ والا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور اگر جنا اوسنے بچہ گندم گون
یعنی کہلے رنگ کا جعدا یعنی گہونگر بالون والا میانہ قد کا اور پتلی پنڈلیون والا تو وہ بچہ شریک بن سحماء کا ہے راوی بیان کرتے
جنا اوسنے بچہ گندم رنگ گہونگر بال والا میانہ قد پتلی پنڈلیونکا اوسکے جننے کے بعد آپنے فرمایا اگر نہوتا وہ حکم
اللہ کی کتاب مین سے تو دیکہتے تم مجہکو کہ کیا حال کرتا مین اوس عورت کا فقط امام نسائی نے کہا قضیء العین
یہہ کہ آنکہون کے بال لمبے ہون اور آنکہین کہلی اور بڑی ہون جب لڑکا شریک کی صورت کا ہوا تو عورت پر گمان غالب ہوا

زنا کا بہ حکم شرع ظاہر ہے اسلیے سزا نہین ہو سکتی باب قول الامام اللھم بین امام کے اللھم بین کہنے کا بیان عن ابن عباس انہ قال ذکر التلاعن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم ابن عدی فی ذلک قولا ثم انصرف فاتاہ رجل من قومہ یشکو الیہ انہ وجد مع امرأتہ رجلا قال عاصم ما ابتلیت بھذا الا بقولی فذھب بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بالذی وجد علیہ امرأتہ وکان ذلک الرجل مصفرا قلیل اللحم سبط الشعر وکان الذی ادعی علیہ انہ وجدہ عند اھلہ آدم خدلا کثیر اللحم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بین فوضعت شبیھا بالرجل الذی ذکر زوجھا انہ وجدہ عندھا فلاعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینھما فقال رجل لابن عباس فی المجلس اھی التی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو رجمت احدا بغیر بینۃ رجمت ھذہ فقال ابن عباس لا تلک امرأۃ کانت تظھر فی الاسلام الشر ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ذکر ہوا لعان کا نزدیک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہے عاصم بن عدی نے ایک بات اس ذکر مین یعنی کچھہ حال بیان کیا اور پھر گئے پھر آیا اونکے پاس ایک آدمی اونکی قوم کا شکایت کرتا ہوا اس بات کی کہ پایا اوس آدمی نے اپنی جورو کے ساتھہ کسی آدمی کو عاصم یہہ بات سنکر کہنے لگے اس بلا مین پڑا مین اپنی بات کی سبب سے پھر لیگئے اوسکو عاصم بن عدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ ماجرا جو گذرا تھا اوسکی عورت کے ساتھہ اور اس جورو والے مرد کا حلیہ اسطرح کا تھا زرد رنگ چہرہ تھا بدن سیدھے بال اور جس پر دعوی کیا تھا اوسکا حلیہ ایسا تھا موٹی موٹی پنڈلیین اور بدن گوشت بھرا ہوا خوب تیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللھم بین یعنی اے اللہ تو ظاہر کردے اس بات کو راوی بیان کرتا ہے جب اوس عورت سے بچہ پیدا ہوا تو اوسی آدمی کی شکل پر پیدا ہوا جسکا نام لیا تھا اوس عورت کے خصم نے پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون کو لعان کرنیکا اور جس مجلس مین ابن عباس نے یہہ حدیث بیان کی اوس مجلس مین کسی آدمی نے کہا کیا یہہ وہی عورت تھی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر مین رجم کرتا کسی بغیر گواہی کے تو رجم کرتا مین اس عورت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نہین یہہ عورت تو وہ تھی جو اسلام مین بدنام تھی (یعنی بدکاری سے مگر گواہی یا اقرار سے اوسپر ثبوت نہ تھا) عن ابن عباس انہ ذکر التلاعن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عاصم بن عدی فی ذلک قولا ثم انصرف فلقیہ رجل من قومہ فذکر انہ وجد مع امرأتہ رجلا فذھب بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بالذی وجد علیہ امرأتہ وکان ذلک الرجل مصفرا قلیل اللحم سبط الشعر وکان الذی ادعی علیہ انہ وجد عند اھلہ آدم خدلا کثیر اللحم جعدا قططا فقال رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِیْھًا بِالَّذِیْ ذَکَرَ زَوْجُھَا اَنَّہٗ وَجَدَہٗ عِنْدَھَا
فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْمَجْلِسِ اَھِیَ الَّتِیْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَیْرِ بَیِّنَۃٍ رَجَمْتُ ھٰذِہٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ
امْرَاَۃٌ کَانَتْ تُظْھِرُ الشَّرَّ فِی الْاِسْلَامِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ذکر کیا گیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لعان کرنیکا تو عاصم بن عدی اس ذکر مین کچھہ بولی اور لوٹ گئے پھر ملا اونکو اونکی
قوم کا ایک آدمی اور ذکر کیا اوسنے کہ اس آدمی نے اپنی عورت کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا ہے یہہ بات سنکر عاصم
بن عدی اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے اور بیان کیا وہ حال جو گذرا تہا اوسکی عورت کے ساتھ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی بیان کرتا ہے تہا وہ مرد یعنی جورو والا زرد رنگ کا اور دُبلا اور سیدہی بالون والا اور جسپر
اوسنے دعوی کیا تہا گیہوان رنگ کا اور پنڈلیئن گوشت بہری اور فربہ آدمی تہا اور تہے بال اوسکے چہوٹے
چہوٹے گہونگروالے چھلے دار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ یعنی اے اللہ تو بیان کر اس حال کو راوی
بیان کرتا ہے جنا اوس عورت نے بچہ اوس مرد کی شکل کا جسکا ذکر کیا تہا اوس عورت کے خصم نے پہر لعان کرایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اون دونون کے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جس مجلس مین یہہ بات بیان کی
اوس مجلس مین سے ایک آدمی نے پوچہا کیا یہہ وہی عورت تہی جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا
اگر رجم کرتا مین کسی کو بغیر گواہون کے تو رجم کرتا مین اس عورت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہین وہ عورت
اور تہی جو شر پہیلاتی تہی اسلام مین ف یعنی مسلمان ہو کر برے کام کرتے تہے اور مسلمانون کو بدنام کرتے تہے
پر اوسپر ثبوت نہ تہا گواہون سے بَابُ الْاَمْرِ بِوَضْعِ الْیَدِ عَلٰی فِی الْمُتَلَاعِنَیْنِ عِنْدَ
الْخَامِسَۃِ باب حکم کرنیکا اس بات کے لئے کہ رکہا جاوے ہاتہہ موہنہ پر لعان کرنیوالے کے پانچوین بار عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِیْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَیْنِ اَنْ یَّتَلَاعَنَا اَنْ یَّضَعَ یَدَہٗ
عِنْدَ الْخَامِسَۃِ عَلٰی فِیْہِ وَقَالَ اِنَّھَا مُوْجِبَۃٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب حکم کیا دو آدمیون کو لعان کرنیکا اوسوقت اوسکے موہنہ پر ہاتہہ رکہدینا کیونکہ پانچوین بار کی گواہی ثابت کردیتی
ہے خدا کے عذاب کو ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کو سعی اور کوشش کرنا چاہئے اس امر مین کہ حلف
یعنے قسم کہانے سے اونکو منع کرے خصوصًا پانچوین قسم مین کیونکہ اوسکے سبب سے دنیا اور آخرت کی خرابی ہے دنیا
کی تو ظاہر ہے کہ گہر برباد ہوتا ہے اور آبرو نہین رہتی اور عورت کے منہہ پر ہاتہہ رکہنا اس حدیث مین صاف نہین
معلوم ہوتا ہے اگرچہ ضمنًا نکلتا ہے اور حلف کیسی کرانا چاہئے وہ بعضی روایتون مین اس طرح پر ثابت ہوا
ہے مین قسم کہاتا ہون اللہ کی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین بیشک مین سچا ہون اور اسیطرح عورت بہی

[illegible]

کہے لیکن پانچوین بار مرد اپنے پر لعنت کرے اور عورت اپنے اوپر خدا کا غضب لے جہوٹ کہنی کی صورت مین **باب**

عِظَةُ الْاِمَامِ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ عِنْدَ اللِّعَانِ باب بیان مین نصیحت کی مرد اور عورت کو امام نصیحت کرے لعان کرنے کے وقت

عن سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِيْ اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَقُمْتُ مِنْ مَقَامِيْ اِلٰى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ نَعَمْ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ وَلَمْ يَقُلْ عَمْرٌو اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَرٰى عَلٰى اِمْرَاَتِهِ فَاحِشَةً اِنْ تَكَلَّمَ فَاَمْرٌ عَظِيْمٌ وَقَالَ عَمْرٌو اَتٰى اَمْرًا عَظِيْمًا وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الْاَمْرَ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ ابْتُلِيْتُ بِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَاَخْبَرَهُ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

ترجمہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچہا مجہسے کسینے مسئلہ لعان کرنیوالون کا کیا اون دونون مین جدائی اور تفریق کی جاتی ہے بعد لعان کے یا نہین سعید بن جبیر فرماتے ہین میری سمجہہ مین کچہہ نہ آیا جو مین جواب دیتا آخر مین اوٹہا اپنی جگہہ سے اور گیا ابن عمر کے گہر اور کہا مین نے اون سے اے عبد الرحمن کے باپ کیا تفریق کیجاتی ہے لعان کرنیوالون کے درمیان یعنی لعان کرنیکے بعد عورت کو مرد سے جدا کرا دینا چاہیے یا نہین ابن عمر رض نے جواب دیا ہان تفریق کرائی جاتی ہے اون دونون مین اور جواب دیکر کہا سبحان اللہ یہہ مسئلہ سب سے اول فلانے شخص کے بیٹے نے پوچہا تہا ابن عمر رض نے اوسکا نام نہ لیا اور وہ شخص عویمر عجلانی تہی ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین اوس آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ فرمایے اگر دیکہے ہم مین سے کوئی آدمی کسی شخص کو اپنی جورو کے ساتہہ بدکام کرتے ہوئے اگر وہ جورو والا کچہہ بولے تو بڑی آفت کی بات ہے اور اگر چپکا رہے تو ایسی بد بات پر چپکا رہا آپنے اوسکو کچہہ جواب نہ دیا شاید اپنے جواب اسلیے نہ دیا ہو کہ پہلے سے مسئلہ پوچہتا ہے بلا ضرورت پہر دوبارا آیا وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا جو بات مین نے آپ سے دریافت کی تہی اوس بلا مین خود ہی مبتلا ہوا ہون پہر اوتاریں اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہہ آیتین سورت نور کی یعنی وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ سے لیکر اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ تک

راوی بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نصیحت فرمانے لگے اوس مرد کو فرمایا کہ عذاب اور تکلیف دنیا کی بہت
آسان اور کم ہے بہ نسبت آخرت کی وہ آدمی آپکی نصیحت کو سنکر کہنے لگا قسم ہے اوسکی جسنے تمکو حق بات دیکر بھیجا میں اوسپر
جھوٹھ نہیں کہتا پھر عورت کو فرمایا اور نصیحت کی اور یاد دلائیں اوسکو باتیں خوف کی وہ عورت بھی یون کہنے لگی قسم
ہے اوسکی جسنے آپکو حق دین دیکر بھیجا یہہ مرد جھوٹا ہے ان نصیحت کرنیکے بعد مرد نے گواہی دینا شروع کی اور دین
اوسنے چار گواہیں اللہ کے نام کے ساتھ اور پانچوین بار میں کہا أَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ یعنی
اللہ کی پھٹکار ہو اس مرد پر اگر اس نے جھوٹھ کہی ہو یہہ بات پھر عورت نے بھی چار گواہیں دین اللہ کے نام کے ساتھ
اور پانچوین بار میں کہا أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ یعنی خدا کا غضب ہو ترسے اس عورت پر اگر
مرد سچا ہو پھر جدائی کرا دی درمیان ان دونونکے **ف** اس حدیث سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ امام کو جائز ہے کہ لعان
کرنیوالون کو نصیحت کرے اور اونکو ڈراوے عذاب الٰہی سے **بَابُ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ** لعان
کرنیوالون کے درمیان تفریق اور جدائی کرنیکا بیان **عَنْ** سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ
قَالَ سَعِيْدٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي
الْعَجْلَانِ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے مصعب نے لعان والون کے درمیان جدائی نکرائی یعنی لعان کرنیکے مرد اور عورت
دونون ایک ساتھ ہی رہنے دیے اون میں جدائی نکرائے تو سعید بن جبیر نے ابن عمر رض کے روبرو یہہ ذکر کیا اونہون
نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے بھائی بہن میں تفریق کرائی تہی یعنی تفریق کرانا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے **بَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ بَعْدَ اللِّعَانِ** توبہ لینا لعان کرنیوالون سے
بعد لعان کرنیکے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ
قَالَ لَهُمَا ثَلَاثًا فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوْبُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ إِنَّ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ شَيْئًا
لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُ بِهِ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا
وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهِيَ أَبْعَدُ مِنْكَ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے کہا ابن عمر سے کسی آدمی نے
زنا کار کہا اپنی جورو کو ابن عمر رض نے اوسکے جواب میں کہا جدائی کرا دی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان بھائی
اور بہن بنی عجلان کے اور کہا تہا اللہ جانتا ہے کوئی ایک تو تم میں سے جھوٹا ہے اگر تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہو تو بتاوے
یہہ تین بار فرمایا مگر دونون نے انکار کیا تو جدائی کر دی اون دونون میں اور کہا پوچھا اوس لعان کرنیوالے مرد نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میرا مال ہے اس عورت کے نزدیک وہ بھی مجھکو ملیگا یا نہیں آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے
تو تو اپنے کام میں لا چکا ہے اس عورت کو وہ مال اوسکے بدلے میں گیا اور اگر تو جھوٹا ہے پھر وہ مال لینا اور بہی

کرنا بعید ہے تجہسے یعنی آپنے کام مین لایا اوسکو اور تہمت لگائی پہر بہی مال کی طمع کرتا ہے ف اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ لعان کے بعد اور تفریق سے پہلے توبہ کرنا جائز ہے **اِجْتِمَاعُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ** لعان کرنیوالونکا ملاپ
عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ
لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَ
اِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ لَكَ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے پوچہا مین نے ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے لعان کرنیوالونکا مسئلہ ابن عمر رضہ نے جواب دیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد لعان کرنیوالون
کو حساب تمہارا خدا کے اوپر ہے یعنی وہ تمکو سمجہہ لیگا کوئی ایک تو تم مین سے جہوٹا ہے دونو تو سچے نہین ہو سکتے اور
فرمایا مرد کو نہین راہ تجہکو اسکی طرف کسی بات مین یعنی تیرا اسپر کچہہ نہین چلیگا اوس مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا
مال ہے اسپر آپنے کہا تیرا کچہہ نہین اس کے نزدیک یعنی تو اس سے کسی چیز کے لینے کا مستحق نہین کیونکہ اگر تو سچا ہے
تو شرمگاہ کی چیز حلال ہوئی تیرے لئے وہ مال اوسکے بدلے مین گیا اور اگر جہوٹا ہے تو مال طلب کرنا تجہکو لائق نہین
اور بعید ہے تیرے شان سے ف باب کی مناسبت لا سبیل لک علیہا کے فرمانے سے ثابت ہوتی ہے ایک
معنی تو یون ہوئے کہ تیرا اس پر اب زور نہین چل سکتا کیونکہ یہہ تو قسم کہا کر سچی ہو گئی اس معنی کے اعتبار سے لعان
کے کرنیسے تفریق ہو جانا یا تفریق کا واجب ہونا نہین نکلتا ہان اگر یون کہین تیری اسپر راہ نہین یعنی تیری قبضے
سے باہر ہو گئی اور تیرے اوپر حرام ہو گئی ہمیشہ کو تو البتہ باب کی مناسبت نہین پائی جاتی لیکن لفظ عام ہونیکے
سبب یہہ بات نکلتی تہی اسواسطے باب مین بالتفصیل ذکر کیا گیا **بَابُ نَفْيِ الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ اِلْحَاقُهٗ
بِالْاُمِّ** نفی اور انکار کرنا لڑکیکا بسبب لعان کے اور سپرد کردینا لڑکے کو اوسکی مانکے پاس **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ
لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَّامْرَاَتِهٖ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ
ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے لعان کا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد مین اور جدائی کرادی
درمیان اون دونون کے یعنی توڑ ڈالا نکاح اونکا اور بچہ ملایا بچے کو اوسکی مانکے ساتہہ **بَابُ اِذَا عَرَّضَ
بِامْرَاَتِهٖ وَشَكَّ فِيْ وَلَدِهٖ وَاَرَادَ الْاِنْتِفَاءَ مِنْهُ** اگر اشارہ کرے مرد اپنی عورت کی بدکاری
کا اپنے لڑکے کے پیرایہ مین لیکن ظاہر مین لڑکے کا انکار نکرے اور دلمین مراد ہو انکار کرنا ایسے شخص کا حکم کیا ہے
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ
امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ
فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ قَالَ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

آیا ایک آدمی بنی فزارہ کے قبیلے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام پاس اور کہنے لگا میری عورت نے جنا ایک لڑکا کالے رنگ کا آپنے پوچھا اوس سے تیرے پاس اونٹ بہی ہین اوس نے کہا ہان ہین آپنے فرمایا کس رنگ کے ہین کہا لال رنگ کے ہین آپنے فرمایا اونمین خاکی بہی کوئی ہے اوس نے کہا ہان البتہ خاکی رنگ کے بہی ہین پہر آپنے فرمایا وہ خاکی رنگ تیرے نزدیک اور تیری سمجہہ مین کہانسے آیا اوس نے کہا کسی رگ نے کہینچا ہوگا اسکو بہی ف مرد کا ارادہ یہہ تہا کہ مین تو گورا ہون یہہ کالا لڑکا پیدا ہوا اگر میرا ہوتا تو گورا ہوتا تو گویا اشارت کی کہ عورت نے بدکاری کی ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو جانور کی مثال دیکر سمجہا دیا اور آپنے اسطرح پر بیان کرنیکو قذف نہ ٹہرایا معلوم ہوا کہ قذف بلا صاف صاف بیان کرنیکے ثابت نہین ہوتی اور اوس آدمی نے یہہ بات جو کہی کہ کسی رگ نے کہینچا ہوگا یعنی کوئی اونٹ اوسکی نسل مین کا جو اوپر کیطرف ہے خاکی رنگ کا ہوگا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ فَزَارَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَهُوَ یُرِیْدُ الْاِنْتِفَاءَ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِیْهَا ذَوْدٌ وُرْقٌ قَالَ فِیْهَا ذَوْدٌ وُرْقٌ قَالَ فَمَا ذَاكَ تُرٰی قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ یَّكُوْنَ نَزَعَهَا عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا یَكُوْنُ نَزَعَهٗ عِرْقٌ قَالَ فَلَمْ یُرَخِّصْ لَهٗ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی بنی فزارہ کے قبیلے مین کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا میری عورت نے ایک لڑکا جنا ہے اور وہ لڑکا کالی رنگ کا ہے آپنے پوچہا اوس فزاری سے تیرے یہان اونٹ ہین اوسنے کہا ہین آپنے کہا کیا رنگ ہین اونکے اوس نے عرض کیا سرخ رنگ ہین آپنے فرمایا اونمین کوئی خاکی رنگ کا بہی ہوگا دیکہہ اور غور کر کہانسے آیا وہ رنگ اوس مین اوس نے عرض کیا کسی رگ نے کہینچا ہوگا اوسکو آپنے فرمایا شاید اسکو بہی یعنی تیرے لڑکے کو کسی رگ نے کہینچا ہوا پنے طرف راوی بیان کرتا ہے آپنے لڑکے سے انکار کرنیکی رخصت نہ دی اوسکو ف یعنے جب اوسنے یہہ بات کہی تہی آپنے اوسکو رد کر دیا اور اوسکے فہم کے موافق اوسکی تسلی بہی کر دی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَنّٰی كَانَ ذٰلِكَ قَالَ مَا اَدْرِیْ قَالَ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِیْهَا جَمَلٌ اَوْرَقُ قَالَ فِیْهَا اِبِلٌ وُرْقٌ قَالَ فَاَنّٰی كَانَ ذٰلِكَ قَالَ مَا اَدْرِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ قَالَ وَهٰذَا لَعَلَّهٗ نَزَعَهٗ عِرْقٌ فَمِنْ اَجْلِهٖ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَا یَجُوْزُ لِرَجُلٍ اَنْ یَّنْتَفِیَ مِنْ وَّلَدٍ وُّلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ اِلَّا اَنْ یَّزْعُمَ اَنَّهٗ رَاٰی فَاحِشَةً ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم لوگ بیٹہے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو کہڑا ہوا ایک آدمی اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرے یہان ایک بچہ پیدا ہوا ہے حبشی غلام کی صورت کا ہے یعنی کالا رنگ ہے اوسکا آپنے فرمایا کہانسے آیا یہہ کالا رنگ اوسکا اوسنے کہا نہین معلوم کہا اپنے کیا رنگ ہین اونکے اوس نے عرض کیا

لال رنگ کے ہین آپنے فرمایا کوئی خاکی رنگ کا بھی اون مین ہے .... کہا
اوس نے خاکی رنگ کے بھی اونٹ ہین اوسمین آپنے فرمایا وہ خاکی رنگ کہانسے آیا اون مین کہا اوس نے معلوم نہین کہان
سے آیا لیکن کسی رگ نے کھینچا ہوگا اوسکو راوی بیان کرتا ہے اسیواسطے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ
کہ نہین جایز ہے مرد کو انکار کرنا لڑکے سے جو پیدا ہوا اوسکی جورو سے مگر اوس وقت کہ کہے مین نے دیکھا ہے اوسکو
اور مین جانتا ہون کہ وہ فاحشہ ہے ف یعنی تعریض کرنے اور اشارت سے قذف کا حکم ثابت نہین ہوتا **باب**
التغليظ في الانتفاء من الولد اولاد سے انکار کرنیوالے پر تغلیظ اور سختی کرنیکا باب **عن** ابي هريرة
رض انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حين نزلت اية الملاعنة ايما امرأة ادخلت على
قوم رجلا ليس منهم فليست من الله في شيء ولا يدخلها الله جنته وايما رجل جحد ولده وهو ينظر
اليه احتجب الله عز وجل منه وفضحه على رؤس الاولين والاخرين **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اوتری آیت لعان کی جو عورت ملاوے ایک قوم والیکو دوسری قوم کے لوگون مین وہ
عورت کے لیئے اللہ کے نزدیک نہین کچھہ چیز اور نہ داخل کریگا خدا تعالی اوسکو جنت مین اور جس مرد نے انکار کیا
اپنی اولاد کا دیکھہ بہال کر رسوا کریگا اوسکو اللہ سب لوگونکے سامنے جب موجود ہونگے پہلے زمانے اور پچھلے زمانے
کے آدمی **ف** ایک قوم مین دوسرے کو ملانا یعنے زنا کرنا اور اپنے خصم کے نسب مین دوسرے کا نسب ملا دیا کیونکہ لڑکا
یا لڑکی جسکی جورو کے پیدا ہوگا اوسیکا کہلائیگا یہہ تنبیہ عورت کو فرمائی اور اسیطرح اگر مرد جان بوجھہ کر کسی غرض سے
اپنی اولاد سے انکار کرے اوسکے حق مین بھی سختی کی اور بڑی رسوائی کا وعدہ دیا **باب الحاق الولد بالفراش**
اذا لم ينفه صاحب الفراش ملادینا بچہ کو خاوند کے ساتھہ اگر انکار نکرے اوس بچے کا خاوند اوس عورت کا
عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الولد للفراش وللعاهر الحجر **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ جسکے نیچے اوس لڑکے کی ماں ہے خواہ نکاح سے ہو خواہ کسیت
سے اور اگر حرامکار دعوی کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو اوسکی قسمت مین پتھر ہے یعنی وہ مالک نہین اور اگر حرامکار بیاہا ہوا ہو
تو اوسکو سنگسار کرنا چاہیے **عن** ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الولد للفراش وللعاهر الحجر
ترجمہ ان دونو حدیثون کا ایک ہے **عن** عائشة قالت اختصم سعد ابن ابي وقاص وعبد بن زمعة في
غلام فقال سعد هذا يا رسول الله ابن اخي عتبة ابن ابي وقاص عهد الي انه ابنه انظر الى شبهه فرأى
شبهها بينا بعتبة فقال هو لك يا عبد الولد للفراش وللعاهر الحجر واحتجبي منه يا سودة بنت زمعة
فلم ير سودة قط **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جھگڑا کیا سعد بن ابی وقاص نے اور عبد بن زمعہ نے اپنے
ایک بچے کے لیئے سعد نے کہا یا رسول اللہ یہہ بیٹا ہے میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا میرے بہائی نے وصیت کی تھی مجھکو اور

کہا تو زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرے نطفہ سے ہو دیکھیے آپ شباہت اوسکی ایک نسخہ مین اتنا زیادہ ہے قال حمید ابن
زمعة اخي يا اخي ولد على فراش ابي من وليدته فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم شبهه يعني عبد بن زمعہ نے
کہا یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا پھر دیکھا آپ نے اوسکی شباہت کو تو عتبہ ف معلوم ہوئی عتبہ کی
صورت دوسرے عتبہ کی آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ تیرا لڑکا ہے کیونکہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زنا کار کو پتھر ہے
اور فرمایا اپنی بی بی سودہ کو پردہ کر اوس سے سودہ زمعہ کی بیٹی پھر نہین دیکھا اوس نے سودہ کو کبھی عن عبد الله
ابن الزبير قال كانت لزمعة جارية يطؤها هو وكان يظن بآخر يقع عليها فجاءت بولد شبه الذي كان
يظن به فمات زمعة وهي حبلى فذكرت ذلك سودة لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الولد للفراش واحتجبي منه يا سودة فليس لك بأخ ترجمہ عبد اللہ بن
زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زمعہ کی ایک لونڈی تھی جسکے ساتھ ہم بستر ہوا کرتا تھا اور زمعہ کو یہ بھی ظن تھا کہ اس لونڈی
ساتھ کسی دوسرے شخص نے زنا کیا ہے آخر اوسکو ایک لڑکا پیدا ہوا اوسی شخص کی صورت پر جسکا اوسکو ظن تھا اور زمعہ
اوس لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے مرگئے تھے یہ قصہ ذکر کیا بی بی سودہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو آپ نے فرمایا
بچہ فرش والے کا ہے اور تو پردہ کر اوس سے اے سودہ کیونکہ وہ تیرا بھائی نہین ف زمعہ کے بیٹے نے اوس لڑکے کو اپنا بھائی
کہا اسواسطے وہ لڑکا زانی کے والی کو نہ دیا اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مالک اگر انکار نہ کرے اور یہ نہ کہے کہ بچہ
میرا نہین تو اوس بچے کو اوسکی ماں کی تابع کرتے ہین یعنے جسکے ملک مین اوسکی ماں ہے اوسکی ملک مین بچہ بھی رہیگا
اگرچہ شباہت سے معلوم ہی ہوتا ہو کہ اسکا نطفہ نہین عن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
الولد للفراش وللعاهر الحجر قال ابو عبد الرحمن ولا احسب هذا عن عبد الله بن مسعود والله تعالى
اعلم ترجمہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ فرش والے کے تابع ہے اور
حرام کار کو پتھر ہے اور ابو عبد الرحمن فرماتے ہین کہ میرے گمان مین عبد اللہ بن مسعود نہین ہین **باب فراش
الامة** لونڈی کے فراش ہونیکے بیان مین عن عائشة قالت اختصم سعد ابن ابي وقاص وعبد ابن زمعة
في ابن زمعة قال سعد اوصاني اخي عتبة اذا قدمت مكة فانظر الى ابن وليدة زمعة فهو
ابني فقال عبد ابن زمعة هو ابن امة ابي ولد على فراش ابي فرأى رسول الله صلى الله عليه
وسلم شبها بينا بعتبة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الولد للفراش واحتجبي منه يا
سودة ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جھگڑا کیا سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ نے بیچ مین سعد کہتے تھے
میرے بھائی عتبہ نے وصیت کی تھی مجھکو جب مین آیا مکے مین اور کہا مجھکو دیکھو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو وہ میرا بیٹا
ہے اور عبد بن زمعہ نے بیان کیا وہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے غرض اوس نے اوسکو میرے باپ کی ملکیت و فراش

مین پہر دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وہ بچہ مشابہت عتبہ کی ساتہہ تہی اوسمین پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ اوسکا ہے جسکے لئے فراش ہے آپنے اوسکو سودہ کا بہائی قرار دیا پر احتیاطاً سودہ کو حکم دیا پردے کا کیونکہ شبہہ تہا زنا کا

اَلْقُرْعَةُ فِي الْوَلَدِ اِذَا تَنَازَعُوا فِيهِ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الشَّعْبِيِّ فِيهِ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ بیان

قرعہ یعنی پانسا ڈالنے کا جب تنازع اور جہگڑا کرین لوگ کسی بچے مین اور ذکر اختلاف کا جو بیان کیا ہے شعبی کے شاگردون نے زید بن ارقم کی روایت مین

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ بِثَلَاثَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلَى امْرَاَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَسَاَلَ اثْنَيْنِ اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا ثُمَّ سَاَلَ اثْنَيْنِ اَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالَّذِي صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ فَذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ترجمہ زید بن ارقم رض سے روایت ہے حضرت علی پاس تین آدمی آئے یمن مین جنہون نے ایک عورت سے جماع کیا تہا ایک ہی طہر مین آپنے دو کو الگ کرکے پوچہا کہ تم تیسرے کے لئے اس لڑکے کا اقرار کرو اونہون نے نہ مانا پہر دوسرے دو سے پوچہا اونہون نے بہی نہ مانا پہر قرعہ ڈالا اون تینون کے نام پر اور جسکے نام پر قرعہ نکلا اوسی کو لڑکا دیدیا اور ایک ایک ثلث دیت کا اوس سے اور دونون کو دلوائی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو آپ ہنسے یہانتک کہ داڑہین آپ کی کہل گئین کیونکہ قرعے کا فیصلہ ایک بے اختیاری کا فیصلہ ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ فَجَعَلَ يُخْبِرُهُ وَيُحَدِّثُهُ وَعَلِيٌّ بِهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ عَلِيًّا اَتَاهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَخْتَصِمُونَ فِي وَلَدٍ وَقَعُوا عَلَى امْرَاَةٍ فِي طُهْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹہے تہے اتنے مین آیا ایک آدمی آپکی خدمت مین یمن سے وہان کی خبرین بیان کرنے لگا اور باتین کرتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دونون حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن مین تہے وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آئے تین شخص جہگڑتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے کے لئے جماع کیا تہا اونہون نے ایک عورت سے ایک طہر مین پہر بیان کیا پوری حدیث کو یعنی جو حدیث اوپر گذر چکی ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ بِالْيَمَنِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا اُتِيَ فِي ثَلَاثَةِ نَفَرٍ ادَّعَوْا وَلَدَ امْرَاَةٍ فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَحَدِهِمْ تَدَعُهُ لِهٰذَا فَاَبٰى وَقَالَ لِهٰذَا اَتَدَعُهُ لِهٰذَا فَاَبٰى وَقَالَ لِهٰذَا اَتَدَعُهُ لِهٰذَا فَاَبٰى قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَسَاُقْرِعُ بَيْنَكُمْ فَاَيُّكُمْ اَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ فَهُوَ لَهُ وَعَلَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تہا مین نزدیک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اون دنون یمن مین تہے آیا ایک آدمی

١ اور دونوں کی برابر دونوں کی [illegible] ٢

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہنے لگا میں حاضر تہا ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی تین آدمی
وہ تینوں دعوی کرتے تہے ایک عورت کے لڑکیکا اوس وقت فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کو اونمین سے کیا تم
دیتا ہے تو اس لڑکے کو اسکے لئے اوسنے انکار کیا پہر دوسرے کو فرمایا تو چہوڑ دیتا ہے اِس بچے کو اپنے ساتھی کے لئے وہ بہی
بہی انکار کیا پہر تیسرے سے دریافت کیا اوس نے بہی کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم آپسمین مخالف ہو اور جہگڑتے ہو
اور اب مین قرعہ یعنی بانٹا ڈالونگا تم مین جسکے حصے مین قرعہ آویگا اوسکو وہ لڑکا ملیگا اور اوس پر دو تہائی دیت کی
پڑینگی جب یہہ قصہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسے آپ یہانتک کہ نظر آئے دانت مبارک آپکے

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْيَمَنِ فَأُتِيَ بِغُلَامٍ تَنَازَعَ فِيهِ ثَلَاثَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ **ترجمہ** زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو طرف یمن کی آیا اونکے پاس ایک لڑکا مقدمہ جسمین تین آدمی جہگڑتے تہے اور بیان کی سب حدیث جو اوپر گذر چکی ہے **خَالَفَهُمُ ابْنُ كُهَيْلٍ** مخالف ہوا ونکے ابن کہیل **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَوِ ابْنِ الْخَلِيلِ أَنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اشْتَرَكُوا فِي طُهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا صَوَابٌ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ **ترجمہ** سلمہ بن کہیل سے روایت ہے سنا مین نے شعبی کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابی الخلیل کی روایت سے یا ابن الخلیل سے کہا وہ حدیث یہہ ہے تین آدمی شریک ہوئے ایک طہر مین پہر ذکر کیا حدیث کو اوسی طور پر اور نہین ذکر کیا زید بن ارقم کا اور نہ مرفوع کیا اوس حدیث کو ابو عبدالرحمن فرماتے مین یہی صحیح ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی زیادہ دانا ہے **ف** یعنی اِس حدیث کا مرسلاً روایت کرنا ٹہیک ہے اور مسنداً ٹہیک نہین ہے جیسے سوا سلمہ کے اور راویون نے نقل کیا ہے

بَابُ الْقَافَةِ قیافہ جاننے والون کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے سبب چمک رہے تہے خط پیشانی کے اور فرمانے لگے تجہے معلوم ہے مجزز نے (نام ہے ایک قیافہ دان کا) دیکہا زید بن حارثہ کو اور اسامہ کو پہر کہا ان دونون آدمیون کے پانوکی وضع ایک دوسرے کے پانون کی وضع مین ملتی ہے یعنی پانون کی اجزا ایک دوسرے کے ملتے جلتے ہین شاید دونو بیٹے ہین یا باپ بیٹے دونون کی مشابہ ہونگی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَرَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ هٰذِهِ أَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ **ترجمہ**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اور خوشی مین تھے فرمانے لگے اے عائشہ کیا تجھکو معلوم نہین مجزز مدلجی (جو قیافہ شناس تہا) آیا میرے پاس اور اوسوقت اسامہ بن زید میرے پاس موجود تہے اوس قیافہ شناس نے دیکھا اسامہ بن زید کو اور زید کو اور دونون کے مونہہ چادر سے ڈہکا ہوا تہا اور پاؤن کہلے ہوئے تہے اوس قیافہ شناس نے کہا یہہ پاؤن ایک دوسرے مین سے پیدا ہوئے ہین **ف** یعنی ایکدوسرے کے ساتہہ تعلق رکہتے ہین یہ باپ تہی اور اسامہ اون کی بیٹے تو بیٹے کے پاؤن باپ سے ملتی تہے قیافہ شناس نے پہچان لیا **إِسْلَامُ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ وَتَخْيِيرُ الْوَلَدِ** یعنی خصم اور جورو دونون مین سے کوئی مسلمان ہوجاوے اسکا باب جو مین اوسکا بیان ہے اور لڑکیکو اختیار دینا اوسکا بھی بیان ہے **عَنْ** عَبْدِ الْحَمِيدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتِ امْرَأَتُهُ أَنْ تُسْلِمَ فَجَاءَ ابْنٌ لَهُمَا صَغِيرٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ فَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبَ هَهُنَا وَالْأُمَّ هَهُنَا ثُمَّ خَيَّرَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَذَهَبَ إِلَى أَبِيهِ **ترجمہ** عبد الحمید انصاری اپنے باپ سے اور اونکا باپ اونکے دادا سے روایت کرتا ہے وہ مسلمان ہوے یعنی عبد الحمید کے دادا اور انکار کیا مسلمان ہونیسے اونکی جورو نے یعنی عبد الحمید کے دادا نے اون دونون کا ایک بیٹا تہا جو ابہی بالغ نہین ہوا تہا بٹہایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوسکی مان اور باپ بہی وہان موجود تہے پہر اختیار دیا اوس لڑکے کو آپنے اور دعا کی یا اللہ اسکو ہدایت دے وہ لڑکا اپنے باپ کے پاس چلا گیا **ف** جب کسی چہوٹے لڑکے یا لڑکی کے لئے اختلاف پڑے اوسکے مان باپ مین تو بعضی جگہہ سے قرعہ ڈالنا ثابت ہوتا ہے اور بعضی جگہہ بچے کو اختیار دیا گیا ہے اور اختیار دینا اولی معلوم ہوتا ہے کیونکہ اکثر حدیثون سے یہی ثابت ہوتا چنانچہ اس حدیث مین بہی خَيَّرَهُ کا کلمہ وارد ہوا ہے یعنے اختیار دیا اوس لڑکے کو آپنے **عَنْ** هِلَالِ ابْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ مَنْ يُخَاصِمُنِي فِي ابْنِي فَقَالَ يَا غُلَامُ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ **ترجمہ** ہلال بن اسامہ ابی میمونہ سے روایت کرتے ہین کہا ابی میمونہ نے ایکدن ہم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تہے تو بیان کیا ابوہریرہ نے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میرے مان باپ آپکے اوپر سے تصدق کئے جاوین میری غرض یہہ ہے میرا خاوند میرے بچے کو مجھسے لینیکا ارادہ کرتا ہے اور اوس بچے سے مجھکو نفع ہے اور وہ مجھکو ابی عنبہ کے کنوئین کا پانی پلاتا ہے اتنے مین آیا خصم اوس عورت کا اور کہنے لگا کون جہگڑا کرتا ہے میرے ساتہہ میرے بیٹے کے معاملہ مین آپنے کہا اے لڑکے یہہ تیرا باپ ہے اور یہہ تیری مان ہے ان دونون مین جسکو تو چاہتا ہے اوسکا ہاتہہ پکڑ لے لڑکے نے اپنی مان کا ہاتہہ پکڑ لیا اور وہ لیگئی اوسکو اپنے ساتہہ **ف** حقانیت اور سچائی اسکو کہتے ہین عورت کا خصم نہ کہا یا اور پہلی حدیث مین جس مرد کا قصہ گذر چکا ہے اوسکے اسلام کی طرفداری

يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَ اللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ
ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَنُسِخَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ تعالیٰ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ
تَعْتَدُّونَهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان میں آیت مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا
کے یعنی جو موقوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بہلا دیتے ہیں تو پہنچاتے ہیں اوس سے بہتر یا اوسکے برابر اور کہا ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے إِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ یعنی جب ہم بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہہ دوسری اور اللہ بہتر جانتا ہے جو اوتارتا ہے تو کہتے ہیں تو تو بنا لاتا ہے
یوں نہیں پر اون بہتوں کو خبر نہیں ف یہہ اعتراض یہود لوگ کرتے تہے اونکی دیکہی سیکہا کئی مشرک بہی طعن کرتے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتری ٹہراتے تہے اور کہتے تہے اگر اللہ کی طرف سے یہہ کتاب ہوتی تو منسوخ ہوا کرتی
کیونکہ پہلی بات میں کیا عیب تہا جو موقوف کر دیگئی ایسی ایسی باتیں طعن کی کرنے سے اللہ تعالی نے اوسکا جواب دیا کہ عیب نہ
پہلی میں تہا نہ پچہلی میں لیکن حاکم کو اختیار ہے جو چاہے وہ حکم کرے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان تینوں آیتوں
کو نسخ کی ثبوت کے لئے بیان کیا ہے چنانچہ تیسری آیت اس آیت کے بعد بیان کی ہے ف اور کہا ہے يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ
وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ یعنی مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور ثابت کرتا ہے جو چاہے اور اوسی کے پاس ہے اصل
کتاب پہر فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلے پہل قرآن میں سے جو منسوخ ہوا وہ قبلہ ہے اور اوسکے بعد کہا ابن عباس رض
نے وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ یعنی اور طلاق والی عورتیں انتظار کریں تین حیض تک اور کہا
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَ اللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ یعنی اور جو
عورتیں نا امید ہو گئیں حیض سے تمہاری عورتوں میں اگر تمکو شبہہ رہ گیا تو اونکی عدت ہے تین مہینے یہہ دونوں آیتیں
پڑہنے کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پہر منسوخ ہو گیا اس میں سے بہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ
مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ یعنے اگر طلاق دو اونکو ہاتھ لگانے سے پہلے فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا
سو اونپر حق نہیں تمہارا عدت میں بٹہانا کہ گنتی پوری کرواؤ اونسے ف نسخ حکم کے رد کرنے کو کہتے ہیں وہ کئی طور پر
ہوتا ہے ایک تو یہہ ہے آیت لکہی جاوے لیکن حکم اوسکا منسوخ ہو جیسے اپنے ناطے والوں کو وصیت کرنیکی آیت اور ایک
برس عدت گذارنیکا حکم اور دوسرا طور یہہ ہے آیت لکہی نجاوے لیکن حکم اوسکا باقی رہے فقط تلاوت جاتی رہے جیسے
رجم کی آیت یعنی سنگسار کرنیکی اور تیسری صورت یہہ ہے کہ نہ تلاوت میں باقی رکہی اور نہ اوسکا حکم باقی رہے اور چوتہی
صورت اور یہہ ایک حکم موقوف کیا دوسرا حکم اوسی قسم کا اوسکی جگہہ مقرر کیا جاوے جیسے حکم قبلے کا یعنے بیت المقدس کیطرف
سے موقوف ہوا اور کعبہ کیطرف حکم دیا گیا اور اوسکے سوا اور بہی ہے اقسام میں یہہ غرض ہے کہ پہلے ایک عام حکم تہا سب
طلاق والیوں کو یعنی وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ اور دوسرا وَ اللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ

مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ ان دونون آیتون کے روسے طلاق والیون کے تین حیض یا تین مہینے تک
عدت کا حکم ہوا اوسکے بعد یون فرمایا ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا
یعنی اگر طلاق دو عورتون کو ہاتھ لگانے سے پہلے سو اونپر حق نہین تمہارا عدت مین بٹھانے کا تا گنتی پوری کروا اونسے
ہر چند یہہ عورت بھی طلاق والیون مین داخل ہے لیکن اسکے لئے عدت نہین اوس حکم سے یہہ عورت مستثنی ہے اور علیحدہ
کی گئی ہے

بَابُ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

جس عورت کا خصم مر گیا ہو یہہ باب اوسکی عدت کا بیان
مین ہے عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے نہین حلال ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور
پچھلے دن پر یہہ بات کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ کسی میت پر مگر اپنے خاوند کے لئے کیونکہ اوسکے لئے سوگ کرنا چار
مہینے اور دس دن تک چاہئے عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ قُلْتُ عَنْ أُمِّهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنِهَا أَتَكْتَحِلُ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ
إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا حَوْلًا ثُمَّ خَرَجَتْ فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ حمید بن نافع
زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہین شاگرد نے اپنے اوستاد سے یعنی شعبہ نے حمید بن نافع سے پوچھا کہ زینب اپنی
مان سے روایت کرتی ہے اوستاد نے کہا ہان اور وہ روایت یہہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا مسئلہ اوس
عورت کے لئے جسکا خصم مر گیا تھا کیا سرمہ لگا دین ہم اوس عورت کی آنکھو مین یا رسول اللہ کیونکہ خوف ہے اوسکی آنکھین سبب
بیماری کے خراب ہو جاوین آپنے فرمایا پہلے ہر ایک عورت گھر مین بیٹھتی تھی وہ نحس اوڑھ کر جو پالان کے نیچے ڈالتے
ہین اور پورا کرتی تھی اوسی آفت مین ایک برس اب چار مہینے دس دن کیا بھاری ہین تمپر عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَا
لَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنِّي أَخَافُ عَلَى
عَيْنِهَا أَفَأَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَجْلِسُ حَوْلًا وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ
أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا كَانَ الْحَوْلُ خَرَجَتْ وَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا میری بیٹی کا خصم مر گیا ہے اور مین ڈرتی ہون اوسکی آنکھون کی بیماری
سے اگر آپکا حکم ہو تو سرمہ لگایا کرون اوسکی آنکھون مین آپنے فرمایا پہلے ہر ایک عورت برس دن تک بیٹھی رہتی تھی یہہ تو
کچھہ بہت سا زمانہ نہین مگر چار مہینے اور دس دن ہین اور جب ہو جاتا ایک برس باہر نکلتی وہ عدت بیٹھنے والی باہر اور پھینکتی
اپنی پیٹھہ کے پیچھے مینگنی ف کہتے ہین جاہلیت مین نہایت خراب حال سے سال بھر مین عورت عدت تمام کرتی تھی سال
تمام ہوتے ہی گدھا یا بکری یا کوئی پرند دلاتی وہ اوسکو چھوتی اکثر وہ جانور مر جاتا پھر ایک مینگنی اپنے پیچھے پھینک کر عدت سے

باب الی اور آزاد ہوئی عن حفصة بنت عمر زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تحد على ميت فوق ثلاث إلا على زوج فإنها تحد
عليه أربعة أشهر وعشرا ترجمہ باب کے شروع میں ہوچکا ہے عن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه
وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تحد على ميت أكثر من ثلاثة أيام
إلا على زوج فإنها تحد عليه أربعة أشهر وعشرا ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر بیان ہوچکا
لیکن اسمیں لفظ اکثر ہے اور اومیں فوق کا معنی دونوں کے قریب قریب ہیں عن أم سلمة عن النبي صلى الله
عليه وسلم نحوه ترجمہ بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح کی اور یہی روایت کی باب

عدة الحامل المتوفى عنها زوجها

یہ باب بیان میں ہے اوس حاملہ عورت کی عدت کے جسکا خصم
مرگیا ہو عن المسور بن المخرمة أن سبيعة الأسلمية نفست بعد وفاة زوجها بليال فجاءت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستأذنته أن تنكح فأذن لها فنكحت ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے سبیعہ اسلمی جب بچہ جنا
اوسکے خصم کو مر کر کئی راتیں گذریں تہیں پھر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور نکاح کرلیا کسی سے عن
المسور بن المخرمة أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر سبيعة أن تنكح إذا تعلت من نفاسها ترجمہ
مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیعہ کو نکاح کرنیکا بعد فراغت پانیکے نفاس سے عن أبي السنابل
قال وضعت سبيعة حملها بعد وفاة زوجها بثلاثة وعشرين أو خمسة وعشرين ليلة فلما تعلت
تشوفت للأزواج فعيب ذلك عليها فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما يمنعها
قد انقضى أجلها ترجمہ ابو سنابل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بچہ جنا سبیعہ نے اوسوقت جب اوسکے خصم کو مر کر
تیئس ۲۳ یا پچیس ۲۵ راتیں گذریں تہیں پھر جب پوری ہوچکی اوسکی زچگی کے دن اوسنے سامان خصم کرنیکا کیا لوگونے
اوسپر عیب دہرا اسبات کا اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس امر کا آپنے فرمایا اب کیا چیز مانع ہے اوسکو
کیونکہ اوسکے دن پورے ہوچکے عن عبد ربه بن سعيد قال سمعت أبا سلمة يقول اختلف أبو هريرة
وابن عباس في المتوفى عنها زوجها إذا وضعت حملها قال أبو هريرة تزوج وقال ابن عباس أبعد
الأجلين فبعثوا إلى أم سلمة فقالت توفي زوج سبيعة فولدت بعد وفاة زوجها بخمسة
عشر نصف شهر قالت فخطبها رجلان فحطت بنفسها إلى أحدهما فلما خشوا أن تفتات بنفسها
قالوا إنك لا تحلين قالت فانطلقت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال قد حللت فانكحي
من شئت ترجمہ عبد ربہ بن سعید سے روایت ہے اور انہوں نے روایت کیا ابو سلمہ سے اختلاف کیا آپسمیں ابو ہریرہ
اور ابن عباس نے اوس عورت کے مسئلہ میں جسکا خصم مرگیا ہو اور پیدا ہووے اوسکو بچہ اوسکے مرنیکے تہوڑے دن بعد

ابوہریرہ رضنے کہا نکاح کرلیوے وہ عورت بچہ پیدا ہونیکے بعد اور ابن عباس رضنے کہا ابعد الاجلین یعنی دونون مدتونمین جو زیادہ ہو اوسکو اختیار کرے آخر آدمی بہیجا بی بی ام سلمہ رض کی طرف اونہون نے فرمایا مرگیا تہا خصم سبیعہ کا اوسکو بچہ پیدا ہوا اوسکے مرنیسے پندرہ دن یعنی آدہے مہینے کے بعد پہر پیغام بہیجا اوسکے پاس دو آدمیون نے سبیعہ نے میلان کیا ایک کی طرف یعنی اوس سے نکاح کرنا چاہا اوسکے لوگ ڈرے کہ کہین اوس سے نکاح نکرلے اور کہا اونہون نے ابہی تو تیری مدت نہین گذری ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین پہر گئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اوسکو حلال ہے تو نکاح کرلے جسکو تیرا جی چاہے ف ابعد الاجلین کے یہہ معنی ہین جونسی مدت بڑہکر ہو اوسکو اختیار کرلے یعنی اگر چار مہینے دس دن بڑہکر ہین تو اوسکے موافق عدت گذارے اور سوگ کرلے اور وضع حمل کی مدت بڑہکر ہے تو اوسکے موافق عدت گذارے غرض چہار مہینے دس دن سے کم مین ابن عباس کے نزدیک عدت پوری نہین ہوتی اور ابوہریرہ کہتے تہے کہ ہوجاتی ہے بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سبیعہ کا قصہ بیان کیا تب معلوم ہوا کہ ابوہریرہ کا قول درست ہے

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَدَخَلَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْاٰخَرُ كَهْلٌ فَحَطَّتْ اِلَى الشَّابِّ فَقَالَ الْكَهْلُ لَمْ تَحْلِلْ وَكَانَ اَهْلُهَا غُيَّبًا فَرَجَا اِذَا جَاءَ اَهْلُهَا اَنْ يُؤْثِرُوْهُ بِهَا فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ

ترجمہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچہا کسی نے ابوہریرہ رض اور ابن عباس رض سے مسئلہ اوس عورت کا جسکا خاوند مرجاوے اور وہ حاملہ ہو ابن عباس رض نے فرمایا دونون مدتون مین جو دور ہو وہ کرے اور ابوہریرہ رض نے فرمایا جب وقت جنے اوسکی عدت اوسی وقت پوری ہوگئی پہر ابوسلمہ یہہ جہگڑا سنکر بی بی ام سلمہ کے یہان اور پوچہا اون سے یہہ مسئلہ ہوی ام سلمہ رض نے فرمایا بچہ جنا سبیعہ سلمیہ نے اوس وقت کہ اوسکے خاوند کو مرکر آدہا مہینہ گذرا تہا پہر دو شخصون کا پیغام نکاح کا آیا اون مین ایک جوان تہا اور دوسرا ادہیڑ وہ جہکی جوان کی طرف اور پسند کیا اوس جوان کو ادہیڑ نے کہا ابہی تو حلال نہین ہوا تجہکو نکاح کرنا بی بی ام سلمہ فرماتی ہین سبیعہ کے گہر والے لوگ موجود نہ تہے تو ادہیڑ نے یہہ خیال کیا کہ جب اوسکے لوگ آدینگے تو شاید وہ سمجہا کر سبیعہ کو مجہے دلوا دین پہر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے اوسکو فرمایا تو حلال ہوگئی جسکو چاہے اوس سے نکاح کرلے

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي امْرَاَةٍ وَّضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَيَصْلُحُ لَهَا اَنْ تَزَوَّجَ قَالَ لَا اِلَّا آخِرُ الْاَجَلَيْنِ قَالَ قُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الطَّلَاقِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلَ غُلَامَهُ كُرَيْبًا فَقَالَ ائْتِ اُمَّ سَلَمَةَ فَسَلْهَا هَلْ كَانَ

هٰذَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَقَالَ قَالَتْ نَعَمْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ وَضَعَتْ بَعْدَ

وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَزَوَّجَ فَكَانَ اَبُو السَّنَابِلِ فِيْمَنْ

يَخْطُبُهَا ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے مسئلہ ابن عباس رضہ سے کوئی عورت اگر جنی بچہ خاوند مرنے پیچھے بیس راتین گذرنے کے بعد کیا جائز ہے اوسکو نکاح کر لینا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نہین جائز جبتک پورا کرے دونو عدتون مین سے اوس عدت کو جو بڑی ہے ابو سلمہ فرماتے ہین مین نے کہا اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یعنی اور جنکی پیٹ مین بچہ ہے اونکی عدت یہہ ہے کہ جن دین پیٹ کا بچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابو سلمہ کو جواب دیا یہہ حکم طلاق والی کا ہے یعنی جس عورت کو مرد نے طلاق دی اور طلاق دینے کے بعد عورت کو بچہ پیدا ہوئے اوس عورت کی وہی عدت ہے اور عدت اوسکے اوپر نہین پہر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مین اپنے بھتیجے کے ساتھ ہون یعنی ابو سلمہ رضہ جو کہتے ہین وہی بات میرے نزدیک بہتر اور صحیح ہے اِس گفتگو کے بعد اپنے غلام کو جسکا نام کریب تہا ام سلمہ رضہ کے پاس بھیجا اور سے کہا پوچھ لی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اِس معاملے مین کوئی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ نہین کریب بی بی ام سلمہ رضہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور ابن عباس رضہ اور ابو ہریرہ رضہ کا کہا ہوا بیان کیا بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اس معاملہ مین ہے پہر بیان کیا بی بی ام سلمہ نے سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنے سے بیس راتین گذرنے کے بعد بچہ جنا تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نکاح کر لینے کا حکم دیا تہا اور ابو سنابل سبیعہ کے پیغام کرنے والون مین سے تہے

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا سَلَمَةَ ابْنَ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوْا عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ

بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے ابو ہریرہ اور ابن عباس رضہ اور ابو سلمہ رضہ نے آپس مین بحث اور تذکرہ کیا عدت مین اوس عورت کی جسکا خصم مر جاوے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا دونو عدتون مین جو بڑی ہو وہ عدت اوتنی عدت گذارے اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا وضع حمل تک مدت گذارے اور ابو ہریرہ رضہ نے کہا مین ابو سلمہ کے ساتھ ہون پہر آدمی بھیجا اونہون نے حضرت ام سلمہ رضہ کے نزدیک بی بی ام سلمہ رضہ نے فرمایا بچہ جنا سبیعہ اسلمیہ نے خاوند کے مرنے سے تھوڑے دنون کے بعد تو فتویٰ پوچھا اس باب مین سبیعہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے حکم دیا اوسکو خصم کر لینے کا

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رضہ قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا سبیعہ نے بچہ جنا اپنی خاوند کے مرنیکے کئی روز بعد تو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو حکم دیا نکاح کر لینے کا عن سُلیمان ابن یسار ان عبد اللہ ابن عباس
وابا سلمة ابن عبد الرحمن اختلفا في المرأة تنفس بعد وفاة زوجها بليال فقال عبد الله ابن عباس
آخر الاجلين وقال ابو سلمة اذا نفست فقد حلت فجاء ابو هريرة فقال انا مع ابن اخي يعني
ابا سلمة ابن عبد الرحمن فبعثوا كريبا مولى ابن عباس الى ام سلمة يسألها عن ذلك فجاءهم
فاخبرهم انها قالت ولدت سبيعة بعد وفاة زوجها بليال فذكرت ذلك لرسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال قد حللت ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے عبد اللہ بن عباس اور ابو سلمہ
بن عبد الرحمن نے اختلاف کیا عدت میں اوس عورت کے جسنے جنا بچہ خاوند کے مرنے سے چند راتوں کے بعد عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا دونوں عدتوں میں جس عدت کی مدت زیادہ ہو اوسکو اختیار کرے اور ابو سلمہ کہتے تھے جب بچہ
پیدا ہوا اوسی وقت عدت پوری ہو گئی پھر آئے ابو ہریرہ انہوں نے کہا میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہوں یعنی ابو سلمہ کی رائے
کے موافق ہے میری رائے آخر انہوں نے کریب کو بھیجا بی بی ام سلمہ کے نزدیک یہہ مسئلہ پوچھنے آکر بیان کیا انکے
نزدیک بی بی ام سلمہ نے فرماتی ہیں سبیعہ نے جنا تھا بچہ خاوند کے مرنے کے بعد کئی راتیں پھر ذکر کیا ہوں میں نے اس بات کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو آپنے فرمایا تو تو حلال ہو چکی یعنی تیری عدت پوری ہو گئی عن سلیمان بن
يسار قال اخبرني ابو سلمة بن عبد الرحمن قال كنت انا وابن عباس وابو هريرة فقال ابن عباس اذا
وضعت المرأة بعد وفاة زوجها فان عدتها آخر الاجلين قال ابو سلمة فبعثنا كريبا الى ام سلمة
يسألها عن ذلك فجاءنا من عندها ان سبيعة توفي عنها زوجها فوضعت بعد وفاة زوجها بايام
فامرها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تزوج ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے ابو سلمہ بن عبد الرحمن
کہتے تھے ہم میں اور ابن عباس اور ابو ہریرہ میں ابن عباس نے کہا جب بچہ جنے عورت خاوند کے مرنے کے بعد تو اللہ عدت
اوس عورت کے لائق ہے جو دونوں عدتوں میں دور یعنی زیادہ ہو سو ابو سلمہ نے فرمایا کہ ہم نے بھیجا کریب کو
بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں یہی مسئلہ پوچھنے کے لئے کریب بی بی ام سلمہ کے پاس سے یہہ خبر لائے
کہ سبیعہ کا خاوند مر گیا تھا اوسکو بچہ پیدا ہوا تھا اوسکے مرنے سے کئی دن بعد تو حکم دیا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح
کر لینے کا عن ابي سلمة ابن عبد الرحمن ان زينب بنت ابي سلمة اخبرته عن امها ام سلمة زوج
النبي صلى الله عليه وسلم عن امرأة من اسلم يقال لها سبيعة كانت تحت زوجها توفي عنها زوجها
عن سليمان ابن يسار ان ابا هريرة وابن عباس وابا سلمة ابن عبد الرحمن تذاكروا عدة المتوفى
عنها زوجها تضع عند وفاة زوجها فقال ابن عباس تعتد آخر الاجلين وقال ابو سلمة بل تحل حين
تضع فقال ابو هريرة انا مع ابن اخي فارسلوا الى ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقالت

وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ سلیمان بن یسار رض سے روایت ہے ابوہریرہ رض اور ابن عباس رض اور ابوسلمہ رض بن عبدالرحمن تکرار اور بحث کرتے تھے عدۃ میں اوس عورت کے جسکا خاوند مرگیا ہو اور جنے بچہ خاوند کے مرے بعد ابن عباس رض فرماتے تھے دونوں عدتوں میں جس عدت کی مدت زیادہ ہو اوسکے موافق عدت گذارے اور ابوسلمہ رض فرماتے تھے جب بچہ پیدا ہوا اوسی وقت عدت پوری ہوگئی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے میں اپنے بھتیجے کیطرف ہوں پھر روانہ کیا کسی آدمی کو اون سب نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اور ام سلمہ جو بیوی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہ رض نے بیان کیا بچہ جنا سبیعہ اسلمیہ نے خاوند کے مرنے سے کچھ دن بعد سبیعہ نے اس امر میں مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے حکم دیا اوسکو نکاح کرلینے کا

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ اوپر گذر چکا

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر گذر چکا ہے

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا وَضَعَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَإِنَّ عِدَّتَهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ فَجَاءَنَا مِنْ عِنْدِهَا أَنَّ سُبَيْعَةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی حاصل ہے جو اوپر کی حدیثوں میں بیان ہوچکا ہے یعنے تینوں صاحبوں کا اختلاف اور بیوی ام سلمہ رض کا جواب

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ مَا يَصْلُحُ لَكِ أَنْ تَنْكِحِي حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نُفِسَتْ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے زینب بنت ابی سلمہ رض نے بیان کیا اپنی ماں سے سنکر اور زینب کی ماں بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ام سلمہ بیان کرتی تھیں ایک عورت تھی اسلمی قوم سے اوسکو سبیعہ کہکر پکارتے تھے اوسکا ایک خاوند تھا وہ مرگیا اوسوقت سبیعہ پیٹ سے تھی

ابو سنابل بن بعکک نامی ایک شخص تھا اوس نے سبیعہ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا سبیعہ نے انکار کیا وہ کہنے لگا تجھ کو نکاح
کرنا جائز نہیں جبتک تو پوری نکرے دو عدتوں میں اوس عدت کو جسکے دن گنتی میں زیادہ ہوں ام سلمہ نے
فرمایا ہیں سبیعہ کے خاوند مرکو قریب بیس راتوں کے گذری تہیں جب اوسکو بچہ پیدا ہوا پھر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آپنے حکم دیا اوسکو نکاح کر لینے کا

عن اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا وَ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَاءَتْ اِمْرَاَۃٌ فَقَالَتْ تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِیَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ لِاَدْنٰی مِنْ اَرْبَعَۃِ اَشْهُرٍ مِنْ یَوْمِ مَاتَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْاَجَلَیْنِ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ سُبَیْعَۃَ الْاَسْلَمِیَّۃَ جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِیَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ لِاَدْنٰی مِنْ اَرْبَعَۃِ اَشْهُرٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَزَوَّجَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلٰی ذٰلِکَ

ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے ایک روز میں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے
اتنے میں آئی ایک عورت اور بیان کرنے لگی اپنا حال اوسکا خاوند مر گیا اور پیٹ سے تھی وہ اوس وقت اور کہنے لگی چار
مہینے دس دن نہیں گذرے تھے اوس سے پہلے ہی بچہ پیدا ہو گیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو دن زیادہ ہوں دونوں مدتوں میں
ابو سلمہ نے کہا مجھے خبر دی ایک صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کہ سبیعہ اسلمیہ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اپنا حال بیان کرنے
لگی مر گیا خاوند میرا اوس وقت تھی میں حاملہ پھر پیدا ہوا میرے پیٹ سے بچہ اور بچے کے باپ کو مرکر چار مہینے نہیں ہوئے تھے
تو اوس کو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لینے کا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں اس پر

عن عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ کَتَبَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِیِّ یَاْمُرُهُ اَنْ یَّدْخُلَ عَلٰی سُبَیْعَۃَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِیَّۃِ فَیَسْاَلَهَا عَنْ حَدِیْثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اسْتَفْتَتْهُ فَکَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَۃَ یُخْبِرُهُ اَنَّ سُبَیْعَۃَ الْاَسْلَمِیَّۃَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا کَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَۃَ وَهُوَ مِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ وَکَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَهِیَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ اَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِّفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَیْهَا اَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْکَکٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَالِیْ اَرَاکِ مُتَجَمِّلَۃً لَعَلَّکِ تُرِیْدِیْنَ النِّکَاحَ اِنَّکِ وَاللّٰهِ مَا اَنْتِ بِنَاکِحٍ حَتّٰی تَمُرَّ عَلَیْکِ اَرْبَعَۃُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَیْعَۃُ فَلَمَّا قَالَ لِیْ ذٰلِکَ جَمَعْتُ عَلَیَّ ثِیَابِیْ حِیْنَ اَمْسَیْتُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِکَ فَاَفْتَانِیْ بِاَنِّیْ قَدْ حَلَلْتُ حِیْنَ وَضَعْتُ حَمْلِیْ وَاَمَرَنِیْ بِالتَّزَوُّجِ اِنْ بَدَا لِیْ

ترجمہ عبید اللہ نے بیان کیا زہری سے کہ ان کے باپ عبد اللہ بن عتبہ نے
عمر بن عبد اللہ کو لکھا کہ تم سبیعہ بنت حارث کے پاس جاؤ اور پوچھو ان سے حال اوسکا کیا فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس کو جب اوسنے پوچھا تھا مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر بن عبد اللہ نے لکھا عبد اللہ بن عتبہ کو لکھا

سبیعہ اسلمیہ سے جب دریافت کیا گیا تو سبیعہ نے بیان کیا ہے مین نکاح مین سعد بن خولہ کی اور وہ سعد بنی عامر بن لوی
کے قبیلے مین کا تہا اور بدری بھی تہا اوسکی وفات ہوئی حجۃ الوداع مین سبیعہ بیان کرتی ہے اوسوقت مین حاملہ
تھی پر مرنے سے تہوڑے دنکے بعد بچہ جنے جب پاک ہوگئی سبیعہ نفاس سے تو بناؤ کیا اوسنے پیغام والون کے لیے یعنی
ارادہ کیا نکاح کا ایسے وقت مین ان پونہچے ابو سنابل بن بعکک ابو سنابل ایک آدمی تہا عبد الدار کے قبیلے مین سے اونہنے
سبیعہ سے کہا کیا وجہ ہے تمہارے سنگار اور بناؤ کرنیکی شاید تمہارا ارادہ نکاح کرنیکا ہوگا اللہ کی قسم ہے مجھکو نہین
جائز ہے نکاح کرنا تجھکو جبتک نگذر جاوین چار مہینے اور دس دن سبیعہ کہتی ہے جب اوس نے یہہ بات کہی مین نے شام
کیوقت کپڑے پہنے اور گئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہر پوچھا مین نے یہہ مسئلہ آپسے آپنے فتوی دیا مجھکو اور فرمایا
تیری عدت جبھی پوری ہوگئی جب تو نے بچہ جنا اور فرمایا یا مجھکو نکاح کرے اگر تیرا جی چاہے عن زفر بن اوس
بن الحدثان النصری ان ابا السنابل ابن بعکک ابن السباق قال لسبیعۃ الاسلمیۃ لا تحلین حتی تمر علیک
اربعۃ اشہر وعشر اقصی الاجلین فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألتہ عن ذلک فزعمت
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتاہا ان تنکح ان وضعت حملہا وکانت حبلی فی تسعۃ اشہر حین اذا
توفی زوجہا وکانت تحت سعد بن خولۃ فتوفی فی حجۃ الوداع مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ فنکحت
فتی من قومہا حین وضعت ما فی بطنہا ترجمہ زفر بن اوس بن حدثان نصری سے روایت ہے ابو سنابل بن بعکک بن
سباق نے سبیعہ اسلمیہ سے کہا نہین جائز ہے تیرے لئے نکاح کرنا جب تک نگذر جاوین تجھکو چار مہینے دس دن جو مدت زیادہ
ہے دونون مدتون مین یہہ سنکر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا اوسنے یہہ مسئلہ سبیعہ کے بیان سے
معلوم ہوا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتوی دیا تہا اور فرمایا تہا جب بچہ پیدا ہوا تو نکاح کرلینا اور خاوند کے مرنیکے
وقت اوسکو نو مہینے کا حمل تہا اور اوسکے خاوند کا نام سعد بن خولہ تہا حجۃ الوداع مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ
تہا وہین اوسکی وفات بہی ہوئی راوی بیان کرتا ہے پہر سبیعہ نے نکاح کرلیا کسی ایک جوان سے جو اوسکے قوم مین کا
تہا یعنی وضع حمل کے بعد عن عبید اللہ ابن عبد اللہ ان عبد اللہ ابن عتبۃ کتب الی عمر بن عبد اللہ ابن
الارقم الزہری ان ادخل علی سبیعۃ بنت الحارث الاسلمیۃ فاسئلہا عما افتاہا بہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی حملہا قال فدخل علیہا عمر ابن عبد اللہ فسألہا فاخبرتہ انہا کانت تحت
سعد ابن خولۃ وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممن شہد بدرا فتوفی عنہا فی حجۃ
الوداع فولدت قبل ان تمضی لہا اربعۃ اشہر وعشر من وفات زوجہا فلما تعلت من نفاسہا دخل
علیہا ابو السنابل رجل من بنی عبد الدار فراہا متجملۃ فقال لعلک تریدین النکاح قبل ان
تمر علیک اربعۃ اشہر وعشرا قالت فلما سمعت ذلک من ابی السنابل جئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَدْ حَلَلْتِ حِيْنَ وَضَعْتِ حَمْلَكِ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہا عتبہ نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم زہری کو سبیعہ کے پاس جانے کے لئے اور کہا اوسکو پوچھو تو سبیعہ اسلمیہ بنت حارث سے کیا فتوی دیا تہا اوسکو اس مسئلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے حمل میں سبیعہ کے راوی بیان کرتا ہے گیا اوسکے پاس عمر بن عبد اللہ اور پوچھا اوس سے اوس نے کہا تہی میں جوروسعد بن خولہ کی اور تہا وہ سعد بن خولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے جو بدری تہے وفات پائی اوسنے حجۃ الوداع میں پہر جنا میں نے بچہ اور ابہی تک چار مہینے دس دن اوسکی وفات کو نہیں ہوئے تہے راوی بیان کرتا ہے جب پاک ہو گئی سبیعہ نفاس سے آیا اوسکے پاس ابو سنابل عبد الدار کے قبیلے میں سے ایک آدمی تہا ابو سنابل سبیعہ کو تجمل اور زینت کئے دیکہکر کہنے لگا شاید تیرا ارادہ نکاح کا ہے چار مہینے دس دن گذرنے سے پہلے ہی سبیعہ کہتی ہے جب یہہ بات میں نے ابو سنابل سے سنی تو گئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا میں نے اپنا حال آپکے روبرو آپنے سنکر فرمایا تو پوری کر چکی اپنی مدت جبہی بچہ جنا تو نے عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا

فِيْ نَاسٍ بِالْكُوْفَةِ فِيْ مَجْلِسٍ لِلْأَنْصَارِ عَظِيْمٍ فِيْهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى فَذَكَرُوْا شَأْنَ سُبَيْعَةَ فَذَكَرْتُ عَنْ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ مَعْنٰى قَوْلِ ابْنِ عَوْنٍ حَتّٰى تَضَعَ قَالَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى لٰكِنَّ عَمَّهُ لَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ

قَالَ فَرَفَعْتُ صَوْتِيْ وَقُلْتُ إِنِّيْ لَجَرِيْءٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِيْ نَاحِيَةِ الْكُوْفَةِ قَالَ

فَلَقِيْتُ مَالِكًا قُلْتُ كَيْفَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ فِيْ شَأْنِ سُبَيْعَةَ قَالَ قَالَ أَتَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا التَّغْلِيْظَ

وَلَا تَجْعَلُوْنَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَأُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّوْلٰى ترجمہ محمد سے روایت ہے میں بیٹہا تہا لوگوں میں کوفے کے ایک بڑے مجلس میں جسمیں انصار کے لوگ تہے (یعنی انصار کی مجلس میں) ان لوگوں میں عبد الرحمن بن ابی لیلے بہی تہے ان لوگوں میں سبیعہ کا ذکر آیا میں نے ذکر کیا عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کی روایت کو جو ابن عون کے قول کے موافق تہی یعنی عدت اوسکی بچہ جننے تک تہی ابن ابی لیلے نے کہا عبد اللہ کے چچا اس بات کے قائل نہ تہے (کہ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے بلکہ ابعد الاجلین کے قائل تہے) تب میں نے اپنی آواز بلند کی اور کہا کیا میں جرات کر سکتا ہوں جہوٹہہ بولوں عبد اللہ بن عتبہ پر اور وہ کوفے میں رہتے ہیں پہر میں مالک (بن عامر یا بن عوف) سے ملا اور پوچھا کہ عبد اللہ بن مسعود سبیعہ کے باب میں کیا کہتے تہے اونہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعود کہتے تہے تم لوگ اوسپر سختی کرتے ہو (کہ ابعد الاجلین تک عدت ضرور جانتے ہو) اور اوسکو رخصت نہیں دیتے حالانکہ چہوٹی سورت عورتوں کی (جسمیں حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل بیان ہوئی ہے) بڑی سورت (بقرہ) کے بعد اوتری ہے (جس میں چار مہینے دس دن تک عدت کا ذکر ہے) عَنِ

ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ مَا أُنْزِلَتْ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَّا بَعْدَ آيَةِ

الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ وَاللَّفْظُ لِمَيْمُوْنٍ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا جسکا جی چاہے میں اوس سے مباہلہ کرتا ہوں (یعنی اپنے قول کے حق ہونے پر خدا کو گواہ کر کے مخالف پر لعنت کرتا ہوں)

عدۃ المتوفی عنها زوجها

۱۷۶

یہہ آیت اولی حمل والیان اونکی عدت یہہ ہے کہ بچہ جنے اوس آیت کے بعد اوتری ہے جسمین خاوند کی موت کی عدت کا بیان ہے تو حاملہ عورت جب بچہ جنے وہ نکاح کرسکتی ہے اور چار مہینے دس دن کا حکم حاملہ عورتون کے حق مین منسوخ ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ سُوْرَةَ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى نَزَلَتْ بَعْدَ الْبَقَرَةِ ترجمہ عبد اللہ رضہ سے روایت ہے چھوٹی سورہ نسا نازل ہوئے بعد سورہ بقرہ کے ف یعنی سورہ طلاق بعد نازل ہوئی ہے اور سورہ بقر پہلے اتری ہے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا یہہ آیت سورہ بقر کی ہے یعنے اور جو لوگ مرجاوین تم مین سے اور چھوڑ جاوین عورتین وہ عورتین انتظار کراوین اپنے تئین چار مہینے اور دس دن اور اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یہہ آیت سورہ طلاق کی ہے یعنی اور جنکے پیٹ مین بچہ ہے اونکے عدت یہہ ہے کہ جن دین پیٹ کا بچہ سبیعہ کے قصّے سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ چار مہینے اور دس دن انتظار کرنا کچھہ ضرور نہین اور یہی بات اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ سے ظاہر ہے لیکن سورہ بقر کی آیت سے یہہ حکم مخالف ہے کیونکہ اوس مین تو یون فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا حاصل یہہ کہ جسکا خاوند مرجاوے اوسکی عدت چار مہینے اور دس دن ہین ان دو نو آیتون مین ایک کو پہلے اور دوسرے کو پیچھے کہنے سے یہہ غرض ہے کہ سورہ بقر کی آیت منسوخ ہے سورہ طلاق کی آیت سے عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا اگر کسی عورت کا خاوند اوسکی ساتھہ ہم بستر ہونیسے پہلے مرجاوے تو اوسکی عدت کیا ہے عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ ابْنُ سِنَانِ نِ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ لِامْرَاَةٍ مِّنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دریافت کیا اون سے کسی نے یہہ مسئلہ ایک آدمی نے نکاح کیا کسی عورت سے اور نکاح کرنیکے وقت اوسکا مہر مقرر نکیا اوس مرد کو اوس عورت سے جماع کرنا بہی نصیب نہوا اور مرگیا ابن مسعود رضہ نے فرمایا اوس عورت کو مہر مثل دینا چاہیے یعنی اوس عورت کے کنبے مین جو اور عورتین ہین اونکا جو مہر ہے اوسکے موافق اسکو بہی دلادینا چاہیے نہ کم کرنا چاہیے اور نہ زیادہ دینا چاہیے اور اوس عورت کو عدت مین بیٹہنا چاہیے اور مرد کے مال سے اوسکو حصہ بہی دینا چاہیے معقل بن سنان اشجعی نے یہہ سنکر کہا فیصلہ کیا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے قوم مین ایک عورت کا اوسکا نام بروع تہا اور اوسکے باپ کا نام واشق تہا وہ فیصلہ بہی ایسا ہی تہا جیسا تمنے کیا عبد اللہ بن مسعود یہہ بات سنکر خوش ہوئے ف یہان عدت سے مراد عدت چار مہینے دس دن کی ہے کیونکہ آیت مین یہی حکم ہے جن عورتون کے خاوند مرجاوین اونکی عدت چار مہینے دس دن ہین مرد کا وطی کرنا کچھہ شرط نہین فقط نکاح ہونا چاہیے

بَابُ الْاِحْدَادِ

باب سوگ کرنیکے بیان مین عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قال لا يحل لامرأة تحد على ميت اكثر من ثلاث الا على زوجها ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے عورت کو سوگ کرنا کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة ان تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد فوق ثلاثة ايام الا على زوجها ترجمہ اوپر گذر چکا ہے

باب سقوط الاحداد عن الكتابية المتوفى عنها زوجها جس کتابیہ کا خاوند مرجاوے اوس سے سوگ کا حکم ساقط ہے

عن ام حبيبة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول على هذا المنبر لا يحل لامرأة تؤمن بالله ورسوله ان تحد على ميت فوق ثلاث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا ترجمہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے اس منبر پر نہیں حلال کسی عورت کو جو ایمان رکھتی اللہ پر اور اوسکے رسول پر (یعنی مسلمان ہو تو کافرہ پر سوگ نہیں ۱۲) سوگ کرنا زیادہ تین راتوں سے مگر اپنے خاوند کے لئے چار مہینے اور دس دن سوگ کرے ف تین راتین مع دنکے مراد ہیں فقط راتین مراد نہیں

مقام المتوفى عنها زوجها في بيتها حتى تحل جس عورت کا خاوند مرجاوے اوس عورت کو عدت گذرنے تک اپنے گھر میں رہنا چاہیے

عن الفارعة بنت مالك ان زوجها خرج في طلب اعلاج فقتلوه قال شعبة وابن جريج وكانت في دار قاصية فجاءت ومعها اخوها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا له فرخص لها حتى اذا رجعت دعاها فقال اجلسي في بيتك حتى يبلغ الكتاب اجله ترجمہ فارعہ بنت مالک سے روایت ہے گیا خاوند اوسکا ڈہونڈنے کو اپنے غلام وہ غلام عجمی تہے وہاں مارا گیا ان غلاموں نے مار ڈالا کسی اور نے شعبہ اور ابن جریج بیان کرتے ہیں اوس عورت کا گہر دور تہا (آبادی سے ۱۲) پہر آئی وہ عورت اپنے بہائی کیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ذکر کیا اپنا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے رخصت دی اوسکو دوسرے گہر میں چلے آنیکی جب وہ لوٹکر اپنے گہر جانے لگی آپنے بلایا اوسکو اور فرمایا بیٹھہ تو اپنے گہر میں جبتک کہ لکہا پورا ہو جاوے ف اس عورت نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت چاہی تہی اور کہا خاوند تو مر گیا ہے اوسکا کوئی گہر نہیں اور نہ کہانے کو کچھ چھوڑ گیا ہے مین اپنے گہر والون مین چلی جاؤن پہلے آپنے اوسکو رخصت دی اوسکے تہوڑی دیر بعد منع کیا اور حکم دیا وہین عدت گذار جہان تیرا خاوند رہتا تا کہ لکہا ہوا پورا ہو جاوے یعنی تیری عدت جتنی خدا تعالے نے لکہدی ہے اوتنی مدت پوری کرے اور پہر وہاں سے اپنے گہر کو جا پہر بی بی ابو سعید خدری کی بہن تہی اور اسکا گہر بنی خدرہ مین تہا

عن الفريعة بنت مالك ان زوجها تكارى علوجا ليعملوا له فقتلوه فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقالت اني لست في مسكن له ولا يجري علي منه رزق افانتقل الى اهلي ويتامى واقوم عليهم قال افعلي ثم قال كيف قلت فاعادت عليه قولها فقال اعتدي حيث بلغك الخبر ترجمہ فریعہ بنت

بنت مالک سے روایت ہے میرے خاوند نے عجمی غلامون کو نوکر کہا کام کرنیکے لیے اونہون نے اوسکو مار ڈالا پہر ذکر کیا
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاوند کے مرنیکا اور کہا فریعہ نے میرے خاوند کی ملک مین نہ تو کوئی مکان
ہے اور نہ کوئی روزی کا ٹہکانا ہے میرے لیے میرے خاوند کیطرف سے مین چاہتی ہون کہ اپنے لوگون مین اُٹہہ
جاؤن یا اپنے قرابتیون مین جاکر رہون اور اون کی خبرگیری کرون آپنے فرمایا اوسکو چلے جا پہر تہوڑی دیر کے بعد فرمایا کیسی
بیان کیا تو نے فریعہ نے پہر سے بیان کی وہ بات جو کہہ چکی تہی آپنے فرمایا وہین عدت پوری کر جہان تجہکو خبر
موت کی پہونچی ہے ف ایک جماعت سے یہہ بات بہی مروی ہے کہ اگر عورت کو کچہہ عذر ہو تو دن کو وقت نکل سکتی
ہے اور اوس جماعت مین سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود اور حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت امام ابوحنیفہ رح ہین عَنْ فُرَيْعَةَ أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ لَهُ
فَقُتِلَ بِطَرَفِ الْقَدُومِ قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ النُّقْلَةَ إِلَى أَهْلِي وَذَكَرْتُ لَهُ
حَالًا مِنْ حَالِهَا قَالَتْ فَرَخَّصَ لِي فَلَمَّا أَقْبَلْتُ نَادَانِي فَقَالَ امْكُثِي فِي أَهْلِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ
ترجمہ فریعہ رضہ بنت مالک سے روایت ہے اونکا خاوند گیا اپنے غلامون کی تلاش مین مارا گیا قدوم کے راہ مین (قدوم
نام ہے ایک جگہہ کا مدینہ طیبہ کے رستے مین) فریعہ کہتی ہے مین گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مین نے مین چاہتی
ہون اپنے خاوند کے گہر سے چلی جاؤن اور اپنے کنبے کے لوگون مین جا رہون اور بیان کردیا مین نے اپنا حال آگے پہر
آپنے رخصت دی مجہکو جب مین جانے لگی آپنے فرمایا عدت پوری ہوئے تک اپنے خاوند کے گہر مین رہ

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ

باب عدت گذارنے کی رخصت کے
بیان مین اوس عورت کے لیے جسکا خاوند مرگیا سو جہان چاہیے وہان اپنی عدت گذارے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ
هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہہ آیت مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ جسمین یہہ مطلب تہا کہ عورت عدت کرے اپنی خاوند کے گہر مین
منسوخ ہو گئی اب اوسکو اختیار ہی جہان چاہے عدت کرے (پہلی عورتون کو میراث نہ تہی لیکن ایک برس تک روٹی کپڑا اوسکو
اور گہر رہنے کو ملتا تہا پہر جب میراث کا حکم ہوا تو پہلا حکم منسوخ ہو گیا اور عدت چار مہینے دس دن قرار پائی —

عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ

جس عورت کا خاوند مرجاوے اوسکی
عدت اوسی دن سے ہے جس دن سے اسکو خبر آوے عَنْ فُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكٍ أُخْتِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَتْ
تُوُفِّيَ زَوْجِي بِالْقَدُومِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ دَارَنَا شَاسِعَةٌ فَأَذِنَ لَهَا
ثُمَّ دَعَاهَا فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ترجمہ فریعہ بنت مالک سے
روایت ہے کہ یہہ فریعہ بہن ہے ابوسعید خدری کی فریعہ بیان کرتی ہے مرگیا خاوند میرا قدوم مین پہر آئی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پاس اور ذکر کیا میں نے ہمارا گہر بستی سے بہت دور ہے آپنے اذن دیا مجھکو پہر پکارا مجھکو اور فرمایا ٹہرو ہین اپنے گہر مین یعنی خاوند کے گہر مین چار مہینے دس دن یہانتک کہ پہونچ جاوے لکہا اپنی مدت کو یعنی عدت پوری ہوجائے **تَرْكُ الزِّينَةِ لِلْحَادَّةِ الْمُسْلِمَةِ دُونَ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ** ترک کرنا زینت واسطے سوگ کے مسلمان عورت کے لئے ہے نہ یہودیہ اور نصرانیہ کے لئے

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا وَقَدْ دَعَتْ بِطِيبٍ مَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَأَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا وَتُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ مَالِكٌ تَفْتَضُّ تَمْسَحُ بِهِ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَالِكٌ الْحِفْشُ الْخُصُّ **ترجمہ** زینب بنت ابی سلمہ رضی نے بیان کیا ان تینوں حدیثوں کو حمید بن نافع سے کہا زینب نے گئی مین ام حبیبہ کے پاس جو بیوی تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس وقت مین جب ونکا باپ ابوسفیان بن حرب مرگیا تہا تو خوشبو منگائی بی بی ام حبیبہ رض نے اول لونڈی کے ملی پہر ملی وہ خوشبو اپنے چہرے پر اور یون فرمایا اللہ کی قسم مجھکو خوشبو کی کچھہ حاجت نہ تہی مگر اتنی بات کے لیے لگائی مین نے فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو عورت یقین رکہتی ہو اللہ اور آخرت کے دن پر اوسکو لئے حلال نہین کسی کے لئے سوگ کرنا زیادہ تین راتوں سے پر خصم کے لئے چار مہینے اور دس دن تک سوگ کرے حدیث دوسری یہ ہے زینب رض بیان کرتی ہے گئی مین زینب بنت جحش کے یہان جن دنوں اونکے بہائی مرگئے تہے اونہوں نے خوشبو منگاکر لگائی اور کہا قسم اللہ کی مجہے خوشبو کی حاجت نہ تہی لیکن مین نے سنا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر

فرماتے تھے جو عورت یقین لائی اللہ پر اور پچھلے دن پر اوسکے لیے درست نہیں کہ سوگ کرے سوا چار مہینے اور دس دن تک
ہے تیسری حدیث کے بیان میں بیوی زینب فرماتین ہین جیسے ام سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہے اور اوسکی آنکھین دکھنے لگین اگر فرمائی تو سرمہ لگایا کرون
اوسکی آنکھون مین آپنے فرمایا مت لگاؤ اور فرمایا یہ تو چار مہینے اور دس دن ہیں جاہلیت کے زمانے مین ہر ایک عورت
مینگنی پھینکتی تھی سال تمام ہوئے پر حمید بن نافع کہتے ہین مین نے زینب سے پوچھا مینگنی پھینکنے سے کیا مطلب ہے زینب نے
بیان کیا جاہلیت کے زمانے مین جس عورت کا خاوند مرجاتا تھا وہ عورت ایک چھوٹی سی کوٹھری اور نہایت تنگ تاریک مین
جا گھستی تھی اور برے سے برے کپڑے پہن لیتی تھی اور ایک سال کے گذرنے تک خوشبو وغیرہ کچھہ نہ چھوتی تھی بعد ایک سال
کے کوئی جانور لاتے گدہا یا بکری یا کوئی پرندہ پہر رگڑتی اپنی جلد اور بدن کو اوس سے جس جانور کو وہ ملتی اور رگڑتی تھی وہ
جانور مرجایا کرتا تہا بعد اوسکے باہر نکلتی اوس ڈیرے سے اوسوقت اوسکو ایک اونٹ کی مینگنی دیتی اوسکو پھینک دیتی
کے بعد جسطرف اوسکا جی چاہتا میلان کرتی تھی یعنی چاہے خوشبو لگا دے یا اور کوئی کام کرے اوسکو اختیار ہو جاتا تھا
امام مالک نے کہا اس حدیث مین جو تفتض کا لفظ ہے اوسکے معنی یہہ ہین کہ ملے اپنے بدن کو اوس پر اور محمد کی روایت مین مالک
نے کہا کہ حفش خص کو کہتی ہین یعنے نرکل کا جہونپڑا **ف** اور باب کی مناسبت اس حدیث مین یہہ ہے کہ تؤمن باللہ والیوم الاخر
فرمایا ہے اور بعضی روایتون مین تؤمن باللہ ورسولہ بہی آیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہود یا اور نصرانیہ پر اس قسم کا سوگ کرنا
واجب نہین **ما یجتنب الحادۃ من الثیاب المصبغۃ** سوگ کرنیوالی عورت کو رنگین کپڑے سے پرہیز
کرنیکا بیان **عن** ام عطیۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحد امرأۃ علی میت فوق ثلاث الا
علی زوج فانہا تحد علیہ اربعۃ اشہر وعشرا ولا تلبس ثوبا مصبوغا ولا ثوب عصب ولا تکتحل ولا تمتشط
ولا تمس طیبا الا عند طہرہا حین تطہر نبذا من قسط او اظفار **ترجمہ** ام عطیہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ سوگ کرے کوئی عورت کسی کے لئے تین دن رات سے زیادہ مگر خاوند کے لیئے کیونکہ اوسکے واسطے سوگ کرنا چار
مہینے اور دس دن تک ہے اور نہ پہنے سوگ والی کپڑا رنگین اور نہ پہنے کپڑا عصب یعنی جسکا سوت رنگ کرنیکے بعد بنا گیا ہو
جیسے سوسی یا چھینٹ یا اور ریشمی کپڑے اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ کنگھی کرے اور نہ خوشبو لگاوے لیکن جب حیض سے
پاک ہوجایا کرے تب تھوڑا سا قسط اور اظفار لگالیا کرے تو کچھہ مضایقہ نہین **ف** کنگھی کرنے سے بناؤ سنگار کرنا خوشبو لگاکر
بالون میں کا وہ ہے اور قسط ایک چیز ہوتی ہے اس ملک مین اور عرب مین بہی ہوتی ہے اور اظفار بہی ایک خوشبو کی چیز ناخن کی
صورت پر ہوتی ہے **عن** ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المتوفی عنہا زوجہا لا تلبس المعصفر
من الثیاب ولا الممشقۃ ولا تختضب ولا تکتحل **ترجمہ** بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس عورت کا خاوند مرجاوے وہ عورت نہ پہنے کسم کے رنگ کا کپڑا اور سرخ گیرو سے رنگا ہوا اور خضاب نہ کرے

اور نہ سرمہ لگاوے **ف** یعنی سرخ رنگ کرنا بالوں کو مہندی سے یا ہاتھوں کو لگانا مہندی ان سب باتوں سے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بَابُ الْخِضَابِ لِلْحَادَّةِ

باب سوگ والی کے خضاب کرنیکے بیان میں عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ وَلَا تَکْتَحِلُ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا **ترجمہ** ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز ہے کسی عورت کو اگر ایمان رکھتی ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر یہہ بات کہ سوگ کرے کسی پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر اور نہیں درست سوگ والی کو سرمہ لگانا اور نہ خضاب کرنا اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہننا

بَابُ الرُّخْصَۃِ لِلْحَادَّۃِ اَنْ تَمْتَشِطَ بِالسِّدْرِ

اس باب میں بیان ہے اسبات کا کہ سوگ والے لئے رخصت ہے سر دہونیکی بیری کے پتوں سے عَنْ اُمِّ حَکِیْمٍ بِنْتِ اَسِیْدٍ عَنْ اُمِّھَا اَنَّ زَوْجَھَا تُوُفِّیَ وَکَانَتْ تَشْتَکِیْ عَیْنَیْھَا فَتَکْتَحِلُ الْجِلَاءَ فَاَرْسَلَتْ مَوْلَاۃً لَھَا اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ فَسَاَلَتْھَا عَنْ کُحْلِ الْجِلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَکْتَحِلُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْہُ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَبُوْ سَلَمَۃَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلٰی عَیْنَیَّ صَبِرًا فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا اُمَّ سَلَمَۃَ قُلْتُ اِنَّمَا ھُوَ صَبِرٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ فِیْہِ طِیْبٌ قَالَ اِنَّہٗ یَشُبُّ الْوَجْہَ فَلَا تَجْعَلِیْہِ اِلَّا بِاللَّیْلِ وَلَا تَمْتَشِطِیْ بِالطِّیْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّہٗ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ اَمْتَشِطُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِیْنَ بِہٖ رَاْسَکِ **ترجمہ** ام حکیم بنت اسید اپنی ماں سے روایت کرتی ہے کہ خاوند انکا مر گیا تہا اور ان دنوں اونکی آنکہیں دکہتی تہیں تو وہ جلا کا سرمہ (یعنی اثمد جو آنکھوں کو جلا دیتا ہے) لگایا کرتی آخر اوس نے اپنی آزاد کی ہوئی لونڈی کو ام المومنین ام سلمہ رض کے پاس بہیجا کہ پوچہے اون سے روغنی اور رصبار کے سرمے کے لئے بی بی ام سلمہ رض نے فرمایا مت لگاؤ کوئی سا سرمہ مگر جسوقت کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آوے تو مضائقہ نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئی تہی اون دنوں جب ابوسلمہ مر گئے تہے میرے پاس اور میں نے اپنی آنکہہ پر ایلوا لگایا تہا آپنے پوچھا کیا چیز ہے اے ام سلمہ میں نے کہا ایلوا ہے یا رسول اللہ اور اسمین خوشبو نہیں آپنے فرمایا اس سے مونہہ کو چمک ہوتی ہے اسلئے ام سلمہ پہر نہ لگا یو اسکو لگانا منظور ہو تو رات کو لگا لینا اور نہ دہو کر مری یا رسول اللہ آپنے فرمایا بیر کا پتا لگایا کرو اپنے سر کو یعنی بیری کے پتے سے سر دہو کر کنگہی کیا کرو

اَلنَّھْیُ عَنِ الْکُحْلِ لِلْحَادَّۃِ

سوگ کرنیوالیکو سرمہ لگانیکے ممانعت کا بیان عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ مِّنْ قُرَیْشٍ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ابْنَتِیْ رَمِدَتْ اَفَاَکْحُلُھَا وَکَانَتْ مُتَوَفّٰی عَنْھَا قَالَ اَلَا اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ قَالَتْ اِنِّیْ اَخَافُ عَلٰی بَصَرِھَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا قَدْ کَانَتْ اِحْدَاکُنَّ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ تُحِدُّ عَلٰی زَوْجِھَا سَنَۃً ثُمَّ تَرْمِیْ عَلٰی رَاْسِ السَّنَۃِ بِالْبَعْرَۃِ **ترجمہ** ام سلمہ رض سے روایت ہے آئی ایک عورت قریش میں کی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کی آنکھوں میں درد ہے فرمائیے تو سرمہ لگا دوں اور تہی اوس عورت کی بیٹی خاوند کے مرنے کی عدت میں آپنے فرمایا چار مہینے دس دن پورے ہونیکے بعد لگانا پہر اوس عورت نے کہا مجہے اوسکی بینائی کی جاتیکا

خوف ہے پھر آپنے فرمایا چار مہینے دس دن ہیں جو بغیر نہیں جائز آپنے فرمایا تم میں کی ہر ایک عورت جاہلیت کے زمانے میں سوگ کرتی تھی خاوند کا برس روز تک پھر برس تمام ہوتی جب مینگنی پھینکتی تھی

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنِ ابْنَتِهَا مَاتَ زَوْجُهَا وَهِيَ تَشْتَكِي قَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تُحِدُّ السَّنَةَ ثُمَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

حمید بن نافع نے بیان کیا اس حدیث کو زینب بنت ابی سلمہ رضہ سے زینب نے اپنی ماں سے اونکی ماں ام سلمہ رضہ نے فرمایا آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا اوس نے اپنی بیٹی کے لئے جسکا خاوند مرگیا تہا اور اوسکی آنکھیں دکھتی تہیں آپنے فرمایا ہر ایک عورت تم میں سے سوگ کیا کرتی تہی برس دن تک پھر برس ہوتی ہے مینگنی پھینکتی تہی یہہ تو چار مہینے دس ہی دن ہیں

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ خِفْتُ عَلَى عَيْنِهَا وَهِيَ تُرِيدُ الْكُحْلَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ مَا رَأْسُ الْحَوْلِ قَالَتْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا هَلَكَ زَوْجُهَا عَمَدَتْ إِلَى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا فَجَلَسَتْ فِيهِ حَتَّى إِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ خَرَجَتْ فَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ

ترجمہ ام سلمہ رضہ سے روایت ہے آئی ایک عورت قریش میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہے اور میں ڈرتی ہوں اوسکی آنکھوں پر کچھہ صدمہ نہ آجائے بی بی ام سلمہ رضہ فرماتی ہیں اوسکا ارادہ یہہ تہا کہ آنکھوں میں سرمہ لگانے کی اجازت دیویں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپنے فرمایا پہلے تم میں سے ہر ایک عورت مینگنی پھینکا کرتی تہی سال تمام ہوئے پر یہہ تو چار مہینے اور دس ہی دن ہیں حمید بن نافع نے زینب بنت ام سلمہ رضہ سے پوچھا راس الحول کا کیا قصہ ہے زینب بنت ابو سلمہ رضہ نے بیان کہ جاہلیت کے زمانے میں جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا تھا وہ عورت اپنے گھروں میں سے بدتر گھر میں جا رہتی تہی جب سال تمام ہو جاتا تب باہر نکلتی تہی اپنی پیچھے مینگنی پھینک کر

عَنْ زَيْنَبَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ تَكْتَحِلُ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَتْ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا أَقَامَتْ سَنَةً ثُمَّ قَذَفَتْ خَلْفَهَا بِبَعْرَةٍ ثُمَّ خَرَجَتْ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتَّى يَنْقَضِيَ الْأَجَلُ

ترجمہ بی بی زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے پوچھا کسی عورت نے ام سلمہ رضہ اور ام حبیبہ رضہ سے خاوند کے مرنے کی عدت گذارنیوالی کو سرمہ لگانا درست ہے کہ نہیں اونہوں نے بیان کی وہ حدیث جو اوپر گذر چکی ہے کہ آپ

اَلْقُسْطُ وَالْأَظْفَارُ لِلْحَادَّةِ قسط یعنی کٹ اور اظفار کے استعمال کرنیکا بیان سوگ والی کے لیے

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فِي الْقُسْطِ وَالْأَظْفَارِ

ترجمہ ام عطیہ رضہ سے روایت ہے رخصت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو جسکا خاوند مرگیا ہو پاک ہونیکے وقت قسط

اور اظفار کا استعمال کرنے کے ف یعنی جب عورت سوگ میں ہو اپنے خاوند کے ادن دنوں میں کسی خوشبو کا لگانا عورت کے لئے درست نہیں مگر خون کی بدبو دور کرنیکے لئے حیض سے پاک ہونیکے بعد قسط یا اظفار اپنے بدن کو مل لیا کرے تو درست ہے

بَابُ نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا بِمَا فُرِضَ لَهَا مِنَ الْمِيرَاثِ

باب ہے بیان میں اسبات کے جس عورت کا خاوند مرجاتا تھا اوسکو خرچ دلایا جاتا تھا سال بہر کا پھر وہ منسوخ ہوگیا سبب مقرر ہونے میراث کے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ نَسَخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ بِمَا فُرِضَ لَهَا مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ وَنَسَخَ أَجَلَ الْحَوْلِ أَنْ جُعِلَ أَجَلُهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ کے بیان میں کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے منسوخ ہوگئی یہ آیت میراث کی آیت سے جس میں بیان فرمایا ہے اللہ تعالی نے عورت کے لئے چوتھائی حصہ اور آٹھواں حصہ اور منسوخ ہوگیا حکم ایکسال تک عدت میں رہنے کا چار مہینے اور دس دنکے حکم سے ف آیت وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ الخ کا ترجمہ اور جو لوگ تم میں مرجاویں اور چھوڑ جاویں عورتیں وصیت کردیں اپنی عورتوں کے واسطے خرچ دینا ایک برس کا نہ نکال دینا پھر اگر وہ نکل جاویں تو گناہ نہیں اس آیت کے فائدے میں شاہ عبدالقادر رحمت اللہ علیہ نے بیان کیا ہے یہ حکم جب تھا کہ مردے کے اختیار پر رکھا تھا وارثوں کو دلوانا اب سب کے حصے اللہ صاحب نے ٹھیرا دیے عورت کا بھی ٹھیرا تو اب دیکا دلوانا موقوف ہوا یہی غرض ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی ہے عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ الخ کے بیان میں کہا عکرمہ نے منسوخ کردیا اس آیت کو وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا نے ف اور ترجمہ دوسری آیت کا اور جو لوگ مرجاویں تم میں اور چھوڑ جاویں عورتیں وہ انتظار کرا دیں اپنے تئیں چار مہینے اور دس دن یعنی برس روز تک عدت میں رہنا موقوف ہوا فقط چار مہینے اور دس دن کا نے ہیں

الرُّخْصَةُ فِي خُرُوجِ الْمَبْتُوتَةِ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا لِسُكْنَاهَا

رخصت دی گئی ہے تین طلاق والی کو عدت کی دنوں میں اپنے گھر سے دوسری جگہہ جانیکی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَاصِمٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي وَأَمَرَ وَكِيلَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَتَقَالَّتْهَا فَانْطَلَقَتْ إِلَى بَعْضِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا

ببعض النفقة فردتها وزعم انه شیء تطول به قال صدق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانتقلی
الی ام کلثوم فاعتدی عندها ثم قال ان ام کلثوم امرأة یکثر عوادها الی عبد اللہ ابن
ام مکتوم فانه اعمی فانتقلت الی عبد اللہ فاعتدت عنده حتی انقضت عدتها ثم خطبها ابو الجهم
ومعاویة بن ابی سفیان فجاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تستأمره فیهما فقال اما ابو الجهم فرجل
اخاف علیک قسقاسته للعصی واما معاویة فرجل املق من المال فتزوجت اسامة ابن زید بعد
ذلک ترجمہ عبد الرحمان بن عاصم سے روایت ہے فاطمہ بنت قیس نے بیان کیا اور سے تہی وہ فاطمہ ایک آدمی مخزومی
کے پاس اوس آدمی نے طلاق دی فاطمہ کو تین طلاقیں اور آپ چلا گیا کسی جہاد مین اور اپنے وکیل سے کہہ گیا کہ اسکو
کچھہ خرچہ دیدینا اوس وکیل نے کچھہ دیا اور فاطمہ نے اوسکو تہوڑا اور کم جانکر پہیر دیا اور گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے گہر کسی بیوی کے پاس اتنے مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور گہر مین موجود تہی فاطمہ اوس وقت اور کہنے لگے
یارسول اللہ مین فاطمہ بنت قیس ہون طلاق دی مجھے فلا نے آدمی نے اور بہیجا کسیکے ہاتہہ میرے پاس کچھہ
نفقہ مینے پہیر دیا اوسکو کم جانکر وہ آدمی کہتا ہے اتنا دینا بہی ہمارا احسان ہے آپنے فرمایا سچ کہتا ہے وہ
آدمی سب ما تو اپنی عدت پوری کر ام کلثوم کے یہان یہہ کہکر پہر فرمایا ام کلثوم کے گہر مین لوگون کی آمد و رفت بہت
ہے تو عبد اللہ بن ام مکتوم کے یہان چلی جا کیونکہ وہ اندہا آدمی ہے فاطمہ کہتی ہین چلی گئی مین عبد اللہ کے پاس
وہین پوری کی مین نے اپنی عدت پہر پوری ہو چکی عدت کے دن اوسوقت پیغام بہیجا میرے پاس ابو جہم نے اور معاویہ
بن ابی سفیان نے پہر گئی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور صلاح لئی مین نے آپسے اون دونون کے باب
مین آپنے فرمایا مجھے خوف ہے ابو جہم کی لٹہہ کا اور معاویہ تو مفلس آدمی ہے فاطمہ کہتی ہین مین نے نکاح کرلیا اسامہ
بن زید سے یہہ بات سننے کے بعد عن فاطمة بنت قیس انها کانت تحت ابی عمرو بن حفص ابن المغیرة
فطلقها اخر ثلاث تطلیقات فزعمت فاطمة انها جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتته
فی خروجها من بیتها فامرها ان تنتقل الی ابن ام مکتوم الاعمی فابی مروان ان یصدق فاطمة فی
خروج المطلقة من بیتها قال عروة انکرت عائشة ذلک علی فاطمة ترجمہ فاطمہ رض بنت قیس سے
روایت ہی تہی فاطمہ رض بنت قیس جو روا ابی عمرو بن حفص کی پہر طلاق دیدی اوس نے فاطمہ کو اخیر طلاق جو باقی رگئی
تہی تین طلاقون مین سے فاطمہ رض بیان کرتی ہین گئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اجازت چاہی مین نے
اپنے گہر سے نکلنے کی پہر حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خاوند کی گہر سے چلے جانے کے لئے ابن ام مکتوم
نابینا کے گہر کو راوی کہتا ہے مروان بن حکم نے انکار کیا اس مسئلہ کا اور فاطمہ رض کو سچا نہ سمجھا بات کے بیان مین
اور عروہ فرماتی ہین حضرت عائشہ رضہ نے بہی انکار کیا فاطمہ رض کی بات کا ف یعنی مروان بن حکم کے نزدیک

اور عائشہ رضہ کے نزدیک تین طلاق والی عورت کو گھر سے نکل کر جانا درست نہین اسکی وجہ یہہ ہے کہ انہون نے فاطمہ کے قصے کو غلط کہا ہے اور فاطمہ کی بات کو جھوٹھہ جانا ہے عَنْ فَاطِمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوْجِي طَلَّقَنِي ثَلَاثًا وَاَخَافُ اَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ فَاَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ ترجمہ فاطمہ سے روایت ہے کہا مین نے یا رسول اللہ میرا خاوند طلاق دیچکا مجھکو تین طلاقین مین ڈرتی ہون نہ آجاوے میرے پاس کوئی چور وغیرہ آپنے حکم دیا وسکو وہ وہان سے چلی آئی عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنَى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً وَاَمَرَنِي اَنْ اَعْتَدَّ فِي بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ ترجمہ شعبی سے روایت ہے آئی میرے پاس فاطمہ بنت قیس پوچھا مین نے اوس سے وہ فیصلہ جو کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے مقدمہ مین پھر بیان کیا اوس قصے کو فاطمہ نے جھگڑا کیا مین نے اس مقدمہ مین اپنے خاوند کے وکیل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور گفتگو کی مین نے مکان اور نفقے کے لیے فاطمہ رضہ بیان کرتین ہین نہ دلایا مجھے مکان اور نہ نفقہ اور حکم کیا مجھکو عدت گذارنے کے لیے ابن ام مکتوم کے گھر مین عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي فَاَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِي اِلَى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ فَاعْتَدِّي فِيهِ فَحَصَبَهُ الْاَسْوَدُ وَقَالَ وَيْلَكَ لِمَ تُفْتِي بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ عُمَرُ اِنْ جِئْتِ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ اَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَّا لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللّٰهِ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَاْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دی خاوند نے مجھے مین نے ارادہ کیا اوسکے گھر سے چلے جانیکا اور آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے حکم دیا عمرو بن ام مکتوم کے گھر مین عدت گذارنے کے لیے یہہ سنکر اسود نے فاطمہ کو کنکری سے مارا اور کہا خرابی ہو تیرے کیون ایسا مسئلہ بیان کرتی ہے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اگر لائیگی تو دو گواہ ایسے کہ گواہی دیوین وہ دونو کہ ہمنے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبول کرونگا مین تیری بات کو نہین تو ہم نہ چھوڑینگے اللہ تعالی کی کتاب کو ایک عورت کے کہنے پر اور وہ اللہ کی کتاب مین جو حکم ہے وہ یہہ ہے لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَاْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ترجمہ یعنے مت نکالو انکو اونکے گھرونسے اور وہ بھی نہ نکلین مگر جو کرین صریح بیحیائی ف یعنی نہ عورت کو گھر سے زبردستی کرکے مرد نکالے اور نہ خود باہر نکلے ہان اگر کوئی کام بیحیائی کا کرے تو اوسوقت نکال دینا مضایقہ نہین حضرت عمر رضہ نے اس آیت کو دلیل پکڑا اور اس عورت سے کہا تو اپنے دعوی پر دو گواہ لائیگی تو ہم مانینگے ورنہ آیت کے موافق جو ہمکو معلوم ہوتا ہے اوسپر عمل کرینگے اور محدثین کے نزدیک فاطمہ بنت قیس کی حدیث صحیح ہے

اوسمین کچھ کلام نہین حاصل یہہ ہے مطلقہ مبتوتہ یعنی جسکو تین طلاق قطعی ہوگئے ہون اوسکے لئے نہ نفقہ ہے اور نہ سکنے اور مطلقہ رجعیہ کے لئے نفقہ بھی ہے اور سکنے **باب خروج المتوفی عنها بالنهار** دن کو باہر نکلنا اوس عورت کا جسکا خاوند مرگیا ہو یہہ باب اسبات کے بیان مین ہے عن جابر قال طلقت خالته فارادت ان تخرج الی نخل لها فلقيت رجلا فنهاها فجاءت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اخرجي فجدي نخلك لعلك ان تصدقي وتفعلي معروفا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے ہے طلاق ہوئی اونکی خالہ کو اراد اونکی خالہ نے چاہا کہ جاوے اپنے کھجورون کے باغ کو ملا اونکو کوئی آدمی منع کیا اوس نے باغ کے جانے سے پہر آئے جابر رض کے خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اوسکو جاکر توڑ میوہ اپنی کھجور کا شاید البتہ تو صدقہ اور خیرات کریگی اور دیگی اوسمین سے لوگون کو بطور احسان کے **باب نفقة البائنة** بائن کے نفقے کا بیان ہے

اس باب مین عن ابي بكر بن حفص قال دخلت انا وابو سلمة على فاطمة بنت قيس قالت طلقني زوجي فلم يجعل لي سكنى ولا نفقة قالت فوضع لي عشرة اقفزة عند ابن عم له خمسة شعير وخمسة تمر فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت له ذلك فقال صدق وامرني ان اعتد في بيت فلان وكان زوجها طلقها طلاقا بائنا ترجمہ ابوبکر بن حفص سے روایت ہے گیا مین اور ابوسلمہ فاطمہ بنت قیس کے پاس بیان کیا فاطمہ نے ہمسے طلاق دی مجھے میرے خاوند نے اور نہ دیا مجھکو رہنے کا گھر اور نہ کھانے کے لئے خرچ اور رکھدیئے دس ناپ اپنے چچا کے بیٹے کے یہان پانچ ناپ جو کے اور پانچ کھجور کے پہر آئی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا مین نے یہہ حال آپنے فرمایا وہ جو کہتا ہے وہی سچ ہے اور حکم کیا مجھے عدت کا فلانے کے گھر مین اور اوسکے خاوند نے اوسکو طلاق بائن دی تھی عن عبيد الله ابن عبد الله ابن عتبة ان عبد الله ابن عمرو بن عثمان طلق ابنة ابن سعيد ابن زيد وامها حمنة بنت قيس البتة فامرتها خالتها فاطمة بنت قيس بالانتقال من بيت عبد الله ابن عمرو وسمع بذلك مروان فارسل اليها فامرها ان ترجع الى مسكنها حتى تنقضي عدتها فارسلت اليه تخبره ان خالتها فاطمة افتتها بذلك واخبرتها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افتاها بالانتقال حين طلقها ابو عمرو ابن حفص المخزومي فارسل مروان قبيصة ابن ذؤيب الى فاطمة فسالها عن ذلك فزعمت انها كانت تحت ابي عمرو لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابن ابي طالب على اليمن خرج معه فارسل اليها بتطليقة وهي بقية طلاقها فامر لها الحارث ابن هشام وعياش ابن ابي ربيعة بنفقتها فارسلت الى الحارث وعياش تسالهما النفقة التي امر لها زوجها فقالا والله ما لها علينا نفقة الا ان تكون حاملا وما لها ان تسكن في مسكننا الا باذننا فزعمت فاطمة انها اتت رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فصدقہما قالت فقلت این انتقل یا رسول اللہ فقال انتقلی
عند ابن ام مکتوم الذی سماہ اللہ عز وجل فی کتابہ فانتقلت عندہ فکنت اضع
ثیابی عندہ حتی انکحہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زعمت اسامۃ ابن زید **ترجمہ** عبید اللہ بن
عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عثمان نے طلاق دی سعید بن زید کی لڑکی کو اور اوس لڑکی
کی ماں کا نام حمنہ بنت قیس تہا اور طلاق بتہ دی تہی اوسکو یعنی ایسی طلاق جس سے بالکل علاقہ ٹوٹ جاوے اور مرد کو
اوسکے ساتھہ بغیر حلالے کے نکاح ناجائز ہو اس عورت کی خالہ فاطمہ بنت قیس تہی اوس نے اوسکو کہلا بھیجا کہ عبد اللہ بن عمرو
بن عثمان کے گہر مین مت رہو وہان سے چلی آ پہر سنی یہہ بات مروان نے عبد اللہ بن عمرو بن عثمان کی جورو کو کہلا بھیجا
کہ پہر اپنے گہر مین آکر رہے عدت پوری ہوئے تک عبد اللہ بن عمرو کی جورو نے کسی آدمی کی زبانی خبر دی مروان کو
کہ مجہے میری خالہ فاطمہ نے فتوی دیا تہا گہر سے چلے جانیکا اور بیان کیا تہا مجہسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فتوی دیا تہا اوسکو گہر سے چلے جانیکے لئے اوس وقت جب طلاق دی تہی اوسکو اوسکے خاوند ابو عمرو بن حفص نے جب قصہ
سنا مروان نے اوسوقت بہیجا (قبیصہ بن ذویب کو) نام ہے آدمی کا) فاطمہ کے پاس پہر پوچہا قبیصہ نے اوس فاطمہ سے یہہ قصہ تو انہون
نے بیان کیا کہ میرا خاوند تہا ابو عمرو وہ چلا گیا تہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتہہ یمن کو اون دنون حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض کو یمن کا خلیفہ کیا تہا وہان جا کر میرے خاوند نے طلاق کہلا بہیجی وہ طلاق جو
باقی رہگئی تہی اور حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو کہدیا تہا کہ نفقہ دیدیو ان مجہکو مین نے اپنا آدمی بہیجا
اونکے پاس وہ خرچ مانگنے کے لئے جو میرے واسطے خاوند نے دینے کے لئے کہا تہا اون دونون نے کہا واللہ ہمارے
پاس اوسکے لئے نفقہ نہین مگر ہان اگر وہ حاملہ ہوتی تو البتہ اوسکے لئے نفقہ تہا اور اب وہ ہمارے گہر مین بہی نہ رہے جبتک
ہم نہ کہین فاطمہ کہتی ہے مین آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا آپکے روبرو یہہ ماجرا آپنے اونہی دونون کو
سچا ٹہیرایا پہر مین نے پوچہا مین کہان چلی جاؤن یا رسول اللہ آپنے فرمایا ابن ام مکتوم کے یہان چلی جا اور ابن ام مکتوم
وہی اندہا آدمی ہے جسکے خاطر عتاب کیا اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے کتاب مین پہر مین چلی گئی اوسکے
پاس مین رہتی تہی اوس پاس اور اوتارتی تہی اپنے کپڑے یعنی بسبب گرمی وغیرہ کے بے تکلف کپڑے اوتار کر
بیٹہہ رہتی تہی پہر نکاح کرادیا میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتہہ **اقراء** قرء کی جمع ہے کہتے ہین اور
شارع نے کس معنے کے لئے بولا ہے **عن** فاطمۃ بنت ابی حبیش انہا اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشکت
الیہ الدم فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک عرق فانظری اذا اتاک قرءک فلا تصلی فاذا
مر قرءک فتطہری قال ثم صلی ما بین القرء الی القرء **ترجمہ** فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے آئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور شکوا کیا آپکے پاس خون جاری ہونیکا آپنے فرمایا اوسکو یہہ خون کسی رگ سے آتا ہے یعنی حیض

نہین تو تانو نظر رکہہ جب وسے تجہاو فرو یعنی حیض اوس وقت نماز مت پڑہا کر جب گذر جاوین حیض کے دن اوس وقت پاک ہو جایا کرے تو راوی بیان کرتا ہے آپنے اوسکو فرمایا ان دونون حیضون کے نماز پڑہا کر **ف** یعنی جب حیض کی مدت کے دن آوین ان دنون مین نماز چھوڑ دینا چاہیئے اور باقی دنون مین نماز پڑہنا چاہیے اور قرء کے معنے حیض کے بیان فرمائے ہین اس حدیث مین

باب نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث یعنی طلاق کے بعد رجوع کرنیکے منسوخ ہونیکا بیان ہے اسباب مین

عن ابن عباس في قوله ما ننسخ من آية او ننسها نأت بخير منها او مثلها وقال واذا بدلنا آية مكان آية والله اعلم بما ينزل الآية وقال يمحوا الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتاب فاول ما نسخ من القرآن القبلة وقال والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلثة قروء ولا يحل لهن ان يكتمن ما خلق الله في ارحامهن الى قوله ان ارادوا اصلاحا وذلك بان الرجل كان وقال الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تفسیر مین اس آیت کے ما ننسخ من آية او ننسها نأت بخير منها او مثلها یعنی جو موقوف کرتے ہین ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہین تو پہنچاتے ہین اوس سے بہتر یا اوسکے برابر اور بیان کیا ابن عباس رض نے اسکے بعد دوسری آیت کو یعنی واذا بدلنا آية مكان آية والله اعلم بما ينزل قالوا انما انت مفتر بل اكثرهم لا يعلمون یعنی اور جب بدلتے ہین ہم ایک آیت کی جگہہ دوسری آیت کو اور اللہ بہتر جانتا ہے جو اوتارتا ہے تو کہتے ہین تو تو بنا لاتا ہے یون نہین پر اون بہتون کو معلوم نہین **ف** شاید ابن عباس رض کی غرض یہ ہے کہ منسوخ ہونیکا سبب خدا یتعالی کو معلوم ہے اور دوسرے یہہ بات ہے کہ اوسکو اپنے حکم مین تبدیل اور تغیر کا اختیار ہے جیسا دوسری آیت مین فرمایا ہے **ف** يمحوا الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتاب یعنی مٹاتا ہے اللہ جو چاہتا ہے اور رکہتا ہے اور اوسی پاس ہے اصل کتاب اوسکے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پہلے جو حکم قرآن مین سے منسوخ ہوا وہ قبلہ تہا اور کہا ابن عباس رض نے والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلثة قروء ولا يحل لهن ان يكتمن ما خلق الله في ارحامهن ان كن يؤمن بالله واليوم الآخر وبعولتهن احق بردهن في ذلك ان ارادوا اصلاحا یعنی اور طلاق والی عورتین انتظار کروا دین اپنے تئین تین حیض تک اور اونکو حلال نہین کہ چہپا رکہین جو پیدا کیا اللہ نے اونکے پیٹ مین اگر ایمان رکہتی ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر اور اونکے خاوند اونکو پہنچتا ہے پہیر لینا اونکا اتنی دیر مین اگر چاہین صلح کرنی اس آیت کو بیان کرکر فرماتے ہین یہہ معاملہ یون تہا کہ جو آدمی اپنی جورو کو طلاق دیتا تہا وہی آدمی اوسکو اپنے نکاح مین لانیکا زیادہ مستحق تہا اگرچہ تین طلاقین بہی دیتا تہا پہر اللہ جل شانہ نے منسوخ کیا اس حکم کو اور فرمایا الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان یعنی طلاق ہے دو بار تک پہر رکہنا موافق دستور کے یا رخصت کرنا نیکی سے **ف** یعنی تین طلاق کے بعد رجوع کرنا نہین

تلک تک رجوع کرسکتا ہے یہاں اس حدیث کو اسی غرض کے واسطے لائے ہیں یعنی بین طلاق کے بعد رجوع پہلے تہا اب منسوخ
ہو الطلاق مرتان کے فرمانے سے

بَابُ الرَّجْعَةِ

باب رجوع کرنیکے بیان میں عورت کی طرف

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ يَعْنِي فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَاحْتَسَبْتَ
مِنْهَا فَقَالَ مَا يَمْنَعُهَا أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں طلاق دی
مین نے اپنی جورو کو حیض کے ایام مین یہہ بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے فرمایا اس
سے کہہ کہ رجوع کرلے پہر جب وہ پاک ہوجاوے گی تو اوسکو اختیار ہے چاہے رکہے اوسکو یا طلاق دیدیوے ابن عمر رضی اللہ
عنہ کے شاگرد نے پوچہا ابن عمر رضی اللہ سے کیا وہ اول طلاق کا بہی حساب کیا جاویگا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کون سی
چیز مانع ہی حساب کرنیسے تو سمجہہ اگر کوئی عاجز ہوجاوے یا حماقت کرے جو طلاق دیگئی ہے وہ تو حساب مین آویگی ف یعنی
اگر رجوع کرنیسے عاجز ہوگیا اور اوس عورت کو اپنی نادانی اور حماقت سے طلاق دے بیٹہا تو طلاق رائگان نجائیگی
بلکہ حساب مین آویگی عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا وَإِنْ شَاءَ
أَمْسَكَهَا فَإِنَّهُ الطَّلَاقُ الَّذِي أَمَرَ اللهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ تَعَالَى فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ترجمہ عبداللہ بن عمر
سے روایت ہے کہ طلاق دی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی جورو کو حیض کے دنون مین یہہ بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہہ اوس سے رجوع کرے اوسکو دوسرا حیض آوے تک پہر جب وہ پاک ہوجاوے اوسکا
جی چاہے طلاق دے اوسکو یا رکہہ لیوے اسواسطے کہ یہہ طلاق اللہ کے حکم کے موافق ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے
فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ یعنی طلاق دو اونکو عدت پر ف طلاق دو عدت پر یعنی حیض مین حیض سے پہلے دو کہ سارا
حیض گنتی مین آوے اور اوس پاکی مین نزدیکی نکی ہو (موضح القرآن) عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ
عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَيَقُولُ أَمَّا إِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ
أَنْ يَمَسَّهَا وَأَمَّا إِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ اللهَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ
امْرَأَتُكَ ترجمہ نافع سے روایت ہے جب پوچہا جاتا مسئلہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کا جسنے طلاق دی اپنی جورو
کو حیض مین ابن عمر رض فرماتے اگر اوس آدمی نے ایک طلاق دی ہے یا دو تو ایسی صورت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے یون فرمایا ہے رجوع کرے وہ آدمی اپنی جورو کی طرف یعنی اوسکو اپنے سے جدا نکرے بلکہ روکے اوسکو دوسرے
حیض آنے تک پہر جب وہ پاک ہوجاوے پہر طلاق دے اوسکو بغیر جماع کرنیکے اور اگر اوس آدمی نے تین طلاقین

دیدین ایکبار حیض کے ایام مین اونسے بیشک نافرمانی کی اللہ کی اوس امر مین جسکا اوسکو حکم کیا تہا اللہ نے یعنی عورت کو طلاق دینے کا طریقہ اوسکو بتایا تہا اونہون نے اوسکے موافق کام نہ کیا لیکن عورت تین طلاق دینے سے مرد کے نکاح سے بالکل باہر ہوگئی عن سالم عن ابن عمر انه طلق امراته وهي حائض فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم فراجعها ترجمہ اسکا ابن عمر کی حدیث سے واضح ہے عن ابن طاؤس عن ابيه انه سمع عبد الله ابن عمر سئل عن رجل طلق امراته وهي حائضة فقال اتعرف عبد الله ابن عمر قال نعم قال فانه طلق امراته حائضا فاتى عمر النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره الخبر فامره ان يراجعها حتى تطهر ولم اسمعه يزيد على هذا ترجمہ ابن طاؤس اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اونکے باپ نے سنا عبد اللہ بن عمر سے اوسوقت جب پوچہا گیا مسئلہ اوس آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی عورت کو حیض مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچہنیوالے کو کہا تو عبد اللہ بن عمر کو پہچانتا ہے کہ نہین اوس نے کہا ہان پہچانتا ہون ابن عمر رض نے بیان کیا اوس پوچہنے والے سے اسطرح کہ عبد اللہ بن عمر رض یعنی مین نے طلاق دی تہی اپنی عورت کو حیض مین اسبات کی خبر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپنے فرمایا کہہ عبد اللہ بن عمر سے رجوع کرے پاک ہوتے تک اوس عورت کو راوی بیان کرتا ہے اس سے زیادہ نہین بیان کیا اونے مصنف جیسے پہلی روایتون مین اور باتین زیادہ ہین وہ اس روایت مین نہین تو یہہ مختصر ہے عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم وقال عمرو رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان طلق حفصة ثم راجعها والله اعلم ترجمہ ابن عمر رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق حفصہ رض کو پہر رجوع کر لیا تہا ف ابن قیم رح نے بیان کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام مین رجعت کا لفظ تین معنی پر آیا ہے ایک تو نکاح کے معنے کے لیے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فان طلقها فلا جناح عليهما ان يتراجعا یعنی اگر وہ شخص اوسکو یعنی عورت کو طلاق دی تب گناہ نہین ان دونون پر کہ پہر ملجاوین یعنے اگر عورت کو دوسرے خاوند نے طلاق دی تو پہلا خاوند اس سے نکاح کر کر تو گناہ نہین اب یہان رجعت کے معنے نکاح کرنیکے ہین اور دوسرے معنے یہہ ہین لوٹانا چیز کو طرف اوس حال کے جس حال پر پہلے تہی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو نعمان بن بشیر کو فرمایا تہا رجوع کر یعنے پہیر لے تو غلام جو دیا ہے تونے اپنے ایک بیٹے کو اور دوسرے بیٹون کا اوسمین تو نے حق نہین رکہا ابن قیم فرماتے ہین یہہ رد کرنا ایسی چیز کا ہے جسمین ہبہ یعنی بخشش کرنی جائز نہین اور تیسرے معنے رجعت کے یہہ ہین جو بعد طلاق کے ہوا کرتی ہے جیسا کہ اوپر کی حدیثون مین بیان ہوا آخر كتاب الطلاق تمام ہوئی کتاب طلاق کے

كتاب الخيل

کتاب گہوڑون کے بیان مین عن سلمة ابن نفيل الكندي قال كنت جالسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل يا رسول الله اذال الناس الخيل

وَوَضَعُوا السِّلَاحَ وَقَالُوا لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِوَجْهِهِ وَقَالَ كَذَبُوا الْآنَ الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ وَيُزِيغُ اللّٰهُ
لَهُمْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَحَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُوحَى إِلَيَّ أَنِّي مَقْبُوضٌ غَيْرُ مُلَبَّثٍ وَأَنْتُمْ تَتَّبِعُونِي أَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ
رِقَابَ بَعْضٍ وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ ترجمہ سلمہ بن نفیل کندی سے روایت ہے کہ ایک روز مین بیٹھا تھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوس وقت کہا ایک آدمی نے یا رسول اللہ ذلیل کر دیا لوگون نے گھوڑون کو اور رکھدیے ہتھیار
اور کہتے ہین جہاد نہین رہا اور موقوف ہو گئی لڑائی آپنے یہہ سنکر اُسکی طرف منہہ پھیرا اور فرمایا جھوٹے ہین وہ
ابہی ابہی آیا ہے حکم قتال کا اور ہمیشہ لڑتے رہین گے میرے اُمت کے لوگ حق بات یعنی دین کیواسطے اور پھیر دیگا
اللہ تعالی لوگون کے دلون کو اُنکے واسطے اور روزی دیگا خدا تعالی اُنکو اُنہین سے قیامت تک اور
اللہ کے وعدے کے آنے تک اور خیر کو باندہ دیا ہے گھوڑون کی پیشانی مین قیامت تک اور یہہ بات مجھکو وحی سے
جتائی گئی ہے اور میری روح قبض کی جاویگی جلدی اور تم لوگ پیروی کروگے میری متفرق جماعتین ہوکر
اور کٹکر مرینگے آپسمین اور مقر ہوگا گھر ایمان والون کا شام مین ف گھوڑون کی پیشانی مین خیر ایک تو اجر یعنی
ثواب جو جہاد کرنے سے حاصل ہوتا ہے دوسرے غنیمت جو جہاد کرنے سے ملتی ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ
فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَحْبِسُهَا فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَتَّخِذُهَا لَهُ وَلَا تُغَيِّبُ فِي بُطُونِهَا شَيْئًا إِلَّا كُتِبَ بِكُلِّ شَيْءٍ غَيَّبَتْ فِي بُطُونِهَا
أَجْرٌ وَلَوْ عَرَضَتْ لَهُ مَرْجٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے رکھی ہے اللہ تعالی نے گھورون کی پیشانی مین خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین طور کے ہوتے ہین
ایک گھوڑے تو ایسے ہوتے ہین جنکے باعث آدمی کو اجر اور ثواب حاصل ہوتا ہے ایک بچاؤ ہوتے ہین مفلسی
تکلیف سے اور ایک وبال ہوتے ہین ثواب والے تو ہین جو خدا کے راہ مین رکھے جاوین اور جہاد کے لیے تیار
کئے جاوین اونکے پیٹ مین جو چیز جاوے وہ ایک ثواب ہے اونکے مالک کے لئے اور اگر وہ سبزی مین چھوڑے
جاوین چرنے کے لئے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَالَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ
اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِي الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ
حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا ذٰلِكَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا فِي حَسَنَاتٍ

المرج وآثارها حسنات له ولو انها مرت بنهر فشربت منه ولم يرد ان يسقي كان ذلك حسنات فهي له اجر ورجل ربطها تغنيا وتعففا ولم ينس حق الله عز وجل في رقابها ولا ظهورها فهي لذلك ستر ورجل ربطها فخرا ورياء ونواء لاهل الاسلام فهي على ذلك وزر وسئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الحمير فقال لم ينزل علي فيها شيء الا هذه الآية الجامعة الفاذة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کسی آدمی کے لئے باعث اجر ہیں اور کسی کے لئے ستر اور کسی کے لئے گناہ اور وبال گھوڑوں سے اجر اور ثواب ہوتا ہے ایسے آدمی کو جسنے باندھا گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں دراز کی رسی اونکی چراگاہ یا باغ میں اوجسقدر اس رسی کے سبب سے دور تک چریگا اوسکے واسطے نیکیاں لکھیں جاینگی اگر وہ رسی تڑاکر ایک اونچان یا دو اونچان چڑہیں اوسکے قدم اور لید پر نیکیاں لکھی جائینگی اگر وہ کسی نہر پر جا نکلے اور پانی پیوے اور مالک کا ارادہ پانی پلانیکا نہ تہا تب بھی مالک کیواسطے نیکیاں لکھی جاوینگی تو ایسے گھوڑے باندھنا اجر ہے اور درست اوسکے واسطے ہیں جو تجارت کیواسطے باندہے اور زکوۃ اونکی ادا کرے اور گناہ اوسکے واسطے ہیں جو فخر اور ریا اور مسلمانوں کی دشمنی کے لئے باندہے اور پوچھا کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گدہوں کے باب میں آپنے فرمایا کہ اسمقدمہ میں مجھپر کچھہ نہیں اوترا مگر یہہ آیت جو اکیلی تمام نیکیوں کو شامل ہے فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ **ف** یعنی جو کوئی شخص ذرہ کے برابر نیکی کریگا وہ اوسکو پاویگا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کریگا پاویگا او اس آیت سے یہہ بات ثابت ہوئی کہ تہوڑی سی نیکی بہی تلف نہیں کیجاویگی تو خدا کے راہ میں گدہوں کا باندہنا اور اون سے کام لینا بیکار نہیں ہوسکتا

باب حب الخيل گہوڑوں کے شوق و محبت کے بیان میں یہہ باب ہے

عن انس قال لم يكن شيء احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد النساء من الخيل **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے عورت کے بعد گھوڑے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

ما يستحب من شية الخيل کون سے رنگ کا گھوڑا بہتر ہے

عن ابي وهب وكانت له صحبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسموا باسماء الانبياء

واحب الاسماء الى الله عبد الله وعبد الرحمن وارتبطوا الخيل وامسحوا بنواصيها واكفالها وقلدوها ولا تقلدوها الاوتار وعليكم بكل كميت اغر محجل او اشقر اغر محجل او ادهم اغر محجل **ترجمہ** ابو وہب کہ حاصل تہی اونکو صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکہو تم نبیوں کے ناموں پر اور اللہ تعالے کے نزدیک محبوب ہے نام عبد اللہ اور عبد الرحمن اور باندہو گہوڑے اور ملو ہاتھ اونکے ماتہے پر اور پٹھے پر اور ڈالو گلوں میں اونکے لگام اور نہ پہناؤ گلے میں اونکے تانت

التزام کرو کمیت گھوڑا لینے کا جسکے پیشانی اور اگلے پچھلے پاؤن سفید ہون یا کالی رنگ کا لو جسکی پیشانی سفید اور اگلے پچھلے پاؤن بھی سفید ہون

اَلشِّكَالُ فِي الْخَيْلِ

گھوڑون مین سے شکال گھوڑے کا رکھنا کیسا ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ ترجمہ ابی ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے سے کراہیت کرتے تھے ف شکال اوس گھوڑے کو کہتے ہین جسکے تین پاؤن سفید ہون اور چوتھا پاؤن اور رنگ کا ہو عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشِّكَالُ مِنَ الْخَيْلِ اَنْ تَكُوْنَ ثَلَاثُ قَوَائِمَ مُحَجَّلَةً وَّوَاحِدَةٌ مُطْلَقَةً اَوْ يَكُوْنَ الثَّلَاثَةُ مُطْلَقَةً وَّرِجْلٌ مُحَجَّلَةً وَلَيْسَ يَكُوْنُ الشِّكَالُ اِلَّا فِي رِجْلٍ وَلَا يَكُوْنُ فِي الْيَدِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے ناپسند کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے کو اور ابو عبد الرحمان فرماتے ہین شکال اوس گھوڑے کو کہتے ہین جسکے تین پاؤن سفید ہون اور چوتھا پاؤن کسی اور رنگ کا ہو یا تین پاؤن اور رنگ کے ہون اور ایک پاؤن سفید ہو جیسے ارجل بھی کہتے ہین بشرطیکہ پیشانی پر سفیدی نہ ہو اس قسم کا گھوڑا منحوس ہوتا ہے یا اسمین کوئی عیب ہوتا ہے جس سے ضرر پہونچیگا اور شکال ہمیشہ پاؤن مین ہوتا ہو ہاتھہ مین نہین ہوتا

بَابُ شُؤْمِ الْخَيْلِ

گھوڑونکے شوم اور نحس ہونیکا بیان ہے اس باب مین عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ اَلْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ ترجمہ سالم اپنے باپ ابن عمر رض سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شومی اور نحوست تین چیزون مین ہوتی ہے عورت مین اور گھوڑے مین اور گھر مین ف گھوڑے کی شومی اور نحوست یہہ کہ عیب دار ہو یعنی کاٹے یا لات مارے اور عورت کی شومی یہہ کہ زبان دراز یا بدخلق ہوا ور گھر کی شومی یہہ کہ اچھی پڑوس مین نہ ہو یا دھوپ اور جاڑے اور برسات وغیرہ کا آرام نہو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ ترجمہ دونون حدیثون کا قریب قریب ہے گویا ایک ہی ہے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ يَّكُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعَةِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کچھہ ہو تو مکان اور عورت اور گھوڑے مین ہوگی (اور جو نہو تو کسی چیز مین نہین ہے)

بَابُ بَرَكَةِ الْخَيْلِ

گھوڑے کی برکت کا بیان ہے اس باب مین عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑون کی پیشانی مین برکت ہے

بَابُ فَتْلِ نَاصِيَةِ الْفَرَسِ

گھوڑون کی پیشانی کو گوندھنے کا بیان عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتِلُ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ

ترجمہ جریر رض سے روایت ہے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بل دیتے تھے گھوڑے کی پیشانی کے بالون کو اپنی انگلیون سے اور فرماتے تھے باندھی گئی ہے خیر گھوڑون کے ماتھے مین قیامت تک وہ خیر اجر اور غنیمت ہے

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل فی نواصیھا الخیر الی یوم القیمۃ

ترجمہ اوپر گذر چکا عن عروۃ البارقی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیمۃ ترجمہ اوپر گذر چکا عن عروۃ ابن ابی الجعد انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیمۃ الاجر والمغنم ترجمہ اوپر گذر چکا عن عروۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیمۃ الاجر والمغنم عن عروۃ ابن ابی الجعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیمۃ الاجر والمغنم ترجمہ ان دونون کا بھی گذر چکا ہے

تادیب الرجل فرسہ ادب دینا آدمی اپنے گھوڑے کو اسبات کا بیان ہے

عن خالد ابن یزید الجھنی قال کان عقبۃ ابن عامر یمر بی فیقول یا خالد اخرج بنا نرمی فلما کان ذات یوم ابطات عنہ فقال یا خالد تعال اخبرک بما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یدخل بالسھم الواحد ثلاثۃ نفر الجنۃ صانعہ یحتسب فی صنعہ الخیر والرامی بہ ومنبلہ وارموا وارکبوا وان ترموا احب الی من ان ترکبوا ولیس اللھو الا فی ثلاثۃ تادیب الرجل فرسہ وملاعبتہ امرأتہ ورمیہ بقوسہ ونبلہ ومن ترک الرمی بعد ما علمہ رغبۃ عنہ فانھا نعمۃ کفرھا او قال کفر بھا

ترجمہ خالد بن یزید جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عقبہ بن عامر رض گذرتے تھے میرے نزدیک سے اور کہتے اے خالد چل ہمارے ساتھ تیراندازی کرینگے ایک روز دیر کی مین نے کہا ہے اے خالد آ مین سناؤن تجھکو وہ بات جو فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ داخل کریگا ایک تیر کے سبب سے تین آدمیون کو جنت مین بنانیوالے کو کہ اوسنے اوسکے بنانے مین نیکی کی نیت کی ہوگی اور پھینکنے والے کو اوس تیر کے اور پھال لگانیوالی کو اور تیر اندازی کرو اور سواری کرو اور میرے نزدیک تیراندازی محبوب ہے سواری کرنیسے اور تین کھیلون کے سوائے کوئی کھیل نہ کھیلنا چاہیے اول یہہ کہ ادب دے آدمی اپنے گھوڑے کو اور دوسرا کھیلنا اپنی جورو سے اور تیسرا کھیل تیر اور کمان کا اور جس نے چھوڑ دی تیراندازی سیکھنے کے بعد نفرت سے اوسنے ناشکری کی ایک نعمت کی یا یون فرمایا اوسنے ناشکری کی اوسکی

باب دعوۃ الخیل گھوڑے کی دعا کا بیان (یعنی وہ کیا دعا کرتا ہے)

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من فرس عربی الا یؤذن لہ عند کل

سَخَّرَ يَدْعُو يَقُولُ اللّٰهُمَّ خَوَّلْتَنِي مَنْ خَوَّلْتَنِي مِنْ بَنِي آدَمَ وَجَعَلْتَنِي لَهُ فَاجْعَلْنِي اَحَبَّ اَهْلِهِ
وَمَالِهِ اِلَيْهِ اَوْ مِنْ اَحَبِّ اَهْلِهِ وَمَالِهِ اِلَيْهِ **ترجمہ** ابوذر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو گھوڑا عربی ہے (یا اور کسی ملک کا گھوڑا جو عمدہ ہو اور جہاد کی نیت سے رکھا جاوے) اوسکو ہر صبح دو
دعائیں کرنیکی اجازت ہوتی ہے یا اللہ تو آدمیون مین سے جسے مجھکو سپرد کرے اور عطا فرماوے تو مجھے عزیز
کردے اوسکے نزدیک اوسکے گھروالون اور اوسکے مال مین سب سے زیادہ مجھسے محبت کرے) **اَلتَّشْدِيْدُ**
فِيْ حَمْلِ الْحَمِيْرِ عَلَى الْخَيْلِ گھوڑیون کو گدھون سے جفتی کرانا بری بات ہے خچر پیدا کرنے کے لئے
عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُهْدِيَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ
فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ لَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ **ترجمہ** علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہدیہ بھیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسی نے ایک خچر پھر سوار ہوئے آپ اوسپر اور کہنے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ اگر چھوڑا دین ہم گدھون
کو گھوڑیون پر تو ہوجاوینگے ہمارے پاس ایسی خچر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ بات سنکر ایسا کام وہ کرتے ہین
جو بے علم ہوتے ہین **ف** گھوڑے کی خوبی نہین جانتے گھوڑے سے وہ کام نکل سکتے ہین جو ہرگز خچر سے نکل نہین
سکتے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ اَكَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ نَفْسِهِ قَالَ خَمْشًا
هٰذِهِ شَرٌّ مِنَ الْاُوْلٰى اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ اَمَرَهُ اللّٰهُ بِاَمْرِهِ فَبَلَّغَهُ وَاللّٰهِ مَا
اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِثَلَاثَةٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ
وَاَنْ لَا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس
سے تہا مین نزدیک ابن عباس رض کے اوسوقت پوچھا کسی آدمی نے اون سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز مین کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اوسکے جواب مین کہا نہین پڑھتے تھے وہ شخص بولا شاید مین
پڑھ لیتے ہونگے اونہون نے کہا تیرا بدن یا تیرا منہ چھلے (یہہ بددعا ہے) تو نے پہلے سے بھی برا کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کے ایک بندے تھے جیسا خدا تعالی نے اونکو حکم کیا اونہون نے لوگون کو پہونچا دیا قسم اللہ کی
آپنے ہم اہلبیت سے کوئی خاص بات نہین کہی مگر تین باتون کا ہمکو حکم دیا ایک تو یہہ کہ وضو کو پورا کرین دوسرے
یہہ کہ صدقے کا مال نہ کہا دین تیسرے یہہ کہ گدہون کو گھوڑیون پر نہ چھوڑین (اسبات سے یہی خیر حکم مقصود ہے) **عَلَفُ**
الْخَيْلِ گھوڑون کو دانہ اور گہاس دینے کی خوبی اور اجر کے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا لِوَعْدِ اللّٰهِ كَانَ شِبَعُهُ

وَرِيَّهُ وَبَوْلَهُ وَرَوْثَهُ حَسَنَاتٍ فِي مِيْزَانِهِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس نے باندھا گہوڑا اللہ کی راہ مین اللہ پر ایمان رکھکر اور اوسکے وعدون کو سچا جانکر کہانا اور پانی پیا اور میتیا لگی اور
لید کرنا اوس گہوڑے کا نیکیین ہوکر داخل ہونگے ترازو مین اوسکے ف یعنی قیامت کے دن جب لوگون کے اعمال
تولے جاوینگے اوسوقت ان چیزون کے وزن کے برابر نیکیان اس آدمی کو دی جاوین گی اوسجگہہ نیکیون ہی کا
کام ہے جسکی نیکیین زیادہ ہوئین وہی بڑا آدمی ہے غَايَةُ السَّبْقِ لِلَّتِي لَمْ تُضْمَرْ جس
گہوڑے کو اضمار نہین کیا گیا اوسکے دوڑانے کے انتہا کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ يُرْسِلُهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ
الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
گہوڑدوڑ کرائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہوڑا گہوڑون کو حفیا سے نام ایک موضع کا ہے اور تہی نہایت اور مقام ٹہرنا
اون گہوڑون کیواسطے ثنیۃ الوداع کہ نام ہے ایک محلے یا پہاڑ کا قریب مدینہ طیبہ کے ف حفیا سے ثنیہ تک
پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے ت اور گہوڑدوڑ کرائی اون گہوڑون کی جو اضمار نہین کئے گئے تہے ثنیہ سے
بنی زریق کی مسجد تک ف ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد ایک میل ہے بَابُ إِضْمَارِ الْخَيْلِ اضمار کی
عادت ڈالنا گہوڑون کو عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ
مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ
وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے گہوڑدوڑ کرائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اون گہوڑون کی جنکو اضمار کرکے لاغر اور دُبلا کر رکہا تہا اور تہی حد گہوڑدوڑ کی حفیا سے لیکر ثنیۃ الوداع
تک ایسے گہوڑون کے لئے اور گہوڑدوڑ اون گہوڑون کی جنکو اضمار نہین کیا تہا ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک کرائی تہی
اور عبداللہ اوس گہوڑدوڑ مین شامل تہے بَابُ السَّبْقِ گہوڑدوڑ کے بیان مین ہے یہہ باب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبْقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین شرط مگر تیر یا اونٹ یا گہوڑے مین ف نصل پہال کو کہتے ہین تیر اندازی
کرنیسے غرض ہے اور خف پاؤن اونٹ کا لیکن یہان مراد اونٹ سے ہے اور حافر گہوڑے کے سم کو کہتے ہین گہوڑا مراد ہے
غرض یہہ ہے اس حدیث سے یہہ بات معلوم ہوئی گہوڑدوڑ کرانا اوسمین شرط لگانا بطور جواز کے جائز ہے اور شرط بطور
جواز حقیقت مین شرط نہین بلکہ انعام ہوتا ہے جیسے خلیفہ حکم دے دو شخصون کو تم مین جو کوئی بڑہجاویگا اوسکو اتنے
روپئے انعام ملینگے یا اور کوئی شخص کہے یا دونون شخصون مین ایک آدمی اپنے ذمے کچہہ مقرر کرلے اور ہار جاے
تو دوسرے کو اتنے روپئے دیدیوے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَبْقٌ إِلَّا عَلَى خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ ترجمہ

اوپر بیان ہوچکا ہے **الجلب** جلب کا بیان عن عمران ابن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ومن انتهب نهبة فليس منا ترجمہ عمران بن حصین فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلب اور جنب اور شغار نہیں اسلام میں اور جس آدمی نے لوٹ کی وہ آدمی نہیں ہم سے ہیں کا ف جلب یہ کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے گھوڑ دوڑ میں کسی آدمی کو جو اسکو ڈانٹا ہے اور وہ جلدی دوڑے اور جنب یہ کہ اپنے پہلو میں دوسرا گھوڑا رکھے جب سوار کا گھوڑا ذرا تھکے تو اوس پر چڑھ لے اور شغار کا بیان نکاح میں گذرا **الجنب** جنب کا بیان عن عمران ابن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا جلب ولا جنب ولا شغار فی الاسلام ترجمہ اوپر بیان ہوچکا ہے عن انس وابن مالك قال سابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی فسبقه فكان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وجدوا فی انفسهم من ذلك فقيل له فی ذلك فقال حق على الله ان لا يرفع شیء نفسه فی الدنيا الا وضعه الله ترجمہ اس حدیث کا بھی بیان اوپر گذر چکا ہے مگر اس میں اوسی کا ذکر نہیں اتنا ہی کہ آپ نے شرط کی ایک گنوار سے وہ جیت گیا صحابہ رنجیدہ ہوئے تو آپ نے فرمایا جو کوئی بڑھ جاوے تو خدا اوسکو ضرور گھٹاتا ہے **باب سهمان الخيل** گھوڑوں کا کیا حصہ ہے اسباب میں اسکا بیان ہے عن عباد ابن عبد الله ابن الزبير عن جده انه كان يقول ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم عام خيبر للزبير ابن العوام اربعة اسهم سهم للزبير وسهم لذى القربى لصفية بنت عبد المطلب ام الزبير وسهمين للفرس ترجمہ عباد بن عبد اللہ ابن الزبیر رض اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں اونکا دادا بیان کرتا تھا تقسیم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال میں چار حصے دیے زبیر بن عوام کو ایک حصہ اونکا اور ایک حصہ قرابت والوں کا واسطے صفیہ بنت عبد المطلب کے وہ صفیہ جو ماں تھیں زبیر بن عوام کی اور دو حصے گھوڑے کے **كتاب الاحباس** کتاب بیان میں وقف کرنے کے لیے مال کو اللہ کی راہ میں عن عمرو بن الحارث قال ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا ولا درهما ولا عبدا ولا امة الا بغلته الشهباء التی كان يركبها وسلاحه وارضا جعلها فی سبيل الله وقال قتيبة مرة اخرى صدقة ترجمہ عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی مگر ایک سفید خچر جس پر سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیار اور زمین کہ دی تھی اللہ کے راہ میں مصنف فرماتے ہیں دوسری بار میرے اوستاد قتیبہ نے بیان کیا کہ ان چیزوں کو صدقہ کر دیا تھا عن عمرو ابن الحارث يقول ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم الا بغلته البيضاء وسلاحه وارضا تركها صدقة ترجمہ عمرو بن حارث رض سے روایت ہے نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے خچر سفید کے اور ہتھیار اور زمین کے جسکو صدقہ کر گئے تھے عن عمرو ابن الحارث يقول ترك

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَرَکَ اِلَّا بَغْلَتَہُ الشَّہْبَاءَ وَسِلَاحَہُ وَاَرْضًا تَرَکَہَا صَدَقَۃً ترجمہ عمرو بن
حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال نہین چہوڑا تہا آپنے کچہہ سوائے ایک
خچر شہبا کے اور ہتہیارون اور زمین کو چہوڑ گئے تہے صدقہ کر کے ف شہبا اوس رنگ کے اونٹ یا گہوڑے
وغیرہ کو کہتے جسکے رنگ مین سفیدی غالب ہو سیاہی سے

اَلْاَحْبَاسُ کَیْفَ یُکْتَبُ الْحُبُسُ

وَذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی ابْنِ عَوْنٍ فِیْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ

وقف کس طرح پر کرنا چاہئے فیہ
اس باب مین اسکا بیان ہے اور ذکر ہے راویون کے اختلاف کا ابن عمر کی حدیث مین عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ ۲ ابن عون پر
قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا مِنْ اَرْضِ خَیْبَرَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ
اُصِبْ مَالًا اَحَبَّ اِلَیَّ وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِیْ مِنْہَا قَالَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِہَا فَتَصَدَّقَ بِہَا عَلٰی اَنْ
لَا تُبَاعَ وَلَا تُوْہَبَ فِی الْفُقَرَآءِ وَذَوِی الْقُرْبٰی وَالرِّقَابِ وَالضَّیْفِ وَابْنِ السَّبِیْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ
وَلِیَہَا اَنْ یَّاْکُلَ بِالْمَعْرُوْفِ غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا وَیُطْعِمَ ترجمہ ابن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہین کہا حضرت عمر رض نے ہاتہہ لگی مجہکو ایک زمین خیبر مین آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا
ملی ہے مجہکو ایک زمین بہت نفیس نہین ملا تہا مجہکو کوئی مال اوس سے بہتر اور محبوب زیادہ میرے نزدیک
آپنے فرمایا اگر تیرا جی چاہے اوسکو صدقہ کرنے کے لیے تو صدقہ کر اوسکو اسطور پر کہ نہ بیچی جاوے اور نہ ہبہ یعنی بخشش
کیجاوے وہ زمین اور صرف ہووے صدقہ فقیرون اور ناطے والون کو اور گردن کی چہوڑانے مین اور مہمان اور
مسافر کو اور کچہہ مضایقہ نہین اگر کہاوے اوسمین سے وہ شخص جو متولی ہووے اوسپر لیکن بطور مشروع اور انصاف
کے کہاوے نہ بطور مالدار بننے کے اور کہلاوے دوسرون کو ف یعنی کہانے کے مقدار لیوے اور زیادہ
نہ لیوے تاکہ اوس سے جاگیر وغیرہ خرید لے اور اسیطرح کر کے مالدار ہو جاوے عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ۳ عن عمر
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ نَحْوَہٗ ترجمہ ابن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عمر رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح پر روایت
کرتے ہین عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَصَبْتُ اَرْضًا وَلَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِیْ فَکَیْفَ تَاْمُرُ بِہٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَہَا وَ
تَصَدَّقْتَ بِہَا فَتَصَدَّقَ بِہَا اَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوْہَبَ وَلَا تُوْرَثَ فِی الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰی وَالرِّقَابِ وَفِیْ صدیقاً
سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالضَّیْفِ وَابْنِ السَّبِیْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَلِیَہَا اَنْ یَّاْکُلَ مِنْہَا بِالْمَعْرُوْفِ وَیُطْعِمَ صَدِیْقًا
غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ فِیْہِ ترجمہ ابن عمر رض حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین بیان کیا عبد اللہ بن عمر رض نے ملی ایک
زمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر مین تو آئے حضرت عمر رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پہنچی ہے ایک زمین مجہکو نہین ملا تہا ویسا مال کبہی اور بہت نفیس چیز ہے میرے نزدیک آپ کیا فرماتے ہین

اوس زمین کے واسطے آپنے فرمایا اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو اوس زمین کو تو روک رکھ اصل کو اور جو کچھ اوس سے
حاصل ہو اوسکو خیرات کردے تو صدقہ کردیا حضرت عمر رضہ نے اوس زمین کی آمدنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
فرمانے کے بموجب اور فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صدقہ کر اوسکو اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے نہ بخشش میں
دی جاوے اور نہ ورثہ میں دیجاوے اور وہ خیرات دیجاوے فقیروں کو اور ناطے والوں کو اور آزاد کرنے میں
بردوں کے اور اللہ تعالی کے راہ میں اور مہمان کی تواضع میں اور مسافروں کے خرچ میں اور مضائقہ نہیں
اگر کہا وے اوسمیں سے متولی اوس زمین کا دستور اور انصاف کے طور پر اور کہلا وے تیرے دوستوں کو لیکن مالدار نہ بنے اوس
آمدنی سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَأْمِرَهُ فِيهَا
فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا كَثِيرًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَالَ إِنْ شِئْتَ
حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ
وَالْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ يَعْنِي عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ
أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے ملی تھی ایک زمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں تو آئے حضرت عمر رضہ
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مشورہ اور صلاح لینے کو اوس زمین کے معاملے میں کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ کو ہاتھ
لگی ایک زمین بہت بڑی میں نے نہیں پایا تھا اتنا عمدہ مال کبھی آپ کیا فرماتے ہیں اوس زمین کے باب میں آپنے فرمایا
اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو روک رکھ اصل کو زمین کے اور تصدق کر آمدنی کو اوسکی ابن عمر فرماتے ہیں صدقہ کردیا اوس
زمین کو حضرت عمر رضہ نے جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یعنی حکم کیا تھا اونکو کہ وقف کر دو اوس زمین کو اس
شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اور نہ بخشش کیجاوے اور خیرات کر تو اوسکی آمدنی کو فقیروں میں اور ناطے والوں میں اور
بردوں کے آزاد کرانے میں اور اللہ تعالی کی راہ میں اور مسافر اور مہمان کے خرچ میں اور گناہ نہیں متولی
کو اوسمیں سے کھانا یا کھلانا دوست کو لیکن متمول نہ بنے اوس مال سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضًا
بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ
بِهَا فَحَبَسَ أَصْلَهَا أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ وَلَا تُورَثَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ
وَفِي الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ
صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر گذر چکا لیکن اسمیں ایک لفظ مسکین کا زیادہ ہے اور
مسکین کے معنے غریب اور عاجز عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ
قَالَ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّ رَبَّنَا لَيَسْأَلُنَا عَنْ أَمْوَالِنَا فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي لِلّٰهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ فِي حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب اتری یہ آیت لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ یعنے ہرگز نیکی کی حد کو نہ پہنچوگے تم جبتک نہ خرچ کرو کچھہ ایک جس سے محبت رکھتے ہو ف یعنی جس چیز سے دل بہت لگا ہوا وسکا خرچ کرنا بڑا درجہ ہے اور ثواب ہر چیز مین ہے شاید یہود کے ذکر مین یہہ آیت اسواسطے فرمائی کہ انکو اپنی ریاست بہت عزیز تھے جسکے تہامنے کو نبی کے تابع نہوتے تہے سو جبتک وہی نچھوڑین اللہ کے راہ مین درجہ ایمان کا نہ پاوین موضح القران ف کہا ابو طلحہ رض نے یعنے آیت اوترنے کے بعد ہمارا رب چاہتا ہے کہ لیوے ہمارے مال مین سے آپ گواہ رہو یا رسول اللہ مینے کردی اپنی زمین اللہ کے راہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو طلحہ کردے اوس زمین کو اپنی قرابت کے صرف مین یعنے حسان بن ثابت اور ابی بن کعب کی صرف مین مقرر کردی اوسکو ف وقف کرنیکا رواج جاہلیت کے زمانے مین نہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے فائدے اور بہلائی کے واسطے یہہ طریقہ جاری کیا امام شافعی رح فرماتے ہین اسّی آدمیون سے بہی زیادہ تہے وہ انصار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنہون نے وقف کیے صدقات ابو طلحہ نے بہی بیرحا کو وقف کیا تہا

بَابُ حَبْسِ الْمُشَاعِ

جو جائداد مشترک اور تقسیم نہوی ہوا وسکے وقف کا باب

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِائَةَ سَهْمٍ الَّتِي لِي بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَعْجَبَ اِلَيَّ مِنْهَا قَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے سو حصے مین خیبر مین اور نہین ملا ہے ویسا مال مجہکو کبہی اور وہ مال مجہکو بہت پسند ہے مین چاہتا ہون کہ صدقہ کرون اوسکو آپنے فرمایا روک رکہہ اصل اوسکے اور بخشش کر پہل اوسکے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عُمَرُ رض اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي اَصَبْتُ مَالًا لَمْ اُصِبْ مَالًا مِثْلَهُ قَطُّ كَانَ لِي مِائَةُ رَاْسٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهَا مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ مِنْ اَهْلِهَا وَاِنِّي قَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَتَقَرَّبَ بِهَا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاحْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے آئے عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ مجہکو ایسا مال ہاتہہ لگا ہے نہ ہاتہہ لگا تہا مجہکو ویسا مال کبہی تہے میرے پاس سو اوس (اونٹ یا اور کچہہ) تو مین نے وہ دیکر سو حصے خرید کرلیئے خیبر کی زمین مین وہان کے لوگون سے جو مالک تہے اوس ملک کے اور مین چاہتا ہون اللہ عزت اور بزرگی والے کا تقرب یعنی نزدیکی بسبب اوس مال کے آپنے فرمایا روک رکہہ تو اصل کو اس مال کے اور خیرات کر تو اوسکے فائدے کو ف اللہ کا مقرب ہونا یہہ کہ مقبول ہوجاوے بندہ خدا کے نزدیک تاکہ اللہ تعالے عنایت کرے اصل کا روک رکہنا یعنی اوس مین وغیرہ کو کسی کی ملک مین نکرے بلکہ جو اوس مین سے حاصل اور آمدنی ہو اوسکو خیرات کردیا کرے

بَابُ وَقْفِ الْمَسَاجِدِ

باب مسجد کے واسطے وقف کرنیکے بیان مین

عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ

رجل من بني تميم وذاك أني قلت له أرأيت اعتزال الأحنف بن قيس ما كان قال سمعت الأحنف
يقول أتيت المدينة وأنا حاج فبينا نحن في منازلنا نضع رحالنا إذ أتى آت فقال اجتمع الناس
في المسجد فاطلعت فإذا يعني الناس مجتمعون وإذا بين أظهرهم نفر قعود فإذا هو علي بن
أبي طالب والزبير وطلحة وسعد بن أبي وقاص رحمة الله عليهم فلما قمت عليهم قيل هذا
عثمان بن عفان قد جاء فجاء وعليه مليئة صفراء فقلت لصاحبي كما أنت حتى أنظر ما جاء به
فقال عثمان أههنا علي أههنا الزبير أههنا طلحة أههنا سعد قالوا نعم قال فأنشدكم
بالله الذي لا إله إلا هو أتعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يبتاع مربد بني فلان
غفر الله له فابتعته فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت إني ابتعت مربد بني فلان قال
فاجعله في مسجدنا وأجره لك قالوا نعم قال فأنشدكم بالله الذي لا إله إلا هو هل تعلمون
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يبتاع بئر رومة غفر الله له فأتيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت قد ابتعت بئر رومة قال فاجعلها سقاية للمسلمين وأجرها لك قالوا نعم قال
فأنشدكم بالله الذي لا إله إلا هو هل تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من جهز
جيش العسرة غفر الله له فجهزتهم حتى ما يفقدون عقالا ولا خطاما قالوا نعم قال اللهم
اشهد اللهم اشهد

ترجمہ معتمر بن سلیمان اپنے باپ سے سنکر روایت کرتے ہین اور اونکے باپ نے سنا حصین بن عبدالرحمان سے اور حصین بن عبدالرحمان نے عمرو بن جاوان تمیمی سے راوی کہتا ہے وہ بات یون تہی کہا مین نے اوسکو یعنی حصین بن عبدالرحمان کو بیان کر تو اعتزال احنف بن قیس کا کسطرح ہوا کہا عمرو بن جاوان نے سنا مین نے احنف سے کہتے تہے آیا مین مدینہ طیبہ کو حج کو جاتے وقت ہم تہے ڈیرون مین رکہتے تہی اسباب اوتار کر اتنی مین کوئی آکر کہنے لگے لوگ جمع ہو رہے ہین مسجد مین وہان جا کر مین نے دیکہا کہ لوگون کا جمع ہے کچھ لوگ اونہین بیٹھے ہین دیکہا تو اونمین حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تہے اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رحمت کرے اللہ اونپر وہان حاضر تہے پہر کہڑے ہونیکے بعد یہہ آواز آئی کہ یہہ لو عثمان بن عفان بہی آگئے جب آئے وتکے اوپر ایک چادر زرد تہی مین نے اپنے ساتہہ والے کو کہا جیسا کہ تو ہے اوسیطرح رہ یعنی اپنے حال پر مین دیکہون عثمان کیا کہتے ہین پہر کہا حضرت عثمان رضہ نے کیا یہان علی ہین اور زبیر بہی ہین اور طلحہ بہی ہین اور سعد بن ابی وقاص بہی ہین سب نے کہا ہان ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مین پوچہتا ہون تمسے اوس اللہ کو درمیان دیکر جسکے سوا کوئی معبود برحق نہین کیا تم کو معلوم نہین یہہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا جو کوئی خرید لے مربد فلانے لوگون کا اللہ مغفرت کرے اوسکی مین نے مول لیا اوسکو پہر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس

اور کہا کہ مین نے خرید لیا ہے مربد فلانے لوگون کا آپنے فرمایا کہ دیدے تو اوسکو وقف آکر مسجد کے واسطے تجھکو اوسکا اجر اور
ثواب ملیگا سب نے کہا ہان بیشک پہر عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون اوس اللہ کے جسکے سوا کوئی سچا معبود
نہین تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خرید کرے بیر رومہ (ایک کنواں ہی تہا مدینہ مین جسکا پانی شیرین
تہا) خدا اوسکو بخشے پہر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ مین نے خرید لیا ہے بیر رومہ کو آپنے فرمایا وقف
کر دے اوسکو مسلمانون کے پانی پینے کے لیے تجھکو اوسکا اجر ملیگا سب لوگون نے گواہی دے اور کہا کہ ہان
پہر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مین سوال کرتا ہون تمسے بحق اوس اللہ کے جسکے سوا کوئی سچا معبود نہین کیا تم نہین
جانتے یہہ بات جو فرمائی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تیاری کرا دیتی جیش عسرت کی یعنی جنگ تبوک کے لشکر
کی اللہ تعالی مغفرت کرے اوسکے پہر مین نے طیاری کرا دی اوسکی یہان تک کہ نہ باقی رکہی اوس لشکر کے لوگون کو
حاجت ایک رسی کی جو کام آتی ہے پاؤن باندہنے کے اور مہار بنانے کے یہہ بات سنکر اون صاحبون نے کہا ہان
سچ ہے ایسا ہی کیا تمنے حضرت عثمان اون لوگون کی گواہی کے بعد کہنے لگے اے اللہ تو گواہ رہ اے اللہ تو گواہ رہ ف
بنی فلان سے مراد ایک انصار کی جماعت ہے کہ قریب مسجد نبوی کے رہتے تہے اونکی ایک زمین تہی مسجد کے قریب
مسجد کو بڑہانیکے واسطے اوس زمین کا لینا ضرور تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوس
زمین کو خریدا تہا اور بیر رومہ نام ایک کوئیگا ہے کہ لاکہہ درہم کو حضرت عثمان رض نے خریدا تہا جیش العسرت تبوک کی
لڑائی پر جو لشکر گیا تہا اوس لشکر کو تنگی کا لشکر کہتے تہے اسواسطے کہ اون دنون مسلمانون پر بہت عسرت اور تنگی تہی
یہان غرض یہہ ہے کہ مسجد کے واسطے وقف کرنا کسی چیز کا جائز ہے عن الاحنف بن قیس قال خرجنا حجاجا

فقدمنا المدينة ونحن نريد الحج فبينا نحن في منازلنا نضع رحالنا اذ اتانا آت فقال ان الناس قد
اجتمعوا في المسجد وفزعوا فانطلقنا فاذا الناس مجتمعون على نفر في وسط المسجد واذا علي
والزبير وطلحة وسعد بن ابي وقاص فانا لكذلك اذ جاء عثمان بن عفان عليه ملاءة صفراء قد قنع
بها راسه فقال اههنا علي اههنا طلحة اههنا الزبير اههنا سعد قالوا نعم قال فانشدكم
بالله الذي لا اله الا هو اتعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يبتاع مربد بني
فلان غفر الله له فابتعته بعشرين الفا فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال
اجعلها في مسجدنا واجره لك قالوا اللهم نعم قال فانشدكم بالله الذي لا اله الا هو اتعلمون
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع بئر رومة غفر الله له فابتعته بكذا وكذا فاتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت قد ابتعتها بكذا وكذا قال اجعلها سقاية للمسلمين واجرها
قالوا اللهم نعم قال فانشدكم بالله الذي لا اله الا هو اتعلمون ان رسول الله

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِیْ وُجُوْہِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَہَّزَ ہٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ یَعْنِیْ
جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَجَہَّزْتُہُمْ حَتّٰی مَا یَفْقِدُوْنَ عِقَالًا وَّلَا خِطَامًا قَالُوْا
اَللّٰہُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰہُمَّ اشْہَدْ اَللّٰہُمَّ اشْہَدْ ترجمہ احنف بن قیس سے
روایت ہے نکلے ہم گھر سے حج کرنے کے ارادے سے اور پہونچے ہم مدینہ
طیبہ کو ہم لوگ اپنے ٹھکانوں میں اپنا اسباب اوتار رہے تھے اتفاقا ایک
آدمی آکر کہنے لگا لوگ مسجد میں جمع ہو رہے ہیں اور گھبرا گئے ہیں پھر گئے
ہم تو کیا دیکھتے ہیں چند لوگ بیچ میں ہیں اور اونکے پاس آدمی جمع ہیں علی
اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص بھی اونہی میں تھے ہم کو کچھ
دیر نہیں ہوئی تھی اتنے میں حضرت عثمان بن عفان آئے اونکے اوپر ایک
زرد چادر تھی اوس سے ڈھانکے ہوئے تھے سر اپنا آکر کہنے لگے کیا
یہاں علی ہیں کیا یہاں طلحہ ہیں اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص
کو بھی ایسے ہی پوچھا اونہوں نے کہا ہاں ہم موجود ہیں حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے اون سے کہا میں قسم دیتا ہوں تم کو اللہ کی جس
کے سوائے کوئی معبود برحق نہیں تم نہیں جانتے کیا اسبات کو جو فرمائی
تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون خریدتا ہے مربد فلانے لوگونکا
اللہ مغفرت کرے اوس کے خریدا میں نے اوس جگہہ کو بیس ہزار میں
پھر آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور خبر دی آپ کو اس
کے خریدنے کی آپ نے فرمایا وقف کر دے تو اوسکو ہماری مسجد
کیواسطے تجھکو اوسکا اجر ہوگا اون صاحبوں نے کہا اللہ کا نام
لیکر ہاں پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میں قسم
دیتا ہوں تم کو اوس اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود نہیں کیا
تم کو معلوم نہیں یہ بات کہ فرمایا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کون خریدتا ہے بیر رومہ کو اللہ مغفرت کرے اوس کی
پھر خریدا میں نے اوس کو اتنے مال سے پھر آیا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور کہا میں نے آپ کے بیر رومہ کو میں نے

خرید لیا ہے اوس کو اتنے داموں سے آپنے فرمایا وقف کردے اوسکو مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے اوس کا اجر تجھکو ہوگا اون سب صاحبوں نے کہا پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے مین قسم دیتا ہون تم کو اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود برحق نہین کیا تم کو معلوم نہین وہ وقت جس وقت لوگون کا منہ دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تہا کون تیاری کراتا ہے ان لوگون کی یعنے لشکر عسرت کی پھر تیاری کرادی مین نے اون کی اور باقی نہ رکھے اون کے لیے حاجت ایک رسی کی جس سے پاؤن باندہتے ہین جانور کا اور مہار تباسے ہین اونٹون کے اوہون نے کہا ہان بیشک تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ یعنے ای اللہ تو گواہ رہ ای اللہ تو گواہ رہ اسپر عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَبِالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلُ فِيهَا دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَجَعَلْتُ دَلْوِي فِيهَا مَعَ دِلَاءِ وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِّي مِنَ الشُّرْبِ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَزِدْتُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِّي أَنْ أُصَلِّيَ

فِيهِ رَكْعَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ فَرَكَضَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي بِرَبِّ الْكَعْبَةِ إِنِّي شَهِيدٌ

ترجمہ ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حاضر تہا گہر میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے اوس وقت پر جب اوپر سے جہانکا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے لوگوں کو اور کہا میں پوچھتا ہوں تم کو بحق اللہ کے اور اسلام کے کیا تم نہیں جانتے یہہ بات جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کو وہان میٹھا پانی نہ تہا کسی کنوئیں میں سوا بیر رومہ کے آپنے فرمایا تہا کون خریدتا ہے بیر رومہ کو اس طرح کہ ڈالے ڈول اپنا مسلمانوں کے ڈول کے ساتھ ف یعنے مول لیوے اور مسلمانوں کے لیے وقف کردے ف جو کوئی ایسا کریگا ملے گا اوسکو جنت میں اس سے بہتر اوس وقت خریدا میں نے اوس کو اپنے ذاتی مال سے پھر کردیا میں نے اپنا ڈول سب مسلمانوں کے ڈول کی برابر یعنے اپنا وعدہ اوس پر پکّا رکہا آج تم منع کرتے ہو اوس میں کا پانی پینے سے مجہے اور میرا یہہ حال ہے میں پیتا ہوں پانی سمندر کا سا کہارا سب لوگوں نے کہا اللّٰھُمَّ نَعَمْ یعنے ہان جیسا تم کہتے ہو ویسا ہی ہے پہر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے میں سوال کرتا ہوں تم سے خدا اور اسلام کا واسطہ دیکر کیا تم کو معلوم نہیں کہ میں نے تیاری کرائی تھی تنگی کے زمانے میں لشکر کی اپنے مال سے سبنے کہا کہ ہان کرائی تھی پہر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے میں دریافت کرتا ہوں تم سے اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر کیا تم کو معلوم نہیں جب مسجد میں لوگوں کی کثرت سے گنجائش

نہین رہی تھی اوس وقت فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جو کوئی مول لیوے جگہ فلانے لوگون کی اور ملا دیوے اوس جگہ
کو مسجد مین۔ اس نیکی کے بدلے جگہ ملے گی خریدنے والے کو
بہشت مین مین نے مول لی وہ زمین اپنے ذاتی مال سے اور ملا دیا۔
اوس زمین کو مسجد مین اب تم منع کرتے ہو مجھکو دو رکعت نماز پڑھنے
سے اوس مین سب نے کہا ہان پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالی
عنہ نے مین پوچھتا ہون تم سے اللہ اور اسلام کو درمیان مین دیکر اوس روز
کی بات جسروز کھڑے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے
کے پہاڑ پر جسکا نام ثبیر ہے اور آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ تعالی
عنہ اور عمر رضی اللہ تعالے عنہ اور مین اوس پہاڑ پر کھڑے تھے
اوس وقت وہ پہاڑ ہلنے لگا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے پیر کھڑکا کر اوسکو لات ماری تھی کہ ٹھہر اے ثبیر تیرے پہ نہین
نبی اور صدیق اور دو شہید سب نے کہا ہان پھر حضرت عثمان رضی
اللہ تعالے عنہ نے اللہ اکبر کہکر کہا ان لوگون نے گواہی دی
میرے باب مین گواہی دی کعبے کے رب کی قسم مین شہید ہون

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِينَ
حَصَرُوهُ فَقَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْجَبَلِ حِينَ اهْتَزَّ فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ
وَقَالَ اسْكُنْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ
وَأَنَا مَعَهُ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا
شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ
يَقُولُ هٰذِهِ يَدُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ
ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُولُ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً
فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ

أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّبْتَاعُ بِئْرَ رُوْمَةَ فَابْتَعْتُهَا مِنْ مَّالِيْ فَجَعَلْتُهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ فَانْتَشَدَ لَهٗ رِجَالٌ

مَنْ يَّزِيْدُ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهٗ مِنْ مَّالِيْ فَانْتَشَدَ لَهٗ رِجَالٌ ثُمَّ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا شَهِدَ

ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے روایت ہے عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے جہانکا مکان پر سے لوگون کیطرف جسدن کہ گہیر لیا تہا۔ لوگون نے اونکا گھر اور کہا مین سوال کرتا ہون اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جبل کے روز کا کلام وہ کلام جو فرمایا تہا پہاڑ کے ہلنے کے وقت اور فرمایا تھا اوسپر لات مارکر ٹھہر اے پہاڑ کیونکہ تیرے پر نہین ہے کوئی سوائے نبی یا صدیق یا دو شہیدون کے اور مین بھی اوس وقت ساتھ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوگون نے اون کی بات کی تصدیق کی پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے مین دریافت کرتا ہون اوس آدمی سے جو حاضر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بیعت رضوان کے دن فرماتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہاتھ اللہ کا ہے اور یہ ہاتھ عثمان کا ہے سب لوگون نے اس بات کی تصدیق کی پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے مین پوچھتا ہون اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے جیش عسرت کے دن فرماتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے ایسا جو خرچ کرے مال مقبول کو مین نے یہ بات سنکر تیاری کرادی تہی آدہے لشکر کی اپنے مال سے سب لوگون نے حضرت عثمان کی بات کا اقرار کیا پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے مین کہتا ہون اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے کہ کون آدمی ہے ایسا جو بڑہا دے اس

مسجد کو جنت کے گھر کے بدلے میں مول لے لیا میں نے اوس میں کو اپنے مال سے پھر لوگون نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے بات کی تصدیق کی پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے میں دریافت کرتا ہون اوس آدمی سے جو حاضر تھا بیر رومہ کے مول لینے کے وقت میں نے خریدا تھا اوسکو اپنے مال سے اور مباح کر دیا تھا مسافرون کے لیے لوگون نے اس بات کی بھی تصدیق کی عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ

قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِي دَارِهِ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهِ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَ سَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ ابو عبد الرحمان سلمی سے روایت ہے جب بند کیے گئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اپنے گھر میں جمع ہو گئے لوگ گھر پر اون کے چارون طرف اوس وقت جھانک کر دیکھا حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگون کو اور بیان کیا ابو عبد الرحمان نے ساری حدیث کو جو اوپر گزر چکی ہے **ف** حضرت عثمان پر جو بلوہ ہوا وہ مشہور ہے اوس کے بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہین ہے یہان اس حدیث کو وقف کے بیان کرنے کے لئے لائے ہین

كِتَابُ الْوَصَايَا

اَلْكَرَاهِيَةُ فِي تَأْخِيرِ الْوَصِيَّةِ

کتاب وصیتون کے بیان مین اور اس بات کے بیان مین کہ دیر کرنا وصیت مین مکروہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور پوچھا کون سے

خیرات میں اجر اور ثواب بڑھ کر ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا صدقہ کرے تو ایسے وقت پر کہ حاصل ہو تجھ کو صحت اور حرص ہو تجھکو مال کی اور ڈر ہو محتاجی کا۔ اور امید ہو زندگی اور بقا کے اور دیر نہ کرے تو اس وقت تک جب جان حلق میں آ جاوے تو کہنے لگی اتنا فلانے کو دینا اور تو فلانے ہی کا تھا (یعنی مرتے وقت صدقہ دینا اتنا ثواب نہیں ہے) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِعْلَمُوْا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ وَارِثِكَ مَا أَخَّرْتَ ترجمہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کونسا آدمی تم میں ایسا ہی جس کو وارث کا مال زیادہ دوست اور پیارا ہے اپنے مال سے لوگوں نے عرض کیا ہم میں سے تو ایسا کوئی نہیں یا رسول اللہ جس کو وارث کا مال دوست اور پیارا زیادہ ہو اپنے مال سے اپنے فرمایا تم سمجھو اس بات کو بلکہ تم میں سے ہر ایک آدمی ایسا ہے کہ اوس کو پیارا ہے وارث کا مال اوس کے مال سے جاننے کی بات یہ ہے انسان کا مال وہ ہے جس کو اپنے روبرو بھیج دیا اور وارث کا مال وہ ہے جسکو چھوڑ گیا اپنے پیچھے ف اس سے معلوم ہوا جس کو دلوانا منظور ہو اپنے روبرو بھلوا دیوے نے دوسرے کے بہر وسے نہ چھوڑ جاوے اسی واسطے وصیت میں تاخیر کرنا اچھا نہیں۔ آدمی کو اس حدیث کے نکتہ کی طرف غور کرنا چاہیے عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ آدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَإِنَّمَا مَالُكَ مَا

أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ **ترجمہ** مطرف
نے اپنے باپ سے اور اونکے باپ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے أَلْهَاكُمُ
التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یعنے غفلت مین رکھا تم کو بہتایت
کی حرص نے جبتک جا دیکھین قبرین یہ فرما کر یون فرمایا انسان
کہتا ہے میرا مال میرا مال تیرا مال تو اہی انسان وہ ہے جو تو نے کہا کر
فنا کر دیا یا پہنکر پرانا کر دیا یا خیرات مین دے دیا اور جو سینت کر رکھ
چھوڑا وہ تیرا مال نہین ہے **عن** أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ أَوْصَى
رَجُلٌ بِدَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسُئِلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ أَوْ
يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ مَثَلُ الَّذِي يُهْدِي بَعْدَ مَا
يَشْبَعُ **ترجمہ** ابو حبیبہ طائی سے روایت ہے کسی شخص
نے وصیت کی کچھ اللہ کی راہ مین دینے کی ابو درداء صحابی
سے پوچھا اس مسئلہ کو اونہون نے بیان کی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جو آدمی کہ بردہ آزاد کرتا ہے یا صدقہ دیتا ہے موت
کے وقت اوس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ہدیہ دیوے
پیٹ بھر کر کھا لینے کے بعد **ف** یعنے جب پیٹ بھر گیا اوس وقت
کسی کو دیا تو کیا دیا خوبی اور بڑائی کی تو وہ بات ہے کہ اپنے حاجت
کے وقت دوسرے کو دے اس سے معلوم ہوا کہ مرنے سے
پہلے ہی وصیت کرنا چاہیے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ
مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ أَنْ يَبِيتَ لَيْلَتَيْنِ
إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے

[illegible]

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرد مسلمان کو نہین پہنچتا یہہ امر کہ دو راتین گذاری
اور وصیت نامہ لکھکر نرکہے اون چیزون کے لیے جن چیزون مین اسکو وصیت کرنا ضرور
تہا ف جمہور کے نزدیک وصیت پہلے سے لکھکر رکہنا مستحب ہے اور بعضی علماء نے کہا
ہے کہ جس آدمی پر حقوق اور دیون وغیرہ زیادہ ہون اوسکو واجب ہے کہ وصیت لکھکر
رکہے کہ بعد اوس کے جہگڑا نہ پڑے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوْصِي فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ
عِنْدَهُ ترجمہ دونون حدیثون کا ایک ہے عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ
ترجمہ ابن عون نے نافع سے اور نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
کیا ابن عمر کے قول کو ف ایک قول تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کا آگے کی حدیث مین
مذکور ہے اور دوسرا قول ابن منذر کی روایت مین آیا ہے وہ قول یہہ ہے جب مرض
الموت مین پوچہا گیا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ آپ کچہہ وصیت نہین کرتے
اونہون نے فرمایا اپنے مال مین جو کچہہ مین نے کیا ہے وہ خدا کو خوب معلوم ہے
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ
يَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ اِلَّا وَعِنْدَهُ وَصِيَّتُهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ
عَلَيَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِيْ
وَصِيَّتِيْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے نہین لائق ہے مسلمان آدمی کو کہ گذر جاوین اوسکو تین راتین اور وصیت
اوس کی پاس نہو عبد اللہ بن عمر رض فرماتے ہین مین نے جبدن سی یہہ بات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہی اوس دن سے میری وصیت میری پاس موجود رہتی ہے
عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ
امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوْصِي فِيْهِ يَبِيْتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوْبَةٌ
ترجمہ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سی روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے نہین لائق کسی مسلمان کو جس کے پاس ایسی چیز ہو جس مین وصیت کرنے کی حاجت ہو وہ
مسلمان تین راتین گذار دی اور اوس چیز کے لیے وصیت نامہ لکہا ہوا اوس کے پاس نہو ف
بعضی روایتون مین دو راتین اور بعضی مین تین ہین غرض اوس سے یہہ ہی کہ زمانہ قلیل گذر جاوے

تو معاف ہے لیکن قلیل کی بھی حد ہے تین رات تک ھَلْ اَوْصَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ وصیت کی تھی یا نہیں

عَنْ طَلْحَۃَ قَالَ

سَاَلْتُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَوْصٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ کَیْفَ کُتِبَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ الْوَصِیَّۃُ قَالَ اَوْصٰی بِکِتَابِ اللّٰہِ **ترجمہ** طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا مین نے ابن ابی اوفے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کچھ وصیت کی تھی یا نہیں اونھون نے جواب دیا نہین طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے کہا ابن ابی اوفے سے پھر وصیت کیسی فرض ہوئی مسلمانون کے لیے اوسوقت ابن ابی اوفے نے کہا وصیت کی ہتی آپنے اللہ کی کتاب کی **ف** طلحہ بن مصرف کی غرض یہہ ہتی کہ قرآن شریف مین اللہ جل شانہ نے فرمایا ہی کُتِبَ عَلَیْکُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَکَ خَیْرَا الْوَصِیَّۃُ الخ یعنی حکم ہوا تمپر جب حاضر ہو کسی کو تم مین سے موت اگر کچھہ مال چھوڑے سے کہ دلوا مرے ماں باپ کو اور ناتے والون کو دستور سے یہہ ضرور ہی پرہیزگارون کو **ف** کفر کی رسم مین مرے کے وارث اولاد کے سوا کوئی نہ تھے اور اولاد مین بھی فقط بیٹیا سو اللہ صاحب نے اولاد ہی وارث رکھی پر مرے کو ضرور ہوا کہ ماں باپ اور ناتے والون کو موافق حاجت اپنے روبرو دلوا جاے یہہ حکم ابتداء اسلام مین تہا پھر اللہ نے سب ناتے والون اور ماں باپ کا حصہ مقرر کر دیا اور وصیت فرض نہ رہی۔ (موضح القرآن) عبد اللہ بن ابی اوفے نے یہہ بات سنکر اونکو جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت کی ہتی کیونکہ آپکے پاس کچھہ مال نہ تہا جس کے لیے وصیت کرتی اس سے معلوم ہوا کہ وصیت کرنے لیے کچھہ مال ضرور نہین بلکہ جس امر مین خیر اور بہلائی دیکھے اوس کی بہی وصیت کیجاوے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا وَّلَا شَاۃً وَّلَا بَعِیْرًا وَّلَا اَوْصٰی بِشَیْءٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دینار اور درہم اور بکری اور اونٹ کچھہ نہین چھوڑا اور نہ کسی چیز کی وصیت کر کے گئے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِرْھَمًا وَّلَا دِیْنَارًا وَّلَا شَاۃً وَّلَا بَعِیْرًا وَّمَا اَوْصٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِرْھَمًا وَّلَا دِیْنَارًا وَّلَا شَاۃً وَّلَا بَعِیْرًا وَّلَا اَوْصٰی لَمْ یَذْکُرْ جَعْفَرُ دِیْنَارًا وَّلَا

دِرْهَمًا ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا۔ مگر اس حدیث میں ایک استاد سے دینار اور درہم کا لفظ ذکر کیا اور دوسری استاد نے نہیں ذکر کیا اللہ تعالیٰ جزا دے بہت بڑی جزا۔ ان محدثوں کو کیا محنت اور محبت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لفظ مبارک کو یاد رکھتے تھے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فِيهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَشْعُرُ فَإِلَى مَنْ أَوْصَى ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا وصی کیا علی رض کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت اوس وقت ایسی تھی کہ منگوایا گیا آپ کے پیشاب کرنے کے لیے طشت اوس کے بعد آپ کی روح مبارک پرواز ہو گئی اور میں تو نہیں جانتی کہ آپ نے کسی کو وصیت کی ہو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرِي قَالَتْ وَدَعَا بِالطَّسْتِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہیں تھا آپ کے پاس کوئی اور بیان کیا ہے بی بی عائشہ نے منگوایا گیا تھا طشت اوس وقت

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ باب تہائی مال کی وصیت کرنے کا بیان میں

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ ترجمہ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بیمار ہوا میں سخت بیمار قریب المرگ ہو گیا تھا تو آئے میری عیادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس مال بہت ہے اور میری ایک لڑکی کے سوا اوسکا کوئی وارث نہیں آپ فرما دیں تو دو تہائی مال اوس میں سے خیرات کر دوں آپ نے فرمایا دو تہائی مت خیرات کر میں نے کہا آدھا مال آپ نے فرمایا آدھا بھی نہیں پھر میں نے کہا ایک تہائی خیرات کر دوں آپ نے فرمایا ہاں ایک تہائی اور ایک تہائی بھی بہت ہے اس لیے کہ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جاوے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں یعنی بھیک مانگیں اور سوال کریں

عَنْ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے آئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو لیے

اون دنون مین کہ سعد بن تہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ فرماوین تو مین سارا مال اپنا خیرات کر جاؤن آپ نے فرمایا
سارا مال مت خیرات کرین سعد نے کہا تہائی خیرات دیتا ہون آپ نے فرمایا تہائی خیرات کر دے اور تہائی بھی
بہت ہے تو اپنے وارثون کو غنی اور بے پرواہ چہوڑ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ رہ جاوین تیرے بعد
محتاج لوگون سے ہاتہ دیکہتے رہین عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ اَنْ يَمُوْتَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَاءَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَاءَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ اِلَّا
ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ النِّصْفُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ
الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ
النَّاسَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ ترجمہ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کی
عیادت کو آتے تہے جب وہ مکے مین تہے اور بری جانتے تہے اس بات کو جس جگہ سے ہجرت کرین پہر وہین مرنا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو دعا دی اسطرح رحم کرے اللہ سعد بن عفراء پر اللہ رحم کرے سعد بن
عفراء پر اور نہین تہے اونکو کچہ اولاد سوا ایک بیٹی کے کہا اونہون نے یا رسول اللہ مین وصیت کر
جاتا ہون اپنے سارے مال مین آپ نے فرمایا نہ سارے مال مین وصیت مت کرین سعد نے کہا آدہے مین کہ دن یا رسول
اللہ آپ نے فرمایا تہائی مین کیونکہ تہائی بہی بہت ہی کچہ آپ نے اونکو نصیحت فرمائی اور بیان کیا تو اپنے
وارثون کو غنی اور مالدار چہوڑ جاوے تو اچہا ہے اس سے کہ اونکو محتاج اور دوسرون کا دست نگر چہوڑ
جاوے عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اٰلِ سَعْدٍ قَالَ مَرِضَ سَعْدٌ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ لَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ
ترجمہ سعد بن ابراہیم کہتے ہین بیان کی مجہ سے یہ حدیث سعد کی آل مین کے شخص نے اسطرح کہ بیمار ہوئے
سعد اور تشریف لائے اونکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ
مین سارا مال خیرات کر جاتا ہون آپ نے فرمایا مت کر سارے مال کو خیرات اور بیان کی راوی نے
تمام حدیث عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اشْتَكٰى بِمَكَّةَ فَجَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهُ سَعْدٌ بَكٰى وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمُوْتُ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ
هَاجَرْتُ مِنْهَا قَالَ لَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ قَالَ لَا قَالَ يَعْنِيْ بِثُلُثَيْهِ قَالَ لَا قَالَ فَنِصْفُهُ قَالَ لَا قَالَ فَثُلُثُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ

ع کہا اونہون نے خیرات کردون آپ نے فرمایا ادہی پہر بہی فرمایا اچہا تہائی خیرات کرو اور تہائی بہی بہت ہے

ع ادہی مین کرون سارا کرو یہ پہر ونہون نے کہا تہائی مین کرون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا

خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَتْرُکَهُمْ عَالَةً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ ترجمہ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت
کرتے ہیں بیمار ہوئے وہ مکے میں پھر آئے اون کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جب دیکھا سعد نے آپکو رو دیئے اور کہا یا رسول اللہ مین مرتا ہون ایسی جگہ جہان سے ہجرت کر چکا
تھا آپنے فرمایا انشاء اللہ تعالی ایسا نہین ہوگا اور کہا سعد نے یا رسول اللہ مین وصیت کرتا
ہون میرا سارا مال اللہ کی راہ مین دیا جاوے آپنے فرمایا سارے مال کی وصیت نہ کر پھر عرض کیا
دو تہائین اس مال کی پھر آپنے فرمایا نہ دو تہائین بھی نہین پھر پوچھا آدھا اوس مال
مین کا آپنے فرمایا آدھا بھی نہین پھر اوس نے کہا تہائی مال آپنے فرمایا تہائی مال مین وصیت
کر کیونکہ تہائی بھی بہت ہے پھر آپ نے اونکو فرمایا تیرے وارثان تیرے پیچھے غنی اور آسودہ رہین
یہ بات اچھی ہے یا کہ محتاج اور لوگون کے دست نگر رہین یہ بات بھلی ہے عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ
وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِیْ فَقَالَ اَوْصَیْتَ قُلْتُ نَعَمْ
قَالَ بِکَمْ قُلْتُ بِمَالِیْ کُلِّهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ مَا تَرَکْتَ لِوَلَدِکَ قَالَ هُمْ اَغْنِیَاءُ قَالَ
اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ یَقُوْلُ وَاَقُوْلُ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اَوْ کَبِیْرٌ
ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مجھ پوچھنے کو آئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بیماری مین میرے آپنے فرمایا کچھ وصیت کی ہے تو نے مین نے کہا ہان کی ہے
آپنے پوچھا کس قدر مین نے کہا سارا مال میرا اللہ کی راہ مین صرف کیا جاوے آپنے فرمایا تو نے
اپنی اولاد کے واسطے کیا رکھا وہ مال مین نے کہا میری اولاد غنی ہے محتاج نہین آپنے فرمایا
دسوین حصہ مین وصیت کر اسی طرح قیل و قال رہی یہانتک کہ فرمایا وصیت کر تہائی
مال مین اور تہائی بہت ہی یا بڑا حصہ ہے شک ہے راوی کو یعنی کثیر فرمایا یا کبیر فرمایا
عَنْ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَادَهٗ فِیْ مَرَضِهٖ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِیْ
بِمَالِیْ کُلِّهٖ قَالَ لَا قَالَ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اَوْ
کَبِیْرٌ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سَعْدًا یَعُوْدُهٗ
فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُوْصِیْ بِثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَا قَالَ فَاُوْصِیْ بِالنِّصْفِ قَالَ لَا قَالَ
فَاُوْصِیْ بِالثُّلُثِ قَالَ نَعَمْ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اَوْ کَبِیْرٌ اِنَّکَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَکَ
مُسْتَغْنِیْنَ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ فُقَرَاءَ یَتَکَفَّفُوْنَ ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر گزر چکا ہے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ اِلَى الرُّبُعِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اَوْ كَبِيرٌ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے اگر کم کریں لوگ وصیت میں چوتہائی تک تو مناسب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وصیت کر ثلث میں اور ثلث بہت ہی **ف** آپ نے ثلث یعنی تہائی کو بہت فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ اگر چوتہائے مال میں وصیت کریں تب بھی جائز ہے عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ لِي وَلَدٌ اِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ فَاُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا قَالَ فَاُوْصِي بِنِصْفِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ فَاُوْصِي بِثُلُثِهِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ ترجمہ سعد بن مالکؓ سے روایت ہے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس جب وہ بیمار تہے کہا سعد بن مالک نے مجھے اولاد نہیں مگر ایک لڑکی ہے میں چاہتا ہوں وصیت کروں اپنے سارے مال میں آپ نے فرمایا سارے مال میں وصیت کر ا دہوں نے کہا آدہے مال میں وصیت کروں آپ نے فرمایا تہائی مال میں کر اور تہائی بہت ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ اُسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِي اُسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَاِنِّي اُحِبُّ اَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا اِلَيْهِ كَاَنَّمَا اُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُونَ اَطَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِي وَاَنَا رَاضٍ اَنْ يُؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِي وَلَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے شہید ہوئے اونکے باپ احد کے دن (نام ایک جگہ کا ہے جہاں جنگ ہوا تہا) اور چہوڑیں چہ لڑکیاں اور چہوڑ گئے اون پر قرض تہا جب کہجور کاٹنے کا وقت ہوا تو آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میں نے آپ کو معلوم ہے میرا باپ شہید ہوا احد کے دن اور وہ گیا اوسپر قرض بہت میں چاہتا ہوں کہ دیکہیں آپ کو قرضخواہ **ف** یعنے قرضخواہ جس وقت آپکو میرے گہر میں دیکہینگے شاید مجہپر عنایت کرین گے **ت** آپنے فرمایا جابر رض کو جا تو اور ڈہیر لگا ہر قسم کی کہجور کا علحدہ علحدہ پہر میں نے آپکے فرمانے کے موافق کیا اوس کے بعد بلا لایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب دیکہا اون لوگوں نے آپ کو اوس وقت وہ لوگ اور دیا دہ سیر ہوئے میرے پر یعنی تشدد کرنے لگے مطالبے میں جب آپنے اونکی یہ حالت دیکہی تو آپ سب سے بڑے ڈہیر کے گرد پہرے تین بار پہر بیٹہ گئے اوسپر اور فرمایا مجہکو بلا لا میرے پاس اپنے قرضخواہوں کو

م بلکہ بہتر ہے

م بلکہ فرمایا آدہی مال کی بہی نہیں پہر اونہوں نے کہا تہائی مال کی ۱ھ

جب وہ لوگ آگئے آپ نے ناپنا ناپ کر ان لوگوں کو دینے لگے یہانتک دیا کہ ادا کر دیا اللہ تعالی نے امانت
یعنی انکو جو میرے باپ پر تہا اور میں اسی میں راضی تہا اسبات پر کہ کسی طرح میرے باپ کا قرض ادا ہو جاوے
تو ایسا ہے اوسمین ایسی برکت ہوئی گویا کہ ایک کھجور بھی اس مین سے نہ گھٹی ف اس حدیث کے بیان
کرنے سے یہ غرض ہے کہ وصیت اور میراث قرض ادا کرنے کے بعد ہی **باب** قضاء الدین قبل
المیراث قرض ادا کرنا مقدم ہے میراث پر اس باب میں اسکا بیان **وذکر اختلاف**
الفاظ الناقلین لخبر جابر فیہ اور جابر رض کی خبر نقل کرنیوالوں نے جو اس خبر کے لفظون مین اختلاف کیا
ہے سو اس باب میں اوسکا بھی ذکر کیا گیا ہے **عن** جابر ان اباہ توفی وعلیہ دین فاتیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقلت ان ابی توفی وعلیہ دین لم یترک الا ما یخرج نخلہ ولا یبلغ ما یخرج
نخلہ ما علیہ من الدین دون سنین فانطلق معی یا رسول اللہ لکی لا یفحش علی الغرماء فاتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدور بیدرا بیدرا فسلم حولہ ودعا لہ ثم جلس
علیہ ودعا الغرماء فاوفاہم وبقی مثل ما اخذوا **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے وفات پائی
اونکے باپ نے اور اونپر قرض تہا لوگونکا جابر کہتے ہین آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا مین نے
میرا باپ مرگیا اور اسپر لوگونکا قرض ہے اور کھجوروں کے باغ کی آمدنی انکو سے کچھ چھوڑ کر نہین گیا اور آمدنی بھی
اتنی نہین کہ کئی برس تک وہ اسے ادا کرے اوسکے قرض کو آپ چلئے یا رسول اللہ میرے ساتھ تا کچھ زبان
درازی نہ کرین قرضخواہ میرے پر یہ بات سنکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دورہ کرنے لگے ہر ہر ڈھیر پہ
اور سلام کیا ہر ایک کے گرد پہر بیٹھ گئے اوس کے اوپر اور قرضوالون کو بلاکر دینا شروع کیا پس پورا کر دیا انکا
قرض اور باقی رہ گیا اتنا ہی جتنا وہ لے گئے ف یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک
کی برکت سے اوس مین کچھ کمی نہ ہوئی بلکہ جتنا تہا اتنا ہی رہا آپ کے معجزے کے سبب سے **عن** جابر توفی
عبد اللہ بن عمرو بن حرام قال وترک دینا فاستشفعت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی غرمائہ
ان یضعوا من دینہ شیئا فطلب الیہم فابوا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذہب وصنف
تمرک اصنافا العجوۃ علی حدۃ وعذق ابن زید علی حدۃ واصنافہ ثم ابعث الی قال ففعلت
فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلس فی اعلاہ او فی اوسطہ ثم قال کل للقوم
قال فکلت لہم حتی اوفیتہم ثم بقی تمری کان لم ینقص منہ شیء **ترجمہ** جابر رض
سے روایت ہے وفات پائی عبد اللہ بن عمرو بن حرام نے اور باقی رہا اونپر دین لوگونکا مین گیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ لوگونکو کہیں کچھ قرض تخفیف کرا دین جب آپ نے اونکو کہا کہ اس بات کی

طرح سنا اور یعنی کچھ کم کر دو ان لوگون نے انکار کیا اوسوقت آپ نے فرمایا جا تو ای جابر اور جدا کر ہر قسم کے
کھجورون کو یعنی عجوہ کو جدا رکھ اور قسم ہے کھجور کی اور عذق بن زید کو علیحدہ کر اسی طرح سب قسمونکو جدا رکھ
اتنا کام کر کے میرے پاس آ پھر جابر رض کہتے ہین مین نے آپ کے فرمانے کے موافق کیا پھر آئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھ گئے سب سے اعلا ڈھیر پر یا بیچکے ڈھیر پر راوی کا شک ہے یعنی اعلا کہا یا اوسط اوسکے
جانے کے بعد آپ نے فرمایا ناپ کر دے لوگونکو جابر رض کہتے ہین مین ناپنا ناپ کر دینے لگا اونکو یہانتک کہ
پورا کر دیا اونکا قرض جو کچھ تھا اور باقی رہ گئین گویا کہ کچھ اون مین گھٹا ہے نہین عن جابر بن عبد اللہ

قال كان ليهودي على أبي تمر فقتل يوم أحد وترك حديقتين وتمر اليهودي يستوعب
ما في الحديقتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل لك أن تأخذ العام نصفه و
تؤخر نصفه فأبى اليهودي فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل لك أن تأخذ الجداد
فآذني فآذنته فجاء هو وأبو بكر فجعل يجد ويكال من أسفل النخل ورسول الله
صلى الله عليه وسلم يدعو بالبركة حتى وفينا جميع حقه من أصغر الحديقتين
فيما يحسب عمار ثم أتيتهم برطب وماء فأكلوا وشربوا ثم قال هذا من النعيم
الذي تسألون عنه

ترجمہ جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے میرے باپ نے ایک یہودی سے
کھجورین قرض لی تہین اور قرض ادا نہین ہوا تہا وہ احد کی لڑائی مین مارے گئے جب وہ مر گئے اونکے باغ باقی
رہ گئے اور دونو باغ کی آمدنی جو کچھ کہ تہی وہ یہودی کی کہجورون سے زیادہ نہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہودیکو فرمایا کہ کیا اتنی مہلت دیسکتا ہے کہ آدہا اس سال مین لے آدہا قرض دوسرے سال مین یہودی نے
انکار کیا آپ نے فرمایا جابر رض کو کاٹنے کے وقت مجہے خبر کرنا ہے مینے آپ کو خبر دی پہر آپ اور ابو بکر رض
آئے اور ناپ کر دینا شروع کیا کہجور کے نیچے سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکت ہونے کے لیے
دعا کرتے تہے یہانتک کہ پورا کر دیا گیا سارا حق اوسکا ہماری طرف سے سب چہوٹے باغ مین سے اور
بڑا باغ سالم بچ رہا یہہ برکت تہی جابر رض کہتے ہین پہر لایا مین اون کے پاس کہجورین تازی اور پانی پینے
کے لیے جب سب کہا پی چکے آپ نے فرمایا یہہ وہ نعمت ہے جسکا تم سے سوال ہوگا عن جابر بن عبد اللہ قال

توفي أبي وعليه دين فعرضت على غرمائه أن يأخذوا الثمرة بما عليه فأبوا ولم يروا فيه
وفاء فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال إذا جددته فوضعته
في المربد فآذني فلما جددته ووضعته في المربد أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء
ومعه أبو بكر وعمر فجلس عليه ودعا بالبركة ثم قال ادع غرماءك فأوفهم قال

فما ترکت احدا له على ابي دين الا قضيته وفضل لي ثلاثة عشر وسقا فذكرت ذلك له
فضحك وقال ائت ابا بكر وعمر فاخبرهما ذلك فاتيت ابا بكر وعمر فاخبرتهما فقالا
قد علمنا اذ صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما صنع ان الله سيكون ترجمہ جابر بن عبداللہ سے
روایت ہے وفات پائی میرے باپ نے اور اوسپر قرض تھا لوگونکا میں نے اپنے باپ کے قرضخواہونکو بلاکر کھجوریں
دکھائیں اور اون سے کہا اوس قرض کے بدلے یہہ کھجوریں لے لو اونہوں نے انکار کیا اس لیے کہ اونکو مقدار
تھوڑی نظر آئی جابر کہتے ہیں میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا میں نے یہہ ماجرا آپکے روبرو آپنے
فرمایا جب تو کھجوریں توڑے اور جمع کرے اونکو مربد میں یعنی کھریان میں اوسوقت خبر کریو مجھکو جابر رض کہتے ہیں
جب میں نے کھجوریں جھاڑیں اور جمع کیا اون کو مربد یعنی زمین میں تو آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رض اور عمر رض آپ کے ساتھ تھے آکر بیٹھ گئے اوسپر اور دعا کی برکت ہونے
کے لیے پھر فرمایا بلالا اپنے قرضخواہونکو اور دے اس میں سے اونکو جابر رض کہتے ہیں جس جس کا قرض میرے
باپ پر تھا سب کا میں نے ادا کر دیا کسی کو باقی نہ رکھا اور بچ رہی میرے لیے تیرہ وسق (تمام ہے ایک مقدار کا
جس کے ساٹھہ صاع ہوتے ہیں) اسبات کا ذکر کیا میں نے آپکے روبرو یہہ بات سنکر آپ ہنسے اور فرمایا جا ابوبکر
اور عمر رض کو بھی اسبات کی خبر دے جابر کہتے ہیں میں آیا ابوبکر رض اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور خبر دی اونکو
اوسکی اون دونوں نے فرمایا ہم کو معلوم ہو گیا تھا جو کچھ کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوس کا
نتیجہ یہہ ہی ہونے والا تھا ف جابر کی خبر میں جو کچھ اختلاف ہوا وہ لفظی اختلاف ہے

باب

ابطال الوصية للوارث وارث کے لیے وصیت کرنا باطل اور ناجائز ہے عن عمرو بن خارجة قال خطب
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله قد اعطى كل ذي حق حقه ولا وصية لوارث
ترجمہ عمرو بن خارجہ رض سے روایت ہے خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اللہ تعالی نے دیا ہے
حق ہر حق دار کا نہیں جائز وصیت واسطے وارث کے ف یعنی وارث کا حصہ اوس مال میں اللہ نے
مقرر کر دیا پھر وصیت کرکے اور دلوانا اچھا نہیں کیونکہ دوسرے دن کے حق میں فساد پڑتا ہے عن ابن خارجة
انه شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب الناس على راحلته وانها لتقصع بجرتها
وان لعابها يسيل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم في خطبته ان الله قد قسم لكل
انسان قسمه من الميراث فلا يجوز لوارث وصية ترجمہ ابن خارجہ رض سے روایت ہے
حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ لوگونکو خطبہ سنا رہے تھے اپنی سواری کے اوپر
اور وہ جگالی کر رہی تھی اور لعاب منہ سے بہہ رہا تھا پھر فرمایا آپنے اپنے خطبہ میں اللہ تعالی نے تقسیم کیا

حق ہر ایک انسان کا جو کچھ حصہ تھا اوسکا میراث مین بس اب جائز نہین کوئی لیئے وارث کو وصیت کرے عن عمرو بن
خارجة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز اسمه قد اعطى كل ذي حق حقه ولا
وصية لوارث ترجمہ اوپر گزر چکا ہے **باب اذا اوصى لعشيرته الاقربين** جب وصیت کرے
کوئی اپنے ناتے والونکو جو قریب ہون اوس کے ناتے مین تو کس طرح وصیت کرے
اور کون سے باب مین اسکا بیان ہو عن ابي هريرة قال لما نزلت وانذر عشيرتك الاقربين دعا
رسول الله صلى الله عليه وسلم قريشا فاجتمعوا فعم وخص فقال يا بني كعب بن لوي
يا بني مرة بن كعب يا بني عبد شمس ويا بني عبد مناف ويا بني هاشم ويا بني عبد المطلب
انقذوا انفسكم من النار ويا فاطمة انقذي نفسك من النار اني لا املك لكم من الله شيئا
غير ان لكم رحما سابلها ببلالها ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے جب اوتری یہ آیت وانذر عشيرتك
الاقربين یعنے ڈراؤ اے محمد اپنے ناتیوالونکو اوسوقت بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اونکے
بلانے سے سب لوگ جمع ہو گئے پہلے عام سب کو ڈرایا پھر اپنے خاص ناتے والون کو ڈرایا اور فرمایا اے کعب
بن لوی کے اولاد کے لوگو اور اے مرہ بن کعب کے اولاد والو اور اے عبد شمس کے ناتے والو اور عبد مناف کے
قبیلے والو اور اے ہاشمی لوگو اور اے عبد المطلب کے بیٹو تم لوگ تم سب اپنی جان کو آگ مین سے پھر خاص اپنی صاحبزادی
کو فرمایا اے فاطمہ بچا اپنے تئین آگ سے مین مالک نہین تمھاری بچانے کا اللہ کے عذاب سے مگر البتہ تمھارا
حق ہے برادری اور ناتے کے سبب سے مین ملاؤنگا اوسکو تر و تازہ کرکے عن موسى بن طلحة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بني عبد مناف اشتروا انفسكم من ربكم اني لا املك
لكم من الله شيئا ولكن بيني وبينكم رحم انا بالها ببلالها ترجمہ موسے بن طلحہ سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد مناف کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانون کو اپنے رب سے مین
مالک نہین تمھارے چھڑانے کا اللہ سے کسی طرح اے عبد المطلب کے بیٹو بچاؤ تم اپنی جانونکو اپنے رب سے مین
مالک اور قابض نہین تمہارے بچانے پر اللہ کی پکڑ سے ایک تل برابر لیکن مجھ مین اور تم مین ایک رحم یعنے
ناتے داری کا واسطہ ہے البتہ مین ملاؤنگا اوسکو تر و تازہ کے ساتھ عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم حين نزلت عليه وانذر عشيرتك الاقربين فقال يا معشر قريش
اشتروا انفسكم من الله لا اغني عنكم من الله شيئا يا بني عبد المطلب لا اغني عنكم
من الله شيئا يا عباس بن عبد المطلب لا اغني عنك من الله شيئا يا صفية عمة رسول
الله لا اغني عنك من الله شيئا يا فاطمة بنت محمد سليني ما شئت

يا بني عبد المطلب انقذوا انفسكم من النار فاني لا املك لكم من الله شيئا

لا اغنی عنك من الله شیئا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اتری آیت وانذر عشیرتك الاقربین یعنی ڈرا تو اے محمد اپنے رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے اپنے موافق حکم کے تعمیل کی اور فرمایا لوگوں کو اے قریش کی جماعت والو تم بچاؤ اپنی جانوں کو اللہ سے یعنی اللہ کے عذاب سے نہیں کام نہ آؤنگا تمھارے خدا کی پکڑ کے سامنے رتی برابر اے عبد المطلب کے اولاد کے لوگو میں کام نہ آؤنگا تمھارے اللہ کے عذاب کی روبرو ذرہ بھر اے عباس عبد المطلب کے بیٹے میں کام میں نہ آؤنگا تیرے اللہ کی گرفت کیوقت اے صفیہ تو پھوپھی ہے رسول اللہ کی جب وقت پڑے تجھ پر اللہ کے روبرو میں کام میں نہ آؤنگا تیرے اوسوقت میں کچھ بھی اے فاطمہ تو بیٹی ہے محمد کی مانگ جو تیرا جی چاہے لیکن کام نہ آؤنگا تیرے اللہ کے آگے

عن ابی ہریرۃ قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزل علیہ وانذر عشیرتك الاقربین فقال یا معشر قریش اشتروا انفسکم من اللہ لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا بنی عبد مناف لا اغنی عنکم من اللہ شیئا یا عباس بن عبد المطلب لا اغنی عنك من اللہ شیئا یا صفیۃ عمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اغنی عنك من اللہ شیئا یا فاطمۃ سلینی ما شئت لا اغنی عنك من اللہ شیئا ترجمہ وہی جو اوپر گذرچکا ہے

عن عائشۃ لما نزلت ہذہ الآیۃ وانذر عشیرتك الاقربین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمۃ بنت محمد یا صفیۃ بنت عبد المطلب لا املك لکم من اللہ شیئا سلونی من مالی ما شئتم ترجمہ اوپر گذرچکا ہے لیکن اس روایت میں سلونی من مالی زیادہ ہے اوسکا مطلب یہہ ہے کہ میرے مال میں سے جو کچھ تم چاہو وہ مانگو میں دے سکتا ہوں اور میری حکومت چلتی ہے لیکن اللہ پر میرا زور نہیں چلتا ف تمام ہوا بیان نزدیک والوں کیواسطے وصیت کرنیکا اس سے معلوم ہوا نزدیک والوں کے لیے وصیت یہی ہے کہ اون کو اللہ تعالے کے عذاب سے ڈراوے

اذا مات الفجأۃ ہل یستحب لاہلہ ان یتصدقوا عنہ

اگر کوئی شخص یکایک مرجاوے تو اوسکے وارثوں کو اوس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے یا نہیں اس باب میں ایکا بیان ہے عن عائشۃ ان رجلا قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسها وانها لو تکلمت تصدقت افاتصدق عنها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم فتصدق عنها ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں کا یکایک دم نکل گیا میں جانتا ہوں اگر وہ بات کرسکتی تو البتہ خیرات کرتی اب کیا میں تو میں خیرات کروں اوس کی طرف سے آپ نے فرمایا ہاں پھر صدقہ دیا اوس نے اوس کی طرف سے عن

سعید بن عمرو بن شرحبیل بن سعید بن سعد بن عبادة عن ابیه عن جده قال خرج سعد بن
عبادة مع النبی صلی الله علیه وسلم فی بعض مغازیه وحضرت امه الوفاة بالمدینة فقیل
لها اوصی فقالت فیم اوصی المال مال سعد فتوفیت قبل ان یقدم سعد فلما قدم سعد
ذکر ذلك له فقال یا رسول الله هل ینفعها ان اتصدق عنها فقال النبی صلی الله علیه وسلم
نعم فقال سعد حائط کذا وکذا صدقة عنها لحائط سماه ترجمہ سعید بن عمرو سے روایت ہے
انہوں نے سنا اپنے باپ عمرو سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ سعد بن عبادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ جہاد کو نکلے اون کی ماں مدینہ طیبہ میں تھی وہ مرنے لگیں کسی نے کہا کچھ وصیت کرو انہوں نے کہا اسی میں
کے مال میں کیا وصیت کروں وہ وفات پا چکیں نہیں جب سعد آئے لوگوں نے سعد رضی کے روبرو ذکر
کیا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر میں کچھ صدقہ کروں اپنی ماں کی طرف سے تو
اوس کو نفع پہونچیگا یا نہیں آپ نے فرمایا ہاں نفع پہونچے گا اوس وقت سعد نے کہا فلانہ فلانہ باغ کا نام لیکر کہا
اون باغوں کا خیرات کیا میں نے اونکو اپنی ماں کی طرف سے فضل الصدقة عن المیت یعنی میت کی
صدقہ کرنے کی میت کی طرف سے عن ابی ہریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا مات
الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاث صدقة جاریة وعلم ینتفع به وولد صالح
یدعو له ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انسان مرجاتا ہے
موقوف ہو جاتا ہے عمل اوسکا یعنی کوئی کام نہیں کرسکتا جسکا فائدہ اوسکو ملے مگر تین چیز کا فائدہ جاری
رہتا ہے اول تو صدقہ جاریہ دوسرے وہ علم جسکے سبب سے فائدہ پہونچا ہو لوگوں کو تیسرے اولاد نیک جو
دعا کرے اپنے باپ کے لیے ف صدقہ جاریہ جیسا مسجد اور تالاب اور مسافرخانہ وغیرہ اسکا ثواب آدمی
کو ہمیشہ پہونچا رہتا ہے عن ابی ہریرة ان رجلا قال للنبی صلی الله علیه وسلم ان ابی مات و
ترك مالا ولم یوص فهل یکفر عنه ان اتصدق عنه قال نعم ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت
ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا باپ مرگیا ہے اور مال بھی چھوڑ گیا ہے لیکن وصیت
نہیں کر گیا اگر میں اوس کی طرف سے صدقہ دوں تو اوس کے لیے صدقہ کفارہ اور موجب نجات کا ہو سکتا ہے آپ نے
فرمایا ہاں ہوسکتا ہے عن الشرید بن سوید الثقفی قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت
ان امی اوصت ان تعتق عنها رقبة وان عندی جاریة نوبیة افیجزی عنی ان اعتقها
عنها قال ایتنی بها فاتیته بها فقال لها النبی صلی الله علیه وسلم من ربك قالت الله
قال من انا قالت انت رسول الله قال فاعتقها فانها مؤمنة ترجمہ شرید بن سوید ثقفی رض

سے روایت ہے آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میں نے میری ماں نے وصیت کی تھی ایک
بردہ آزاد کرنے کی اور میرے پاس ایک لونڈی ہے حبش کے ملک کی کیا جائز ہے اگر میں آزاد کروں اوس لونڈی
کو اوسکی طرف سے آپنے فرمایا اوسکو میرے پاس لیکر آ پھر لے گیا میں آپکے پاس اوسکو آپ نے اوس سے
کہا تیرا رب کون ہے اوس نے کہا میرا رب اللہ ہے پھر پوچھا اوس سے میں کون ہوں اوس نے کہا آپ اللہ
کے رسول ہیں آپ نے فرمایا آزاد کر دے اوسکو کیونکہ یہہ ایمان والی ہے ف اس سے معلوم ہوا کہ جو
کوئی اللہ تعالی کو اپنا رب اور پیدا کرنے والا جانے اور رسول کی رسالت پر گواہی دے وہ شخص مومن ہے
بشرطیکہ اور ارکان اسلام کا انکار نہ کرے اور مومن کے ساتھہ رعایت کرنا چاہیے جہانتک بن آوے

عن ابن عباس ان سعدا سال النبي صلى الله عليه وسلم ان امي ماتت ولم توص
افاتصدق عنها قال نعم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے سعد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ میری ماں مر گئی اور کچھہ وصیت نہیں کر گئی میں اوسکیطرف سے خیرات کروں آپنے فرمایا ہاں کر

عن ابن عباس ان رجلا قال يا رسول الله ان امه توفيت افينفعها ان تصدقت عنها
قال نعم قال فان لي مخرفا فاشهدك اني قد تصدقت عنها ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں مر گئی ہے اگر اوس کیواسطے کچھہ
صدقہ دیا جاوے تو فائدہ ہوگا اوسکو اس خیرات کا آپنے فرمایا ہاں ہوگا اوس آدمی نے کہا میرا ایک باغ ہے
وہ باغ میں نے صدقہ کیا اوسکی طرف سے اور اسپر آپ گواہ رہیے یا رسول اللہ

عن ابن عباس عن سعد بن عبادة انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان امي ماتت و
عليها نذر افيجزي عنها ان اعتق عنها قال اعتق عن امك
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ آئے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میری ماں مر گئی اوسکے سر پر ایک نذر تھی کیا مجھہ کو جائز ہے اس
کیطرف سے آزاد کرنا آپنے فرمایا آزاد کر اوس کیطرف سے ف یعنی اون کی ماں نے ایک
بردہ آزاد کرنے کی نذر مانی تھی اس واسطے آپنے فرمایا کہ آزاد کر اوسکی طرف سے بردہ

عن ابن عباس عن سعد بن عبادة انه استفتى النبي صلى الله عليه وسلم في نذر
كان على امه فتوفيت قبل ان تقضيه فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اقضه عنها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا جو تھی اونکی ماں کے ذمے پر اور وہ مر گئے تھے ادا کرنے سے

پہلے آپ نے فرمایا ادا کر تو اپنی ان کی طرف سے اوس نذر کو عن سعد بن عبادۃ انہ
استفتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ فماتت قبل ان تقضیہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقضہ عنہا ترجمہ دونوں حدیثوں کا ایک ہی ہے
عن ابن عباس قال استفتی سعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
نذر کان علی امہ فتوفیت قبل ان تقضیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اقضہ عنہا ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر کی حدیثون سے ظاہر ہے

ذکر الاختلاف علی سفیان

ذکر اختلاف کا جو واقع ہوا ہے سفیان پر عن ابن عباس ان سعد بن عبادۃ
استفتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ فتوفیت
قبل ان تقضیہ فقال اقضہ عنہا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے فتوے پوچھا سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کے باب میں
تھی وہ نذر سعد بن عبادہ کی والدہ پر اور وہ مرگئین تھین اوس نذر کے
ادا کرنے سے پہلے جب سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا
ذکر کیا آپ نے فرمایا تو ادا کر دے نذر کو اپنی مان کی طرف سے ف اس
حدیث کے لفظون مین اور اوپر کی حدیثون کے لفظون مین ذرا سا فرق ہے
چنانچہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے عن ابن عباس عن سعد انہ قال
ماتت امی وعلیہا نذر فسالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرنی
ان اقضیہ عنہا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد
بن عبادہ کہتے تھے مرگئی تھی میری مان اوس پر نذر تھی مین نے پوچھا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے حکم کیا مجھکو کہ ادا کر تو اوس کی طرف
سے وہ نذر عن ابن عباس قال استفتی سعد ابن عبادۃ الانصاری
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ فتوفیت
قبل ان تقضیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقضہ عنہا
ترجمہ اوپر گزر چکا ہے عن ابن عباس قال جاء سعد بن عبادۃ الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امی ماتت وعلیہا نذر لم تقضہ

قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا کہ میری ماں مرگئی ہے اور اوس کے اوپر نذر رہ گئی ہے ادا کرنے نہیں گئی آپنے فرمایا کہ تو ادا کردے اوسکی طرف سے

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ ترجمہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں مرگئی ہے کیا میں کچھ خیرات کروں اوس کی طرف سے آپنے فرمایا پانی پلانے کا ثواب بڑا ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ ترجمہ سعد بن عبادہ سے روایت ہے میں نے کہا یارسول اللہ کون سا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا (یعنی جہاں پانی کی احتیاج ہو وہاں تالاب بنوانا یا نہر لانا یا کنواں کھودنا اور صدقوں سے ثواب میں بڑھکر ہے کیونکہ پانی سے زندگی ہے سب کی)

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ ترجمہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے یارسول اللہ میری ماں مرگئی ہے میں کچھ خیرات کروں اوس کی طرف سے آپنے فرمایا ہاں کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کونسا صدقہ ثواب میں بڑھکر ہے آپنے فرمایا پانی پلانا تو سعد ہی کی سبیل ہے اب تک مدینہ میں

اَلنَّهْيُ عَنِ الْوِلَايَةِ عَلٰى مَالِ الْيَتِيمِ

یتیم کے مال کا والی ہونے کی ممانعت کے بیان میں

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ عَلَى مَالِ يَتِيمٍ ترجمہ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے ابو ذر میں دیکھتا ہوں تجھکو ضعیف اور میں چاہتا ہوں تیرے لیے وہ چیز جو چاہتا ہوں اپنے نفس کے لیے سرداری کریو

۲ [illegible] ۱۲

دو آدمیون کی اور ولی نہو جیو مال پر یتیم کے ف اس سے معلوم ہوا کہ سرداری اور ولایت
سے مال یتیم کی پرہیز کرنا چاہیے خصوصا جو شخص طاقت نہ رکھے اوس کام کے نباہنے کے

مَا لِلْوَصِيِّ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا قَامَ عَلَيْهِ کیا وصی کو بھی
کچھ ہو پہنچ سکتا ہے یتیم کے مال مین سے جب کہ وہ مقرر ہووے اوس مال پر عَنْ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ قَالَ كُلْ
مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَاذِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ ترجمہ عبد اللہ بن
عمرو بن العاص سے روایت ہے آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
کہنے لگا مین فقیر ہون نہین میرے پاس کچھ چیز اور میرے پاس یتیم بھی
ہے آپ نے فرمایا اوسکو کہا لیا کر مال مین سے یتیم کے لیکن اسراف نہ کرنا اور بے
جا کہانا اور اپنے لیے مال نہ جوڑنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا
تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى
ظُلْمًا قَالَ اجْتَنَبَ النَّاسُ مَالَ الْيَتِيمِ وَطَعَامَهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَشَكَوْا
ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى
قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ إِلَى قَوْلِهِ لَأَعْنَتَكُمْ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے جس وقت یہ آیت اوتری وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ
أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا اور پاس نجاؤ یتیم کے مال
کے مگر جس طرح بہتر ہو ف مگر جسطرح بہتر ہو یعنے اوس کے مال کو سنوارے تو مضائقہ نہین
ف اور جو لوگ کہاتے ہین مال یتیمون کے ناحق وہ نہین کہاتے ہین اپنے پیٹ مین
مگر آگ ان آیتون کو سنکر لوگ ڈر گئے اور کنارہ اور پرہیز کرنے لگے مال سے
یتیم کے اور کہانے سے یتیم کے پس یہ پرہیز مشکل اور کٹھن ہو گیا مسلمانون پر تو شکایت
بیان کی لوگون نے اس تکلیف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو تو اتاری
اللہ تعالے نے یہ آیت وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ لَأَعْنَتَكُمْ
تک یعنے اور پوچھتے ہین تجھ سے یتیمون کا حکم تو کہہ سنوارنا اونکا بہتر ہے اور اگر خرچ
ملا رکھو اونکا تو تمہارے بھائی ہین اور اللہ کو معلوم ہے خرابی کرنے والا اور سنوارنے

والا اگر چاہتا اللہ تمپر مشکل ڈالتا اللہ زبردست ہے تدبیر والا ف یتیمون کے حق مین پہلے تقید اوترا کہ جو کوئی اونکا مال کہاوے اوس نے اپنے پیٹ مین آگ بھر لی پھر جو کوئی یتیمون کے رکھنے والے تھے اونکے مال اور خرچ کہانے پینے کا جدا رکھنے لگے کہ ہمارے خرچ مین کوئی چیز نہ آوے پھر سخت مشکل پڑی کہ ایک چیز یتیم کے واسطے طیار کی اوس کے کام مین نہ آئے تو ضائع ہوئے یہ حکم اوترا کہ خرچ اپنا اونکا ملا رکھو تو مضائقہ نہین۔ کہ ایک وقت اون کی چیز آپ خرچ کی اور دوسرے وقت اپنی چیز اون کے کام لگائے لیکن نیت چاہیئے سنوارنے کی اللہ نیت دیکھتا ہے (موضح القرآن) اس فائدے سے حدیث کا مطلب بخوبی واضح ہوگیا ہے اور کچھ لکھنے کی حاجت نہین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا قَالَ كَانَ يَكُونُ فِي حِجْرِ الرَّجُلِ الْيَتِيمُ فَيَعْزِلُ لَهُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَآنِيَتَهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ فَأَحَلَّ لَهُمْ خِلْطَتَهُمْ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے بیان مین اور شان نزول مین اس آیت کے إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا یعنے جو لوگ کہ کہاتے ہین مال یتیمون کے ظلم سے ابن عباس فرماتے ہین اس آیت شریف کے اوترنے کے بعد جس آدمی کی پرورش مین یتیم تہا اوس نے اوس یتیم کا کھانا اور پینا اور برتن سب جدے کر دیے آخر یہہ بات مشکل ہوگئی مسلمانون پر اوس وقت یہہ آیت اوتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ یعنے اگر خرچ ملا رکھو اونکا تو تمھارے بھائی ہین دین کے ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین پھر اللہ تعالے نے اجازت دی اون لوگو کو یتیمون کو شامل کرین اپنے کہانے پینے مین

اجْتِنَابُ أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ

یتیم کا مال کہانے سے پرہیز کرنا چاہیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ

مَا هِیَ قَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰهِ وَ السِّحْرُ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ

اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَکْلُ مَالِ الرِّبَا وَ اَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَ التَّوَلِّیْ یَوْمَ

الزَّحْفِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ اٰخِرُ

الْوَصِیَّۃِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزیں آدمی کو ہلاک کرتے ہین

اون سے بچتے رہو کسی نے پوچھا وہ کون سے چیزین ہین۔ یارسول اللہ آپنے

فرمایا کسی کو اللہ کا شریک بنانا اور دوسرے جادو کرنا اور تیسرے مار ڈالنا جان

کا وہ جان جسکا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر کسی حق کے سبب مار ڈالی

جاوے وہ جان تو مضائقہ نہین۔ اور چوتھا سود کہانا۔ اور پانچوان یتیم کا

مال کہانا اور چھٹوین پیٹھ دینی لڑائی کے وقت اور ساتوین زنا کی تہمت لگانا

پاک دامن عورتون کو جو بے خبر ہین بری باتون سے اور ایمان والیان ہین

تمام ہوا وصیت کا بیان

کتاب النحل

ذِکْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِیْنَ لِخَبَرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ فِی النُّحْلِ

کتاب عطیہ اور بخشش کے بیان مین اور ناقلین نے نعمان بن بشیر کی خبر کی لفظون مین جو اختلاف کیا ہے اوسکا بھی ذکر کیا گیا ہے اس کتاب مین عَنِ

النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

یُشْهِدُهُ فَقَالَ اَکُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ

ترجمہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ اون کے باپ نے عطیہ اور بخشش کے طور پر دیا

اونکو ایک غلام نے پھر آئے نعمان بن بشیر کے باپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم پاس اس لیے کہ گواہ کرین آپ کو اس عطیہ پر آپ نے فرمایا کیا تو نے سب

بیٹون کو بخشش کی ہے اوس نے جواب دیا کہ نہین سب کے لیے تو بخشش ہین

نے نہین کی آپنے رد کرا دیا اوس بخشش کو اور مصنف اس حدیث مین دو اوستاد مین اسی واسطے

بیان کرتے مین کہ اس حدیث مین لفظ محمد کے ہین قتیبہ کے نہین عَنِ

النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰی بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَارْجِعْهُ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے لے گیا اون کا باپ
اون کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا آپ کے روبرو مین نے اپنا غلام اپنے
اس بیٹے کو بخشدیا۔ آپ نے فرمایا کیا سب بیٹون کو بخشش کے ہے تو نے یا فقط
ایک ہی کو اوس نے عرض کیا سبکو تو مین نے کچھ نہین دیا آپنے فرمایا پھیر لے
اوس اپنے دیئے ہوئے کو عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ بَشِيرَ
بْنَ سَعْدٍ جَاءَ بِابْنِهِ النُّعْمَانِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي
هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے لایا باپ اون کا اپنے لڑکے نعمان کو اور کہا یا رسول
اللہ صلعم مین نے بخش دیا اپنا ایک غلام اس بیٹے کو آپنے فرمایا اور دوسرے
بیٹون کو بھی کچھ دیا اونہون نے کہا نہین آپنے فرمایا پھیر لے اوسکو عَنْ
بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ
إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُنْفِذَهُ أَنْفَذْتُهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ
ترجمہ بشیر بن سعد رض سے روایت ہے لائے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس نعمان
بن بشیر کو اور کہا مین نے بخشدیا ایک غلام اپنے اس بیٹے کو اگر آپ فرمائیے
تو مین اس بخشش کو جاری کردون آپنے فرمایا کیا سب بیٹون کو بخشش کے ہے
تو نے اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا پھیر لے اوس غلام کو اوس سے
عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ نُحْلًا فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ أَشْهِدِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا نَحَلْتَ ابْنِي فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَكَرِهَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْهَدَ لَهُ ترجمہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ اونکے
باپ نے دیا اونکو کچھ بخشش کے طور پر نعمان بن بشیر کی مان نے نعمان کے باپ کو کہا اس عطیہ
پر جو عطا کیا ہے تو نے یعنی دیا ہے میرے بیٹے کو اوسپر گواہ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ آئے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اس کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے مکروہ سمجھا اور سیر گواہ
ہونے کو عَنْ بَشِيْرٍ اَنَّهُ نَحَلَ اِبْنَهُ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَرَادَ اَنْ يُّشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ
نَحَلْتَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ ترجمہ بشیر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت
ہے اونہون نے دیا اپنے بیٹے کو ایک غلام بخشش مین پھر آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پاس اس ارادے سے کہ گواہ کرین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس پر آپ
نے فرمایا کیا سب بیٹون کو اسے طرح دیا ہے تو نے اونہون نے کہا
نہین آپنے فرمایا رد کرلے اوس کو یعنے مت دے وہ غلام اوس کو عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ بَشِيْرًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ نِحْلَةً قَالَ اَعْطَيْتَ لِاِخْوَتِهِ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ
ترجمہ عروہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہین آئے بشیر نبی صلے اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہا یا نبی اللہ مین نے دیا ہے نعمان کو کچھہ بخشش کے طور پر
آپ نے فرمایا اوس کے بھائیون کو بھی کچھہ دیا ہے اوس نے کہا
نہین تو نے فرمایا پھیر لے اوس کو عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ انْطَلَقَ بِهٖ اَبُوْهُ يَحْمِلُهُ
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْهَدُ اَنِّيْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِيْ
كَذَا وَكَذَا قَالَ كُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِيْ نَحَلْتَ النُّعْمَانَ ترجمہ نعمان رض
سے روایت ہے لیگئے باپ اونکے اونکو اوٹھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا
اونکے باپ نے مین بخشش دیتا ہون نعمان کو اپنے مال مین سے فلان فلان
چیز اور آپ کو اوس پر گواہ کرتا ہون آپنے فرمایا کیا سب بیٹونکو اسی قدر دیا
ہی جیسا کہ نعمان کو دیا ہے تو نے عَنِ النُّعْمَانِ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُ عَلٰى نُحْلٍ نَحَلَهُ اِيَّاهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ
نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِيْ نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَا اَشْهَدُ عَلٰى شَيْءٍ اَلَيْسَ يَسُرُّكَ
اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا ترجمہ نعمان رض سے روایت
ہے لایا باپ اونکا اون کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ گواہ کرلے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم کو اوس دینے پر جو نعمان کو دیا تھا آپنے فرمایا کیا تو نے اپنے اور لڑکونکو

اسیقدر دیا ہے اونھون نے کہا نہین آپنے فرمایا مین نہین گواہ ہوتا اسپر آپ نے نعمان
کے باپ کو کہا تجھکو خوش نہین آتا کہ سب تیری ساتھ احسان برابر کرین اونہون نے کہا کیون نہین
آپنے فرمایا تو پھر مت کرایسا کام عن نعمان ان امه ابنة رواحة سالت اباه بعض الموهبة
من ماله لابنها فالتوى بها سنة ثم بدا له فوهبها له فقالت لا ارضى حتى تشهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان ام هذا ابنة رواحة قاتلتني
على الذي وهبت له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بشير الك ولد
سوى هذا قال نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكلهم وهبت لهم
مثل الذي وهبت لابنك هذا قال لا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا
تشهدني اذا لا اشهد على جور ترجمہ نعمان رض سے روایت ہے نعمان کی ماں رواحہ کی بیٹی
نے سوال کیا نعمان کے باپ سے کہ کچھہ دیوے اپنے مال مین سے اوس کے بیٹے نعمان کو نعمان
کے باپ نے ملتوی اور ڈھیل مین رکہا برس روز اسکو پھر کچھہ جی مین آیا اوس کے تو دینے
لگا نعمان کو وہ بخشش کی شئے، نعمان کی ماں نے کہا مین نہین مانتی جبتک کہ اسپر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کرے تو نعمان کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آکر کہا یا رسول اللہ اس لڑکے کی ماں یعنی رواحہ کی بیٹی لڑتی ہے مجھہ سے اس بات پر اور کچھ بخشش
کرانا چاہتی ہے مجھہ سے اس لڑکے کے لیے آپنے فرمایا ای بشیر تیری اور لڑکا بھی ہے کیا اس کے
سوا اونہون نے کہا ہان ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے اوس کو بھی ایسی طرح دیا ہے جیسا اس اپنے
بیٹے کو ہبہ کرتا ہے اونہون نے کہا نہین آپنے یہہ سنکر فرمایا تو مجکو گواہ نہ کر اسپر کیونکہ مین ظلم پر
گواہ نہین ہوتا عن النعمان قال سالت امي ابي بعض الموهبة فوهبها لي فقالت لا
ارضى حتى اشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال فاخذ ابي
بيدي وانا غلام فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
يا رسول الله ان ام هذا ابنة رواحة طلبت بعض الموهبة
وقد اعجبها ان اشهدك على ذلك قال يا بشير الك
ابن غير هذا قال نعم قال فوهبت له مثل هذا قال لا قال
فلا تشهدني اذا فاني لا اشهد على جور ترجمہ نعمان رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے مانگا میری ماں نے میری باپ سے کچھ بخشش اور ہبہ کے طور پر اوس نے ہبہ کیا

اور دینا چاہا مجھکو اوس وقت میری ماں نے کہا میں راضی نہ ہونگی جبتک گواہ نہ ہوں اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعمان کہتے ہیں میرا باپ ہاتھ پکڑ کر لایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور میں ان دنوں لڑکا تھا اور آکر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لڑکے کی ماں رواحہ کی بیٹی کچھہ ہبہ اور بخشش کے طور پر مانگتی ہے اور اوسکی خوشی اس میں ہی کہ میرے بیٹے پر آپ گواہ ہوجاویں آپ نے فرمایا ای بشیر کیا تجھکو اور بیٹا نہیں اسکے سوا بشیر نے کہا ہان ہی آپ نے فرمایا تو نے اوسکو بھی اسیطرح دیا ہے کہ نہیں بشیر رض نے کہا نہیں آپ نے فرمایا ایسا ہے تو میری گواہی مت لے کیونکہ میں گواہ نہیں ہوتا ظلم کی بات پر عن عامر قال ان بشیر بن سعد اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امرأتی عمرة بنت رواحة امرتنی ان اتصدق علی ابنها نعمان بصدقة وامرتنی ان اشهدك علی ذلك فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم هل لك بنون سواه قال نعم قال فاعطیتهم مثل ما اعطیت لهذا قال لا قال فلا تشهدنی علی جور ترجمہ عامر رض سے روایت ہی بشیر بن سعد رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میری جورو عمرہ نامی رواحہ کی بیٹی کہتی ہے کچھہ صدقہ کرا اور میرے بیٹے نعمان کو دے اور کہتی ہی اوسے دیتے ہوئے پر گواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کر آپ نے بشیر سے پوچھا کہ تیری اور بیٹے ہیں اس کے سوا یا نہیں اون نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اوس کو مجھکو گواہ مت بنا ظلم پر عن عبد اللہ بن عتبة بن مسعود ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال محمد اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی تصدقت علی ابنی بصدقة فاشهد فقال هل لك ولد غیره قال نعم قال اعطیتهم كما اعطیته قال لا قال اتشهد علی جور ترجمہ عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہی کہ آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور محمد جو استاد ہیں مصنف کے اونکی روایت میں جاء کا لفظ نہیں بلکہ اتی کا لفظ ہی اور معنی دونوں کے ایک ہیں اور اوس آدمی نے کہا۔ میں نے دیا ہی اپنی بیٹے کو کچھہ آپ گواہ رہو اوسپر آپنے فرمایا تجھکو اور اولاد بھی ہے اس کے سوا اوس نے کہا ہان ہی آپ نے فرمایا اوس کو تو نے اون کو بھی اسی طرح دیا ہی یا نہیں اوس نے کہا نہیں آپنے فرمایا مجھکو گواہ کرتا ہے ظلم پر عن النعمان بن بشیر یقول ذهب بی ابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیشهده علی شیء اعطانیه فقال الك ولد غیره قال نعم وصف بیده بكفه اجمع كذا الا سویت بینهم ترجمہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے لے گیا میرا باپ مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تاکہ گواہ کرے آپ کو اوسپر جو مجھکو دیا تھا آپنے پوچھا اس کے سوا اور کوئی لڑکا ہی تیرا اوس نے کہا ہان ہے آپ نے ہاتھہ سے اشارہ کر کے بتلایا کہ سب لڑکوں کو برابر رکھنا چاہیے ایک کو دینا ایک کو نہ دینا ظلم ہے عن النعمان یقول وهو یخطب انطلق بی ابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیشهده علی عطیة اعطانیها فقال هل لك بنون سواه قال نعم قال سویتهم ترجمہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہی اور وہ خطبہ

برادر ہی تھی بیان کی اونہوں نے یہ حدیث کہ لیگیا تہا میرا باپ مجہکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ گواہ
کرے آپکو اپنی دیئے ہوئے پر اور وہ بخشش مجھپر کی تھی جسپر آپ کی گواہی چاہتا تہا آپنے فرمایا اوس کو تیرے اور بیٹے
بہی ہیں اس کے سوا کہ نہیں اوس نے کہا ہاں ہیں آپنے فرمایا سب کے ساتھ برابر کر جو کچھ کہ کری تو حدثنا جابر بن
المفضل بن المهلب عن ابيه قال سمعت النعمان بن بشير يخطب قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اعدلوا بين ابنائكم اعدلوا بين ابنائكم ترجمہ جابر بن مفضل اپنے باپ سے روایت
کرتے ہیں سنا میں نے نعمان بن بشیر سے رض خطبہ میں وہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برابری اور
عدل کو کام میں لاؤ تم اے لوگو اپنی اولاد کے معاملہ میں دو بار کہا اسی طرح

كتاب الهبة

هبة المشاع کے ہبہ کا بیان حدثنا عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذ اتته وفد هوازن فقالوا يا محمد انا اصل وعشيرة وقد نزل بنا من البلاء ما لا يخفى عليك
فامنن علينا من الله عليك فقال اختاروا من اموالكم ونسائكم فقالوا اخيرتنا بين احسابنا
واموالنا بل نختار نساءنا وابناءنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ما كان لي ولبني عبد المطلب
فهو لكم فاذا صليت الظهر فقوموا فقولوا انا نستعين برسول الله على المؤمنين او المسلمين
في نسائنا واموالنا فلما صلوا الظهر قاموا فقالوا ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فما كان لي ولبني عبد المطلب فهو لكم فقال المهاجرون وما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله
عليه وسلم وقالت الانصار ما كان لنا فهو لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الاقرع
بن حابس اما انا وبنو تميم فلا وقال عيينة بن حصن اما انا وبنو فزارة فلا وقال
العباس بن مرداس اما انا وبنو سليم فلا فقامت بنو سليم فقالوا كذبت ما كان
لنا فهو لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها الناس
ردوا عليهم نساءهم وابناءهم فمن تمسك من هذا الفيء بشيء فله ست فرائض من
اول شيء يفيئه الله عليه وركب راحلته وركبه الناس اقسم علينا فيئنا فالجؤوه
الى شجرة فخطفت رداءه فقال يا ايها الناس ردوا علي ردائي فوالله لو ان لكم [illegible]
تهامة نعما قسمته عليكم ثم لم تلقوني بخيلا ولا جبانا ولا كذوبا ثم اتى بعيرا فاخذ
من سنامه وبرة بين اصبعيه ثم يقول ها انه ليس لي من الفيء شيء ولا هذه الا الخمس
والخمس مردود فيكم فقام اليه رجل بكبة من شعر فقال يا رسول الله اخذت هذه
لاصلح بها بردعة بعير لي فقال اما ما كان لي ولبني عبد المطلب فهو لك فقال او بلغت

هٰذِهِ فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا فَنَبَذَهَا وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَإِنَّ الْغُلُولَ يَكُونُ عَلَى أَهْلِهِ عَارًا وَشَنَارًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا باپ سے اونہوں نے دادا سے کہا دادی نے اون سے کہ ہم تھے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب آئے تھے ایلچی ہوازن کے (نام ہے ایک قبیلے کا) اور کہنے لگے ای محمد ہم لوگ سب ایک اصل اور ایک قبیلے کے ہین اور جو کچھ بلا ہمپر نازل ہوئی ہے وہ آپپر ظاہر ہے آپ احسان کرو ہم پر اللہ تعالی احسان کرے آپپر آپ نے فرمایا دو چیزون مین سے ایک چیز کوئی سی اختیار کرلو یا مال لے لو یا اپنی عورتین چھڑالو اونہون نے کہا اختیار دیا آپنے ہم کو ہماری حسب یعنی عورتون مین اور مال مین ہم دونون مین سے اختیار کرتے ہین اپنی عورتون اور بچون کو (یعنی خیر مال نہ ملے تو نہ ملے ہماری عورتین بچ جاوین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسقدر میرا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہے (غنیمت کے مال مین سے جو شاع تہا) وہ مین تم کو دے چکا لیکن جب مین ظہر کی نماز پڑہون تو تم سب کہڑے ہو اور یون کہو ہم لوگ مدد چاہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سب مومنون سے یا مسلمانون سے اپنی عورتون اور مالون مین راوی بیان کرتا ہے جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے کہڑے ہوئے وہ ایلچی اور کہی اونہون نے وہی بات پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھہ میرا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے لیے ہے یہ بات سنکر مہاجرون نے بہی کہا جو کچھہ ہمارا حصہ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے پھر انصار نے بہی یہی کہا اقرع بن حابس نے کہا ہم اور بنی تمیم دونون اس بات مین نہین شامل ہوتے اور عیینہ بن حصین نے کہا ہم اور بنو فزارہ دونو نہین اس بات مین اقرار کرتے اور عباس بن مرداس نے یون ہی کہا اور شامل کیا اپنے ساتھ بنی سلیم کے قبیلے کو جب اوس نے جدائی کی بات کہی بنی سلیم نے اوس کی بات پر انکار کیا اور کہا کہ جہوٹھ بولا تو ہمارا جو کچھ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای لوگو پھیر دو اون کی عورتون اور بچون کو اور جو کوئی نہ دینا چاہے مفت تو اوس کے لیے مین وعدہ کرتا ہون کہ اوسکو چھہ اونٹ دیے جاوین گے اوس مال مین سے جو پہلے اللہ جل جلالہ عطا فرماوے (یعنی ان عورتون اور بچون مین جو اوسکا حصہ تہا اوس کے بدلے) یہہ فرماکر آپ سوار ہوگئے اونٹ پر لیکن لوگ آپ کے پیچہے لگے اور کہنے لگے واہ واہ ہمارا غنیمت کا مال ہم کو بانٹ دیجیے اور آپ کو گہیر کر ایک درخت کی طرف لے گئے وہان چادر آپ کی درخت سے اٹک کر جدا ہوگئی آپنے فرمایا ای لوگو میری چادر مجہے دیدو قسم خدا کی اگر تہامہ کے درختون کے برابر بہی جانور ہوون تو بانٹ دون اون کو تمہارے اوپر پھر نہ پاوگے مجھ کو بخیل نہ بزدل اور نہ خلاف گو پھر آئے آپ اونٹ کے نزدیک اور لے لیے اوس کی پیٹھ کے بال اپنی چٹکی مین پھر فرمانے لگے سنو تم نہین لیتا مین اس فئے مین سے کچھہ اور نہ یہہ مگر خمس یعنی پانچوان حصہ

اور وہ خمس بھی پھر کر تمہارے ہی خرچ میں آتا ہے یہہ بات سنکر ایک آدمی آپکے نزدیک آکھڑا ہوا اور اس کے پاس
ایک گچھا تھا بالون کا اور کہا اوس نے یا رسول اللہ میں نے لی ہی یہہ چیز اس لیے کہ درست کرون اس سے کملے
اپنے اونٹ کی آپ نے فرمایا اوسکو جو پہنچتا ہے میرے لیے اور عبد المطلب کی اولاد کے لیے ہے پس وہ تیرا ہے اور
شخص نے کہا جب یہہ معاملہ اس حد کو پہونچا اب مجھے حاجت نہیں اس کی اور پہینک دیا وہ بالون کا گچھا۔ ف راوی بیان
کرتا ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے داخل کر دو سوئی اور تاگا بھی داگر کسی نے لیا ہو دے کیونکہ
مال میں غنیمت کی چوری شرم اور ننگ اور عیب ہوگا چوری کرنے والے کے لیے دن قیامت کے **ف** ہبہ مشاع
اوسکو کہتے ہیں کہ ایک چیز مشترک ہو کئی آدمیوں میں اور کوئی آدمی تقسیم ہونے سے پہلے اپنا حصہ کسی کو بخش دے
تو یہاں آپ نے اپنا اور عبد المطلب کی اولاد کا حصہ ہوازن کے لوگوں کو بخشدیا یہی ہبہ مشاع ہی **رجوع**

الوالد فیما یعطی ولدہ باپ اپنے بیٹے کو دیکر پھر پھیر لیوے تو کیسا ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرجع احد فی ہبتہ الا الوالد من ولدہ والعائد فی
ہبتہ کالعائد فی قیئہ ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے کوئی شخص کسیکو کوئی چیز دیکر پھیر لیوے مگر باپ اپنے بیٹے کو اگر دیکر پھیر لیوے تو
مضائقہ نہیں کیونکہ دیے ہوئے چیز پھیر لینے والا قے کرکے چاٹ لینے والے کی مانند ہے **عن** ابن عباس

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لرجل یعطی عطیۃ ثم یرجع فیہا الا الوالد فیما
یعطی ولدہ ومثل الذی یعطی عطیۃ ثم یرجع فیہا کمثل الکلب اکل حتی اذا شبع قاء
ثم عاد فی قیئہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز کسی
آدمی کو جو بخش دیوے کسی کو کوئی چیز یہہ کہ پھر لے لیوے اوس سے وہ دی ہوئی چیز کو مگر باپ اپنے بیٹے کو
کوئی چیز دیکر پھیر لیوے اوس سے تو جائز ہے اوس کے لیے یہ بات اور فرمایا آپ نے دیکر پھیر لینے والے کی مثال
ایسی ہے جیسے کہ کتا کھاتا چلا جاتا ہے جب اوسکا پیٹ بھر جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے پھر کھا لیتا ہے وہ اپنی قے کو

عن طاؤس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لاحد ان یہب ہبۃ ثم یرجع فیہا
الا من ولدہ قال طاؤس کنت اسمع وانا صغیر عائد فی قیئہ فلم ندر انہ ضرب لہ مثلا
قال فمن فعل ذلک فمثلہ کمثل الکلب یاکل ثم یقیء ثم یعود فی قیئہ ترجمہ طاؤس سے روایت
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز ہے کسی کو یہ بات کہ بخشش کرے اور پھیر لیوے اوس کو سوائے باپ کے
کہ وہ اپنے بیٹے سے پھیر سکتا ہے اور طاؤس بیان کرتے ہیں میں نے سنا تھا اور میں اون دنون چھوٹا تھا اور وہ لفظ
جو میں نے سنا تھا عائد فی قیئہ تھا نہیں معلوم آپ نے یہہ مثل بیان فرمائی تھی اوس شخص کے لیے یا نہیں اور وہ یہہ ہے

بہر حرکو بی کرے یہ کام بس مثل اوس کے مثال کتے کی ہے کہ کہاتا ہی پھر قے کر دیتا ہے پھر کہا لیتا ہے اوس قے کو

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ لِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عبداللہ بن عباس کی روایت

جو اس بیان مین ہے اوس کے اختلاف کا بیان ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَرْجِعُ فِيْ قَيْئِهٖ فَيَاْكُلُهٗ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر پھیر لینے والا کتے کی مانند ہے کیونکہ کتا اوگل دیتا ہے اپنے کہائے ہوئے کو پھر کہا لیتا ہے اوس کو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ فَاَكَلَهٗ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر جو پھیرتا ہے اوس کی مثل ایسی جیسی کتے کی مثل ہے قے کرتا ہی اور آپ اپنی قے کو کہا لیتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر پھیر لینے والا کتے کی مانند ہے کتے کا کام ہے قے کرنا اور اوس کو کہا لینا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی دی ہوئی چیز کو لوٹا لینے والا قے چاٹنے والے کی مانند ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ ترجمہ اوپر گذر چکا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بری مثال ہمارے لیے نہین دیکر لینے والا اپنی چیز کو اپنی قے کو کہا لینے والے کی مانند ہے ف یعنی مسلمان کو چاہیے کہ بری شی سے اپنی مشابہت نہ پیدا کرے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الرَّاجِعُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ فِيْ قَيْئِهٖ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین چاہیئے ہمارے لیے بری مشابہت پھیر لینے والا دیکر اپنی چیز کو کتے کی مانند ہے قے کے کہانے مین اپنے جیسا کتا اوگلی ہوئی چیز کو کہا جاتا ہے ایسی ہی دیکر پھیر لینے والا بھی ہوا

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى طَاؤُسٍ فِي الرَّاجِعِ فِيْ هِبَتِهٖ

ذکر اوس اختلاف کا جو راویون نے طاؤس کی روایت مین کیا ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

ص عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ ترجمہ اوپر گذر چکا

علیہ وسلم نے مثل اوس کی جو دیکر پھیر لیوے اپنی بخشی ہوئی چیز کو ایسی ہی جیسے مثل کتے کی کتا کرتا ہے اور قے کرتا ہے اور پہر اوسی قے کو دوبارہ کہا لیتا ہے

کتاب الرقبی

کتاب رقبے کے بیان میں

عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الرقبی جائزۃ ترجمہ زید بن ثابت رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے جائز ہے ف رقبی یعنے زمین یا گھر دیدیوے کوئی آدمی کسی کو اس شرط پر اور یہہ کہکر کہ اگر پہلے مین مرجاؤن تو یہہ میرا مکان مثلاً تو لے لینا اور اگر تو مرگیا تو پہر یہہ مکان اپنا واپس لے لونگا عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل الرقبی للذی ارقبہا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے کا مالک اوسی کو کیا جسکو دی تھی وہ چیز مالک نے ف کیونکہ یہہ ہبہ تھا اور ہبہ مین رجوع کرنا البتہ منع ہے عن ابن عباس قال لا رقبی فمن ارقب شیئا فہو سبیل المیراث ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی کہا اونہون نے رقبے کرنا نہین چاہیے پہر جس کسی نے رقبے کیا اوس کا راستہ میراث کا ہے ف یعنی رقبی لینے والے کے وارثون کو میراث مین دیا جاویگا

ذکر الاختلاف علی ابی الزبیر

اس حدیث مین جو ابی الزبیر پر اختلاف بیان کیا گیا ہے اوسکا ذکر ہے عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترقبوا اموالکم فمن ارقب شیئا فہو لمن ارقبہ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مالونکا رقبے نہ کیا کرو پہر جو کوئی رقبے کرے کسی شے کا تو وہ شے جسکے لیے رقبے کیا گیا اوسی کے ہوگئے عن ابن عباس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری جائزۃ لمن اعمرہا والرقبی جائزۃ لمن ارقبہا والعائد فی ہبتہ کالعائد فی قیئہ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری جائز ہی اور ہوجاتا ہی اوسکے لیے جسکو دیا جاتا ہے اور رقبے ہوجاتا ہے اوسکا جسکیو اسطے رقبے کیا گیا لوٹا لینے والا دی ہوئی چیز کو ایسا ہی جیسے قے کرکر کہا لینے والا ف عمری اسکو کہتے ہین کسیکو گھر وغیرہ کچھہ دینا یہہ کہکر کہ تمام عمر کے لیے دیا تمکو یہہ گھر یا زمین عن ابن عباس قال العمری والرقبی سواء ترجمہ ابن عباس رض کا قول ہے کہ عمرے اور رقبے دونو برابر ہین ف اور بعض لوگون کے نزدیک عمری مین اور رقبے مین فرق ہے اور وہ فرق یہہ ہے عمرے کر دینا کسی گھر یا زمین کا مالک کر دینا ہے اور رقبے کرنا ایسا ہے جیسا کسی کو کوئی چیز مانگی ہوئی دیدینا وہ مانگ کرلیجانے والا اوس سے اپنا کام کرلیتا ہے اور وہ چیز دینے والے کی ہوتی ہے ابن عباس رض کے نزدیک دونون برابر ہین فرق کچھہ نہین عن ابن عباس قال لا تحل الرقبی ولا العمری فمن اعمر شیئا فہو لہ ومن ارقب شیئا فہو لہ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی کہ اونہون نے کہا رقبے درست نہین ہے یعنی کسیکو گھر یا زمین دینا اس شرط سے کہ اگر دینے والا پہلے مرجاوے

تو وہ اس دیےری کے مالک ہو جاویگا اور جو لینے والا پہلے مرجاوے تو دینے والا اوسکو پھیر لیگا رقبے اس کو اسلیے کہتے ہین کہ اس مین ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر رہتا ہے) اسی طرح جائز نہین عمری بھی ف عمرے اس کو کہتے ہین کوئی شخص دوسرے سے کہے مین نے تجھکو اپنا گھر عمر بھر کے واسطے دیا ت پھر فرمایا جو کوئی کسی شی کو عمرے کے طور پر دیوے پس وہ اوس کی ہی جسکو عمری دیا گیا اور جس شخص نے رقبے مین دی کوئی شئے تو وہ رقبے لینے والی کی ہو گئے ف اس حدیث سے مراد یہ ہی رقبے اور عمرے کرنا مخالف مصلحت کے ہے لیکن جب کر دیا پھر واپس لینا جائز نہین کیونکہ دینے کے بعد اوس کا ہو گیا جسکو دیدیا عن ابن عباس قال لا تصلح العمرى ولا الرقبى فمن اعمر شيئا او ارقبه فانه لمن اعمره وارقبه حيوته وموته ارسله حنظلة ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے مصلحت کی نہین عمرے کرنا اور رقبے کرنا پھر جسکو دی گئی کوئی چیز عمرے یا رقبے مین وہ چیز اوسی کی ہو گئی حیات مین اور موت مین حنظلہ نے اسکو مرسل کیا ہی ف آخر سند مین سے حدیث کے بعد تابعی کے اگر کوئی راوی گم ہو جاوے اوس حدیث کو مرسل کہتے ہین عن حنظلة انه سمع طاؤسا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل الرقبى فمن ارقب رقبى فهو سبيل الميراث ترجمہ حنظلہ سے روایت ہی کہ طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین رقبے کرنا پھر جس کسی کو رقبے کے طور پر کوئی چیز دی گئی اوسکا راستہ ہی میراث کا ف یعنے دینے والے کو اوس مین کچھ حق نہین بلکہ لینے والے کے وارثون کو دیا جاوے گا عن زيد بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرى ميراث ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے یعنے زمین یا گھر لینے والے کے وارثون کی میراث ہو جاتا ہے عن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرى للوارث ترجمہ زید رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری میراث ہے وارثون کی عن زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم العمرى جائزة ترجمہ زید بن ثابت رض سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کرنا جائز ہے عن زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العمرى للوارث ترجمہ اوپر گزر چکا ہے عن زيد بن ثابت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال العمرى للوارث ترجمہ اوپر گزرا

باب العمرى

باب عمری کرنیکے بیان مین عن زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العمرى هي للوارث ترجمہ زید بن ثابت رض سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے حق وارث کا ہے عن زيد بن ثابت ان رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی لِلْوَارِثِ ترجمہ زید بن ثابت رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عمری وارث کی ملک ہے عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْعُمْرٰی لِلْوَارِثِ ترجمہ زید بن ثابت رض سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا وارث کے لیے عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَعْمَرَ شَیْئًا فَھُوَ لِمُعْمَرِہٖ مَحْیَاہُ وَمَمَاتَہٗ وَلَا تُرْقِبُوْا فَمَنْ اَرْقَبَ شَیْئًا فَھُوَ سَبِیْلُہٗ ترجمہ زید
بن ثابت رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کیا کسی شے کو
عمرے تو وہ شے اوسی کی ہوگئی جسکے واسطے عمرے کیا جیتے اور مرے پر اوس کے اور فرمایا رقبے
مت کیا کرو اور جس آدمی نے رقبے کیا کسی چیز مین تو وہ اپنے راستے مین جاوے گی یعنے
رقبے کا جو حکم ہے اوسکے موافق عمل ہوگا وہ جسکو رقبے دیا ہے اوسی کی ہوجاوے گی اور شرط
پر عمل نہ ہوگا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَۃٌ ترجمہ
عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے جائز ہے ف
یعنے اگر کسی نے عمرے کیا تو جائز ہوجاوے گا اور وہی ہوئی چیز دوسرے کے ملک مین چلی
جاوے گی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰی جَائِزَۃٌ ترجمہ اوپر
گزرا عَنْ مَکْحُوْلٍ قَالَ اَبَتَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰی وَالرُّقْبٰی ترجمہ مکحول سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت رکھا عمرے اور رقبے کو ف یعنے بخشش کرنے
کے بعد اوسکے لوٹانے کا حکم نہ کیا بلکہ اوس بخشش کو قائم رکھا

ذِکْرُ اخْتِلَافِ الْفَاظِ النَّاقِلِیْنَ لِخَبَرِ جَابِرٍ فِی الْعُمْرٰی

جابر رض نے جو خبر اور حدیث کہ عمرے کے باب مین ذکر کی ہے اور ناقلین نے اس خبر کے جو اوس مین اختلاف کیا ہے اوس کا بیان
کیا جاتا ہے عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَھُمْ فَقَالَ الْعُمْرٰی
جَائِزَۃٌ ترجمہ عطا نے جابر رض سے روایت کی ہے کہ خطبے کے وقت فرمایا لوگون کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ عمرے جائز ہے یعنے نافذ ہوجاتا ہے کرنے کے بعد عَنْ عَطَاءٍ قَالَ نَھٰی
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمْرٰی وَالرُّقْبٰی قُلْتُ وَمَا الرُّقْبٰی قَالَ یَقُوْلُ الرَّجُلُ
لِلرَّجُلِ ھِیَ لَکَ حَیَاتَکَ فَاِنْ فَعَلْتُمْ فَھِیَ جَائِزَۃٌ ترجمہ عطا سے روایت ہے منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اور رقبے کرنے سے راوی نے اپنے استاد یعنے عطا رض سے
پوچھا رقبے کیا چیز اور کیا بات ہے اونہون نے فرمایا کوئی آدمی دوسرے شخص کو سے یہ چیز

تیری زندگی تک تیری ملک ہے اور تو ہی مالک ہے اسکا اسطرح دینا مکروہ نہ فرمایا پھر اگر کسی نے کسی کو اسطرح
کہکر دیدیا تو وہ چیز اوسکی ہوجاتی ہے جسکو اسطرح کہا عن عطاء عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال العمری جائزۃ ترجمہ اوپر بیچکا ہے عن عطاء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من اعطی شیئا حیاتہ فہو لہ حیاتہ وموتہ ترجمہ عطا سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس آدمی نے دی کوئی چیز کسی کو زندہ رہنے تک برت لینے کو وہ چیز اوس کی ہوگی زندگی مین اور مرنے
کے بعد بھی ف یعنے مرنے کے بعد لینے والے کے وارثون کی ہوجاوے گی وہ شئے لوٹا کر دینے
والے کو نہ پہونچائی جاوے گی عن عطاء عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترقبوا
ولا تعمروا فمن ارقب او اعمر شیئا فہو لورثتہ ترجمہ عطاء نے جابر رضہ سے روایت کی ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے مت کیا کرو اور عمرے کرنا اچھا نہین پھر جس کو رقبے دیا
جاوے گا یا عمرے کسی چیز مین تو وہ چیز اوس کے وارثون کی ہوجاوے گی ف یعنی پہلے اوس
چیز کا مالک وہ شخص ہوجاتا ہے جسکو دیجاتی ہے اور اوس کے مرنے کے بعد اوس چیز کے مالک اوس کے
وارث ہین الغرض وہ عمرے یا رقبے مین دی ہوئی چیز لوٹ نہین سکتی سدا کو لینے والے کی ملک ہوجاتی ہے
عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عمری ولا رقبی فمن اعمر شیئا او
ارقبہ فہو لہ حیاتہ ومماتہ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ عمرے کرنا چاہیے اور نہ رقبے کرنا اچھا ہے پھر جس کسی نے عمری یا رقبے کیا تو پھر وہ شئے اوس کی ہوگئی ہمیشہ
کو مرے وہ آدمی جس کو دی ہے وہ چیز یا جیتا رہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا عمری ولا رقبی فمن اعمر شیئا او ارقبہ فہو لہ حیاتہ ومماتہ ترجمہ ابن عمر رضہ سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ رقبے ہے اور نہ عمرے پھر جس نے کیا عمرے کسی چیز مین یا
رقبے پھر وہ اوسی کا ہوگیا جیتے اور مرے جسکے لیے کیا گیا وہ عمرے اور رقبے عن ابن عمر
یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرقبی وقال من ارقب رقبی فہو لہ ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے کرنے سے اور فرمایا جو کوئی رقبے مین دے
کسی کو کوئی چیز تو وہ چیز اوسی کی ہوجاتی ہے جسکو دی عن جابر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من اعمر شیئا فہو لہ حیاتہ ومماتہ ترجمہ کئی بار اوپر گزر چکا ہے عن جابر قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار امسکوا علیکم اموالکم لا تعمروہا فانہ من
اعمر شیئا فانہ لمن اعمرہ حیاتہ ومماتہ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ای انصاری لوگو رکہو اپنے مال کو اپنے پاس عمرے نہ کرو اپنے مال مین پہر جو عمرے کریگا کسی چیز مین وہ چیز دوسرے کی ہوجاوےگی زندگی میں اور مرنے کے بعد عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ وَلَا تُعْمِرُوْهَا فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَبَعْدَ مَمَاتِهٖ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگو سنبہال رکہو اپنے مالون کو اور مت عمرے کیا کرو اون مالون مین پہر جو کوئی عمرے کریگا کسی چیز مین دوسرے کے لیے اوسکی زندگی بہر کیواسطے وہ چیز اوسی کی ہوئیگی جبتک جیتا رہے وہ اور مرنے کے بعد بہی وہ چیز اوس کی ہے ف اس کے فرمانے سے یہہ غرض ہے کہ لوگ آگاہ ہوجاوین کہ عمرے ایک ہبہ اور بخشش ہے جو صحیح اور کامل طور پر زمانے ماضی مین ہوچکی اور جسکو بخشش کی وہ اوس چیز کا مالک بہی پوری طور پر ہوگیا ہے بخشش کرنے والے کو وہ چیز پہر نہین اسکتی جب یہہ بات لوگون کو معلوم کرادے اب اِس کے بعد جسکا جی چاہے وہ عمرے کرے جسکا جی چاہے نہ کرے یہہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو اسواسطے جتادے کہ لوگ اسکو عاریت نہ سمجہین عَنْ جَابِرٍ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرُّقْبٰى لِمَنْ اُرْقِبَهَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبے اوسکا ہی جس کے لیے رقبہ کیا گیا عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے ہوجاتا ہے اوس کے لوگون کا جسکو دیا گیا اور رقبے کے مالک بہی اوسی کے لوگ ہوتے ہین ف یعنی دینے والا اور اوس کے وارث اوس شخص سے نہین لے سکتے جیتے جی تو اوس کے قبضے مین رہیگی وہ چیز جسکو بخشش دی تہی اور اوس کے مرنے کے بعد اوس کے وارث لیوینگے پہر دینے والا کیونکر لے سکتا ہے اوسکو اور یہہ بات بہی یاد رکہنا چاہیے عمرے تین قسم کا ہوتا ہے - ایک تو یہہ ہے کہ دینے والا کہے مین نے یہ چیز تجہکو دی تیری زندگی تک اور تیرے مرنے کے بعد تیرے وارثون کو دی اسمین کسی کا بہی خلاف نہین سب کے نزدیک وہ شخص ۔ اور اوس کے وارث مالک ہوجاتے ہین اِس چیز کے اگر اوسکا کوئی وارث نہ ہوگا تو وہ مال بیت المال مین داخل ہوجاویگا اور اگر دینے والے نے یہہ کہکر دیا کہ تیری زندگی تک دیتا ہون یہہ گہر تجہکو اکثر علماء کے نزدیک اسکا حکم بہی اول کی مانند ہے اور بعضون کے نزدیک اول کی مانند نہین بلکہ دینے والا پہر اس گہر کو واپس لے سکتا ہے لیکن یہہ قول زیادہ معتبر نہین اور تیسری قسم یہہ ہے کہ دینے والا کہے دوسرے شخص کو یعنی جسکو دیتا ہے اور بخشش کرتا ہے اوسکو یون کہکر دیوے کہ تیری زندگی بہر کے واسطے یہہ گہر مین نے تجہکو دیا اور تیرے مرنے کے بعد یہہ گہر میرا ہوجاوےگا اور اگر مین مرگیا تو میرے وارثونکا ہوجاوےگا صحیح قول لوگون کا یہہ ہے کہ یہہ بہی اول کے مانند ہے یعنی دینے والے

کیطرف نہین ہوسکتا وہ گھر بلکہ لینے والے کا ہو گیا اور اوس کے بعد وارثون کا ہو جاوے گا اوس کے مرنے کے بعد اور دینے
والے نے زندگی کی جو شرط لگائی وہ فاسد ہے قابل اعتبار کے نہین

ذكر الاختلاف على الزهري فيه ذکر اوس اختلاف کا جو زہری پر بیان کیا گیا ہے اس خبر مین

عن الزهري عن عروة عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أعمر عمرى فهي له ولعقبه يرثها من عقبه
ترجمہ زہری نے عروہ سے اور عروہ نے جابر رض سے روایت کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے
عمرے کیا کسی کے لیے وہ چیز اوسکی ہو گئی اور اوس کے بعد اوس کے وارثون کی ہے جو اوس کے پیچھے رہ
گئے ہین عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرى لمن أعمرها هي له ولعقبه
يرثها من يرثه من عقبه ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اوس
کے لیے ہے جسکے لیے عمرے کیا گیا اور اوس کے پچھلون کے لیے وارث اوس عمرے کا وہ ہے جو وارث ہو گا اوس
کے مال کا اوس کے پیچھے عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العمرى لمن أعمرها هي
له ولعقبه يرثها من يرثه من عقبه ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عمرے اوس کے لیے ہے جس کے لیے عمرے کیا گیا ہے اور عمرے مین جو چیز اوس کو ملی ہے اوس کی ہے اور اوس
کے بعد اوس کی ہے جو وارث پیچھے رہ جاویگا اوس کے اور جو کوئی اوس کے مال کا وارث ہوگا وہی اوس عمرے کا
بھی وارث ہے عن عبد الله بن الزبير أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيما رجل أعمر رجلا
عمرى له ولعقبه فهي له ولمن يرثه من عقبه موروثة ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر رض سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی کسی آدمی کو عمرے مین دے کوئی چیز اوسکو اور اوسکے پیچھے رہ جانے
والے کو تو وہ بخشش مین آئی ہوئی چیز اوس کے ملک ہے جسکو دی مالک نے اور پھر اوس کی ہے جو کوئی وارث
ہوگا اس بخشش لینے والے کا عن جابر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أعمر
رجلا عمرى له ولعقبه فقد قطع من قوله حقه وهي لمن أعمر ولعقبه ترجمہ جابر رض سے
روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے عمرے مین دی اپنی چیز دوسرے آدمی
کو اور اوس کے وارثون کو اوس نے اپنے بات سے اپنی حق کو مٹایا اوس کے کہنے سے وہ چیز اوس کی ہوگئی
اور اوس کے پچھلون کی عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيما رجل أعمر عمرى
له ولعقبه فإنها للذي يعطاها لا ترجع إلى الذي أعطاها لأنه أعطى عطاء وقعت فيه
المواريث ترجمہ جابر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی عمرے کرے کسی کے
لیے اور اوس کے پیچھے رہنے والون کے لیے یعنے اوس کے وارثون کے لیے البتہ اوس چیز دی ہوئی کا مالک

ہوجاتا ہے وہ لینیوالے کی نہیں لوٹ سکتی وہ چیز دینے والے کی طرف اس واسطے کہ اوس نے ایسی بخشش کی ہے
کہ اوس مین میراث ہوگئی ہے لینے والے کے وارثون کے عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قضی انہ من اعمر رجلا عمری له ولعقبه فانها للذی اعمرها یرثها من صاحبها الذی
اعطاها ما وقع من مواریث اللہ وحقہ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس شخص نے دیا کسی کو کچھ عمرے کے طور پر اور مالک کر دیا اوسکو اور پچھلے وارثون کو اوس عمرے
کا تو مالک ہو گیا وہ آدمی اوس چیز کا اب اوس کے وارث بموجب اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصون کے اوس
عمرے کو لیوینگے اور دینے والے کو کچھ نہ ملیگا عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی
فی من اعمر عمری له ولعقبه فهی له بتلة لا یجوز للمعطی منها شرط ولا ثنیا قال ابو سلمة
لانه اعطاها عطاء وقعت فیه المواریث فقطعت المواریث شرطه ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس آدمی کے مقدمے مین جس نے عمرے مین دی اپنی چیز
دوسرے آدمی کو اور اوس آدمی کے وارثون کو جو پیچھے رہ جاوین اوس کے مرنے کے اور وہ حکم یہ ہے
آپ نے فرمایا وہ بتہ ہے یعنے وہ ایسی بخشش اور عطیہ ہے جو دینے والے کو نہین مل سکتی اور دینے
والے کو جائز نہین کوئی شرط لگانا اوس مین اور نہ استثنا کرنا ابو سلمہ فرماتے ہین وہ عطیہ اس واسطے
نہین پھر سکتا کہ اس دینے والے نے ایسی طرح بخشا اور دیا ہے کہ اوس مین لینے والے کے وارثون کی میراث
ثابت ہو گئی ہے پھر قطع کر دیا وارثون نے اوسکی شرط کو ف یعنی اگرچہ وہ شرط لگا دے کہ پھر یہ چیز مین
لے سکتا ہون مگر وہ شرط لغو ہے کیونکہ اوس نے خود کہدیا کہ یہ عمرے ہے تیرے لیے اور تیری وارثون کے
لیے عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل اعمر عمری له ولعقبه فقال قد اعطیتکها
وعقبک ما بقی منکم احد فانها لمن اعطیها وانها لا ترجع الی صاحبها من اجل انه اعطاها
عطاء وقعت فیه المواریث ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی
نے عمرے کیا کسی کے لیے اور اوس کے وارثون کے لیے اور کہا اوس دینے والے نے دوسرے کو بخشا
مین نے تجھکو وہ گھر یا اور کچھ چیز اور بخشا تیرے پچھلون کے لیے جبتک اون مین سے کوئی باقی رہے تو اب
وہ گھر اوس کا ہو گیا جسکو دیا اوس دینے والے سے اب وہ نہین پھیر سکتا ہے دینے والے
کیطرف اس واسطے کہ اوس دینے والے نے اسطور پر بخشش کی کہ واقع ہو گئی ہین اوس مین میراثین ف
یعنے ترکے مین وارثون کو مل گیا اب اوسکا پلٹنا دینے والے کی طرف ممکن نہین عن جابر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالعمری ان یهب الرجل للرجل الهبة ولعقبه ویستثنی ان

حَدَثٌ بِكَ حَدَثٌ وَبَقِيَتْ تَمُوتُ وَإِنَّ عَقِبِي إِنَّهَا لِمَنْ أَعْطِيَهَا وَلِعَقِبِهِ ترجمہ جابر رضؓ سے روایت
ہی حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کے باب مین اگر بخشدے کوئی شخص کسیکو کچھ چیز اور مالک
کرے اوس چیز کا اوس آدمی کو اور اوس کے پیچھے رہ گیون کو اور استثنا کرے یون کہکر اگر آوے تیرے
اوپر کوئی حادثہ یا پیچھلون پر تیرے اوسوقت وہ چیز میری ہے اور میرے پیچھے رہ جانے والون کی
اس طرح کہکر دینے اور شرط لگا لینے پر یہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بخشش مین دی گئی چیز کا
کا مالک ہو گیا وہ دوسرا آدمی جسکو وہ چیز بخشدی اور مالک ہو گئے اوس چیز کے اوس دوسرے آدمی
کے جو وارث ہین وہ یعنی باوجود استثنا کرنے اور شرط لگانے کے بھی اوسنے دیا کہ مالک کو وہ چیز
پھر پلٹ نہین سکتی عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ ترجمہ
جابر رضؓ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے اوس آدمی کا ہو جاتا ہے جسکو بخشش کیا گیا عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُمْرٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کرنا اچھا نہین لیکن جس کسی نے عمرے مین
دے دی کوئی چیز بس وہ چیز اوسی کی ہو گئی جسکو دی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جس آدمی نے عمرے کیا کسی چیز مین وہ چیز اوسی کی ہو گئی جسکو دی مالک نے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ قَضٰى نَبِيُّ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ ترجمہ
قتادہ سے روایت ہی کہ حسن کہتے تھے کہ عمرے جائز ہی یعنی جسکے لیے عمرے کیا جاتا ہے وہ چیز اوسی کی ہو
جاتی ہے عَنْ قَتَادَةَ قَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّمَا الْعُمْرٰى إِذَا أُعْمِرَ وَعَقِبُهُ مِنْ بَعْدِهِ فَإِذَا لَمْ يَجْعَلْ
عَقِبَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَانَ لِلَّذِي يَجْعَلُ شَرْطَهُ ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہا زہری نے عمرے جب دیا
جاوے کسی کو اوسکی زندگی بھر اور بعد اوس کے اوس کے وارثون کو تو پھر وہ دینے والے کیطرف نہ پھریگا اور
جو اوسکی وارثون کے لیے نہ کہے تو شرط کے موافق عمل ہوگا یعنے دینے والے کو مل سکتا ہے عَنْ
قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ الْخُلَفَاءُ لَا يَقْضُونَ بِهَا قَالَ

عَطَاءٌ قَضٰى بِهَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ ترجمہ قتادہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے عطا بن ابی رباح سے
اونہون نے بیان کیا کہ جابر بن عبداللہ نے حدیث سنائی مجھکو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عمرے جائز ہے ف یعنے جیسا عمرے دینے والا شرط کرے اوسی کے موافق عمل ہوگا ت قتادہ زہری
سے سنکر بیان کرتے ہین کہ خلفا نے اس کے موافق حکم نہین کیا یعنے ابوبکر اور عمر نے عمرے کے جواز کا
حکم نہین دیا۔ مگر عطا کہتے ہین کہ عبدالملک بن مروان نے اسکے موافق حکم دیا ف عبدالملک بن مروان
بنی امیہ مین سے ایک خلیفہ تہا اوس نے عمرے کے جائز ہونے کا فتوے دیا مگر خلفائے راشدین نے
عمرے کو ناجائز کہا اور وہی صحیح ہے عَطِيَّةُ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا عورت
اپنے خاوند کے بے پوچھے کسی کو کچھہ دیوے اوسکا بیان ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْزُ لِامْرَأَةٍ هِبَةٌ فِيْ مَالِهَا
اِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص یہ روایت بیان کرتے ہین فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز عورت کو ہبہ اور بخشش کرنا اپنے مال مین سے اوس وقت
کہ جسوقت مالک ہوگیا مرد اوسکی عصمت کا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ لَا يَجُوْزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ
اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے جب فتح کیا مکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہڑے ہوئے آپ خطبہ پڑہنے کو اور بیان کیا آپنے خطبے مین نہین جائز کسی عورت کو کہ بخشے
کسی کو کچھہ بے حکم اپنے خاوند کے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ ثَقِيْفٍ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُمْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ
كَانَتْ هَدِيَّةً اِنَّمَا يُبْتَغٰى بِهَا وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ وَاِنْ
كَانَ صَدَقَةً فَاِنَّمَا يُبْتَغٰى بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوْا لَا بَلْ هَدِيَّةٌ فَقَبِلَهَا مِنْهُمْ
وَقَعَدَ مَعَهُمْ يُسَائِلُهُمْ وَيُسَائِلُوْنَهٗ حَتّٰى صَلَّى الظُّهْرَ مَعَ الْعَصْرِ ترجمہ عبدالرحمن بن علقمہ
سے روایت ہے آئے ایلچی ثقیف کے (نام ایک قبیلے کا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اونکے
ساتہہ کچھہ تحفہ بھی تہا آپنے فرمایا اون سے یہہ تحفہ ہے یا صدقہ یعنے خیرات ہے اگر یہہ تحفہ ہے تو اس
مین خوشنودی ہے اللہ کے رسول کی اور حاجت روائی کی چیز ہے اور اگر صدقہ یعنے خیرات ہے
تو اوس مین خوشنودی ہے اللہ عزت اور بزرگی والے کی اون ایلچیون نے یہہ سنکر عرض کیا نہین
یہہ صدقہ نہین بلکہ ہدیہ اور تحفہ ہے آپ نے اوسوقت اوسکو قبول فرمایا اور بیٹہے آپ اون کے پاس باتین

گر رہنے لگے اون سے اور وہ لوگ سونگ رہنے لگے آپ سے یہانتک کہ پڑھی ظہر اور عصر کی نماز ملا کر ف اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ ہدیہ اور صدقہ مین یہ فرق ہے جو کچھ آپنے فرمایا تمیز ہدیہ اور تحفہ انسان کی خوشی اور اپنی
اُلفت اور روائی کے لیے ہوتا ہے اور صدقہ اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے دیا جاتا ہے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ
ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین چاہتا ہون
کسی کا ہدیہ اور تحفہ قبول نکرون مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا ف کیونکہ یہ لوگ عالی ہمت
ہوتے ہین ایک گنوار نے آپکو ایک اونٹ تحفہ دیا آپنے اوسکو چھ اونٹ دیے جب بھی وہ ناخوش رہا تب آپنے
یہ حدیث فرمائی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَحْمٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيْلَ تُصُدِّقَ
بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ ۔ اٰخِرُ كِتَابِ الرُّقْبٰى وَالْعُمْرٰى
ترجمہ انس رض سے روایت ہے دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک روز گوشت آپنے فرمایا کیسا ہے یہ
گوشت لوگون نے یعنے گھر والون نے عرض کیا کہ بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا تھا یہ سنکر آپنے فرمایا صدقہ
بریرہ کیواسطے تہا ہمارے لیے ہدیہ ہے ۔ تمام ہوئی کتاب جو رقبی اور عمرے کے بیان مین تھی ❊

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

کتاب قسمون اور نذرون کے بیان مین عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنٌ يَّحْلِفُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَ مُقَلِّبِ
الْقُلُوْبِ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ کیساتھ قسم کہایا
کرتے تھے یعنے قسم ہے مجھکو اوس کی جو دلون کا پھیرنے والا ہے اَلْحَلْفُ بِمُصَرِّفِ
الْقُلُوْبِ مصرف القلوب کے لفظ کی قسم کہانے کا بیان عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهَا لَا وَ مُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ ترجمہ سالم اپنے باپ سے
روایت کرتے ہین تھی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ کے کہنے کے ساتھ یعنی نہ
نہین قسم ہے دلون کے پھیرنے والے کی ف دلون کا پھیرنے والا اللہ ہے اَلْحَلْفُ بِعِزَّةِ
اللّٰهِ تَعَالٰى اللہ تعالی کی عزت کی قسم کہانے کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ
اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ
اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ
لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ

أن لا يدخلها أحد قال اذهب فانظر إلى النار وإلى ما أعددت لأهلها فيها فنظر إليها فإذا هي يركب بعضها بعضا فرجع فقال وعزتك لا يدخلها أحد فأمر بها فإذا هي قد حفت بالشهوات فرجع وقال وعزتك لقد خشيت أن لا ينجو منها أحد إلا دخلها

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیدا کیا اللہ تعالی نے جنت کو اور آگ کو بھیجا جبرئیل علیہ السلام کو بہشت کیطرف اور فرمایا کہ دیکھ اوسکو اور دیکھ کیا کیا تیار کیا ہے ہمنے جنت والون کے لیے اوس مین جبرئیل علیہ السلام نے آکر دیکھا اوسکو پھر جاکر جناب باری مین عرض کیا کہ قسم ہے تیری عزت کی وہ ایسی چیز ہے جو کوئی سنیگا اوسکا حال داخل ہوئے بغیر نہ رہیگا یعنی ہر کوئی اوسی مین داخل ہوگا پھر حکم ہوا اوس کیواسطے وہ ڈھانپ دی گئی مشکل اور ناپسند باتون سے پھر حکم کیا جبرئیل علیہ السلام کو اب پھر جاکر دیکھ جنت کو اور اوس چیز کو جو جنت مین تیار کی گئی ہے جنتیون کے لیے اوس مین پھر جاکر دیکھا جب جبرئیل علیہ السلام نے بہشت کو تو ڈھانپی ہوئے پایا اوسکو مکروہ اور ناپسند چیزون سے ف مکروہ اور ناپسند چیزون سے مراد وہ نیک کام ہین جنکا کرنا نفس کو نہایت ناگوار اور مشکل ہوتا ہے جبتک نفس کو نہ مارے جنت ملنا دشوار ہے دنیا دارون کو جنتیون کے کام برے معلوم ہوتے ہین اور بہشتی لوگون کی وضع اور معیشت سے یہ لوگ چڑتے ہین خصوصا اس تیرہوین صدی مین کسقدر مسلمان بر فاسقون اور کافرون کا زور ہے خدا پناہ مین رکھے ہزارون علم والے کافرون کی چال پسند کرتے ہین اور دوسرون کو بھی اپنے ساتھ ہلاکت مین لیے جاتے ہین ت پھر آکر جناب باری مین عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی اب تو اسکا یہہ حال ہے کہ مجھے خوف ہوا اس بات کا شاید کوئی بھی نہ جاوے گا اوس مین اور کے بعد حکم ہوا جا دیکھ آگ یعنے دوزخ کو اور اوس تیاری کو جو دوزخیون کے لیے کی گئی ہے وہان آکر دیکھا جبرئیل علیہ السلام نے چڑھی جاتی ہے ایک پر ایک ف یعنے اوس مین نہایت شدت اور حدت ہے اوس کے زور اور حدت سے ایک پر ایک غالب ہوتی جاتی ہے اوسمین جانا مشکل ہے ت جبرئیل علیہ السلام نے آکر عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی اوس مین کوئی نہ جاوے گا پھر جناب باری کا حکم ہوا تو فورا ڈھانپ دی گئی دل لگی چیزون سے پھر جاکر جبرئیل علیہ السلام نے اوسکو دیکھا اور عرض کیا جناب باری مین قسم ہے تیری عزت کی اب اوسکی حال کو دیکھکر یہہ خوف ہوا مجھکو اوس مین جانے بغیر ایک بھی باقی نہ رہے گا ف کیونکہ دوزخ مین جانے کے کام نفس کو نہایت بھلی اور لذت دار معلوم ہوتی ہین پھر ہر شخص اون کامون مین پھنس جاتا ہے مگر وہی شخص جسکو اللہ بچا دے اس حدیث کے یہان لانے سے مقصود یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے قسم کہائی اللہ جل جلالہ کے عزت کی تو معلوم ہوا کہ یہ قسم جائز ہے

التشديد في الحلف بغير الله

اللہ کے نام کے سوا کی قسم کہانے پر شدت کرنیکا بیان عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلَا یَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَکَانَتْ قُرَیْشٌ تَحْلِفُ بِاٰبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہایا کرے تو اللہ کے نام کے سوا کی قسم نہ کہایا کرے اور قریش کی عادت تھی اپنے باپون کے نام پر قسم کہانے کے آپ نے منع کیا کہ باپون کی قسم مت کہایا کرو عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کرتا ہے تم کو اللہ تعالے باپون کی قسم کہانے سے فـ یعنی قسم کہانے مین غیر کے نام کو بندگی ہے خدا کے برابر اور غیر کے نام کی اتنی بزرگی کرنا کفر ہے اسی واسطے علما نے کہا ہے غیر کی قسم کہانا کفر ہے

اَلْحَلْفُ بِالْاٰبَاءِ باپون کی قسم کہانے کا بیان عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مَرَّةً وَّهُوَ یَقُوْلُ وَاَبِیْ وَاَبِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاکِرًا وَّلَا اٰثِرًا ترجمہ سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ حضرت عمر سے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے ایکبار وابی وابی کا کلمہ یعنی باپ کی قسم مجھکو باپ کی قسم مجھکو آپ نے اولٹکر فرمایا اللہ منع کرتا ہے تم کو باپ کی قسم کہانے سے حضرت عمر کہتے ہین اللہ کی قسم یہ مسئلہ سننے کے بعد مین نے پھر کبہی باپ کی قسم نہین کہائی نہ اپنے سے نہ کسی اور سے نقل کرکے عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاکِرًا وَّلَا اٰثِرًا ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ منع کرتا ہے تم کو اپنے باپون کی قسم کہانے سے حضرت عمر نے کہا قسم خدا کی جبسے مین نے یہ سنا تو پھر مین نے قسم نہین کہائی باپون کی نہ اپنی طرف سے نہ اور کسی کی بات نقل کرکے عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَنْهَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاکِرًا وَّلَا اٰثِرًا ترجمہ اور گزرا

اَلْحَلْفُ بِالْاُمَّهَاتِ ماؤن کی قسم کہانے کا بیان عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِکُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم نہ کہایا کرو باپون کی اور ماؤن کی اور شریکون کی یعنی بتون کی اور اللہ کے سوا کسی کی قسم نہ کہایا کرو اور اللہ کی قسم بہی کہاؤ تو سچی کہایا کرو

باب من حلف بملة سوى الاسلام اسلام کے سوا اور کسی ملت اور دین کی قسم کہانے کے بیان مین

عن ثابت بن الضحاک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بملة سوى الاسلام کاذبا فھو کما قال قال قتیبة فی حدیثہ متعمدا و قال یزید کاذبا فھو کما قال ومن قتل نفسہ بشیء عذبہ اللہ بہ فی نار جہنم ترجمہ ثابت بن ضحاک رض سے روایت ہے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے کسی ملت اور دین کی سوائے دین اسلام کے جہوٹی قسم وہ آدمی ویسا ہی ہوگا جیسے قسم کہائی اوس نے ف مثلا کسی نے کہا اگر مین یہہ کام نہ کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام کا یا پیغمبر سے یا قرآن سے نعوذ باللہ اور جہوٹا ہوگیا اپنے قسم مین یعنی جس کام پر اوس نے قسم کہائی تہی وہ کام بہی نہ کیا تو وہ اپنے کہے کے موافق ہوگیا وہی جو اوس نے کہا تہا ف اور جسنے مار ڈالی اپنی جان کسی چیز سے عذاب کریگا اللہ تعالے اوسکو اوسی چیز سے جیسے اوس نے اپنے تئین مار ڈالا تہا دوزخ مین ذاکر ف جیسا کسی نے اپنے تئین ہلاک کیا چہرے سے تو عذاب کیا جاویگا اوسکو قیامت کے دن وسی چہری سے اسطور پر کہ وہی جاوے گی اوس کے ہاتھ مین وہ چہرا اور کاٹے گا اپنے تئین ہمیشہ جبتک خدائے تعالے چاہے ف اور بیان کیا قتیبہ نے جو استاد ہین مصنف کے اپنے حدیث مین لفظ متعمدا کا بیچ کاذبا کی جگہہ اور معنے متعمدا کے قصدا اور جان کر خلاف کیا اپنے قسم کا اور یزید جو دوسری استاد ہین مصنف کے اس حدیث کی سند مین اونکی روایت مین کاذبا کا لفظ ہے یعنے اسلام کے سوا کی قسم کہائی اور پہر جہوٹا ہوگیا اپنی قسم مین تو وہی ہوجاوے گا جو جوس نے اپنے کو ٹہرایا تہا علما نے کہا ہے کہ یہ بطریق تہدید کے ہے کافر نہ ہوگا بلکہ یہود وغیرہ بولنے کا گناہ دیوے

عن ثابت بن الضحاک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف بملة سوى الاسلام کاذبا فھو کما قال ترجمہ ثابت بن ضحاک رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے کسی دین اور ملت کے سوائے اسلام کے اور جہوٹا ہو اوس قسم مین پہر وہ وہی ہے جو اوس نے اپنے تئین ٹہرایا

باب من حلف بالبراءة من الاسلام قسم کہانا اسلام سے بیزار ہونے کے

عن عبد اللہ بن بریدة عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال انی بریء من الاسلام فان کان کاذبا فھو کما قال وان کان صادقا لم یعد الی الاسلام سالما ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہے مین بری ہون اسلام سے اگر وہ جہوٹا ہے تو ویسا ہی ہے جیسا اوس نے اپنے تئین ٹہرایا اور اگر وہ سچا ہے بہی نہ پہریگا اسلام کیطرف سلامت ف یعنی گناہ سے تب بہی خالی نہین کیونکہ

بہتر ہونا اسلام سے اپنے زبان سے قبول کیا **اَلْحَلْفُ بِالْكَعْبَةِ** کعبہ کے قسم کہانے کا بیان عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ جُهَيْنَةَ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَاِنَّكُمْ تُشْرِكُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَتَقُوْلُوْنَ وَالْكَعْبَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يَحْلِفُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَيَقُوْلُ اَحَدُهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ ترجمہ ایک عورت جہینہ کے قبیلے کی روایت کرتی ہے آیا ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا تم اللہ کے لیے شریک ٹہراتے ہو اور تم شرک کرتے ہو اور کہتے ہو تم ماشاء اللہ وشئت یعنی جاہے اللہ اور چاہو تم اور کہتے ہو تم لوگ والکعبۃ یعنی قسم ہے کعبے کی پھر حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو جس وقت تم ارادہ کرو قسم کہانے کا تو ورب الکعبۃ کہا کرو یعنی قسم ہے کعبے کے رب کی اور اگر کوئی کہنا چاہے ماشاء اللہ تو اوس کے بعد ثم شئت کہا کرے وشئت نہ کہا کرے **ف** کوئی شخص ہو اچھی بات کہے تو قبول کرنا چاہیے اوس یہودی کا کہا سنا آپنے اور لوگون کو حکم کر دیا والکعبۃ کے جگہ ورب الکعبۃ کہا کرین اسکے معنے یون ہوئے یعنے قسم ہے کعبے کے خدا کی اب وہ لفظ درست ہو گیا اور ماشاء اللہ وشئت کہا کرتے تھے اسکے معنے وہ بات کہ اللہ چاہے اور تم چاہو اس کلمہ مین ذرا سوء ادب تہا آپنے اتنا سوء ادب بھی گوارا نہ کیا اور فرمایا کہ ماشاء اللہ ثم شئت کہا کرو وہ بات جو چاہے اللہ تعالے اور اوس کے بعد تیرا چاہنا بھی ہو **اَلْحَلْفُ بِالطَّوَاغِيْتِ** ہر ٹنگون یعنے جہوٹے معبودون کے قسم کہانے کے بیان مین

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِالطَّوَاغِيْتِ ترجمہ عبد الرحمان بن سمرہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت قسمین کہایا کرو باپون کی اپنے اور جہوٹے معبودون کی **اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ** لات کی قسم کہانے کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ترجمہ ابوہریرہ رضی روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے لات کی نام تہا ایک بت کا اوسکو چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ اور جو کوئی کہے اپنے ساتہہ والے کو آؤ جوا کہیلین اوسکو چاہیے کہ کچھ صدقہ کرے **اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى** لات اور عزّے کی قسم کہانے کا بیان **عَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نَذْكُرُ بَعْضَ الْاَمْرِ وَاَنَا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ لِيْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا قُلْتَ اِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ فَاِنَّا لَا نَرَاكَ اِلَّا قَدْ كَفَرْتَ فَاَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ

ثلاث مرات وتعوذ بالله من الشيطان ثلاث مرات واتفل عن شمالك ثلاث مرات ولا تعد له

ترجمہ مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے بیان کیا اون کے باپ نے ہم باتین کر رہے تھے لوگون مین اور اون دنون مین نیا نیا مسلمان ہوا تہا میرے منہہ سے نکلگیا باللات والعزی یعنے قسم ہے لات اور عزی کی مجھکو ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نے کہا بری بات کہی تو نے اچل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جاکر کہہ یہہ بات اور کہا اوس نے ہمارے نزدیک تو تو نے کفر کی بات کہی مصعب کے باپ کہتے مین ہم حضرت آپکے پاس اور بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ حال آپ نے فرمایا تو لا اله الا الله وحده تین بار کہہ لے اور اعوذ باللہ پڑہ ف یعنے اس گناہ کا یہی کفارہ ہے اور بہولے کر منہہ سے نکلجاوے تو اوس سے آدمی کافر نہین ہوتا لیکن برا کلمہ ہے ت اور فرمایا کہ تین بار اعوذ باللہ من الشیطان جب پڑہ چکے تو تین بار بائین طرف تہوک دے اور پہر کبہی ایسے قسم نکہائیو

عن مصعب بن سعد عن ابيه قال حلفت باللات والعزى فقال لي اصحابي بئس ما قلت قلت هجرا فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال قل لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير وانفث عن يسارك ثلاثا وتعوذ بالله من الشيطان ثم لا تعد

ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے اون کے باپ نے بیان کیا کہ مین نے قسم کہائی لات اور عزی کی میرے ساتہ والے نے سنکر کہا بری بات کہی تو نے اور فحش کلام ہے پہر آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا مین نے یہہ حال آپ کے روبرو آپ نے فرمایا لا اله الا الله وحده لا شریک له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير پڑہ کر تہوک اپنے بائین طرف تین بار اور اعوذ بالله من الشيطان پڑہ اور پہر ایسا نکریو یعنے ایسے قسم نکہانا اور لا اله الا الله کے معنے یہہ ہین یعنی نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ کے جو یکتا ہے اور اوسکی جوڑ کا کوئی نہین اوسی کی بادشاہت ہے سب جگہہ اور اوسی کو تعریف اور خوبی ہے ہمیشہ اور وہ ہر چیز پر قدرت اور حکومت رکہتا ہے

ابرار القسم

قسمون کے پورا کرنے کے بیان مین

عن البراء بن عازب قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بسبع امرنا باتباع الجنائز وعيادة المريض وتشميت العاطس واجابة الداعي ونصر المظلوم وابرار القسم ورد السلام

ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزون کا۔ اول تو اون مین سے پیچہے جانا جنازون کے اور بیمار کو پوچہنے کو جانا۔ اور چہینک کا جواب دینا یعنے جب چہینک دینے والا الحمد للہ کہے اوسوقت یرحمک اللہ کہنا یعنی رحم کرے اللہ تعالی تیرے پر اور دعوت اگر کوئی کرے قبول کرنا اور جسپر ظلم ہوا یا ہو رہا ہے اوسکی مدد کرنا جس طرح بن آوے اور

قصدون کو سچا کرنا اور سلام کا جواب دینا مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى خَيْرًا مِنْهَا
کسی نے قسم کھائی کسی چیز کے کرنے پر یا نہ کرنے پر بعد قسم کے اوسی کو خوب اور بہتر پایا تو کیا کرے وہ آدمی عَنْ
أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ يَمِينٌ أَحْلِفُ عَلَيْهَا فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا
مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُهُ ترجمہ ابوموسے رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی قسم روی
زمین پر ایسی نہیں ہے اگر میں قسم کھاؤں اور پھر بہتر جانوں میں اس کے سوا کو تو وہی کام کروں میں جو
بہتر ہے ف یعنی قسم کا کفارہ دیکر وہ کام کروں تاکہ اچھی بات سے انکار کرنا لازم نہ آوے اَلْكَفَّارَةُ
قَبْلَ الْحِنْثِ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کا بیان عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللهِ لَا
أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللهُ فَأُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ
فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ
فَحَلَفَ أَلَّا يَحْمِلَنَا قَالَ أَبُو مُوسَى فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ
فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللهُ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا
خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ترجمہ ابوموسے اشعری سے
روایت ہے آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس یعنے اکیلا نہیں بلکہ اپنی قوم کی جماعت میں ملکر
آیا تھا اور آئے تھے ہم سب اس غرض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگیں آپ نے
ہم لوگوں کو فرمایا واللہ میں تم کو سواری نہ دونگا اور میرے پاس سواری کی چیز تمہارے لیے نہیں
ابوموسے فرماتے ہیں ہم ٹھیرے رہے جتنی دیر اللہ نے چاہا اتنی میں آئے کچھ اونٹ پھر حکم ہوا ہمارے
لیے تین اونٹ دینے کا جب ہم وہان سے روانہ ہوئے تو لوگ آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ یہ سواریں ہم
کو مبارک نہ ہوں گے کیونکہ جب ہم نے آپ کے پاس آکر سواریں مانگی آپنے قسم کھائی اور فرمایا کہ تم کو سواری
نہ دینگے ابوموسے رض فرماتے ہیں ہم آئے آپ کے پاس اور تذکرہ کیا آپ سے اوس بات کا جو ہم نے آپس
میں کہی تھی آپنے فرمایا میں نے تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالے نے دی ہے اور فرمایا یہہ بات اللہ کی
قسم میں جو قسم کھاتا ہوں اور پھر بہتر دیکھتا ہوں اوس کے غیر کو اوس سے تو کفارہ دیدیتا ہوں اپنی قسم کا اور
کرتا ہوں وہ کام جو بہتر ہوتا ہے اوس قسم سے ف پہلے کفارہ دینا اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے فرمایا میں
کفارہ دیتا ہوں اور پھر اوس کام کیطرف آتا ہوں جسکو بہتر جانتا ہوں عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا

مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہی انہون نے سنا اپنے باپ سے اونہون نے دادا سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے کسی چیز پر پہر سمجہے اوس کے غیر مین بہتری اول کفارہ دیوے اپنی قسم کا پہر رجوع کرے اوس کام کیطرف جو بہتر نظر آیا ہے اوسکو اوس چیز سے جسپر قسم کہائی تہی
ف یعنی اپنے قسم پر اصرار نہ کرے بلکہ قسم کو توڑ ڈالے اور اوسکا کفارہ دے کر وہ کام کرے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَنْظُرِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَلْيَأْتِهِ ترجمہ عبد الرحمان بن سمرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے تم مین سے کسی بات پر پہر سمجہے اوس کے خلاف مین بہلائی تو چاہیے کہ کفارہ دیوے اپنے قسم کا اور نظر کرے اوس کو جو بہتر ہے اوس سے اور آوے اوس کام کی طرف جو بہتر ہے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ترجمہ عبد الرحمان بن سمرہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو جب تو قسم کہاوے کسی چیز پر پہلے کفارہ دے اپنی قسم کا پہر کر اوس کام کو جو بہتر ہو اوس چیز سے جسپر تو نے قسم کہائی تہی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ ترجمہ اوپر گزرا

اَلْكَفَّارَةُ بَعْدَ الْحِنْثِ

قسم ٹوٹنے کے بعد کفارہ دینے کا بیان عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ ترجمہ عدی بن حاتم رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کرے کسی چیز پر پہر سمجہے اوس کے غیر مین بہلائی اول کرے اوس کام کو جو بہتر ہے اور پہر کفارہ دیوے اپنے قسم کا عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدَعْ يَمِينَهُ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْهَا ترجمہ اوپر گزرا عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرُكْ يَمِينَهُ ترجمہ عدی بن حاتم رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کرے کسی بات پر پہر دیکہے اوس کے سوا بہتری تو کرے وہی کام کو جو بہلا ہے اور چہوڑ دے اپنی قسم کو عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِي أَتَيْتُهُ أَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِينِي وَلَا يَصِلُنِي

فَيَحْتَاجُ إِلَىَّ فَيَأْتِينِي فَيَسْأَلُنِي وَقَدْ حَلَفْتُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَأُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِي ترجمہ ابی زعراء نے اپنے چچا سے الاحوص سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا اونہوں نے میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا آپ سے یا رسول اللہ میرے چچا کے بیٹے کی بابت دیکھیے آپ میں اوس کے پاس اگر کچھ مانگتا ہوں تو نہیں دیتا مجھکو اور رشتہ داری کا بھی برتاؤ نہیں برتا ف یعنی جیسا بھائیوں کو بھائیوں سے سلوک کرنا چاہیے میرے ساتھ نہیں کرتا ف اور اوسکو کچھ کام پڑتا ہے تو میرے پاس اگر مانگتا ہے اس سبب سے میں نے بھی قسم کھائی کہ میں بھی اوسکو کچھ نہ دونگا اور قرابت کا بھی لحاظ نہ کرونگا آپ نے حکم کیا مجھکو کہ تو وہ کام کر جس میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آلَيْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ترجمہ عبد الرحمان بن سمرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قسم اور عہد کرے تو کسی چیز پر پھر دیکھے تو اوس کے غیر میں بھلائی تو آوے اوس کام کیطرف جس میں بھلائی ہے اور کفارہ دیدے اپنی قسم کا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ترجمہ اوپر گزرا

اَلْيَمِينُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ جس چیز کا آدمی مالک نہیں اوس کی قسم کھانے کے بیان میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا قَطِيعَةِ رَحِمٍ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے اونہوں نے دادا سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر اور قسم اوس چیز کی نہیں ہو سکتی جسکا آدمی مالک نہیں اور گناہ کی بات اور قطع رحمی میں بھی قسم نہیں ہو سکتی ف غیر ملک میں نذر کرنا مثلا کوئی کہے اگر اچھی ہو جاوے میرے بیماری تو فلانے کا جو غلام ہے اوسکو آزاد کرونگا قطع رحم یعنے کسی نے قسم کھائی کہ میں اپنے بھائی یا بھتیجے سے سلوک نہ کرونگا تو اس قسم کو توڑ دینا چاہیے اور اوسکا کفارہ بھی ادا کرنا چاہیے

مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنَى جو کوئی قسم کھا کے پھر انشاء اللہ کہدیوے اوسکا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنَى فَإِنْ شَاءَ مَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حَنِثٍ

ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کھا کر ان شاء اللہ کہ لیوے اگر پورا کیا نہ کرے کفارہ نہ ہوگا ف لیکن ان شاء اللہ کہنا اسطرح ضرور ہے کہ قسم کے ساتھ ملا ہوا ہو وے اور اگر بعد دیر کہی تو معتبر نہیں

اَلنِّيَّةُ فِي الْيَمِيْنِ قسم میں نیت کرنے کا اعتبار ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ترجمہ عمر بن خطاب رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام ہو اوس میں نیت کا اعتبار ہے اور آدمی کو وہی چیز ملے گی جو اوس نے نیت کی ہوگی اجب یہ بات معلوم ہوئی تو جو کوئی ہجرت کرے اللہ اور اوس کے رسول کی طرف تو وہ ہجرت یعنی گھر در تعلق کو چھوڑنا اسی کیواسطے ہوگا اور جو کوئی ہجرت کرے دنیا کے لیے یعنی اس خیال سے کہ ہجرت کرونگا تو مال ہاتھ آوے گا یا عورت کے لیے کہ اوس سے نکاح کرونگا تو اوس کی ہجرت انھی چیزوں کی طرف ہوگی یعنی عورت اور دنیا کے تو ثواب اوسکو کچھ ملنے والا نہیں ف ہر کار خیر میں خالص نیت کا ہونا ضرور ہے ایسا ہی قسم میں بھی نیت معتبر ہے کیونکہ قسم بھی ایک عمل ہے

تَحْرِيْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حرام کر لینا اپنے اوپر اوس چیز کو جسکو اللہ تعالے نے حلال کیا ہے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ فَنَزَلَتْ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِلٰى اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے پاس اور اون کے گھر ٹھہرا کرتے تھے کچھ دیر ایک روز آپ نے اون کے پاس شہد پیا میں نے اور حفصہ نے آپس میں صلاح کی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں میں سے کسی کے پاس آویں تو یوں کہنا چاہیے کہ آپ سے مغافیر یعنی گوند کی بو آتی ہے کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے اس صلاح کرنے کے بعد آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم دونوں بی بیوں میں سے کسی کے پاس وہی بات کہی وس بی بی نے آپ کے روبرو آپ نے اونکو جواب دیا میں نے مغافیر کو نہیں کھایا البتہ شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے یہاں اور فرمایا پھر دوبارہ نہ پیئیں گے اوس شہد کو پھر یہ آیت یٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتُوْبَا تک یعنی اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال

کیا اللہ نے تجھ پر چاہتا ہے رضامندی اپنی عورتون کی اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان ٹھرا دیا اللہ نے تمکو
کہول ڈالنا اپنی قسمونکا اور اللہ صاحب ہے تمہارا وہی ہے سب جانتا حکمت والا اور جب چھپا کر کہے نبی نے
اپنی کسی عورت سے ایکبات پھر جب اوسنے خبر کردی اوسکی اور اللہ نے جتا دیا نبی کو جتائی نبی نے اور میز
سے کچھے اور ٹلا دے کچھ پھر جب وہ جتایا عورت کو بولے تجھکو کس نے بتایا کہا مجھکو بتایا اوس خبر والے
واقف نے اگر تم دونو توبہ کرتیان تو جھک پڑے ہین دل تمھارے **ف** حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف
کردی یا ایک بی بی کے ہان سے شہد پینا موقوف کردیا خاطر سے اور بیبیونکی اوسپر اللہ تعالی نے یہہ فرمایا (
یعنی اے نبی کیون حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر آخر تک آیت کے) اور قسم کا کہولنا کفارہ دیوے)
یعنی یہہ جو اللہ تعالے نے فرمایا تم کو ٹھہرا دیا اللہ نے کہولنا اپنی قسمونکا (تو کہولنا قسم کا یہہ کہ کفارہ دی
اپنی قسم کا ۔ اور اب جو کوئی اپنے مال کو کہے یہہ مجھپر حرام ہے تو قسم ہوگئی کفارہ دیوے تو اوسکو کام مین لاوے
کہانا ہو یا کپڑا یا لونڈی) یعنے کفارہ مین کہانا یا کپڑا یا لونڈی کوئی سے چیز دیوے تو جائز ہے (یہہ فایدہ شاہ
عبد القادر کا ہے لیکن اس مین کچھ زیادتی بہی کی گئی ہے اور جہان جہان زیادتی کی ہے وہان یہہ)
نشان کردیا ہے اور جس فایدے سے آگے کی آیت کا مطلب کھلتا ہے وہ یہہ ہے **ف** بعضے کہتے ہین
اوس حرم کا موقوف کرنا حضرت حفصہ کو کہا اور خبر کرنے سے منع کیا اور اوس کے ساتھ کچھہ اور بہی تہا پہر
اونہون نے حضرت عائشہ کو خبر کردی کہ دونون باتون مین مطلب تہا دونکا) یعنے چھپا کر جو بات کہی تہی
نبی صلعم نے اپنی کسی عورت سے وہ یہی بات تہی جو فائدے مین بیان ہوئی اور جب حضرت حفصہ نے اس کی خبر
دی حضرت عائشہ رضا کے پاس (پہر وحی سے معلوم کرکر حضرت نے بی بی حفصہ کو الزام دیا حرم کی بات کا او
دوسری بات ذکر مین نہ لائے) جب اوس نے یعنے حضرت حفصہ نے باوجود منع کرنے کے اسبات کی خبر
عائشہ رضا تک پہونچادی اللہ نے جتادیا نبی کو کہ حفصہ نے ذکر کردیا اوس بات کا جس سے اوسکو منع کیا تہا تم
نی اندونون فائدون سے آیت کا مطلب ظاہر ہوتا ہے اسواسطے اتنی طوالت کی ہے **ف** راوی بیان کرتا
ہے آیت مین دونون کے توبہ کرنے کا جو ذکر آیا ہے اون سے مراد عائشہ رض اور حفصہ رض ہین او آیت میز
یہہ جو فرمایا کہ جب چھپا کر کہے نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات اس چھپی بات سے بَل شَرِبْتُ عَسَلاً
کہنا مراد ہے یعنے مین نے اور کچھہ نہین پیا سوا شہد کے **ف** یہان حدیث مین ایک چیز کا ذکر کیا ہے
اور فائدے مین دونون باتین بیان کی گئے ہین یعنی شہد اور حرم کا حرام کرنا دونون مین سے ایک بات
بیوی سے فرمائی تہی آپنے اِذَا حَلَفَ لَا يَأْتَدِمُ فَاَكَلَ خُبْزًا بِخَلٍّ اگر کسی نے
قسم کہائی کہ مین سالن کے ساتھ روٹی نکہاونگا اور کہائی روٹی سرکے کیساتھ تو کیا حکم ہے اوسکا **ع**

جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ فَإِذَا فِلَقٌ وَخَلٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُلْ فَنِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہی داخل ہوا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر
مین آپکے وہان دیکھا تو فلق یعنے روٹی کا ٹکڑا اور سرکہ موجود تہا آپنے فرمایا کہا تو کیونکہ سرکہ اچھا سالن ہے
ف سرکے کو سالن فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سالن کے ساتھہ کہانا کہانے کی قسم کہالیوے اور
پہر سرکے کے ساتھ کہاوے اوسکی قسم ٹوٹ جاوے گے فِي الْحَلِفِ وَالْكَذِبِ لِمَنْ لَمْ يَعْتَقِدِ
الْيَمِينَ بِقَلْبِهِ جو شخص دل سے قسم نہ کہاوے بلکہ زبان سے کہے تو اوسکا کیا کفارہ ہے عَنْ قَيْسِ
بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبِيعُ فَسَمَّانَا
بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنِ اسْمِنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ
بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہی ہم کو لوگ سمسار یعنے دلال کہا کرتی تہی ایکبار ہم کچھ بیچ رہی تہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ہمارا نام اس نام سے بہتر لیکر ای سوداگرو بیچنے مین قسم بہی
کہانے کا اتفاق ہوتا ہے اور جہوٹھ بولنے کا (گو دل سے نہ بولو) تو ملا دیا کرو اپنی خرید و فروخت مین صدقہ کو
(یعنی کچھہ صدقہ دیا کرو تو یہ گناہ مٹ جاویگا) عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ بِالْبَقِيعِ فَأَتَانَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ
مِنِ اسْمِنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ
سی روایت ہی بیچتے تہے ہم بقیع مین نام ہے جگہہ کا مدینہ طیبہ مین باقی ترجمہ اوپر گزرا فِي اللَّغْوِ وَ
الْكَذِبِ بیہودہ اور جہوٹھ بیوپار کے وقت اگر زبان سے نکلے تو کیا کفارہ ہے عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي
غَرَزَةَ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي السُّوقِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ السُّوقَ يُخَالِطُهَا
اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهَا بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہی آئے ہمارے پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بازار مین تہے آپنے فرمایا ہم کو کہ یہ بازار ہے اسمین بیہودی اور جہوٹھ باتین بہی ہوتے
مین ملاؤ تم اوس مین صدقے کو عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ نَبِيعُ الْأَوْسَاقَ وَ
نَبْتَاعُهَا وَكُنَّا نُسَمِّي أَنْفُسَنَا السَّمَاسِرَةَ وَيُسَمِّينَا النَّاسُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
يَوْمٍ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي سَمَّيْنَا أَنْفُسَنَا وَسَمَّانَا النَّاسُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ
إِنَّهُ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہی
تہے ہم مدینہ طیبہ مین اور خرید و فروخت کرتے تہے ہم اوساق یعنے وسقون کہجور وغیرہ کے اور ہم اپنے تئین سماسرہ
کہتے تہے اور لوگ بہی ہم کو سماسرہ (یعنی دلال) کہا کرتے تہے گہر سے روانہ ہوئے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ایک روز نام لیا ہمارا ایسے نام کے ساتھ جو بہتر تہا اوس نام سے جو ہم نے اپنے لیے کہا تہا اور بہتر تہا
اور یہ ہے ہم لوگ ہم کو کہ سمسار کہلاتے تہے اور فرمایا یا معشر التجار کہکر یعنی اے سوداگری کرنیوالے لوگو تمہارے
سوداگری اور تجارت مین جہوٹہ اور قسمین بہی ہوتے مین تمہاری لیے ضرور ہے صدقے کا ملا دے رکہنا اوس تجارت
مین ف یعنی جو نفع حاصل ہو اوس مین سے صدقہ دیتے رہنا تاکہ جہوٹہ اور لغو کا کفارہ ہو جاوے **النہی عن النذر** نذر اور منت ماننے کی ممانعت کا بیان عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہی عن النذر وقال انہ لا یاتی بخیر وانما یستخرج بہ من البخیل ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے
روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر اور منت ماننے سے اور فرمایا نذر سے انسان کی کچہہ
بہلائی اور بہتری نہین ہوتی۔ بلکہ نذر اس لیے ہے کہ بخیل کے ہاتہ سے کچہہ نکلے عن عبد اللہ بن عمر قال
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النذر وقال انہ لا یرد شیئا انما یستخرج بہ من الشحیح
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منت ماننے سے اور فرمایا وہ نذر نہین
رد کرتے کسی چیز کو نذر فقط اس لیے ہے کہ بخیل کے مال مین سے کچہہ خرچ کرایا جاوے ف نذر ماننے سے شاید اس
واسطے منع کیا ہے کہ منت ماننے والا خدا سے گویا ایک شرط کرتا ہے اور کہتا ہے اگر خدا ئے تعالے میری بیماری اچہی
کر دیگا تو مین اتنا صدقہ کر دونگا اس کے نام سے اور اگر ایسا نکرے گا تو نہین اور ایسا عقیدہ بخیل کا بہی ہو سکتا ہے
تو گویا نذر بخیل کے حق مین اوس کے مال کے خرچ کرانے کے لیے ہوئے ہے اور سخی صدقہ دینے والے کو نذر ماننے
کی کیا حاجت ہے وہ تو بے نذر کے بہی خرچ کرتا ہے نذر ماننا گویا اپنے بخیل کہلانا ہے سخی کے حق مین نذر کرنا مکروہ ہے
اور بخیل کے لیے خدا کی طرف سے جبر اسکے خرچ کرانے کے ضرور ہے منت ماننے والے کو چاہیے بس چیز کے دینے کا خدا سے
اقرار کیا ہے اوس چیز کو اپنی اوپر واجب جاننے کا کام ہو تا کہ بخیل کے صفت سے پاک ہو جاوے اور صدقہ اللہ تعالے
کی رضا کے لیے ہو جاوے بعضون نے کہا کہ اس حدیث سے نذر کی ممانعت منظور نہین ہے بلکہ غرض یہ ہے
کہ لوگ نذر خالص خدا کے لیے کرین نہ اپنی غرض کے واسطے جیسے بخیل لوگون کی عادت ہوتی ہے **النذر لا یقدم شیئا ولا یوخر** نذر کسی چیز کو آگے نہین کرتی اور پیچہے کی چیز کو آگے نہین
کرتی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النذر لا یقدم شیئا ولا یوخر انما
یستخرج بہ من الشحیح ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کسی چیز کو آگے
اور پیچہے نہین کر سکتی نذر بخیل کا مال خرچ کرانے کے لیے ہی ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یاتی النذر علی ابن آدم شیئا لم یقدرہ علیہ ولکنہ شیء استخرج بہ
من البخیل ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہین لاتی انسان کے

لیے کوئی چیز اور نہیں الا کہ کرتی آدمی کو کسی شے الا جو اس کے تقدیر میں نہیں لیکن نذر ایک چیز ہے جو خرچ کراتی ہی مال بخیل کا **النذر یستخرج بہ من البخیل** نذر اس لیے ہے کہ خرچ کرایا جاوے اس سے مال بخیل کا عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بہ من البخیل ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت منت مانا کرو کیونکہ نذر اور منت تقدیر کے لکھے میں کچھ کام نہیں آتی جو ہونے والی بات ہی اوسکو نہیں روکتی وہ تو اس لیے ہے کہ بخیل سے کچھ خرچ کرا دے **النذر فی الطاعۃ** کسی عبادت کے لیے نذر ماننے کا بیان عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نذر مانے کہ فرمانبرداری کرونگا اللہ تعالے کی تو چاہیے کہ وہ فرمانبرداری کرے اوسکی اور جو کوئی نذر مانے کہ میں نافرمانی کرونگا اللہ تعالے کی تو چاہیے اوسکو کہ نافرمانی نہ کرے اوسکی ف اللہ کی فرمانبرداری کرے یعنے پورا کرے نذر کو اور نافرمانی اور بے حکمی نہ کرے یعنے نافرمانی کا کام نہ کرے اور قسم کو توڑ ڈالے اوسکا کفارہ دیدیوے **النذر فی المعصیۃ** گناہ کے کام میں نذر کرنیکا بیان عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نذر کرے اللہ تعالی کی فرمانبرداری اور اطاعت کی تو چاہیے اوسکو اطاعت کرے خدا تعالے کے اور جو شخص نذر مانے اس بات کی کہ گناہ کرے اللہ تعالے کا اور نافرمانی کرے اوسکی وسکو یہ بات ضرور ہی کہ باز آوے نافرمانی کے کام سے اور نہ کرے نذر ماننے ہوئی کو۔

عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ ترجمہ اوپر گزرا **الوفاء بالنذر** نذر کے پورا کرنے کا بیان عن عمران بن حصین یذکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیرکم قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم فلا ادری اذکر مرتین بعد او ثلاثا ثم ذکر قوما یخونون ولا یؤتمنون ویشہدون ولا یستشہدون وینذرون ولا یوفون ویظہر فیہم السمن ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں پھر اوس کے بعد وہ لوگ ہیں جو قریب ہیں میری زمانے کے اور پھر جو قریب ہونگے اوس زمانے کے یعنے تیسری زمانے کے لوگ جو

قریب ہین اوس دوسرے زمانے کے ف یعنی میرے زمانے بہتر ہین ایک زمانہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا اور دوسرا زمانہ اوس کے بعد کا اور تیسرا زمانہ اوس دوسرے کے بعد کا ت پھر راوی بیان کرتا ہے کہ مجھے
یاد نہین ہے دو بار فرمایا آپ نے یا تین بار یعنی ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ کا کلمہ دو بار فرمایا تھا یا تین بار پھر ذکر کیا اون لوگونکا
جو خیانت کیا کرتے ہین اور امانت داری نہین کرتے اور گواہی دیتے ہین اور گواہی کو بلائے نہین جاتے اور
نذر کرتے ہین لیکن نذر کو پوری نہین کرتے اور ظاہر ہوگا اون مین سِمَن یعنے موٹا یا د خوب کہا کہا کر
ف اس سے معلوم ہوا کہ نذر ماننے کے بعد اوسکا پورا کرنا واجب ہے اَلنَّذْرُ فِيمَا لَا يُرَادُ بِهِ
وَجْهُ اللّٰهِ بیان اوس نذر کا جس مین اسد تعالے کی رضامندی کا ارادہ نہ کیا جاوے عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُودُ رَجُلًا فِي قَرَنٍ فَتَنَاوَلَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ إِنَّهُ نَذْرٌ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ
ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے نزدیک سے کہ کھینچتا تھا وہ شخص دوسرے آدمی کو رسی مین
باندہ کر گئے اوس کے نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور کاٹ ڈالا اوسکو یعنے اوس چیز کو جس سے اوسکو کھینچتا
تھا عرض کیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اوس نے نذر مانی تھی اسی طرح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ يَقُودُهُ إِنْسَانٌ
بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ
قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَإِنْسَانٌ قَدْ رَبَطَ يَدَهُ بِإِنْسَانٍ آخَرَ
بِسَيْرٍ أَوْ خَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ
قَالَ قُدْهُ بِيَدِكَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کعبے
کا طواف کرتے ہوئے دیکھا ایسی طرح پر کھینچ رہا تھا اوسکو دوسرا آدمی اونٹ کی نکیل سے باندہ کر تو
کاٹ ڈالا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنے ہاتھہ مبارک سے اور حکم کیا اوس کو کہ اسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ اور
ابن جریج کی دوسری روایت مین یون ہے۔ کہ روایت کیا ابن عباس رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اوس
شخص کے نزدیک سے اور وہ طواف کر رہا تھا کعبے کا اور ایک آدمی نے باندہ دیئے تھے ہاتھ اوس کے دوسرے
آدمی کے ساتھ اور جس چیز سے ہاتھہ باندہے ہوئے تھے وہ تسمہ تھا یا ڈورا تھا یا کوئی اور چیز تھی پھر کاٹ
ڈالی وہ چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اور فرمایا اوس کھینچنے والے کو کہ اوسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ
اَلنَّذْرُ فِي مَا لَا يَمْلِكُ نذر کرنا اوس چیز کی جو اپنی ملک اور قبضے مین نہو عَنْ عِمْرَانَ بْنِ

حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ ترجمہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز نذر کرنا اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے چیز مین اور نہین جائز اوس چیز مین جسکا مالک نہین آدمی

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ترجمہ ثابت بن ضحاک رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے کسی ملت کی سوائے ملت اسلام کے اور جھوٹہا ہووے اپنی قسم مین تو ہو جاوے گا وہ آدمی ویسا ہے جیسا اوس نے اپنے تئین کہا اور جس نے قتل کیا اپنے تئین دنیا مین کسی چیز سے عذاب کیا جاوے گا وہ آدمی اوسی چیز کے ساتہہ جس چیز سے اوس نے اپنے تئین ہلاک کیا تہا قیامت کے روز اور نہین ہوتی نذر اوس چیز مین جسکا مالک نہین آدمی ف سوائے ملت اسلام کے قسم کہایا اسطرح پر کہ اگر مین فلانا کام نہ کرون تو مین نصرانی ہون یا یہودی وغیرہ نعوذ باللہ منہ اور جس چیز کا آدمی مالک نہین اوسکی نذر کرنا جائز نہین جیسے کوئی کہے اگر میری بیماری اچہی ہو جاوے تو فلانا غلام آزاد کرون گا اور حالانکہ وہ غلام اوسکی ملک مین نہین

مَنْ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ تَعَالَى جو کوئی نذر کرے کہ مین بیت اللہ کو پیدل چلکر جاؤن گا تو اوس کے لیے کیا حکم ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے نذر کی میری بہن نے کہ پیدل چلکر جاوُن گے بیت اللہ کو اور حکم کیا مجہکو کہ پوچہہ اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر مین نے پوچہا اوس کے لیے یہہ مسئلہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا پیدل چلے اور سوار ہو جایا کرے ف یعنی فقط پیدل چلنے کی نذر ماننا اپنی جان پر تکلیف بے فائدہ اوٹہانا ہے

إِذَا حَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لِتَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ اگر قسم کہاوے کوئی عورت ننگے پاؤن اور ننگے سر چلکر جانے کے کعبے حج کرنے کے لیے تو کیا حکم ہے اوس کے لیے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے اونہون نے پوچہا اپنی بہن کے لیے مسئلہ کہ اوس نے نذر مانی ہے ننگے پاؤن اور ننگے

سر کھلے جانے کی آپنے فرمایا کہ کہ اپنی بہن کو ڈر ہے اپنے اوڑہنی اور سوار ہو کر جاوے اور رکھی مین روزے تین دن تک **مَنْ نَذَرَ اَنْ تَصُوْمَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَصُوْمَ** بیان مین اوس آدمی کے کہ نذر مانی اوس نے روزی رکھنے کی پہر وہ مرگیا شخص اور روزے رکھنے نہ پایا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَكِبَتِ امْرَأَةٌ فِي الْبَحْرِ فَنَذَرَتْ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرًا فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَصُوْمَ فَاَتَتْ اُخْتُهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَمَرَهَا اَنْ تَصُوْمَ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی ایک عورت سوار ہوئی تھی دریا مین اور نذر مانی تھی اوس نے ایک مہینے کے روزے رکھنے کی پہر مرگئی وہ عورت روزے رکھنے سے پہلے آئے اوسکی بہن نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا آپکے روبرو یہہ حال اوسکا آپنے حکم کیا اوسکو روزے رکھنے کا اوسکیطرف سی **مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ** بیان اوس شخص کا جو مرجاوے اور اوس کے ذمے پر نذر ہو **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی سعد بن عبادہ نے پوچھا مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اوس نذر کے باب مین جو تہی اوس کے مان کی اور وہ مرگئی پہلے ادا کرنے سے فرمایا آپنے سعد بن عبادہ کو ادا کر تو اوس نذر کو اپنی مان کیطرف سی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ اوپر گزرا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَلَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو آئے سعد بن عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا کہ میری مان گئی اور اوس نے ایک نذر مانی تھی اور وہ نذر ادا نہین ہوئی اوسکی ذمے ہے آپنے فرمایا اوس کو ادا کر تو اوسکو اپنی مان کیطرف سی **ف** معلوم ہوا۔ ان حدیثون سے جو نذر کہ موجب قربت اور ثواب کی ہو اوس نذر کو اگر وارث ادا کرے تو ادا ہو جاتی ہے جیسے روزے رکھنا او بردہ آزاد کرنا وغیرہ اور جو نذر بے فایدہ ہو جیسے ننگے پاون اور ننگے سر پیدل چلنے کی نذر ماننا اس نذر کو پورا کرنا واجب نہین کرے کرے اور ذکر کرے تو خیر کیونکہ کسے کو پہونچنا شرط ہی کسی طرح بھی ہو جیسا اوپر کی حدیث مین عقبہ بن عامر کی بہن کو حکم کیا پیدل بھی چل اور سوار بھی ہوجایا کر **اِذَا نَذَرَ ثُمَّ اَسْلَمَ قَبْلَ اَنْ يَّفِيَ** بیان اوس شخص کا جس نے نذر مانی تھی اور پہلے پورا کرنے نذر کے مسلمان ہوگیا **عَنْ**

ابن عمر عن عمر انه كان عليه ليلة نذر في الجاهلية يعتكفها فسأل رسول الله
صلى الله عليه وسلم فامره ان يعتكف ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت
عمر رض نے نذر مانی تھی جاہلیت کے زمانے میں بیت اللہ شریف میں اعتکاف کرنے کی فرمایا آپنے
انکو کہ اعتکاف کریں تاکہ نذر پوری ہوجاوے عن ابن عمر قال كان على عمر نذر في
اعتكاف ليلة في المسجد الحرام فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فامره ان يعتكف
ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے نذر مانی تھی حضرت عمر رض نے رات بھر اعتکاف کرنے کی مسجد الحرام
میں تو پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ آپنے حکم دیا انکو اعتکاف کرنیکا عن ابن عمر
ان عمر كان جعل عليه يوما يعتكف في الجاهلية فسأل رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن ذلك فامره ان يعتكفه ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے حضرت عمر رض نے نیت کی تھی
جاہلیت کے زمانے میں ایکدن کے اعتکاف کی پھر پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ
حکم کیا آپنے انکو اعتکاف کرنے کا اوس جگہ عن عبد الله بن كعب بن مالك عن ابيه انه
قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم حين تيب عليه يا رسول الله اني انخلع من
مالي صدقة الى الله والى رسوله فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم امسك
عليك بعض مالك فهو خير لك ترجمہ عبد اللہ بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے
ہیں جب توبہ قبول ہوئی انکی کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ میں
الگ ہو جاتا ہوں اپنے مال سے اور کر دیتا ہوں اسکو صدقہ واسطے اللہ کے اور واسطے اوسکے رسول
کے پھر آپنے فرمایا اوسکو کچھ رکھ لے اپنے مال میں سے تاکہ اوس سے تیرا کام چلے اور آرام ہو تجھکو اذا ۱۰
اهدى ماله على وجه النذر اگر ہدیہ کرے کوئی اپنے مال کو نذر کے طور پر تو کیا حکم ہے
اوسکا عن عبد الله بن كعب قال سمعت كعب بن مالك يحدث عن حديثه حين تخلف
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك قال فلما جلست بين يديه قلت
يا رسول الله ان من توبتي ان انخلع من مالي صدقة الى الله والى رسوله قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم امسك عليك بعض مالك فهو خير لك فقلت فاني امسك
سهمي الذي بخيبر ترجمہ عبد اللہ بن کعب روایت کرتے ہیں سنا میں نے کعب بن مالک سے
جب انہوں نے بیان کیا اپنے پیچھے رہ جانے کا حال یعنی اوس زمانے کا جس زمانے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی لڑائی کو تشریف لیگئے تھے کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ جب میں انکے سامنے

میں نے کہا یا رسول اللہ میری توبہ میں سے یہہ بات بھی ہے کہ جدا ہو جاؤں اپنے مال سے اور کر دوں وس کو
صدقہ اور بہیجوں اوسکو اللہ اور اوسکے رسول کیواسطے آپنے فرمایا اوسکو رکھہ لے اپنے نزدیک تہوڑا سا مال
یہہ بات اچھی ہے تیرے لیے وہ کہتے ہیں میں نے کہا رکھ لیا ہے میں نے اپنے لیے وہ حصہ جو خیبر میں ہے
یہہ روایت مختصر بیان کی گئی ہے ف یہہ صدقہ تہا اور ہدیہ نذر نہیں تہی لیکن کعب بن مالک رضہ نے
اوسکو نذر کے طور پر اپنے دل میں ٹہان لیا تہا یہہ کہ ضرور بالضرور اپنے مال کو اللہ اور اوس کے رسول
کی رضامندی میں صرف کرونگا اسی واسطے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوس میں سے
کچھہ مال رکھ لے اگر نذر ہوتی تو سب مال کا دینا واجب ہوتا اور دوسری اس سے یہی معلوم ہوا کہ یہہ
تہا نذر نہ تہی کہ اونہوں نے کہا میں کر دوں اوسکو صدقہ اللہ اور اوس کے رسول کیواسطے کیونکہ نذر
سواے اللہ تعالی کے اور کسی کے لیے جائز نہیں بلکہ حرام ہے چنانچہ دوسری حدیثوں سے صاف
ظاہر ہے اور اسی واسطے امام نسائی ابو عبد الرحمن نے فرمایا ہے ہدیہ دینا بطور نذر کے اور اوس کا
باب باندہا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ
حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
إِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّيْ أُمْسِكُ عَلَيَّ سَهْمِيَ
الَّذِيْ بِخَيْبَرَ ترجمہ بیان ہو چکا ہے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ كَعْبَ بْنَ
مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَنْجَانِيْ بِالصِّدْقِ وَإِنَّ
مِنْ تَوْبَتِيْ أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ فَقَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ
مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّيْ أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ ترجمہ عبید اللہ بن کعب سے
روایت ہے کہا میں نے سنا اپنے باپ کعب بن مالک رضہ سے وہ بیان کیا کرتے تہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ
اللہ عزت اور بزرگی والے نے نجات دی مجہکو سچ کے سبب سے اور میری توبہ میں سے یہہ بھی ہے کہ جدا
کر دوں میں اپنے مال میں سے صدقہ اللہ اور اوسکے رسول کے لیے آپنے فرمایا رکھ لے اوس میں سے کچہہ مال
اپنے لیے یہہ بات بہتر ہے تیرے حق میں یہہ کہتے تہے میں نے عرض کیا رکھ لیا ہے اپنے لیے وہ حصہ میں نے
جو خیبر میں ہے هَلْ تَدْخُلُ الْأَرَضُوْنَ فِي الْمَالِ إِذَا نَذَرَ مال کو نذر کرے
زمینیں بھی اوس میں داخل ہو جاتی ہیں یا نہیں عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالْمَتَاعَ وَالثِّيَابَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ

يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ

فَوَجَّهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى وَادِي الْقُرٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِوَادِي الْقُرٰى

بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ

هَنِيْئًا لَكَ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ

اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ ذٰلِكَ جَاءَ

رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ ترجمہ ابی ہریرہ رض سے روایت ہے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کے سال مین نہ ملے ہم کو وہان لوٹ مگر مال اور متاع یعنے اسباب اور کپڑے تو دیا ایک آدمی نے کہ کہا کرتے تھے اوسکو رفاعہ بن زید اور تھا وہ بنی ضبیب کے قبیلے سے ایک غلام حبشی ہدیہ کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اوسکو مدعم کہکر پکارا کرتے تھے پھر متوجہ ہوئے وہان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القری کیطرف جب ہم لوگ وادی القری سے پہونچے تو یکایک ایک تیر بے خبر آکر لگا مدعم کو اور مار ڈالا اوس تیر نے اوسکو اور وہ تیر اوسوقت مین لگا اوسوقت وہ مدعم اسباب اوتار رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگ کہنے لگے مبارک ہو تمکو جنت یہ سنکر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہین ہونے کے یہ بات یعنی جنت ملنا خیریت اسکی قسم ہے اوس مالک کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے وہ کملی جو لی تھی اوس نے خیبر کے دن لوٹ کے مال مین سے جو مال تقسیم نہین ہوا تھا اوسکی سبب سے شعلہ مارے گی اور دہکیگی اوسپر آگ جب سنی یہ بات لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لایا ایک آدمی ایک یا دو دو لیس چمڑے کی اوسوقت فرمایا آپنے ایک یا دو دو لیس چمڑے کے جو ہین وہ آگ ہین فٖ ابوہریرہ رض نے مال اور متاع یعنی ضروری چیزین جنکی خانہ داری مین حاجت پڑتی ہے اور کپڑے ان ہی کا نام لیا سولئے تین چیز کے اور چیز کا ذکر نہین کیا حالانکہ زمین اور باغات بھی لوٹ مین آئے تھے معلوم ہوا کہ زمین بھی مال مین داخل ہے اگر کوئی اپنے مال کو نذر کرے تو اوس مین زمین بھی داخل ہوگی

الاستثناء انشاء اللہ کہنے کا بیان **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى** ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہا کر انشاء اللہ کہلیوے تو اوسنے استثنا کر لیا اپنی قسمین یعنی نکال لیا قسم مین سے اختیار ہے پوری کرے یا نہ کرے اپنی قسم **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى** ترجمہ اوپر بیان ہو چکا **عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ**

صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فقال ان شاء اللہ فھو بالخیار ان شاء امضی و
ان شاء ترک ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہاوے
کسی چیز پر اور بعدہ انشاء اللہ کہہ لیوے تو اوسکو اختیار ہے چاہے وفا کرے چاہے نہ پورا کرے اوس
بات کو اذا حلف فقال له رجل ان شاء الله هل له استثناء اگر کوئی آدمی
قسم کہاوے اور دوسرا آدمی اوس کے لیے انشاء اللہ کہے تو دوسرے کا انشاء اللہ کہنا اوس کے لیے
معتبر ہے یا نہین عن عبد الرحمن الاعرج انه سمع ابا هريرة يحدث عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال قال سليمان بن داود لاطوفن الليلة على تسعين امرأة كلهن
تاتي بفارس يجاهد في سبيل الله عز وجل فقال له صاحبه ان شاء الله فلم يقل ان شاء الله
فطاف عليهن جميعا فلم تحمل منهن الا امرأة واحدة جاءت بشق رجل وايم الله الذي نفس
محمد بيده لو قال ان شاء الله لجاهدوا في سبيل الله فرسانا اجمعين ترجمہ عبد الرحمن
بن اعرج ابوہریرہ رض سے سنکر روایت کرتے ہین کہا ابوہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہا تہا ایک روز سلیمان بن داود علیہما السلام نے جاؤنگا مین ایک رات مین اپنے نوے بیبیون پاس
ہر ایک جنیگی ایک سوار کو جو جہاد کرے گا اللہ تعالی کی راہ مین اونکے ساتھ والے نے کہا
اونکے لیے انشاء اللہ کا جملہ اور سلیمان علیہ السلام نے نہ کہا پھر گئے سلیمان علیہ السلام اپنی بیبیون
کے پاس اور جماع کیا سب سے کوئی عورت بہی حاملہ نہوئی سوائے ایک کے اور وہ ایک بہی ایسی حاملہ
ہوئی کہ ادہورا بچہ پیدا ہوا اوسکو پھیر فرمایا اپنے قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے
اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو البتہ جہاد کرتے اونکے سب بیٹے اللہ تعالی کی راہ مین ف اس سے
معلوم ہوا کہ غیر کے انشاء اللہ کہنے سے استثنا نہین ہو سکتا

كفارة النذر نذر کے کفارہ کا بیان

عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كفارة النذر كفارة
اليمين ترجمہ عقبہ بن عامر رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کا کفارہ وہی ہے
کفارہ ہے قسم کا عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نذر في معصية
ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ کی بات مین نذر نہین
ہوا کرتی عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا نذر في معصية وكفارته
كفارة اليمين ترجمہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین
ہوا کرتی نذر گناہ کے کام مین اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہے عن عائشة قالت قال رسول الله

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ ترجمہ اوپر بیان ہوچکا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ ترجمہ اوپر بیان ہوچکا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ ترجمہ دونوں حدیثوں کا اوپر بیان ہوچکا ہے

خَالَفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ

یحیی بن کثیر کے بہت سے اصحابوں نے اس حدیث کو مختلف طور پر روایت کیا ہے چنانچہ آگے بیان ہوتا ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ ترجمہ دونوں حدیثوں کا اوپر بیان ہوا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نذر غضب میں خدا کے اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہے عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ ترجمہ ان دو حدیثوں کا اور اوپر کی حدیث کا ایک سا ہے عَنْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ وَفِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذریں دو طرح کی ہوتی ہیں جو نذر کہ ہو واسطے اللہ تعالے کی طاعت اور فرمانبرداری کے لیے پس وہی نذر اللہ کے واسطے ہے اور اوسی کے پورا کرنے کا حکم ہے اور جو نذر ایسی ہو جس میں گناہ ہے وہ نذر شیطان کے لیے ہے اور پورا کرنا اوسکا کچھ ضرور نہیں اور نذر کا کفارہ دیا جاتا ہے جیسا کفارہ قسم کا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ نَذْرًا اَلَّا يَشْهَدَ الصَّلٰوةَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ فَقَالَ عِمْرَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہے کسی آدمی نے

نذر کی اپنی قسم کی سی ہیں نہ کو نہ یا کرو نہ عمران بن حصین کی کہ منع کرتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں جائز نذر معصیت کے کام
میں کفارہ نذر کا وہی ہے جو کفارہ یمین کا ہے عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ
ولا غضب وکفارتہ کفارۃ یمین ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں نذر گناہ کے کام میں
اور غصے کے کام میں اور کفارہ اوسکا وہی ہے جو کفارہ قسم کا ہے عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ
وکفارتہ کفارۃ یمین ترجمہ اوپر گزرا عن عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر لابن آدم فیما لا یملک ولا فی معصیۃ
اللہ عز وجل ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صحیح ہے نذر آدمی کی اس چیز میں کہ وہ مالک نہیں اور نہیں صحیح ہے نذر گناہ کے کام میں اللہ عز وجل کے
ورواہ عن الحسن عن عبد اللہ بن سمرۃ منصور کے خلاف علی بن مبارک نے
روایت کی ہے حسن سے اور حسن نے عبد الرحمن بن سمرہ سے عن عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نذر فی معصیۃ ولا فیما لا یملک ابن آدم ترجمہ اوپر گزرا عن
عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ ولا فیما لا
یملک ابن آدم ترجمہ ظاہر ہے اوپر کے ترجمہ سے ما الواجب علی من اوجب علی
نفسہ نذرا فعجز عنہ کیا چیز واجب ہے اوس آدمی پر جس نے نذر مانی ہو ایک کام کرنے کی پھر اوس سے
عاجز ہو جاوے یعنی نہ کر سکے عن انس قال رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یہادی بین
رجلین فقال ما ہذا قالوا نذر ان یمشی الی بیت اللہ قال ان اللہ غنی عن تعذیب ہذا
نفسہ مرہ فلیرکب فامرہ ان یرکب ترجمہ انس بن مالک رض سے روایت ہے دیکھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہ چلتا ہے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھکر آپ نے پوچھا کیا سبب ہے اسکا
لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی بیت اللہ کو جانے کے لیے آپ نے فرمایا اللہ
بے پرواہ ہے اوسکی جان کو اس طرح کی ایذا دینے سے اس سے کہو کہ سوار ہو جاوے پھر حکم کیا اوسکو سوار ہونے
کا عن انس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیخ یہادی بین اثنین فقال
ما بال ہذا قالوا نذر ان یمشی فقال ان اللہ عز وجل غنی عن تعذیب ہذا نفسہ مرہ فلیرکب
ترجمہ اوپر گزرا عن انس بن مالک قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل
یہادی بین ابنیہ فقال ما شان ہذا فقیل نذر ان یمشی الی الکعبۃ فقال ان اللہ
لا یصنع بتعذیب ہذا نفسہ شیئا فامرہ ان یرکب ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس جو چلتا تھا اپنے دو بیٹوں کے درمیان تکیہ دیکر دونوں
طرف سے اوسکو بیٹے پکڑے ہوئے لیے جاتے تھے آپ نے فرمایا اسکا کیا حال ہے ایسے کیوں چلتا ہے کسی نے

کہا اس نذر مانی ہے کعبے شریف پیدل جانے کے آپنے فرمایا اللہ تعالی اسطرح کے عذاب اور ایذا اوٹھانے سے کچھ نہیں کرتا پھر حکم کیا اوسکو سوار ہونے کا ف یعنے اتنا عذاب اوٹھانے سے اسکو کچھ تقرب اور ثواب کی زیادتی نہ ہوگی۔ کیونکہ ثواب حج کا پیادہ پا پر موقوف نہیں اور ان حدیثوں میں کچھ نہیں بیان کیا کہ جو شخص اپنے نذر پوری کرنے سے عاجز ہو جاوے اوسکا کیا حکم ہے لیکن ابن عباس رض سے مروی ہی جو شخص نذر کرے بیت اللہ جانے کی پیدل چلنا ضرور نہیں امام ابو حنیفہ رح کا بھی یہی قول ہے اور بعض علما کا قول ہے کہ عاجز ہونے کے وقت کچھہ دینا نہیں آتا اور نذر کا کفارہ اور قسم کا کفارہ ایک ہی اور قسم کا کفارہ یہہ ہے کہ دس محتاج کو کھلانا یعنے ہر ایک کو اناج دینا دو سیر گیہوں یا چار سیر اناج جو یا اونکو کپڑا دینا جس میں بدن کم کھلا رہی یا بردہ آزاد کرے اور ان تین چیزوں میں سے کسی کا مقدور نہو تو تین روزے رکھے تمام ہوئی کتاب جو تھی قسموں اور نذروں کے بیان میں

كِتَابُ الشُّرُوطِ فِيهِ الْمُزَارَعَةُ وَالْوَثَائِقُ

کتاب شرطوں کے بیان میں اور اس میں بیان ہے زمین کو مزارعت یعنی بٹائی پر دینے کا اور عہد اور میثاق باندھنے کا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ إِذَا اسْتَأْجَرْتَ أَجِيرًا فَأَعْلِمْهُ أَجْرَهُ ترجمہ ابو سعیدؓ سے روایت ہی جب وقت تو مزدوری کرانا چاہے کسی مزدور سے جتادے مزدوری اوسکی اوسکو عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَسْتَأْجِرَ الرَّجُلَ حَتَّى يُعْلِمَهُ أَجْرَهُ ترجمہ حسن سے روایت ہی مکروہ جانتے وہ اس بات کو کہ مزدوری کرادیں کسی آدمی سے بے معلوم کرانے مزدوری کے ف یعنی مزدور سے کہتے تھے کہ تجھکو اتنی مزدوری دونگا جب وہ قبول کر لیتا تب اوس سے کام لیتے عَنْ حَمَّادٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا عَلَى طَعَامِهِ قَالَ لَا حَتَّى تُعْلِمَهُ ترجمہ حماد بن ابی سلیمان سے روایت ہی اون سے پوچھا کسی نے مسئلہ کسی آدمی نے مزدور رکھا اس طور پر کہ کھانا کھایا کرے تو کیا حکم ہے اوسکا اونہوں نے جواب دیا اوسکو کہ بے مزدوری معلوم کرانے کے نہ رکھنا چاہیے ف کیونکہ بغیر اجرت معلوم ہونے اجارہ فاسد ہے اور آخر کو جھگڑے اور فساد کا باعث ہوتا ہی عَنْ حَمَّادٍ وَقَتَادَةَ فِي رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ أَسْتَكْرِي مِنْكَ إِلَى مَكَّةَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنْ سِرْتُ شَهْرًا أَوْ كَذَا وَكَذَا شَيْئًا سَمَّاهُ فَلَكَ زِيَادَةُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا وَكَرِهَا أَنْ يَقُولَ أَسْتَكْرِي مِنْكَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنْ سِرْتُ أَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ نَقَصْتُ مِنْ كِرَائِكَ كَذَا وَكَذَا ترجمہ حماد اور قتادہ سے روایت ہی بیان میں اون دو آدمیوں کے کہا ایک نے دوسرے کو کرایہ کرتا ہوں تیرے سے مکے تک کا اتنے کچھہ دموں پر اگر چلا میں مہینے بھر یا اس سے

[illegible]

اتنے دن یا اتنے برس کرایہ عوض معین کیا دونون کو اور کہا اوس سے کہ تجھکو اتنا کرایہ زیادہ دیوین گے حماد اور قتادہ
کہتے تھے اسمین کچھ مضائقہ نہین اور مکروہ جانتے تھے یہہ بات اگر کہے کوئی شخص کسیکو مین کرایہ کرتا ہون
تیرے سے اپنے دامون پر اگر مین نے مہینے سے زیادہ مدت لگائی چلنے مین تو اسقدر کمی کیا جاویگا تیرے کرایے مین
سے ف یعنی کرایہ اور مدت دونو کو معین کرنے مین کچھہ مضائقہ نہین اور اگر دونون چیزین نہین سے ایک کا بھی
معین نہین کیا اور عرف اور رضا پر چھوڑ دیا تو اس بات کو حماد اور قتادہ دونو صاحب مکروہ جانتے تھے

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ عَبْدٌ أُوجِرُهُ سَنَةً بِطَعَامِهِ وَسَنَةً أُخْرَى بِكَذَا وَكَذَا
قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَيُجْزِئُهُ اشْتِرَاطُكَ حِينَ تُؤَاجِرُهُ أَيَّامًا أَوْ آجَرْتَهُ وَقَدْ مَضَى بَعْضُ
السَّنَةِ قَالَ إِنَّكَ لَا تُحَاسِبُنِي لِمَا مَضَى ترجمہ ابن جریج نے عطا سے پوچھا اگر ایک غلام مین
نوکر رکھون ایک سال تک کہانے کے بدلے اور پھر ایک اور سال تک اتنے اتنے مال کے بدلے انہون
نے کہا کچھہ مضایقہ نہین اور کافی ہے تیرا شرط کر لینا کہ اتنے دنون تک نوکر رکھونگا اگر سال مین سے
کچھہ دن گذر گئے مین یا یون کہدیوے کہ جو دن گذر گئے انکا حساب نہین ذِكْرُ الْأَحَادِيثِ الْمُخْتَلِفَةِ
فِي النَّهْيِ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ ذکر حدیثون مختلفہ
کا جو وارد ہوئی ہین زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کرایہ دینے کی ممانعت مین عَنْ أُسَيْدِ بْنِ
ظُهَيْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى قَوْمِهِ إِلَى بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ يَا بَنِي حَارِثَةَ لَقَدْ دَخَلَتْ عَلَيْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا مَا
هِيَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِذًا نُكْرِيهَا بِشَيْءٍ مِنَ الْحَبِّ قَالَ لَا قَالَ وَكُنَّا نُكْرِيهَا بِالتِّبْنِ فَقَالَ لَا وَكُنَّا نُكْرِيهَا
بِمَا عَلَى الرَّبِيعِ السَّاقِي قَالَ لَا ازْرَعْهَا أَوِ امْنَحْهَا أَخَاكَ ترجمہ اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے وہ آئے اپنی قوم والون کیطرف اور آکر کہا اے بنی حارثہ کے لوگو تمہارے اوپر
مصیبت پڑگئی لوگون نے کہا کیا ہے وہ مصیبت بیان کیا اسید بن ظہیر نے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو
کرایہ پر دینے سے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ اگر کرایہ پر دیوین ہم زمین دانون کے بدلے آپنے فرمایا نہین پھر کہا ہم دیتے تھے اسکو
بھوسون کے بدلے آپنے فرمایا نہین پھر کہا کہ ہم دیتے تھے اسکو کرایہ مین اوس پیداوار کو جو مینڈون پر ہو آپنے فرمایا نہین اور
فرمایا کھیتی کر لے تو اوس مین یا پھر بانٹ کر اپنے بھائی پر اور بخشش کے طور پر دیدے اوسکو ف یعنے
کتنے ہین مزارعت سے منع فرمایا تھا ابتدائی اسلام مین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ
کو تشریف لیگئے تھے وہان انصاری لوگون کے پاس زمین بہت تھی کرایہ پر دیتے تھے لوگون کو مثل تہائی
کی بٹائی پر اور کسیکو چوتھائی کی بٹائی پر اوس وقت آپنے فرمایا تھا لوگون کو یا تو خود زراعت کیا کرو یا بھائی

مسلمان کو بخشش کرو تا کہ وہ اپنا گذارا کر لیا کرے اوسمین عَنْ اُسَیْدِ بْنِ ظُهَیْرٍ قَالَ جَاءَ نَا رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَالْحَقْلُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ شِرَاءُ مَا فِیْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِكَذَا وَكَذَا وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ ترجمہ اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئے ہمارے پاس رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے تمکو حقل سے اور حقل کہتے ہین تہائی یا چوتہائی پیداوار پر بٹائی کرنے کو اور منع کیا ہے مزابنت سے اور مزابنت کہتے ہین خریدنے کو اوس میوے کو جو درخت پر موجود ہے وسق معین کے ساتھ ف حقل کے تفسیر کئی طور پر آئی ہے ایک اوسمین یہ ہے جو مذکور ہوئے یعنی کرایہ دینا زمین کو کہ جو کچھ پیدا ہوگا اوس مین سے تہائی یا چوتہائی لیلینگے اور مزابنہ کے معنی یہ ہین کسی آدمی کے کہیتی یا باغ ہے تیا کہجور وغیرہ کا دوسرا آکر اُسکو تخمینہ کرے اور سکے مالک سے جا کر کہے کہ اسمین اتنا اناج یا خرما ہوگا اُسکو مجھے دیدے مین تجھکو اس کے بدلے اسقدر اناج یا خرما خشک دونگا وہ دو تو اسپر راضی ہوجاتی ہین اسی طرح کرنیکو حرام فرمایا ہے کیونکہ درخت کا میوہ شاید زیادہ یا کم ہو تو ربو ہوجاوے گا عَنْ اُسَیْدِ بْنِ ظُهَیْرٍ قَالَ اَتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرٌ لَكُمْ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْیَمْنَحْهَا اَوْ لِیَدَعْهَا وَنَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ الرَّجُلُ یَكُوْنُ لَهُ الْمَالُ الْعَظِیْمُ مِنَ النَّخْلِ فَیَجِیْءُ الرَّجُلُ فَیَاْخُذُهَا بِكَذَا وَكَذَا وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ ترجمہ اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئے ہمارے پاس رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور کہنے لگے منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی امر سے کہ تہا وہ امر ہماری نفع کا اور فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے تمہارے لیے منع کیا تمکو حقل سے اور فرمایا جس کسی کے پاس زمین ہے چاہیے کہ بخشے اُسکو یا چہوڑ دے اور منع کیا مزابنت سے راوی بیان کرتا ہے مزابنت اُسکو کہتے ہین کسی آدمی کے پاس مال ہو بڑا مال کہجوروں کے باغ کے قسم سے آوے اُسکے نزدیک کوئی شخص اور لیلیوے اوس باغ کو یہ کہکر کہ اتنے وسق کہجوروں خشک کی دونگا مین تجھکو ف یعنی مالک سے کہتا ہے کہجوریں تیرا اس درخت پر اتنی ہین مین تجھکو خشک کہجوریں اتنے من یا اتنی صاع دونگا اکثر باغون والے راضی ہو جاتے ہین محنت سے بچنے کو اور نقصان سے ڈر کر یعنی اگر ہوا وغیرہ آفات سے نقصان ہوگا تو لینے والیکا ہوگا انکو کچھ واسطہ نہین اوس سے چونکہ اسمین

حضر تہا اسلیے شریح نے اسکو جائز نہین کہا اور وسق ایک ناپ ہے ساٹھہ صاع کا اور صاع نو رطل بھر ہوتا ہے
اور رطل آدہ سیر کا ہوتا ہے عن اسید بن ظہیر قال اتی علینا رافع بن خدیج فقال ولم افہمہ
فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہاکم عن امر کان ینفعکم وطاعۃ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر مما ینفعکم نہاکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
الحقل والحقل المزارعۃ بالثلث والربع فمن کان لہ ارض فاستغنی عنہا فلیمنحہا
اخاہ او لیدع ونہاکم عن المزابنۃ والمزابنۃ الرجل یجیئ الی النخل الکثیر
بالمال العظیم فیقول خذہ بکذا وکذا وسقا من تمر ذلک العام ترجمہ اسید
بن ظہیر رض سے روایت ہے آئے ہمارے پاس رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور کہنے لگے کچھ میرے فہم مین نہین
آیا پھر کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تم کو ایک امر سے تہا وہ امر تمہارے نفع کا۔
لیکن اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے تمہاری حقین اُس نفع سے اور منع کیا تم کو حقل
سے اور حقل کہتے ہین کہ کہیتی یا باغ کو تہائی یا چوتہائی ٹہیرا کر دوسرے کو دیدینا راوی بیان کرتا ہے
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس اتنی زمین ہو کہ اوسکو کچھہ پرواہ نہین اپنی مین تو مسلمان
بہائی کو بخشدینا چاہیے یا چہوڑ دینا بہتر ہے بٹائی پر دینے سے اور کہا راوی نے منع کیا تم کو مزابنت
سے اور راوی بیان کرتا ہے مزابنت وہ ہے کسی مالدار آدمی کے پاس بہت سے درخت کہجور کے ہون
وہ کہے دوسرے آدمی کو لیلے اس باغ کو اتنی کہجورین دیدینا مجہکو اس برس مین عن رافع بن خدیج
قال نہاکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن امر کان لنا نافعا وطاعۃ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفع لنا قال من کان لہ ارض فلیزرعہا فان عجز عنہا
فلیزرعہا اخاہ ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایسے امر سے تہا وہ امر فایدے کا ہمارے واسطے لیکن اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ فایدہ مند ہے
ہمارے لیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو زراعت کی وہ آپ زراعت کرے اوس
مین اگر اوس سے ہو سکے تو اپنے بہائی مسلمان کو دیدیوے تاکہ وہ زراعت کرلے اوسمین عن رافع
بن خدیج عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی عن کراء الارض فابی طاؤس
فقال سمعت ابن عباس لا یری بذلک باسا ترجمہ رافع بن خدیج رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے طاؤس نے انکار کیا اور کہا مین نے سنا ابن عباس
سے وہ اس مین کچھہ مضائقہ نہ جانتے تھے ف مجاہد کہتے ہین مین طاؤس کا ہاتھ پکڑ کر رافع بن

خدیج کے بیٹے کے پاس لایا اونہوں نے اپنے باپ سے سنی ہوئی حدیث بیان کی لیکن طاؤس نے اوسکی روایت کا اعتبار نہ کیا اور کہا کہ ابن عباس باوجود اتنے فقیہہ ہونے کے اس مین کچھ مضائقہ نہین جانتے تھے اور اس اوپر کی حدیث کو ابی عوانہ نے ابی حصین سے اونہوں نے مجاہد سے اونہوں نے رافع بن خدیج سے بطور ارسال کے بیان کیا ہے عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ نَهَانَا أَنْ نَتَقَبَّلَ الْأَرْضَ بِبَعْضِ خَرَاجِهَا ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہا رافع بن خدیج نے منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر سے جو فائدے مند تھا ہماری لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہمارے سر اور آنکھون پر ہے منع کیا ہمکو کہ قبول کرین ہم زمین اسکی تہائی یا چوتہائی پیداوار پر (یعنے بٹائی پر) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَرْضِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ عَرَفَ أَنَّهُ مُحْتَاجٌ فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهِ الْأَرْضُ قَالَ لِفُلَانٍ أَعْطَانِيهَا بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَوْ مَنَحَهَا أَخَاهُ فَأَتَى رَافِعٌ الْأَنْصَارَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ لَكُمْ ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی زمین پر سے اور وہ آدمی انصاری تہا آپ کو معلوم ہُوا کہ یہ شخص محتاج ہے آپنے فرمایا کسکی ہے یہ زمین عرض کیا ایک لڑکے کی ہے اوس نے مجھے اجرت پر دی ہے یہ سُنکر آپنے فرمایا اگر بہائی مسلمان کو یون ہی دیدیتا تو اچھا تہا یہ حکم سنکر رافع آئے انصار کے پاس اور کہا اون سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے تم کو ایک امر سے کہ تہا وہ امر تمھارے نفع کا اور طاعت اور فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت فائدہ مند ہے تمہارے لیے عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَقْلِ ترجمہ اوپر بیان ہوچکا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَانَا عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ يَمْنَحْهَا أَوْ يَذَرْهَا ترجمہ اوپر کے بیان سے ظاہر ہے عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَانَا عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمْرُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا ترجمہ اس کا بہی اوپر گذرا ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَانَ طَاؤُسٌ يَكْرَهُ أَنْ يُؤَاجِرَ أَرْضَهُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا يَرَى بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَأْسًا فَقَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ اذْهَبْ إِلَى ابْنِ رَافِعٍ

بن خدیج فاسمع منہ حدیثہ فقال انی واللہ لو اعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نہی عنہ ما فعلتہ ولکن حدثنی من ھو اعلم ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم انما قال لان یمنح احدکم اخاہ ارضہ خیر لہ من ان یاخذ علیہا خراجا

معلوما ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہی طاؤس برا جانتے تہے اسبات کو کہ دیوین اپنی زمین کرایہ پر سونے

یا چاندی کے بدلے لیکن تہائی یا چوتہائی اناج کی بٹائی پر دینے کو مضایقہ نہین سمجہتے تہے مجاہد نے

کہا طاؤس کو چل رافع بن خدیج کے بیٹے پاس اور سن اوس سے حدیث طاؤس نے کہا قسم اللہ کی اگر مین جانتا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اسبات سی تو نہ کرتا مین اس کام کو اور سنی ہے مینے حدیث

عبد اللہ بن عباس رض سے اور وہ بڑی عالم تہے اونہون نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون

فرمایا تہا یون ہی بے اجرت دیدیا کرو تم زمین اپنی اپنے مسلمان بہائی کو زراعت کرنے کے لیے کیونکہ یہ

بات تمہارے حقمین اچہی ہے اجرت معین کرکے دینی سی ف یعنی جسکو اللہ تعالی نے مقدور دیا ہے

وہ اپنے بہائی مسلمان کے ساتہ احسان کرے تو اچہا ہے اسبات کی معنی یہ نہین کہ اجرت پر دینا حرام ہی تو اب

مطلب یہہ ہوا اسکا یعنی بخشش کرنا اولی ہے اور اجرت پر دینا جائز ہے طاؤس اسیواسطے اجرت پر یعنی بٹائی پر

دینے کو جائز رکہتے تہے اور عبد اللہ عباس رض کے قول سند پکڑتے تہے اور جنکے نزدیک نہی ثابت ہی اور زمین

کرایہ پر دینا بہی جائز رکہتے ہین وہ یون جواب دیتے ہین کہ نہی ابتداء اسلام مین بسبب تنگی کے کی گئی تہی

جب تنگی رفع ہوگئی یہہ حکم بہی مرتفع ہوگیا عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

من کان لہ ارض فلیزرعہا فان عجز ان یزرعہا فلیمنحہا اخاہ المسلم ولا یزرعہا ایاہ

ترجمہ اوپر کے بیان سی ظاہر ہے عن عطاء عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ ولا یکریہا ترجمہ عطاء جابر رض سی روایت

کرتی ہین جابر کہتے تہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو وہ آپ زراعت کری اوس

مین یا اپنے بہائی کو دیدیوے اور کرایہ پر نہ دیوے کسیکو عن عطاء عن جابر قال کان للناس فضول

ارضین یکرونہا بالنصف والثلث والربع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمسکہا ترجمہ عطاء جابر رض سے روایت کرتی ہین کہ تہے لوگون کے

پاس زمین فضول یعنی زیادہ حاجت سے اوسکو کرایہ دیا کرتے تہے آدہی یا تہائی یا چوتہائی کے بٹائی پر

آپنے فرمایا جسکی پاس زمین ہو وہ آپ زراعت کرے یا رکہ لیوے بے زراعت کے یعنی کسی کو کرایہ نہ دیوے

عن مطر عن جابر بن عبد اللہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کان لہ

أرضٌ فليزرعها أو ليزرعها ولا يؤاجرها ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں
خطبہ پڑھا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا جسکی پاس زمین ہے زیادہ حاجت سے اوس زمین
میں سے کسی شخص کو چاہیے زراعت کرنا جسکی وہ زمین ہے یا دوسرے سے زراعت کرانا راوی کہتا ہے اتنا لفظ
فرمایا اوسکی ساتھ ولا یؤاجرها کا کلمہ بھی زیادہ کیا ولا یؤاجرها کا ترجمہ یعنے اُجرت پر نہ دیا کرے عن
مطر عن جابر رفعه نهى عن كراء الأرض ترجمہ مطر نے جابر رض سے روایت کی منع کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے وافقه عبد الملك بن عبد العزيز بن جريج على النهي عن
كراء الأرض ترجمہ موافقت کی مطر کی عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج نے بھی کہ حدیث میں ف
یعنی عبد الملک بن عبد العزیز نے بھی یوں ہی روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا زمین کو
کرایہ پر دینے سے عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن المخابرة والمزابنة والمحاقلة
وبيع الثمر حتى يطعم إلا العرايا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین
کو بٹائی پر دینے سے اور مزابنہ اور محاقلہ کرنے سے اور اون پہلوں کے بیچنے سے جو کھانے کی قابل نہیں ہوئی
مگر عرایا کے لیے اجازت ہے بیع مزابنہ کی ف عرایا کے معنے کھجوروں کے درخت جو عاریت کے طور پر دیے
جاویں کسی مسکین کو تاکہ وہ اوسکا میوہ اپنے تصرف میں لاوے اور مخابرہ یہ کہ زمین ایک کی اور تخم دوسرے
کا جب کھیتی کٹے تو زمین والا اوس سے کچھ حصہ لے عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى
عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة وعن الثنيا إلا أن تعلم ترجمہ جابر رض سے روایت ہے
منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ کرنے سے اور مزابنہ کرنے سے اور مخابرہ کرنے سے اور ثنیا کرنے سے ف
ثنیا کے معنے یہ کہ بیچی چیز میں سے بلا تعین کچھ نکالنے کی شرط کرنا جیسے کہے میں ڈھیر سے ہاتھ یہ سب غلہ
بیچتا ہوں مگر کچھ اس میں سے نکال لونگا تو جائز نہیں جبتک تعین نہ کرے کیونکہ بغیر تعین کے جھگڑا
ہوگا وقد روى النهي عن المحاقلة يزيد بن نعيم عن جابر بن عبد الله ترجمہ
اور یزید بن نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے بیع محاقلہ کے منع ہونے کے روایت ہے ف یعنی جیسا عطاء نے
جابر سے روایت کی ہے ویسا ہی یزید بن نعیم نے بھی جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے لیکن عطاء
کی روایت میں اتنا قصور ہے کہ عطاء نے جابر بن عبد اللہ سے حدیث من كان له أرض فليزرعها ہے
نہیں سنی اور دلیل نہ سننے کے یہ ہے جو ہمام بن یحیی نے روایت کی ہے عن همام بن يحيى قال سأل
عطاء سليمان بن موسى قال حدث جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كانت
له أرض فليزرعها أو ليزرعها أخاه ولا يكريها أخاه ترجمہ ہمام بن یحیی سے روایت ہے

پوچھا عطاء نے سلیمان بن موسی سے انہوں نے حدیث بیان کی جابر رضہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو آدمی کہ اوسکی پاس زمین ہو اوسکو چاہیے کہ خود زراعت کرے اوس میں یا یوں فرمایا چاہیے کہ خود
زراعت کرے اوسمیں یا زراعت کرے بہائی اوسکا اور کرایہ پر نہ دیوے اپنے بہائی کو عن یزید بن نعیم
عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الحقل وہی المزابنۃ ترجمہ یزید بن
نعیم جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ سے اور محاقلہ
اوسی کو مزابنہ بھی کہتے ہیں ف حقل اور مزابنت کے ایک معنی ہیں کیونکہ حقل کے معنے جابر رضہ نے یوں
بیان کیے ہیں کہ کھڑے کہیت کو بیچ دینا خشک گیہوں کے بدلے اور مزابنہ کے معنے پہلوں کو درخت پر
بیچ دینا اس شرط پر کہ ہم اتنے انگور یا کہجوریں خشک اس کے بدلے لے لیونگی تو حقیقت میں دونو ایک ہی ہو
لیکن حقل کا لفظ کہیت کے بیع میں مستعمل ہے اور مزابنہ کا پہلوں میں مستعمل ہے عن جابر بن عبد اللہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المزابنۃ والمخاضرۃ قال المخاضرۃ بیع الثمر قبل ان
یزہو والمخابرۃ بیع الکرم بکذا وکذا صاع ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے
منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ سے اور مخاضرہ سے اور مخاضرہ بیچنا پہلوں یا اناج کا پختگی سے
پہلے اور مخابرہ کے معنے بیچنا انگور کا خشک انگور کے بدلے عن ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمزابنۃ عن ابی سعید قال نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن المحاقلۃ والمزابنۃ ترجمہ دونو حدیثوں کا اوپر گزرا عن رافع بن خدیج ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی المحاقلۃ والمزابنۃ ترجمہ اوپر گزرا عن رافع بن خدیج
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المحاقلۃ والمزابنۃ قال مرۃ اخری ترجمہ
رافع بن خدیج رضہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے عن عثمان
بن مرۃ قال سألت القاسم عن کراء الارض فقال قال رافع بن خدیج ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن کراء الارض ترجمہ عثمان بن مرہ سے روایت ہے پوچھا میں نے
قاسم سے زمین کو کرایہ پر دینے کا مسئلہ اونہوں نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے عن شعبۃ عن ابی جعفر الخطمی واسمہ عمیر بن یزید
قال ارسلنی عمی وغلاما الی سعید بن المسیب اسألہ عن المزارعۃ فقال کان ابن
عمر لا یری بہا بأسا حتی بلغہ عن رافع بن خدیج حدیث فلقیہ فقال رافع اتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بنی حارثۃ فرأی زرعا فقال ما احسن زرع ظہیر قالوا لیس لظہیر فقال

أَلَيْسَ أَرْضُ ظُهَيْرٍ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّهُ أَزْرَعَهَا فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا زَرْعَكُمْ
وَرُدُّوا إِلَيْهِ نَفَقَتَهُ قَالَ فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا إِلَيْهِ نَفَقَتَهُ ترجمہ یحیی سے روایت ہی کہ ابوجعفر
خطمی کہ نام اوسکا عمیر بن یزید ہی وہ کہتے تھے بھیجا مجکو میرے چچا نے اور ایک غلام اپنے لڑکے کو میرے
ساتھہ کیا تاکہ سعید بن مسیب سے مزارعت کا مسئلہ پوچھکر آوین ہم گئے سعید بن مسیب نے فرمایا ابن عمر مزارعت
کرنے مین کچھہ مضائقہ نہین سمجھتے تھے پھر پہونچے اونکو حدیث رافع بن خدیج کی اوس کے بعد ملاقات کے
اونہون نے رافع بن خدیج سے رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کیطرف اور
دیکھا ایک کھیت کو اور فرمایا کہ کیا اچھا کھیت ہی ظہیر کا لوگون نے عرض کیا یہ کھیت ظہیر کا نہین آپ نے
فرمایا کیا ظہیر کا نہین یہہ کھیت لوگون نے پھر عرض کیا ہان ظہیر کا نہین لیکن اوس نے مزارعت کی ہے
کسی سے آپ نے فرمایا لیلو اپنی کھیتی کو اور دیدو اوسکا جو کچھہ خرچ ہوا ہے راوی کہتا ہے لیلیا ہم نے اپنی
زرعت کو اور دیدیا اوسکا جو کچھہ کہ صرف ہوا تھا عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ
لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ وَرَجُلٌ اسْتَكْرَى أَرْضًا
بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ مَيَّزَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ طَارِقٍ فَأَرْسَلَ الْكَلَامَ الْأَوَّلَ وَجَعَلَ الْأَخِيرَ
مِنْ قَوْلِ سَعِيدٍ ترجمہ طارق نے سعید بن مسیب سے اونہون نے رافع بن خدیج سے روایت کی ہے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور کہا کہ کھیتی تین آدمی کر سکتے ہین اول
تو وہ آدمی جسکی زمین ہو اور دوسرا وہ آدمی جسکو کھیتی کرنے کو احسان کے طور پر دیجاوے زمین اور تیسرے
وہ آدمی جس نے کرایہ پر لیا ہو زمین کو سونے یا چاندی کے بدلے مصنف فرماتے ہین جدا کیا اسرائیل
نے اس روایت کو طارق سے سنکر مرسل کہا پہلی کلام کو اور اخیر والی کلام کو کہا کہ قول سعید بن مسیب کا
ہی حدیث نہین عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ
قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ اسرائیل نے طارق سے اور طارق نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے
کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے کہا سعید نے ذکر کیا اوس نے یعنی سعید نے اسی طرح ف
محاقلہ کے معنے اوپر گزری اور بعضون نے کہا محاقلہ زمین کو کرایہ پر دینا گیہون کے بدلے یا جتنا کہ
کھیت کا اناج کے بدلے عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَا يَصْلُحُ
الزَّرْعُ غَيْرَ ثَلَاثٍ أَرْضٍ يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا أَوْ مِنْحَةٍ أَوْ أَرْضٍ بَيْضَاءَ يَسْتَأْجِرُهَا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ
ترجمہ سفیان ثوری طارق سے روایت کرتے ہین کہ طارق کہتے تھے مینے سنا سعید بن مسیب سے وہ فرما

تھے مناسب نہیں زراعت کرنا سوائے تین آدمیون کے اول مالک کو دوسرے اوس آدمی کو جسکو زراعت کرنے کو دی گئی ہو وہ زمین مفت مین احسان اور ثواب کی نظر سے اور تیسرے اوس شخص کو جس نے لیا میدان اجارہ پر زر کے بدلے ف زہری نے کلام اول کو سعید بن مسیب سے روایت کیا اور مرسل کیا اوس روایت کو اور حارث کہتے ہین پہر سنا قاسم سے اور انہون نے مالک سے اور مالک نے ابن شہاب سے اور ابن شہاب نے سعید سے سعید بن مسیب کہتے ہین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ سے اور بیع مزابنہ سے اور روایت کیا اسکو محمد بن عبد الرحمن ابن لبیبہ نے سعید بن المسیب سے اور سعید بن المسیب نے کہا سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے یہہ روایت چون کہ یہ عبارت حدیث کی نہ تہی بلکہ حدیث کی تحقیق تہی اسواسطے اصل عبارت کو نہین لکہا فقط ترجمہ لکہدیا حاصل اس ترجمہ کا یہہ ہے کہ زہری نے اس روایت کو مرسل کہا ہے اور محمد بن عبد الرحمن نے صحابی کا نام بتادیا ہے تو اب مرسل نرہی یہہ روایت چنانچہ آگے آتی ہے عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الْمَزَارِعِ يُكْرُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَزَارِعَهُمْ بِمَا يَكُونُ عَلَى السَّاقِي مِنَ الزَّرْعِ فَجَاءُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَصَمُوا فِي بَعْضِ ذَلِكَ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكْرُوا بِذَلِكَ وَقَالَ أَكْرُوا بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُلَيْمَانُ عَنْ رَافِعٍ فَقَالَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عُمُومَتِهِ ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہا سعد بن ابی وقاص نے کھیتی کرنے والے لوگ کرایہ پر دیا کرتے تھے اپنے کہیتونکو زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس اناج کے بدلے جو منیڈون اور نالیون کے کنارے سے پیدا نکلتا پھر آئے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جھگڑا کر لیا تہا انہون نے اوس مین کے بعض مقدمات مین پھر منع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو کرایہ پر دینے سے زراعت کے اور فرمایا کرایہ کیا کرو نقدی کے بدلے ف روایت کیا اس حدیث کو سلیمان نے رافع بن خدیج سے اور انہون نے کسی شخص سے جو تہا اوس کے چچاؤن مین عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْأَرْضِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُومَتِي فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا أَنْ نُحَاقِلَ بِالْأَرْضِ أَوْ نُكْرِيَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى وَأَمَرَ رَبَّ الْأَرْضِ أَنْ يَزْرَعَهَا أَوْ يُزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَاءَهَا وَمَا سِوَى ذَلِكَ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے

کھیتی کو بیچا کرتے تھے ہم زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کرایہ پر دیا کرتے تھے تہائی یا چوتھائی کے بدلے یا کھانے معین پر آیا ایک روز ایک آدمی میرے چچاؤن مین سے اور کہنے لگا کہ منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امر سے کہ تھا وہ امر ہمارے فائدے کا اور فرمانبرداری اللہ کی اور اوس کے رسول کی زیادہ نافع ہے ہمارے لیے منع کیا حقل کرنے سے ہم کو اور تہائی یا چوتھائی بٹائی پر کرایہ دینے کو بھی منع کیا اور کھانے معین پر کرایہ کرنے سے باز رکھا ہم کو اور زمین والے کو حکم کیا کہ خود زراعت کیا کرے یا دوسرے سے کراوے اور بٹائی کرنے کو برا جانا اور جو اس کے سوا صورتین ہون عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْأَرْضَ نُكْرِيْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى ترجمہ اوپر گزرا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَمَ اَنَّ بَعْضَ عُمُوْمَتِهٖ اَتَاهُمْ فَقَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَلَا يُكَارِيْهَا بِثُلُثٍ وَلَا رُبُعٍ وَلَا طَعَامٍ مُسَمًّى ترجمہ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہا رافع بن خدیج نے بیچا کرتے تھے ہم کھیتی کو اناج کے بدلے زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو آیا ہمارے چچاؤن مین سے ایک چچا اور کہنے لگا منع کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر نافع سے اور اطاعت اللہ کی اور اوس کے رسول کی بہت نافع ہے ہمارے لیے رافع بن خدیج کہتے ہین ہم نے کہا کونسی چیز ہے وہ اوس نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے پاس زمین ہو وہ خود زراعت کیا کرے اپنی زمین مین یا زراعت کرے بھائی اوسکا اور تہائی اور چوتھائی کے کرایہ پر نہ دیا کرے اور منع کیا اناج لیکر کرایہ پر دینے سے ف تہائی یا چوتھائی کی قید سے یہ غرض نہین کہ اتنی مقدار پر کرایہ کرنا منع ہے اسکے سوا مین جائز ہے بلکہ اکثر لوگ اسیقدر پر معاملہ کیا کرتے ہین اسواسطے اتنا کا نام لیا اور مقرر کر لینا یہ کہ پہلے اوس سے گیہون یا اور کوئی اناج سو من یا پچاس من لے لینا اور اوسکو وہ کھیت حوالے کر دینا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ وَشَيْءٍ مِّنَ الزَّرْعِ يَسْتَثْنِيْ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ كِرَاؤُهَا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے

حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا نے اور کہا کہ ہم کرایہ پر دیا کرتے تھے زمین کو زمانے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس پیداوار کے بدلے جو نالیون پر ہو اور کچھ اناج کے بدلے جو زمین والی کا ہوتا پھر
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے رافع بن خدیج سے اون کے شاگرد نی نقدی
پر کرایہ کرنا کیسا ہے اونہون نے جواب دیا کچھ مضائقہ نہین دینار اور درہمون سے کرایہ کرنے مین عَنْ
حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالدِّينَارِ
وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُؤَاجِرُونَ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَأَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ فَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا
وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ
مَضْمُونٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ ترجمہ حنظلہ بن قیس انصاری سے روایت ہے پوچھا مین نے رافع بن خدیج
زمین کو کرایہ پر دینے کا مسئلہ دینار دن یا چاندی کے ساتھ یعنے نقدی کے بدلے کرایہ پر دینا زراعت کے
زمین کا جائز ہے یا نہین رافع بن خدیج رض نے فرمایا جائز ہے کچھ مضائقہ نہین اور کہا کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو لوگ زمین کو اوس پیداوار کے بدلے دیا کرتے جو پانی بہنے کے جگھون
پر اور مینڈون کے سرون پر ہوتی پھر کبھی وہان پیداوار ہوتی اور جگہ نہ ہوتی اور کبھی اور جگہ ہوتے
وہان نہ ہوتی لیکن لوگونکا یہی حصہ تھا اس لیے اسکی ممانعت ہوئی اور اگر کرایہ کے بدلے کوئی
شے معین اور مقرر ہو جسکا کوئی ضامن ہو تو قباحت نہین عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قُلْتُ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا
بِمَا يَخْرُجُ الْأَرْضُ مِنْهَا فَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَا بَأْسَ ترجمہ رافع بن خدیج رض سے روایت ہے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے رافع بن خدیج کے شاگرد نے پوچھا اون
سے سونے یا چاندی کے ساتھ کیا حکم ہے۔ رافع بن خدیج نے کہا کرایہ پر دینا اون چیزون کے بدلے جو پیدا
ہوتی ہین زمین سے منع ہے اور سونے اور چاندی کے ساتھ دینا کچھ مضائقہ نہین عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ
قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَى الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَقَالَ حَلَالٌ لَا
بَأْسَ بِهِ ذَلِكَ فَرْضُ الْأَرْضِ ترجمہ حنظلہ بن قیس سے روایت ہے پوچھا مین نے رافع بن خدیج سے
سونے یا چاندی کے ساتھ کرایہ کو دینا زمین جو صاف میدان ہو کیسا ہے اونہون نی کہا حلال ہے
سونے یا چاندی کے ساتھ کرایہ کرنا یہ حصہ درحق ہے زمین کا عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ أَرْضِنَا وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ ذَهَبٌ

وَلَا فِضَّةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يُكْرِي اَرْضَهُ بِمَا عَلَى الرَّبِيعِ وَالْاَقْبَالِ وَاَشْيَاءَ مَعْلُومَةٍ وَسَاقِيَةٍ ترجمہ حنظلہ بن قیس سے روایت ہے کہا رافع بن خدیج نے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے اور نہین تہا ان دنون سونا اور چاندی لوگون کے پاس اس زمانے مین کرایہ پر دیتا تہا آدمی اپنی زمین کو جس مین کہیتی بوئی جاتی تھی بھرون اور نالیون پر جو اناج پیدا ہوا اس کے بدلے اور اس کے سوا اور چیزین بھی نہین پہر بیان کیا حدیث کو خیر تک یعنی جیسی اوپر گزری عن

سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي اَرْضَهُ حَتّٰى بَلَغَهُ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ اَهْلَ الدَّارِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْاَرْضِ ترجمہ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر کرایہ پر دیا کرتے تھے اپنی زمین تو پہونچی انکو یہ خبر کہ رافع بن خدیج منع کرتے ہین کرایہ پر دینے سے زمین کو عبد اللہ بن عمر ملے رافع بن خدیج کو اور کہا او بھائی رافع بن خدیج کون سے حدیث ہے جس کو تم روایت کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے کرایہ کرنے کے باب مین رافع بن خدیج نے کہا عبد اللہ بن عمر سے سنا مین نے اپنے چچاؤن سے اور وہ دونو صاحب بدری ہین وہ بیان کرتے تھے حدیث گھر والون کے روبرو کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے عبد اللہ بن عمر یہ سنکر کہنے لگے مین خوب جانتا ہون کہ کرائے پر دیجاتی تھی زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین پھر ڈرے عبد اللہ بن عمر اس سے کہ فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب مین کچھ اور نہ معلوم ہوا ہو انکو اس خیال سے ترک کیا زمین کو کرایہ پر دینا ف یعنی عبد اللہ بن عمر زیادہ تر کوشش کرتے تھے سنت کی پیروی مین اسواسطے اونہون نے احتیاطًا ترک کیا اس کام کو عن

الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا يَزْعُمُ شَهِدَا بَدْرًا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ پہونچی ہے ہم کو رافع بن خدیج سے روایت جسکو بیان کیا اونہون نے اپنے چچاؤن سے اور یہ اونہین کا قول ہے کہ وہ دونو چچا ان کے بدری تھے اونہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کرایہ پر

زمین دینے سے ف اور عثمان بن سعید نے بھی اسکو روایت کیا ہے لیکن عیسیٰ کا لفظ اونکی روایت میں
نہیں پہنچا آگے آتی ہے اور روایت بھی عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ
ابْنُ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَيْسَ بِاسْتِكْرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بَأْسٌ وَكَانَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ
يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَلِكَ ترجمہ عثمان بن سعید سے روایت ہے
اونہوں نے سنا شعیب سے کہا زہری نے کہ سعید بن المسیب کہتے تھے زمین کو سونے چاندی کے ساتھ کرایہ
کرنے میں کچھ ڈر نہیں اور رافع بن خدیج بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے
کرایہ پر دینے سے عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَى الْأَرْضِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَسُئِلَ رَافِعٌ بَعْدَ ذَلِكَ كَيْفَ
كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ قَالَ بِشَيْءٍ مِنَ الطَّعَامِ مُسَمًّى وَيُشْتَرَطُ أَنَّ لَنَا مَا تُنْبِتُ
مَاذِيَانَاتُ الْأَرْضِ وَأَقْبَالُ الْجَدَاوِلِ ترجمہ عبد الکریم بن حارث سے روایت ہے رافع بن خدیج کہتے تھے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے زمین کو ابن شہاب کہتے ہیں کسی نے پوچھا رافع بن
خدیج سے بعد اوس کے کیسے کرایہ دیا کرتے تھے لوگ زمین کو اونھوں نے کہا کچھ اناج معین کے
ساتھ اور شرط کر لیتے تھے جو کچھ نہروں پر ہو یا اوس میں نالیوں جو آتی ہوں اوس میں سے اپنا حصہ
لیں گے ہم ف یعنی بٹائی پر زمین دیتے تھے اور یوں شرط کر لیا کرتے تھے کہ جو زمین نہروں کے
کنارے پر ہو اوس میں سے اتنا حصہ لینگے اس بات میں کسی کی قسمت طرف ثانی کو خسارہ ہوتا ہے اسواسطے اسکو
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ
أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ أَنَّ عُمُومَتَهُ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعُوا فَأَخْبَرُوا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَى الْمَزَارِعِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ
كَانَ صَاحِبُ مَزْرَعَةٍ يُكْرِيهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّ لَهُ مَا
عَلَى الرَّبِيعِ السَّاقِي الَّذِي يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْمَاءُ وَطَائِفَةٍ مِنَ التِّبْنِ لَا أَدْرِي كَمْ هِيَ ترجمہ
موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ نافع کہتے تھے رافع بن خدیج نے بیان کیا عبد اللہ بن عمر سے اپنے
چچاؤں کی روایت وہ آئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب لوٹ کر گئے گھر کو لوگوں سے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کرایہ پر دینے سے کھیتوں کو عبد اللہ بن عمر نے کہا ہم خوب جانتے
ہیں کرایہ پر دیتے تھے کھیتی والے کھیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس شرط پر کہ کھیت
والے کا حصہ اوس زراعت میں ہوگا جو نہروں کے کنارے پر ہو اور اوس نہر سے اوس زمین کو پانی پہونچتا ہے

اور تھوڑے گھانس کے بدلے کرایے دیا کرتے تھے معلوم نہین اوس کے مقدار کہ کتنی گھانس لیا کرتی تہے عَنْ

ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْخُذُ كِرَى الْأَرْضِ فَبَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ شَيْئٌ

فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَى إِلَى رَافِعٍ وَأَنَا مَعَهُ فَحَدَّثَهُ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَى الْأَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللهِ بَعْدُ ترجمہ ابن عون نافع سے روایت کرتے ہین ابن عمر لیا کرتے

تھے کرایہ زمین کا کچھ بات سنی عبد اللہ بن عمر نے رافع بن خدیج کی نافع کہتے ہین پکڑا میرا ہاتھ اور چلے رافع

بن خدیج پاس اور مین بھی ساتھ ہی تھا اون کے رافع بن خدیج نے بیان کی حدیث اپنے چچا کے نام سے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا کرایہ لینے سے زمین کا اوس دن سے عبد اللہ بن عمر نے

کرایہ لینا چھوڑ دیا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ كِرَى الْأَرْضِ حَتَّى حَدَّثَهُ رَافِعٌ

عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَى الْأَرْضِ فَتَرَكَهَا بَعْدُ

ترجمہ اوپر گزرا عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ حَتَّى بَلَغَهُ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ

أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُخْبِرُ فِيهَا بِنَهْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ وَأَنَا مَعَهُ

فَسَأَلَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كِرَى الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا

ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ فَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْهَا قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

عَنْهَا ترجمہ نافع سے روایت ہے ابن عمر کرایہ لیا کرتے تھے زمین کا پہونچی اونکو خبر اخیر خلافت مین معاویہؓ کی

کہ رافع بن خدیج ممانعت کی حدیث بیان کرتے ہین اس کرایہ لینے کے باب مین پہونچے ابن عمر اون کے پاس

اور مین ساتھ تھا ابن عمر کے ابن عمر نے پوچھا اون سے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

منع کیا ہے زمین کو کرایہ پر دینے سے پھر اوسکے بعد ابن عمر نے کرایہ لینا چھوڑ دیا ابن عمر رض سے جو کوئی مسئلہ

پوچھتا تھا وہ کہتے تھے کہ رافع بن خدیج کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کھیتون کا

کرایہ لینے سے عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ يُكْرِي الْمَزَارِعَ فَحُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يَأْثُرُ عَنْ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ذَلِكَ قَالَ نَافِعٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِ عَلَى الْبَلَاطِ وَأَنَا مَعَهُ

فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَى الْمَزَارِعِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللهِ كِرَاهَا

ترجمہ نافع عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہین کرایہ پر دیا کرتے تھے کھیت کی مین کو عبد اللہ بن عمر کو

بیان ہوا دیکھے روبرو کہ رافع بن خدیج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کیا کرتے ہین کہ منع کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام سے نافع بیان کرتے ہین چلے ابن عمر اونکی طرف بلاط کو جو ایک مقام

کا نام تھا اور مین اونکے ساتھ تھا تو پوچھا رافع بن خدیج سے ابن عمر رض نے اور اونہون نے کہا ہان

منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے تب سے چھوڑ دیا عبد اللہ بن عمر رض نے
کرایہ دینا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَخْبَرَ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَأْثُرُ فِي كِرَى الْاَرْضِ حَدِيثًا فَانْطَلَقْتُ
مَعَهُ اَنَا وَالرَّجُلُ الَّذِي اَخْبَرَهُ حَتَّى اَتَى رَافِعًا فَاَخْبَرَهُ رَافِعٌ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَى الْاَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللّٰهِ كِرَى الْاَرْضِ ترجمہ نافع سے روایت ہے ایک آدمی نے خبر کی
ابن عمر رض کو رافع بن خدیج ایک حدیث بیان کرتے ہیں زمین کے کرایہ کرنے کے باب میں نافع کہتے ہیں چلا میں
اور وہ آدمی جس نے یہ خبر دی تھی عبد اللہ کو ابن عمر رض کے ہمراہ یہانتک کہ آئے رافع بن خدیج کے پاس رافع بن
خدیج نے یہ خبر سنائی عبد اللہ بن عمر رض کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا زمین کو کرایہ پر دینے سے
اور اس دن سے عبد اللہ بن عمر رض نے چھوڑ دیا کرایہ پر دینا زمین کا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَى الْمَزَارِعِ ترجمہ اوپر گزر چکا ہے
اس کے ہر یک کا عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكْرِي اَرْضَهُ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا
فَبَلَغَهُ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَزْجُرُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
ذٰلِكَ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ قَبْلَ اَنْ نَعْرِفَ رَافِعًا ثُمَّ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى
مَنْكِبِي حَتَّى دُفِعْنَا اِلٰى رَافِعٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ
كِرَى الْاَرْضِ فَقَالَ رَافِعٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُكْرُوا الْاَرْضَ بِشَيْءٍ
ترجمہ نافع سے روایت ہے ابن عمر رض کرایہ پر دیا کرتے اپنی زمین اس اناج کے بدلے جو کچھ اوس میں سے پیدا
ہو پھر پہونچی عبد اللہ بن عمر کو یہ خبر کہ رافع بن خدیج منع کرتے ہیں کرایہ پر دینے سے اور کہتے ہیں کہ منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے زمین کو کہنے لگے ابن عمر ہم کرایہ پر دیا کرتے تھے جب تک رافع
بن خدیج کو نہیں پہچانتے تھے پھر کچھہ جی میں آیا اور کہا ہاتھہ اپنا میرے کندھے پر میں نے پہونچا دیا رافع بن
خدیج تک عبد اللہ بن عمر رض نے پوچھا رافع بن خدیج سے کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی یہ بات کہ منع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے زمین کو رافع بن خدیج نے جواب دیا میں نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مت کرایہ دیا کرو تم زمین کو کسی شی کے بدلے عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَنَافِعٍ اَخْبَرَاهُ
عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَى الْاَرْضِ ترجمہ اوپر گزرا عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعُ
بْنُ خَدِيجٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے
سنا میں نے ابن عمر رض سے کہتے تھے کہ ہم مخابرہ کیا کرتے تھے اور اوس میں کچھہ قباحت نہیں سمجھتے تھے یہانتک کہ رافع

بن خدیج نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرے سے منع کیا ہے **ف** یہ اختلاف روایت ابن عمرو بن دینار کی طرف سے ہے اور مخابرہ یہہ کہ زمین کو چوتھائی یا تہائی وغیرہ حصے پر دینا اور مخابرت اور مزارعت مین اتناہی فرق ہے کہ مخابرت مین تخم عامل کیطرف سے ہوتا ہے اور مزارعت مین مالک کیطرف سے **عن**

حجاج قال قال ابن خدیج سمعت عمرو بن دینار یقول اشهد لسمعت ابن عمر وهو یسئل عن الخبر فیقول ما کنا نری بذلک بأسا حتی اخبرنا عام الاول ابن خدیج انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم ینهی عن الخبر **ترجمہ** حجاج سے روایت ہے ابن خدیج کہتے تھے سنا مین نے عمرو بن دینار سے وہ کہتے تھے مین گواہ ہون البتہ مین نے سنا ابن عمر سے جب ان سے پوچھتا تھا کوئی مسئلہ مخابرے کا وہ کہتے تھے میرے نزدیک تو مخابرہ کرنے مین کچھہ قباحت نہین لیکن خبر بائی ہم نے اول سال مین رافع ابن خدیج سے وہ کہتے تھے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تھے مخابرہ کرنے سے یعنے بٹائی پر دینے سے زمین کو **ف** اس حدیث مین بجاے مخابرے کے خبر ہے اور معنی اوسکے وہی ہین جو مخابرے کے ہین **عن** عمرو بن دینار قال سمعت ابن عمر یقول کنا لا نری بالخبر باسا حتی کان عام الاول فزعم رافع ابن خدیج ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عنه **ترجمہ** اوپر گزرا **عن** عمرو بن دینار عن جابر بن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن کری الارض **ترجمہ** اس حدیث کا بھی اوپر گزرچکا ہے **عن** عمرو بن دینار عن جابر قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المخابرة والمحاقلة والمزابنة **ترجمہ** ان کلمون کا اوپر گزرچکا ہے **عن** عمرو بن دینار عن ابن عمر وجابر نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الثمر حتی یبدو صلاحه ونهی عن المخابرة وکری الارض بالثلث والربع **ترجمہ** عمرو بن دینار ابن عمرؓ اور جابرؓ سے روایت کرتے ہین منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے سے پہلون کے جبتک کہ وہ اپنی مراد کو نہ پہونچ جاوین اور کہانے کے قابل ہوجاوین اور منع کیا بٹائی پر دینے سے اور کرایہ کرنے سے زمین کا تہائی یا چوتھائی پر **عن** النجاشی قال حدثنی رافع ابن خدیج ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لرافع اتواجرون محاقلکم قلت نعم یا رسول الله نواجرها علی الربع وعلی الاوساق من الشعیر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تفعلوا ازرعوها او اعیروها او امسکوها **ترجمہ** ابو نجاشی سے روایت ہے بیان کی مجھ سے رافع بن خدیج نے حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے رافع تم اجرت پر دیا کرتے ہو اپنی کہیتون کو رافع بن خدیج نے عرض کیا ہان یا رسول اللہ چوتھائی پر دیتے ہین یا کئی وسق جو لے

لیا کرتے ہین ہم اسپنے فرمایا مت کرو ایسا کام خود زراعت کیا کرو یا کسی کو عاریت اور مانگی دیدیا کرو ایسا کرو
تو رکھ لو اپنی زمین کو ویسا ہی بی زراعت کے عَنْ رَافِعٍ قَالَ أَتَانَا ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ فَقَالَ نَهَانِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَقٌّ سَأَلَنِيْ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ فِيْ مَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ
نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَالْأَوْسَاقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا ازْرَعُوْهَا أَوْ
أَزْرِعُوْهَا أَوْ أَمْسِكُوْهَا ترجمہ رافع رض سے روایت ہی آئے ہمارے یہان ظہیر بن رافع اور
کہنے لگے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر فائدہ مند سے ہمنے پوچھا کیا بات
ہے وہ جسے منع کیا کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اور آپکا فرمانا حق ہے
پوچھا میرے سے کیسی کرتے ہو تم اپنی کہیتون کے معاملے مین ظہیر بن رافع کہتے ہین مین نے
عرض کیا جو تہائی کے حصہ پر دیدیتے ہین اور کبہی کئی وسق کہجورون اور جوؤن پر بہی اُجرت ٹہرا
کر معاملہ کیا کرتے ہین ہم اسپنے فرمایا ایسا مت کیا کرو خود زراعت کرو یا دوسری کو کرنے دو۔ یا
خالی رکھ چہوڑو عَنْ أُسَيْدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ أَنَّ أَخَا رَافِعٍ قَالَ لِقَوْمِهٖ قَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَأَمْرُهٗ طَاعَةٌ وَخَيْرٌ
نَهٰى عَنِ الْحَقْلِ ترجمہ اسید بن رافع بن خدیج رض سے روایت ہی کہ رافع کے بہائی نے کہا اپنی قوم
سے آج منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شے سے کہ تہی وہ چیز تمہارے فائدہ کی اور حکم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طاعت اور بہتر ہے سب فائدون سے اور جس سے منع کیا وہ حقل ہی
ف حقل کے معنے لغت مین کہیتی کے ہین اور کبہی محاقلہ زراعت کے لیے خاص کر بولتے ہین
اور مزابنہ کا پہلون کے لیے استعمال کرتے ہین اور یہان حقل سے مراد کہیت کو بیچنا گیہون کے ساتھ
یا بٹائی پر دینے سے مراد ہی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَيْدَ بْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ
الْأَنْصَارِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُمْ مُنِعُوا الْمُحَاقَلَةَ وَهِيَ أَرْضٌ تُزْرَعُ عَلٰى بَعْضِ مَا فِيْهَا ترجمہ
عبد الرحمن بن ہرمز سے روایت ہے مین نے سنا اسید بن رافع بن خدیج انصاری سے وہ بیان کرتے تہے
کہ اون لوگون کو ممانعت ہوئی محاقلہ سے اور محاقلہ اوسکو کہتے ہین کہ زمین دیوین کہیتی کرنے کے لیے
اور اوسکی پیداوار مین سے ایک حصہ ٹہرالیوین زمین کے بدلے عَنْ عِيْسَى بْنِ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ
خَدِيْجٍ قَالَ إِنِّيْ لَيَتِيْمٌ فِيْ حِجْرِ جَدِّيْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَبَلَغْتُ رَجُلًا وَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَجَاءَ أَخِيْ
عِمْرَانُ بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ....

سهل بن رافع بن خديج فقال يا أبتاه إنه قد أكرينا أرضنا فلانة بمائتي درهم فقال
يا بني دع ذاك فإن الله سيجعل لكم رزقا غيره إن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قد نهى عن كرى الأرض ترجمہ عیسی بن سہل بن رافع بن خدیج سے روایت ہے میں یتیم تہا اور پرورش
پاتا تہا اپنے دادا رافع بن خدیج کی گود میں جب میں جوان ہوا اور اون کے ساتھ حج کیا تو میرا بہائی عمران بن
سہل بن رافع آیا اور کہنے لگا ای باپ (یعنے دادا کو) ہم نے اپنی فلانی زمین دو سو درم کو کرائے پر دی
ہی اونہوں نے کہا بیٹا چہوڑ دے اس معاملے کو اسد تعالی دوسرے طور سے روزی دیگا کیونکہ رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم نے منع کیا ہی زمین کو کرائے پر دینے سے **عن** عروة بن الزبير قال قال زيد بن
ثابت يغفر الله لرافع بن خديج أنا والله أعلم بالحديث منه إنما كان رجلين اقتتلا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إن كان هذا شأنكم فلا تكروا المزارع فسمع قوله فلا
تكروا المزارع ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے زید بن ثابت نے کہا اسد بخشے رافع بن خدیج کو میں اون
سے زیادہ اس حدیث کو جانتا ہوں اصل قصہ یہہ ہے کہ دو شخص لڑے آپس میں تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تمہارا یہی حال ہے تو مت کرائی پر دیا کرو کہیتوں کو رافع بن خدیج نے اتنا ہی سن لیا کہ مت کرایہ دیا کرو
کہیتوں کو اور یہہ نہ خیال کیا کہ ممانعت کا سبب کیا تہا تو زید بن ثابت باقی کو درست جانتے ہیں **قال**
أبو عبد الرحمن كتابة مزارعة على أن البذر والنفقة على صاحب الأرض وللمزارع ربع
ما يخرج الله عز وجل منها امام نسائی نے کہا مزارعت کا معاملہ لکہنا اس شرط پہ کہ تخم اور خرچ زمین
کے مالک کا ہے اور جوتنے بونے والے کا پیداوار زمین سے چوتہائی حصہ ہے **هذا كتاب**
كتبه فلان بن فلان بن فلان في صحة منه وجواز أمره لفلان بن فلان إنك دفعت إلي
جميع أرضك التي بموضع كذا في مدينة كذا مزارعة وهي الأرض التي تعرف بكذا و
تجمعها حدود أربعة يحيط بها كلها وأحد تلك الحدود بأسره لزيق كذا والثاني و
الثالث والرابع دفعت إلي جميع أرضك هذه المحدودة في هذا الكتاب بحدودها المحيطة
بها وجميع حقوقها وشربها وأنهارها وسواقيها أرضا بيضاء فارغة لا شيء فيها
من غرس ولا زرع سنة تامة أولها مستهل شهر كذا من سنة كذا وآخرها
انسلاخ شهر كذا من سنة كذا على أن أزرع جميع هذه الأرض المحدودة في هذا الكتاب
الموصوف موضعها في هذه السنة المؤقتة فيها من أولها إلى آخرها كل ما أردت وبدا لي
أن أزرع فيها من حنطة وشعير وسماسم وأرز وأقطان ورطاب وباقلي وحمص

وكلبيا وعدس وسماق ومباطخ وجزر وشلجم وبصل وثوم وبقول و
رياحين وغير ذلك من جميع الغلات شتاء وصيفا ببذورك وبذرك وجميعه عليك
دوني على ان اتولى ذلك بيدي ومن اردت من اعواني واجرائي وبقري وادائي ولي
زراعة ذلك وعمارته والعمل بما فيه نماؤه ومصلحته وكراب ارضه وتنقية حشيشها
وسقي ما يحتاج الى سقيه مما زرع وتسميد ما يحتاج الى تسميده وحفر سواقيه وانهاره
واجتناء ما يجتنى منه والقيام بحصاد ما يحصد منه وجمعه ودياسة ما يداس
منه وتذريته بنفقتك على ذلك كله دوني والعمل كله بيدي واعواني دونك على ان
لك من جميع ما يخرج الله عز وجل من ذلك كله في هذه المدة الموصوفة في هذا الكتاب
من اولها الى اخرها فذلك ثلثة ارباعه بحظ ارضك وشربك وبذرك ونفقاتك ولي
الربع الباقي من جميع ذلك بزراعتي وعملي وقيامي على ذلك بيدي واعواني وقد دفعت
الي جميع ارضك هذه المحدودة في هذا الكتاب بجميع حقوقها ومرافقها وقبضت
ذلك كله منك يوم كذا من شهر كذا من سنة كذا فصار جميع ذلك في يدي لك
لا ملك لي في شيء منه ولا دعوى ولا طلبة الا هذه المزارعة الموصوفة في هذا الكتاب
في هذه السنة المسماة فيه فاذا انقضت فذلك كله مردود عليك والى يدك ولك
ان تخرجني بعد انقضائها منها وتخرجها من يدي وبيد كل من صارت له فيها يد
بسببي اقر فلان وفلان وكتب هذا الكتاب نسختين ترجمہ یہ کتاب ہے جسکو لکھا فلان شخص نے
جو فلان کا بیٹا اور فلان کا پوتا ہے اپنی تندرستی کی حالت مین اور اوس حالت مین جب اوسکی سب کاروبار چلنے
کے قابل مین (یعنی دیوانہ یا بیمار نہین ہی) اس کتاب مین یہہ مضمون ہے کہ تونے (یعنی زمین کے مالک نے
یہان اوسکا نام اور اوس کے باپ دادا کا نام لکھنا چاہیے) اپنی ساری زمین جو فلان موضع مین فلان پرگنہ
مین واقع ہے مزارعت کی طور پر مجھے دی اوس زمین کا نام ونشان جس سے اوسکی شناخت ہوجے ہے اور اوسکی
چارون حدین یعنی ایک حد فلان مقام سے ملی ہوئی ہے اور دوسری اور تیسری اور چوتھی اسیطرح فلان
فلان مقامون سے (یعنی چارون حدونکا حال لکھنا چاہیے جیسے دستور ہوتا ہے) تو نے یہہ ساری زمین جسکے
حدین اس کتاب مین بیان ہوئین جو اوس مین گھر گھیری ہوئے ہین مع اوسکی سارے حقوق کے یعنی پانی کا حصہ
اور نہرین اور نالیین مجھکو دی اور وہ زمین بالفعل صاف چٹیر میدان ہے نہ اوس مین درخت ہین نہ کھیت ایک سال
کامل کے لیے جسکا شروع فلانے مہینے کے چاند دیکھنے سے فلان سنہ سے ہوگا اور اوسکا تمام فلان مہینے کے فلان

سنہ کے تمام ہوتی ہے ہوگا اس شرط پر کہ مین مذکورہ بالا زمین مین جسکی حدود اور مقام اوپر بیان ہوئی
اس تمام سال مین جب چاہون جو زراعت کرون گیہون یا جو یا تل یا دہان یا کپاس یا باخات یا باقلا - یا
چنا یا لوبیا یا مسور یا کہیرے یا ککڑی یا خربوزہ یا گاجر یا شلجم یا مولی یا پیاز یا لہسن یا ساگ سبزی پہول وغیرہ
کی جو غلہ ہو جاڑے یا گرمی مین مگر تیری تخم سے ترکاری کا ہو یا غلے کا - سب تخم وغیرہ تیرے اوپر ہی میرا
کام صرف محنت ہی اپنے ہاتھ سے یا جس سے مین چاہون اپنے دوستون یا مزدورون سی اور بیل اور ہل میری
طرف ہی مین زراعت کرونگا اور آباد کرونگا جسطرح سے نشو ونما ہو اور درست کرونگا زمین کو اور ہل جوتونگا
اور گہانس صاف کرونگا اور جو کہیتی سینچنے کی محتاج ہو اوسکو سینچونگا اور جو کہاد کی محتاج ہی اوسکو کہاد دونگا
اور نہرین اور نالیین جو ضرور ہین اونکو کہود دونگا اور جو میوہ چننے کا ہی اوسکو چنونگا اور جو کاٹنے کا ہی
اوسکو کاٹونگا اور اوڑا کر صاف کرونگا مگر ان سب باتون پر جو خرچ ہو وہ تیرا ہی البتہ کام اور محنت میری طرف ہے اور
میری لوگون کیطرف تیری طرف نہین ہے اس شرط پر کہ جو اللہ جل جلالہ ان سب کامون کے بعد اس مدت مین جسکا ذکر
اوپر ہوا شروع سے لیکر اخیر تک دلواوے اوس مین سے تین چوتہائی زمین اور پانی اور بیج اور خرچی کے بدلے
تیری ہی - اور ایک چوتہائی میری میری زراعت اور کام اور محنت کی بدلے جو مین اپنی ہاتہ سے کرونگا اور میرے
لوگ کرینگے یہ سب زمین جنکی حدین اس کتاب مین موجود ہین معہ تمام حقوق اور منافع کے تو نے مجھے دی اور
مین نے اوس سب پر قبضہ کیا فلان دن فلان مہینے فلان سال سے اب یہ سب زمین معہ منافع اور حقوق میرے
قبضے مین آ گئے مگر میری ملک نہین ہی اوس مین سے کوئی چیز اور نہ مجھے اوس زمین سی کسیکا دعوے یا مطالبہ ہی
اگر صرف کہیتی کرنیکا جسکا بیان اس کتاب مین ہی ایک ہی معین سال تک جسکا ذکر ہوا پہر اوس مدت گزرنے
کے بعد تیری یہ زمین سب تجہکو ملے گی اور تیری قبضے مین جاوے گی اور تجھے اختیار ہی کہ مدت گزرنے کے
بعد مجھے اوس زمین سے بیدخل کر دے یا اوس شخص کو جو میری وجہ سی دخل رکہتا ہو اقرار کیا اس سب مضمون کا فلان
اور فلان نے (یہان پر دونو کے دستخط یا مہر چاہیے) اور اس کی دو نقلین لکہی جاوینگی ایک تو زمین کے
مالک پاس رہیگی اور دوسری زمین لینے والیکے پاس رہیگی

بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ الْأَلْفَاظِ الْمَأْثُورَةِ فِي الْمُزَارَعَةِ

بیان اون مختلف عبارتون کا جو مزارعت کے باب مین منقول ہین

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ الْأَرْضُ عِنْدِي مِثْلُ مَالِ الْمُضَارَبَةِ فَمَا صَلَحَ فِي مَالِ الْمُضَارَبَةِ صَلَحَ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَمْ يَصْلُحْ فِي مَالِ الْمُضَارَبَةِ لَمْ يَصْلُحْ فِي الْأَرْضِ قَالَ وَكَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَدْفَعَ أَرْضَهُ كُلَّهَا إِلَى الْأَكَّارِ عَلَى أَنْ يَعْمَلَ فِيهَا بِنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَأَعْوَانِهِ وَبَقَرِهِ وَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا وَتَكُونُ النَّفَقَةُ كُلُّهَا مِنْ رَبِّ الْأَرْضِ ترجمہ ابن عون سے

روایت ہی محمد کہتے تھے زمین کا حال ایسا ہی جیسی مضاربت کا مال تو جو مضاربت کے مال مین جائز ہی وہ زمین مین بھی جائز ہے اور جو مضاربت کے مال مین درست نہین وہ زمین مین بھی درست نہین اور کہتے تھے میرے نزدیک کوئی قباحت نہین اگر کوئی شخص اپنی سب زمین کاشتکار کے حوالے کرے اس شرط پر کہ وہ خود اور اوس کے بچے اور لوگ محنت کرین بیل بھی اوسی کی لیکن خرچ اوس پر نہین وہ سب زمین والے کا ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰی یَہُوْدِ خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَہَا عَلٰی اَنْ یَّعْمَلُوْہَا مِنْ اَمْوَالِہِمْ وَاَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَطْرَ مَا یَخْرُجُ مِنْہَا ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیون کو وہان کے درخت سپرد کردیے اور زمین بھی دیدی کہ تم محنت کرو اپنے خرچ سے اور جو کچھ پیدا ہو اوس مین سے آدھا ہمارا ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰی یَہُوْدِ خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَہَا عَلٰی اَنْ یَّعْمَلُوْہَا بِاَمْوَالِہِمْ وَاَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ شَطْرَ ثَمَرَتِہَا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ کَانَتِ الْمَزَارِعُ تُکْرٰی عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنَّ لِرَبِّ الْاَرْضِ مَا عَلٰی رَبِیْعِ السَّاقِیْ مِنَ الزَّرْعِ وَطَائِفَۃً مِنَ التِّبْنِ لَا اَدْرِیْ کَمْ ھُوَ ترجمہ نافع سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کھیت بٹائی پر دیے جاتے تھے اس شرط پر کہ جو پیدا وار مینڈون پر ہو اور کچھ گھانس جس کی مقدار مجھے معلوم نہین وہ زمین کے مالک کو ملے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ کَانَ عَمَّایَ یَزْدَرِعَانِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاَبِیْ شَرِیْکُہُمَا وَعَلْقَمَۃُ وَالْاَسْوَدُ یَعْلَمَانِ فَلَا یُغَیِّرَانِ ترجمہ عبد الرحمن بن اسود سے روایت ہی میرے دونون چچا مزارعت کرتے تھے تہائی اور چوتھائی پر اور میرا باپ ان دونون کا شریک تھا اور علقمہ اور اسود کو یہ بات معلوم تھی مگر وہ کچھ نہ کہتے عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ خَیْرَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ اَنْ تُؤَاجِرُوْا اَحَدُکُمْ اَرْضَہٗ بِالذَّہَبِ وَالْوَرِقِ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی ابن عباس نے کہا بہتر ہے جو تم کرتی ہو اپنی زمین کو سونے یا چاندی کے بدلے کرایے دیتے ہو عَنْ اِبْرَاہِیْمَ وَسَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّہُمَا کَانَا لَا یَرَیَانِ بَاْسًا بِاسْتِئْجَارِ الْاَرْضِ الْبَیْضَاءِ ترجمہ ابراہیم اور سعید بن جبیر بنجر زمین کو کرایہ پر دینا برا نہین سمجھتے تھے عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَا اَعْلَمُ شُرَیْحًا کَانَ یَقْضِیْ فِی الْمُضَارِبِ اِلَّا بِقَضَائَیْنِ کَانَ رُبَّمَا قَالَ لِلْمُضَارِبِ بَیِّنَتَکَ عَلٰی مُصِیْبَۃٍ تُعْذَرُ بِہَا وَرُبَّمَا قَالَ لِصَاحِبِ الْمَالِ بَیِّنَتَکَ اَنَّ اَمِیْنَکَ خَائِنٌ وَاِلَّا فَیَمِیْنُہٗ بِاللّٰہِ مَا خَانَکَ ترجمہ محمد نے کہا شریح (جو قاضی تھے کوفے مین) مضارب کے باب مین دو طرح سے حکم دیتے تھے کبھی تو مضارب کو کہتے گواہ لا اوس مصیبت پر جس کی وجہ سے تو معذور رہی (اور تاوان نہ دینا پڑے) اور کبھی صاحب مال کو کہتے گواہ لا اس بات پر کہ مضارب نے خیانت کی نہین تو اوس سے حلف لے اللہ تعالے

کی کہ اس نے خیانت نہیں کی عن سعید بن المسیب قال لا باس باجارۃ الارض البیضاء بالذہب
والفضۃ وقال واذا دفع رجل الی رجل مالا قراضا فاراد ان یکتب علیہ بذلک کتابا کتب
ھذا کتاب کتبہ فلان بن فلان طوعا منہ فی صحۃ منہ وجواز امرہ لفلان
ابن فلان انک دفعت الی مستہل شہر کذا من سنۃ کذا عشرۃ الاف درہم وضحا جیادا
وزن سبعۃ قراضا علی تقوی اللہ فی السر والعلانیۃ واداء الامانۃ علی ان اشتری
بہا ما شئت منہا کل ما اری ان اشتریہ وان اصرفہا وما شئت منہا فیما اری ان
اصرفہا فیہ من صنوف التجارات واخرج بما شئت منہا حیث شئت وابیع ما اری ان
ابیعہ مما اشتریتہ بنقد رایت ام بنسیئۃ وبعین رایت ام بعرض علی ان اعمل فی جمیع
ذلک کلہ برایی واوکل فی ذلک من رایت وکل ما رزق اللہ فی ذلک من فضل وربح
بعد راس المال الذی دفعتہ المذکور الی المسمی مبلغہ فی ہذا الکتاب فہو بینی وبینک
نصفین لک منہ النصف بحظ راس مالک ولی منہ النصف تاما بعملی فیہ وما کان
فیہ من وضیعۃ فعلی راس المال فقبضت منک ہذہ العشرۃ الاف درہم الوضح الجیاد
مستہل شہر کذا فی سنۃ کذا وصارت لک فی یدی قراضا علی الشروط المشترطۃ فی
ہذا الکتاب اقر فلان وفلان واذا اراد ان لا یطلق ان یشتری ویبیع بالنسیئۃ
کتب وقد نہیتنی ان اشتری وابیع بالنسیئۃ ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا خالی زمین کو کرایے
پر دینا کچھ برا نہیں سونے یا چاندی کے بدلے اور جو کوئی شخص کسی کو کچھ مال مضاربت کے طور پر دیوے
ف جسکو قراض بھی کہتے ہین وہ یہ کہ روپیہ ایک کا ہو اور محنت دوسری کی اور نفع مین دونون شریک
ہون ف پھر چاہے کہ نوشتہ کرالے اوس پر تو اس طور سے لکھے یہ وہ کتاب ہے جسکو فلان نے جو فلان
کا بیٹا ہے لکھا ہے اپنی خوشی سے صحت اور جواز امر کی حالت مین فلان کے لیے جو فلان کا بیٹا ہے تو نے
مجھکو دیے فلان مہینے فلان سنہ کے شروع ہوتی ہی دس ہزار درم جو کھرے اور چوکھے تھے ہر دس درم سات
مثقال وزن کے بطور مضاربت کے اس شرط پر کہ مین اللہ تعالی سے ڈرتا رہونگا ظاہر اور باطن اور امانت ادا کرونگا
اور اس شرط پر کہ جو مال مین چاہونگا ان درہمون سے خرید کرونگا اور صرف کرونگا یعنی اون درہمون کو دینار ون
سے بدلونگا اور خرچ کرونگا جہان مناسب دیکھونگا جس تجارت مین چاہونگا اور جہان مناسب ہوگا وہان لیجاؤنگا
اور جو مال مین خرید کرونگا اوسکو نقد یا اودھار جیسا مجھے مناسب معلوم ہوگا بیچونگا اور مال کے قیمت مین نقد پیسہ لونگا یا
دوسرا مال لونگا ان سب باتون مین اپنے رائے کے مطابق عمل کرونگا اور جسکو چاہونگا اپنی طرف سے وکیل

اگر دونگا پھر جو اللہ تعالے نفع دے وہ اصل مال کے بعد جو تو نے مجھکو دیا ہے اور جسکا ذکر اس کتاب مین ہو چکا آدھون آدہ مجھے اور تجھ مین تقسیم ہوگا تجھکو آدہا نفع تیرے مال کے بدلے ملیگا اور مجھکو آدہا نفع میری محنت کے بدلے ملیگا اگر تجارت مین کچھ نقصان ہو تو وہ تیری مال کا ہوگا اس شرط پر یہ دستاویز لکھی جو کہ بے مین نے اپنے قبضے مین کیا فلان مہینے کے شروع سے فلان سنہ مین اور یہ مال بطور قراض (مضاربت) کے ان شرطون پر جو اس کتاب مین مذکور ہوئین میرے ہاتھ مین آیا اسبات کا اقرار کیا فلان اور فلان نے۔ اگر صاحب مال کا یہ ارادہ ہو کہ مضارب ادہار کا سودا نہ کری تو کتاب مین یون لکھے تو نے مجھکو منع کیا ہے ادہار خرید و فروخت سے **شرکة عنان بین ثلثة** تین آدمیون مین شرکت عنان ہو تو اوسکا قبالہ کیونکر لکھا جاوے **ف** شرکت چار قسم پر ہے ایک شرکت مفاوضہ جب دو شخص مال شرکت اور تصرف اور دین مین برابر ہون اور اس شرکت مین ہر شخص دوسری کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے اور دوسری شرکت عنان جس مین صرف وکالت ہوتی ہے اور کفالت نہین ہوتی اور اس مین اگر بعض مال مین شرکت ہو اور بعض مال مین نہ ہو یا ایک کا مال زیادہ ہو اور دوسری کا کم لیکن نفع برابر ہو یا مال دونون کے برابر ہون اور نفع برابر نہ ہو یا خلاف جنس ہو ایک نے روپیہ دیا ہو دوسری نے اشرفیان ہر طرح درست ہے تیسری شرکت صنائع اور تقبل کہ دو کاریگر مثلاً دو درزی خواہ ایک درزی اور ایک رنگریز اس شرط پر شریک ہون کہ دونون مشترک کام کیا کرین اور مزدوری جو کچھ ملے اوسکو دونون بانٹ لیا کرین برابر یا جس طرح چاہین مقرر کرین چوتھی شرکت وجوہ اوسکی صورت یہ ہے کہ دو شخص بدون مال کے شریک ہون اس طرح کہ اپنی اپنی آبرو سے مال لاوین اور بیچین اور اصل قیمت مالک کے حوالے کرکے جو کچھ نفع ہو وہ بانٹ لین **هذا** ما اشترك

عَلَيْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فِي صِحَّةِ عُقُولِهِمْ وَجَوَازِ أُمُورِهِمْ اشْتَرَكُوا شَرِكَةَ عِنَانٍ لَا شَرِكَةَ مُفَاوَضَةٍ بَيْنَهُمْ فِي ثَلَاثِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ خَلَطُوهَا جَمِيعًا فَصَارَتْ هٰذِهِ الثَّلَاثِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فِي أَيْدِيهِمْ مَخْلُوطَةً بِشَرِكَةٍ بَيْنَهُمْ ائْتِلَافًا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا فِيهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَيَشْتَرُونَ جَمِيعًا بِذٰلِكَ وَبِمَا أَرَادُوا مِنْهُ اشْتِرَاءَهُ بِالنَّقْدِ وَيَشْتَرُونَ بِالنَّسِيئَةِ عَلَيْهِ مَا أَرَادُوا أَنْ يَشْتَرُوا مِنْ أَنْوَاعِ التِّجَارَاتِ وَأَنْ يَشْتَرِيَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى حِدَتِهِ دُونَ صَاحِبِهِ بِذٰلِكَ وَبِمَا رَأَى مِنْهُ مِمَّا رَأَى اشْتِرَاءَهُ مِنْهُ بِالنَّقْدِ وَبِمَا رَأَى اشْتِرَاءَهُ عَلَيْهِ بِالنَّسِيئَةِ يَعْمَلُونَ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ مُجْتَمِعِينَ بِمَا رَأَوْا وَيَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُنْفَرِدًا بِهِ دُونَ صَاحِبِهِ بِمَا رَأَى جَائِزًا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ عَلَى نَفْسِهِ وَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبَيْهِ فِيمَا اجْتَمَعُوا عَلَيْهِ وَفِيمَا انْفَرَدَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ دُونَ الْآخَرِينَ فَمَا لَزِمَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي ذٰلِكَ مِنْ قَلِيلٍ وَمِنْ كَثِيرٍ فَهُوَ لَازِمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبَيْهِ وَهُوَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا

وَمَا رَزَقَ اللّٰهُ فِی ذٰلِکَ مِنْ فَضْلٍ وَرِبْحٍ عَلٰی رَاْسِ مَالِهِمُ الْمُسَمّٰی مَبْلَغُهٗ فِی هٰذَا الْکِتَابِ فَهُوَ بَیْنَهُمْ اَثْلَاثًا وَمَا کَانَ فِی ذٰلِکَ مِنْ وَضِیْعَةٍ اَوْ تَبِعَةٍ فَهُوَ عَلَیْهِمْ اَثْلَاثًا عَلٰی قَدْرِ رَاْسِ مَالِهِمْ وَقَدْ کُتِبَ هٰذَا الْکِتَابُ ثَلٰثَ نُسَخٍ مُتَسَاوِیَاتٍ بِاَلْفَاظٍ وَاحِدَةٍ فِی یَدِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ نُسْخَةٌ وَاحِدَةٌ وَثِیْقَةٌ لَهٗ اَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جس مین بیان ہے فلان اور فلان اور فلان کے شرکت کا اوسکی حالت صحت اور درستی حواس اور جواز امر مین یہہ تینون شخص شریک ہوئے ہین عنان کے طور پر نہ مفاوضہ کے طور پر تیس ہزار درم مین جو سب کے سب عمدہ اور کھرے ہین ہر دس درم سات مثقال وزن کے ہین اور ہر ایک شخص کے دس ہزار درم ہین ان سب کو تینون کے ہاتھ مین سب درم ملے جلے ہین ہر ایک کے ہاتھہ مین ایک تہائی حصہ اس شرط پر کہ سب محنت کرین اللہ سے ڈر کر اور ہر ایک دوسری کی امانت ادا کرنے کے نیت سے اور سب ملکر خرید کرین مال کو اور جس مال کو چاہین نقد خریدین اور جس کو چاہین قرض خریدین اور جس قسم کی چاہین تجارت کرین اور ہر ایک شخص ان تینون مین سے بے دوسری کے شرکت کے جو چاہے خرید سے نقد یا ادہار اس مبلغ رقم مین تینون شریک ملکر ایک ساتھ معاملہ کرین یا ہر ایک تنہا ہو کر معاملہ کرے جو معاملہ سب ملکر کرین وہ سب پر لازم اور نافذ ہوگا کرنے والے پر بھی اور اوس کے دونو ساتھیون پر اور جو کوئی اکیلا کرے وہ بھی اوس کے اوپر اور اوس کے دونو ساتھیون پر لازم ہوگا غرض ہر معاملہ تہوڑا ہو یا بہت وہ سب پر نافذ ہوگا خواہ ایک کا کیا ہوا ہو یا سب کا کیا ہوا پھر جو اللہ تعالیٰ نفع دیوے وہ بموجب اس المال کے تین حصے کر کے سب شریکون پر تقسیم ہوگا اور جو اوس مین نقصان ہو وہ سب پر ہوگا تہائی تہائی بموجب راس المال کے اس کتاب کے تین نسخے لکھی گئی اور ایک ایک نسخہ ایک ہی عبارت اور لفظون کا ہر ایک شریک کو دیا گیا کہ بطور سند کے اپنے پاس رکھے اس بات پر اقرار کیا فلانے نے اور فلانے نے اور فلانے نے یعنے تینون شریکون نے

شَرِکَةُ مُفَاوَضَةٍ بَیْنَ اَرْبَعَةٍ عَلٰی مَذْهَبِ مَنْ یُجِیْزُهَا

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ شرکت مفاوضہ چار آدمیون مین جو اوسکو جائز رکہتا ہے قرار دے تو اوسکی کتاب کیونکر لکھی جاوے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو پورا کرو عقدون کو

هٰذَا مَا اشْتَرَکَ عَلَیْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بَیْنَهُمْ شَرِکَةَ مُفَاوَضَةٍ فِی رَاْسِ مَالٍ جَمَعُوْهُ بَیْنَهُمْ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ وَنَقْدٍ وَاحِدٍ وَخَلَطُوْهُ وَصَارَ فِی اَیْدِیْهِمْ مُمْتَزِجًا لَا یُعْرَفُ بَعْضُهٗ مِنْ بَعْضٍ وَمَالُ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِی ذٰلِکَ وَحِصَصُهُمْ سَوَآءٌ عَلٰی اَنْ یَعْمَلُوْا فِی ذٰلِکَ کُلِّهٖ وَفِی کُلِّ قَلِیْلٍ وَکَثِیْرٍ سِوَاهُ مِنَ الْمُبَایَعَاتِ وَالْمُتَاجَرَاتِ نَقْدًا وَنَسِیْئَةً بَیْعًا وَشِرَآءً فِی جَمِیْعِ الْمُعَامَلَاتِ وَفِی کُلِّ مَا یَتَعَاطَاهُ النَّاسُ بَیْنَهُمْ مُجْتَمِعِیْنَ بِمَا رَاَوْا وَیَعْمَلُ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَی انْفِرَادِهٖ بِکُلِّ مَا رَاٰی وَ

ص یعنی تینون ان کے حصے برابر ہین کسی کا کم زیادہ نہین ۱۲ منہ

كُلِّ مَا بَدَا لَهُ جَائِزٌ أَمْرُهُ فِي ذَلِكَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَلَى أَنَّهُ كُلُّ مَا لَزِمَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى
هَذِهِ الشَّرِكَةِ الْمَوْصُوفَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ أَوْ مِنْ دَيْنٍ فَهُوَ لَازِمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ
أَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ مَعَهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ وَعَلَى أَنَّ جَمِيعَ مَا رَزَقَهُمُ اللهُ فِي هَذِهِ الشَّرِكَةِ الْمُسَمَّاةِ فِيهِ
وَمَا رَزَقَ اللهُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيهَا عَلَى حِدَتِهِ مِنْ فَضْلٍ وَرِبْحٍ فَهُوَ بَيْنَهُمْ جَمِيعًا بِالسَّوِيَّةِ وَمَا
كَانَ فِيهَا مِنْ نَقِيصَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَهُمْ وَقَدْ جَعَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَ
فُلَانٍ وَفُلَانٍ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ فِي هَذَا الْكِتَابِ مَعَهُ وَكِيلَهُ فِي الْمُطَالَبَةِ بِكُلِّ حَقٍّ
هُوَ لَهُ وَالْمُخَاصَمَةِ فِيهِ وَقَبْضِهِ وَفِي خُصُومَةِ كُلِّ مَنِ اعْتَرَضَهُ بِخُصُومَةٍ وَكُلِّ مَنْ يُطَالِبُهُ بِحَقٍّ
وَجَعَلَهُ وَصِيَّهُ فِي تَرِكَتِهِ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهِ وَفِي قَضَاءِ دُيُونِهِ وَإِنْفَاذِ وَصَايَاهُ وَقَبِلَ كُلُّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مَا جَعَلَ إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ أَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ
وَفُلَانٌ ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جس کے رو سے فلان اور فلان اور فلان اور فلان بطور مفاوضہ کے شریک ہوئے
اوس راس المال میں جسکو سب نے جمع کیا تھا ایک ہی قسم کا ایک ہی سکے کا اور اوسکو ملا دیا اور سب کے قبضے میں ملکر آ
گیا اب کسی کا حصہ پہچانا نہیں جاتا اور سب کا مال اور حصہ برابر ہے اس شرط پر کہ سب ملکر محنت کریں اوسمیں اور اوس کے
سوا مین قلیل ہو یا کثیر ہر طرح کے معاملے نقد ہون یا اودھار خرید و فروخت کے جو لوگ کیا کرتے ہیں سب ملکر یا
الگ الگ مگر ہر ایک کا معاملہ اوس کے سب شریکون پر جائز اور نافذ ہے اور جو اس شرکت کے رو سے کسی شریک پر
حق یا دین لازم ہو تو وہ ہر ایک پر لازم ہے جنکا نام اس کتاب مین ہے اور جو اللہ دیوے سب کو یا ایک کو نفع یا بچت وہ
سب مین برابر تقسیم ہوگی اور جو نقصان ہوگا وہ بھی سب پر ہوگا برابر برابر اور ان چارون شخصون مین سے ہر ایک
نے دوسرے کو اپنے ساتھیون میں سے جنکے نام اس کتاب مین لکھے ہین اپنا وکیل کیا ہر ایک حق کے مطالبے کے لیے
اور خصومت کرنے کے لیے اور قبض اور وصول کرنے کے لیے اور جو کوئی اوس سے خصومت کرے اوس کے جوابدہی
کرنے کے لیے یا کچھہ مطالبہ کرے اوسکا جواب دینے کے لیے اور اوسکو وصی کیا اپنا اس شرکت مین اپنے مرنے کے بعد
اپنے قرضون کے ادا کرنے کے لیے اور وصیتین پوری کرنے کے لیے اور ہر ایک نے ان چارون میں سے دوسرے کی سب
کام قبول کیے جو اوسکو دیے گئے اقرار کیا ان سب باتون پر فلان اور فلان اور فلان اور فلان نے

بَابُ شَرِكَةِ الْأَبْدَانِ

(شرکت الابدان یعنی شرکۃ الصنائع جسکے معنی اوپر گزرے) کے بیان مین عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ
أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَلَا عَمَّارٌ بِشَيْءٍ ترجمہ عبد اللہ سے
روایت ہے بدر کی لڑائی کے روز مین اور عمار اور سعد شریک ہوئے (کہ جو کچھہ کما وین گے کافرونکا مال یا قیدی وہ سب
ملکر بانٹ لین گے) تو سعد دو بندی پکڑ لائے اور مجھکو اور عمار کو کچھہ نہ ملا عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي عَبْدَيْنِ مُتَفَاوِضَيْنِ

كاتب أحدهما الآخر جاز إذا كانا متفاوضين يقضي أحدهما عن الآخر ترجمہ زہری نے کہا دو
غلام شریک ہون وضع کے طور پر پھر ایک کتابت کرے اونہون نے کہا جائز ہے ادا کریگا ایک دوسرے
کیطرف سے تفریق الشركاء عن شركتهم حصہ دارون کی شرکت ہونے کا بیان هذا
كتاب كتبه فلان وفلان وفلان بينهم وأقر كل واحد منهم لكل واحد
من أصحابه الذين سمّوا معه في هذا الكتاب بجميع ما فيه في صحة منه وجواز أمر أنه جرت
بيننا معاملات ومبايعات ومشرية وبيوع وخلطة وشركة في أموال وفي أنواع
من المعاملات وقروض ومضاربات وودائع وأمانات وسفاتج ومضاربات وعواري
وديون وإجارات ومزارعات ومؤاكرات وإنا تناقضنا على التراضي منا جميعا بما
فعلنا جميع ما كان بيننا من كل شركة ومن كل مخالطة كانت جرت بيننا في نوع من
الأموال والمعاملات وفسخنا ذلك كله في جميع الأنواع والأصناف وبينا ذلك كله
نوعا نوعا فعلمنا مبلغه ومنتهاه وعرفناه على حقه وصدقه فاستوفى كل واحد منا
جميع حقه من ذلك أجمع وصار في يده فلم يبق لكل واحد منا قبل كل واحد من أصحابه
الذين سمي في هذا الكتاب ولا قبل أحد بسببه ولا باسمه حق ولا دعوى ولا طلبة معه لأن
كل واحد منا قد استوفى جميع حقه وجميع ما كان له من جميع ذلك كله وصار في يده
منه أقر فلان وفلان وفلان ترجمہ یہہ تحریر لکہا ہے فلان اور فلان اور
فلان نے اور ہر ایک نے اقرار کیا ہے ان مین سے اپنے دوسرے ساتہیون کے لیے جنکا نام لیا گیا اس کتاب
مین اس ساری نوشتے کا اپنی صحت اور تندرستی اور جواز امر کیحالت مین کہ ہم چارون مین معاملات اور تجارتین
اور خرید وفروخت اور ملاپ اور شرکتین ہر طرح کے اموال اور ہر طرح کی معاملات اور قرضون اور صرفون اور اماتنون
اور ہنڈویون اور مضاربتون اور عاریتون اور قرضون اور اجارون اور مزارعتون اور کرایون مین جاری
تہین اب ہم نے اپنی رضامندی سے سب نے اس کو توڑ دیا ہر ایک شرکت اور ملاپ کو جو ہر ایک مال اور معاملے مین
اب تک جاری تہی سب کو ہم نے فسخ کیا ہر ایک قسم کو اور ہر ایک قسم کو ہم نے بیان کر دیا الگ الگ اوسکی حد اور مقدار
کو اور جو سچ اور صحیح تہا اوسکو دریافت کر لیا اور ہر ایک نے اپنا حق پورا پہر پایا اپنے قبضے مین کر لیا اب ہم مین سے
کسی کو کسی ساتہی کیطرف جنکا نام اس کتاب مین ہے یا اوسکی وجہ سے یا اوس کے نام سے دوسرے کیطرف کوئی دعوی
اور مطالبہ نہین ہے کیونکہ ہر ایک نے اپنا حق جو کچہ تہا پورا پا لیا اور اپنے ہاتھ مین کر لیا اقرار کیا اسکا فلان اور فلان اور فلان
اور فلان نے تفريق الزوجين عن مزاوجتهما اخصم اور جورو نکاح سے جدا ہون تو کیا نوشتہ کر دین فال

اللہ تبارک وتعالی ولا یحل لکم ان تاخذوا مما آتیتموهن شیئا الا ان یخافا الا یقیما
حدود الله فان خفتم الا یقیما حدود الله فلا جناح علیهما فیما افتدت بہ فرمایا اللہ نے
تم کو درست نہیں عورتوں سے پھیر لینا اپنا دیا ہوا مگر جب دونوں ڈریں کہ اللہ کے قاعدے ٹھیک نہ رکھ سکیں گے
پھر جب ایسا ڈر ہو تو عورت پر گناہ نہیں کہ کچھ دیکر اپنی کو چھڑا لیوے **هذا** کتاب کتبته فلانة
بنت فلان بن فلان فی صحة منها وجواز امر لفلان بن فلان بن فلان انی کنت
زوجة لك وكنت دخلت بی فافضیت الی ثم انی كرهت صحبتك وخشیت مفارقتك
عن غیر اضرار منك بی ولا منعتنی لحق واجب لی علیك وانی سألتك عند ما خفنا ان
لا نقیم حدود الله ان تخلعنی فتبیننی منك بتطلیقة بجمیع ما لی علیك من صداق وهو
كذا وكذا دینارا جیادا مثاقیل وبكذا وكذا دینارا جیادا مثاقیل اعطیتكها علی ذلك
سوی ما فی صداقی ففعلت الذی سألتك منه فطلقتنی تطلیقة بائنة بجمیع ما كان
بقی لی علیك من صداقی المسمی مبلغه فی هذا الكتاب وبالدنانیر المسماة فیه سوی ذلك
فقبلت ذلك منك مشافهة لك عند مخاطبتك ایای به ومجاوبة علی قولك من
قبل تصادرنا عن منطقنا ذلك ودفعت الیك جمیع هذه الدنانیر المسمی مبلغها فی
هذا الكتاب الذی خالعتنی علیها وافیة سوی ما فی صداقی فصرت بائنة منك
مالكة لامری بهذا الخلع الموصوف امره فی هذا الكتاب فلا سبیل لك علی ولا مطالبة
ولا رجعة وقد قبضت منك جمیع ما یجب لمثلی ما دمت فی عدة منك وجمیع ما احتاج الیه بتمام
ما یجب للمطلقة التی تكون فی مثل حالی علی زوجها الذی یكون فی مثل حالك فلم یبق لكل واحد
منا قبل صاحبه حق ولا دعوی ولا طلبة فكل ما ادعی واحد منا قبل صاحبه من حق ومن
دعوی ومن طلبة بوجه من الوجوه فهو فی جمیع دعواه مبطل وصاحبه من ذلك اجمع
بریء وقد قبل كل واحد منا كل ما اقر له به صاحبه وكل ما ابراه منه بما وصفت فی
هذا الكتاب مشافهة عند مخاطبته ایاه قبل تصادرنا عن منطقنا وافتراقنا عن مجلسنا
الذی جری بیننا فیه اقرت فلانة وفلان ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جسکو لکھا فلانی عورت نے جو بیٹی ہے
فلان شخص کی اور وہ بیٹا ہے فلان شخص کا اپنی حالت صحت اور جواز تصرف میں فلان شخص کے لیے جو فلانی
کا بیٹا ہے کیا میں تیری بی بی تھی اور تو نے مجھ سے صحبت کی تھی اور دخول کیا تھا پھر مجھ کو تیری صحبت بری معلوم
ہوئی اور میں نے تجھ سے جدا ہونا پسند کیا تو نے مجھ کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہونچایا نہ میرے حق کو جو تجھ پر واجب تھا

تو نے روکا اور مین تجھسے بھی درخواست کی جب ہم کو ڈر ہوا کہ ہم اللہ کے [illegible] نہ رکھہ سکین گے کہ مجھسے خلع کرلے اور مجھے ایک طلاق بائن دیدے اوس سب مہر کے بدلے مین جو میرا تیری ذمہ پر ہے اور وہ اتنی اتنی دینار ہین کھرے اتنے مثقال کے اور اتنی دینار کھرے اتنے مثقال کے اور جو مین نے تجھکو دیا ہے سوا میری مہر کے پھر تو نے میری درخواست قبول کی اور مجھے ایک طلاق بائن دیا اوس سب مہر کے بدلے جو میرا تجھہ پر باقی تہا اور جسکی تعداد اس کتاب مین لکھی ہے اور اون دیناروں کے بدلے جنکی تعداد اوپر بیان ہوئی سوا مہر کے پھر مین نے یہ قبول کیا تیرے سامنے جب تو میری طرف مخاطب تہا اور مین تیری بات کا جواب دیتی تہی قبل اسبات کے کہ ہم اس گفتگو سے فارغ ہون اور مین نے دیدی تجھے وہ سب دینار جنکی تعداد اوپر مذکور ہوئی ہیں کتابہ مین جنکے بدلے تو نے خلع کیا پوری پوری مہر کے سوا اب مین تجھ سے بائن (جدا) ہوگئی اور اپنی مرضی کی آپ مالک ہوئی بوجہ اس خلع کے جسکا ذکر اوپر ہوا اب تیرا مجھپر کچھ اختیار نہین نہ کچھ مطالبہ ہے نہ تجھے رجوع کا اختیار ہے (یعنی طلاق رجعی نہین ہے کہ پھر اگر چاہے تو مجھے بی بی بنالے بلکہ بائن ہے) اور مین نے تجھسے لی لیے سب وہ حقوق جو میری مثل عورت کے ہوتی ہین جبتک مین تیری عدت مین رہون (یعنی نفقہ عدت وغیرہ) اور ساری وہ چیزین مین نے پھر پائین جو مانند میری طلاق والی عورت کے لیے درکار ہوتی ہین اور دنیا ہوتی ہین خاوند کو مانند تیرے اب کسی کو ہم مین سے دوسرے کیطرف کوئی حق یا دعوی یا مطالبہ باقی نہین اگر کوئی ہم مین سے دوسرے پر کسیطرح کا حق یا دعوی یا مطالبہ کسی طور کا ہو پیش کرے تو اوسکا سب دعوی باطل ہے اور جسپر دعوی کیا وہ بالکل بری ہے ہم مین سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کا اقرار اور اوسکا ابرا (یعنی بری کرنا) قبول کیا جسکا ذکر اوس کتاب مین ہوا وہ بعد سوال جواب کیوقت قبل اسبات کے کہ ہم اس گفتگو سے فارغ ہون یا اس مجلس سے اوٹھ کھڑے ہون جہان یہہ اقرار ہوئے ہین خاوند اور جورو کے طرف سے یعنی ہمارے دونون کی بیچ مین

الکتابہ

غلام یا لونڈی کو مکاتب کرنا (جسکی تفسیر آگے آتی ہے) فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا یعنی جو غلام یا لونڈیان مکاتب ہونا چاہتی ہین تو مکاتب کردو اونکو اگر تم جانو کہ وہ اس لائق ہین۔ جب مکاتب کرے تو یہ اقرارنامہ لکھے **هٰذَا كِتَابٌ**

كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فِيْ صِحَّةٍ مِّنْهُ وَجَوَازِ اَمْرٍ لِفَتَاهُ النُّوْبِيِّ الَّذِيْ يُسَمّٰى فُلَانًا فَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِيْ مِلْكِهٖ وَيَدِهٖ اِنِّيْ كَاتَبْتُكَ عَلٰى ثَلٰثَةِ اٰلَافِ دِرْهَمٍ بِيْضٍ جِيَادٍ وَزْنُ سَبْعَةٍ مُّنَجَّمَةٍ عَلَيْكَ سِتَّ سِنِيْنَ مُتَوَالِيَاتٍ اَوَّلُهَا مُسْتَهَلُّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلٰى اَنْ تَدْفَعَ اِلَيَّ هٰذَا الْمَالَ الْمُسَمّٰى مَبْلَغُهٗ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ نُجُوْمِهَا فَاَنْتَ حُرٌّ بِهَا لَكَ مَا لِلْاَحْرَارِ وَعَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ فَاِنْ اَخْلَلْتَ شَيْئًا مِّنْهُ عَنْ مَّحِلِّهٖ بَطَلَتِ الْكِتَابَةُ وَكُنْتَ رَقِيْقًا لَا كِتَابَةَ لَكَ وَقَدْ قَبِلْتُ مُكَاتَبَتَكَ

فلان

عَلَيْهِ عَلَى الشُّرُوطِ الْمَوْصُوفَةِ فِي هٰذَا الْكِتَابِ قَبْلَ تَصَادُرِنَا عَنْ مَنْطِقِنَا وَافْتِرَاقِنَا عَنْ مَجْلِسِنَا الَّذِي جَرَى بَيْنَنَا ذٰلِكَ فِيهِ اَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جسکو لکھا فلان شخص نے جو فلان کا بیٹا ہے اپنی حالت صحت اور جواز تصرف مین اپنی غلام کے لیے جو نوبہ (ایک ملک ہے) کا رہنے والا ہے اور جسکا نام یہہ ہے اور وہ آجتک میری ملک اور تصرف مین ہے کیا یہ بات مین نے تجھکو مکاتب کیا تین ہزار درم پر جو پوری ہون اور کھری وزن سبعہ کے (یعنی ہر درم سات مثقال کے ہون) اور ادا کیے جاوین قسط قسط کرکے چھہ سال مین لگاتار پہلی قسط فلانے مہینے کے فلانے سال مین چاند دیکھتے ہی پہونچا دے اگر یہہ روپیہ جسکے تعداد اوپر مذکور ہوئی تو مجھکو برابر قسطون مین پہونچا دے تو تو آزاد ہے اور تیری لیے وہ سب باتین ہونگی جو آزادون کے لیے ہین اور تجھپر وہ باتین سب لازم ہونگی جو آزادون پر ہین اگر تو نے اسمین خلل کیا اور وقت پر نہ پہونچایا تو کتابت باطل ہو گی اور تو پھر غلام ہو جاوے گا اور مین نے تیری کتابت قبول کی ان شرطون پر جنکا ذکر اس کتاب مین ہوا قبل اسبات کی کہ ہم اپنی گفتگو سے فارغ ہون یا اپنی مجلس سے جدا ہون جس مین یہہ اقرار ہوا فلان اور فلان کیطرف سے

تَدْبِیر غلام یا لونڈی کو مدبر کرنا (جسکی تفسیر آگے آتی ہے) جب مدبر کرے تو یہہ اقرار لکھے **هٰذَا** كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ لِفَتَاهُ الصَّقَلِيِّ الْخَبَّازِ الطَّبَّاخِ الَّذِي يُسَمَّى فُلَانًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِي مِلْكِهِ وَيَدِهِ اِنِّي دَبَّرْتُكَ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجَاءَ ثَوَابِهِ فَاَنْتَ حُرٌّ بَعْدَ مَوْتِي لَا سَبِيلَ لِاَحَدٍ عَلَيْكَ بَعْدَ وَفَاتِي اِلَّا سَبِيلَ الْوَلَاءِ فَاِنَّهُ لِي وَلِعَقِبِي مِنْ بَعْدِي اَقَرَّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِجَمِيعِ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ طَوْعًا فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ اَمْرٍ مِنْهُ بَعْدَ اَنْ قُرِئَ ذٰلِكَ كُلُّهُ عَلَيْهِ بِمَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ الْمُسَمَّيْنَ فِيهِ فَاَقَرَّ عِنْدَهُمْ اَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ وَفَهِمَهُ وَعَرَفَهُ وَاَشْهَدَ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا ثُمَّ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الشُّهُودِ عَلَيْهِ اَقَرَّ فُلَانٌ الصَّقَلِيُّ الطَّبَّاخُ فِي صِحَّةٍ مِنْ عَقْلِهِ وَبَدَنِهِ اَنَّ جَمِيعَ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ حَقٌّ عَلَى مَا سُمِّيَ وَوُصِفَ فِيهِ ترجمہ یہ کتاب ہے جسکو لکھا فلان شخص نے جو بیٹا ہے فلانی کا اپنے غلام کے لیے جو صیقل گر ہے نان بائی باورچی اور جسکا نام یہہ ہے اور وہ آجتک اوس کی ملک اور تصرف مین ہے کیا یہ مینے تجھکو مدبر کیا خاص اللہ کے واسطے اور ثواب کی امید سے تو تو آزاد ہے میرے مرنے کے بعد کسی کا اختیار نہین تجھپر میرے مرنے کے بعد مگر ولا کے لیے وہ میری ہے اور میری اولادون کے اقرار کیا فلان بن فلان نے اوسکا جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہے اپنی خوشی سے صحت اور جواز تصرف کیحالتمین جب یہہ کتاب پڑھی گئی گواہون کے سامنے جنکا نام اس کتاب مین ہے تو اوس نے اقرار کیا کہ مینے اس کتاب کو سنا اور سمجھا اور پہچانا اور مین گواہ کرتا ہون اللہ کو اسپر اور اللہ کافی ہے گواہی کے لیے پھر وہ گواہ جو حاضر ہین اقرار کیا فلانے صیقل گر

یا باورچی نے اپنی صحت عقل اور بدن کی حالت مین کہ جو کچھ اس کتاب مین لکھا ہے وہ سب حق ہی جیسا لکھا ہے

اور بیان کیا گیا **عتق** آزاد کرنا - جب غلام یا لونڈی کو آزاد کرے تو یون لکھدیوی هٰذَا كِتَابٌ

كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ طَوْعًا فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ أَمْرٍ وَذٰلِكَ فِي شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا

لِفَتَاهُ الرُّومِيِّ الَّذِي يُسَمَّى فُلَانًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِي مِلْكِهِ وَيَدِهِ إِنِّي أَعْتَقْتُكَ تَقَرُّبًا إِلَى

اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَابْتِغَاءً لِجَزِيلِ ثَوَابِهِ عِتْقًا بَتًّا لَا مَثْنَوِيَّةَ فِيهِ وَلَا رَجْعَةَ لِي عَلَيْكَ فَأَنْتَ حُرٌّ

لِوَجْهِ اللّٰهِ وَالدَّارِ الْآخِرَةِ لَا سَبِيلَ لِي وَلَا لِأَحَدٍ عَلَيْكَ إِلَّا الْوَلَاءَ فَإِنَّهُ لِي وَلِعَصَبَتِي مِنْ بَعْدِي

ترجمہ یہ وہ کتاب ہی جسکو لکھا فلان ابن فلان نے اپنے خوشی سی حالت صحت اور جواز تصرف مین فلان مہینے اور فلانی سال مین اپنی رومی غلام کے لیے جسکا نام یہہ ہی اور وہ آج تک اوس کے ملک اور تصرف مین ہی کہ مین نے تجھکو آزاد کیا اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے اور اوسکا بڑا ثواب چاہنی کی لیے آزادی قطعی جس مین کوئی شرط نہین نہ رجوع کا حق ہے اب تو آزاد ہی اللہ کیواسطی اور آخرت کی ثواب کی لیے میرا تجھپر کچھ اختیار نہین اور نہ اور کسی کا مگر ولا کے لیے وہ میری ہی اور میری وارثون کی میری بعد - تمام ہوئی وہ روایت جو شیخ کی پاس تھی ۔

كِتَابُ الْمُحَارَبَةِ کتاب لڑائی کی تَحْرِيمُ الدَّمِ خون کرنیکی حرمت

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبَائِحَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھی حکم ہوا مشرکون سی لڑنیکا جبتک وہ گواہی نہ دین اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمد رسول اللہ اوسکی بندی ہین اور اوس کے بھیجے ہوئے ہین اور نماز پڑہین ہماری نماز کیطرح اور ہمارے قبلے کیطرف منہ کرین نماز مین اور ہماری ذبح کئی ہوئے جانور کہاوین جب یہہ سب باتین کرنے لگین تو ہمپر حرام ہوگئی اون کے خون اور مال مگر کسی حقکی بدلے (یعنی حد یا قصاص مین - اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جبتک کافر کسی ملک کے ایمان قبول نہ کرین اوسوقت تک اون کی جان اور مال محفوظ نہین ہر ایک مسلمان اون کو قتل کر سکتا ہی اون کا مال لوٹ کر لا سکتا ہے) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبِيحَتَنَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر

گزر انسان یاد رہی کہ اون کے لیے ہی جو مسلمانوں کی لیے اور اون پر ہی جو مسلمانوں پر ہے عن میمون
بن سیاہ انه سأل انس بن مالک قال یا ابا حمزة ما یحرم دم المسلم وماله فقال من شھد ان لا
اله الا الله وان محمدا رسول الله واستقبل قبلتنا وصلی صلوتنا واکل ذبیحتنا فھو
مسلم له ما للمسلمین وعلیه ما علی المسلمین ترجمہ میمون بن سیاہ نے انس بن مالک سی پوچھا اے ابی حمزہ
مسلمان کی خون اور مال کو کیا چیز حرام کرتی ہی اونہوں نے کہا جو شخص گواہی دیوے اس بات کی کہ
سوا اللہ کے کوئی لائق عبادت کے نہیں اور حضرت محمد اللہ کی بھیجے ہوئے ہیں اور ہمارے قبلہ کیطرف
منہ کری اور ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارا ذبح کیا ہوا جانور کھاوے تو وہ مسلمان ہی اوس کے لیے ہیں وہ
سب حق جو مسلمانوں کے لیے ہیں اور اوسپر ہیں وہ سب حق جو مسلمانوں پر ہیں عن انس بن مالک قال لما
توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم ارتدت العرب فقال عمر یا ابا بکر کیف تقاتل
العرب فقال ابو بکر انما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی
یشھدوا ان لا اله الا الله وانی رسول الله ویقیموا الصلوة ویؤتوا الزکوة والله لو
منعونی عناقا مما کانوا یعطون رسول الله صلی الله علیه وسلم لقاتلتھم علیه قال عمر فلما
رأیت رأی ابی بکر قد شرح علمت انه الحق ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہی جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو بعضی عرب اسلام سی پھیر گئی حضرت عمر رض نے کہا اے ابو بکر تم عربوں سے
کیونکر لڑو گے (حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں) ابو بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنیکا جبتک وہ گواہی دیں اس بات کی کوئی عبادت کے لائق نہیں سوا اللہ کے
اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں اور نماز پڑھیں اور زکوة دیویں قسم خدا کی اگر وہ ایک بکری کا بچہ نہ دیں گے جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اون سی لڑونگا حضرت عمر رض نے کہا جب میں نے ابو بکر کی راے
کھلی کھلی دیکھی تو میں نے جانا کہ یہی حق ہے ف اس حدیث سی باطل ہوگیا خیال اون جاہلوں کا جو کہتے ہیں فقط
لا الہ الا اللہ پر یقین کرنا اسلام کے لیے کافی ہے اگرچہ وہ پیغمبروں کو نہ مانے قرآن کو نہ مانے قیامت کو نہ مانے
فرشتوں کو نہ مانے جس حدیث میں یہ بات آئی ہی کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہے وہ جنت میں جاویگا اوس سی مراد
یہی ہے کہ اور عقاید اور اصول اسلام کو مان کر صدق دل سے توحید پر عقیدہ رکھی عن ابی ھریرة قال لما
توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم واستخلف ابو بکر وکفر من کفر من العرب قال عمر
لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی
یقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله عصم منی ماله ونفسه الا بحقه وحسابه علی الله قال

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی خلیفہ ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے تو حضرت عمر نے ابوبکر سے کہا تم کیونکر لڑو گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا جبتک وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہیں پھر جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اوس نے بچا لیا مجھ سے اپنے مال اور جان کو مگر کسی حق کی وجہ سے (جیسے حد یا قصاص میں) اور حساب اوسکا اللہ پر ہے (کہ وہ سچے دل سے کہتا ہے یا صرف زبان سے) ابوبکر نے کہا قسم خدا کی میں تو لڑونگا اوس شخص سے جو فرق کرے نماز اور زکوٰۃ میں (مثلاً نماز پڑھے زکوٰۃ نہ دیوے یعنی ایک فرض کا بھی انکار کرے تو وہ کافر ہے) اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے قسم خدا کی اگر رسی (جس سے اونٹ باندھتے ہیں) نہ دیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں ان سے لڑونگا اوس کے نہ دینے پر حضرت عمر نے کہا قسم خدا کی کچھ نہ تھا مگر اللہ نے ابوبکر کے سینہ کو کھول دیا لڑائی کے لیے اوسوقت مجھے معلوم ہوا کہ یہی حق ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَتِ الرِّدَّةُ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ أَتُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أُفَرِّقُ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَلَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَاتَلْنَا مَعَهُ فَرَأَيْنَا ذٰلِكَ رُشْدًا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہانتک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں پھر جب اونہوں نے یہ کہا تو بچا لیا مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو مگر کسی حق کی وجہ سے اور حساب اونکا اللہ کے پاس ہوگا جب عرب کے لوگ مرتد ہو گئے تو حضرت عمر نے ابوبکر سے کہا کیا تم اون سے لڑتے ہو اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا سنا وہ کہنے لگے قسم خدا کی میں نماز اور زکوٰۃ میں فرق نہ کرونگا اور لڑونگا اون لوگوں سے جو فرق کریں ان دونوں میں پھر ہم لڑے ابوبکر کے ساتھ اور یہی امر ٹھیک پایا تو گویا صحابہ کا اجماع ہو گیا اس پر امام نسائی نے کہا یہ روایت قوی نہیں کیونکہ اسکو روایت کیا سفیان بن حسین نے زہری سے اور وہ قوی نہیں ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہانتک کہ کہیں لا الٰہ الا اللہ پھر جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اوس نے اپنی مال اور جان کو بچایا

اگر کسی حق کے بدلے اور اونکا حساب اللہ پر ہی عن ابي هريرة قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه
وسلم وكان ابو بكر بعده وكفر من كفر من العرب قال عمر يا ابا بكر كيف تقاتل الناس وقد
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فمن قال
لا اله الا الله فقد عصم مني ماله ونفسه الا بحقه وحسابه على الله عز وجل قال ابو بكر لاقاتلن
من فرق بين الصلوة والزكوة فان الزكوة حق المال فوالله لو منعوني عناقا كانوا يؤدونها
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعها قال عمر فوالله ما هو الا ان رايت الله
شرح صدر ابي بكر للقتال فعرفت انه الحق ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اسمین عقالا کے بدلے عناقا ہے
یعنی ایک بکری کا بچہ عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال امرت ان اقاتل الناس
حتى يقولوا لا اله الا الله فمن قالها فقد عصم مني نفسه وماله الا بحقه وحسابه على الله
ترجمہ اوپر گزرا عن ابي هريرة قال فاجمع ابو بكر لقتالهم فقال عمر يا ابا بكر كيف تقاتل
الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله
فاذا قالوها عصموا مني دماءهم واموالهم الا بحقها قال ابو بكر لاقاتلن من فرق بين
الصلوة والزكوة والله لو منعوني عناقا كانوا يؤدونها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
لقاتلتهم على منعها قال عمر فوالله ما هو الا ان رايت الله قد شرح صدر ابي بكر لقتالهم
فعرفت انه الحق ترجمہ ابوہریرہ رض سے کہا ابوبکر نے اکٹھا کیا لوگون کو یا مستعد ہوئے اون سے لڑنے کے
لیے تو عمر نے کہا ای ابوبکر تم کیونکر لڑتے ہو لوگون سے اخیر تک عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوها منعوا
مني دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله عز وجل عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوها منعوا
مني دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله عن ابي هريرة عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال نقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوا لا اله الا الله حرمت
علينا دماؤهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله ترجمہ ان روایات کا اوپر گزر چکا اخیر کی روایت
مین یہہ ہی کہ آپنے فرمایا ہم لڑینگے لوگون سے یہانتک کہ وہ لا اله الا الله کہین اخیر تک عن النعمان بن بشير
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فجاءه رجل فساره فقال اقتلوه ثم قال ايشهد ان لا اله الا
الله قال نعم ولكنما يقولها تعوذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتلوه فاني

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تھے
اتنے مین ایک شخص آیا چپکے سی آپ سے کچھ کہا آپنے فرمایا قتل کرو اوسکو پھر آپ نے فرمایا کیا وہ گواہی دیتا ہی اس
بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی عبادت کی لائق نہین وہ شخص بولا ہان مگر اپنے بچانے کے لیے کہتا ہی (دور دل
مین اوسکو یقین نہین) آپنے فرمایا مت قتل کرو اوسکو کیونکہ مجھی حکم ہوا ہے لوگون سی لڑنیکا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ
کہین پہر جب وہ یہ کہین تو اونھون سنے بچا لیا اپنی جانون اور مالون کو مجھ سے مگر کسی حقکی وجہ سی اور حساب
اونکا اللہ پر ہی عَنْ رَجُلٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي قُبَّةٍ فِي
مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ وَقَالَ فِيهِ إِنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَنَحْوَهُ ترجمہ
ایک شخص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم مدینی کی مسجد مین ایک قبہ کی اندر
تھے آپنے فرمایا مجھی وحی ہوئی کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین اوسی طرح جیسی اوپر گزرا عَنْ
أَوْسٍ يَقُولُ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي قُبَّةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ
اوس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری پاس آئے اور ہم ایک قبی کے اندر تھی پھر بیان کیا اوسی
حدیث کو عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسًا يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
وَفْدِ ثَقِيفٍ فَكُنْتُ مَعَهُ فِي قُبَّةٍ فَنَامَ مَنْ كَانَ فِي الْقُبَّةِ غَيْرِي وَغَيْرُهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَارَّهُ
فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ قَالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ يَشْهَدُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي ذَرْهُ ثُمَّ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا حَرُمَتْ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ أَلَيْسَ فِي
الْحَدِيثِ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَظُنُّهَا مَعَهَا وَلَا أَدْرِي ترجمہ نعمان
بن سالم سی روایت ہی مین نے اوس سی سنا وہ کہتی تھی مین رسول اللہ صلعم پاس آیا ثقیف کے لوگون کی ساتھ
پھر مین آپکے ساتھ تھا ایک قبی مین سب لوگ سو گئی فقط مین اور آپ جاگتی تھی اتنے مین ایک شخص آیا اور چپکی
سی کچھ باتین کین آپ سے آپنے فرمایا جا قتل کر اوسکو پھر آپنے فرمایا کیا وہ گواہی نہین دیتا اس بات کی کہ
کوئی برحق معبود نہین سوا اللہ کے اور مین اوسکا رسول ہون وہ بولا کیون نہین گواہی دیتا ہی اس بات کے
آپنے فرمایا چھوڑ دی اوسکو پھر فرمایا مجھی حکم ہوا لوگون سی لڑنے کا یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین جب اونھون
نے یہ کہا تو اونکی جانین اور مال محفوظ ہو گئے مگر کسی حقکی بدلے ۔ محمد نے کہا مینی شعبہ سی پوچھا کیا یہ حدیث
مین نہین ہی الیس یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ اونھون نے کہا مین سمجھتا ہون کہ ہی اور مین نہین جانتا

عَنْ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْہَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ ثُمَّ تَحْرُمُ دِمَاؤُہُمْ وَاَمْوَالُہُمْ اِلَّا بِحَقِّہَا ترجمہ اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ گواہی دین اس بات کی کوئی پوجنے کے لائق نہین سوا اللہ کے پھر
حرام ہو جاوینگے ان کے خون اور مال مگر کسی حق کے بدلے عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَۃَ یَخْطُبُ وَ
کَانَ قَلِیْلَ الْحَدِیْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّغْفِرَہٗ اِلَّا الرَّجُلُ
یَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ مُتَعَمِّدًا اَوِ الرَّجُلُ یَمُوْتُ کَافِرًا ترجمہ ابوادریس سے روایت ہے مین نے معاویہ سے سنا وہ خطبہ پڑہتے
تہے اور انہون نے بہت کم حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کین ہین وہ کہتے تہے مین نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبے مین فرماتے تہے ہر ایک گناہ اللہ بخشدیگا (یعنی امید ہے بخشی جانے کی) اگر جو مسلمان
کو قصدًا قتل کرے یا جو شخص کافر ہو کر مرے (نعوذ باللہ) اوسکی مغفرت کی امید نہین ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِّنْ دَمِہَا ذٰلِکَ اَنَّہٗ
اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی خون نہین ہوتا ظلم سے
مگر آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اوس خون کے گناہ کا ایک حصہ ڈالا جاتا ہے کیونکہ اوسی نے پہلے خون کرنا نکالا۔
اور اپنے بھائی (ہابیل) کو ظلم سے مارا۔ اسیطرح جو شخص بری بات نکالے تو قیامت تک اوسکا وبال اوسپر ہوتا رہیگا

تعظیم الدم خون کرنا کتنا بڑا گناہ ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَتْلُ مُؤْمِنٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا ترجمہ
عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے
مسلمان کا قتل کرنا اللہ کے نزدیک ساری دنیا کے تباہ ہونے سے زیادہ ہے امام نسائی نے کہا اس حدیث کا راوی
ابراہیم بن مہاجر ہے جو قوی نہین ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْیَا
اَھْوَنُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا البتہ دنیا کا تباہ ہو جانا اللہ کے نزدیک حقیر ہے مسلمان کے قتل کرنے سے (ناحق) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ
اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا ترجمہ دونون روایتونکا عبداللہ بن عمرو نے کہا مسلمان کا قتل کرنا
اللہ کے نزدیک بڑا ہے دنیا کی تباہ ہونے سے عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مومن کو قتل کرنا اللہ کے نزدیک بڑا ہے دنیا کی تباہ ہونے سے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یحاسب بہ العبد الصلوۃ واول ما یقضی بین الناس فی الدماء
ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب ہوگا اور
سب سے پہلے لوگوں کے خون کا فیصلہ کیا جاوے گا عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اول ما یحکم بین الناس فی الدماء ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سب سے پہلے جو لوگوں کا فیصلہ کیا جاویگا تو خون کے مقدمونکا (قیامت کی روز) عن ابی وائل قال
قال عبد اللہ اول ما یقضی بین الناس یوم القیامۃ فی الدماء عن عبد اللہ قال اول ما
یقضی بین الناس یوم القیامۃ فی الدماء ترجمہ عبد اللہ نے ایسا ہی کہا عن عمرو بن شرحبیل
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یقضی فیہ بین الناس یوم القیامۃ فی
الدماء ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عبد اللہ قال اول ما یقضی بین الناس فی الدماء ترجمہ عبد اللہ
نے ایسا ہی کہا عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیء الرجل آخذا
بید الرجل فیقول یا رب ھذا قتلنی فیقول اللہ لہ لم قتلتہ فیقول قتلتہ لتکون العزۃ
لک فیقول فانھا لی ویجیء الرجل آخذا بید الرجل فیقول ان ھذا قتلنی فیقول اللہ لم
قتلتہ فیقول لتکون العزۃ لفلان فیقول انھا لیست لفلان فیبوء باثمہ ترجمہ عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی روز ایک شخص دوسرے کا ہاتھ پکڑ
کر لاویگا اور کہیگا اے پروردگار اس نے مجھے قتل کیا تھا تیرے لیے تاکہ تجھے عزت ہو (یعنی کافر تھا اور تیرے سوا
اور بتوں اور جھوٹے معبودوں کی عزت کرتا تھا تو میں نے تیرا نام بلند کرنیکے لیے اسکو قتل کیا یعنی جہاد میں)
تب اللہ تعالی فرماویگا بیشک عزت میرے لیے ہے اور ایک شخص دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑ کر لاویگا اور کہیگا
اس نے مجھے قتل کیا تھا پروردگار فرماویگا تو نے اسکو کیوں قتل کیا وہ بولیگا فلان شخص کو عزت دینے کی لیے
(یعنی کسی بادشاہ یا امیر کی حکومت جمانے کی لیے) تب پروردگار فرماویگا فلان شخص کو عزت نہیں ہے پھر وہ
اوسکا گناہ سمیٹ لیگا ف یعنی قاتل پر مقتول کے سب گناہ ڈالے جاوین گے مقصود یہ ہے کہ سب قاتل
پکڑے جاوینگے مگر وہ جسنے محض خدا کا نام بڑا کرنے کے لیے اور اوسکا دین پھیلانے کے لیے قتل کیا شرعی جہاد میں
حدثنی فلان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیء المقتول بقاتلہ یوم القیامۃ فیقول
سل ھذا فیم قتلنی فیقول قتلتہ علی ملک فلان قال جندب فاتقھا ترجمہ جندب سے روایت
ہے مجھ سے فلان شخص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقتول قیامت کے روز اپنے قاتل کو
لیکر آویگا اور کہیگا اے پروردگار پوچھ اس سے مجھے کیوں قتل کیا تھا وہ کہیگا میں نے اسکو قتل کیا فلان شخص کے

سلطنت مین یعنی فلان بادشاہ یا حاکم کی مدد کے لیے! جندب نے کہا پھر بچ اس سے کیونکہ یہ خون معاف نہین ہوگا

۲ مُؤمِنًا عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَجِيْءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ اَوْدَاجُهُ دَمًا فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا ترجمہ سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے ابن عباس سے پوچھا گیا کہ جس شخص نے مومن کو قصداً قتل کیا پھر توبہ کیا اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے اور ہدایت پر آیا تو اوسکی توبہ قبول ہے یا نہین اونہون نے کہا مسلمان کو قتل کرنے والی کی توبہ کہان قبول ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مقتول قاتل کو پکڑے ہوے آویگا قیامت کی روز اور اوس کی رگون سے خون بہتا ہوگا وہ کہیگا ای رب پوچھ اس سے اسنے مجھے کس گناہ مین قتل کیا پھر کہا ابن عباس نے اللہ تعالی نے اس آیت کو اوتارا ومن یقتل مؤمنا متعمدا پھر اوسکو منسوخ نہین کیا **ف** اس باب مین دو آیتین ہین۔ ایک پہلی اتری سورۂ فرقان مین جو مکی ہے والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق یعنی نہین قتل کرتے ہین کسی نفس کو جسکو حرام کیا اللہ نے مگر حق بدلی اور جو ایسا کرے گنہگار ہوگا قیامت مین اوسکو دونا عذاب ہے اور ہمیشہ رہیگا اوس مین ذلیل مگر جو توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک عمل کرے تو اللہ اوسکی برائیان نیکیون سے بدل دیگا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہے۔ پھر ایک دوسری آیت سورہ مائدہ مین جو مدنی ہے بعد کو اوتری ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما یعنی جو کوئی مسلمان کو قصداً قتل کرے تو اوسکا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ اوس مین رہیگا اور اللہ نے اوسپر غصہ کیا اور لعنت کی اور اوسکی لیے بڑا عذاب تیار کیا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول نہین ہے آیت اختلاف کیا ہے علما نے بعضون نے کہا کہ پہلی آیت منسوخ ہے دوسری آیت سے اور بعضون نے کہا کہ پہلی آیت اون لوگون کی شان مین ہے جنھون نے کفر کی حالت مین مسلمانون کو قتل کیا پھر ایمان لائے اور مسلمان ہوگئے تو اون کی توبہ قبول ہے اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ اوس آیت مین الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا ہے اور دوسری آیت اوس شخص کے باب مین ہے جو مسلمان ہوکر مسلمان کو قتل کرے اوسکی توبہ قبول نہین اور بعضون نے کہا کہ دوسری آیت مین ہمیشہ جہنم مین رہنے سے یہہ مراد ہے کہ مدتون رہیگا یعنی بہت دنون تک اور توبہ مسلمان کے قاتل کی قبول ہے اور یہی قول ہے جمہور علما کا واللہ اعلم

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَدَخَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ فِيْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ ترجمہ سعید

بن جبیر نے کہا کوفہ والوں نے اختلاف کیا ہی اس آیت مین ومن یقتل مؤمنا متعمدا اخیر تک کہ یہ منسوخ ہی یا نہین تو مین ابن عباس پاس گیا اور اون سے پوچھا اونہون نے کہا یہ آیت اخیر مین اوتری اسکو کسی نے منسوخ نہین کیا **عن** سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ھل لمن قتل مؤمنا متعمدا من توبۃ قال لا وقرأت علیہ الآیۃ التی فی الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق قال ھذہ الآیۃ مکیۃ نسختھا آیۃ مدنیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی مینے ابن عباس سے کہا جو شخص مسلمان کو قتل کرے قصداً اوسکی توبہ قبول ہی یا نہین اونہون نے کہا نہین مینے وہ آیت پڑھی جو سورہ فرقان مین ہی والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق اخیر تک اونہون نے کہا یہ آیت مکی ہے (یعنی مکہ مین اوتری) اور اسکو منسوخ کر دیا ایک آیت نے جو مدنی ہے (یعنی مدینہ مین) ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم اخیر تک **عن** سعید بن جبیر قال امرنی عبد الرحمن بن ابی لیلی ان اسأل ابن عباس عن ھاتین الآیتین ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم فسألتہ فقال لم ینسخھا شیء وعن ھذہ الآیۃ والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق قال نزلت فی اھل الشرک ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی مجھی حکم کیا عبد الرحمن بن ابی لیلی نے ابن عباس سی پوچھون ان دو آیتون کو ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم مین نے پوچھا تو اونہون نے کہا اسکو کسی آیت نے منسوخ نہین کیا پھر اس آیت کو والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق اونہون نے کہا یہ آیت مشرکین کے حق مین اوتری **ف** تو یہ پہلے آیت کے خلاف نہوگی کیونکہ وہ مومنین کے حق مین ہے **عن** ابن عباس ان قوما کانوا قتلوا فاکثروا وزنوا فاکثروا وانتھکوا فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا محمد ان الذی تقول وتدعوا الیہ لحسن لو تخبرنا ان لما عملنا کفارۃ فانزل اللہ عز وجل والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر الی فاولئک یبدل اللہ سیئاتھم حسنات قال یبدل اللہ شرکھم ایمانا وزناھم احصانا ونزلت یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم الآیۃ ترجمہ ابن عباس سی روایت ہے ایک قوم تھی عرب کی جنھی بہت خون کیی تھی اور بہت زنا کی تھی اور خوب حرام کام کیی تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگی اے محمد صلعم تم جو کہتی ہو اور جس طرف بلاتے ہو وہ اچھا ہی مگر یہ کہو کہ ہم نے جو کام کیی ہین اونکا کچھ کفارہ بھی ہی (یعنی معاف ہو سکتی ہین) تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر فاولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات تک یعنی اللہ بدل دیگا (اگر وہ ایمان لادین اور توبہ کرین) اون کی شرک

کو ایمان سے اور اون کی زنا کو پاکی سے اور یہ آیت اوتری یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم اخیر تک یعنی اے میری بندو جنہون نے اپنی جانون پر ظلم کیا ہے (یعنی گناہ کیے ہین) مت ناامید ہو اللہ کی رحمت سے

عن ابن عباس ان ناسا من اہل الشرک اتوا محمدا فقالوا ان الذی تقول وتدعوا الیہ لحسن لو تخبرنا ان لما عملنا کفارۃ فنزلت والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ونزل قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کچھ لوگ مشرکین مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ آپ جو فرماتی ہین اور جسطرف دعوت کرتی ہین وہ اچھا اخیر تک جیسی اوپر گزرا

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجیئ المقتول بالقاتل یوم القیامۃ ناصیتہ وراسہ فی یدہ واوداجہ تشخب دما یقول یا رب قتلنی حتی یدنیہ من العرش قال فذکروا لابن عباس التوبۃ فتلا ہذہ الآیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا قال ما نسخت منذ نزلت وانی لہ التوبۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی دن مقتول قاتل کو لاویگا اوسکی پیشانی اور اوسکا سر اوسکی ہاتھ مین ہوگا (یعنی مقتول کے) اور اوس کی رگون سے خون بہتا ہوگا وہ کہیگا یا رب اس نے مجھکو قتل کیا یہانتک کہ عرش کے پاس لیجاویگا (جسکی اوپر پروردگار ہے) راوی نے کہا پھر لوگون نے ابن عباس سے توبہ کا ذکر کیا انہون نے یہ آیت پڑھی من یقتل مؤمنا متعمدا اور کہا جب سے یہ آیت اوتری منسوخ نہین ہوئی اور اوسکی توبہ کہان قبول ہے

عن زید بن ثابت قال نزلت ہذہ الآیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا الآیۃ کلہا بعد الآیۃ التی نزلت فی الفرقان بستۃ اشہر ترجمہ زید بن ثابت نے کہا یہ آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا اخیر تک چھ مہینے بعد اوتری ہے اوس آیت کے جو سورہ فرقان مین اوتری

عن زید فی قولہ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم قال نزلت ہذہ الآیۃ بعد التی فی تبارک الفرقان بثمانیۃ اشہر والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اس مین چھ مہینے کے بدلے آٹھ مہینے ہین

عن زید انہ قال نزلت ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا اشفقنا منہا فنزلت الآیۃ التی فی الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے جب یہ آیت اوتری من یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا توہم ڈر گئے (کہ مسلمان کو قتل کرنے کے لیے ہمیشہ جہنم ہے) پھر یہ آیت اوتری والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق (یعنی سورہ فرقان کی آیت تو ہمارا ڈر کم ہوا کیونکہ اس آیت سے قاتل کی توبہ قبول ہونا معلوم ہوتا ہے مگر یہ روایت مخالف ہے اگلی دو روایتون کے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ومن یقتل مؤمنا متعمدا

بعد اوتری اسلمی ابن عباس کی روایت سالم رہی معارضہ سی اور اوسی پر اعتماد ہے

ذکر الکبائر

کبیرہ گناہون کا بیان **ف** جن کا ذکر پروردگار نے اس آیت مین کیا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاتکم وندخلکم مدخلا کریما یعنے اگر تم کبیرہ گناہون سی بچوگے تو باقی برائیان ہم معاف کردین گے اور تم کو عزت کی جگہ لیجاوین گے **عن** ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جاء یعبد اللہ ولا یشرک بہ شیئا ویقیم الصلوٰۃ ویؤتی الزکوٰۃ ویجتنب الکبائر کان لہ الجنۃ فسألوہ عن الکبائر فقال الاشراک باللہ وقتل النفس المسلمۃ والفرار یوم الزحف **ترجمہ** ابو ایوب انصاری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کو پوجتا ہی اوس کے ساتھہ کسیکو شریک نہین کرتا اور نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہی اور کبیرہ گناہون سی بچتا ہے اوس کے لیے جنت ہی لوگون نے پوچھا کبیرہ گناہ کیا ہین آپنے فرمایا شرک کرنا اللہ کے ساتھہ اور قتل کرنا مسلمان مرد یا عورت کو اور بہاگنا کافرون کے مقابلے سے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الشرک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس وقول الزور **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہین شرک کرنا اللہ سبحانہ کے ساتھہ (یہ تو بغاوت ہی شہنشاہ کی ساتھہ اور ایسا قصور ہی کہ معاف نہین ہوسکتا) دوسری نافرمانی کرنا والدین کی (جائز کامون مین) تیسری مسلمان کو ناحق قتل کرنا چوتھی جھوٹ بولنا **عن** عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہین شرک کرنا نافرمانی کرنا ماں باپ کی ناحق خون کرنا جھوٹی قسم کہانا **عن** عبید بن عمیر انہ حدثہ ابوہ وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا قال یا رسول اللہ ما الکبائر قال ھن سبع اعظمھن اشراک باللہ وقتل النفس بغیر حق وفرار یوم الزحف مختصر **ترجمہ** عبید بن عمیر سی بیان کیا اون کے باپ نے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحاب مین سی تھے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کبائر کیا ہین آپنے فرمایا سات گناہ ہیں مین بڑی یہ ہین شرک کرنا اللہ کے ساتھہ اور ناحق خون کرنا اور مقابلے کے دن کافرون کے سامنے سی بہاگنا یہ حدیث مختصر ہے

ذکر اعظم الذنب

بڑا گناہ کونسا ہے **عن** عبد اللہ قال قلت یا رسول اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ ندا وھو خلقک قلت ثم ماذا قال ان تقتل ولدک خشیۃ ان یطعم معک قلت ثم ماذا قال ان تزانی بحلیلۃ جارک **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سی روایت ہی مین نے کہا یا رسول اللہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپنے فرمایا یہ کہ تو اللہ کے ساتھہ کسیکو برابر کری (اللہ کے

طرح اوسکی تعظیم کرے اوسکی عبادت کرے اوسکو زور آور حلم والا سمجھے اوسکو مشکل کے وقت پکارے اوس سے مدد چاہے اون کاموں مین جو خاص اللہ کے اختیار مین ہین) مین نے کہا پھر کونسا گناہ آپنے فرمایا تو اپنی اولاد کو مار ڈالے اس ڈر سے کہ وہ تیری کہانے مین شریک ہون گے مینے کہا پھر کونسا گناہ آپنے فرمایا تو اپنی پڑوسی کے عورت سے زنا کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّھُوَ خَلَقَکَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ مِنْ اَجْلِ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَکَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِیَ بِحَلِیْلَۃِ جَارِکَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ الشِّرْکُ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰہِ نِدًّا وَّاَنْ تُزَانِیَ بِحَلِیْلَۃِ جَارِکَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ مَخَافَۃَ الْفَقْرِ اَنْ یَّاْکُلَ مَعَکَ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا گناہ بڑا ہے آپنے فرمایا شرک یعنی اللہ کے برابر کسیکو کرنا اور زنا کرنا اپنی پڑوسی کی عورت سے اور قتل کرنا اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے کہ وہ ساتھ کہانے لگی پھر پڑہا عبد اللہ نے اس آیت کو والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر اخیر تک — امام نسائی نے کہا یہ روایت غلط ہے اور صحیح پہلی روایت ہے اور یزید نے اس مین بجائے واصل کے عاصم کا نام غلطی سے لیا ہے ذِکْرُ مَا یَحِلُّ بِہٖ دَمُ الْمُسْلِمِ کن باتون کیوجہ سے مسلمان کا خون درست ہو جاتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ یَّشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ اَلتَّارِکُ لِلْاِسْلَامِ مُفَارِقُ الْجَمَاعَۃِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوسکی جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہین مسلمان کا خون کرنا درست نہین جو گواہی دیتا ہو اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی برحق معبود نہین اور مین اوسکا رسول ہون مگر تین شخصونکا ایک تو جو مسلمان اسلام کو چھوڑ کر مسلمانون کی جماعت سے جدا ہو جاوے (جسکو مرتد کہتے ہین یعنی اسلام سے پھر جانیوالا اب خواہ کوئی اور دوسرا دین اختیار کرے جیسے یہودی یا نصرانی یا بت پرست ہو جاے یا سب دینونکو چھوڑ کر ملحد بیدین بنجاوے) دوسرے نکاح ہو جانے کے بعد زنا کرنے والا (اسکو پتھرون سے مار ڈالنا چاہیے) تیسرے جان کی بدلے جان (یعنے قصاص مین) اعمش نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ مین نے یہ حدیث ابراہیم سے بیان کی تو انہون نے اسود سے اونہون نے عائشہ رض سے ایسا ہی روایت کیا عَنْ عُمَیْرِ بْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا

رَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ اِحْصَانِهٖ اَوْ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ اَوِ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ترجمہ عمرو بن غالب سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا کیا تجھکو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال ہے خون کسی مسلمان آدمی کا مگر اوس شخص کا جو محصن ہوکر زنا کرے یا مسلمان ہوکر پھر کافر ہو جاوے یا دوسری کی جان لیوے

عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا عَمَّارُ اَمَا اَنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ اِلَّا ثَلٰثَةٌ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ اَوْ رَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ مَا اَحْصَنَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ترجمہ حضرت عائشہ نے عمار سے کہا اے عمار تو جانتا ہے کہ کسی آدمی کا خون کرنا درست نہین مگر تین شخصونکا یا جان کے بدلے جان یا جو شخص زنا کرے محصن ہوکر اور بیان کیا حدیث کو

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَا كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ وَكُنَّا اِذَا دَخَلْنَا مَدْخَلًا نَسْمَعُ كَلَامَ مَنْ بِالْبَلَاطِ فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُوْنِيْ بِالْقَتْلِ قُلْنَا يَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَلِمَ يَقْتُلُوْنِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ اَوْ زَنٰى بَعْدَ اِحْصَانِهٖ اَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا تَمَنَّيْتُ اَنَّ لِيْ بِدِيْنِيْ بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِيَ اللّٰهُ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَلِمَ يَقْتُلُوْنِيْ ترجمہ ابو امامہ بن سہل اور عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے ہم حضرت عثمان کے ساتھ تھے جب وہ گھری ہوئے تھے (باغیون نے اونکو گھیر لیا تھا) اور ہم جب کسی جگہہ اندر گھستی تو بلاط والون کی باتین سنتی (بلاط ایک جگہہ کا نام ہے مدینہ منورہ مین وہان مفسد جمع تھے) ایک بار حضرت عثمان اندر گئی پھر باہر نکلے اور کہا وہ لوگ مجھے قتل کرنیکو کہتے ہین ہم نے کہا اللہ اون کے لیے کافی ہے (یعنی اونکو سزا دینے کی لیے) حضرت عثمان نے کہا وہ مجھے کیون قتل کرتے ہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان مرد کا خون کرنا درست نہین مگر تین سبب سے ایک تو جو اسلام لاکر پھر کافر ہو جاوے یا احصان کے بعد زنا کرے (احصان کہتے ہین نکاح ہوکر وطی کرنے کو) یا کسی کے جان ناحق لیوے تو قسم اللہ کی مین نے زنا نہین کی نہ جاہلیت کے زمانہ مین نہ اسلام لانے کے بعد اور نہ مین نے آرزو کی کہ مین دین کو بدلون جب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی اور نہ مین نے کسیکو ناحق قتل کیا پھر وہ مجھے کیون قتل کرتے ہین

قَتْلُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ جو مسلمانون کی جماعت سے جدا ہو جاوے اوسکو قتل کرنا

عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ اَوْ يُرِيْدُ تَفْرِيْقَ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَائِنًا مَنْ كَانَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

وَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ ترجمہ عرفجہ بن شریح سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے آپنے فرمایا میرے بعد نئی نئی باتیں ہونگی (یا شر اور فساد ہونگے) تو جسکو تم دیکھو اوسنے جماعت کو چھوڑ دیا (یعنی مسلمانوں کے گروہ سے الگ ہوگیا) یا اوس نے محمد کی امت میں پھوٹ ڈالنا چاہے تو جو کوئی ہو اوسکو قتل کر دو اسلیے کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے (یعنی جو جماعت اتفاق پر ہے وہ اللہ کی حفاظت میں ہے اور اوسکی بچاؤ میں) اور شیطان اوسکی ساتھ ہے جو جماعت سے جدا ہوا اوسکو لات مار کر ہنکاتا ہے ف جماعت کو توڑنا اور ایک امت کی اتفاق کو تفریق کے ساتھ بدلنا یعنی پھوٹ ڈالنا اس سے بڑھ کر کوئی گناہ اور کوئی بری بات نہیں ہے اسی پھوٹ کی بدولت مسلمان تباہ ہوگئے اونکی حکومت جاتی رہی کافروں کے محکوم ہوگئے مگر اب تک غور نہیں کرتے اور اپنی حالت کی درستی نہیں کرتے اور اتفاق پھیلانے میں کوشش نہیں کرتے اور کافر مسلمانوں کی نا اتفاقی دیکھکر ہنستے ہیں اور خوش ہوتے ہیں بلکہ اسلام کے دین کو ذلیل سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں جس دین کا اثر اوس دین والوں پر ایسا پڑتا ہے کہ آپس میں رات دن لڑتے جھگڑتے ہیں دو شخص ملکر نہیں رہتے وہ دین کیا ہوگا حالانکہ اسلام ایسا دین تھا جس نے بڑی پھوٹی ہوئی قوم کو جو ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی تھی اور ایک دوسرے کا دشمن تھا ملا کر ایک کر دیا جیسا کہ فرماتا ہے

وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا یعنی یاد کرو اللہ کی احسان کو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر تم سبھوں کے دل میں الفت ڈالی اور ایک دوسرے کی بھائی ہوگئے اگر کوئی یہ کہے کہ مسلمانوں میں فرقے بہت سے ہیں جیسے شیعہ سنی خارجی وہابی عرشی فرشی وغیرہ اس وجہ سے نا اتفاقی ہے تو ہم یہ کہینگے کہ نصاری میں بھی بہت سے فرقے ہیں مگر وہ غیر قوم کے مقابلے کے وقت یکدل رہتے ہیں اور اپنے دین کے فرقے کو گو وہ کتنا ہی مخالف ہو غیر قوم کی نسبت ہمیشہ پسند کرتے ہیں ایسا ہی مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ جو کوئی ہمارے پیغمبر کا قائل ہے اور قرآن کو اللہ کا کلام برحق سمجھتا ہے وہ کتنا ہی مخالف ہو اوسکو مسلمان سمجھیں اور جب کسی غیر قوم سے جھگڑا پڑے یا اپنا کوئی عام کام ہو جس میں سب مسلمانوں کا فائدہ ہو جیسے مسجد کا بنانا مدرسہ تیار کرنا یا اور کوئی قومی کام تو سب ملکر متفقانہ کوشش کریں اگر ایسا کرینگے تو اور چند روز تک اونکا دین اونکا مذہب قائم رہیگا ورنہ کافروں کا تمام ہک سیٹ دینے کو مستعد اور تیار ہیں اور رات دن اوس کے لیے کوشش کر رہے ہیں یا اللہ تو مسلمانوں کو سمجھ دے کہ وہ اپنی عقل سے کام لیویں

عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ يُرِيْدُ تَفْرِيْقَ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جَمِيْعٌ فَاقْتُلُوْهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ ترجمہ عرفجہ بن شریح سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد فساد ہونگے اور اپنے ہاتھوں کو اوٹھایا تو جس کو تم دیکھو وہ محمد کی امت میں پھوٹ ڈالنا چاہے جب وہ متفق ہوں تو قتل کر دو اوسکو چاہے کوئی ہو لوگوں میں سے

عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستکون بعدی ھنات وھنات فمن اراد ان یفرق امر امۃ وھم جمیع فاضربوہ بالسیف ترجمہ وہی اسمین بھی ہے کہ تلوار سی اوسکی گردن مارو عن اسامۃ بن شریک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل خرج یفرق بین امتی فاضربوا عنقہ

ترجمہ اسامہ بن شریک سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت مین پھوٹ ڈالنی کو نکلے اوسکی گردن مارو

تاویل

قول اللہ عزوجل انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض وفیمن نزلت ترجمہ اس آیت کی تفسیر انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک یعنی اون لوگون کی سزا جو اللہ اور اوسکی رسول سے لڑتے ہین اور چاہتے ہین کہ ملک مین فساد پھیلادین یہہ ہے کہ وہ قتل کیے جاوین یا اونکو سولی دیجاوے یا اون کے ہاتھ اور پاؤن اولٹی کاٹے جاوین (یعنی داہنا ہاتھ تو بایان پاؤن) یا دور کیے جاوین ملک سے اور کن لوگون کی شان مین یہہ آیت اوتری اونکا بیان عن انس بن مالک ان نفرا من عکل ثمانیۃ قدموا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستوخموا المدینۃ وسقمت اجسامھم فشکوا ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا تخرجون مع راعینا فی ابلہ فتصیبوا من البانھا وابوالھا قالوا بلی فخرجوا فشربوا من البانھا وابوالھا فصحوا فقتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث فاخذوا فاتی بھم فقطع ایدیھم وارجلھم وسمر اعینھم ونبذھم فی الشمس حتی ماتوا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی کچھہ لوگ عکل کے جو ایک قبیلہ ہی عرب مین) آٹھہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اونکو مدینے کی ہوا ناموافق ہوئی اور بیمار ہوگئے اونہونے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تم ہماری چرواہے کے ساتھہ جاؤ گے اونٹون مین (باہر کی ہوا کھانے کو) اور اونکا دودھہ اور موت پیوگے (جو تمہاری بیماری کی دوا ہے) وہ بولی ہان پھر وہ گئے اور دودھہ اور موت اونٹونکا پیا اور تندرست ہوگئے جب اچھے ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کیا (اور اونٹ لی بھاگے) آپنے اون کے پیچھے لوگونکو روانہ کیا وہ اون کو گرفتار کرلائے آپنے اون کے ہاتھہ اور پاؤن اولٹ کر کٹوا دیے اور اون کی آنکھون کو گرم سلائی سے اندھا کیا پھر اون کو دھوپ مین ڈلوا دیا یہانتک کہ وہ مرگئے (یہی سزا ہی لوٹیرے ڈاکو کی جو خون کرے اور احسان کے بدلے برائی کرے اور سچے دین سی پھر جاوے) عن انس ان نفرا من عکل قدموا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاجتووا المدینۃ فامرھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتوا ابل الصدقۃ فیشربوا من ابوالھا والبانھا ففعلوا فقتلوا راعیھا واستاقوھا فبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی طلبھم قال فاتی بھم فقطع ایدیھم وارجلھم

وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ وَتَرَكَهُمْ حَتَّى مَاتُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ الْآيَةَ ترجمہ انس سے روایت ہے کچھ لوگ عکل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو اونہوں نے براجانا مدینہ میں رہنے کو (بوجہ ناموافقت آب وہوا کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو حکم کیا صدقے کے اونٹوں میں جانیکا اور اون کا دودھ اور موت پینے کا اونہوں نے ایسا ہی کیا پھر چرواہے کو قتل کیا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے آپنے اون کی پکڑنے کیلیے لوگوں کو بھیجا وہ لائے گئے اون کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے پھر اون کی آنکھیں گرم سلائی سے اندھی کین اور اونکے زخم کو تلا نہیں (خون بند کرنے کے لیے) بلکہ چھوڑ دیا یہان تک کہ وہ مر گئے تب اللہ تعالی نے یہہ آیت اوتاری انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِنْ عُكْلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَحْسِمْهُمْ وَقَالَ قَتَلُوا الرَّاعِيَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ وَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ بِذَوْدٍ أَوْ لِقَاحٍ يَشْرَبُونَ أَلْبَانَهَا وَأَبْوَالَهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس عکل یا عرینہ کے چند لوگ آئے اون کو مدینہ کی آب وہوا ناموافق ہوئی آپنے اون کے لیے حکم کیا کئی اونٹوں کا یا دودھ والی اونٹنی کا تاکہ پئین دودھ اور موت اوسکا پھر اونہوں نے قتل کیا چرواہے کو اور ہانک لے گئے اونٹونکو آپنے اون کے لانے کے لیے لوگوں کو بھیجا پھر اون کی ہاتھہ پاؤں کٹوائے اور اونکی آنکھیں اندھی کین عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَوْدٍ لَهُ فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آثَارِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَصَلَبَهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اسمین یہہ ہے کہ وہ عرینہ کے لوگ تھے جب اچھے ہوئے تو اسلام سے پھر گئے اور چرواہے کو جو مسلمان تھا مار ڈالا اتنا زیادہ ہے کہ آپنے ہاتھہ پاؤں کاٹکر آنکھیں پھوڑ کر اونکو سولی دی عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذَوْدِنَا فَكُنْتُمْ فِيهَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَامُوا إِلَى رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوهُ وَرَجَعُوا كُفَّارًا وَاسْتَاقُوا ذَوْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي طَلَبِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

گزرا اسمین سولی کا ذکر نہین عن انس قال قدم ناس من عرينة على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتووا
المدينة فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم لو خرجتم الى ذود لنا فشربتم من ألبانها قال وقال
قتادة وأبوالها فخرجوا الى ذود رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما صحوا كفروا بعد إسلامهم
وقتلوا راعي رسول الله صلى الله عليه وسلم مؤمنا واستاقوا ذود رسول الله صلى الله عليه وسلم
وانطلقوا محاربين فأرسل في طلبهم فأخذوا فقطع أيديهم وأرجلهم وسمر أعينهم ترجمہ وہی جو
اوپر گزرا ۔ اسمین اتنا زیادہ ہے کہ گئے لڑتے ہوئے عن انس قال أسلم يعني ناس من عرينة فاجتووا
المدينة فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم لو خرجتم الى ذود لنا فشربتم من ألبانها
قال حميد وقال قتادة عن أنس وأبوالها ففعلوا فلما صحوا كفروا بعد إسلامهم وقتلوا
راعي رسول الله صلى الله عليه وسلم مؤمنا واستاقوا ذود رسول الله صلى الله عليه وسلم وهربوا
محاربين فأرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم من أتى بهم فأخذوا فقطع أيديهم وأرجلهم
وسمر أعينهم وتركوا في الحرة حتى ماتوا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ۔ اتنا زیادہ ہے کہ پھر انکو چھوڑ دیا حرہ
جو ایک زمین پتھریلی ہے مدینہ کے پاس مین یہانتک کہ وہ مر گئے عن انس بن مالك ان ناسا او
رجالا من عكل أو عرينة قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله إنا أهل
ضرع ولم نكن أهل ريف فاستوخموا المدينة فأمر لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذود و
راع وأمرهم أن يخرجوا فيها فيشربوا من ألبانها وأبوالها فلما صحوا وكانوا بناحية الحرة
كفروا بعد إسلامهم وقتلوا راعي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستاقوا الذود فبعث الطلب
في آثارهم فأتي بهم فسمل أعينهم وقطع أيديهم وأرجلهم ثم تركهم في الحرة على حالهم
حتى ماتوا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ۔ اس مین یہ ہے کہ کچھ لوگ عکل یا عرینہ کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور بولے یا رسول اللہ ہم تھن والے تھے یعنی جانور رکھتے تھے اور اونکا دودھ پیتے تھے اور زمین والے
یعنی کھیتی والے نہ تھے تو اونکو ناموافق ہوئی ہوا مدینہ کی اخیر تک عن انس ان نفرا من عرينة نزلوا في
الحرة فأتوا النبي صلى الله عليه وسلم فاجتووا المدينة فأمرهم رسول الله صلى الله عليه
وسلم أن يكونوا في إبل الصدقة وأن يشربوا من ألبانها وأبوالها فقتلوا الراعي وارتدوا
عن الإسلام واستاقوا الإبل فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم في آثارهم فجيء بهم فقطع
أيديهم وأرجلهم وسمل أعينهم وألقاهم في الحرة قال أنس فلقد رأيت أحدهم يكدم
الأرض بفيه عطشا حتى ماتوا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ۔ اتنا زیادہ ہے کہ انس نے کہا مین نے اون

میں سے ایک کو دیکھا جو اپنی منہ سے زمین رگڑ رہا تھا پیاس کے مارے یہانتک کہ مر گیا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
قَدِمَ اَعْرَابٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ اِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى اصْفَرَّتْ اَلْوَانُهُمْ
وَعَظُمَتْ بُطُوْنُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى لِقَاحٍ لَهٗ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ
اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰى صَحُّوْا فَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ طَلَبِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدُ الْمَلِكِ
لِاَنَسٍ وَّهُوَ يُحَدِّثُهٗ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِكُفْرٍ اَوْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس مین
یہہ ہے کہ عرینہ کے چند گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور مسلمان ہو گئے پھر مدینہ کی ہوا اون کو
ناموافق ہوئی یہانتک کہ اون کی رنگ زرد ہو گئی اور پیٹ پھول گئے آپنے دودھ والی اونٹنی کے پاس اونکو بھیجا
اخیر تک۔ عبد الملک نے انس سے یہہ حدیث بیان کرتے وقت پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ سزا اونکو
قصور کے بدلے مین دی یا کفر کے بدلے اونہون نی کہا کفر کے بدلے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ
مِّنَ الْعَرَبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا ثُمَّ مَرِضُوْا فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى لِقَاحٍ لِيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا فَكَانُوْا فِيْهَا ثُمَّ عَمَدُوْا اِلَى الرَّاعِيْ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوْهُ وَاسْتَاقُوا اللِّقَاحَ فَزَعَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
عَطِّشْ مَنْ عَطَّشَ اٰلَ مُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَعَ
اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ يَعْنِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ
اسْتَاقُوْا اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ ترجمہ سعید بن المسیب سے مرسلاً روایت ہے کچھ لوگ عرب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم پاس آئے اور مسلمان ہو گئے پھر بیمار ہوئے تو آپنے اونکو بھیجا دودھ والی اونٹنیون مین اسلیے کہ اون کا
دودھ پئین وہ مین رہی یہانتک کہ اون کی نیت چرواہی پر آئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا اوسکو
قتل کیا اور اونٹنیون کو ہانک لے گئے لوگون نی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہہ خبر سنکر) فرمایا یا اللہ
پیاسا رکھ اوس شخص کو جسنے محمد کی آل کو (غلام بھی آل مین داخل ہے) رات بھر پیاسا رکھا پھر آپنے اونکے
ڈھونڈھنے کے لیے لوگون کو بھیجا وہ پکڑے گئے آپنے اون کے ہاتھ اور پاؤن کاٹے اور اون کی آنکھون کو (گرم
سلائی سے) اندھا کیا اس لیے کہ اونہون نی بھی چرواہے کو اسیطرح مارا تھا بعضی راوی دوسرون سی کچھہ
زیادہ بیان کرتے ہین مگر معاویہ نے اس حدیث مین یہہ کہا ہے کہ وہ لوگ اونٹنیونکو مشرکون کے ملک مین ہانک
لیگئے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَغَارَ قَوْمٌ عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهُمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ
وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کچھہ لوگون نے لوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

اونٹنیوں کو تو آپ نے اون کو پکڑا اور اون کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور اونکی آنکھیں اندھی کیں عن عائشۃ ان
قوما اغاروا علی لقاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقطع
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایدیھم وارجلھم وسمل اعینھم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ھشام
عن ابیہ ان قوما اغاروا علی ابل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقطع ایدیھم وارجلھم
وسمل اعینھم ترجمہ ہشام سے روایت ہی اوس نے سنا اپنی باپ عروہ سے کہ ایک قوم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اونٹ لوٹ لیے آپ نے اون کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور اون کی آنکھیں اندھی کیں عن
عروۃ بن الزبیر انہ قال اغار ناس من عرینۃ علی لقاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستاقوھا
وقتلوا غلاما لہ فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آثارھم فاخذوا فقطع ایدیھم
وارجلھم وسمل اعینھم ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہی عرینہ کے کچھ لوگوں نے لوٹا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ والی اونٹنیوں کو اور اون کو ہانک لے گئے اور آپ کے غلام کو مار ڈالا آپ نے لوگوں کو
اون کے پیچھے بھیجا وہ پکڑے گئے اون کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے اور اونکی آنکھ میں سلائی پھیری گئی
عن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونزلت فیھم آیۃ المحاربۃ ترجمہ عبد اللہ
بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا اور کہا انہی لوگوں کے حق میں محاربہ کی آیت اوتری
(یعنی انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک) عن ابی الزناد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لما قطع الذین سرقوا لقاحہ وسمل اعینھم بالنار عاتبہ اللہ فی ذلک فانزل اللہ تعالی
انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الآیۃ کلھا ترجمہ ابو الزناد سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہاتھ پاؤں کاٹے اون لوگوں کے جنہوں نے آپ کی اونٹنیاں چرائیں تھیں اور اونکی
آنکھیں اندھی کیں انگار سے تو اللہ جل جلالہ نے عتاب کیا آپ پر (کہ اتنی سخت تکلیف دینا ضرور نہ تھی) اور آیت
اوتاری (انما جزاؤ الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک) عن انس قال انما سمل النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اعین اولئک لانھم سملوا اعین الرعاء ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے ان لوگوں کی آنکھیں اندھی کیں اسلیے کہ انہوں نے بھی چرواہوں کی آنکھیں اندھی کیں تھیں تو
قصاصا آپ نے ایسا کیا) عن انس بن مالک ان رجلا من الیھود قتل جاریۃ من الانصار علی حلی
لھا والقاھا فی قلیب ورضخ راسھا بالحجارۃ فاخذ فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یرجم حتی یموت ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک یہودی نے انصار کی ایک لڑکی کو قتل کیا زیور
کے طمع سے اور اوسکو کنوئیں میں ڈال دیا اور پتھر سے اوسکا سر کچلا پھر وہ پکڑا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے حکم کیا اوسکو پتھروں سے مارنیکا یہانتک کہ مرجاوے **عن** انس ان رجلاً قتل جارية من الانصار على حلي لها ثم القاها في قليب ورضخ راسها بالحجارة فامر النبي صلى الله عليه وسلم ان يرجم حتى يموت **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** ابن عباس في قوله تعالى انما جزاؤا الذين يحاربون الله ورسوله الاية قال نزلت هذه الاية في المشركين فمن تاب منهم قبل ان يقدر عليه لم يكن عليه سبيل وليست هذه الاية للرجل المسلم فمن قتل وافسد في الارض وحارب الله ورسوله ثم لحق بالكفار قبل ان يقدر عليه لم يمنعه ذلك ان يقام فيه الحد الذي اصاب **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے اللہ جل جلالہ کے اس قول میں انما جزاؤا الذين يحاربون الله ورسوله اخیر تک یہ آیت مشرکین کے حق میں اتری تو جو ان میں سے توبہ کرے پکڑے جانیسے پہلے تو اوسکو سزا نہ ہوگی اور یہ آیت مسلمان کیواسطے نہیں یعنی مسلمان اگر قتل کرے یا فساد پھیلاوے ملک میں اللہ اور اوسکے رسول سے لڑے پھر کافروں سے جاکر بچ رہے پکڑے جانے سے پہلے تو اوسپر سے یہ حد ساقط نہ ہوگی اور جب مسلمانوں کے ہاتھ آویگا اوسکو سزا ملیگی **النهي عن المثلة** مثلہ کی ممانعت (مثلہ کہتے ہیں ناک اور کان یا اور اعضا کاٹنے کو) **عن** انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحث في خطبته على الصدقة وينهى عن المثلة **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے میں صدقہ دینے کی رغبت دلاتے اور مثلے سے منع کرتے **الصلب** سولی دینے کا بیان **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل دم امرئ مسلم الا باحدى ثلاث خصال زان محصن يرجم او رجل قتل رجلا متعمدا فيقتل او رجل يخرج من الاسلام يحارب الله عز وجل ورسوله فيقتل او يصلب او ينفى من الارض **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خون درست نہیں مگر تین صورتوں میں ایک تو جو محصن ہوکر زنا کرے وہ سنگسار کیا جاوے (یعنی پتھروں سے مارا جاوے) دوسرے وہ شخص جو کسی شخص کو قصداً مار ڈالے تو وہ قتل کیا جاویگا (اوسکے قصاص میں) تیسرے وہ شخص جو اسلام سے پھر جاوے اور اللہ اور اوسکے رسول سے لڑے وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا قید کیا جاوے (یہانتک کہ توبہ کرے) **العبد يابق الى ارض الشرك** مسلمان کا غلام مشرکوں کے ملک میں بھاگ جاوے **عن** جرير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ابق العبد لم تقبل له صلوة حتى يرجع الى مواليه **ترجمہ** جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام بھاگ جاوے تو اوسکی نماز قبول نہ ہوگی جبتک اپنے مالکوں کے پاس لوٹ کر نہ آوے **عن** الشعبي قال كان جرير يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا ابق العبد لم تقبل له صلوة وان مات مات كافرا وابق غلام لجرير

فَاَخَذَهُ فَضَرَبَ عُنُقَهُ ترجمہ شعبی سے روایت ہی جریر روایت کرتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی جب غلام بھاگ جاوی تو اوسکی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر مر جاویگا تو کافر مرےگا - ایک غلام جریر کا بھاگ گیا تھا اونہون نے اوسکو گرفتار کیا اور اوسکی گردن ماری (اسلیے کہ وہ اسلام سے پھر کر کافرون مین ملگیا ہوگا) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَى اَرْضِ الشِّرْكِ فَلَا ذِمَّةَ لَهُ ترجمہ جریر بن عبداللہ نے کہا جب غلام مشرکون کی ملک مین بھاگ جاوے تو پھر اوسکا ذمہ نہین ہے یعنی اب اگر کوئی مسلمان اوسکو پاوی اور مار ڈالے تو کچھ مواخذہ نہین ہے عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَى اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ترجمہ جریر سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام مشرکون کی ملک مین بھاگجاوے تو اوسکا خون حلال ہوگا عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلَى اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلَى اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلَى اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ترجمہ جریر سی موقوفاً ایسی ہی روایت ہی عَنْ جَرِيرٍ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ وَلَحِقَ بِالْعَدُوِّ فَقَدْ اَحَلَّ نَفْسَهُ ترجمہ جریر نے کہا جو غلام اپنے مالکون کے پاس سے بھاگا اور دشمن کی ملک مین یعنی دار الکفر چلا گیا اوس نے اپنا خون آپ حلال کر دیا

الحکم فِي الْمُرْتَدِّ مرتد کا بیان (یعنی جو اسلام سے پھر جاوے)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ اِحْصَانِهِ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ اَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ اَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ اِسْلَامِهِ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی حضرت عثمان نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتی تھے مسلمان آدمی کا خون درست نہین مگر تین وجہون سے ایک تو جو زنا کری احصان کے بعد اوسپر رجم ہی - دوسری جو قتل کری قصداً اوسپر قصاص ہے تیسری جو اسلام سی پھر جاوی وہ قتل کیا جاوی عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِثَلَاثٍ اَنْ يَزْنِيَ بَعْدَ مَا اُحْصِنَ اَوْ يَقْتُلَ اِنْسَانًا فَيُقْتَلَ اَوْ يَكْفُرَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ فَيُقْتَلَ ترجمہ عثمان بن عفان سی روایت ہی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتے تھے مسلمان کا خون درست نہین مگر تین وجہون سی یا تو زنا کری احصان کی بعد یا قتل کرے کسی آدمی کو یا کافر ہو جاوے اسلام کی بعد تو قتل کیا جاوے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدلے (یعنی اسلام کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کری) اوسکو قتل کرو عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ نَاسًا اِرْتَدُّوا عَنِ الْاِسْلَامِ فَحَرَّقَهُمْ عَلِيٌّ بِالنَّارِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ قَالَ رَسُولُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ احدا ولو کنت انا لقتلتھم قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کچھ لوگ اسلام سے پھر گئے تو حضرت علی رض نے
اونکو آگ میں جلوا دیا ابن عباس نے کہا اگر میں انکی جگہہ ہوتا تو کبھی اونکو جلاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
عذاب کرو اللہ کی عذاب (یعنی آگ سے) لیکن البتہ میں اونکو قتل کرتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا
دین بدل ڈالے اوسکو قتل کرو عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ
فاقتلوہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ عن
الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ عن ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ ترجمہ ان سب روایتوں کا یہ ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدلے اوسکو قتل کرو عن انس ان علیا اتی بناس من الزط یعبدون
وثنا فاحرقھم قال ابن عباس انما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ
ترجمہ انس سے روایت ہے حضرت علی رض پاس کچھ لوگ زط (جو ایک ذات ہے) کے لائے گئے جو بت پوجتے تھے اونے
اونکو آگ میں جلا دیا ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے جو شخص اپنا دین بدلے اوسکو قتل کرو تو
آگ میں جلانا نادرست ٹھہرا) عن ابی موسی الاشعری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الی الیمن ثم
ارسل معاذ بن جبل بعد ذلک فلما قدم قال ایھا الناس انی رسول رسول اللہ الیکم فالقی لہ
ابو موسی وسادۃ لیجلس علیھا فاتی برجل کان یھودیا فاسلم ثم کفر فقال معاذ لا اجلس
حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ ثلث مرات فلما قتل قعد ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو یمن کی طرف بھیجا (صوبہ کر کے) پھر معاذ بن جبل کو بھیجا بعد اوسکے جب وہ یمن میں پہونچے
تو اونہوں نے کہا اے لوگو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہوں تمہاری طرف ابو موسی نے اون کو لیے تکیہ
رکھا (اوسپر تکیہ لگا کے بیٹھنے کے لیے) اتنے میں ایک شخص لایا گیا جو پہلے یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا تھا پھر کافر ہو گیا
معاذ نے کہا میں نہ بیٹھونگا جبتک یہ قتل نہ کیا جاوے اللہ اور اوسکے رسول کے حکم کیموافق تین بار یہ کہا جب وہ قتل کیا گیا
تو بیٹھے عن سعد قال لما کان یوم فتح مکۃ امن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس الا
اربعۃ نفر وامراتین وقال اقتلوھم وان وجدتموھم متعلقین باستار الکعبۃ عکرمۃ بن
ابی جھل وعبد اللہ بن خطل ومقیس بن صبابۃ وعبد اللہ بن سعد بن ابی السرح فاما عبد اللہ
بن خطل فادرک وھو متعلق باستار الکعبۃ فاستبق الیہ سعید بن حریث وعمار بن یاسر
فسبق سعید عمارا وکان اشب الرجلین فقتلہ واما مقیس بن صبابۃ فادرکہ الناس فی السوق

فَقَتَلُوْهُ وَاَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَاَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ فَقَالَ اَصْحَابُ السَّفِيْنَةِ اَخْلِصُوْا فَاِنَّ اٰلِهَتَكُمْ
لَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ شَيْئًا هٰهُنَا فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَّمْ يُنَجِّنِيْ مِنَ الْبَحْرِ اِلَّا الْاِخْلَاصُ لَا يُنَجِّيْنِيْ فِي الْبَرِّ غَيْرُهٗ
اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا اِنْ اَنْتَ عَافَيْتَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ اَنْ اٰتِيَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَضَعَ يَدِيْ فِيْ
يَدِهٖ فَلَاَجِدَنَّهٗ عَفُوًّا كَرِيْمًا فَجَاءَ فَاَسْلَمَ وَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ سَرْحٍ فَاِنَّهُ اخْتَبَى عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهٖ حَتّٰى اَوْقَفَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْبٰى فَبَايَعَهٗ بَعْدَ
ثَلَاثٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حَيْثُ رَاٰنِيْ كَفَفْتُ
يَدِيْ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلُهٗ فَقَالُوْا وَمَا يُدْرِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِيْ نَفْسِكَ هَلَّا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ
قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَكُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ اَعْيُنٍ ترجمہ سعدؓ سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سب لوگوں کو امن دیا مگر چار مردوں اور دو عورتوں کو فرمایا وہ جہاں ملیں انکو قتل کرو اگرچہ کعبہ کے پردوں
سے لٹکے ہوں (اپنی جان بچانے کے لیے) وہ چار مرد یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل اور عبد اللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ
اور عبد اللہ بن سعد بن ابی السرح ف عکرمہ بن ابی جہل اوسکا باپ ابوجہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
بہت تکلیف پہونچائی تھی تو ابوجہل مارا گیا بدر کے دن اور عکرمہ زندہ تھا اور عبد اللہ بن خطل اسلام لاکر مرتد ہو گیا
تھا اور دو لونڈیاں رکھیں تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برائیاں گایا کرتیں اور مقیس بن صبابہ اور عبد اللہ
بن ابی السرح یہ دونوں اسلام لاکر پھر گئے تھے ف تو عبد اللہ بن خطل ملا کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا اوسکی مارنے
کو دو شخص لپکے ایک سعید بن حریث دوسرے عمار بن یاسر لیکن سعید جوان تھے عمار سے اونہوں نے اوسکو قتل کیا آگے
بڑھکر اور مقیس بن صبابہ بازار میں ملا وہیں لوگوں نے اوسکو مار ڈالا اور عکرمہ بن ابی جہل سمندر میں سوار ہو گیا اون
طوفان میں پھنسا کشتی والوں نے کہا اب سب خالص خدا کو پکارو کیونکہ اور تمہارے معبود (بت وغیرہ) یہاں کچھ
نہیں کر سکتے عکرمہ نے کہا قسم اللہ کی اگر دریا میں سوا اوسکے کوئی مجھکو نہیں بچا سکتا تو خشکی میں بھی کوئی سوا اوسکے
نہیں بچا سکتا اے پروردگار میں تجھسے اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس بلا سے جس میں میں پھنسا ہوں تو مجھے بچا دیگا تو میں حضرت
محمدؐ پاس جاؤنگا اور اپنا ہاتھ اون کے ہاتھ میں رکھونگا (یعنی بیعت کرونگا) اور میں ضرور اونکو اپنی اوپر بخشنے والا مہربان
پاؤنگا پھر وہ آیا اور مسلمان ہو گیا اور عبد اللہ بن ابی سرح حضرت عثمانؓ پاس چھپا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو
بلایا بیعت کے لیے تو حضرت عثمانؓ نے اوسکو لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا کیا اور کہا یا رسول اللہ بیعت کیجیے
عبد اللہ سے آپنے اپنا سر اوپر اوٹھایا اور تین بار عبد اللہ کیطرف دیکھا گویا ہر بار بیعت سے انکار کیا پھر تین بار کے بعد آخر
اوس سے بیعت کر لی بعد اوسکے صحابہ کیطرف مخاطب ہوئے اور فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا بھی سمجھدار نہ تھا جو اوٹھ کھڑا

ہوتا اسطرح جب مجھے دیکھا بیعت سے ہاتھ روکتے ہوئے اوسکو قتل کرتا اوسکو اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو
آپ کے دل کی بات کیونکر معلوم ہوتی آپنے آنکھ سے اشارہ کیون نہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی کی یہ شان
نہین کہ وہ چور آنکھ رکھے (یعنی ظاہر مین چپ رہے اور آنکھ سے اوسکے خلاف اشارہ کرے) **توبۃ المرتد** اگر
مرتد توبہ کرے اور پھر مسلمان ہو جاوے **عن** ابن عباس قال كان رجل من الانصار اسلم ثم ارتد ولحق
بالشرك ثم تندم فارسل الى قومه سلوا لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هل لي من توبة فجاء قومه
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ان فلانا قد ندم وانه امرنا ان نسألك هل له من توبة
فنزلت كيف يهدي الله قوما كفروا بعد ايمانهم الى قوله غفور رحيم فارسل اليه فاسلم **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہے انصار مین سے ایک شخص (جسکا نام حارث بن سوید تھا) مسلمان ہو گیا پھر اسلام سے پھر گیا اور کفر
مین جا ملا بعد اوسکے شرمندہ ہوا تو اپنی قوم کو کہلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کیا میری توبہ قبول ہے
اوسکی قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہا کہ فلان شخص اب شرمندہ ہوا ہے اور اوس نے ہم کو حکم کیا ہے
آپ سے پوچھنے کا کیا اوسکی توبہ قبول ہے اوسوقت یہ آیت اتری كيف يهدي الله قوما كفروا بعد ايمانهم غفور رحيم
تک پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کیونکر اللہ ہدایت کریگا اوس قوم کو جو کافر ہوئے ایمان لانے کی بعد اور گواہی دی آپکی پیغمبر
سچا ہے اور پہونچ گئین اونکو دلیلین اور اللہ نہین راہ دیتا ظالمون کو ان لوگون کا بدلہ لعنت ہے اللہ اور فرشتون اور لوگون
کی سب کے اون پر ہمیشہ رہین گے اوسمین کبھی اونکا عذاب ہلکا نہ ہوگا اور نہ کبھی مہلت ملیگی مگر جن لوگون نے توبہ کی اسکے
بعد اور نیک ہو گئے تو اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے پھر اوس شخص کو کہلا بھیجا وہ مسلمان ہو گیا **عن** ابن عباس قال
في سورة النحل من كفر بالله من بعد ايمانه الا من اكره الى قوله لهم عذاب عظيم فنسخ واستثنى
من ذلك فقال ثم ان ربك للذين هاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاهدوا وصبروا ان ربك من
بعدها لغفور رحيم وهو عبد الله بن سعد بن ابي سرح الذي كان على مصر كان يكتب لرسول
الله صلى الله عليه وسلم فازله الشيطان فلحق بالكفار فامر به ان يقتل يوم الفتح فاستجار له
عثمان بن عفان فاجاره رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے سورہ نحل مین جو
یہ آیت ہے من كفر بالله من بعد ايمانه اخیر تک یعنی جسنے کفر اختیار کیا ایمان کے بعد اوس پر غصہ اللہ کا ہے اور اوس کے لیے
بڑا عذاب ہے منسوخ ہو گئی اور اسمین سے کچھ لوگ نکال لیے گئے جنکو بیان کیا بعد کی آیت مین ثم ان ربك للذين هاجروا من
بعد ما فتنوا اخیر تک) یعنی پھر جو لوگ ہجرت کر کے آئے بچلا جانے کے بعد اور جہاد کیا اور صبر کیا تو تیرا رب بخشنے والا
مہربان ہے یہ آیت عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کے حق مین اتری جو مصر مین تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
منشی پھر شیطان نے اوسکو بھڑکا دیا وہ کافرون مین ملگیا جب مکہ فتح ہوا تو آپ نے حکم کیا اوسکے قتل کا پھر عثمان رض نے

اوسکو بھی پناہ مانگی آپنے پناہ دی

الحکم فیمن سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے اوسکی سزا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰى كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ وَكَانَ لَهٗ مِنْهَا ابْنَانِ وَكَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيْعَةَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسُبُّهٗ فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَتْ فِيْهِ فَلَمْ اَصْبِرْ اَنْ قُمْتُ اِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ بَطْنِهَا فَاتَّكَاْتُ عَلَيْهِ فَقَتَلْتُهَا فَاَصْبَحَتْ قَتِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ النَّاسَ وَقَالَ اَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا لِيْ عَلَيْهِ حَقٌّ فَعَلَ مَا فَعَلَ اِلَّا قَامَ فَاَقْبَلَ الْاَعْمٰى يَتَدَلْدَلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ اُمَّ وَلَدِيْ وَكَانَتْ بِيْ لَطِيْفَةً رَفِيْقَةً وَلِيْ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَلٰكِنَّهَا كَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيْعَةَ فِيْكَ وَتَشْتُمُكَ فَاَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ فَاَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَتِ الْبَارِحَةُ ذَكَرَتْكَ فَوَقَعَتْ فِيْكَ فَقُمْتُ اِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ بَطْنِهَا فَاتَّكَاْتُ عَلَيْهَا حَتّٰى قَتَلْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک اندہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اوسکی ایک لونڈی تھی جسکی پیٹ سے اوسکے دو بچے تھے وہ اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتی اور آپکو برا بہلا کہتی اندہا اوسکو ڈانٹتا وہ نہ مانتی منع کرتا تو باز نہ آتی ایک رات کو اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نکالا اور لگی آپکو برا کہنے اندہا کہتا ہے مجہسے صبر نہو سکا مین نے نیچہ (یا تکلہ) اوٹہایا اور اوسکی پیٹ پر رکہکر زور دیا یہانتک کہ وہ مرگئی صبح کو جب وہ مری ہوئی نکلی تو لوگون نے اوسکا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے سب لوگون کو جمع کیا اور فرمایا مین خدا کی قسم دیتا ہون اوسکو جسپر میرا حق ہے (کہ وہ میری اطاعت کرے) جسنے یہہ کام کیا ہے وہ اوٹھ کھڑا ہو یہہ سنکر وہ اندہا گرتا پڑتا (ڈر کے مارے) آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہہ میرا کام ہے وہ عورت میری لونڈی تہی اور مجہپر بہت مہربان اور میری رفیق تہی اوسکی پیٹ سے میرے دو لڑکے ہین مثال موتی کی لیکن وہ آپکو اکثر برا کہا کرتی گالیان دیتی مین منع کرتا تو نہ مانتی جہڑکتا تو بہی نہ سنتی آخر گذشتہ رات کو اوسنے آپکا ذکر نکالا اور لگی برا کہنے مینے نیچہ (یا تکلہ) اوٹہایا اور اوسکی پیٹ پر رکہکر زور دیا یہانتک کہ وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگ گواہ رہو اوس لونڈی کا خون ہدر ہے (یعنی اوسکا بدلہ نہ لیا جائیگا کیونکہ اوسنے قصور ہی ایسا کیا جس سے اوسکا قتل ضرور ہوگیا – ایک تو خاوند کی اطاعت نکرنا لونڈی ہوکر دوسری پیغمبر کو برا کہنا سبحان اللہ صحابہ کرام مین دین کی حمیت اور غیرت کس درجہ بڑہی تہی خدا اور رسول سے ایسی محبت رکہتے تہے اوسکے سامنے اپنی بی بی بچون کی کچہہ قدر نہ تہی ایمان اسیکو کہتے ہین نہ وہ ایمان جو ہمارے زمانے مین ہے ہم ایسی کہ برائے نام خدا اور رسول خدا کا نام لیتے ہین اگر مولود شریف کہو تو سیکڑون روپیہ دیتے ہین مگر خدا اور رسول کے دشمنون سے دنیا کی فائدے کیلیے دوستی رکہتے ہین اونکا لحاظ کرتے ہین لعنت خدا کی ایسی

جھوٹی تہمتون پر عن ابی برزة الاسلمی قال اغلظ رجل لابی بکر الصدیق فقلت اقتله فانتهرنی
وقال لیس هذا لاحد بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابوبرزہ اسلمی سے روایت ہے ایک شخص نے
ابوبکر صدیق رض کو سخت کہا مین نے کہا اوسکو قتل کرون اونھون نے مجھے جھڑکا اور فرمایا یہ درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد کسی کا نہین ہے ف کہ اوسکی برا کہنے سے قتل واجب ہو نہ کسی صحابی کا نہ کسی ولی کا نہ کسی امام کا عن ابی برزة قال تغیظ
ابوبکر علی رجل فقلت من هو یا خلیفة رسول الله قال لم قلت لاضرب عنقه ان امرتنی بذلک قال
افکنت فاعلا قلت نعم قال فوالله لاذهب عظم کلمتی التی قلت غضبه ثم قال ما کان لاحد بعد
محمد صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق ایک شخص پر غصے ہوئے مینے کہا وہ کون ہے اے خلیفہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اونھون نے کہا کیون مینے کہا مین اوسکی گردن مارون اگر آپ کہیے ابوبکر نے کہا سچ تو ایسا کریگا مینے کہا
ہان یہہ بات میری قسم خدا کی اونکو اتنی بڑی معلوم ہوئی کہ اونکا غصہ جاتا رہا اور اونھون نے کہا ایسا نہین ہوسکتا کسی کے
لیے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عن ابی برزة قال مررت علی ابی بکر وهو متغیظ علی رجل من اصحابه
فقلت یا خلیفة رسول الله من هذا الذی تغیظ علیه قال ولم تسال عنه قلت اضرب عنقه قال
فوالله لاذهب عظم کلمتی غضبه ثم قال ما کانت لاحد بعد محمد صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابوبرزہ سے
روایت ہے مین ابوبکر رض پر سے گزرا وہ اپنے لوگون مین سے کسی پر غصے ہو رہے تھے اخیر تک جیسے اوپر گزرا عن ابی برزة قال
تغیظ ابوبکر علی رجل فقال لو امرتنی لفعلت قال اما والله ما کانت لبشر بعد محمد صلی الله علیه
وسلم ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے ابوبکر ایک شخص پر غصے ہوئے مینے کہا تم حکم کرو تو مین کچھ کرون (یعنی اسکو قتل کرون)
ابوبکر نے کہا قسم خدا کی یہہ کسی کو جائز نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عن ابی برزة قال غضب ابوبکر
علی رجل غضبا شدیدا حتی تغیر لونه قلت یا خلیفة رسول الله والله لئن امرتنی لاضربن عنقه
فکانما صبت علیه ماء بارد فذهب غضبه عن الرجل قال ثکلتک امک ابابرزة وانها لم تکن
لاحد بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے ابوبکر صدیق رض ایک شخص پر غصے ہوئے
بہت سخت یہانتک کہ اونکا رنگ بدل گیا مینے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قسم خدا کی اگر تم مجھکو حکم کرو تو مین
اوسکی گردن مارون میرا یہہ کہنا تھا اور اون پر جیسے ٹھنڈا پانی ڈالدیا اونکا غصہ اوس شخص پر سے جاتا رہا اور کہنے لگے اے
ابابرزہ تیری مان تجھپر روے (یہہ محاورہ ہے عرب مین کچھ بددعا مقصود نہین ہے جیسے تربت یداک رغم انفک) یہہ درجہ
کسی کے لیے نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام نسائی نے کہا اس روایت کی اسناد مین غلطی ہوئی ہے بجا
ابونصرہ کے ابونصر ٹھیک ہے اور اوسکا نام حمید بن ہلال ہے شعبہ نے ایسا ہی روایت کیا اور وہ یہہ ہے عن ابی برزة
قال اتیت علی ابی بکر وقد تغلظ لرجل فرد علیه فقلت الا اضرب عنقه فانتهرنی فقال انها

لَيْسَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو برزہ سے روایت ہے مین ابو بکر صدیق رض پاس آیا اونہون
سخت کہا کسی کو تو اوس نے بھی ویسا ہی جواب دیا مین نے کہا مین اوسکی گردن ماردون اونہون نے مجھے جھڑکا اور کہا یہہ کسی کو درست
نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ امام نسائی نے کہا ابو نصر کا نام حمید بن ہلال ہے اور روایت کیا اوسکو یونس
بن عبید نے مسندًا وہ روایت یہہ ہے عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ فَغَضِبَ
عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ عَلَيْهِ جِدًّا فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَضْرِبُ
عُنُقَهٗ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الْقَتْلَ اَضْرَبَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ اَجْمَعَ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ النَّحْوِ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا اَرْسَلَ اِلَیَّ
فَقَالَ يَا اَبَا بَرْزَةَ مَا قُلْتَ وَنَسِيْتُ الَّذِیْ قُلْتُ قُلْتُ ذَكِّرْنِيْهِ قَالَ اَمَا تَذْكُرُ مَا قُلْتَ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ قَالَ
اَرَاَيْتَ حِيْنَ رَاَيْتَنِیْ غَضِبْتُ عَلٰى رَجُلٍ فَقُلْتَ اَضْرِبُ عُنُقَهٗ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَمَا تَذْكُرُ ذٰلِكَ اَوَ كُنْتَ
فَاعِلًا ذٰلِكَ قُلْتُ نَعَمْ وَاللّٰهِ وَالْاٰنَ اِنْ اَمَرْتَنِیْ فَعَلْتُ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هِیَ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے ہم ابو بکر صدیق رض کے پاس بیٹھے تھے مین وہ غصے ہوئے ایک مسلمان پر اور بہت
سخت غصے ہوئے جب مین نے یہ دیکھا تو کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہو تو مین اوسکی گردن ماردون
جب مینے قتل کا نام لیا تو اونہون نے یہہ ذکر چھوڑ دیا اور باتین کرنے لگے جب ہم وہان سے چلے اور جدا ہوگئے تو مجکو بلا بھیجا
اور کہا اے ابا برزہ تو نے کیا کہا تہا مین بھول گیا تہا مینے کہا مجھے یاد دلائیے اونہون نے کہا تجھے یاد نہین جو تو نے
کہا تہا مینے کہا نہین قسم خدا کی اونہون نے کہا جب تو نے مجھے ایک شخص پر غصہ ہوتے دیکھا تہا تو کہا تہا مین اوسکے
گردن ماردون اے خلیفہ رسول اللہ کے کیا تو ایسا کرتا مین نے کہا بیشک اور اگر اب حکم دو تو کرتا ہون اونہون کہا قسم
خدا کی یہہ درجہ کسیکو حاصل نہین بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ امام نسائی نے کہا یہہ روایت سب روایتون سے بہتر
اور عمدہ ہے اَلسِّحْرُ جادو کا بیان عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِیٌّ لِصَاحِبِهٖ اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى
هٰذَا النَّبِیِّ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِیٌّ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا
النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰى ذِیْ سُلْطَانٍ وَّلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا
تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ وَلَا تَوَلَّوْا يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً يَهُوْدُ اَنْ لَّا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ فَقَبَّلُوْا يَدَيْهِ
وَرِجْلَيْهِ وَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا بِاَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ
ذُرِّيَّتِهٖ نَبِیٌّ وَّاِنَّا نَخَافُ اِنِ اتَّبَعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا يَهُوْدُ ترجمہ صفوان بن عسال سے روایت ہے ایک یہودی نے اپنے
ساتھی سے کہا چلو اس نبی پاس (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) چلین دوسرے نے کہا انہین نبی مت کہو اگر
سن لیگا تو اوسکی آنکہہ بہہ چار ہو جاوینگی (یعنی خوشی کے مارے پہول جاویگا کہ یہودی بہی مجھکو نبی کہتے ہین) اور بعضون نے

کہا کہ مراد ظاہر کی ؛ وا آنکھیں ہین دل کے دو آنکھیں ہین یعنی ظاہر اور باطنا خوش ہوگا) خیر پھر دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے اور پوچھا کہ وہ نو آیتین کیا ہین (جو حضرت موسیٰ کو اللہ نے دی تہین جیسا فرمایا ولقد آتینا موسیٰ تسع آیات
بینات ف آیات سے مراد یا تو معجزے ہین تو یہہ تھی عصا اور ید بیضا اور طوفان اور ٹیڑیان اور جوئین اور مینڈکیان اور خون اور قحط
اور میوونکا کم ہونا یا وہ حکم امر جو سب شریعتون مین عام تھی وہ وہی ہین جو حدیث مین مذکور ہوتے ہین ت آپنے فرمایا اللہ کے ساتھ
کسی کو مت شریک کرو اور چوری نہ کرو اور زنا کرو اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اوسکو ناحق قتل مت کرو اور بیقصور
شخص کو حاکم کے پاس لیجاؤ ناحق سزا دلانے کے لیے) اور جادو مت کرو اور سود مت کہاؤ اور پاکدامن عورت پر زنا کی
تہمت نہ لگاؤ اور لڑائی کے دن مت بہاگو یہہ نو حکم ہین - اور ایک حکم خاص تمہارے لیے ہے اے یہود وہ یہ کہ ہفتی کی زیادتی
مت کرو یعنی اوسکی حرمت کہو دو اور اوس دن مچھلیون کا شکار نہ کرو یہہ سنکر اون دونون یہودیون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہاتھ اور پاؤن چومے اور فرمایا بیشک ہم گواہی دیتے ہین کہ تم پیغمبر ہو آپنے فرمایا پھر تم میری تابعداری کیون نہین کرتے اونہون
نے کہا حضرت داؤد پیغمبر نے دعا کی تہی کہ ہمیشہ اون کی اولاد مین سے نبی ہوا کرے اور تم اونکی اولاد مین سے نہین ہو یہہ صرف
ایک بہانہ تہا حضرت داؤد نے خود آنحضرت کی بشارت دی ہے اور ہم ڈرتے ہین کہ اگر ہم تمہاری پیروی کرین تو اور یہود ہم کو
مار ڈالینگے (بس اصل بات یہ تہی کہ ذات برادری کا ڈر تہا) الحکم فی السحرۃ جادوگر کا حکم عن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عقد عقدۃ ثم نفث فیہا فقد سحر ومن سحر
فقد اشرک ومن تعلق شیئا وکل الیہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
گرہ والکر اوسمین پہونکی اوسنے جادو کیا اور جسنے جادو کیا وہ مشرک ہوگیا اور جسنے گلے مین کچھ لٹکایا پھر وہ اوسی پر چھوڑ دیا جاویگا
(یعنی خدا اوسکی حفاظت نکریگا معاذ اللہ تعویذ لٹکانا اوسپر بھروسہ کرکے اتنا بڑا گناہ ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ تعویذ ہین
جو جاہلیت کی زمانی مین رائج تھی) سحرۃ اہل الکتاب اہل کتاب کے جادوگرون کا بیان عن زید بن ارقم قال
سحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل من الیہود فاشتکی لذلک ایاما فاتاہ جبریل علیہ السلام فقال
ان رجلا من الیہود سحرک عقد لک عقدا فی بئر کذا وکذا فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاستخرجوہا فجیئ بہا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما نشط من عقال فما ذکر ذلک لذلک
الیہودی ولا راٰہ فی وجہہ قط ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا ایک یہودی نے
(جسکا نام لبید بن اعصم تھا) آپ کتنے دنون تک اوسکی وجہ سے بیمار رہے پھر جبریل علیہ السلام آپ پاس آئے اور کہا کہ ایک
یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے فلانے کنوئے مین گرہین ڈالکر رکہین ہین آپنے لوگونکو بہیجا وہ نکالکر لائے اور
لائے پہر رسول اللہ صلعم ایسے کہڑے ہوئے جیسے کسی بندہی ہوئی اور کوئی کہولدے پھر آپنے اسکا ذکر اوس یہودی سے نہین
کیا اور نہ اوسنے آپکے چہرے پر اسکا اثر کچھ پایا (یعنی آپنے انپا رنج بھی اوس سے ظاہر نہ کیا تاکہ اوسکو خبر ہی نہو ورنہ وہ شیطان

پھر جہاد دکرتا) ما يفعل من تعرض لماله کوئی شخص مال لوٹنے لگے تو کیا کرنا چاہیے عن قابوس بن مخارق
عن ابيه قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال الرجل ياتيني فيريد مالي قال ذكره بالله
قال فان لم يذكر قال فاستعن عليه من حولك من المسلمين قال فان لم يكن حولي احد من المسلمين
قال فاستعن عليه بالسلطان قال فان نأى السلطان عني قال قاتل دون مالك حتى تكون من شهداء
الآخرة او تمنع مالك ترجمہ قابوس بن مخارق سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
ایک شخص آیا اور کہنے لگا اگر کوئی شخص میرا مال چھیننے آوے تو مین کیا کرون آپنے فرمایا اسکو ڈرا اللہ سے وہ بولا اگر نہ ڈرے آپنے فرمایا
آس پاس کے مسلمانون سے مدد لے وہ بولا اگر وہان کوئی مسلمان نہو آپنے فرمایا حاکم سے کہہ وہ بولا اگر حاکم بھی دور ہو آپنے فرمایا
تو پھر لڑ اپنے مال کے لیے اگر مارا گیا تو شہید ہوگا نہیں تو اپنا مال بچالیگا عن ابي هريرة قال جاء رجل الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ارأيت ان عدي على مالي قال فانشد بالله قال فان ابوا علي قال
فانشد بالله قال فان ابوا علي قال فانشد بالله قال فان ابوا علي قال فقاتل فان قتلت ففي الجنة
وان قتلت ففي النار ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
اگر کوئی ظلم سے میرا مال لینے آوے تو مین کیا کرون آپنے فرمایا اسکو اللہ کی قسم دے وہ بولا اگر نہ مانے آپنے فرمایا پھر اللہ کی قسم دے
وہ بولا اگر نہ مانے آپنے فرمایا پھر اللہ کی قسم دے وہ بولا اگر نہ مانے آپنے فرمایا تو پھر لڑ اگر تو مارا گیا تو جنت مین جاویگا اور جو وہ
مارا گیا تو جہنم مین جاویگا عن ابي هريرة ان رجلا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله
ارأيت ان عدي على مالي قال فانشد بالله قال فان ابوا علي قال فانشد بالله قال فان ابوا علي قال
فانشد بالله قال فان ابوا علي قال فقاتل فان قتلت ففي الجنة وان قتلت ففي النار ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
من قتل دون ماله جو شخص اپنا مال بچانے کے لیے مارا جاوے وہ شہید ہے عن عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول من قاتل دون ماله فقتل فهو شهيد ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا مال بچانے کے لیے لڑے پھر مارا جاوے تو وہ شہید ہے عن عبد الله بن عمرو قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قاتل دون ماله فقتل فهو شهيد ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن
عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قتل دون ماله مظلوما فله
الجنة ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا مال بچانے کے لیے ظلم سے
مارا جاوے اسکے لیے جنت ہے عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل دون
ماله فهو شهيد ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا مال بچانے مین مارا
جاوے وہ شہید ہے عن عبد الله بن عمرو يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اريد ماله بغير حق فقاتل

فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا مال ناحق کوئی لینا
چاہے اور وہ لڑے اور مارا جاوے تو شہید ہوگا امام نسائی نے کہا اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور ٹھیک پہلی روایت ہے ف
اور بعض نسخوں میں یہ ہے کہ پہلی روایت غلط ہے اور یہ صحیح ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا
مال بچانے میں مارا جاوے وہ شہید ہے۔ یہ حدیث مختصر ہے) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ جو شخص لڑے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے لیے مارا جاوے وہ شہید ہے عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ ابو جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم سے مارا
جاوے وہ شہید ہے (یہ روایت مرسل ہے اور شہید کی یہی تعریف ہے کہ جو ناحق مارا جاوے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک
ہے اور اس سے پہلی کے جس کو مؤمل نے روایت کیا خطا ہے) مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهِ جو شخص اپنے بال بچوں کی بچانے میں
مارا جاوے وہ بھی شہید ہے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهِ فَقُتِلَ
فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ترجمہ سعید بن زید
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لڑے اپنے مال کے لیے پھر وہ مارا جاوے وہ شہید ہے ایسے ہی جو لڑے اپنی جان
بچانے کے لیے وہ بھی شہید ہے اور جو لڑے اپنے بال بچوں کے لیے وہ بھی شہید ہے مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دِيْنِهِ جو شخص لڑے اپنا دین
بچانے کے لیے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ
وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهِ فَهُوَ
شَهِيْدٌ ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جاوے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے
اور جو مارا جاوے اپنے بال بچوں کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنے دین کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنی جان کے لیے وہ
شہید ہے مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهِ جو شخص ظلم دور کرنے کے لیے لڑے عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا
عِنْدَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ
ترجمہ ابو جعفر سے روایت ہے میں سوید بن مقرن کے پاس بیٹھا تھا انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
مارا جاوے ظلم سے وہ شہید ہے (یعنی اس پر ظلم ہوتا ہو اور وہ لڑے ظلم کو دفع کرنے کے لیے پھر مارا جاوے) مَنْ شَهَرَ سَيْفَهُ
ثُمَّ وَضَعَهُ فِي النَّاسِ جو شخص تلوار نکال کر چلانا شروع کرے عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَنْ شَهَرَ سَيْفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ فَدَمُهُ هَدَرٌ ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تلوار میان سے نکالے پھر اوسکو چلاوے لوگوں پر تو اوسکا خون ہدر ہے (یعنی ضائع ہے اب اگر کوئی اوسکو مار ڈالے تو قصاص یا دیت کچھ نہیں) عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهُ فَدَمُهُ هَدَرٌ ترجمہ ابن زبیر نے کہا جو شخص ہتھیار اوٹھاوے پھر چلاوے تو اوسکا خون ہدر ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اوٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی جو مسلمان پر ہتھیار چلانا چاہے وہ کافر ہوگیا اسلام سے باہر ہوگیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان کافروں کی فوج میں نوکری کرتے ہیں پھر مسلمانوں سے لڑتے ہیں تو وہ کافر ہیں ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے) عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ لِاَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ لِاَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ لِاَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَقَالُوا يُعْطِي صَنَادِيدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْوَجْنَتَيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّاْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ قَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهُ اَيَاْمَنُنِي عَلَى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُونِي فَسَاَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَخْرُجُونَ يَقْرَءُونَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُونَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے حضرت علی رض نے یمن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سونا بھیجا جو مٹی کے اندر تھا (یعنی ابھی صاف نہیں ہوا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو تقسیم کر دیا اقرع بن حابس حنظلی اور بنی مجاشع میں سے ایک شخص کو اور عیینہ بن بدر فزاری اور علقمہ بن علاثہ عامری اور بنی کلاب کے ایک شخص کو اور زید خیل طائی اور بنی نبہان کی ایک شخص کو (یہ سب قبیلوں کے نام ہیں) یہ دیکھکر قریش اور انصار کے لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے آپ دیتے ہیں نجد والوں کو اور ہم کو نہیں دیتے آپنے فرمایا میں اونکے دلوں کو ملاتا ہوں (کیونکہ وہ نو مسلم ہیں اور تم تو پرانے مسلمان ہو) اتنے میں ایک شخص آیا آنکھیں بیٹھی ہوئیں اور کلے پھولے ہوئے گھنی داڑھی والا سر منڈا اور بولا اے محمد م اللہ سے ڈر آپنے فرمایا اللہ کی تابعداری کون کریگا اگر میں اوسکی نافرمانی کرونگا اللہ تعالی نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا اور تم میرا اعتبار نہیں کرتے اتنے میں ایک شخص نے درخواست کی لوگوں میں سے (وہ حضرت عمر رض تھے) اوسکے قتل کے آپنے منع فرمایا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپنے فرمایا اسکی نسل میں سے کچھ لوگ پیدا ہونگے جو قرآن کو پڑھینگے مگر اون کے حلق کے نیچے نہ جاویگا (یعنی دل میں کچھ اثر نہ ہوگا) وہ دین سے اسطرح نکل جاوینگے جیسے تیر جانور میں سے صاف نکل جاتا ہے (آر پار اوس میں کچھ نہیں بھرتا اسیطرح ان میں بھی دین کا کچھ نشان نہ ہوگا) مسلمانوں کو قتل کرینگے اور بت پرستوں کو چھوڑ دینگے اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو اسطرح

قتل کرین جیسی عاد کی قوم قتل ہوئی یعنی ایک کو نہ چھوڑو مراد ان لوگون سی خارجی ہین جو حضرت علیؓ کے وقت مین ظاہر
ہوئی بڑی دینداری جتلاتی قرآن کی ایک ایک لفظ پڑھتی نماز خوب پڑھتی سر گھٹا کر صاف رکھتی مگر مسلمانون کی جماعت
سی علیحدہ ہو گئی مسلمانونکو کافر بنا کر اونھی سی لڑنے کو مستعد ہوئی ۔ عن علیّ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول یخرج قوم فی آخر الزمان احداث الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ لا یجاوز
ایمانہم حناجرہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فاذا لقیتموہم فاقتلوہم فان قتلہم
اجر لمن قتلہم یوم القیامۃ ۔ ترجمہ امیر المومنین علیؓ سی روایت ہی مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتی تھی
آخر زمانی مین کچھ لوگ پیدا ہونگی کمسن بیوقوف ظاہر مین قرآن کی آیتین پڑھینگی یا لوگون کی خیر خواہی اور بہتری کی
باتین کہینگی مگر ایمان اون کے حلق کے نیچے نہ اتریگا وہ دین سی اسطرح نکل جاوینگے جیسی تیر نشانہ مین سی پار نکل جاتا ہی
جب تم اونکو پاؤ تو قتل کرو کیونکہ اونکی قتل مین ثواب ہوگا قیامت کی روز ۔ عن شریک بن شہاب قال کنت اتمنّی
ان القی رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسألہ عن الخوارج فلقیت ابا برزۃ فی یوم عید فی نفر
من اصحابہ فقلت لہ ہل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر الخوارج فقال نعم سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باذنی ورأیتہ بعینی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمال فقسمہ فاعطی
من عن یمینہ ومن عن شمالہ ولم یعط من وراءہ شیئا فقام رجل من ورائہ فقال یا محمد ما
عدلت فی القسمۃ رجل اسود مطموم الشعر علیہ ثوبان ابیضان فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غضبا شدیدا وقال واللہ لا تجدون بعدی رجلا ہو اعدل منی ثم قال یخرج فی آخر الزمان قوم کان
ہذا منہم یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم من الرمیۃ سیماہم
التحلیق لا یزالون یخرجون حتی یخرج آخرہم مع المسیح الدجال فاذا لقیتموہم فاقتلوہم ہم شر الخلق
والخلیقۃ ۔ ترجمہ شریک بن شہاب سی روایت ہی مجھے آرزو تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سی ملون اور اوس
سی خارجیونکا حال پوچھون اتفاقاً عید کے دن مینی ابو برزہ کو پایا کئی لوگ اونکے یارون مین مینی پوچھا تم نی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سی کچھ سنا ہی خارجیون کے باب مین اونہونی کہا ہان مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اپنی کان سی اور دیکھا
اپنی آنکھ سی رسول اللہ صلعم پاس کچھ مال آیا آپ نی تقسیم کر دیا اون لوگونکو جو داہنی طرف بیٹھی تھی اور جو بائین طرف بیٹھی تھی
اور جو لوگ پیچھی بیٹھی تھی اونکو کچھ نہ دیا اون مین سی ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا ای محمد ﷺ تم نی انصاف سے تقسیم نہین کیا
وہ ایک سانولا شخص تھا سر منڈا دو سفید کپڑے پہنی ہوئی یہ سنکر آپ بہت سخت غصے ہوئی اور فرمایا قسم خدا کی تم میری بعد
مجھ سی بڑھ کر کسیکو نہ دیکھوگے انصاف کرتی ہوئی پھر فرمایا اخیر زمانے مین کچھ لوگ پیدا ہونگے گویا یہ شخص بھی اونھی مین سے
ہی قرآن پڑھینگے مگر اون کی ہنسلی کے نیچے نہ اتریگا اسلام سی اسطرح نکل جاوینگے جیسے تیر شکار مین سی پار ہو جاتا ہی اونکی

نشانی یہہ ہو کہ وہ سر منڈے ہونگے ہمیشہ نکلتے رہیں گے یہانتک کہ پچھلا انکا دجال کے ساتھ نکلیں گے جب تم انسے ملو تو انکو قتل کرو
وہ بدترین مخلوقات ہیں اور بدنفس ہیں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط مسلمانی نام سے انسان مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک مسلمانوں
کی سی عمدہ اخلاق اختیار نہ کرے یکیفی اور خوش اخلاقی اور ایمانداری سے اعتبار سے مسلمانوں کی لیے سب سے زیادہ ضروری ہے اگر یہ نہو
تو صرف قرآن خوانی سے یا نماز روزہ کرنیسے اسلام پورا نہیں ہوتا) امام نسائی نے کہا شریک بن شہاب کچھہ مشہور نہیں ہے قتال
المسلم مسلمان سے لڑنا عن سعد بن ابی وقاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قتال المسلم كفر وسبابه
فسوق ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سے لڑنا کفر ہے اور اسکو گالی دینا
گناہ ہے عن عبد الله قال سباب المسلم فسوق وقتاله كفر ترجمہ عبد اللہ نے بھی ایسا ہی کہا ہے عن عبد الله
قال سباب المسلم فسوق وقتاله كفر عن عبد الله قال سباب المسلم فسوق وقتاله كفر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتاله كفر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو برا کہنا تو فسوق ہے یعنی اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے اور اس سے لڑنا کفر
ہے عن شعبة قال قلت لحماد سمعت منصورا وسليمان وزبيدا يحدثون عن ابي وائل عن عبد الله ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتاله كفر من تتهم اتتهم منصورا اتتهم
زبيدا اتتهم سليمان قال لا ولكني اتهم ابا وائل ترجمہ شعبہ سے روایت ہے میں نے حماد سے کہا میں نے سنا منصور اور
سلیمان اور زبید سے وہ سب نقل کرتے ہیں ابو وائل سے اونہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مسلمان کو برا کہنا
فسوق (گناہ) ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے تم کسپر تہمت کرتے ہو منصور پر یا زبید پر یا سلیمان پر اونہوں نے کہا نہیں مگر میں تہمت کرتا
ہوں ابو وائل پر کہ اوس نے یہہ روایت عبد اللہ سے سنی یا نہیں) عن زبيد عن ابي وائل عن عبد الله قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر قلت لابي وائل سمعته من
عبد الله قال نعم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ زبید نے کہا میں نے ابو وائل سے پوچھا تمنے یہہ عبد اللہ سے سنا اونہوں نے کہا ہاں
عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر عن ابي وائل
قال قال عبد الله سباب المسلم فسوق وقتاله كفر عن عبد الله قال قتال المؤمن كفر وسبابه فسوق
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا التغليظ فيمن قاتل تحت راية عمية جو شخص گمراہی کے جھنڈے کی تلے لڑے عن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات مات ميتة
جاهلية ومن خرج على امتي يضرب برها وفاجرها ولا يتحاشى من مؤمنها ولا يفي لذي عهدها
فليس مني ومن قاتل تحت راية عمية يدعو الى عصبية او يغضب لعصبية فقتل فقتلة جاهلية
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جاوے اور جماعت سے الگ ہو وے

پھر وہ مرے تو جاہلیت کی موت بغیر کسی حالت پر مرے گا اور جو شخص میری امت پر خروج کرے نیک اور بد سب کو قتل کرے اور مومن کو بھی نہ
چھوڑے اور جس سے اقرار ہو چکا ہو اقرار پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا اور جو شخص اندھا دھند یعنی گمراہی و بغاوت
جھنڈے کی تلے لڑے اور تعصب کی طرف لوگوں کو بلاوے یا اوسکا غصہ تعصب کی وجہ سے ہو (نہ خدا کے لیے) پھر وہ قتل کیا جاوے تو
اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ تَحْتَ
رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يُقَاتِلُ عَصَبِيَّةً وَيَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ ترجمہ جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بے راہ جھنڈے کی تلے لڑے (یعنی شریعت سے وہ لڑائی صحیح اور لازم نہ ہو) اپنی قوم کی تعصب
اور غصہ کی (تعصب کی کہتے ہیں ظلم پر مدد کرنیکو اور شاید یہ ہو کہ خدا کی لیے لڑائی نہ ہو بلکہ اپنی عزت اور ناموری کے
لیے ہو) تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی) امام نسائی نے کہا اس روایت کے اسناد میں عمران القطان ہے جو قوی نہیں عمران القطان

تحریم القتل

مسلمان کا قتل حرام ہے عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشَارَ
الْمُسْلِمُ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِالسِّلَاحِ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَهُ خَرَّا جَمِيعًا فِيهَا ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ہتھیار اوٹھاوے (اور وہ بھی ہتھیار اوٹھاوے) تو دونوں جہنم
کی کنارے پر ہیں پھر جب قتل کیا تو دونوں جہنم میں گر پڑے (یہ جب ہے کہ دونوں نے ساتھ ہی ہتھیار اوٹھایا ہو اور دونوں
کی نیت ایکدوسرے کو مارنے کی ہو اور جو ایک نے ہتھیار اوٹھایا اور دوسرے نے اپنے تئیں بچایا چاہا تو ہتھیار اوٹھانیوالا جہنم میں
جاویگا) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ إِذَا حَمَلَ الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ السِّلَاحَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا
قَتَلَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَهُمَا فِي النَّارِ ترجمہ ابو بکرہ نے کہا جب دو مسلمانوں نے ایکدوسرے پر ہتھیار اوٹھایا تو دونوں جہنم
کے کنارے پر ہیں پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کیا تو دونوں جہنم میں جاوینگے (قاتل تو مسلمان کی قتل کی وجہ سے اور مقتول اسلیے
کہ اوسکی نیت بھی مسلمان کو قتل کرنیکی تھی) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ
فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ ترجمہ
ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب دو مسلمان بھڑ جاویں تلواریں لیکر پھر ایک دوسرے کو قتل کرے تو دونوں جہنم میں جاوینگے
کسی نے کہا یا رسول اللہ قاتل تو جاویگا مگر مقتول کیوں جاویگا آپنے فرمایا اوسکی نیت بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنیکی (اگر آگے آجاتا
میں یہ وہ حریص تھا اپنے صاحب کے قتل پر) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَهَ
الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ مِثْلَهُ سَوَاءً ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي بَكْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يُرِيدُ قَتْلَ صَاحِبِهِ فَهُمَا فِي
النَّارِ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ ترجمہ ابو بکرہ
سے بھی ایسی ہی روایت ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ دونوں ایکدوسرے کے قتل کا ارادہ رکھتے ہوں عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ

رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا التقی المسلمان بسیفیهما فقتل احدهما صاحبه فالقاتل والمقتول فی النار عن ابی بکرة قال قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا تواجه المسلمان بسیفیهما فقتل احدهما صاحبه فالقاتل والمقتول فی النار قالوا یا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول قال انه اراد قتل صاحبه ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا التقی المسلمان بسیفیهما فقتل احدهما صاحبه فالقاتل والمقتول فی النار عن ابی موسی الاشعری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا تواجه المسلمان بسیفیهما فقتل احدهما صاحبه فالقاتل والمقتول فی النار قال رجل یا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول قال انه اراد قتل صاحبه ترجمہ اوپر گزر چکا عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ہو جانا کافر میرے بعد ایک تم میں سے دوسرے کی گردن مارو ف نووی نے کہا اس حدیث کا مطلب سات طرح سے ہو سکتا ہے۔ ایک یہ مراد وہ لوگ ہیں جو ناحق خون کو حلال جانیں وہ تو کافر ہیں بلاشک دوسرے یہ کہ مراد کفر سے ناشکری ہے نعمت کی اور اسلام کی حق کی تیسرے یہ کہ مراد قریب ہو جانا ہے کفر کے چوتھی یہ کہ یہ فعل کافروں کا سا ہے پانچویں یہ کہ درحقیقت کفر مراد ہے یعنی کافر مت ہو جانا بلکہ ہمیشہ مسلمان رہنا چھٹی یہ کہ مراد کفر سے تکفیر ہے یعنی ہتھیار پہننا ساتویں یہ ایک دوسرے کو کافر مت بناؤ پھر گردن مارو ایک دوسرے کی اور سب سے بہتر چوتھا قول ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے قاضی عیاض نے (زہر الربی) عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض لا یؤخذ الرجل بجنایة ابیه ولا بجنایة اخیه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ہو جانا میرے بعد کافر ایک دوسرے کی گردن مارو اور کوئی نہیں پکڑا جاوے گا اپنے باپ یا بھائی کے قصور کے بدلے بلکہ ہر ایک سے قصور کا مواخذہ اسی سے ہوگا) امام نسائی نے کہا یہ روایت خطا ہے اور صحیح مرسل ہے) عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض ولا یؤخذ الرجل بجریرة ابیه ولا بجریرة اخیه ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن مسروق قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا الفینکم ترجعون بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض لا یؤخذ الرجل بجریرة ابیه ولا بجریرة اخیه ترجمہ مسروق سے مرسلا روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو نہ پاؤں اس طرح کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ آخیر تک امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے عن مسروق قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ترجعوا بعدی کفارا مرسل ترجمہ اوپر گزرا عن ابی بکرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الا لا ترجعوا بعدی ضلالا یضرب بعضکم رقاب بعض ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت گمراہ ہو جاؤ میرے بعد ایک دوسرے کی

گردن مارو عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصَتَ النَّاسَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي
كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خاموش
(چپ) کیا پھر فرمایا مت ہو جاؤ میرے بعد کافر ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّكُمْ بَعْدَ مَا أَرَى تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ
رِقَابَ بَعْضٍ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے کہ لوگوں کو چپ کر پھر فرمایا دیکھو میں
تم کو نہ پاؤں بعد اپنے (یعنی قیامت کے روز) تم میرے بعد کافر ہو جاؤ اور ایک دوسرے کی گردن مارو **آخر کتاب المحاربہ**
کتاب لڑائی کی ختم ہوئی **اول کِتَابُ قَسْمِ الْفَيْءِ** کتاب فے کے تقسیم کرنیکی **ف** فے اس مال کو کہتے ہیں جو کافروں کا ہو اور
مسلمانوں کے ہاتھ آجاوے بغیر لڑائی کے اور غنیمت وہ مال جو لڑائی کے بعد حاصل ہو عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ
حِينَ خَرَجَ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ هُوَ لَنَا لِقُرْبَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا شَيْئًا
رَأَيْنَاهُ دُونَ حَقِّنَا فَأَبَيْنَا أَنْ نَقْبَلَهُ وَكَانَ الَّذِي عَرَضَ عَلَيْهِمْ أَنْ يُعِينَ نَاكِحَهُمْ وَيَقْضِيَ عَنْ غَارِمِهِمْ
وَيُعْطِيَ فَقِيرَهُمْ وَأَبَى أَنْ يَزِيدَهُمْ عَلَى ذَلِكَ ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ حروری (جو خارجیوں کا سردار
تھا) جب عبد اللہ بن الزبیر کے فتنے میں نکلا تو ابن عباس پاس کہلا بھیجا کہ ذوی القربی کا حصہ کن کو ملنا چاہیے **ف**
جسکا ذکر اللہ جل جلالہ نے اس آیت میں کیا ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل القری فللہ وللرسول ولذی القربی والیتامی
والمساکین وابن السبیل یعنی جو غنیمت فرمایا اللہ نے اپنے رسول کو گانوں والوں سے (یعنی بنی نضیر کے یہودیوں سے) تو وہ اللہ اور
رسول کا ہے اور ناتے والوں کا (یعنی ذوی القربی کا) اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا۔ اس میں یعنی فے میں اللہ تعالی
نے پانچ حصے کیے ایک تو خاص اللہ اور اسکے رسول کا دوسرے رسول کے ناتے والوں کا تیسرے یتیموں کا چوتھے مسکینوں کا پانچویں مسافروں
کا تو فے کو اسطرح تقسیم کرنا چاہیے اب رہا مال غنیمت اسکے لیے فرمایا۔ واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی
القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل یعنے جو مال تم غنیمت میں حاصل کرو اسکا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور ناتے والوں
اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا ہے اور باقی رہے چار حصے وہ لڑنے والوں میں تقسیم ہونگے تو اس میں بھی ناتے والوں کا پانچویں
حصے میں الخمس یعنی خمس خمس ہوا **ف** ابن عباس نے کہا وہ ہمارا ہے جو ناتا رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی لوگوں میں اسکو تقسیم کیا (یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب میں) اور حضرت عمر نے ہم کو دینا
چاہا تھا مگر وہ ہمارے حق سے کم دیتے تھے تو ہم نے نہیں لیا انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم ناتے والوں کے نکاح کرنیوالے کو مدد دینگے
اور ان میں جو قرضدار ہو جاویگا اسکا قرضہ ادا کرینگے اور جو مفلس ہوگا اسکو دینگے اور اس سے زیادہ دینے سے انہوں نے انکار کیا
عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ هُوَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ

هرمز وانا كتبت كتاب ابن عباس الى نجدة كتبت اليه كتبت تسألني عن سهم ذي القربى لمن هو وهو لنا اهل البيت وقد كان عمر دعانا الى ان ينكح منه ايمنا ويخدم منه عائلنا ويقضي منه عن غارمنا فابينا الا ان يسلمه لنا وابى ذلك فتركناه عليه ۔ ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کو لکہا ذوی القربیٰ کا حصہ (فی اور غنیمت میں سے) کسکو ملنا چاہیے میں نے ابن عباس کیطرف سے جواب لکہا وہ حصہ ہمکو ملنا چاہیے جو اہل بیت میں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عمرؓ نے ہم سے کہا تہا کہ میں اس حصے میں سے نکاح کردونگا جسکا نکاح نہیں ہوا اور جو قرضدار ہو اوسکا قرضہ ادا کردونگا ہم نے کہا نہیں ہمارا حصہ ہمکو دیدو اونہوں نے نہ مانا تو ہم نے اونہی پر چھوڑدیا

عن الاوزاعي قال كتب عمر بن عبد العزيز الى عمر بن الوليد كتابا فيه وقسم ابيك لك الخمس كله وانما سهم ابيك كسهم رجل من المسلمين وفيه حق الله وحق الرسول وذي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل فما اكثر خصماء ابيك يوم القيمة فكيف ينجو من كثرت خصماؤه واظهارك المعازف والمزمار بدعة في الاسلام ولقد هممت ان ابعث عليك من يجز جمتك جمة السوء ۔ ترجمہ امام اوزاعی سے روایت ہے عمر بن عبد العزیز نے (جو خلیفہ عادل تہے بنی امیہ میں سے) عمر بن ولید کو لکہا کہ تیرے باپ (ولید بن عبد الملک بن مروان) کی تقسیم موافق تو کل پانچوان حصہ تیرا ہے مگر درحقیقت تیرے باپ کا حصہ ایک مسلمان کی برابر تہا اور پانچویں حصے میں اللہ اور رسولؐ اور ذوی القربیٰ اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کا حق تہا تو کتنے دعویدار ہونگے تیرے باپ پر قیامت کے دن اور کسطرح نجات ہوگی اوس شخص کو جسکے اتنے بہت دعویدار ہوں اور تو نے جو باجے اور ستار نکالے ہیں وہ سب بدعت ہیں اسلام میں (اور ہر ایک بدعت شرعی گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لیجاوے گی) اور میں نے قصد کیا تہا کہ تیرے پاس ایک ایسے شخص کو بہیجوں جو تیری بُری پٹی پکڑ کر کہینچے (تاکہ تو ذلیل ہو اور باز رہے گمراہی سے)

عن جبير بن مطعم انه جاء هو وعثمان بن عفان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكلمانه فيما قسم من خمس حنين بين بني هاشم وبني المطلب بن عبد مناف فقالا يا رسول الله قسمت لاخواننا بني المطلب بن عبد مناف ولم تعطنا شيئا وقرابتنا مثل قرابتهم فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ارى هاشما والمطلب شيئا واحدا قال جبير بن مطعم ولم يقسم رسول الله صلى الله عليه وسلم لبني عبد شمس ولا لبني نوفل من ذلك الخمس شيئا كما قسم لبني هاشم وبني المطلب ۔ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے وہ اور حضرت عثمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا اوس باب میں جو حنین (ایک جگہ کا نام ہے) کا مال آپ نے تقسیم کیا تہا بنی ہاشم اور بنی مطلب کو اونہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے بنی مطلب کو دیا جو ہمارے بہائی ہیں اور ہمکو کچھ نہ دیا حالانکہ ہم بہی آپ سے وہی قرابت رکھتے ہیں جو بنی مطلب رکھتے ہیں ف ایسلیے کہ عبد مناف کے چار بیٹے تہے ایک ہاشم جنکی اولاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس جنکی اولاد میں حضرت عثمانؓ ہیں چوتھے نوفل جنکی اولاد میں جبیر بن مطعم ہیں ف آپ نے فرمایا میں تو ہاشم اور مطلب کو ایک سمجھتا ہوں (کس لیے کہ یہ

دونوں جدا نہیں ہوئی اور ملی رہی جاہلیت اور اسلام میں) جبیر بن مطعم نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس میں سے کچھ نہیں دیا جیسے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَتَيْتُهُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِي جَعَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مِنْهُمْ أَرَأَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَمَنَعْتَنَا فَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَمْ يُفَارِقُونِي فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی القربی کا حصہ بنی ہاشم اور بنی المطلب کو تقسیم کیا تو میں اور عثمان آپ پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ بنی ہاشم کی فضیلت کا تو ہم انکار نہیں کرتے کیونکہ اللہ تعالی نے آپکو ان میں سے کیا لیکن بنی مطلب کو آپنے دیا اور ہم کو نہ دیا حالانکہ ہم اور وہ ایک درجہ میں ہیں آپنے فرمایا کہ بنی مطلب مجھ سے جدا نہیں ہوئے نہ جاہلیت میں نہ اسلام میں اور بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہیں اور آپنے اونگلیاں ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی اونگلیوں کے اندر کیں یعنی اس طرح ہوئی ہیں جیسے یہ اونگلیاں ایک دوسری) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ بَعِيرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَدْرُ هٰذِهِ إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ۔ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن اونٹ کا ایک بال لیا اور فرمایا اے لوگو مجھکو درست نہیں اوس مال میں سے جو اللہ تعالی نے تم کو عنایت کیا اس بال کے برابر مگر پانچواں حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی تم ہی لوگوں کو دیا جاتا ہے (کیونکہ اوسمیں یتامی اور مساکین و مسافروں کی پرورش ہوتی ہے اور جو کام مسلمانوں کی فائدے کے ہیں اوسمیں صرف ہوتا ہے) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَعِيرًا فَأَخَذَ مِنْ سَنَامِهِ وَبَرَةً بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنَ الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذِهِ إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ۔ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ایک اونٹ کے پاس آئے اور اوسکی کوہان میں سے ایک بال لیا اپنی دو انگلیوں کے بیچ میں پھر فرمایا میرے لیے فیء میں سے اتنا بھی نہیں ہے نہ یہ مگر پانچواں حصہ بھی پھر تم ہی کو دیا جاتا ہے۔ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْهَا قُوتَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہے بنی نضیر کے مال اللہ نے اپنے رسول کو فیء کی طور پر دیئے یعنی مسلمانوں نے اوسپر گھوڑے نہیں لائے نہ اونٹ (یعنی بغیر لڑائی کے) تو رسول اللہ صلعم اوس میں سے اپنے ایک سال کا خرچ لیتے اور باقی گھوڑوں اور ہتھیاروں میں صرف کرتے جہاد کے سامان میں۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَدَقَتِهِ وَمِمَّا تَرَكَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ نے ابو بکر صدیق کے پاس کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ صلعم سے صدقہ کا اور خیبر کے مال

کا پانچوان حصہ ابو بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہی ہمارے کا کوئی وارث نہیں بلکہ ہم جو چھوڑ جاوین
وہ صدقہ ہی اور اسی حدیث کے بموجب ابو بکر نے اپنی بیٹی حضرت عائشہ کا ترکہ بھی نہیں دیا بلکہ جسطرح رسول اللہ صلعم لیتے
اور کنبے والونکو دیا کرتے اوسیطرح دیتے ہی عن عطاء فی قوله عز وجل واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه

وللرسول ولذی القربی قال خمس الله وخمس رسوله واحد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یحمل منه
ویعطی منه ویضعه حیث یشاء ویصنع به ما شاء ترجمہ عطا سے روایت ہی جو اللہ نے فرمایا جو تم غنیمت حاصل
کرو اوسکا پانچوان حصہ اللہ اور رسول اور ذی القربے کا ہی تو اللہ اور رسول کا ایک ہی حصہ تہا یعنی اللہ کے لیے جدا کانہ کوئی حصہ
نہ تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس حصے مین سے لوگونکو سواریان دیتے نقد دیتے جہان چاہتے صرف کرتے جو کچھ چاہتے صرف
کرتے عن قیس بن مسلم قال سألت الحسن بن محمد عن قوله عز وجل واعلموا انما غنمتم من شیء فان

لله خمسه قال هذا مفاتح کلام الله الدنیا والآخرة لله قال اختلفوا فی هذین السهمین بعد وفاة رسول

الله صلی الله علیه وسلم سهم الرسول وسهم ذی القربی فقال قائل سهم الرسول صلی الله علیه وسلم للخلیفة

من بعده وقال قائل سهم ذی القربی لقرابة الرسول وقال قائل سهم ذی القربی لقرابة الخلیفة فاجتمع

رأیهم علی ان جعلوا هذین السهمین فی الخیل والعدة فی سبیل الله فکانا فی ذلک فی خلافة ابی بکر وعمر
ترجمہ قیس بن مسلم سے روایت ہی مین نے حسن بن محمد سے پوچہا اس آیت کو واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه انہون نے کہا
یہ تو شروع ہی اللہ کی کلام کا جیسے کہتے ہین دنیا اور آخرت اللہ کے لیے ہی (حالانکہ دنیا سے ہم لوگ فائدہ اوٹہاتے ہین اسیطرح
غنیمت مین بھی اللہ کا نام ہی مگر اوسکا کوئی علحدہ حصہ نہین ہے) مگر اختلاف کیا لوگون نے دو حصونمین ایک تو رسول کے
حصے سے ذی القربی کے حصے مین بعضون نے کہا رسول کا حصہ رسول کے خلیفہ کو ملنا چاہیے اور بعضون نے کہا ذی القربے
کا حصہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ناتے دارونکو ملنا چاہیے جیسے پہلے ملتا تہا اور بعضون نے کہا نہین ابھی خلیفہ کے
ناتے دارونکو ملنا چاہیے پھر آخر سب کی رائے اسی بات پر آئی کہ ان دونون حصونکو گہوڑون اور جہاد کے سامان مین صرف کرنا
چاہیے اور اوسی مین صرف ہوتا رہا ابو بکر اور عمر کی خلافت مین ف اور ابو بکر اور عمر نے ہرگز وہ حصہ لیا جو رسول کا
تہا حالانکہ اوسکے مستحق تہے اس سے زیادہ اور کیا بات ہوگی جو ابو بکر اور عمر کے بے طمعی اور حقانیت کا ثبوت ہی عن موسی
بن ابی عائشة قال سألت یحیی الجزار عن هذه الآیة واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه وللرسول قال
قلت کم کان للنبی صلی الله علیه وسلم من الخمس قال خمس الخمس ترجمہ موسے بن ابی عائشہ سے روایت ہی مین نے یحیی
جزار سے پوچہا اس آیت کو واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه وللرسول مین نے کہا رسول اللہ صلعم کا حصہ کتنا تہا انہون نے کہا
پانچوان حصہ پانچوین حصے کا یعنی کل مال کا بیسوان حصہ عن مطرف قال سئل الشعبی عن سهم النبی صلی الله علیه وسلم
وصفیه فقال اما سهم النبی صلی الله علیه وسلم فکسهم رجل من المسلمین واما سهم الصفی فغرة تختار

من ای شئ شاء ترجمہ مطرف سے روایت ہے شعبی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حصہ کا اور صفی کا (صفی اسکو کہتے ہیں جو غنیمت کی تقسیم سے پہلے کوئی چیز امام اپنے لیے چن لیوے جیسے غلام یا لونڈی یا گھوڑا وغیرہ) اونہوں نے کہا حصہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل ایک مسلمان کے حصے کے تہا اور صفی کے لیے آپ کو اختیار تہا کہ جو چیز عمدہ پسند آوے آپ لے لیں مگر یہ مخصوص تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کوئی امام یہ اختیار نہیں رکھتا آپ کے بعد عن یزید بن الشخیر قال بینا انا مع مطرف بالمربد اذ دخل رجل معه قطعة ادم قال كتب لي هذه رسول الله صلى الله عليه وسلم فهل احد منكم يقرأ قال قلت انا اقرأ فاذا فيها من محمد النبي صلى الله عليه وسلم لبني زهير بن اقيش انهم ان شهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وفارقوا المشركين واقروا بالخمس في غنائمهم وسهم النبي وصفيه فانهم آمنون بامان الله ورسوله ترجمہ یزید بن الشخیر سے روایت ہے میں مطرف کے ساتھ تہا مربد (ایک مقام کا نام ہے) میں اتنے میں ایک شخص آیا چمڑے کا ٹکڑا لیکر اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے لکھدیا ہے تو تم میں سے کوئی شخص پڑہ سکتا ہے میں نے کہا میں پڑہ سکتا ہوں اوس میں لکہا تہا حضرت محمد پیغمبر کی طرف سے بنی زہیر بن اقیش کے لوگوں کو معلوم ہو اگر وہ گواہی دینگے اس بات کی کوئی سچا معبود عبادت کے لائق نہیں ہے سوا اللہ کے اور محمد اوسکے بہیجے ہوے ہیں اور اقرار کرینگے غنیمت کے مالوں میں سے پانچواں حصہ اور پیغمبر کا حصہ اور صفی دینے کا تو وہ اللہ اور اوسکے رسول کی امان میں ہیں عن مجاهد قال الخمس الذي لله وللرسول كان للنبي صلى الله عليه وسلم وقرابته لا يأكلون من الصدقة شيئا فكان للنبي صلى الله عليه وسلم خمس الخمس ولذي قرابته خمس الخمس ولليتامى مثل ذلك وللمساكين مثل ذلك ولابن السبيل مثل ذلك ترجمہ مجاہد سے روایت ہے اونہوں نے کہا خمس جو قرآن میں اللہ اور رسول دونوں کے لیے آیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تہا اور آپکے ناتے والوں کے لیے کیونکہ اونکو صدقہ میں سے کچھ لینا درست نہ تہا (آپ نے فرمایا کہ صدقہ میل ہے لوگوں کا تو وہ لائق نہیں بنی ہاشم کے جو اشرف الناس ہیں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانچویں حصے میں سے پانچواں حصہ لیتے اور آپ کے ناتے والے پانچواں حصہ لیتے اور یتیم اسی قدر لیتے اور مسکین بھی اسیقدر اور مسافر بھی اسیقدر (جسکے پاس راستے میں خرچ یا راہ خرچ نہ ہو) امام نسائی نے کہا یہ جو اللہ نے شروع کیا اپنے نام سے فان لله خمسه یہ ابتداء کلام کی ہے اسلیے کہ سب چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور فئی اور خمس میں اللہ نے پہلے اپنے نام سے شروع کیا کیونکہ یہ دونوں عمدہ کمائی ہیں اور صدقے میں اپنے نام سے شروع نہیں کیا (بلکہ یوں کہا انما الصدقات للفقراء) اخیر تک اسلیے کہ صدقہ میل ہے لوگوں کا اور بعضوں نے کہا غنیمت میں سے کچھ لیکر کعبے میں رکھ دیتے ہیں اور وہی ہے حصہ اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ امام کو ملیگا وہ اوس میں سے گھوڑے اور ہتہیار خریدیگا اور جسکو مناسب سمجھے گا دیگا جس سے فائدہ ہو مسلمانوں کو اور اہل حدیث اور اہل علم اور فقہا اور قرآن کے قاریوں کو دیگا اور ناتے والوں کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ملیگا خواہ مالدار ہوں خواہ محتاج اور بعضوں نے کہا جو اون میں محتاج ہوں اونکو ملیگا نہ مالدار کو اور یتیم اور مسافروں میں جو محتاج ہوں انہی کو ملیگا اور یہ قول مجھے زیادہ ٹہیک معلوم ہوتا ہے لیکن چھوٹے

اور لڑکے اور مرد اور عورت سب برابر ہین حق مین اسواسطے کہ اللہ تعالی نے یہ مال اونکو دلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو تقسیم کیا اور حدیث
مین یہہ نہین ہے کہ حضرت نے بعضونکو زیادہ دلایا ہو بعضونکو کم اور ہم اس مسئلے مین علما کا اختلاف نہین سمجھتے کہ اگر کسی نے اپنی تہائی
مال کی وصیت کی ہو کسی کے اولاد کی لیے تو وہ سب اولاد کو برابر برابر ملیگا خواہ مرد ہون خواہ عورت جب اونکا شمار ہوسکی اسی طرح جو چیز
کسی کے اولاد کو دلایا جاوے تو اوس مین سب برابر ہونگے مگر جس صورت مین دلانیوالا تصریح کردے کہ فلانے کو اتنا ملے اور فلانے
کو اتنا تو اوسکی کچھہ افزون دلایا جاویگا اور یتیمونکا حصہ اون یتیمون کو دیا جاویگا جو مسلمان ہین اسیطرح جو مسکین اور مسافر مسلمان
ہین اور کسی کو دو حصے نہ دیے جاوینگے یعنے مسکین اور مسافر دونون ہے بلکہ اختیار دیا گیا کہ وہ مسکین کا حصہ لیوے یا مسافر کا اور باقی
چار خمس مال غنیمت مین سے تو وہ امام تقسیم کریگا اون مسلمانون کو جو بالغ ہین اور لڑائی مین شریک تھی۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ
بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ إِلَى عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا فَقَالَ النَّاسُ افْصِلْ
بَيْنَهُمَا فَقَالَ عُمَرُ لَا أَفْصِلُ بَيْنَهُمَا قَدْ عَلِمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ
قَالَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَلِيَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مِنْهَا قُوتَ أَهْلِهِ وَجَعَلَ سَائِرَهُ سَبِيلَهُ
سَبِيلَ الْمَالِ ثُمَّ وَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ ثُمَّ وَلِيتُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَصَنَعْتُ فِيهَا الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ ثُمَّ أَتَيَانِي
فَسَأَلَانِي أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْهِمَا عَلَى أَنْ يَلِيَاهَا بِالَّذِي وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي وَلِيَ
بِهِ أَبُو بَكْرٍ وَالَّذِي وَلِيتُهَا بِهِ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا وَأَخَذْتُ عَلَى ذٰلِكَ عُهُودَهُمَا ثُمَّ أَتَيَانِي يَقُولُ هٰذَا اقْسِمْ
لِي بِنَصِيبِي مِنِ ابْنِ أَخِي وَيَقُولُ هٰذَا اقْسِمْ لِي بِنَصِيبِي مِنِ امْرَأَتِي وَإِنْ شَاءَا أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْهِمَا عَلَى أَنْ يَلِيَا
هَا بِالَّذِي وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يَلِيهَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ وَالَّذِي وَلِيتُهَا بِهِ
دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا وَإِنْ أَبَيَا كُفِيَا ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَ
لِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ هٰذَا لِهٰؤُلَاءِ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ
عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ هٰذِهِ لِهٰؤُلَاءِ وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ هٰذِهِ لِرَسُولِ اللّٰهِ خَاصَّةً قُرًى عُرَيْنَةَ
فَدَكُ كَذَا وَكَذَا مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِينِ
وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ
قَبْلِهِمْ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاسْتَوْعَبَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ النَّاسَ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا لَهُ فِي
هٰذَا الْمَالِ حَقٌّ أَوْ قَالَ حَظٌّ إِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِكُونَ مِنْ أَرِقَّائِكُمْ وَلَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى كُلِّ
مُسْلِمٍ حَقُّهُ أَوْ قَالَ حَظُّهُ ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے حضرت عباس اور حضرت علی دونون جھگڑتے ہوئے
آئے اوس مال کے لیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جیسے فدک اور بنی نضیر اور خیبر کا خمس وغیرہ جسکو حضرت عمر نے اپنی

خلافت میں ان دونوں کے سپرد کر دیا تھا) عباس نے کہا میرا اور انکا فیصلہ کر دیجیے (یعنی اوس مال کو تقسیم کر دیجیے) لوگوں نے کہا فیصلہ
کر دیجیے ان دونوں کا حضرت عمرؓ نے کہا میں کبھی فیصلہ نہ کرونگا (یعنی اس مال کو تقسیم نہ کرونگا) کیونکہ دونوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا ترکہ کسیکو نہیں ملتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مال کے
متولی تھے اور اوس میں سے اپنی گھر کے خرچ کیموافق لے لیتے اور باقی خدا کی راہ میں خرچ کرتے تھے پھر بعد آپکے ابوبکر اوسکے متولی ہوے پھر ابوبکر کے
بعد میں متولی ہوا میں بھی ویسا ہی کیا جیسے ابوبکر کرتے تھے (کہ آنحضرتؐ کی گھر والوں کو خرچ کیموافق دیتے اور باقی بیت المال میں جمع
کرتے) پھر یہ دونوں (یعنی عباسؓ اور علیؓ) میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ وہ مال ہمارے حوالے کر دو ہم اوسی طرح اوسمیں عمل کرینگے
جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اور ابوبکر کرتے تھے اور تم کرتے ہو میں نے وہ مال ان دونوں کے سپرد کر دیا اور دونوں نے
اوس لے لیا اب یہ دونوں پھر آئے ہیں ایک کہتا ہے کہ میرا حصہ میرے بھتیجے سے دلاؤ (یعنی عباس کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا
تھے) اور دوسرا کہتا ہے کہ میرا حصہ میری بی بی کیطرف سے دلاؤ (یعنی حضرت علی کیونکہ وہ خاوند تھے حضرت فاطمہ کی جو صاحبزادی
تھیں رسول اللہ صلعم کی) اگر ان کو منظور ہو تو وہ مال میں انکے سپرد کرتا ہوں اس شرط پر کہ اوسی طرح عمل کریں جیسے رسول اللہ صلعم
کرتے تھے اور اون کے بعد ابوبکر نے کیا ہے اور اون کی بعد میں نے کیا ہے اور جو ان کو منظور نہ ہو تو اپنے گھر بیٹھیں (اس مال میں نے قبضے
میں رکھونگا) ف کیونکہ وہ مال مثل ترکہ کے نہیں ہے کہ سب وارثوں میں تقسیم ہو وہ تو ایک وقف کیطرح ہے جسکا انتظام ہمیشہ کے
لیے اوسیطرح کرنا چاہیے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ف پھر حضرت عمرؓ نے کہا قرآن سے دیکھو اللہ تعالے مال غنیمت کے
لیے فرماتا ہے اوسمیں سے پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور ناتےوالوں اور یتیموں اور مسکینوں اور عاملوں اور مسافروں کا ہے اور صدقات کے
لیے فرماتا ہے کہ وہ فقیروں اور مسکینوں اور عاملوں اور مولفۃ قلوبھم اور غلاموں اور قرضداروں اور مجاہدوں کے لیے ہیں (اور اس مال
کو بھی حضرت نے صدقہ کہا تو اس میں بھی فقیروں اور مسکینوں اور سب مسلمانوں کا حق ہوگا اور کچھ اس میں مال غنیمت ہے اوس
میں بھی سب کا حصہ ہے) اب فرماتا ہے کہ جو مال اللہ نے اپنے رسولؐ کو عنایت فرمایا اور تم نے اوسپر اپنے گھوڑے اور سواریاں
نہیں دوڑائیں (یعنی بغیر جنگ کے ہاتھ آیا) زہری نے کہا البتہ یہ مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور وہ چند گانوں میں
عربیہ یا عرینہ کے اور فدک اور فلان فلان مگر اس مال کے حقدار بھی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو اللہ نے اپنے رسول کو عنایت فرمایا گانوں
والوں سے وہ اللہ کا ہے اور رسول کا ہے اور ناتےوالوں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا پھر فرماتا ہے کہ اون فقیروں کا بھی
حق ہے جو اپنا گھر بار چھوڑ کر آئے اور نکالے گئے اپنی گھروں سے اور مالوں سے پھر فرماتا ہے اونکا بھی حق ہے جو اون سے پہلے دار الاسلام
میں آچکے تھے اور ایمان لا چکے تھے پھر فرماتا ہے اونکا بھی حق ہے جو ان لوگوں کے بعد مسلمان ہو کر آئے تو اس آیت نے تمام مسلمانوں
کو گھیر لیا اب کوئی مسلمان باقی نہیں رہا جسکا حق اس مال میں نہ ہو یا اوسکا کچھ حصہ نہ ہو (پھر ایسا مال جسکی حقدار ساری مسلمان ہوں اور جلاوہ
اوسکے پیغمبر فرما چکے ہوں کہ وہ صدقہ ہے اور ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا کیونکر تقسیم ہو سکتا ہے) البتہ بعضے تمہارے غلام تو ذری گئی انکا حق
اس مال میں نہیں ہے اور اگر میں جیونگا تو البتہ خدا چاہے ہر مسلمان کو اوس میں سے کچھ نہ کچھ حق یا حصہ ملیگا ف یہ وہی

تھیں جو ابوبکر اور عمر نے بیٹال حضرت ؓ کی وارثوں میں تقسیم نہیں کیا اور حضرت فاطمہ ؓ کی درخواست کو قبول نہیں کیا۔ اب شیعوں کا طعن ان دونوں بزرگوں پر محض لغو ہے کیونکہ یہ خلاف اللہ اور اوسکے رسول کے فرمودے کے نہیں کر سکتے تھے الخ کتاب قسم الفیٔ فیٔ کی تقسیم کی کتاب تمام ہوئی

کتاب البیعۃ کتاب بیعت کے بیان میں ف بیعت کہتے ہیں ہاتھ سے ہاتھ ملا کر اقرار کرنے کو عرب کے لوگ بیعت کے بڑے پابند تھے جب ہاتھ سے ہاتھ ملا کر کچھ اقرار کر دیتے تو پھر اوس کے خلاف کبھی نہ کرتے

البیعۃ علی السمع والطاعۃ حکم ماننے اور تابعداری کرنے پر بیعت کرنا عن عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی الیسر والعسر والمنشط والمکرہ وان لا ننازع الامر اھلہ وان نقوم بالحق حیث کنا لا نخاف لومۃ لائم ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے پر یعنے جو حکم آپ دینگے اوسکو سنینگے اور اوسکے موافق عمل کرینگے آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر حال میں اور جو کوئی ہمیں سردار بنایا جاویگا اوس سے نہ جھگڑنے پر (یعنی آپ جسکو ہمیں حاکم کر دیں گے اوسکی بھی اطاعت کرینگے) اور ہمیشہ حق کی تابعداری کرینگے جہاں ہوں ہم نہ ڈریں گے کسی سچ کہنے والے کی برائی سے عن عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر فذکر مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

باب البیعۃ علی ان لا ننازع الامر اھلہ اس بات پر بیعت کرنا کہ جو سردار بنے اوسکی مخالفت نہ کریں گے عن عبادۃ قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی الیسر والعسر والمنشط والمکرہ وان لا ننازع الامر اھلہ وان نقول او نقوم بالحق حیث ما کنا لا نخاف لومۃ لائم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

باب البیعۃ علی القول بالحق سچ کہنے پر بیعت کرنا عن عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ والاثرۃ علینا وان لا ننازع الامر اھلہ وعلی ان نقول بالحق حیث کنا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہم نے بیعت کی اثرہ پر (یعنی اگر آپ کسی کو ہم سے زیادہ دینگے تو ہم جھگڑا نہ کریں گے) اور سچ کہینگے جہاں ہم ہونگے

البیعۃ علی القول بالعدل انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنا عن عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی عسرنا ویسرنا ومنشطنا ومکارھنا وعلی ان لا ننازع الامر اھلہ وعلی ان نقول بالعدل این کنا لا نخاف فی اللہ لومۃ لائم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اسمیں یہ ہے کہ ہم نے بیعت کی انصاف کی بات کہنے پر جہاں ہوں اور نہیں ڈریں گے ہم اللہ کے کام میں کسی برا کہنے والے کے برا کہنے سے

البیعۃ علی الاثرۃ اثرہ پر (جسکے معنی اوپر گزر چکے) بیعت کرنا عن عبادۃ بن الصامت قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی عسرنا ویسرنا ومنشطنا ومکرھنا واثرۃ علینا وان لا ننازع الامر

نقول بالحق حیث ما کان لا نخاف فی اللہ لومة لائم ترجمہ سی جاوے ہرگز عن ابی ھریرة ان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم قال علیک بالطاعة فی منشطک ومکرھک وعسرک ویسرک واثرة علیک ترجمہ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم ہے تجھ پر اطاعت کرنا مسلمان حاکم کی (خواہ تو خوش ہو خواہ ناخوش ہو

سختی ہو یا آسانی اگرچہ تیری اوپر دوسری کو بڑہایا جاوے (اور وہ تجھ سے زیادہ مستحق نہ ہو جب بھی اطاعت کرنا ضرور ہے مگر جہاں

تک شرع کے خلاف نہ ہو اور جو شرع کے خلاف ہو تو اوس میں کسی کی اطاعت ضرور نہیں (نووی) البیعة علی النصح

لکل مسلم بیعت کرنا اس بات پر کہ ہر مسلمان کی بہلائی چاہیں گے عن جریر قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علی النصح لکل مسلم ترجمہ جریر نے کہا میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی بہلائی چاہنے پر (یعنی ہر مسلمان

کی بہلائی خلوص سے کہینگے صاف دل میں جیسے یہ نہیں کہ منہ پر تعریف اور پیٹہ پیچھے برائی جو منافقوں کی خصلت ہے) عن جریر قال بایعت

النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعة وان انصح لکل مسلم ترجمہ جریر نے کہا میں نے بیعت کی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم ماننے اور اطاعت کرنے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر البیعة علی ان لا نفر لڑائی سے

نہ بہاگنے پر بیعت کرنا عن جابر یقول لم نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الموت انما بایعناہ علی ان لا نفر

ترجمہ جابر نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کی مرنے پر لیکن بیعت کی اس بات پر کہ لڑائی سے نہ بہاگیں گے

البیعة علی الموت مرنے پر بیعت کرنا عن یزید بن ابی عبید قال قلت لسلمة بن الاکوع علی ای شیء

بایعتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیة قال علی الموت ترجمہ یزید بن ابی عبید سے روایت ہے میں نے

سلمہ بن الاکوع سے کہا تم نے کس بات پر بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے روز انہوں نے کہا مرنے پر (یعنی لڑینگے

یہاں تک کہ مر جاوینگے یا فتح کرینگے) البیعة علی الجہاد جہاد پر بیعت کرنا عن یعلی بن امیة قال جئت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی امیة یوم الفتح فقلت یا رسول اللہ بایع ابی علی الہجرة فقال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابایعہ علی الجہاد وقد انقطعت الہجرة ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے میں اپنے باپ

کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا جس دن مکہ فتح ہو گیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ بیعت لیجیے میرے باپ سے ہجرت پر آپ نے

فرمایا اب ہجرت کہاں ہے لیکن میں بیعت کرتا ہوں اوس سے جہاد پر ف مراد وہ ہجرت ہے جو مکہ سے مدینہ کیطرف تہی اور

تو جب مکے میں اسلام پہیل گیا تو جاتی رہی لیکن وہ ہجرت جو کافروں کی ملک سے مسلمانوں کیطرف ہوتی ہے وہ قیامت تک

باقی ہے کرمانی نے کہا جب کسی ملک میں کافروں کے زور سے دین کے کام ادا نہ ہو سکیں تو وہاں سے ہجرت واجب ہے اتفاقاً

عن عبادة بن الصامت قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وحولہ عصابة من اصحابہ تبایعونی

علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تاتوا ببہتان تفترونہ

بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصونی فی معروف فمن وفی فاجرہ علی اللہ ومن اصاب منکم

شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ کے گرد ایک جماعت تھی صحابہ میں سے تم مجھ سے بیعت کرتی ہو اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گی چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کو نہ مار ڈالو گے کوئی بہتان نہ اوٹھاؤ گے اپنے ہاتھ اور پاؤں کے بیچ سے ف یہ قرآن میں عورتوں کی بیعت میں آیا ہے اور اسکا مطلب یہ ہے کہ عورت کی اولاد نہ ہو اور وہ اس خیال سے کہ خاوند کا ترکہ باہر جاوے اور کسی کا بچہ لیکر اپنا بچہ ظاہر کرے جیسا جاہلیت کے زمانے میں عورتیں کرتی تھیں تو یہ بہتان ہے کیونکہ جھوٹھ اوٹھاتی ہیں دونوں ہاتھ کے بیچ سے یعنی پیٹ سے کہ اون کے پیٹ سے نہیں اور کہتی ہیں ہمارے پیٹ سے ہے اور دونوں پاؤں کے بیچ سے یعنی شرمگاہ سے کہ اون کی شرمگاہ سے نہیں پیدا ہوا اور کہتی ہیں پیدا ہوا اب یہ عبارت مردوں کے لیے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ اوس طرح سے ہے جو ایک فعل ایک کرتا ہے اور منسوب ہوتا ہے جماعت کیطرف جیسے وتستخرجون حلیۃ تلبسونہا یعنی زیور نکالتے ہو اور اسکو پہنتے ہو حالانکہ زیور صرف عورتیں پہنتی ہیں مگر نسبت مردوں کیطرف کی اور بعضوں نے کہا مراد بین ایدیکم وارجلکم سے ذات اور نفس ہے کیونکہ اکثر افعال ہاتھ اور پاؤں ہی سے سرزد ہوتی ہیں ف میری نافرمانی نہ کرو گی شرع کے کام میں پھر جو کوئی پورا کرے اپنی بیعت کو (یعنی یہ کام نہ کرے) اوسکا ثواب اللہ پر ہے اور جو کوئی ان میں سے کوئی کام کرے پھر دنیا میں اوسکی سزا اوسکو مل جاوے جیسے زنا کی حد پڑے یا چوری میں ہاتھ کاٹا جاوے) تو وہ اوسکے گناہ کا کفارہ ہے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حد اور قصاص سے گناہ معاف ہو جاتا ہے اور بعضوں کے نزدیک نہیں ہوتا جبتک توبہ نہ کرے) اور جو کوئی ان کاموں میں سے کچھ کرے اور دنیا میں سزا نہ پاوے بلکہ اللہ اوس کے قصور کو چھپا دے تو اوسکا کام اللہ پر ہے چاہے معاف کرے چاہے عذاب دیوے (قیامت کے روز) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونِي عَلَى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ النِّسَاءُ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَصَابَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا فَنَالَتْهُ عُقُوبَةٌ فَهُوَ كَفَّارَةٌ وَمَنْ لَمْ تَنَلْهُ عُقُوبَةٌ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے بیعت نہیں کرتے اون باتوں پر جن پر عورتوں نے بیعت کی ہے یعنی شریک نہ کرو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور اپنی اولاد کو مت قتل کرو اور بہتان نہ اوٹھاؤ اپنے ہاتھ اور پاؤں کے بیچ میں سے اور میری نافرمانی نہ کرو شرع کی کام میں ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ پھر ہم نے بیعت کی آپ سے ان باتوں پر آپ نے فرمایا جو کوئی ان باتوں میں سے کوئی بات اب کرے پھر دنیا میں اوسکی سزا پاوے تو اوسکا کفارہ ہو گیا اور جو نہ پاوے تو وہ اللہ کے سپرد ہے چاہے بخشدے اوسکو چاہے عذاب کرے

الْبَيْعَةُ عَلَى الْهِجْرَةِ ہجرت پر بیعت کرنا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عليه وسلم فقال اني جئتك ابايعك على الهجرة ولقد تركت ابوي يبكيان قال ارجع اليهما فاضحكهما
كما ابكيتهما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا میں آپ سے
بیعت کرتا ہوں ہجرت پر اور میں اپنے ماں باپ کو روتا چھوڑ آیا ہوں آپ نے فرمایا جا اور انکو خوش کر جیسے تو نے انکو رلایا ہے
(ماں باپ کی خوشی ہجرت پر بھی مقدم ہے) **شأن الهجرة** ہجرت بہت مشکل ہے عن ابي سعيد ان اعرابيا
سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الهجرة فقال ويحك ان شأن الهجرة شديد فهل لك من ابل قال نعم
قال فهل تؤدي صدقتها قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله عز وجل لن يترك من عملك شيئا
ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے ایک گنوار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کے لیے آپ نے فرمایا ہجرت بہت مشکل ہے (
اپنا گھر بار عزیز اقربا دوست آشنا سب خدا کے لیے چھوڑ دینا پھر اوسپر جمے رہنا یہ نہیں کہ چند روز کے بعد ہجرت کو فسخ کرے)
تیرے پاس اونٹ ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا اونکی زکوۃ دیتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا جا اور عمل کر سمندروں کے پرے (یعنی جہاں تو ہے
کتنے ہی فاصلے پر) اسلیے کہ اللہ تیرے کسی عمل کو ضائع نہ کریگا (یعنی بے ثواب نہ چھوڑیگا آپنے خیال کیا کہ اس گنوار
کا ہجرت پر ثابت قدم رہنا دشوار ہے تو یہ حدیث فرمائی) **هجرة البادي** گانوں والے کی ہجرت عن عبد الله بن عمرو
قال قال رجل يا رسول الله اي الهجرة افضل قال ان تهجر ما كره ربك عز وجل وقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم الهجرة هجرتان هجرة الحاضر وهجرة البادي فاما البادي فيجيب اذا دعي ويطيع اذا امر واما
الحاضر فهو اعظمهما بلية واعظمهما اجرا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ
ہجرت کونسی بڑھ کر ہے آپ نے فرمایا یہ کہ تو چھوڑ دے جو اللہ تعالی کے نزدیک برا ہے اور فرمایا ہجرت دو ہیں ایک ہجرت اوسکی جو
حاضر رہے (اوس مقام میں جہاں ہجرت کی ہے) دوسری ہجرت گانوں والے کی (جو اپنے گانوں میں ہے) مگر ضرورت کے وقت جب
بلایا جاوے تو چلا آوے اور جب کوئی حکم ہو تو اوسکو مانے حاضر پر بہت سختی ہے اور اوسی کو بڑھ کر ثواب ہے) **تفسير الهجرة**
ہجرت کی معنی عن جابر بن زيد قال قال ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر كانوا
من المهاجرين لانهم هجروا المشركين وكان من الانصار مهاجرون لان المدينة كانت دار شرك فجاؤا
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة العقبة ترجمہ جابر بن زید سے روایت ہے ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم اور ابو بکر اور عمر مہاجرین میں سے تھے کیونکہ اونہوں نے چھوڑ دیا تھا مشرکین کو اور بعضے انصار بھی مہاجرین میں سے تھے
اسلیے کہ مدینہ مشرکوں کا ملک تھا پھر وہ رسول اللہ صلعم پاس چلے آئے تھے لیلۃ العقبہ کو (جب آپنے بیعت لی ہے عقبہ کے پاس جو منا کے
ہے) **الحث على الهجرة** ہجرت کی ترغیب عن ابي فاطمة انه قال يا رسول الله حدثني بعمل استقيم عليه واعمله
قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك بالهجرة فانه لا مثل لها ترجمہ ابو فاطمہ نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے
کوئی ایسا کام بتلائیے جسپر میں جما رہوں اور اوسکو کرتا رہوں آپ نے فرمایا جا ہجرت کر اسکی برابر کوئی کام نہیں ذکر

باب الاختلاف فی انقطاع الهجرة ہجرت کو ختم ہوجانے مین اختلاف ف جب سے مکہ فتح ہوا اوس کے بعد ہجرت مین اختلاف ہے
بعضی کہتی مین کہ پھر ہجرت نہین ہے کیونکہ حدیث مین ہے نہین ہجرت بعد فتح ہوجانے مکے کے اور بعضی کہتی مین کہ ہجرت دار الکفر سے
دار الاسلام کیطرف قیامت تک باقی ہے اور حدیث سے یہ غرض ہے کہ مکے سے ہجرت ختم ہوگئی (زہر الربی) عن یعلی قال
جئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابی یوم الفتح فقلت یا رسول اللہ بایع ابی علی الهجرة قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ابایعه علی الجهاد وقد انقطعت الهجرة ترجمہ یعلی سے روایت ہے مین اپنے باپ کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا جسدن مکہ فتح ہوا اور مین نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ سے بیعت لیجیے ہجرت پر آپنے فرمایا مین اوس سے بیعت
کرتا ہون جہاد پر کیونکہ ہجرت ختم ہوگئی عن صفوان ابن امیة قال قلت یا رسول اللہ انهم یقولون ان الجنة
لا یدخلها الا مهاجر قال لا هجرة بعد فتح مکة ولکن جهاد ونیة فاذا استنفرتم فانفروا ترجمہ صفوان
بن امیہ سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہین جنت مین نہین جاویگا مگر جسنے ہجرت کی ہو آپنے فرمایا جب سے مکہ فتح ہوا
تو ہجرت نہین ہے لیکن جہاد باقی ہے اور نیک نیتی باقی ہے تو جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو ف اور جہاد بھی
ایکطرح کی ہجرت ہے کیونکہ اوس مین گھربار لڑکے بالے چھوڑنا پڑتا ہے پس جو کوئی جہاد کریگا وہ بھی جنت مین جاویگا عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح لا هجرة ولکن جهاد ونیة واذا استنفرتم فانفروا ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہین ہے لیکن جہاد اور نیک نیتی
باقی ہے عن عمر بن الخطاب یقول لا هجرة بعد وفاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت عمرؓ نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہجرت نہین رہی عن عبد اللہ بن وقدان السعدی قال وفدنا الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلنا یطلب حاجة وکنت آخرهم دخولا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت یا رسول اللہ انی ترکت من خلفی وهم یزعمون ان الهجرة قد انقطعت قال لا تنقطع الهجرة ما قوتل
الکفار ترجمہ عبد اللہ بن وقدان سعدی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہم مین سے ہر ایک
کچھ مطلب کہتا تھا مین سب کے آخر مین آپ پاس گیا مین نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہین اب ہجرت نہین ہے آپنے فرمایا
ہجرت ختم نہوگی جبتک کافرون سے لڑائی رہیگی (کیونکہ جبتک کافر رہینگے تو دار الکفر بھی رہیگا اور جو دار الکفر سے دار الاسلام
کو آوے اوسنے ہجرت کی) عن عبد اللہ السعدی قال وفدنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل اصحابی
فقضی حاجتهم وکنت آخرهم دخولا فقال حاجتک فقلت یا رسول اللہ متی تنقطع الهجرة قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا تنقطع الهجرة ما قوتل الکفار ترجمہ عبد اللہ سعدی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس گئے تو میرے ساتھی پہلے آپ پاس گئے آپنے اون کے مطلب پورے کیے پھر مین سب سے اخیر مین گیا آپنے فرمایا تیرا کیا مطلب ہے مین نے
کہا یا رسول اللہ ہجرت کب ختم ہوگی آپنے فرمایا ہجرت کبھی ختم نہین ہوگی جبتک کافرون سے لڑائی رہیگی

فيما احببت وكرهت بیعت کرنا ہر ایک حکم پر خواہ وہ پسند ہو یا ناپسند ہو عن جرير اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت
ابايعك على السمع والطاعة فيما احببت وفيما كرهت قال النبي صلى الله عليه وسلم او تستطيع ذلك يا جرير
او تطيق ذلك قال قل فيما استطعت فبايعني والنصح لكل مسلم ترجمہ جریر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آیا اور میں نے کہا میں آپ سے بیعت کرتا ہوں سننے اور اطاعت کرنے پر ہر ایک حکم کے خواہ وہ مجھکو پسند ہو یا نا
آپنے فرمایا اے جریر تو اسکی طاقت رکھتا ہے یوں کہہ جہاں تک مجھ سے ہو سکیگا پھر بیعت کر اور بیعت کر اس بات پر کہ میں ایک مسلمان کا
خیر خواہ رہونگا البيعة على فراق المشرك مشرک سے جدا ہونے پر بیعت کرنا عن جرير قال بايعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم على اقام الصلوة وايتاء الزكوة والنصح لكل مسلم وعلى فراق المشرك ترجمہ جریر سے روایت ہے میں نے
بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے پر اور زکوۃ دینے پر اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر اور مشرک سے جدا ہونے
پر اگرچہ عزیز یا دوست ہو عن جرير قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه ترجمہ جریر سے
روایت بھی ایسی ہی ہے عن جرير قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبايع فقلت يا رسول الله ابسط
يدك حتى ابايعك واشترط علي فانت اعلم قال ابايعك على ان تعبد الله وتقيم الصلوة وتؤتي
الزكوة وتناصح المسلمين وتفارق المشركين ترجمہ جریر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ
بیعت لے رہے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ ہاتھ بڑھایئے میں بھی آپ سے بیعت کروں اور آپ خوب جانتے ہیں تو شرط کر لیجئے جو چاہیں
آپنے فرمایا میں تجھ سے بیعت کرتا ہوں ان شرطوں پر کہ تو اللہ کو پوجیگا نماز پڑھیگا زکوۃ دیگا مسلمانوں کا خیر خواہ رہیگا مشرکوں
سے جدا ہو جاویگا عن عبادة بن الصامت قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط فقال ابايعكم
على ان لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادكم ولا تاتوا ببهتان تفترونه بين
ايديكم وارجلكم ولا تعصوني في معروف فمن وفى منكم فاجره على الله ومن اصاب من ذلك شيئا
فعوقب فيه فهو طهوره ومن ستره الله فذلك الى الله ان شاء عذبه وان شاء غفر له ترجمہ عبادہ بن
صامت سے روایت ہے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کئی آدمیوں میں آپنے فرمایا میں تم سے بیعت کرتا ہوں اس بات
پر کہ تم اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کروگے چوری نہ کروگے زنا نہ کروگے اپنی اولاد کو نہ مارو گے بہتان نہ اوٹھاؤ گے اپنے ہاتھ
اور پاؤں کے بیچ سے میری نافرمانی نہ کروگے شرع کے کام میں پھر جو کوئی تم میں سے اپنی بیعت کو پورا کرے اسکا ثواب
اللہ پر ہے اور جو ان میں سے کوئی کام کر بیٹھے پھر دنیا میں اوسکو سزا ملجاوے تو وہ پاک ہو گیا اور جو اللہ چھپا دیوے اوسکے قصور کو تو وہ
اللہ کی مرضی پر ہے چاہے اوسکو عذاب دے چاہے معاف کرے بيعة النساء عورتوں سے بیعت کرنا عن ام عطية
قالت لما اردت ان ابايع رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول الله ان امرأة اسعدتني في الجاهلية
فاذهب فاسعدها ثم اجيئك فابايعك قال اذهبي فاسعديها قالت فذهبت فساعدتها ثم

جئت مبایعة رسول الله صلی الله علیه وسلم ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے میں بیعت کرنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو میں نے کہا یا رسول اللہ جاہلیت کے زمانے میں ایک عورت نے میری مدد کی تھی نوحہ میں (یعنی میت پر رونے بیٹھے اور چلا کر اوسکے اوصاف بیان کرنے میں جیسے جاہلیت کا دستور تھا) اس لیے مجھے بھی (بدلہ ادا کرنے کے لیے) اوسکی نوحہ میں شریک ہونا ہے میں جاتی ہوں اور شریک ہوتی ہوں پھر آپ سے آکر بیعت کرتی ہوں (کیونکہ بیعت کے بعد پھر گناہ کرنا اچھا نہیں ہے) آپ نے فرمایا جا اور شریک ہو ام عطیہ نے کہا میں گئی اور نوحہ میں اوسکی شریک ہوئی پھر لوٹ کر آئی اور آپ سے بیعت کی عن ام عطیة قالت اخذ علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم البیعة علی ان لا ننوح ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ہم سے بیعت لی تھی اس بات کی کہ ہم نوحہ نہ کرینگی عن امیمة بنت رقیقة انها قالت اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فی نسوة من الانصار نبایعه فقلنا یا رسول الله نبایعك علی ان لا نشرك بالله شیئا ولا نسرق ولا نزنی ولا ناتی ببهتان نفتریه بین ایدینا وارجلنا ولا نعصیك فی معروف قال فیما استطعتن واطقتن قالت قلنا الله ورسوله ارحم بنا هلم نبایعك یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لا اصافح النساء انما قولی لمائة امرأة كقولی لامرأة واحدة او مثل قولی لامرأة واحدة ترجمہ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی اور کئی انصاری عورتوں کے ساتھ بیعت کرنیکو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرینگے اور چوری نہ کرینگے اور زنا نہ کرینگے اور بہتان نہ اوٹھا دینگے دونوں ہاتھ اور پاؤں میں سے اور نافرمانی نہ کرینگے آپکی شرع کے کام میں آپ نے فرمایا یہ بھی کہو کہ جہانتک ہم سے ہو سکیگا امیمہ نے کہا ہم نے کہا اللہ اور رسول کو ہم پر بہت رحم ہے کہ ہماری طاقت کے موافق ہم سے بیعت چاہتے ہیں ہم نے کہا یا رسول اللہ کھولئے ہم آپ سے ہاتھ ملاویں آپ نے فرمایا میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا میرا کہنا ایک عورت سے ایسا ہی جیسے سو عورتوں سے کہنا بیعة من به عاهة کسی کو بیماری ہو تو اوس سے بیعت کیونکر کرے عن رجل من ال الشرید یقال له عمرو عن ابیه قال كان فی وفد ثقیف رجل مجذوم فارسل الیه النبی صلی الله علیه وسلم ارجع فقد بایعتك ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جو شرید کی اولاد میں سے تھا اور اوسکا نام عمرو تھا اوس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک شخص جذامی تھا آپ نے اوس سے کہلا بھیجا جا میں نے تجھ سے بیعت کر لی (اور اوس سے ہاتھ نہ ملایا کیونکہ جذامی سے ہاتھ ملانے میں کراہت معلوم ہوتی ہے) بیعة الغلام نابالغ لڑکے سے کیونکر بیعت کرے عن الهرماس بن زیاد قال مددت یدی الی النبی صلی الله علیه وسلم وانا غلام لیبایعنی فلم یبایعنی ترجمہ ہرماس بن زیاد سے روایت ہے میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بیعت کرنیکو اور میں نابالغ لڑکا تھا آپ نے مجھ سے ہاتھ نہیں ملایا بیعة المماليك غلاموں سے بیعت کرنا عن جابر قال جاء عبد فبایع النبی صلی الله علیه وسلم علی الهجرة

وَلَمْ يَشْعُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ ترجمہ جابر رضؓ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تہا کہ یہ غلام ہے پھر اوسکا مالک اوسے لینے آیا آپ نے فرمایا اسکو میرے ہاتھ بیچڈال آپنے دو کالے غلام دیکر اوسکو خرید کیا بعد اوس کے کسی سے آپ بیعت نہ کرتے جبتک پوچھہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں ہے

اِسْتِقَالَةُ الْبَيْعَةِ بیعت توڑ ڈالنا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِيبَهَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک گنوار نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر پھر اوسکو بخار آیا مدینے میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بیعت توڑ دیجیے پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجیے آپنے انکار کیا آخر وہ نکلکر چلا گیا تب آپنے فرمایا مدینہ بھی کیطرح ہے میل کو نکال دیتا ہے اور صاف کندن کو رکھ لیتا ہے (یعنی بُرے آدمی کو مدینہ رہنے نہیں دیتا اور اچھے کو نکلنے نہیں دیتا)

الْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ ہجرت کی بعد پھر اپنے گانون میں جا کر رہنا **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا وَبَدَوْتَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے وہ حجاج پاس گئے تو حجاج بولا اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہو گیا (یعنی دین اسلام سے پھر گیا جب تو مدینہ کا رہنا چھوڑ دیا) اور کچھ کہا جسکا مطلب یہ تہا کہ تو جنگل میں رہتا ہے سلمہ نے کہا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی جنگل میں رہنے کی

الْبَيْعَةُ فِيمَا يَسْتَطِيعُ الْإِنْسَانُ بیعت کرنا اپنی طاقت کیموافق **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ثُمَّ يَقُولُ فِيمَا اسْتَطَعْتَ وَقَالَ عَلِيٌّ فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم بیعت کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر آپ فرماتے جہانتک تم کو طاقت ہے (یہ آپ کی کمال شفقت اور مہربانی تھی)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا حِينَ نُبَايِعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر حکم کے سننے اور ماننے پر آپنے سکھلا دیا اتنا اور کہہ کہ جہانتک مجھکو طاقت ہے اور خیر خواہ رہونگا ہر مسلمان کا **عَنْ** أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ ترجمہ امیمہ بنت رقیقہ سے روایت ہے ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چند عورتوں کے ساتھ آپ نے ہم سے فرمایا جہانتک تم سے ہو سکتا ہے اور تم کو طاقت ہے

ذکر ما علی من بایع الامام واعطاه صفقة یده وثمرة قلبه جو شخص کسی امام کی بیعت کر لی اور اپنا ہاتھ اوسکے ہاتھ مین دیدی اور دل سے اقرار کر لے تو اوسپر کیا لازم ہی عن عبد الرحمن بن عبد رب الکعبة قال انتهیت الی عبد الله بن عمرو وهو جالس فی ظل الکعبة والناس علیه مجتمعون قال فسمعته یقول بینا نحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر اذ نزلنا منزلا فمنا من یضرب خباءه ومنا من ینتضل ومنا من هو فی جشرة اذ نادی منادی النبی صلی الله علیه وسلم الصلوة جامعة فاجتمعنا فقام النبی صلی الله علیه وسلم فخطبنا فقال انه لم یکن نبی قبلی الا کان حقا علیه ان یدل امته علی ما یعلمه خیرا لهم وینذرهم ما یعلمه شرا لهم وان امتکم هذه جعلت عافیتها فی اولها وان اخرها سیصیبهم بلاء وامور ینکرونها تجیء فتن فیدقق بعضها بعضا فتجیء الفتنة فیقول المؤمن هذه مهلکتی ثم تنکشف ثم تجیء فیقول هذه مهلکتی ثم تنکشف فمن احب منکم ان یزحزح عن النار ویدخل الجنة فلتدرکه موتته وهو یؤمن بالله والیوم الاخر ولیأت الی الناس ما یحب ان یؤتی الیه ومن بایع اماما فاعطاه صفقة یده وثمرة قلبه فلیطعه ما استطاع فان جاء احد ینازعه فاضربوا رقبة الاخر فدنوت منه فقلت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول هذا قال نعم ترجمہ عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہی مین عبد اللہ بن عمرو پاس پہونچا دیکھا تو وہ کعبہ کے سایہ مین بیٹھے ہین اور لوگ اون کے پاس جمع ہوے ہین مین بیٹھی اون سے سنا وہ کہتے تھی ایکبار ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے سفر مین تو ایک منزل مین اترے کوئی اپنا خیمہ کھڑا کرتا تھا کوئی تیر چلاتا تھا کوئی جانورون کو چراتا تھا اتنے مین رسول اللہ صلعم کی منادی نے آواز دی نماز کے لیے اکٹھا ہو ہم سب اکٹھا ہوے آپ کھڑے ہو گئے اور ہمکو خطبہ سنایا فرمایا مجھ سے پہلے جتنے نبی گذرے ہین اوسپر یہہ بات ضرور تھی کہ جن امر مین وہ اپنی امت کی بھلائی دیکھے اوسکو بتلا دے اور جس مین برائی دیکھے اوس سے ڈرا دے اور تمہاری یہہ امت اوسکی بھلائی شروع مین ہی اور اوسکی آخر مین بلا ہی اور طرح طرح کی باتین جو بری ہین اور ایک فساد ہوگا پھر وہ مٹنے نہ پاویگا کہ دوسرا اوسکے کہڑا ہوگا جب ایک فساد ہوگا تو مومن کہیگا اب مین ہلاک ہوتا ہون پھر وہ مٹجاویگا سو تم مین سے جو چاہے جہنم سے بچنا اور جنت مین جانا وہ مرے اللہ پر اور قیامت پر یقین کر کے اور لوگون سے اوسطرح پیش آوے جیسے وہ چاہتا ہی کہ مجھ سے لوگ پیش آوین اور جو کوئی بیعت کرے کسی امام سے اور اپنا ہاتھ اوسکے ہاتھ مین دیدے اور دل سے اوسکے ساتھ اقرار کرے تو پھر اوسکی اطاعت کرے جہانتک ہو سکے اب اگر کوئی اور شخص اوٹھ کھڑا ہو جو اس امام سے جھگڑا کرے تو اوسکی گردن مارو عبد الرحمن نے کہا مین نزدیک گیا عبد اللہ بن عمرو کے اور اون سے پوچھا تم نے یہہ رسول اللہ صلعم سے سنا ہی اونہون نے کہا ہان الحض علی طاعة الامام امام کی اطاعت کا حکم عن یحیی بن حصین قال سمعت جدتی تقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا ترجمہ ام حصین رض
سے روایت ہے میں نے اپنی ادی سے سنا وہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حجۃ الوداع میں آپ فرماتے تھے اگر
تمہارے اوپر ایک حبشی غلام حاکم ہو لیکن اللہ کی کتاب کیموافق حکومت کرے تو تم اوسکا حکم سنو اور اطاعت کرو **اَلتَّرْغِيْبُ**
فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ امام کے اطاعت کرنے کی فضیلت **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي
فَقَدْ عَصَانِي ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اطاعت کی میری اوسنے اطاعت
کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی میری اوسنے نافرمانی کی اللہ کی اور جسنے اطاعت کی میرے حاکم کی اوسنے اطاعت کی میری اور
جسنے نافرمانی کی میرے کیے ہوئے حاکم کی اوسنے نافرمانی کی میری **قَوْلُهُ تَعَالَى** وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ اس آیت میں
یہہ ہے اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور اولو الامر کی تو اولو الامر سے کیا مراد ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور اولو الامر
کی یہہ آیت عبد اللہ بن حذافہ کے حق میں اوتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ
کیا **ف** مجتہدین کے حق میں کیونکہ جسوقت قرآن اوترتا تہا اوسوقت حضرات مجتہدین کا وجود نہ تہا اور مجتہدین کے
زمانہ میں بھی تقلید کا رواج نہ تہا بلکہ چارسو برس بعد ہجرت کے یہہ تقلید جو اس زمانے میں رائج ہے یعنی سب باتوں میں
ایک ہی مجتہد کی پیروی کرنا ایجاد ہوئی اولو الامر منکم سے مراد حکام اہل اسلام اور پادشاہ اسلام اور امام ہیں اونکی بھی اطاعت
دین میں تا ضرور ہے جبتک وہ قرآن حدیث کی خلاف نہ کہیں جیسے کہ اوپر کے حدیثوں میں گزرا پھر بہلا مجتہد کی اطاعت جو
صرف ایک عالم ہے قرآن یا حدیث کی خلاف کیونکر جائز ہوگی **اَلتَّشْدِيْدُ** فِي عِصْيَانِ الْإِمَامِ امام کی نافرمانی کی
برائی **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَ
أَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَتَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَ
سُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد دو طرح کے ہیں ایک تو وہ شخص جو خالص اللہ کے رضامندی کے لیے لڑے اور امام کی اطاعت
کرے اور مال کو خدا کے راہ میں خرچ کرے اوسکا تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے اور دوسرے وہ شخص جو لڑے لوگوں کو دکھلانے
اور نام پیدا کرنے کے لیے اور نافرمانی کرے امام کی اور فساد پہیلاوے ملک میں (یعنی خلاف شرع لوگوں پر ظلم کرے عورتوں
یا بچوں کو مارے غریبوں کی مال ناحق لوٹے اونکو ستاوے) تو برابر بھی نہ لوٹیگا (یعنی نہ ثواب نہ عذاب بلکہ اوسکو عذاب ہوگا
ذِكْرُ مَا يَجِبُ لِلْإِمَامِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ امام کے لیے کیا باتیں ضرور ہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللهِ وَعَدَلَ
فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا وَإِنْ أَمَرَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ وِزْرًا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا امام مثل ڈھال کے ہے جسکی آڑ میں (یعنی اوسکی انتظام اور حمایت میں) لوگ لڑتے ہیں اوسکے سبب سے بچتے ہیں آفتوں سے پھر گر امام
حکم کرے اللہ سے ڈر کر انصاف کے موافق تو اوسکو ثواب ہوگا اور جو اوسکی خلاف حکم کرے تو اوسی پر وبال ہوگا

النصیحة للامام امام سے خلوص کرنا یعنی ظاہر اور باطن اوسکے شریک رہنا عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ
وَعَامَّتِهِمْ ترجمہ تمیم داری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کیا ہے خلوص (یعنی سچائی) لوگوں نے
کہا کسکے ساتھ یا رسول اللہ آپنے فرمایا اللہ کے ساتھ (یعنی اوسکی عبادت کرے سچے دل سے اور اوس سے ڈرے سچے دل سے نہ دکھلانے کو) اور
اوسکی کتاب کے ساتھ (یعنی اوسپر عمل کرے) اور اوسکے رسول کے ساتھ اور مسلمانوں کے امام کے ساتھ اور سب مسلمانوں کے ساتھ عَنْ
تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ
لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ
يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ ترجمہ ابوہریرہ سے ایسی ہی روایت ہے مگر اس
میں تین بار آپنے فرمایا دین کیا ہے خلوص عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينُ
النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَلِعَامَّتِهِمْ ترجمہ وہی جو
اوپر گزرا

بطانة الامام امام کی خصلت کا بیان ف بطانہ کے معنی اصل میں یہاں وہ قوت ہے جو انسان
میں رکھی گئی ہے ہر ایک انسان میں دو قوتیں ہیں ایک وہ جو نیکی کیطرف لیجاتی ہے برائی سے روکتی ہے دوسرے وہ جو برائی
کیطرف لیجاتی ہے اور بعضوں نے کہا مراد بطانہ سے فرشتہ اور شیطان ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ وَالٍ إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ
لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا فَمَنْ وُقِيَ شَرَّهَا فَقَدْ وُقِيَ وَهُوَ مِنَ الَّتِي تَغْلِبُ عَلَيْهِ مِنْهُمَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی حاکم نہیں ہے مگر اوس میں دو بطانے ہیں (یعنی دو قوتیں ہیں) ایک تو وہ قوت
جو نیک بات کا حکم کرتی ہے اور بری بات سے منع کرتی ہے دوسری وہ قوت جو کمی نہیں کرتی بگاڑنے میں (یعنی برے سے
کام کرنے میں) پھر جو کوئی اوسکی شر سے بچا وہ بچ گیا اور یہی قوت اکثر غالب ہو جاتی ہے (یعنی برے کاموں کیطرف بلانیوالی)
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ
إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ

عصمہ اللہ عزوجل ۔ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کسی نبی کو نہین بھیجا اور نہ کسی خلیفہ
(یعنی حاکم کو) مگر اوسمین دو قسمین کی ہین ایک وہ جو نیکی کیطرف بلاتی ہے اور دوسری وہ جو برائی کیطرف بلاتی ہے اور روکتی ہے
دیتی ہے پھر بچتا وہ ہے جسکو اللہ بچاوے ف پیغمبرؑ مین بھی یہہ قوت ہوتی ہے جو برائی کیطرف بلاتی ہے مگر خدا اوس قوت
کو مغلوب کردیتا ہے اور وہ نیک قوت کی تابع رہتی ہین جیسی دوسری حدیث مین ہے کہ ہر شخص کیواسطے ایک شیطان ہے لوگون نے کہا
یا رسول اللہ آپکے لیے بھی آپنے فرمایا ہان مگر اللہ نے اوسکو میرا تابعدار کردیا ہے عن ابی ایوب انہ قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بعث من نبی ولا کان بعدہ من خلیفۃ الا ولہ بطانتان بطانۃ تامرہ
بالمعروف وتنہاہ عن المنکر وبطانۃ لا تالوہ خبالا فمن وقی بطانۃ السوء فقد وقی ترجمہ ابو ایوب سے
روایت ہے اونھون نے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھے دنیا مین کوئی پیغمبر نہین بھیجا گیا اور کوئی
خلیفہ اوسکا ایسا ہوا جسمین دو خصلتین نہون ایک تو وہ جو اچھی بات کا حکم کرتی ہے بری بات سے منع کرتی ہے دوسری وہ جو
مین کوتاہی نہین کرتی پھر جو کوئی بری خصلت کے شر سے بچا وہ بالکل بچ گیا **وزیر الامام** وزیر کیسا ہونا چاہیے
عن القاسم بن محمد قال سمعت عمتی تقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولی منکم عملا
فاراد اللہ بہ خیرا جعل لہ وزیرا صالحا ان نسی ذکرہ وان ذکر اعانہ ترجمہ قاسم بن محمد سے روایت ہے
مینے سنا اپنی پھوپھی یعنی حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے حاکم ہو پھر خدا اوسکی بھلائی
چاہی تو اوسکو نیک وزیر دیگا (یعنی عقلمند نیک طینت ذی منصف) اگر حاکم کوئی بات بھولجاویگا تو وہ اوسکو یاد دلادیگا اور
جو یاد رکھیگا تو اوسکی مدد کریگا (غرض کہ جس بادشاہ کے وزیر عاقل اور ذی علم ہوتے ہین اوسکی حکومت بھی قائم رہتی
ہے اور ترقی ہوتی ہے اور جس بادشاہ کی وزیر اور مصاحب جاہل اور بیوقوف ہوتی ہین اوسکی حکومت بہت جلد مٹجاتی ہے
جزاء من امر بمعصیۃ فاطاع اگر کسی شخص کو حکم ہو گناہ کرنیکا اور وہ گناہ کرے تو اوسکی سزا عن علی ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث جیشا وامر علیہم رجلا فاوقد نارا فقال ادخلوہا فاراد ناس ان
یدخلوہا وقال الآخرون انا فررنا منہا فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال للذین ارادوا
ان یدخلوہا لو دخلتموہا لم تزالوا فیہا الی یوم القیامۃ وقال للآخرین خیرا ای قال لہم [illegible]
قولا حسنا وقال لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ایک شخص کو سردار کیا (عبداللہ بن حذافہ کو) اونھون نے آگ سلگائی اور حکم کیا لوگون
کو اوسکی اندر گھسجانے کا (امتحان کیواسطے کہ یہہ میری طاعت کرتی ہین یا نہین) تو بعضون نے قصد کیا اوس مین گھسنے کا
اور بعضے بولے کہ ہم آگ سے بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے پھر آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا اون لوگون سے جو گھسنا چاہتے تھے کہ اگر تم
گھسجاتے تو قیامت تک اوسی مین رہتی (یعنی آگ کے عذاب مین) اور جو نہین گھسے اونکو اچھا کہا اور فرمایا اللہ کی نافرمانی

کیواسطے کسی کی اطاعت نہین چاہیے اطاعت نیک کام مین کرنا چاہیے ف پھر اگر کوئی بادشاہ یا حاکم خلاف شرع
کام کا حکم دیوے تو پہلے اوسکو سمجہانا چاہیے اگر وہ باز آگیا تو بہتر نہین تو سب مسلمان ملکر ایسے بادشاہ یا حاکم کو سلطنت
اور حکومت سے معزول کرین اور دوسرے شخص کو حاکم یا بادشاہ بناوین جو شرع پر چلے کیونکہ مسلمانون کی قوم مین اصل
بادشاہت اور حکومت اللہ اور اوسکے رسول کی ہے اور جو قاعدے اللہ اور رسول نے قرار دیے ہین اوسپر سب کو چلنا
ضرور ہے بادشاہ ہو یا وزیر حاکم ہو یا امام سب ان قاعدون کی محکوم ہین عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِیمَا أَحَبَّ وَکَرِهَ إِلَّا أَنْ یُؤْمَرَ بِمَعْصِیَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ
فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر بادشاہ یا حاکم
کے حکم سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے خواہ اوسکو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب گناہ کا حکم ہو تو نہ سنے نہ اطاعت کرے ذِکْرُ

الْوَعِیدِ لِمَنْ أَعَانَ أَمِیرًا عَلَی الظُّلْمِ جو شخص کسی حاکم کی مدد کرے ظلم کرنے مین عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ فَقَالَ إِنَّہُ سَتَکُونُ بَعْدِی أُمَرَاءُ مَنْ صَدَّقَہُمْ بِکَذِبِہِمْ
وَأَعَانَہُمْ عَلَی ظُلْمِہِمْ فَلَیْسَ مِنِّی وَلَسْتُ مِنْہُ وَلَیْسَ بِوَارِدٍ عَلَیَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ یُصَدِّقْہُمْ بِکَذِبِہِمْ
وَلَمْ یُعِنْہُمْ عَلَی ظُلْمِہِمْ فَہُوَ مِنِّی وَأَنَا مِنْہُ وَہُوَ وَارِدٌ عَلَیَّ الْحَوْضَ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم نو آدمی تھے تو آپ نے فرمایا دیکھو میرے بعد حاکم ہونگے جو کوئی اون کی جھوٹی
بات کو سچ کہے (خوشامد سے اور حق کو ناحق سمجھے) اور ظلم کرنے مین انکی مدد کرے وہ مجھ سے کچھ علاقہ نہین رکھتا نہ مین اوس سے
کچھ غرض رکھتا ہون وہ قیامت کے روز میرے حوض پر بھی نہ آویگا اور جو کوئی اون کے جھوٹھ کو سچ نہ کہے (بلکہ جھوٹھ کہے
یا خاموش رہے) اور ظلم مین اونکی مدد نہ کرے تو وہ میرا ہے اور مین اوسکا ہون اور وہ میرے حوض پر آویگا ذِکْرُ مَنْ لَمْ یُعِنْ

أَمِیرًا عَلَی الظُّلْمِ جو شخص حاکم کی مدد نہ کرے ظلم کرنے مین اوسکا ثواب عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَیْنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعَةٌ أَحَدُ الْعَدَدَیْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوا هَلْ
سَمِعْتُمْ أَنَّہُ سَتَکُونُ بَعْدِی أُمَرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَیْہِمْ فَصَدَّقَہُمْ بِکَذِبِہِمْ وَأَعَانَہُمْ عَلَی ظُلْمِہِمْ فَلَیْسَ مِنِّی وَلَسْتُ
مِنْہُ وَلَیْسَ یَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ یَدْخُلْ عَلَیْہِمْ وَلَمْ یُصَدِّقْہُمْ بِکَذِبِہِمْ وَلَمْ یُعِنْہُمْ عَلَی ظُلْمِہِمْ فَہُوَ مِنِّی
وَأَنَا مِنْہُ وَسَیَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ ترجمہ کعب بن عجرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے نکلے اور ہم
نو آدمی تھے پانچ ایک قسم کے اور چار ایک قسم کے یعنی عرب اور عجم (یعنی سوا عرب کے اور ملک کے رہنے والے اب معلوم نہین پانچ کون
سے تھے اور چار کونسے تھے) آپنے فرمایا سنو سنا تم نے میرے بعد حاکم ہونگے جو کوئی اون کے پاس جاوے پھر اون کے جھوٹھ کو سچ کہے
اور ظلم پر اون کی مدد کرے وہ میرا نہین مین اوسکا نہین نہ وہ میرے حوض پر آویگا اور جو اون کے پاس نہ جاوے اور نہ اون کے
جھوٹھ کو سچ کہے نہ ظلم پر اون کی مدد کرے وہ میرا ہے مین اوسکا ہون وہ میرے حوض پر آویگا فَضْلُ مَنْ تَکَلَّمَ بِالْحَقِّ

عِنْدَ اِمَامٍ جَائِرٍ ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنے کی فضیلت عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ اَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ ترجمہ طارق بن شہاب
سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ اپنا پاؤں رکاب میں رکھ چکے تھے کونسا جہاد افضل
ہے آپنے فرمایا حق بات کہنا ظالم حاکم کے سامنے (یہ جہاد سے بھی بڑھ کر ہے کیونکہ جہاد میں موت کا یقین نہیں اور اسمیں تقریباً
موت کا) ثواب مَنْ وَفٰى بِمَا بَايَعَ عَلَيْهِ جو شخص اپنے بیعت کو پورا کرے اوسکا ثواب عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ بَايِعُوْنِي عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا
تَزْنُوْا وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ
اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے تھے ایک مجلس میں آپنے فرمایا بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک نہ کرو گے اور چوری نہ کرو گے زنا نہ کرو گے پھر آیت پڑھی (جو اوپر
گذر چکی) پھر جو کوئی تم میں سے پورا کرے اپنی بیعت کو اوسکا ثواب اللہ پر ہے اور جو کوئی ان کاموں میں سے کچھ کر بیٹھے پھر اللہ اوسکو چھپا دے تو اللہ کو اختیار ہے چاہے عذاب دیوے
چاہے بخش دیوے مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْاِمَارَةِ حکومت کی خواہش بری ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَاِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ
وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حرص کرتے ہو حکومت کی حالانکہ انجام
اوسکا ندامت اور حسرت ہے کیونکہ حکومت ملتی وقت اچھا معلوم ہوتا ہے اور جاتی وقت رنج ہوتا ہے (پھر جس لذت کا انجام رنج ہو
تو اوسکی خواہش کرنا عقلمندی کے خلاف ہے) اٰخِرُ كِتَابِ الْبَيْعَةِ بیعت کی کتاب تمام ہوئی

كِتَابُ الْعَقِيْقَةِ

عقیقہ کی کتاب ف عقیقہ اون بالوں کو کہتے ہیں جو بچے کے سر پر ہوتے ہیں جب پیدا ہوتا ہے پھر اوس جانور کو کہنے لگے جو
ساتویں دن پیدائش کے کاٹا جاتا ہے کیونکہ وہ اون بالوں کے مونڈتے وقت کاٹا جاتا ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعُقُوْقَ وَكَاَنَّهُ
كَرِهَ الْاِسْمَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَسْاَلُكَ اَحَدُنَا يُوْلَدُ لَهُ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْسُكَ عَنْ
وَلَدِهِ فَلْيَنْسُكْ عَنْهُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ دَاوُدُ سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ
اَسْلَمَ عَنِ الْمُكَافَاَتَانِ قَالَ الشَّاتَانِ الْمُشَبَّهَتَانِ تُذْبَحَانِ جَمِيْعًا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کسی نے
پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کو آپنے فرمایا اللہ عقوق کو پسند نہیں کرتا (عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے عقوق
کہتے ہیں ماں باپ کی نافرمانی کو) گویا آپ نے اس نام کو برا جانا وہ بولا یا رسول اللہ ہم آپ سے پوچھتے ہیں اوس عقیقے کو جو بچے کیطرف سے
کرتے ہیں آپنے فرمایا جو شخص چاہے قربانی کرنا اپنے بچے کیطرف سے تو کرے لڑکے کیطرف سے دو بکریاں برابر والی اور لڑکی کیطرف
سے ایک بکری داؤد نے کہا میں نے زید بن اسلم سے پوچھا برابر والی سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا ملتی جلتی صورت میں دونوں

ساتھ ہی کاٹی جاوین (بعضون نے کہا بکریون نہین) عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ
عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام
کیطرف سے) اَلْعَقِيْقَةُ عَنِ الْغُلَامِ لڑکے کیطرف سے عقیقہ کرنا عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى ترجمہ سلمان بن عامر ضبی
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے تو قربانی کرو اسکیطرف سے اور دور کرو اس سے
بالونکو عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ وَفِي الْجَارِيَةِ شَاةٌ
ترجمہ ام کرز سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کے عقیقے کے لیے دو بکریاں ہیں برابر والی اور لڑکی کے
لیے ایک بکری اَلْعَقِيْقَةُ عَنِ الْجَارِيَةِ لڑکی کیطرف سے عقیقہ کرنا عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا كَمْ يُعَقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ
لڑکی کیطرف سے کتنی بکریاں چاہئیں عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ اَسْاَلُهُ عَنْ
لُحُوْمِ الْهَدْيِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا ترجمہ
ام کرز سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی حدیبیہ میں پوچھنے کو قربانی کے گوشت کو میں نے سنا آپ فرماتے تھے
لڑکے پر دو بکریاں ہیں (یعنی عقیقہ کی) اور لڑکی پر ایک بکری نر ہوں یا مادہ کچھ قباحت نہیں عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا ترجمہ وہی جو
اوپر گزرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رض بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا امام حسن اور حسین کا دو دو مینڈھوں سے مَتٰى يُعَقُّ عقیقہ کس
دن کرنا چاہیے عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنٌ بِعَقِيْقَتِهِ يُذْبَحُ
عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ رَاْسُهُ وَيُسَمّٰى ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر لڑکا گرو ہے اپنے عقیقے کے بدلے (جیسے گروی چیز کا چھڑانا ضرور ہے اسیطرح لڑکے کو بھی عقیقہ کرکے چھڑانا چاہیے خطابی
نے کہا اس حدیث میں لوگوں نے بہت گفتگو کی ہے اور سب سے بہتر امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ یہ شفاعت کے باب میں ہے یعنی
اگر کوئی اپنے بچے کا عقیقہ نہ کرے اور وہ بچپنے میں مر جاوے تو اپنے ماں باپ کی شفاعت نہ کریگا زہر الربی) قربانی کیجاوے
اسکیطرف سے ساتویں روز اور سر مونڈا جاوے اور نام رکھا جاوے) عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ
سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَهُ فِي الْعَقِيْقَةِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ ترجمہ حبیب بن شہید سے روایت ہے مجھ
سے ابن سیرین نے کہا تم حسن سے پوچھو عقیقے کی حدیث انہوں نے کس سے سنی میں نے پوچھا انہوں نے کہا میں نے سمرہ سے سنی ہے اور اس سے معلوم
ہوا کہ حسن نے سمرہ کو دیکھا ہے اور ان سے سنا ہے) كِتَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ کتاب فرع اور عتیرہ کی

ایبع اوس بچہ کو کہتے ہیں جو پہلے پہل اونٹنی جنے جاہلیت کے زمانہ میں اوسکو بتوں کے لیے کاٹتے اور بعضوں نے کہا جب کسی کے سو
اونٹ پورے ہوجاتے تو وہ ایک اونٹ اپنے بت کے لیے کاٹتا اوسکو فرع کہتے اور عتیرہ وہ بکری جو رجب کے مہینے میں کاٹتے بتوں کے لیے
ابتدائے اسلام میں مسلمان بھی فرع اور عتیرہ کرتے مگر خدا کے لیے پھر ممانعت ہوئی تاکہ جاہلیت کی مشابہت نہو ۱ عن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا فرع ولا عتیرۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرع
اور عتیرہ کچھ نہیں ہے) عن ابی ھریرۃ قال احدھما نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الفرع والعتیرۃ وقال
الآخر لا فرع ولا عتیرۃ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا فرع اور عتیرہ سے عن مخنف بن
سلیم قال بینا نحن وقوف مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ فقال یا ایھا الناس ان علی اھل بیت فی کل
عام اضحاۃ وعتیرۃ قال معاذ کان ابن عون یعتر ابصرتہ عینی فی رجب ترجمہ مخنف بن سلیم سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفات میں آپ نے فرمایا اے لوگو ہر ایک گھر والوں پر سال میں ایک قربانی ہے (دین
دیجیے) کو اور ایک عتیرہ ہے (یعنی رجب میں ایک بکری) معاذ نے کہا ابن عون عتیرہ کرتے تھے رجب میں میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے
عن شعیب بن محمد وزید بن اسلم قالوا یا رسول اللہ الفرع قال حق فان ترکتہ حتی یکون بکرا فتحمل علیہ
فی سبیل اللہ او تعطیہ ارملۃ خیر من ان تذبحہ فیلصق لحمہ بوبرہ فتکفی اناءک وتولہ ناقتک قالوا
یا رسول اللہ فالعتیرۃ قال العتیرۃ حق ترجمہ شعیب بن محمد اور زید بن اسلم سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فرع کیا ہے
اسکو فرمایا حق ہے (اگر خدا کے لیے کیا جاوے) پھر اگر تو فرع کے جانور کو چھوڑ دے یہانتک کہ وہ جوان ہوجاوے اور تو خدا کی راہ میں اسکو دیدے
(یعنی جہاد میں) یا مسکین بیوہ کو تو بہتر ہے اوسکے کاٹنے سے کیونکہ اوسکے کاٹنے سے اوس کا گوشت پوست سے لگ جاویگا (یعنی بالی ہوجاویگی)
پھر تو اوندھا کر رکھدیگا دودھ کے برتن کو (اسلیے کہ دودھ دینا موقوف ہوجاویگا) اور ماں دیوانی ہوجاویگی (رنج سے) لوگوں نے
کہا یا رسول اللہ پھر عتیرہ کیا ہے فرمایا وہ بھی حق ہے عن الحارث بن عمرو انہ لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی حجۃ الوداع وھو علی ناقتہ العضباء فاتیتہ من احد شقیہ فقلت یا رسول اللہ بابی انت وامی استغفر
لی فقال غفر اللہ لکم ثم اتیتہ من الشق الآخر ارجو ان یخصنی دونھم فقلت یا رسول اللہ استغفر لی
فقال بیدیہ غفر اللہ لکم فقال رجل من الناس یا رسول اللہ العتائر والفرائع قال من شاء عتر
ومن شاء لم یعتر ومن شاء فرع ومن شاء لم یفرع فی الغنم اضحیتھا وقبض اصابعہ الا واحدۃ ترجمہ
حارث بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجۃ الوداع میں آپ اونٹنی پر سوار تھے جو عضبا تھی (یعنی کان چری
ہوئی یا چھوٹے ہاتھ والی) میں ایک طرف سے گیا اور کہا یا رسول اللہ قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے میرے لیے دعا کیجیے مغفرت کی آپ نے
فرمایا اللہ تم سب کو بخشے پھر میں دوسری طرف سے گیا اس خیال سے کہ شائد آپ خاص میرے لیے دعا کریں میں نے کہا یا رسول اللہ میرے لیے دعا
کیجیے آپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور فرمایا خدا تم سب کو بخشے پھر ایک شخص بولا یا رسول اللہ عتیرہ اور فرع میں آپ کیا فرماتے

ہیں آپنے فرمایا جسکا جی چاہے کرے جسکا جی چاہے نہ کرے بکریوں میں صرف قربانی (دسویں ذیحجہ) کو ضروری ہے اور سب انگلیاں اپنے بند کرلیں سوا ایک انگلی کے) عن جدہ الحارث بن عمرو انہ لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فقلت بابی انت یا رسول اللہ استغفر لی فقال غفر اللہ لکم وھو علی ناقتہ العضباء ثم استدرت من الشق الآخر وساق الحدیث ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

تفسیر العتیرۃ عتیرہ کا بیان

عن نبیشۃ قال ذکر للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا نعتر فی الجاہلیۃ قال اذبحوا للہ عز وجل فی ای شہر ما کان وبروا اللہ عز وجل واطعموا ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں عتیرہ کرتے تھے آپنے فرمایا جس مہینے میں چاہو ذبح کرو اللہ کے لیے اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کھلاؤ مسکینوں کو عن نبیشۃ قال نادی رجل وھو بمنی فقال یا رسول اللہ انا کنا نعتر عتیرۃ فی الجاہلیۃ فی رجب فما تامرنا یا رسول اللہ فقال اذبحوا فی ای شہر ما کان وبروا اللہ عز وجل واطعموا قال انا کنا نفرع فرعا قال فی کل سائمۃ فرع تغذوہ ماشیتک حتی اذا استحمل ذبحتہ وتصدقت بلحمہ ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے ایک شخص نے آواز دی منی میں کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں عتیرہ کرتے تھے رجب میں پھر آپ کیا حکم کرتے ہیں ہمکو آپنے فرمایا ذبح کرو جس مہینے میں چاہو اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کھانا کھلاؤ وہ بولا ہم فرع کیا کرتے تھے اب آپ کیا حکم دیتے ہیں ہمکو آپنے فرمایا چرنے والے جانوروں میں فرع ہے لیکن تم اسکو کھلانے دو اوسکی ماں کو یعنی دودھ پلانے اور چرنے دو اوسکی ماں کے ساتھ جب بڑا ہوجاوے لادنے کے موافق تو ذبح کرو اور اوسکا گوشت بانٹ دو عن نبیشۃ رجل من ھذیل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی کنت نھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث کیما تسعکم فقد جاء اللہ عز وجل بالخیر فکلوا وتصدقوا وادخروا وان ھذہ الایام ایام اکل وشرب وذکر اللہ عز وجل فقال رجل انا کنا نعتر عتیرۃ فی الجاہلیۃ فی رجب فما تامرنا قال اذبحوا اللہ عز وجل فی ای شہر ما کان وبروا اللہ عز وجل واطعموا فقال رجل یا رسول اللہ انا کنا نفرع فرعا فی الجاہلیۃ فما تامرنا قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کل سائمۃ من الغنم فرع تغذوہ غنمک حتی اذا استحمل ذبحتہ وتصدقت بلحمہ علی ابن السبیل فان ذلک ھو خیر ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے ایک شخص تھا ہذیل میں سے (جو ایک قبیلہ کا نام ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت رکھنے سے تین دن سے زیادہ اس لیے کہ تم کو پورا ہو (یعنی اوس وقت لوگ محتاج تھے تو میں نے منع کردیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھو بلکہ کھا لو یا خیرات کردو کہ سب محتاجوں کو ملے اور کوئی بھوکا نہ رہے) لیکن اب اللہ تعالی نے مالدار کردیا (لوگوں کو) تو کھاؤ اور خیرات دو اور رکھ چھوڑو اور یہ دن (یعنی ۱۰-۱۱-۱۲-۱۳- ذیحجہ) کھانے اور پینے اور اللہ کو یاد کرنے کے ہیں ایک شخص بولا ہم جاہلیت کے زمانے میں عتیرہ کیا کرتے تھے رجب میں اب آپ کیا حکم کرتے ہیں آپنے فرمایا ذبح کرو اللہ کے لیے جس مہینے میں چاہو اور نیکی کرو اللہ کے لیے اور کھانا کھلاؤ مسکینوں کو

ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانے میں فرع کیا کرتے تھے اب آپ کیا حکم کرتے ہیں آپنے فرمایا بکریوں میں فرع کرو
لیکن کھلائی دو اوسکی ان کو جب وہ تیار ہوجاوے تو کاٹ اور خیرات دے گوشت مسافر کو یہ بہتر ہے **تفسیر الفرع** فرع کا
بیان عن نبیشۃ قال نادی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال انا کنا نعتر عتیرۃ یعنی فی الجاہلیۃ
فی رجب فما تأمرنا فقال اذبحوہا فی ای شہر کان وبروا اللہ عز وجل واطعموا قال انا کنا نفرع فرعا فی
الجاہلیۃ قال فی کل سائمۃ فرع حتی اذا استحمل ذبحتہ وتصدقت بلحمہ فان ذلک ہو خیر ترجمہ نبیشہ سے
روایت ہے وہی جو اوپر گزری عن نبیشۃ الہذلی قال قال رجل یا رسول اللہ انا کنا نعتر عتیرۃ فی الجاہلیۃ فما تأمرنا
قال اذبحوا للہ عز وجل فی ای شہر ما کان وبروا اللہ عز وجل واطعموا ترجمہ نبیشہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول
اللہ ہم عتیرہ کیا کرتے تھے جاہلیت میں اب آپ کیا حکم کرتے ہیں ہمکو آپنے فرمایا ذبح کرو اللہ کے لیے جس مہینے میں ہوسکے اور نیکی کرو
اللہ کے لیے اور کھلاو عن ابی رزین لقیط بن عامر العقیلی قال قلت یا رسول اللہ انا کنا نذبح ذبائح فی
الجاہلیۃ فی رجب فنأکل ونطعم من جاءنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا بأس بہ قال وکیع بن
عدس فلا ادعہ ترجمہ ابو رزین سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ہم جاہلیت کے زمانے میں جانور ذبح کرتے تھے رجب میں پھر ہم کھاتے
تھے جو آتا تھا اوسکو کھلاتے تھے آپنے فرمایا کچھ قباحت نہیں وکیع نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے میں اوسکو نہیں چھوڑتا یعنی جب
قربانی کو۔ **جلود المیتۃ** مردار کی کھال کا بیان عن میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی شاۃ میتۃ ملقاۃ
فقال لمن ہذہ فقالوا لمیمونۃ فقال ما علیہا لو انتفعت باہابہا قالوا انہا میتۃ فقال انما حرم اللہ عز وجل
اکلہا ترجمہ میمونہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی جو پڑی تھی آپنے فرمایا یہ کسکی ہے لوگوں نے کہا
میمونہ کی آپنے فرمایا اوسپر کچھ گناہ نہ تھا کاش وہ اسکی کھال سے فائدہ اٹھاتی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ مردار ہے آپنے فرمایا اللہ تعالی نے صرف
مردار کا کھانا حرام کیا ہے نہ اوسکی کھال اور بال بیچنے سے فائدہ اٹھانا عن ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بشاۃ میتۃ کان اعطاہا مولاۃ لمیمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہلا انتفعتم بجلدہا قالوا یا
رسول اللہ انہا میتۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما حرم اکلہا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مری ہوئی بکری پر جو آپنے دی تھی میمونہ آزاد کی ہوئی لونڈی کو آپنے فرمایا تم نے کیوں نہیں فائدہ اٹھایا
اسکی کھال سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ مردار ہو گئی آپنے فرمایا فقط مردار کا کھانا حرام ہے عن ابن عباس قال ابصر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ میتۃ لمولاۃ لمیمونۃ وکانت من الصدقۃ فقال لو نزعوا جلدہا فانتفعوا بہ
قالوا انہا میتۃ قال انما حرم اکلہا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ بکری صدقے کی تھی آپنے فرمایا کاش یہ
کھال اوتار لیتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے عن میمونۃ ان شاۃ ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا دبغتم اہابہا
فاستمتعتم بہ ترجمہ میمونہ سے روایت ہے ایک بکری مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اسکی کھال پر دباغت کیوں نہ

نہیں کھی اور فائدہ نہیں دیتا۔ عن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ لمیمونۃ میتۃ فقال الا اخذتم
اھابھا فدبغتم فانتفعتم بہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک مردار بکری پر جو ام المومنین میمونہ
کی تھی آپنے فرمایا تمنے اسکی کہال کیوں نہ لی دباغت کرکے کام میں لاتے عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی شاۃ
میتۃ فقال الا انتفعتم باھابھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے گزرے آپ ایک مری ہوئی بکری پر آپنے فرمایا تمنے اسکی کہال سے فائدہ
کیوں نہیں لیا عن سودۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ماتت شاۃ لنا فدبغنا مسکھا فما زلنا ننبذ
فیھا حتی صارت شنا ترجمہ ام المومنین سودہ سے روایت ہے ہماری ایک بکری مرگئی تو ہم نے اسکی کہال کو دباغت کیا پھر اسمیں
نبیذ بناتی تھیں یہانتک کہ وہ پرانی مشک ہوگئی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما اھاب دبغ
فقد طھر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کہال پر دباغت کیجاوے وہ پاک ہوگئی عن
ابن وعلۃ انہ سال ابن عباس فقال انا نغزو ھذا المغرب وانھم اھل وثن ولھم قرب یکون فیھا اللبن والماء
فقال ابن عباس الدباغ طھور قال ابن وعلۃ عن رایک او شیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن وعلہ نے ابن عباس سے پوچھا کہ ہم جہاد کو جاتے ہیں مغرب کے ملک میں اور
وہاں کے لوگ بت پرست ہیں اونکی مشکیں ہوتی ہیں پانی کی اور دودہ کی تو اوس میں پانی یا دودہ کا استعمال درست ہے یا نہیں
اونہوں نے کہا جس چمڑے پر دباغت ہوجاوے وہ پاک ہے میں نے کہا یہ تم اپنی عقل سے کہتے ہو یا رسول اللہ صلعم سے سنا ہے اونہوں
نے کہا نہیں رسول اللہ صلعم سے سنا ہے (اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مشرکوں سے پانی یا دودہ یا اور تیلی چیزیں لینا درست ہیں
بشرطیکہ اون میں کوئی نجاست نہ ہو) عن سلمۃ بن المحبق ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک دعا بماء
من عند امراۃ قالت ما عندی الا فی قربۃ لی میتۃ قال الیس قد دبغتیھا قالت بلی قال فان دباغھا ذکاتھا
ترجمہ سلمہ بن محبق سے روایت ہے تبوک کی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا ایک عورت کے پاس سے وہ بولی میرے
پاس تو مردہ جانور کی مشک میں ہے آپنے فرمایا تو نے دباغت کی تھی وہ بولی ہاں آپنے فرمایا تو پھر دباغت سے پاک ہوگئی عن
عائشۃ قالت سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جلود المیتۃ فقال دباغھا طھورھا ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا مردار کی کہال کو آپنے فرمایا دباغت کرنے سے پاک ہوجاتی ہے عن عائشۃ
قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جلود المیتۃ فقال دباغھا ذکاتھا عن عائشۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکاۃ المیتۃ دباغھا عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکاۃ
المیتۃ دباغھا ترجمہ ان سب روایتوں کا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار کی پاکی اوسکو دباغت کرنا ہے باب ما یدبغ بہ جلود
المیتۃ مردار کی کہال کس چیز سے دباغت کیجاوے عن میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ مر برسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رجال من قریش یجرون شاۃ لھم مثل الحمار فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو

لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ ترجمہ ام المومنین میمونہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قریش کے کچھ لوگ نکلے ایک بکری کو گدہے کی طرح گھسیٹتے ہوئے آپ نے فرمایا کاش تم اسکی کہال
نکال لیتے انہوں نے کہا یہ مردار ہے آپ نے فرمایا پاک کر دیتا ہے اوسکو پانی اور قرظ (جو ایک گہانس ہے یا چھال جس سے چمڑا صاف کرتی ہیں)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ
الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ ترجمہ عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لکہا تہا وہ ہمیں سنایا گیا
میں جوان لڑکا تہا مت نفع اوٹہاؤ مردی کی کہال یا پٹھے سے (یعنی دباغت سے پہلے تاکہ موافق ہو اون حدیثوں کے جو اوپر گزریں) عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ ترجمہ
عبد اللہ بن عکیم سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو لکہا مت فائدہ اوٹہاؤ مری کی کہال یا پٹھے سے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ

قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جُهَيْنَةَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ ترجمہ عبد اللہ
بن حکیم نے کہا رسول اللہ صلعم نے جہینہ کے لوگوں کو لکہا مت فائدہ اوٹہاؤ مری کی کہال یا پٹھے سے امام نسائی نے کہا مردار کی کہال
بہن جب اوسپر دباغت ہو جاوے سب حدیثوں سے زیادہ صحیح زہری کی روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اونہوں نے ابن عباس سے اونہوں نے
میمونہ سے (جو سب سے پہلے گزری) اور اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مردار کی کہال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے اور یہی قول ہے جمہور
علما کا لیکن بعض اہل حدیث کے نزدیک پاک نہیں ہوتی عبد اللہ بن حکیم کے روایت کے موافق مگر عبد اللہ بن عکیم کے روایت
ضعیف ہے اوسکی سند اور متن دونوں میں اضطراب ہے اور اوسکی صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے الرُّخْصَةُ فِي

الِاسْتِمْتَاعِ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ مردار کی کہال پر جب دباغت ہو جاوے تو اوس سے فائدہ اوٹہانیکی اجازت عَنْ

عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مردار کی کہال سے فائدہ اوٹہانیکا جب اوسپر دباغت ہو جاوے النَّهْيُ

عَنِ الِانْتِفَاعِ بِجُلُودِ السِّبَاعِ درندوں کے کہالوں سے فائدہ اوٹہانے کی ممانعت عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ ترجمہ ابو الملیح سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منع کیا درندوں کی کہالوں سے (یعنی اون کے پہننے اور بچہانے سے) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ وَمَيَاثِرِ النُّمُورِ ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے اور چیتوں کی کہالوں کے چارجاموں سے عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيكَرِبَ عَلَى

مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبُوسِ جُلُودِ السِّبَاعِ
وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ ترجمہ خالد سے روایت ہے مقدام بن معدیکرب معاویہ کے پاس گئے اور کہا قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ
کی تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے درندوں کے کہالیں پہننے سے اور اونپر سواری کرنے سے انہوں نے کہا ہاں

النهي عن الانتفاع بشحوم الميتة مردار کی چربی سے فائدہ اٹھانی کی ممانعت عن جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله صلى
الله عليه وسلم عام الفتح وهو بمكة يقول ان الله عز وجل حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام فقيل يا
رسول الله أرأيت شحوم الميتة فانه يطلى بها السفن ويدهن بها الجلود ويستصبح بها الناس فقال لا هو
حرام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك قاتل الله اليهود ان الله عز وجل لما حرم عليهم الشحوم
جملوه ثم باعوه فاكلوا ثمنه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے سنا جس سال
مکہ فتح ہوا اور آپ مکے میں تھے فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے حرام کیا ہے شراب اور مردار اور سور اور بتوں کے بیچنے کو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ
مردار کی چربی تو کام میں آتی ہے کشتیوں پر لگاتے ہیں کھالوں پر ملتی ہیں رات کو روشنی کرتی ہیں آپنے فرمایا نہیں وہ حرام ہے پھر فرمایا
تباہ کرے اللہ یہودیوں کو جب اللہ نے چربی ان پر حرام کی تو اوسکو گلا یا پھر بیچا اور اوسکی قیمت کھائی **النهي عن الانتفاع**
بما حرم الله عز وجل حرام چیز سے نفع اٹھانی کی ممانعت عن ابن عباس قال بلغ عمر ان سمرة باع خمرا قال قاتل الله
سمرة الم يعلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قاتل الله اليهود حرمت عليهم الشحوم فجملوها
قال سفيان يعني اذابوها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حضرت عمر کو خبر پہونچی کہ سمرہ نے شراب بیچا انہوں نے کہا تباہ کرے
اللہ سمرہ کو اوس نے نہیں جانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہ کرے اللہ یہودیوں کو جب اونپر چربی حرام ہوئی تو اوسکو گلا
ڈالا (اور تیل اوسکا بیچا) **باب الفارة تقع في السمن** چوہا گھی میں گر جاوے تو کیا کریں عن ميمونة ان فارة
وقعت في سمن فماتت فسئل النبي صلى الله عليه وسلم فقال القوها وما حولها وكلوه ترجمہ میمونہ سے روایت
ہے ایک چوہا گر پڑا گھی میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا نکال ڈالو چوہے کو اور جسقدر گھی اوسکے آس پاس ہے اور کھاؤ
باقی گھی کو (کیونکہ گھی جب جما ہوا ہے تو چوہے کی تاثیر ساری گھی میں نہ پہونچیگی) عن ميمونة ان النبي صلى الله عليه وسلم
سئل عن فارة وقعت في سمن جامد فقال خذوها وما حولها فالقوه ترجمہ اس روایت میں یہ ہے کہ گھی جما ہوا
تھا آپنے فرمایا چوہا اور جو اوسکے پاس گھی ہے نکالکر پھینک دو عن ميمونة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه سئل عن الفارة
تقع في السمن فقال ان كان جامدا فالقوها وما حولها وان كان مائعا فلا تقربوه ترجمہ اس روایت میں یہ ہے
کہ آپنے فرمایا اگر گھی جما ہوا ہے تو چوہا اور اوس کے آس پاس کا گھی نکالکر پھینک دو اور جو پتلا گھی ہے تو اوسکے نزدیک نہ جاؤ (یعنی سب گھی
خراب ہو گیا کھانے کے قابل نہ رہا اوسکو چراغ میں جلاوین) عن ابن عباس يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بعنز ميتة
فقال ما كان على اهل هذه الشاة لو انتفعوا باهابها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
مردار بکری پر گزرے تو فرمایا کیا ہوتا اگر اسکے مالک اوسکی کھال نکال لیتے پھر اوس سے فائدہ اٹھاتے **الذباب**
يقع في الاناء مکھی اگر برتن میں گر جاوے عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا وقع الذباب
في اناء احدكم فليمقله ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں

کھا کر جاوے تو اوسکو بھی طرح ڈبو دیوے (اسلیے کہ اوسکی ایک بازو مین بیماری ہے اور دوسری بازو مین شفا ہے (بخاری) آخر کتاب العقیقۃ
والفرع والعتیرۃ تمام ہوئی کتاب عقیقہ فرع اور عتیرہ کی كتاب الصيد والذبائح کتاب شکار کی اور ذبیحون کی ذبیحہ وہ
جانور جو ذبح کیا جاوے باب التسمية عند الصيد شکار کیوقت بسم اللہ کہنا عن عدي بن حاتم أنه سأل
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصيد فقال إذا أرسلت كلبك فاذكر اسم الله عليه فإن أدركته لم يقتل
فاذبح واذكر اسم الله عليه وإن أدركته قد قتل ولم يأكل فكل فقد أمسكه عليك فإن وجدته قد أكل منه فلا
منه شيئا فإنما أمسك على نفسه وإن خالط كلابك كلاب فقتلن فلم يأكلن فلا تأكل منه شيئا فإنك لا
تدري أيها قتل ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپنے فرمایا جب تو اپنی کتے کو شکار پر چھوڑے تو بسم اللہ
کہہ پھر اگر تو شکار کو زندہ پاوے تو اوسکو ذبح کر بسم اللہ کہکے اور جو کتا مار ڈالی اوسکو لیکن اوسمین سے کہاوے نہین تو کہا اوسکو کیونکہ اوس
نے پکڑ رکھی تیرے لیے اور جو کہا لیوے اوسمین سے تو مت کہا اوسکو کیونکہ اوس نے پکڑا اپنے لیے (جب تو اوسمین سے کہا گیا اور دوسرے کتے گروہ کتا
معلوم ہوا تعلیم یافتہ نہین ہے پھر (دیکھنا) تمکار کیونکر درست ہوگا) اور اگر تیرے کتے کے ساتھ اور کتے بھی شریک ہوگئے (جنکا مالکون نے بسم اللہ
کہکر نہین چھوڑا مثلاً کافرون کے کتے تھے) تو مت کہا شکار مین سے اسلیے کہ معلوم نہین کس کتے نے اسکو مارا باب النهي عن أكل
ما لم يذكر اسم الله عليه جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جاوے اوسکے کہانیکی ممانعت عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن صيد المعراض فقال ما أصبت بحده فكل وما أصبت بعرضه فهو وقيذ وسألته عن الكلب فقال
إذا أرسلت كلبك فأخذ ولم يأكل فكل فإن أخذه ذكاته وإن كان مع كلبك كلب آخر فخشيت أن يكون
أخذ معه فقتل فلا تأكل فإنك إنما سميت على كلبك ولم تسم على غيره ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا مین نے رسول اللہ
صلعم سے پوچھا معراض کے شکار کو (معراض وہ تیر ہے جسمین لوہے کی پیکان نہ ہو صرف ایک لکڑی نوکدار چھلی ہوئی ہو اور بعضون نے
کہا معراض وہ لکڑی ہے بہاری جسمین دونون طرف نوک ہو یا ایک طرف لوہا لگا ہوا ہو اوسکو پہینک کر مارتے ہین کبھی نوک پڑتے
ہی جانور مرا اور کبھی آڑی لکڑی پڑتی ہے جسکی مار سے جانور مرجاتا ہے) تب آپنے فرمایا اگر نوک لگی (جانور پر) تو کہا اور جو آڑی لکڑی
پڑی ہے تو وہ موقوذہ ہے (جو قرآن مین حرام کیا گیا یعنی وہ جانور جو بوجھل ضرب سے مارا جاوے جیسے پتھر یا لاٹھی سے) پھر مین نے کتے کے شکار کو
پوچھا آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے اور وہ شکار کو پکڑ لیوے لیکن اوسمین سے کہاوے نہین تو کہا اوسکو کیونکہ اوسکا پکڑ لینا ہی
گویا شکار کا ذبح کرنا ہے اور جو تیرے کتے کے ساتھ اور کتے ہون پھر تجھے ڈر ہو کہ شاید دوسرے کتے نے بھی پکڑا ہو تو مت کہا اوسکو اس
لیے کہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی نہ اور کتون پر باب صيد الكلب المعلم سدہے ہوئے (تعلیم یافتہ) کتے کا شکار عن
عدي بن حاتم أنه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أرسل الكلب المعلم فيأخذ فقال إذا أرسلت كلبك
المعلم وذكرت اسم الله عليه فأخذ فكل قلت وإن قتل قال وإن قتل قلت أرمي بالمعراض قال إذا أصاب بحده
فكل وإذا أصاب بعرضه فلا تأكل ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مین شکاری کتا چھوڑتا ہون

پھر وہ جانور پکڑ لیتا ہے آپنے فرمایا جب تو شکاری کتا (سدھا ہوا) اسد کا نام لیکر چھوڑے پھر وہ جانور پکڑ لے تو کھا اوسکو میں نے کہا میں
معراض پھینکتا ہوں آپنے فرمایا اگر نوک لگے تو کھا اور جو آڑا پڑے تو مت کہا صَيْدُ الْكَلْبِ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ جو کتا شکاری
نہیں ہے اوسکا شکار عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا بِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي
الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ
اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی نے کہا یا رسول اسد میں ملک میں ہوں جہاں شکار
بہت ملتا ہے تو میں تیر کمان سے شکار کرتا ہوں اور شکاری کتے سے اور اوس کتے سے بھی جو شکاری نہیں ہے آپنے فرمایا جو تیر سے مارے اسد کا
نام لیکر اوسکو کھا اور جو شکاری کتے نے مارے اسد کا نام لیکر وہ بھی کھا اور جو اوس کتے سے پکڑے جو شکاری نہیں ہے پھر زندہ
ہاتھ آوے اور ذبح کر لے تو کھا (اور جو مرا ہوا ہاتھ آوے تو وہ حرام ہے) إِذَا قَتَلَ الْكَلْبُ اگر کتا شکار کو مار ڈالے عَنْ عَدِيِّ
بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرْسِلُ كِلَابِي الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ فَآكُلُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ فَأَمْ
سَكْنَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ مَا لَمْ يَشْرَكْهُنَّ كَلْبٌ مِنْ سِوَاهُنَّ قُلْتُ أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ
فَيَخْزِقُ قَالَ إِنْ خَزَقَ فَكُلْ وَإِنْ أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اسد میں سکھلائے ہوئے یعنی
شکاری کتوں کو اپنے چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑ لیتے ہیں تو کھاتا ہوں اوسکو آپنے فرمایا جب تو شکاری کتوں کو چھوڑے پھر وہ شکار
پکڑیں تو کھا میں نے کہا اگر وہ مار ڈالیں جانور کو آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالیں مگر یہ ضرور ہے کہ اور کوئی کتا اونکے ساتھ شریک نہ
ہو گیا ہو میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں پھر وہ گھس جاتا ہے (نوک سے) آپنے فرمایا اگر گھس جاوے تو کھا اور جو آڑا پڑے
تو مت کہا إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا لَمْ يُسَمِّ عَلَيْهِ اگر اپنے کتے کے ساتھ پایا اور کتا ملجاوے جو بسم اسد کہکر نہ چھوڑا گیا ہو عَنْ
عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ فَخَالَطَتْهُ أَكْلُبٌ
لَمْ تُسَمِّ عَلَيْهَا فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَهُ ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپنے
فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے پھر اوس کے ساتھ اور کتے ملجاویں جو بسم اسد کہکے نہیں چھوڑے گئے تھے تو مت کہا شکار کو کیونکہ معلوم
نہیں کس کتے نے مارا اوسکو إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا غَيْرَهُ جب اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاوے عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ
قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَسَمَّيْتَ فَكُلْ وَإِنْ وَجَدْتَ كَلْبًا
آخَرَ مَعَ كَلْبِكَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم سے پوچھا کتے کے شکار کو آپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے بسم اسد کہکر تو کہا اور جو تو دوسرا کتا اپنے کتے کے ساتھ پاوے
تو مت کہا اس لیے کہ تو نے بسم اسد کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَدَخِيلًا وَ
رَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ لَا أَدْرِي
أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے شعبی نے

۱۲ اگرچہ وہ مار ڈالی آپ نے فرمایا اگرچہ مار ڈالیں جب تک کہ ... [illegible] ۱۲

کہا وہ ہمارا ہمسایہ تہا اور ہمارے پاس آتا تہا اور دنیا کو چھوڑ دیا تہا خیرین مین جو ایک شہر کا نام ہی اونہی پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم سے اپنی کتی کو چھوڑتا ہون شکار پر پھر اوسکی ساتھ دوسرا کتا پاتا ہون مجھی معلوم نہین ہوتا کس نی پکڑا شکار کو آپنی فرمایا مت کہا
اوسکو اسلیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تہی اپنی کتی پر نہ دوسری کتی پر عن عدي عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل ذلك ترجمہ عدی سے
دوسری روایت بہی ایسی ہی ہی عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت أرسل كلبي قال
إذا أرسلت كلبك فسميت فكل وإن أكل منه فلا تأكل فإنما أمسك على نفسه وإذا أرسلت كلبك فوجدت
معه غيره فلا تأكل فإنك إنما سميت على كلبك ولم تسم على غيره ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی مینی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مین اپنا کتا چھوڑتا ہون آپنی فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑی بسم اللہ کہکر تو کہا اوسکی شکار کو اور جو کتا اوسکی
مین سی کچھ کہا لیوی تو مت کہا اوسکو کیونکہ اُس نی پکڑا اپنی لیے نہ تیرے لیے ورنہ کیون کہاتا اور جب تو اپنا کتا چھوڑی پہر اوس کی
ساتہہ دوسرا کتا پاوی تو مت کہا اسلیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تہی اپنی کتی پر نہ دوسری کتی پر عن عدي بن حاتم قال سألت
رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت أرسل كلبي فأجد مع كلبي كلبا آخر لا أدري أيهما أخذ قال لا تأكل
فإنما سميت على كلبك ولم تسم على غيره ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مین
اپنا کتا چہوڑتا ہون پہر اوسکی ساتہہ دوسرا کتا پاتا ہون اور معلوم نہین ہوتا کس نی شکار پکڑا آپنی فرمایا مت کہا اوسکو اسلیے کہ تو
نے بسم اللہ کہی تہی اپنی کتی پر نہ دوسری کتی پر

الكلب يأكل من الصيد کتا شکار مین کچھ کہا لیوی

عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيد المعراض فقال ما أصاب بحده فكل وما أصاب
بعرضه فهو وقيذ قال فسألته عن صيد الكلب فقال إذا أرسلت كلبك وذكرت اسم الله عليه فكل قلت وإن
قتل قال وإن قتل فإن أكل منه فلا تأكل وإن وجدت مع كلبك غير كلبك وقد قتله فلا تأكل فإنك
إنما ذكرت اسم الله عز وجل على كلبك ولم تذكر على غيره ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی مینی رسول اللہ صلعم سے پوچھا
معراض کے شکار کو آپنی فرمایا اگر نوک سے مارے تو کہا اور جو آڑا پڑے تو وہ موقوذ ہی یعنی حرام ہی پہر مینی پوچھا شکاری کتی کو
آپنی فرمایا جب اپنا کتا چہوڑی اللہ کا نام لیکر تو کہا مینی کہا اگر وہ مار ڈالے شکار کو آپنی فرمایا اگرچہ مار ڈالی البتہ اگر اوس مین سے
کہا لے تو مت کہا اوسکو اور جو تو اپنی کتی کے ساتہہ دوسرا کتا پاوی اور اوس نے مار ڈالا ہو شکار کو تو مت کہا اوسکو اور جو زندہ ہو تو
ذبح کرکے کہا سکتی ہین) اسلیے کہ تو نے اللہ کا نام اپنی کتی پر لیا تہا نہ دوسری کتی پر عن عدي بن حاتم الطائي أنه سأل رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن الصيد قال إذا أرسلت كلبك فذكرت اسم الله عليه فقتل ولم يأكل فكل وإن أكل
منه فلا تأكل فإنما أمسكه على نفسه ولم يمسك عليك ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی اونہونی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا شکار کو آپنی فرمایا جب تو اپنا کتا چہوڑی اللہ کا نام لیکر پھر وہ شکار کو مار ڈالی لیکن اوس مین سے کہاوی نہین تو کہا اوسکو اور جو کہا لی
تو مت کہا اوسکو کیونکہ اوسنے پکڑا اپنی لیے نہ تیرے واسطے

الأمر بقتل الكلاب کتون کے مار ڈالنیکا حکم

عن ميمونة أن رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم قال ان جبرئیل ع لکنا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یومئذ فامر بقتل الکلاب حتی انہ لیامر بقتل الکلب الصغیر ترجمہ ام المومنین میمونہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل ع نے کہا ہم (یعنی فرشتہ رحمت کی) نہیں جاتے اوس کوٹھری میں جہاں کتا یا مورت ہو پھر
صبح کو آپ نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا یہانتک کہ حکم کیا چھوٹے پلے کے بھی مارنیکا عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم امر بقتل الکلاب غیر ما استثنی منہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتوں کے
مارنیکا مگر وہ کتے جنکو نکال لیا اس حکم سے (وہ شکاری کتے اور کھیت کی کتے اور جانوروں کے رکھوالے کی کتے اور حفاظت اور گھر کی کتے)
عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رافعا صوتہ یامر بقتل الکلاب فکانت الکلاب
تقتل الا کلب صید او ماشیۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بلند آواز سے حکم دیتے تھے
کتوں کے مارنیکا پھر وہ مارے جاتے مگر شکاری کتا یا جانوروں کی رکھوالی کا کتا عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب ماشیۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا صفۃ الکلاب التی امر بقتلہا کس قسم کے کتے
کے مارنیکا آپ نے حکم دیا عن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان الکلاب امۃ من الامم
لامرت بقتلہا فاقتلوا منہا الاسود البہیم وایما قوم اتخذوا کلبا لیس بکلب حرث او صید او ماشیۃ
فانہ ینقص من اجرہ کل یوم قیراط ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے ایک
قسم کے نہوتے جانوروں کی جیسے اور قسمیں ہیں تو میں حکم کرتا اونکے قتل کا تو قتل کرو اون میں سے ایک رنگ کالی کو (جسمیں سفید کا
نشان نہ ہو وہ بڑا شریر اور موذی ہوتا ہے) اور جن لوگوں نے کتا پالا نہ وہ کھیت کی حفاظت کے لیے ہو نہ شکار کے لیے نہ جانوروں کی
حفاظت کے لیے تو اونکے ثواب میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا ف اور دوسری روایت میں ہے کہ دو قیراط روز کم ہونگے
یعنی ایک دن کے اعمال میں سے اور ایک رات کے اعمال میں سے اس قیراط کا وزن اللہ ہی کو معلوم ہے اور مطلب یہ ہے کہ اوسکے عمل کا ثواب
گھٹایا جاویگا اسلیے مسلمان کو نہیں چاہیے کہ وہ بے ضرورت کتا پالے امتناع الملائکۃ من دخول بیت فیہ کلب
جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتوں کا نہ جانا عن علی بن ابی طالب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الملائکۃ لا تدخل
بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب ترجمہ حضرت امیر المومنین علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا فرشتے اوس گھر
میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا مورت یا جنب (جسکو نہانے کی حاجت ہو اور وہ نہ نہاوے) عن ابی طلحۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا صورۃ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا مورت عن میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اصبح یوما واجما فقالت لہ میمونۃ ای رسول اللہ لقد استنکرت ہیئتک منذ الیوم قال
ان جبریل علیہ السلام کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی اما واللہ ما اخلفنی قال فظل یومہ کذلک

تدلّٰی ثم وجد فی نفسه جرو کلب تحت نضد لنا فامر به فاخرج ثم اخذ بیده ماء فنضح به مکانه فلما امسی لقیه جبرئیل
علیه السلام فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم قد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحة قال اجل ولکنا لا ندخل
بیتا فیه کلب ولا صورة قال فاصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم من ذلک الیوم فامر بقتل الکلاب ترجمہ ام المؤمنین
میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کو بھی غمگین اور اداس تھے میں نے کہا یا رسول اللہ میں حضرت کی حالت
اوری ہی پاتی ہوں آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا آج رات کو ملنے کا مگر نہیں ملے اور قسم خدا کی کبھی انہوں نے وعدہ
خلاف نہیں کیا پھر دن بھر اسی طرح رہے بعد اسکے انکو خیال آیا ایک کتے کا بچہ ہمارے تخت کے تلے تھا آپ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا پھر آپ نے پانی
لیکر اس جگہ چھڑکا شام کو جبرئیل آئے آپ نے فرمایا تم نے وعدہ کیا تھا کل رات کو ملنے کا انہوں نے کہا ہاں مگر ہم لوگ اس گھر میں نہیں
جاتے جہاں کتا ہو یا مورت اسکی صبح کو آپ نے حکم دیا کتوں کے قتل کا الرخصة فی امساک الکلب للماشیة جانوروں کے ریوڑ
کی حفاظت کے لیے کتا پالنے کی اجازت عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتنی کلبا نقص من
اجره کل یوم قیراطان الا ضاریا او صاحب ماشیة ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کتا پالے تو ہر روز اسکے ثواب میں سے دو قیراط گھٹینگے مگر شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا (جو بکریوں کے گلے کی حفاظت کرتا ہے بھیڑیوں سے
عن السائب بن یزید انه وفد علیهم سفیان بن ابی زهیر الشنائی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتنی
کلبا لا یغنی عنه زرعا ولا ضرعا نقص من عمله کل یوم قیراط قلت یا سفیان انت سمعت هذا من رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال نعم ورب هذا المسجد ترجمہ سفیان بن ابی زہیر شنائی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کتا رکھے نہ کھیت کی حفاظت کو نہ جانوروں کی حفاظت کو (بلکہ بیکار اپنے گھر میں کتا پالے) تو اسکے اعمال میں سے ہر روز
ایک قیراط کم ہوگا سائب بن یزید نے کہا سفیان سے تو نے یہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا ہاں قسم ہے اس مسجد کے
رب کی باب الرخصة فی امساک الکلب للصید شکار کے لیے کتا رکھنے کی اجازت عن ابن عمر یقول ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال من امسک کلبا الا کلب ضاری او کلب ماشیة نقص من اجره کل یوم قیراطان ترجمہ وہی
جو اوپر گزرا الرخصة فی امساک الکلب للحرث کھیت کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے کی اجازت عن عبدالله بن مغفل
عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اتخذ کلبا الا کلب صید او ماشیة او زرع نقص من اجره کل یوم قیراط
ترجمہ ابوہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے اس میں یہ ہے کہ اسکے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا عن ابی هریرة عن رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال من اقتنی کلبا لیس بکلب صید ولا ماشیة ولا ارض فانه ینقص من اجره
قیراطان کل یوم ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر روز دو قیراط اسکے ثواب میں سے کم ہونگے عن ابن عمر قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتنی کلبا الا کلب ماشیة او کلب صید نقص من عمله کل یوم قیراط قال
عبدالله وقال ابو هریرة او کلب حرث ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص کتا پالے مگر ریوڑ کا کتا

یا شکار کا تو اوسکی عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا عبد اللہ نے کہا ابو ہریرہ نے کہا یا کہیت کا کتا یعنی وہ بھی منع ہے باغ بہی کہیت کی مثل ہے **اَلنَّهْيُ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ** کتے کی قیمت لینے کی ممانعت **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ **ترجمہ** ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچی اور نجومی کی مزدوری سے **ف** یعنی یہ سب مال حرام ہیں تو ان سے فائدہ اوٹھانا درست نہیں اور بعض علما کے نزدیک شکاری کتا بیچنا درست ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا حلال نہیں ہے قیمت کتے کی اور مزدوری نجومی (رمال پنڈت) کی جو فال کہولتا ہے اور آیندہ کی بات بتلاتا ہے) اور خرچی رنڈی کی (کیونکہ وہ اجرت ہے زنا کی جو حرام ہے) **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بری کمائی ہے خرچی رنڈی کی اور قیمت کتے کی اور مزدوری پچھنے لگانیوالے کی **ف** بعضوں نے اس حدیث کو ظاہر پر حمل کیا ہے اور پچھنے لگانیکی مزدوری لینا حرام کہا ہے لیکن جمہور علما کے نزدیک یہ بھی تنزیہی ہے **الرُّخْصَةُ فِيْ ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ** شکاری کتے کی قیمت لینا درست ہے **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَالْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بلی اور کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت صحیح نہیں ہے حجاج کی حماد بن سلمہ سے (تو ان لوگوں کی دلیل ضعیف ہوئی جو کہتے ہیں شکاری کتے کی قیمت لینا درست ہے)

باب صيد الكلب

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَاَفْتِنِيْ فِيْهَا قَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ كِلَابُكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ اَفْتِنِيْ فِيْ قَوْسِيْ قَالَ مَا رَدَّ عَلَيْكَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ وَاِنْ تَغَيَّبَ عَلَيَّ قَالَ وَاِنْ تَغَيَّبَ عَلَيْكَ مَا لَمْ تَجِدْ فِيْهِ اَثَرَ سَهْمٍ غَيْرِ سَهْمِكَ اَوْ تَجِدْهُ قَدْ صَلَّ يَعْنِيْ قَدْ اَنْتَنَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا میرے پاس شکاری کتے ہیں تو آپ فرمایئے اونکا حکم آپنے فرمایا جو شکار تیرے کتے پکڑیں پھر اوس میں سے کہا دیں نہیں تو کہا اوسکو وہ بولا اگرچہ وہ مار ڈالیں آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالیں پھر اوس نے کہا اب تیر کمان کا مسئلہ بتلایئے آپنے فرمایا جو شکار تیر اتیر مارے لے اوسکو کہا وہ بولا اگر شکار تیر کہا کر غائب ہو جاوے آپنے فرمایا اگرچہ غائب ہو جاوے بشرطیکہ اوسمیں اور کسی تیر کا نشان نہ ہوا اور اوسمیں بدبو نہ پیدا ہو (یعنی وہ جانور اتنے دنوں بعد ملے کہ سڑ گیا ہو) اور اوس میں بدبو ہو تو اوسکا کہانا درست نہیں کیونکہ سڑا ہوا گوشت بیماری پیدا کرتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ بھی تنزیہی ہے **الانسية تستوحش** اگر پلا ہوا جانور وحشی ہو جاوے (یعنی ہاتھ نہ آوے جیسے بعضی وقت اونٹ یا بیل بگڑ جاتے ہیں) **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَابُوْا اِبِلًا وَغَنَمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلَ اَوَّلُهُمْ فَذَبَحُوْا وَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَدُفِعَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ نَدَّ بَعِيْرٌ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ اِلَّا خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ

فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے ذات عرق کے پاس، لوگوں نے اونٹ اور بکریاں حاصل کیں (یعنی غنیمت میں) گانوں کی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کے پیچھے تھے (آپ کا قاعدہ تھا کہ آپ پیچھے اخیر میں رہتے کہ سب کی خبر گیری رہے اور جو تھک جاوے اوسکو سوار کر لیں) تو جو لوگ آگے تھے انہوں نے جلدی کی (اور غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے) جانوروں کو کاٹا اور دیگیں چڑھا دیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہونچے تو حکم دیا دیگیں الٹ دی گئیں پھر تقسیم کیا جانوروں کو تو دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر مقرر کیں انمیں ایک اونٹ بھاگ نکلا (یعنی بگڑ گیا) اور لوگوں پاس گھوڑے بھی کم تھے (نہیں تو اوسکو جلدی پکڑ لیتے) لوگ پکڑنے دوڑے مگر وہ ہاتھ نہ آیا یہاں تک کہ تھکا دیا سب کو آخر ایک شخص نے ایک تیر مارا اوسکو تو اللہ نے روک دیا اوسکو (یعنی وہ کھڑا رہ گیا تیر کھا کر) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جانور (جو پلے ہوئے ہیں جیسے اونٹ گائے بیل بکری) بھی وحشی ہو جاتے ہیں جیسے جنگلی جانور تو جو تمہارے ہاتھ نہ آوے اوسکے ساتھ ایسا ہی کرو (یعنی تیر سے مارو پھر اگر مر جاوے تو اوسکو کھالو کیونکہ ذکاۃ اختیاری جب نہ ہوسکے تو ذکاۃ اضطراری کافی ہے)

فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقَعُ فِي الْمَاءِ ایک شخص شکار کو تیر مارے پھر وہ تیر کھا کر پانی میں گر پڑے

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَلَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ جانور مر جاوے تو کھا اوسکو مگر جب پانی میں گر پڑے اور معلوم نہ ہو کہ پانی میں گرنے سے مرا یا تیر کے صدمہ سے تو مت کھا اوسکو عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ سَهْمَكَ وَكَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَقَتَلَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ فَإِنْ بَاتَ عَنِّي لَيْلَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ وَجَدْتَ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ شَيْءٍ غَيْرِهِ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ ترجمہ عدی بن حاتم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے یا کتا چھوڑے اللہ کا نام لیکر پھر شکار تیر سے مر جاوے تو کھا اوسکو عدی نے کہا اگر وہ ایک رات کے بعد ہاتھ آوے آپ نے فرمایا اگر سوا تیر کے اور کسی چیز کا اوس میں نشان نہ پاوے تو کھا اوسکو اور جو پانی میں گرا ہو تو مت کھا اوسکو

فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ ایک شکار کو تیر مار کر غائب ہو جاوے

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ الصَّيْدِ وَإِنَّ أَحَدَنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ فَيَبْتَغِي الْأَثَرَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا وَسَهْمُهُ فِيهِ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ السَّهْمَ فِيهِ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ وَعَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ فَكُلْ ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ ہم شکاری لوگ ہیں ہم میں سے کوئی تیر مارتا ہے پھر شکار غائب رہتا ہے ایک رات دو رات وہ پتہ لگاتا ہے پیچھا کرتا ہے تو اوسکو مرا ہوا پاتا ہے اور تیر اوسکے اندر ہوتا ہے آپ نے فرمایا اگر تیر اوسکے اندر ہو اور کسی اور درندہ کا (جیسے شیر بھیڑیے چیتے وغیرہ کا) نشان اوس میں نہ ہو اور تجھے یقین ہو جاوے کہ تیرے تیر

مرا ہی تو کہا اوسکو عن عدی بن حاتم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رأیت سہمک فیہ ولم تر فیہ اثر غیرہ
وعلمت انہ قتلہ فکل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنا تیر جانور میں پاوے اور سوا اوسکے
اور کوئی نشان نہ پاوے اور تجھے یقین ہو کہ تیرے سے مرا ہے تو کہا اوسکو عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ ارمی الصید
فاطلب اثرہ بعد لیلۃ قال اذا وجدت فیہ سہمک ولم یاکل منہ سبع فکل ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول
اللہ میں شکار کو تیر مارتا ہوں پھر میں اوسکا نشان ڈھونڈھتا ہوں ایک رات بعد آپنے فرمایا جب تو اپنا تیر اوس کے اندر پاوے اور اوس
میں سے کسی درندے نے نہ کھایا ہو تو کہا اوسکو **الصید اذا انتن** جب شکار کے جانور میں سے بدبو آنے لگے عن ابی ثعلبۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یدرک صیدہ بعد ثلث فلیاکلہ الا ان ینتن ترجمہ ابو ثعلبہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے تو اوسکو کہا وے مگر جب اوس میں بدبو ہو گئی ہو عن
عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ ارسل کلبی فیاخذ الصید ولا اجد ما اذکیہ بہ فاذکیہ بالمروۃ و
العصا قال اھرق الدم بما شئت واذکر اسم اللہ عز وجل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں کتا چھوڑتا
ہوں پھر وہ شکار پکڑتا ہے لیکن میرے پاس ایسی چیز نہیں ہوتی جس سے ذبح کروں تو میں پتھر یا لکڑی سے (جو دھار دار ہوتی ہیں) ذبح کر دیتا
ہوں آپنے فرمایا خون بہا دے جس چیز سے تو چاہے اور اللہ کا نام لے (یہ دو باتیں جانور کے حلال ہونے کی ضرور ہیں) **صید**
المعراض معراض کا شکار (اوسکے معنی اوپر گزر چکے) عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ انی ارسل الکلاب المعلمۃ
فیمسکن علی فاکل منہ قال اذا ارسلت الکلاب یعنی المعلمۃ وذکرت اسم اللہ فامسکن علیک فکل قلت وان
قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکھا کلب لیس منھا قلت وانی ارمی الصید بالمعراض فاصیب فاکل قال اذا رمیت
بالمعراض وسمیت فخزق فکل اذا اصاب بعرضہ فلا تاکل ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ میں سکھلائے ہوئے
کتے چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑتے ہیں تو میں اوس کو کہاتا ہوں آپنے فرمایا جب تو سکھلائے ہوئے کتے چھوڑے اللہ کا نام لیکر پھر وہ شکار
پکڑیں تو کہا اوسکو میں نے کہا اگر وہ مار ڈالیں شکار کو آپنے فرمایا اگرچہ مار ڈالیں جبتک اون کے ساتھ کوئی غیر کتا شریک نہووے
میں نے کہا میں معراض پھینکتا ہوں پھر مارتا ہوں اوس سے شکار اور کہاتا ہوں آپنے فرمایا جب تو معراض پھینکے اللہ کا نام لیکر اور وہ
گھس جاوے (یعنی نوک کیطرف سے لگی) تو کہا اور جو آڑا پڑے تو مت کہا اوسکو **ما اصاب بعرض المعراض** جس جانور پر
معراض آڑا پڑے عن عدی بن حاتم قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فقال اذا اصاب بحدہ
فکل واذا اصاب بعرضہ فقتل فانہ وقیذ فلا تاکل ترجمہ عدی بن حاتم نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا معراض کو آپنے فرمایا جب دھار کیطرف سے لگے تو کہا اوسکو اور جب آڑا لگے تو مت کہا کیونکہ وہ موقوذہ ہے **ما اصاب**
بحد من صید المعراض معراض کی نوک سے جو شکار مارا جاوے عن عدی بن حاتم قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن صید المعراض فقال اذا اصاب بحدہ فکل واذا اصاب بعرضہ فلا تاکل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپنے فرمایا جب نوک سے لگے تو کہا اور جب آڑا لگے تو مت کہا عن
عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صيد المعراض فقال ما أصبت بحده فكل وما أصاب
بعرضه فهو وقيذ ترجمہ وہی جو گزرا۔ اسمیں یہ ہے کہ جب آڑا پڑے تو وہ موقوذہ ہے اتباع الصيد شکار کے پیچھے جانا عن ابن
عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سكن البادية جفا ومن اتبع الصيد غفل ومن اتبع السلطان افتتن ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنگل میں رہیگا وہ سخت ہو جاویگا (یعنی اوسمیں نرمی اور خوش خلقی نہ ہوگی
اسلیے کہ یہ باتیں لوگوں میں رہنے سے پیدا ہوتی ہیں) اور جو شخص شکار کی دھن میں ہوگا وہ اور باتوں سے غافل ہوگا (نہ دین کی کاموں
کا خیال رہیگا نہ دنیا کے) اور جو شخص بادشاہ کی ساتھ رہیگا اوسکی دین پر آفت آویگی الارنب خرگوش کا بیان عن ابي هريرة
قال جاء أعرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم بأرنب قد شواها فوضعها بين يديه فأمسك رسول الله صلى الله
عليه وسلم فلم يأكل وأمر القوم أن يأكلوا وأمسك الأعرابي فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يمنعك أن
تأكل قال إني أصوم ثلاثة أيام من كل شهر قال إن كنت صائما فصم الغر ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش بھونکر لایا اور رکھا آپ نے ہاتھ روک لیا اور نہ کھایا اور لوگوں کو حکم دیا کھانیکا اوس گنوار نے بھی نہ کھایا
آپنے فرمایا تو کیوں نہیں کھاتا وہ بولا میں ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہوں آپنے فرمایا اگر تو ہر مہینے میں روزے رکھتا ہے تو چاندنی راتوں
میں رکھا کر (یعنی ۱۳-۱۴-۱۵ کو) ف اس حدیث سے خرگوش کی حلت ثابت ہوئی اور آپنے نہ کھایا اس وجہ سے کہ آپ کو بھاتا
نہ ہوگا جیسے گوہ کا گوشت آپنے نہیں کھایا مگر جب اوروں کو اجازت دی کھانے کی تو معلوم ہوا کہ حلال ہے عن ابن الحوتكية قال
قال عمر من حاضرنا يوم القاحة قال قال أبو ذر أنا أتي النبي صلى الله عليه وسلم بأرنب فقال الرجل الذي
جاء بها إني رأيتها تدمى فكأن النبي صلى الله عليه وسلم لم يأكل ثم إنه قال كلوا فقال رجل إني صائم
قال وما صومك قال من كل شهر ثلاثة أيام قال فأين أنت من البيض الغر ثلاث عشرة وأربع عشرة وخمس عشرة
ترجمہ ابن حوتکیہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا کون شخص ہمارے ساتھ تھا قاحہ کے روز (قاحہ ایک مقام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے)
ابو ذرؓ نے کہا میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک خرگوش آیا وہ جو لیکر آیا تھا بولا میں نے دیکھا اسکو حیض آتا تھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نہیں کھایا اور لوگوں سے کہا کھاؤ ایک شخص بولا میں روزے سے ہوں آپنے فرمایا تیرھویں چودھویں پندرھویں
تاریخ سفید روشن راتوں میں کیوں نہیں رکھتا عن انس يقول أنفجنا أرنبا بمر الظهران فأخذتها فجئت بها إلى
أبي طلحة فذبحها فبعثني بفخذيها ووركيها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقبله ترجمہ انس سے روایت ہے
مر الظہران میں جو مکہ سے ایک منزل پر ایک مقام ہے میں نے ایک خرگوش کو چھیڑا اوسکو پکڑا اور ابو طلحہ کے پاس لیکر آیا اونہوں نے اوسکو
ذبح کیا اور اوسکی رانیں اور پٹھے میرے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجیں آپنے قبول کیا عن ابن صفوان قال أصبت
أرنبين فلم أجد ما أذكيهما به فذكيتهما بمروة فسألت النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك فأمرني بأكلهما

ترجمہ ابن صفوان نے کہا میں نے دو خرگوش پکڑے پھر ان کے ذبح کرنے کے لیے کچھ نہ پایا تو پتھر سے ذبح کیا بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپنے فرمایا کہا اونکو

الضب گوہ کا بیان

عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر سئل عن الضب فقال لا آكله ولا احرمه ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گوہ کو اور آپ منبر پر تھے آپنے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں

عن ابن عمر ان رجلا قال يا رسول الله ما ترى في الضب قال لست بآكله ولا محرمه ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آپ گوہ کے باب میں کیا فرماتے ہیں آپنے فرمایا نہ میں اسکو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں

عن خالد بن الوليد اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بضب مشوي فقرب اليه فاهوى بيده ليأكل منه قال له من حضر يا رسول الله انه لحم ضب فرفع يده عنه فقال له خالد بن الوليد يا رسول الله احرام الضب قال لا ولكن لا يكون بارض قومي فاجدني اعافه فاهوى خالد الى الضب فاكل منه ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر ترجمہ خالد بن الولید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوہ بھونا ہوا آپ کے نزدیک لایا گیا آپنے ہاتھ بڑھایا اوسکی طرف جو لوگ موجود تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہے آپنے ہاتھ کھینچ لیا خالد بن الولید نے کہا یا رسول اللہ کیا گوہ حرام ہے آپنے فرمایا نہیں لیکن میری قوم کی بستی میں نہیں ہوتا تو مجکو اوس سے نفرت معلوم ہوتی ہے پھر خالد نے ہاتھ بڑھایا اور کھایا اور رسول اللہ صلعم دیکھ رہے تھے

عن خالد بن الوليد انه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ميمونة بنت الحارث وهي خالته فقدم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لحم ضب وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يأكل شيئا حتى يعلم ما هو فقال بعض النسوة الا تخبرن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يأكل فاخبرته انه لحم ضب فتركه قال خالد سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم احرام هو قال لا ولكنه طعام ليس في ارض قومي فاجدني اعافه قال خالد فاجتررته الي فاكلته ورسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ خالد بن الولید سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونکی خالہ میمونہ بنت حارث پاس گئے وہاں گوہ کا گوشت آپ کے سامنے رکھا گیا آپ کوئی چیز نہ کھاتے جبتک معلوم نہ کر لیتے کہ کیا ہے بعضی عورتوں نے کہا آپ کو خبر کر دو جو آپ کھاتے ہیں گے پھر اونہوں نے کہہ دیا یہ گوشت گوہ کا ہے آپنے چھوڑ دیا اور نہ کھایا اوسکو خالد نے کہا میں نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے آپنے فرمایا نہیں لیکن یہ گوشت میری ملک میں نہیں ہوتا تو مجھے اس سے کراہت معلوم ہوتی ہے خالد نے کہا یہ سنکر میں وہ گوشت اپنی طرف کھینچ لیا اور کھایا اور آپ دیکھ رہے تھے

عن ابن عباس قال اهدت خالتي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم اقطا وسمنا واضبا فاكل من الاقط والسمن وترك الاضب تقذرا واكل على مائدته رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو كان حراما ما اكل على مائدة رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابن عباس نے کہا میری خالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا پنیر اور گھی اور گوہ آپ نے پنیر اور گھی کھایا اور گوہ نہ کھائی کراہت سے لیکن آپکے دسترخوان پر اوروں نے کھایا اگر گوہ حرام ہوتا تو آپکے دسترخوان پر کیسے کھایا جاتا اور نہ آپ حکم کرتے کھانیکا عن

ابن عباس انه سئل عن اكل الضباب فقال اهدت ام حفيد الى رسول الله صلى الله عليه وسلم سمنا واقطا و اضبا فاكل من السمن والاقط وترك الضباب تقذرا لهن فلو كان حراما ما اكل على مائدة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا امر باكلهن ترجمہ ابن عباس سے پوچھا گیا گوہ کہانا کیسا ہے اونہون نے کہا ام حفید نے رسول اللہ صلعم کو گھی اور پنیر اور گوہ بہیجا آپنے گھی اور پنیر کہایا اور گوہ کو چھوڑ دیا نفرت سے اگر حرام ہوتا تو آپکے دسترخوان پر کیسے کہایا جاتا اور آپ حکم کیون کرتے اور ونکو کہانیکا عن ثابت بن يزيد الانصاري قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فنزلنا منزلا فاصاب الناس ضبابا فاخذت ضبا فشويته ثم اتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فاخذ عودا يعد به اصابعه ثم قال ان امة من بني اسرائيل مسخت دوابا في الارض واني لا ادري اي الدواب هي قلت يا رسول الله ان الناس قد اكلوا منها قال فما امر باكلها ولا نهى ترجمہ ثابت بن یزید انصاری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھے سفر مین ایک منزل مین اترے وہان لوگون نے گوہ پکڑے مینے ایک گوہ لیکر بہونا اور رسول اللہ پاس لایا آپنے ایک لکڑی سے اسکی انگلیان گننا شروع کین اور فرمایا کہ بنی اسرائیل مین سے کچھ لوگون کی صورت اللہ نے مسخ کر دی (یعنی انسان سے حیوان بنا دیا) زمین کے جانور ہو گئے مگر مین نہین جانتا وہ کون سے جانور ہین مین نے کہا یا رسول اللہ لوگ تو کہا گئے اسکو آپنے نہ حکم دیا اسکے کہانے کا اور نہ منع کیا اس سے عن ثابت بن وديعة قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بضب فجعل ينظر اليه ويقلبه وقال ان امة مسخت لا ادري ما فعلت واني لا ادري لعل هذا منها ترجمہ ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گوہ لیکر آیا آپ اسکو اولٹ پلٹ کر دیکہنے لگے اور فرمایا ایک امت مسخ ہو گئی تھی معلوم نہین اوسنے کیا کیا تہا مین نہین جانتا شاید یہ اوسی امت مین سے ہو عن ثابت بن وديعة ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم بضب فقال ان امة مسخت والله اعلم ترجمہ ثابت بن ودیعہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلعم پاس گوہ لایا آپنے فرمایا ایک امت ہے جو مسخ ہو گئی اور اللہ خوب جانتا ہے (کہ وہ گوہ ہو گئی یا اور کوئی جانور)

الضبع ضبع کا بیان (جسکو فارسی مین کفتار کہتے ہین) عن ابن ابي عمار قال سالت جابر بن عبد الله عن الضبع فامرني باكلها قلت اصيد هي قال نعم قلت اسمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم ترجمہ ابن ابی عمار سے روایت ہے مینے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا بجو کو انہون نے حکم دیا اسکے کہانے کا مین نے کہا وہ شکار ہے انہون نے کہا ہان مینے کہا تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہون نے کہا ہان (شافعی اور احمد کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک حرام ہے)

باب تحريم اكل السباع درندوں کی حرمت کا بیان عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اكل ذي ناب من السباع فاكله حرام ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دانت والے درندے کا کہانا حرام ہے (جو دانت سے شکار کرتا ہے جیسے شیر بھیڑیا چیتا بلی وغیرہ) عن ابي ثعلبة الخشني ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل كل ذي ناب من السباع ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے

منع کیا ہر دانت والی درندے کو کہانے سے **عن** ابی ثعلبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحل النهبى ولا يحل من السباع كل ذى ناب ولا تحل المجثمة **ترجمہ** ابو ثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست نہیں کسیکا مال لوٹنا اور نہ دانت والے درندیکا کہانا اور نہ مجثمہ (یعنی وہ جانور جسکو نشانہ بناوین تیرون یا گولیونکا اور اوسکو مارین یہانتک کہ مرجاوے)

الاذن فی اکل لحوم الخیل گھوڑیکا گوشت کہانے کی اجازت **عن** جابر قال نهى وذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن لحوم الحمر واذن فى الخيل **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن منع کیا گدہون کے گوشت سے اور اجازت دی گھوڑون کی گوشت کی **عن** جابر قال اطعمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم لحوم الخيل ونهانا عن لحوم الحمر **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کھلایا گھوڑون کا گوشت اور منع کیا گدہون کی گوشت سے خیبر کے روز جیسی دوسری روایت مین ہے **عن** جابر قال اطعمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر لحوم الخيل ونهانا عن لحوم الحمر **ترجمہ** جابر رض سے وہی روایت ہے جو اوپر گذری **عن** جابر قال كنا نأكل لحوم الخيل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** جابر رض نے کہا ہم گہوڑون کی گوشت کہاتی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین

تحریم اکل لحوم الخیل گہوڑے کا گوشت حرام ہے **عن** خالد بن الوليد انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحل اكل لحوم الخيل والبغال والحمير **ترجمہ** خالد بن الولید نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال نہین ہے گہوڑیکا اور خچرون اور گدہونکا گوشت کہانا **عن** خالد بن الوليد ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل لحوم الخيل والبغال والحمير وكل ذى ناب من السباع **ترجمہ** خالد بن ولید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گہوڑون اور خچرون اور گدہون اور دانت والی درندونکا گوشت کہانیسے **عن** جابر قال كنا نأكل لحوم الخيل قلت البغال قال لا **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے ہم گہوڑون کے گوشت کہاتے تھے عطار نے کہا خچرون کے اونہون نے کہا نہین اکثر علماء اسی طرف ہین کہ گھوڑیکا گوشت کہانا درست ہے

تحریم اکل لحوم الحمر الاهلیة بستی کے گدہون کا گوشت حرام ہے اور جنگل کا گدہا جیسے گورخر کہانا درست ہے **عن** محمد قال قال على لابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن نكاح المتعة وعن لحوم الحمر الاهلية يوم خيبر **ترجمہ** امام محمد باقر رض سے روایت ہے حضرت علی رض نے ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلعم نے منع کیا متعہ کے نکاح سے اور بستی کی گدہونکی گوشت سے خیبر کے روز **عن** على بن ابى طالب قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن متعة النساء يوم خيبر وعن لحوم الحمر الانسية **ترجمہ** حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے روز عورتون کے ساتھ متعہ کرنیسے اور بستی کے گدہون کے گوشت سے **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الحمر الاهلية يوم خيبر **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدہونکے گوشت سے خیبر کے دن **عن** ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم مثله ولم يقل خيبر **ترجمہ**

ابن عمر سے ایسی ہی روایت ہے اوسمین خیبر کا ذکر نہین عن البراء قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن
لحوم الحمر الانسية نضيجا ونيئا ترجمہ براء سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن بستی کی گدہون کے
گوشت سے کچا ہو یا پکا عن عبد الله بن ابي اوفى قال اصبنا يوم خيبر حمرا خارجا من القرية فطبخناها فنادى منادي النبي
صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد حرم لحوم الحمر فاكفئوا القدور فاكفئناها
ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہم نے خیبر کے دن گدہے پکڑے جو گانون سے نکلے تھے پھر اونکا گوشت پکنے کو چڑہایا اتنے مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے گدہون کے گوشت کو تو اوندہا دو دیگونکو ہم نے اوندہا دیا دیگونکو (اور گوشت پھینکدیا) عن
انس قال صبح رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر وقد خرجوا الينا ومعهم المساحي فلما راونا قالوا محمد والخميس
ورجعوا الى الحصن يسعون فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال الله اكبر الله اكبر خربت
خيبر انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين فاصبنا فيها حمرا فطبخناها فنادى منادي النبي
صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر فانها رجس ترجمہ انس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے پہونچے خیبر کے دن اور خیبر والے (یہودی) اپنی کہیتی کے ہتھیار لیکر باہر نکلے جب ہمکو
دیکہا تو کہنے لگے محمد ہین اور لشکر اور سب دوڑتے ہوئے قلعہ مین چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اٹھائے
اور فرمایا اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے خراب ہوگیا خیبر ہم جب کسی قوم کے قریب اترین تو بری ہوتی ہے صبح اون لوگون کی جنکو ڈرایا
گیا تھا (یعنی وہ ہارے جاتے ہین خراب ہوتی ہین یہہ آپکا معجزہ تہا چنانچہ ایسا ہی ہوا خیبر فتح ہوگیا اور یہودی خیبر والے کچھہ مارے گئے کچھہ بھاگ نکلے)
انس نے کہا وہان ہم نے گدہے پکڑے اور اونکو پکایا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منادی نے آواز دی کہ اللہ اور اوسکا رسول تمکو
منع کرتا ہے گدہون کے گوشت سے وہ پلید ہے عن ابي ثعلبة الخشني انهم غزوا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى خيبر و
الناس جياع فوجدوا فيها حمرا من حمر الانس فذبح الناس منها فحدث بذلك النبي صلى الله عليه وسلم
فامر عبد الرحمن بن عوف فاذن في الناس الا ان لحوم الحمر الانس لا تحل لمن يشهد اني رسول الله ترجمہ
ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے لوگ جہاد کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ خیبر کیطرف اور وہ بھوکے تھے تو اونہون نے چند گدہے
بستی کے اونکو ذبح کیا پھر یہہ رسول اللہ صلعم سے بیان کیا گیا آپنے عبد الرحمن بن عوف کو حکم دیا اونہون نے پکار دیا کہ بستی کے
گدہونکا گوشت حلال نہین اوس شخص کے لیے جو مجہکو (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) رسول جانتا ہے عن ابي ثعلبة
الخشني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل كل ذي ناب من السباع وعن لحوم الحمر الاهلية ترجمہ
ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والی درندی کے کہانے سے اور بستی کے گدہونکے گوشت سے باب
اباحة اكل لحوم الحمر الوحش وحشی گدہا یعنی گورخر کہانیکی اجازت عن جابر قال اكلنا يوم خيبر لحوم الخيل والوحش
ونهانا النبي صلى الله عليه وسلم عن الحمار ترجمہ جابر رض سے روایت ہے ہمنے خیبر کے دن گہوڑے اور گورخر کا گوشت کہایا اور منع

تحریم اکل لحوم الحمر الاہلیہ

کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ ستو **عن** عُمَیرِ بنِ سَلَمَۃَ الضَّمْرِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ نَسِیرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ بِبَعْضِ اَثَایَا الرَّوْحَاءِ وَہُمْ حُرُمٌ اِذَا حِمَارُ وَحْشٍ مَعْقُورٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعُوہُ فَیُوشِکُ

صَاحِبُہُ اَنْ یَأْتِیَہُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَہْزٍ ہُوَ الَّذِی عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ شَأْنَکُمْ ہٰذَا الْحِمَارُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ یَقْسِمُہُ بَیْنَ النَّاسِ **ترجمہ** عمیر بن سلمہ ضمیری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاتے

تھے روحا کی بیچ و بین (روحا ایک مقام ہے مدینہ سے تین یا چالیس میل پر) اور ہم سب احرام باندھے تھے حج کا اتنے مین ایک گورخر دکھلائی

دیا جو زخمی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو اوسکا مالک (یعنی جسنے اوسکو شکار کیا ہے) آتا ہوگا پھر ایک شخص

آیا بہز (ایک قبیلہ ہے) مین سے اور بولا یا رسول اللہ یہ گورخر آپکے لیے ہے (یعنی) رسول اللہ صلعم نے حضرت ابوبکر رض کو حکم کیا اوسکا گوشت

سب لوگونکو بانٹ دے **عن** اَبِی قَتَادَۃَ قَالَ اَصَابَ حِمَارًا وَحْشِیًّا فَاَتَی بِہٖ اَصْحَابَہُ وَہُمْ مُحْرِمُونَ وَہُوَ حَلَالٌ فَاَکَلْنَا

مِنْہُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَوْ سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْہُ فَسَأَلْنَاہُ فَقَالَ قَدْ اَحْسَنْتُمْ فَقَالَ لَنَا ہَلْ مَعَکُمْ

مِنْہُ شَیْءٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاہْدُوا لَنَا فَاَتَیْنَاہُ مِنْہُ فَاَکَلَ مِنْہُ وَہُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** ابوقتادہ نے ایک گورخر شکار کیا سب لوگ احرام

باندھے تھے لیکن ابوقتادہ نے احرام نہین باندہا تہا وہ اوسکو اپنے ساتھیون کے پاس لائے اونہون نے کہایا پھر آپس مین ایک دوسرے سے کہا رسول اللہ

صلعم سے بیان کرنا چاہیے پھر آپ سے پوچھا آپنے فرمایا تم نے اچھا کیا (کیونکہ احرام والونکو بے احرام والے کا شکار کہانا درست ہے) اور کچھ باقی

ہے تمہارے پاس اوسکا گوشت ہمنے کہا ہان آپنے فرمایا وہ ہم کو دو ہدیہ پھر وہ لیکر آئے آپنے اوس مین سے کہایا اور آپ احرام باندھے تھے **باب** ماجاء فی

اکل لحم الدجاج مرغ کا گوشت کہانیکی اجازت **عن** زَہْدَمٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَبِی مُوسٰی وَہُوَ یَأْکُلُ دَجَاجَۃً فَتَنَحّٰی رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَالَ مَا

شَأْنُکَ قَالَ اِنِّی رَأَیْتُہَا تَأْکُلُ شَیْئًا قَذِرْتُہُ فَحَلَفْتُ اَنْ لَا اٰکُلَہُ فَقَالَ اَبُو مُوسٰی اُدْنُ فَکُلْ فَاِنِّی رَأَیْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْکُلُہُ وَاَمَرَہُ اَنْ یُکَفِّرَ عَنْ یَمِینِہٖ **ترجمہ** زہدم سے روایت ہے ابوموسی کے پاس ایک مرغی آئی (پکی ہوئی) ایک شخص اوسکو

دیکھکر کنارے ہو گیا ابوموسی نے کہا کیون وہ بولا مین نے اسکو نجاست کہاتے دیکھا تو مجھے کراہت معلوم ہوئی مینے قسم کہالی کہ اب اسکو نہ کہاؤنگا

ابوموسی نے کہا نزدیک آ اور کہا مینے رسول اللہ صلعم کو دیکھا اسکو کہاتے ہوئے اور حکم کیا اوسکو اپنی قسم کا کفارہ دیوے **عن**

زَہْدَمٍ الْجَرْمِیِّ قَالَ کُنَّا عِنْدَ اَبِی مُوسٰی فَقَدَّمَ طَعَامَہُ وَقَدَّمَ فِی طَعَامِہٖ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِی تَیْمِ اللّٰہِ اَحْمَرُ

کَاَنَّہُ مَوْلًی فَلَمْ یَدْنُ فَقَالَ لَہُ اَبُو مُوسٰی اُدْنُ فَاِنِّی قَدْ رَأَیْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْکُلُ مِنْہُ **ترجمہ** زہدم جرمی

سے روایت ہے ہم ابوموسی کے پاس تھے اتنے مین اونکا کہانا آیا اوسمین مرغی کا گوشت تہا تو ایک شخص بنی تیم اللہ کا (جو ایک قبیلہ ہے) سرخ رنگ

جیسے غلام (یعنی اور ملک کا رہنے والا جیسے ترک ایران وغیرہ جو سرخ رنگ ہوتے ہین) نزدیک نہ آیا ابوموسی نے کہا نزدیک آ

اسلیے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہاتے دیکھا ہے (مرغی گو نجاست بھی کہاتی ہے مگر دوسری پاک چیزین بھی کہاتی

ہے تو اوسکا گوشت درست ہے البتہ جو مرغی نری نجاست ہی کہاوے اوسکے کہانے مین اختلاف ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِی مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ وَعَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِی نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ **ترجمہ** ابن

عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے روز ہر کچلی والے درندے سے یعنی جو پنجے سے شکار کرے) اور ہر پنجہ والے
ذو ہے سے (اور یہ تو شکار نہیں کرتی پنجے سے تو درست ٹھہری) **اباحۃ اکل العصافیر** چڑیوں کے گوشت کھانے کی اجازت **عن**
عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من انسان قتل عصفورا فما فوقھا بغیر حقھا الا سالہ
اللہ عز و جل عنھا قیل یا رسول اللہ وما حقھا قال یذبحھا فیاکلھا ولا یقطع راسھا یرمی بھا ترجمہ عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی ایک چڑیا یا اوس سے بڑا جانور ناحق مارے قیامت کے روز اللہ اوس سے پرسش کریگا
کہ تو نے ناحق جان کیوں لی) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اوسکا حق کیا ہے آپنے فرمایا حق یہ ہے کہ اللہ کا نام پر اوسکو ذبح کرے اور کھاوے اور
اوسکا سر کاٹکر نہ پھینکے **باب** **میتۃ البحر** دریا کے جانور مردہ کا بیان **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ماء
البحر ھو الطھور ماؤہ والحل میتتہ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمندر کا پانی پاک
ہے اور اوسکا مردہ حلال ہے **ف** یعنی جو جانور دریا سے پکڑا جاوے مردہ اوسکو اسلیے کھانا بغیر ذبح کی درست ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال
بعثنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن ثلثمائۃ نحمل زادنا علی رقابنا ففنی زادنا حتی کان یکون للرجل منا کل
یوم تمرۃ فقیل لہ یا ابا عبد اللہ واین تقع التمرۃ من الرجل قال لقد وجدنا فقدھا حین فقدناھا فاتینا البحر
فاذا ھو بحوت قذفہ البحر فاکلنا منہ ثمانیۃ عشر یوما ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم تین سو آدمیوں کو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بھیجا (جہاد کو لیے) اور ہمارا توشہ ہماری گردنوں پر تھا (یعنی بالکل کم تھا) پھر وہ بھی ختم ہوگیا یہانتک کہ ہم میں سے
ہر ایک شخص کو ہر روز ایک کھجور ملتی لوگوں نے کہا اے ابا عبد اللہ (جابر کی کنیت ہے) ایک کھجور میں آدمی کا کیا ہوتا ہوگا جابر نے کہا جب وہ
بھی نہ ملی تو ہم کو معلوم ہوا (کہ ایک کھجور سے اتنی طاقت ہوتی تھی) پھر ہم سمندر کے پاس آئے وہاں ایک مچھلی پائی جسکو دریا نے پھینک دیا تھا
(کنارے پر) اوس میں سے ہم اٹھارہ روز تک کھاتے رہے) **عن** عمرو قال سمعت جابرا یقول بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثلثمائۃ راکب امیرنا ابو عبیدۃ بن الجراح نرصد عیر قریش فاقمنا بالساحل فاصابنا جوع شدید حتی اکلنا
الخبط قال فالقی البحر دابۃ یقال لھا العنبر فاکلنا منہ نصف شھر وادھنا من ودکہ فثابت اجسامنا و
اخذ ابو عبیدۃ ضلعا من اضلاعہ فنظر الی اطول جمل واطول رجل فی الجیش فمر تحتہ ثم جاعوا فنحر رجل
ثلث جزائر ثم جاعوا فنحر رجل ثلث جزائر ثم جاعوا فنحر رجل ثلث جزائر ثم نھاہ ابو عبیدۃ ترجمہ
جابر سے روایت ہے ہم تین سو سواروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابو عبیدہ کو سردار بناکر قریش کا قافلہ لوٹنے کو تو ہم سمندر کے
کنارے پڑے رہے (قافلے کی انتظار میں) اور بھوک ایسی ہوئی کہ آخر پتے جھاڑنے لگے اتنے میں دریا نے ایک جانور کنارے پر پھینکا جس کو
عنبر کہتے ہیں اوسکو ہم آدھے مہینے تک کھایا کیے اور اوسکی چربی بجائے تیل کے لگایا کیے یہانتک کہ ہمارے بدن پھر موٹے تازے ہوگئے
(جو بھوک سے ناتوان ہوگئے تھے) ابو عبیدہ نے اوسکی ایک پسلی لی اور سب سے لمبا اونٹ لیا اور سب سے لمبے شخص کو اوسپر سوار کیا وہ
اوسکے تلے سے نکل گیا پھر لوگوں کو بھوک ہوئی تو ایک شخص نے تین اونٹ کاٹ ڈالے پھر بھوک ہوئی تو تین اور کاٹے پھر بھوک ہوئی

توڑیں اور کاٹے پھر ابو عبیدہ نے منع کیا اس خیال سے کہ سواریاں نہ رہینگے **فاک** سفیان قال ابو الزبیر عن جابر فسألنا النبی صلی

اللہ علیہ وسلم فقال ھل معکم منہ شیء قال فاخرجنا من عینیہ کذا وکذا قلۃ من ودک ونزل فی حجاج عینہ

اربعۃ نفر وکان مع ابی عبیدۃ جراب فیہ تمر وکان یعطینا القبضۃ ثم صار الی التمرۃ فلما فقدناھا وجدنا فقدھا ترجمہ

سفیان نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے ابو الزبیر نے جابر سے سنا ہم نے اوسکی آنکھوں سے چربی کا ایک ڈھیر نکالا اور اوسکی کویوں میں یعنی

آنکھ کے حلقوں میں چار آدمی اتر گئے۔ ابو عبیدہ پاس ایک تھیلا تھا کھجور کا وہ ہم کو ایک ایک مٹھی دیتے پھر ایک ایک کھجور دینے لگے جب وہ

بھی نہ ملے تو ہمکو معلوم ہوا اوسکا نہ ملنا یعنی نہ ملنے سے جو تکلیف ہوئی اسلیے کہ ایک ہی کھجور روز غنیمت تھی کچھ تو تسکین ہوتی تھی **عن**

جابر قال بعثنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی عبیدۃ فی سریۃ فنفد زادنا فمررنا بحوت قد قذف بہ البحر فاردنا

ان ناکل منہ فنہانا ابو عبیدۃ ثم قال نحن رسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی سبیل اللہ کلوا فاکلنا منہ

ایاما فلما قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبرناہ فقال ان کان بقی معکم شیء فابعثوا بہ الینا

ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ہمکو ابو عبیدہ کے ساتھ ایک لشکر میں بھیجا ہمارا توشہ ختم ہو گیا تو ہم کو ایک مچھلی ملی جسکو دریا نے

کنارے پر ڈالدیا تھا ہم نے قصد کیا اوس میں سے کھانے کا ابو عبیدہ نے منع کیا پھر کہا ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں اور اوس کے

راہ میں نکلے ہیں کھاؤ تو ہم کتنی دنوں تک اوس میں سے کھاتے رہے جب رسول اللہ صلعم پاس آئے تو آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا اگر اوس میں

سے کچھ بچا ہو تو ہمارے پاس بھیجو **عن** جابر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی عبیدۃ ونحن ثلثمائۃ و

بضعۃ عشر وزودنا جرابا من تمر فاعطانا قبضۃ قبضۃ فلما ان جزناہ اعطانا تمرۃ تمرۃ حتی ان کنا لنمصہا

کما یمص الصبی ونشرب علیہا الماء فلما فقدناھا وجدنا فقدھا حتی ان کنا لنخبط الخبط بقسینا ونسفہ ثم نشرب

علیہ من الماء حتی سمینا جیش الخبط ثم اجزنا الساحل فاذا دابۃ مثل الکثیب یقال لہ العنبر فقال ابو عبیدۃ

میتۃ لا تاکلوہ ثم قال جیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی سبیل اللہ عزوجل ونحن مضطرون کلوا باسم اللہ

فاکلنا منہ وجعلنا منہ وشیقۃ ولقد جلس فی موضع عینہ ثلثۃ عشر رجلا قال فاخذ ابو عبیدۃ ضلعا من اضلاعہ

فرحل بہ اجسم بعیر من اباعر القوم فاجاز تحتہ فلما قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما

حبسکم قلنا کنا نتبع عیرات قریش وذکرنا لہ من امر الدابۃ فقال ذاک رزق رزقکموہ اللہ عزوجل امعکم

منہ شیء قال قلنا نعم ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ہمکو ابو عبیدہ کے ساتھ بھیجا اور ہم تین سو دس کئی آدمی

تھے اور ایک تھیلا کھجور کا ساتھ کر دیا (کیونکہ آپکو خیال تھا کہ جلد لوٹ آئینگے) ابو عبیدہ نے اوس میں سے ایک ایک مٹھی ہمکو دی جب وہ تمام

ہونے لگا تو ایک ایک کھجور بانٹی ہم اوسکو اسطرح چوستے جیسے لڑکا چوستا ہے اور اوپر سے پانی پی لیتے جب وہ بھی نہ ملی تو ہم کو قدر معلوم ہوئی

اوسکی آخر یہاں تک نوبت پہونچی کہ اپنی کمانوں سے پتے جھاڑتے (درخت کی) پھر اوسکو پھانک کر اوپر سے پانی پی لیتے اسیوجہ سے اس لشکر کا

نام جیش الخبط یعنی پتوں کا لشکر ہو گیا جب ہم سمندر کے کنارے پہونچے تو وہاں ایک جانور پایا جو ایک ٹیلے کی طرح پڑا تھا جسکو عنبر کہتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تمہارے پاس اسکا کچھ گوشت باقی ہے جابر نے کہا ہاں

ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہے پھر کہا نہیں بلکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہے اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں اور ہم بھوک سے
بیقرار ہیں (ایسی حالت میں تو مردار بھی درست ہے) کہا اللہ کا نام لیکر کھاؤ پھر ہمنے کھایا اوس میں سے اور کچھ گوشت اوسکا بچاکر سکھا لیا اور ادو
میں کہا ہمنے لیے اوسکی آنکھوں کے حلقے میں تیرہ آدمی سما گئے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹ کر آئے تو آپنے پوچھا تم نے دیر کیوں لگائی
ہم نے کہا ہم قریش کے قافلہ کو ڈہونڈہتے تہے اور ہمنے ذکر کیا آپسے اوس جانور کا آپنے فرمایا وہ رزق تہا اللہ کا جو اوس نے تم کو دیا
تمھارے پاس کچھ باقی ہے ہم نے کہا ہان **الضفدع** مینڈک کا بیان **عن** عبد الرحمن بن عثمان ان طبیبا ذکر ضفدعا
فی دواء عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلہ ترجمہ عبد الرحمن بن عثمان
سے روایت ہے ایک حکیم نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا مینڈک کو دوا میں ڈالنے کو آپنے منع کیا اوسکے مارنے سے **الجراد** ٹڈی کا بیان **عن**
عبد اللہ بن ابی اوفی قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات فکنا ناکل الجراد ترجمہ عبد اللہ بن ابی
اوفی سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلعم کے ساتھ سات بار ہم ٹڈیان کہاتے تہے **عن** ابی یعفور قال سألت عبد اللہ بن ابی
اوفی عن قتل الجراد فقال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست غزوات ناکل الجراد ترجمہ ابو یعفور سے روایت
ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا ٹڈی کو انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ جہاد کیے ہم ٹڈیان کہاتے تہے
قتل النمل چیونٹی کے مارنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نملۃ قرصت نبیا من
الانبیاء فامر بقریۃ النمل فاحرقت فاوحی اللہ عز وجل الیہ ان قد قرصتک نملۃ اہلکت امۃ من الامم تسبح
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے ایک پیغمبر کو کاٹا انہوں نے حکم دیا سارا بل چیونٹیوں کا
جلا دیا گیا تو اللہ نے وحی بہیجی اون کیطرف تجہی ایک چیونٹی نے کاٹا اور تو نے ایک امت کو مار ڈالا جو پاکی کرتے تہے اپنی رب کی
عن الحسن ان نبیا من الانبیاء تحت شجرۃ فلدغتہ نملۃ فامر ببیتہن فحرق علی ما فیہا فاوحی اللہ
الیہ فہلا نملۃ واحدۃ ترجمہ حسن سے روایت ہے ایک پیغمبر درخت کے تلے اوترے اونکو ایک چیونٹی نے کاٹا انہوں نے حکم دیا سارا
گہر چیونٹیوں کا جلا دیا گیا تب اللہ نے اونکو وحی بہیجی کہ تو نے اوسی چیونٹی کو کیون نہیں جلا دیا جس نے کاٹا تہا **عن** ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ وزاد فانہن یسبحن ترجمہ ابو ہریرہ سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ چیونٹیاں تسبیح کی پڑ
عن ابی ہریرۃ نحوہ ولم یرفعہ ترجمہ ابو ہریرہ سے موقوفا ایسی ہی روایت ہے آخر کتاب الصید والذبائح تمام ہوئی کتاب
شکار اور ذبحون کی **کتاب الضحایا** کتاب قربانیون کی **عن** ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من رأی ہلال ذی الحجۃ فاراد ان یضحی فلا یاخذ من شعرہ ولا من اظفارہ حتی یضحی ترجمہ ام المومنین ام
سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بقرعید کا چاند دیکھے پھر قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخون نہ لیوے
جب تک قربانی کرے **عن** ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان یضحی فلا یقلم من اظفارہ
ولا یحلق شیئا من شعرہ فی عشر الاول من ذی الحجۃ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ اپنے ناخون نہ کتراوے اور بال نہ منڈاوے دسوین تاریخ کو قربانی کے بعد
حجامت بناوے عن سعيد بن المسيب قال من اراد ان يضحي فدخلت ايام العشر فلا يأخذ من شعره ولا اظفاره
فذكرته لعكرمة فقال الا يعتزل النساء والطيب ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا جو شخص قربانی کرنا چاہے پھر ذیحجہ کے دن
آجاوین تو بال اور ناخون نہ لیوے عثمان نے کہا مین نے یہہ عکرمہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا اور عورتون سے بھی جدا رہے اور خوشبو بھی نہ
لگاوے عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دخلت العشر فاراد احدكم ان يضحي فلا يمس
من شعره ولا من بشره شيئا ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا پہلا دہا شروع ہو جاوے
پھر تم مین سے کسیکا قصد ہو قربانی کرنیکا تو اپنے بالوں اور ناخونوں کو نہ چہوے (یعنی نہ کتراوے) یہ ممانعت جمہور علما کے نزدیک تنزیہی
ہے (زیادہ بہتری) باب من لم يجد الاضحية جس شخص کو قربانی کا مقدور نہ ہو عن عبد الله بن عمرو بن العاص
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل امرت بيوم الاضحى عيدا جعله الله عز وجل لهذه الامة فقال
الرجل ارأيت ان لم اجد الا منيحة انثى افاضحي بها قال لا ولكن تاخذ من شعرك وتقلم اظفارك وتقص
شاربك وتحلق عانتك فذلك تمام اضحيتك عند الله عز وجل ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے مجھے حکم ہوا ذیحجہ کی دسوین تاریخ عید کرنے کا اللہ تعالی نے اسکو عید کیا اس امت
کے لیے وہ بولا اگر میرے پاس کچھہ نہو (یعنی قربانی کے موافق نصاب نہو) مگر ایک ہی بکری یا اونٹنی کیا مین اسکو قربانی کرون
آپنے فرمایا نہیں (کیونکہ ایک ہی جانور ہے اسکو بھی کاٹ ڈالیگا تو تکلیف ہوگی) لیکن تو اپنے بال بنا اور ناخون کترا اور مونچھہ
کے بال لے اور زیر ناف کے بال مونڈ اس میں ہی تیری قربانی ہے پوری اللہ کے نزدیک ذبح الامام اضحيته بالمصلى امام
اپنی قربانی عیدگاہ مین کرے عن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يذبح او ينحر بالمصلى
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح یا نحر کرتے تھے عیدگاہ مین (ذبح بکری یا گائے کو اور نحر یعنی
برچھہ مارنا اونٹ کو) عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نحر يوم الاضحى بالمدينة قال وقد
كان اذا لم ينحر يذبح بالمصلى ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا مدینہ مین اور جب نحر نہین
کرتے تھے تو ذبح کرتے تھے عیدگاہ مین ذبح الناس بالمصلى عیدگاہ مین لوگونکا قربانی کرنا عن جندب بن
سفيان قال شهدت اضحى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بالناس فلما قضى الصلوة راى غنما قد ذبحت
فقال من ذبح قبل الصلوة فليذبح شاة مكانها ومن لم يكن ذبح فليذبح على اسم الله عز وجل ترجمہ جندب
بن سفیان سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تہا بقرعید مین آپنے نماز پڑھائی لوگونکو عید کی جب نماز سے فارغ
ہوئے تو بکریوں کو دیکھا وہ ذبح ہو چکی تھین آپنے فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے (کیونکہ
نماز سے پہلی قربانی درست نہین) اور جس شخص نے ذبح نہین کیا ابھی تک وہ ذبح کرے اللہ کے نام پر

مِنَ الْاَضَاحِيْ جن جانورون کی قربانی منع ہی انکا بیان **اَلْعَوْرَاءُ** کانی جسکی آنکھ اندھی ہو **عَنْ اَبِی الضَّحَّاکِ** عُبَيْدِ
بْنِ فَيْرُوْزَ مَوْلٰی بَنِیْ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ حَدِّثْنِیْ عَمَّا نَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَضَاحِيْ قَالَ
قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدِیْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعٌ لَا يَجْزِيْنَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ
الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيْرَةُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ قُلْتُ اِنِّیْ اَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ فِی الْقَرْنِ نَقْصٌ
وَاَنْ يَكُوْنَ فِی السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَهٗ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلٰی اَحَدٍ **ترجمہ** ابو الضحاک سی روایت ہی جسکا نام عبید بن
فیروز تہا اور وہ مولی تہا بنی شیبان کا مین نے براء بن عازب سے کہا بیان کرو مجھ سے ان قربانیونکو جن سے منع کیا رسول اللہ صلعم نے
اونہون نے کہا آپ کھڑے ہوئے (اور اسطرح اشارہ کیا براء نے اشارہ کرکے تبلایا اور کہا) میرا ہاتھ آپکے ہاتھ سے چھوٹا ہی آپنے
فرمایا چار طرح کے جانور درست نہین قربانی کے لیے ایک تو کانا جسکا کانا پن صاف معلوم ہو دوسری بیمار جسکی بیماری صاف روشن ہو
تیسری لنگڑا جسکا لنگڑا پن ظاہر ہو چوتھی ناتوان (دبلا) جسکی ہڈیون مین گودا نہ رہا ہو مین نے کہا مجھے تو وہ جانور بھی برا
معلوم ہوتا ہے (قربانی کے لیے) جسکی سینگ ٹوٹے ہون یا دانت ٹوٹے ہون آپنے فرمایا جو جانور تجھے برا معلوم ہو اسکو چھوڑ دے
اور جو پسند ہو اسکی قربانی کر (مگر دوسری کو منع مت کر اوسکے لینے سے) **اَلْعَرْجَاءُ** لنگڑی **عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ**
قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدِّثْنِیْ مَا كَرِهَ اَوْ نَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَضَاحِیْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ وَيَدِیْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ
لَا يُجْزِيْنَ فِی الْاَضَاحِیْ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيْرَةُ
الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ قَالَ فَاِنِّیْ اَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ نَقْصٌ فِی الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ
عَلٰی اَحَدٍ **ترجمہ** وہی ہی جو اوپر گزرا اس مین یہ ہی کہ براء نے کہا مجھے تو وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے جسکی سینگ یا کان مین نقص
ہو **اَلْعَجْفَاءُ** دبلی **عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ وَاَصَابِعِیْ
اَقْصَرُ مِنْ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ قَالَ لَا يَجُوْزُ مِنَ الضَّحَايَا الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ
عَوَرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت
ہی مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے اپنی انگلیون سے تبلایا اور میری انگلیان آپ کی انگلیون سے چھوٹی ہین آپنے
فرمایا قربانی مین چار جانور درست نہین پھر بیان کیا انہی چار کو جو اوپر بیان ہوئے **اَلْمُقَابَلَةُ** وَهُوَ مَا قُطِعَ طَرَفُ
اُذُنِهَا وہ جانور جسکا سامنی سی کان کٹا ہو **عَنْ عَلِیٍّ** رض قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ
الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا بَتْرَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ **ترجمہ** حضرت علی رض سی روایت ہی حکم کیا
ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اور کان دیکھنے کا (قربانی کے جانور مین کہ یہ دونون صحیح اور سالم ہون) اور منع کیا ہم کو مقابلہ
سے (جسکا کان سامنی سے کٹا ہو) اور مدابرہ سی (جسکا کان پیچھے سی کٹا ہو) اور بتراء سے (جسکی دم کٹی ہو) اور خرقاء سی

جسکی کان مین گول سوراخ ہو **المدابرۃ** مدابرہ کا بیان عن علی قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن وان لا نضحی بعوراء ولا مقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء ترجمہ علی سے روایت ہے کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھ لیں ہم آنکھ اور کان کو اور یہ کہ ہم قربانی نہ کریں کانی کی اور نہ اسکی کہ جسکا کان آگے سے کٹا ہو اور نہ اسکی کہ جسکا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ شرقا کی اور نہ خرقا کی اتنا زیادہ ہے کہ منع کیا ہم کو عوراء سے یعنی کانی سے اور شرقا سے (جسکی کان چیری ہون) اور بترا کا ذکر نہیں ہے **الخرقاء** وھی التی تخرق اذنھا خرقا کا بیان جسکی کان مین سوراخ ہو عن علی بن ابی طالب قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یضحی بمقابلۃ او مدابرۃ او شرقاء او خرقاء او جدعاء ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلعم نے مقابلہ اور مدابرہ اور شرقا اور خرقا اور جدعا (جسکی کان کٹے ہون) کی قربانی سے **الشرقاء** شرقا کا بیان وھی مشقوقۃ الاذن جسکی کان چیری ہون عن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یضحی بمقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء ولا عوراء ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قربانی کیجاوے مقابلہ اور مدابرہ اور شرقا اور خرقا اور عورا کی سب کے معنے اوپر گزر چکے عن علی یقول امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہم کو آنکھ اور کان دیکھنے کا (قربانی کی جانور مین) **العضباء** عضبا کا بیان جسکا سینگ ٹوٹا ہو عن جری بن کلیب قال سمعت علیا یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یضحی باعضب القرن فذکرت ذلک لسعید بن المسیب فقال نعم الا عضب النصف فاکثر من ذلک ترجمہ جری بن کلیب سے روایت ہے مین نے حضرت علی سے سنا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی سے اوس جانور کے جسکا سینگ ٹوٹا ہو پھر مین نے سعید بن المسیب سے بیان کیا انہون نے کہا ہان جب آدہا یا آدہی سے زیادہ سینگ ٹوٹ گیا ہو (تو درست نہین) اور اس سے کم ہو تو درست ہے) **المسنۃ والجذعۃ** مسنہ اور جذعہ کا بیان ف مسنہ وہ جانور جسکا سن قربانی کے لائق ہو گیا ہو وہ اونٹ مین پانچ برس ہین جو چھٹی مین لگا ہو اور گائے بیل مین دو برس جو تیسری مین لگا ہو اور بھیڑ بکری مین ایک برس جو دوسرے مین لگے ہو اور جذعہ جسکا سن اس سے کم ہو عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قربانی کرو مگر مسنہ کی البتہ جب تم پر مسنہ کی قربانی دشوار ہو تو بھیڑ مین سے جذعہ کرو ف یعنی وہ بھیڑ جسپر قریب ایک سال کے گزرا ہو مگر سال پورا نہ ہو ہو بکری اس سن کی درست نہین بھیڑ درست ہے عن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ غنما یقسمھا علی صحابتہ فبقی عتود فذکرہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ضح بہ انت ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بکریان دین صحابہ کو بانٹنے کیلیے پھر ایک بکری بچ رہی ایکسال کے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا تو اوسکو قربانی کر عن عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم بین اصحابہ ضحایا فصارت لی جذعۃ فقلت یا رسول اللہ صارت لی جذعۃ فقال ضح بھا

ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو قربانیاں بانٹیں میرے حصے میں ایک جذعہ آیا
میں نے کہا یا رسول اللہ میرے حصے میں تو ایک جذعہ آیا آپنے فرمایا اسی کو قربانی کر عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا أَضَاحِيَ فَأَصَابَنِي جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ
بِهَا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّأْنِ ترجمہ
عقبہ بن عامر سے روایت ہے ہم نے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کے جذعہ سے عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَشْتَرِي الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ هٰذَا الْيَوْمُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّي مِمَّا يُوَفِّي مِنْهُ الثَّنِيُّ ترجمہ عاصم بن کلیب نے سنا اپنے باپ سے
انہوں نے کہا ہم سفر میں تھے کہ عید اضحی آگئی تو ہم میں سے کوئی دو یا تین جذعہ دیکر ایک مسنہ خریدنے لگا۔ قربانی کے لیے
ایک شخص کھڑا ہوا مزینہ (ایک قبیلہ ہے) میں سے وہ بولا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تبھی دن آیا پھر کوئی
ہم میں سے دو یا تین جذعہ دیکر مسنہ لینے لگا آپنے فرمایا جذعہ بھی اسی کام پر آسکتا ہے جس کام پر ثنی (یعنی مسنہ) آسکتا ہے
عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْأَضْحَى بِيَوْمَيْنِ نُعْطِي الْجَذَعَتَيْنِ بِالثَّنِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزِئُ مِمَّا تُجْزِئُ مِنْهُ الثَّنِيَّةُ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ تھے تو عید اضحی سے دو دن پہلے دو جذعہ دیکر ایک مسنہ لیتے لگے (قربانی کے لیے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جذعہ
بھی کافی ہے جہاں ثنی کافی ہے

الکبش مینڈھے کا بیان

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي
بِكَبْشَيْنِ قَالَ أَنَسٌ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے دو مینڈھوں کی
(یعنی نر بھیڑوں کی) اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ
أَمْلَحَيْنِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو املح تھے (یعنی کالے اور سفید
دونوں رنگ ملے ہوئے مگر سفیدی زیادہ یا نری سفید یا سفید سرخ یا سیاہ سرخ) عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو املح تھے سینگ دار تھے اون دونوں کو ذبح کیا اپنے ہاتھ سے بسم اللہ اکبر
کہکر اور اپنا پاؤں پہلو پر رکھا اون کے (ذبح کرتے وقت) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى وَانْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا مُخْتَصَرٌ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید اضحی کے دن پھر جھکے دو املح مینڈھوں کیطرف اور اون کو ذبح کیا (یہ روایت مختصر کی گئی ہے پوری
روایت ہے) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ كَأَنَّهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ

فذبحهما والى جزيعة من الغنم فقسمها بيننا ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے یوم النحر کو دو مینڈھوں کیطرف جو املح تھے اور اونکو ذبح کیا پھر ایک مینڈھی کیطرف گئے بکریوں کے اور اونکو بانٹا ہم لوگوں میں عن ابی سعید قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بكبش اقرن فحيل يمشي في سواد ويأكل في سواد وينظر في سواد ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی ایک مینڈھے سے جو سینگ دار تھا موٹا تازہ عمدہ چلتا تھا سیاہی میں کھاتا تھا سیاہی میں دیکھتا تھا سیاہی میں یعنی اوسکی چاروں پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کی گردی کالے تھے اور باقی سفید

باب ما تجزئ عنه البدنة في الضحايا اونٹ کتنے آدمیوں کیطرف سے قربانی میں کافی ہے

عن رافع بن خديج قال كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يجعل في قسم الغنائم عشرا من الشاء ببعير ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کے بانٹتے وقت ایک اونٹ کے برابر دس بکریوں کو رکھتے تھے **ف** تو معلوم ہوا کہ ایک اونٹ قربانی میں دس آدمیوں کیطرف سے کافی ہے **عن** ابن عباس قال كنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم في سفر فحضر النحر فاشتركنا في البعير عن عشرة والبقرة عن سبعة ترجمہ ابن عباس نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں اتنے میں بقرعید کا دن آیا تو اونٹ میں دس آدمی شریک ہوگئے اور گائے میں سات آدمی

باب ما تجزئ عنه البقرة في الضحايا قربانی میں گائے کتنے آدمیوں کیطرف سے کافی ہے

عن جابر قال كنا نتمتع مع النبي صلی اللہ علیہ وسلم فنذبح البقرة عن سبعة ونشترك فيها ترجمہ جابر رض سے روایت ہے ہم تمتع کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو گائے کاٹتے سات آدمیوں کیطرف سے اور اوس میں شریک ہوجاتے

ذبح الضحية قبل الامام امام سے پہلے قربانی کرنا

عن البراء قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يوم الاضحى فقال من وجه قبلتنا وصلى صلاتنا ونسك نسكنا فلا يذبح حتى يصلي فقام خالي فقال يا رسول اللہ اني عجلت نسكي لاطعم اهلي واهل داري او اهلي وجيراني فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعد ذبحا آخر قال فان عندي عناق لبن هي احب الي من شاتي لحم قال اذبحها فانها خير نسيكتيك ولا تقضي جذعة عن احد بعدك ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے عید اضحی کے دن تو فرمایا جو شخص ہمارے قبلے کیطرف منہ کرتا ہے اور ہماری سی نماز پڑھتا ہے اور ہماری سی قربانی کرتا ہے تو وہ قربانی نکرے جبتک نماز پڑھ لیوے یہ سنکر میرے ماموں (ابوبردہ بن نیار) کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ میں نے تو جلدی قربانی کرلی اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلانے کیلیے آپنے فرمایا دوسری قربانی کر (کیونکہ وہ درست نہیں ہوئی) ابوبردہ نے کہا میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے (جو ابھی ایکسال کا نہیں ہوا) اور وہ میرے نزدیک بہتر ہے دو بکریوں سے گوشت کی آپنے فرمایا اوسی کو ذبح کر یہ بہتر ہے تیری دو قربانیوں میں اور پھر کسی کو تیرے بعد جذعہ کرنا درست نہیں **ف** کرمانی نے کہا یہ حکم خاص تھا ابوبردہ کے لیے جیسے ایک گواہی خاص تھی خزیمہ سے اور ایسا بہت ہوا ہے صحابہ کے لیے اور جذعہ بکری کا درست نہیں قربانی میں اور بھیڑ کا البتہ بھیڑ کا جذعہ درست ہے جیسے اوپر گزرا (درہم الربی) **عن** البراء بن عازب قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ
شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ عَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَ
شُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ
عِنْدِيْ عَنَاقًا جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ ترجمہ براء بن عازب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا بقر عید کی روز نماز کی بعد تو فرمایا جس شخص نے ہماری ایسی نماز پڑھی پھر ہماری
ایسی قربانی کی نماز کے بعد تو اوسنے قربانی کی اور جس شخص نے قربانی کی نماز سے پہلی وہ گوشت کی بکری ہے (یعنی قربانی کا ثواب اوسکو
نہین ملیگا وہ ایسا ہی ہے جیسی گوشت کھانے کے لیے کسی نے بکری کاٹی) ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین نے تو قربانی کی نماز سے پہلے
مین سمجھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو مین نے جلدی کی آپ بھی کھایا اور اپنے گھر والون اور پڑوسیونکو کھلایا رسول اللہ صلعم نے
فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی ابو بردہ نے کہا میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جذعہ وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریون سے بہتر ہے
کیا وہ درست ہو جاویگا قربانی کو میری آپ نے فرمایا ہان مگر تیری سوا اور کسی کے لیے درست نہ ہوگا عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى
فِيْهِ اللَّحْمُ فَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيْرَانِهِ كَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَّقَهُ قَالَ عِنْدِيْ جَذَعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ
مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فَلَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ اِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا ترجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے بقر عید کے روز فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ پھر ذبح کرے ایک شخص کھڑا ہوا
اور بولا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جسمین ہر ایک کو گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور بیان کیا اپنے پڑوسیونکی محتاجی کا حال رسول اللہ
نے اوسکو سچا سمجھا پھر وہ بولا میرے پاس ایک جذعہ ہے جو گوشت کی دو بکریون سے مجھے زیادہ پسند ہے آپ نے اوسکو اجازت دی ذبح
کرنیکی قربانی کے لیے) مین نہین جانتا کہ یہ اجازت اور ون کے لیے بھی تھی یا نہین بعد اسکے آپ گئے دو مینڈھون کیطرف اور اونکو
ذبح کیا عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ اَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعِيْدَ
قَالَ عِنْدِيْ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ قَالَ اذْبَحْهَا وَفِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَجِدُ اِلَّا جَذَعَةً
فَاَمَرَهُ اَنْ يَذْبَحَ ترجمہ ابو بردہ بن نیار نے ذبح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آپ نے اونکو حکم کیا پھر ذبح کرنیکا انہون نے
کہا میرے پاس ایک بکری کا بچہ جذعہ ہے جو میرے نزدیک دو مسنون سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اوسی کو ذبح کر عبید اللہ کی روایت مین ہے
ابو بردہ نے کہا میرے پاس تو کچھ نہین سوا ایک جذعہ کے آپ نے فرمایا ذبح کر اوسکو عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَضْحٰى ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا النَّاسُ قَدْ ذَبَحُوْا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَاٰهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ
حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ جندب بن سفیان سے روایت ہے ہم نے بقر عید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ ایک بار لوگون نے اپنی قربانیان کاٹ ڈالین نماز سے پہلے آپنے فرمایا جب اونکو دیکھا نماز سے پہلے اونہون نے ذبح ڈالا
قربانیونکو جسنے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری قربانی کرے اور جسنے نہین ذبح کیا وہ ذبح کرے اللہ کے نام پر **باب اباحۃ
الذبح بالمروۃ** دہار دار پتھر سے ذبح کرنے کی اجازت **عن** محمد بن صفوان انہ اصاب ارنبین ولم یجد حدیدۃ
یذبحھما بہ فذکاھما بمروۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصطدت ارنبین
فلم اجد حدیدۃ اذکیھما بہ فذکیتھما بمروۃ افاکل قال کل ترجمہ محمد بن صفوان نے دو خرگوش پکڑے اور اونکو
چھری نملی ذبح کرنیکو تو اونہون نے تیز پتھر سے ذبح کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور بولے یا رسول اللہ
مینے دو خرگوش پکڑے لیکن چھری نہ ملی تو مین نے تیز پتھر سے کاٹا کیا مین اونکو کہاؤن آپنے فرمایا کہا **عن** زید بن ثابت
ان ذئبا نیب فی شاۃ فذبحوھا بالمروۃ فرخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اکلھا ترجمہ زید بن ثابت سے
روایت ہے ایک بھیڑیے نے دانت مارے بکری کو (تو وہ مرنے لگی) اوسکو ذبح کردیا تیز پتھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اجازت دی اوسکی کہانے کی **باب اباحۃ الذبح بالعود** تیز لکڑی سے ذبح کرنے کی اجازت **عن** عدی بن حاتم قال قلت
یا رسول اللہ انی ارسل کلبی فاخذ الصید فلا اجد ما اذکیہ بہ فاذبحہ بالمروۃ والعصا قال انھر الدم
بما شئت واذکر اسم اللہ عز وجل ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے مینے کہا یا رسول اللہ مین کتا چھوڑتا ہون پھر وہ
شکار پکڑتا ہے اور مجھکو ذبح کرنیکو کچھہ نہین ملتا تو مین ذبح کردیتا ہون تیز پتھر اور لکڑی سے آپنے فرمایا خون بہادے جس سے
چاہے اور اللہ کا نام لے **عن** ابی سعید الخدری قال کانت لرجل من الانصار ناقۃ ترعی فی قبل احد فعرض
لھا فنحرھا بوتد فقلت لزید وتد من خشب او حدید قال لا بل خشب فاتی النبی صلی اللہ علیہ و
سلم فسالہ فامرہ باکلھا ترجمہ ابو سعید خدری نے کہا ایک انصاری کی اونٹنی چرا کرتی تھی احد پہاڑ کیطرف اوسکو
کچھہ عارضہ ہو گیا تو اوس نے نحر کردیا کھونٹی سے ابو ایوب نے کہا مین نے زید بن اسلم سے پوچھا لکڑی کی کھونٹی یا لوہے کی اونہون
نے کہا لکڑی کی پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپسے پوچھا آپ نے اجازت دی اوسکی کہانیکی **النھی
عن الذبح بالظفر** ناخون سے ذبح کرنے کی ممانعت **عن** رافع بن خدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ما انھر الدم وذکر اسم اللہ فکل الا بسن او ظفر ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو چیز بہادے خون کو اور اللہ کا نام لیا جاوے تو کہا اوسکو مگر دانت اور ناخون سے ذبح کرنا درست نہین **عن** رافع بن
خدیج قال قلت یا رسول اللہ انا نلقی العدو غدا ولیست معنا مدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما
انھر الدم وذکر اسم اللہ عز وجل فکلوا ما لم یکن سنا او ظفرا وساحدثکم عن ذلک اما السن فعظم واما
الظفر فمدی الحبش ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے مینے کہا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے ملینگے (اور وہان جانور بھی ملینگے)
ہمارے ساتھ چھری نہین ہے آپنے فرمایا جو چیز خون کو بہادے اور اللہ کا نام لیا جاوے تو کہا اوسکو جبتک دانت یا ناخون ہو اور مین اسکا سبب

بیان کرتا ہوں دانت تو ایک ہڈی ہے (حیوان کی تو اس سے ذبح کیونکر جائز ہوگا) اور ناخون حبشیوں کی چھری ہے (وہ ناخون
نہیں کترتے اور جانور کو اوسی سے کاٹ لیتے ہیں اور وہ کافر ہیں تو اونکی مشابہت نہ کرنا چاہیے) باب الامر باحداد الشفرة
چھری کو تیز کرنیکا حکم (تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو) عن شداد بن اوس قال ثنتان حفظتهما عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ان الله كتب الاحسان على كل شيء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم
فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے میں نے دو باتیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر یاد کیں ہیں آپ نے فرمایا اللہ نے سب پر احسان فرض کیا ہے تو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو
(کہ مقتول کو زیادہ تکلیف نہ ہو یہ نہیں کہ تکلیف دیکر مارو) اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح کرو اور اپنی چھری تیز کر لو اور جانور
کو آرام دو باب الرخصة في نحر ما يذبح وذبح ما ينحر اگر اونٹ کو ذبح کریں نحر کی بدلے اور دوسری جانوروں کو
نحر کریں ذبح کی بدلے تو کچھ قباحت نہیں عن اسماء بنت ابي بكر قالت نحرنا فرسا على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم فاكلنا ترجمہ اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے ہم نے ایک گھوڑے کو نحر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنوں میں پھر
کھایا اسکو باب ذکاة التی قد نیب فیها السبع جس جانور میں درندہ دانت مارے اوسکا ذبح کرنا عن زيد بن ثابت
ان ذئبا نيب في شاة فذبحوها بمروة فرخص النبي صلى الله عليه وسلم في اكلها ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے
ایک بھیڑیے نے دانت مارا ایک بکری میں تو لوگوں نے اوسکو ذبح کر دیا پتھر سے آپ نے اجازت دی اوسکے کھانیکی ذکوة
المتردية في البئر التي لا يوصل الى حلقها ایک جانور کنوئیں میں گر پڑے اور نہ نکل سکے تو اوسکو کیونکر حلال کریں عن
ابي العشراء عن ابيه قال قلت يا رسول الله اما تكون الذكاة الا في الحلق واللبة قال لو طعنت في فخذها
لاجزأك ترجمہ ابو العشراء سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ سے (مالک دارمی سے) اونہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ذکوۃ حلق
اور سینہ میں ضروری ہے آپ نے فرمایا اگر تو جانور کے ران میں کونچا مارے تو بھی کافی ہے ف یعنی ضرورت کے وقت جب حلق یا
سینہ میں ذبح اور نحر ممکن نہ ہو تو جس طرح سے ہو سکے کریں باب ذكر المنفلتة التي لا يقدر على اخذها اگر ایک جانور بگڑ
جاوے جسکو پکڑ نہ سکیں عن رافع قال قلت يا رسول الله انا لاقوا العدو غدا وليس معنا مدى قال ما انهر
الدم وذكر اسم الله فكل ما خلا السن والظفر قال فاصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم نهبا فند بعير
فرماه رجل بسهم فحبسه فقال ان لهذه النعم او قال الابل اوابد كاوابد الوحش فما غلبكم منها فافعلوا
به هكذا ترجمہ رافع سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ہم کل دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھری نہیں آپ نے فرمایا جس
سے خون بہ جاوے اور اللہ کا نام لیا جاوے تو کھا مگر ناخون اور دانت رافع نے کہا پھر رسول اللہ صلعم کو لوٹ ملی اوس میں سے ایک اونٹ بگڑ
گیا ایک شخص نے تیر سے اوسکو مارا وہ ٹھہر گیا آپ نے فرمایا ان جانوروں میں یا اونٹوں میں بھی وحشی ہوتے ہیں جیسے جنگل کے جانور تو جو تم کو تھکا دے
(یعنی ہاتھ نہ آوے) اوسکے ساتھ ایسا ہی کرو عن رافع بن خديج قال قلت يا رسول الله انا لاقوا العدو غدا وليس

مُدًى قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَصَبْنَا نَهْبَةَ غَنَمٍ أَوْ إِبِلٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں اسکا سبب بیان کرتا ہوں (یعنی دانت اور ناخون سے ذبح کا درست نہ ہونیکا) دانت تو ہڈی ہے اور ناخون حبشیوں کی چھری ہے

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ إِذَا ذَبَحَ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے احسان فرض کیا ہے ہر چیز پر (یعنی سب پر رحم کرنا چاہیے) تو جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری تیز کر لو جب ذبح کرنے لگو اور آرام دو جانور کو

باب حُسْنِ الذَّبْحِ اچھی طرح ذبح کرنا

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ شداد بن اوس کی وہی روایت ہے جسکا ترجمہ ابھی گزرا

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ ثُمَّ لْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ اثْنَتَانِ حَفِظْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبِيحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ترجمہ اوپر گزر چکا

وَضْعُ الرِّجْلِ عَلَى صَفْحَةِ الضَّحِيَّةِ قربانی کی جانور کے پہلو پر ذبح کرتے وقت پاؤں رکھنا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُكَبِّرُ وَيُسَمِّي وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے قربانی کی دو مینڈھوں کی جو کالے اور سفید تھے سینگ دار اور تکبیر کہی اور بسم اللہ کہی (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہا) اور میں نے دیکھا آپ کو ذبح کرتے تھے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے اپنا پاؤں انکی پہلو پر رکھے ہوئے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے پوچھا تم نے یہ حدیث انس سے سنی انہوں نے کہا ہاں

تَسْمِيَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الضَّحِيَّةِ قربانی کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَكَانَ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا ترجمہ انس سے وہی روایت جسکا ترجمہ ابھی گزرا

التَّكْبِيرُ عَلَيْهَا اللہ اکبر کہنا قربانی کاٹتے وقت

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

ذَبْحُ الرَّجُلِ الضَّحِيَّةَ بِيَدِهِ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَطَأُ عَلَى

صِفَاحِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ذَبْحُ الرَّجُلِ غَيْرَ اُضْحِيَّتِهِ ایک آدمی دوسرے کی قربانی ذبح کر سکتا ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ بَعْضَ بُدْنِهِ بِيَدِهِ وَنَحَرَ بَعْضَهَا غَيْرُهُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اپنی کچھ اونٹوں کو اپنی ہاتھ سے نحر کیا اور باقی اونٹوں کو اور شخص نے نحر کیا (حضرت علی نے) نَحْرُ مَا يُذْبَحُ جس جانور کو ذبح کرنا چاہیے اوسکو نحر کرے تو درست ہے عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلْنَاهُ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ہم نے نحر کیا ایک گھوڑے کو رسول اللہ صلعم کے زمانے میں پھر کھایا اوسکو۔ اسکے خلاف روایت کیا عبدہ بن سلیمان نے وہ روایت یہ ہے عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَنَحْنُ فِي الْمَدِيْنَةِ فَاَكَلْنَاهُ ترجمہ اسماء سے روایت ہے ہم نے ذبح کیا رسول اللہ صلعم کے زمانے میں اور ہم مدینہ میں تھی ایک گھوڑے کو پھر کھایا اوسکو (شاید ذبح سے یہی نحر مراد ہے واللہ اعلم) مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جو شخص ذبح کرے سوا خدا کی اور کسی کے لیے ف ذبح کرنا یعنی خون بہانا ایسا کام ہے جو خاص خدا کے لیے چاہیے اگرچہ گوشت دوسرے کاموں میں صرف کیا جائے جیسے بیچنے کے لیے یا مہمان کو کھلانے کے لیے پھر جو کوئی ذبح کرے کسی اور کے لیے یعنی اوسکی [illegible] کا جیسے بادشاہوں کی تعظیم کے لیے (دیہہ میں) کاٹتے ہیں یا سید احمد کبیر کی گائے یا بکرے کاٹتے ہیں یا اوجالا شاہ کی تعظیم کے لیے مرغ کاٹتے ہیں تو وہ حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیوے مگر یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے بعضوں کا قول یہ بھی ہے کہ جب ذبح کے وقت اللہ کا نام لیا تو وہ حلال ہے عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ اِلَيْكَ شَيْئًا دُوْنَ النَّاسِ فَغَضِبَ عَلِيٌّ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ مَا كَانَ يُسِرُّ اِلَيَّ شَيْئًا دُوْنَ النَّاسِ غَيْرَ اَنَّهُ حَدَّثَنِيْ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَاَنَا وَهُوَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ ترجمہ عامر بن واثلہ سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت علی سے پوچھا کیا تم کو رسول اللہ صلعم پوشیدہ کچھ باتیں بتلاتے تھے جو اور لوگوں سے نہیں کہتے تھے یہ سنکر حضرت علی کو غصہ آیا یہاں تک کہ اونکا چہرہ سرخ ہو گیا (کیونکہ نبی کی شان نہیں کہ ایک سے کچھ کہے اور دوسرے سے کچھ) اور کہا مجھے کوئی بات پوشیدہ نہیں بتلاتے تھے جو لوگوں سے نہ فرماتے ہوں البتہ ایکبار میں اور آپ گھر کے اندر تھے آپ نے چار باتیں فرمائیں ایک تو یہ کہ لعنت کرے اللہ اوسپر جو اپنے باپ پر لعنت کرے دوسری یہ کہ لعنت کرے اللہ اوسپر جو ذبح کرے سوا خدا کی اور کسی کے لیے تیسری یہ کہ لعنت کرے اللہ اوسپر جو بدعتی کو جگہ دیوے (یعنی اوسکی مدد کرے اور اوس کی بدعت سے خوش ہو) چوتھی یہ کہ لعنت کرے اللہ اوسپر جو زمین کے نشانی کو (جس سے چلنے والوں کو راہ معلوم ہو جیسے کہ میل مینار وغیرہ) بدلے النَّهْيُ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلٰثٍ وَعَنْ اِمْسَاكِهَا تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا اور اوسکا رکھ چھوڑنا منع ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلٰثٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے (بلکہ بانٹ دینا چاہیے)
عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ

الخطبة ثم صلى بلا اذان ولا اقامة ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى ان يمسك احد من نسكه
شيئا فوق ثلثة ايام ترجمہ ابو عبید سے روایت ہے جو مولی تھے ابن عوف کے میں حضرت علیؓ کے ساتھ عید کی تو اونہوں نے نماز پڑھی خطبہ سے پہلے
بغیر اذان اور اقامت کے پھر کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ منع کرتے تھے قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے عن علي بن ابي طالب
قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد نهاكم ان تاكلوا لحوم نسككم فوق ثلث ترجمہ حضرت علیؓ نے کہا رسول اللہ صلعم
نے منع کیا تم کو قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین روز سے زیادہ الاذن في ذلك تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے اور اوسکے کھانے کی
اجازت عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن اكل لحوم الضحايا بعد ثلث ثم قال كلوا
وتزودوا وادخروا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ کھانے سے پھر فرمایا
کہاؤ اور توشہ کرو سفر کا اور رکھ چھوڑو (تو ممانعت کی حدیثیں منسوخ ہوئیں) عن عبد الله بن خباب ان ابا سعيد الخدري
قدم من سفر فقدم اليه اهله لحما من لحوم الاضاحي فقال ما انا باكله حتى اسأل فانطلق الى اخيه لامه قتادة
بن النعمان وكان بدريا فسأله عن ذلك وقال انه قد حدث بعدك امر نقضا لما كانوا ينهون عنه من اكل لحوم
الاضاحي بعد ثلثة ايام ترجمہ عبد اللہ بن خباب سے روایت ہے ابو سعید خدری سفر سے آئے اون کے گھر والوں نے اونکے سامنے قربانی کا گوشت
رکھا (جو کہا کر رکھ چھوڑا تھا) اونہوں نے کہا میں کو نہیں کہاؤنگا جب تک پوچھ نہ لوں پھر اپنی ماں جائی بہائی پاس گئے جنکا نام قتادہ بن نعمان تھا اور وہ بدر کی
لڑائی میں موجود تھے اون سے پوچھا انہوں نے کہا تمہارے بعد نیا حکم ہوا جس سے وہ حکم ٹوٹ گیا تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ
کہانیکا عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن لحوم الاضاحي فوق ثلثة ايام فقدم
قتادة بن النعمان وكان اخا ابي سعيد لامه وكان بدريا فقدموا اليه فقال اليس قد نهى عنه رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ابو سعيد انه قد حدث فيه امر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا ان تاكله فوق ثلثة ايام
ثم رخص لنا ان ناكله وندخره ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ
رکھنے سے قتادہ بن النعمان جو ابو سعید کے اخیافی (یعنی ماں ایک باپ دو) بہائی تھے سفر سے آئے اور وہ بدری تھے (یعنی بدر کی لڑائی میں موجود
تھے) اون کے سامنے لوگوں نے قربانی کا گوشت رکھا تو انہوں نے کہا کیا رسول اللہ صلعم نے اس سے منع نہیں کیا ہے ابو سعید نے کہا اب
میں ایک تازہ حکم اوترا ہے پہلے رسول اللہ صلعم نے ہم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کہانے سے پھر اجازت دی کہانے کی اور رکھ
چھوڑنے کی عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني كنت نهيتكم عن ثلث عن زيارة القبور فزوروها
ولتزدكم زيارتها خيرا ونهيتكم عن لحوم الاضاحي بعد ثلث فكلوا منها وامسكوا ما شئتم ونهيتكم عن
الاشربة في الاوعية فاشربوا في اي وعاء شئتم ولا تشربوا مسكرا ولمن شاء فليمسكوا ترجمہ بریدہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا تین باتوں سے ایک تو قبروں کی زیارت سے (کیونکہ شرک کا زمانہ قریب تھا) لیکن اب زیارت
کرو اور زیارت سے اپنی نیکیاں بڑھاؤ (یعنی یہ نہیں کہ زیارت کرنے جاؤ اور وہاں جا کر بیٹھو چلاؤ تو اور گنہ گار ہو) دوسرے

قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کہانیسی (کیونکہ اُس زمانے مین محتاج اور بہوکے بہت تھی) اب کہاؤ اور رکھو جبتک چاہو (محمد کی روایت
مین کچھ نہین ہے) تیسرے نبیذ بنانی سی بعض برتنون مین جن مین پہلے شراب بنا کرتا تہا لاکھی تونبی وغیرہ اب جن برتن مین چاہو
پیو لیکن وہ شراب نہو جو نشہ لاوی عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الأَضَاحِي
بَعْدَ ثَلاَثٍ وَعَنِ النَّبِيذِ إِلاَّ فِي سِقَاءٍ وَعَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَكُلُوا مِنْ لُحُومِ الأَضَاحِي مَا بَدَا لَكُمْ وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا
وَمَنْ أَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الآخِرَةَ وَاشْرَبُوا وَاتَّقُوا كُلَّ مُسْكِرٍ ترجمہ بریدہ سی روایت ہی رسول اللہ صلعم نی فرمایا
میں تم کو منع کیا تہا قربانیوں کا گوشت تین روز کی بعد کہانیسی اور نبیذ بنانیسی اور برتنون مین سوا مشکیزہ کے اور قبرونکی زیارت سی لیکن اب کہاؤ
قربانیونکا گوشت جبتک چاہو اور توشہ کرو سفر کے لیے اور رکھ چھوڑو اور جو شخص چاہے قبرونکی زیارت کرے کیونکہ قبرون کی زیارت
سی آخرت یاد آتی ہے (کہ ایک دن ہم کو بھی دنیا سے سفر کرنا ہی) اور پیو ہر برتن مین لیکن نشہ لانیوالی شراب سے بچو (باب)

الادخار من الاضاحی قربانیونکا گوشت کچھ چھوڑنا (سو کہاکر) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ أَهْلِ
الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الأَضْحَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَادَّخِرُوا ثَلاَثًا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَنْتَفِعُونَ مِنْ أَضَاحِيهِمْ يَجْمِلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الأَسْقِيَةَ قَالَ
وَمَا ذَاكَ قَالَ الَّذِي نَهَيْتَ مِنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الأَضَاحِي قَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُ لِلدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ كُلُوا وَادَّخِرُوا
وَتَصَدَّقُوا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سی روایت ہی ایکبار بقرعید مین محتاجون کا جہنڈ مدینہ مین آگیا تو رسول اللہ صلعم نی فرمایا
تین دن تک قربانی کا گوشت کہاؤ اور رکھو (تاکہ لوگ خیرات کرین تو محتاجونکا پیٹ بھرے) بعد اسکی لوگون نی کہا یا رسول اللہ لوگ
اپنی قربانیون سی فائدہ اٹہاتے تھے اوسکی چربی اٹہا رکہتے تھے اور اوسکی کہالون سی مشکین بناتے تھے آپنی فرمایا پہر اب کیا ہوا لوگون
نے کہا آپنے منع کردیا قربانیونکا گوشت کچھ چھوڑنے سی آپنی فرمایا مینے تو منع کیا تہا اون محتاجونکی وجہ سی جو آن پڑے تہی
کہاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ کرو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ لُحُومِ الأَضَاحِي بَعْدَ ثَلاَثٍ قَالَتْ نَعَمْ أَصَابَ النَّاسَ شِدَّةٌ فَأَحَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ ثُمَّ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُونَ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قُلْتُ
مِمَّ ذَاكَ فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ مَأْدُومٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
ترجمہ عبدالرحمن بن عابس سے روایت ہی اونہون سنا اپنی باپ سی کہا مین حضرت عائشہ پاس گیا اور پوچھا کیا رسول اللہ صلعم منع کرتی تہی
قربانی کے گوشت سے تین دن کی بعد انہون نی کہا ہان لوگ محتاج تہی تو آپنی چاہا کہ جو مالدار ہو وہ غریب کو کہلاوے اسلیے قربانی کا گوشت
تین دن سے زیادہ رکہنی سی منع کردیا پہر کہا مینی محمد صلعم کی آل کو دیکہا (مراد آل سے آپ کے گہر والے اور بی بیان ہین) وہ پایے کہاتے
تہے بکریکا پندرہ دن کی بعد (تو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکہنا جائز ہوا) مینے کہا کیون ایسی تکلیف تو وہ ہنسنے لگین اور
بولین کہ محمد صلعم کی آل نے تین دن برابر روٹی سالن سے پیٹ بھر کر نہین کہایا یہانتک کہ آپ کی وفات ہوگئی عَنْ عَابِسٍ قَالَ

سألت عائشة عن لحوم الاضاحي قالت كنا نخبأ الكراع لرسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا ثم يأكله ترجمہ
عابس نے کہا میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے قربانیوں کے گوشت کو انہوں نے کہا ہم پایہ اٹھا رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے ایک مہینے تک پھر آپ کہاتے اوسکو عن ابي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن امساك لحوم الاضاحي
فوق ثلاثة ايام ثم قال كلوا واطعموا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے قربانی کا گوشت تین روز
سے زیادہ رکہنے سے پھر فرمایا کہاؤ اور کہلاؤ (جبتک چاہو) **باب** ذبائح اليهود یہودیوں کا ذبح کیا ہوا جانور عن عبد الله
بن مغفل قال دلي جراب من شحم يوم خيبر فالتزمته قلت لا اعطي احدا منه شيئا فالتفت فاذا رسول الله
صلى الله عليه وسلم يتبسم ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے ایک مشک چربی کی ہاتھ آئی خیبر کے روز میں اوس سے لپٹ گیا اور
بولا اسمیں کسیکو نہیں دونگا پھر میں نے دیکھا تو رسول اللہ صلعم کھڑے ہیں اور ہنس رہے ہیں میری اس کہنی پر (اس سے معلوم ہوا کہ یہود
اور نصاری کا ذبیحہ درست ہے جب وہ اللہ کے نام پر ذبح کریں) **ذبيحة** من لم يعرف وہ جانور جسکا حال معلوم نہ ہو کہ ذبح کے
وقت اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں عن عائشة ان ناسا من الاعراب كانوا يأتونا بلحم ولا ندري اذكروا اسم الله عليه
۷ وکلوا أم لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذكروا اسم الله عليه عز وجل ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کچھ لوگ عرب کے
ہمارے پاس گوشت لاتے تھے اور ہم کو معلوم نہ ہوتا کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں ہم نے پوچھا رسول اللہ
سے آپنے فرمایا تم اللہ کا نام لیلو (کہاتے وقت) اور کہاؤ **تاویل** قول الله عز وجل ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم
الله عليه اس آیت کی تفسیر عن ابن عباس في قوله عز وجل ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه قال خاصمهم المشركون
فقالوا ما ذبح الله فلا تأكلوه وما ذبحتم انتم اكلتموه ترجمہ ابن عباس نے کہا یہ آیت مت کہاؤ اوس جانور کو جسپر اللہ
کا نام نہ لیا جاوے اوتری جب مشرکون نے مسلمانوں سے بحث کی کہ جو اللہ ذبح کرے (یعنی جو جانور مر جاوے) اوسکو تو نہیں کہاتے اور
جسکو تم ذبح کرو اوسکو کہاتے ہو تو اونکا جواب ہوگیا کہ حلت اور حرمت میں اللہ کے نام سے بحث ہے یعنی جسکو ہم اللہ کا نام لیکر کاٹیں
وہ حلال ہے اور جو اللہ کا نام لین تو ہمارا کاٹا ہوا بھی حکم ہے اور مردار پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا تو وہ حرام ہوگا **النهي** عن
المجثمة (ایک جانور کو نشانہ بنا کر مارین تو وہ) درست نہیں عن ابي ثعلبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحل المجثمة
ترجمہ ابو ثعلبہ نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجثمہ درست نہیں یعنی وہ جانور جسکو کھڑا کریں تیروں یا گولیوں کے نشانہ لگانیکو پھر وہ
مر جاوے) عن هشام بن زيد قال دخلت مع انس على الحكم يعني ابن ايوب فاذا اناس يرمون دجاجة في
دار الامير فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تصبر البهائم ترجمہ ہشام بن زید نے کہا میں انس کے ساتھ
حکم بن ایوب پاس گیا وہاں لوگ امیر کے گھر میں ایک مرغی پر نشانہ لگا رہے تھے انس نے کہا رسول اللہ صلعم نے منع کیا ہے جانوروں کو
اسطرح مارنیکا عن عبد الله بن جعفر قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على اناس وهم يرمون كبشا بالنبل
فكره ذلك وقال لا تمثلوا بالبهائم ترجمہ عبد اللہ بن جعفر نے کہا رسول اللہ صلعم نے دیکھا لوگوں کو ایک مینڈھے کو تیروں سے

مر رہی یعنی اوسکو باندھ کر اوس پر اچانا اسکو اور فرمایا مت مثلہ کرو جانور کو اور مثلہ یہ ہی کہ زندہ ہو جانور اور اوسکی اعضا کاٹنا یا زخم لگانا
عن ابن عمر قال لعن رسول اللہ صلعم من اتخذ شیئا فیہ الروح غرضا ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلعم نے لعنت کی
اوس پر جو جاندار کو نشانہ بناوے تیر گولی لگانے کے لیے عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول لعن اللہ من مثل
بالحیوان ترجمہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے لعنت ہو اللہ کی اوس پر جو مثلہ کرے جانور سے عن
ابن عباس ان رسول اللہ صلعم قال لا تتخذوا شیئا فیہ الروح غرضا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا
مت بناؤ جاندار کو نشانہ عن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلعم ان تتخذ شیئا فیہ الروح غرضا ترجمہ وہی جو گزرا الخ

قتل عصفورا بغیر حقہا باب جو شخص بیفائدہ چڑیا کو مارے عن عبد اللہ بن عمرو یرفعہ قال من قتل عصفورا فما فوقہا بغیر
حقہا سألہ اللہ عز وجل عنہا یوم القیامۃ قیل یا رسول اللہ فما حقہا قال حقہا ان تذبحہا فتأکلہا ولا تقطع رأسہا
فیرمی بہا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ایک چڑیا یا اوس سے بڑا کوئی جانور ناحق مارے تو قیامت کے دن اللہ
اوس سے پرسش ہوگی لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اوسکا حق کیا ہے آپ نے فرمایا حق یہ ہے کہ اوسکو ذبح کرے پھر کھاوے اور اوسکا سر کاٹ کر نہ پھینک دے
عن الشرید یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قتل عصفورا عبثا عج الی اللہ عز وجل یوم القیامۃ
یقول یا رب ان فلانا قتلنی عبثا ولم یقتلنی لمنفعۃ ترجمہ شرید سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص
ایک چڑیا کو بیفائدہ مار ڈالے قیامت کے روز اللہ کے سامنے چلاویگی اور کہیگی اے پروردگار فلانے شخص نے مجھکو قتل کیا بیفائدہ یعنی
اگر کھانے کی لیے مارتا تو مضائقہ نہ تھا بیفائدہ جانور کا خون کرنا مکروہ ہے النہی عن اکل لحوم الجلالۃ جلالہ کے گوشت
کھانے کی ممانعت ف جلالہ وہ جانور ہے جو نری نجاست کھاتا ہو یا اکثر نجاست کھاتا ہو گائے ہو یا بکری مرغی ہو یا اور کوئی جانور
ایسے جانور کا گوشت بعضوں کی نزدیک درست نہیں اور بعضوں کے نزدیک جب درست ہے کہ اوسکو کئی دن باندھ کر کہیں اور دانا
چارہ کھلاویں عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی یوم خیبر عن لحوم الحمر الاہلیۃ
وعن الجلالۃ وعن رکوبہا واکل لحمہا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے خیبر کے دن منع کیا بستی
کی گدہوں کی گوشت اور جلالہ سے یعنی اوسکا گوشت کھانے اور اوس پر سواری کرنے سے کیونکہ وہ نجس ہے تو سواری کرنے سے اوسکا پسینہ لگیگا
اور بدن نجس ہوگا النہی عن لبن الجلالۃ جلالہ کے دودھ پینے سے ممانعت عن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن المجثمۃ ولبن الجلالۃ والشرب من فی السقاء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا مجثمہ سے جسکی معنی اوپر گزر چکے اور جلالہ کے دودھ پینے سے اور مشک میں منہ لگا کر پانی پینے سے (اسلیے کہ منہ میں کوئی چیز
نہ چلی جاوے) آخر کتاب الضحایا تمام ہوئی کتاب قربانیوں کی ۞ اور تمام ہوا تیسرا ربع کتاب سنن نسائی شریف
کا اللہ کے فضل اور انعام سے ۞

تم الربع الثالث ویتلوہ الربع الرابع ان شاء اللہ تعالی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب البیوع

کتاب بیچنے اور خریدنے کے مسایل مین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلَ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِہٖ وَاِنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ مِنْ کَسْبِہٖ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر وہ کمائی ہی جسکو آدمی آپ کماوے (یعنی اپنی محنت سے کماوے) اور آدمی کا لڑکا بھی اوس کی کمائی مین ہے (پس لڑکے کا مال کہانا درست ہے) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ اَطْیَبِ کَسْبِکُمْ فَکُلُوْا مِنْ کَسْبِ اَوْلَادِکُمْ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد تمھاری بہتر کمائی ہے تو کھاؤ اپنی اولاد کی کمائی سے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلَ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِہٖ وَوَلَدُہٗ مِنْ کَسْبِہٖ ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلَ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِہٖ وَاِنَّ وَلَدَہٗ مِنْ کَسْبِہٖ ترجمہ اوپر گزر چکا

باب اجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ فِی الْکَسْبِ

کمائی مین شبہوں سے پرہیز کرنا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ لَا اَسْمَعُ بَعْدَہٗ اَحَدًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَاِنَّ بَیْنَ ذٰلِکَ اُمُوْرًا مُتَشَابِهَاتٍ وَرُبَّمَا قَالَ وَاِنَّ بَیْنَ ذٰلِکَ اُمُوْرًا مُشْتَبِهَةً قَالَ وَسَاَضْرِبُ لَکُمْ فِیْ ذٰلِکَ مَثَلًا اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ حَمٰی حِمًی وَاِنَّ حِمَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَرَّمَ وَاِنَّہٗ مَنْ یَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یُّخَالِطَ الْحِمٰی وَرُبَّمَا قَالَ اِنَّہٗ مَنْ یَّرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْہِ وَاِنَّ مَنْ یُّخَالِطُ الرِّیْبَةَ یُوْشِکُ اَنْ یَّجْسُرَ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہی مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اب مین بعد آپ کے کسی کی نہ سنونگا مین نے سنا آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے (جس مین کوئی شبہہ نہین) اور حرام کھلا ہوا ہے (جیسے زنا چوری شراب خوری) ان دونون کے بیچ مین بعض کام ایسے ہین جن مین شبہہ ہے (یعنی حرام اور حلال دونون سے مشابہ ہین مراد وہ کام ہین جنکی حلت اور حرمت مین اختلاف ہے) مین تم سے ایک مثال بیان کرتا ہون اللہ جل جلالہ نے ایک رونا بنائی ہے اور اللہ کی رونا حرام چیزین ہین (ان کے اندر آنے کا حکم نہین) تو جو شخص چرا دے گرد رونا کے (یعنی رونا سے دور نہ رہے اوسکے پاس چلا جاوے) تو قریب ہے کہ رونا کے اندر چلا جاوے اسی طرح جو شخص مشتبہ کامون سے نہ بچے وہ قریب ہے کہ حرام کامون مین بھی پہنچ جاوے) جو شخص مشکوک کام کرنے لگے تو قریب ہے کہ اور جرأت کرے (اور جو یقینا حرام ہے اوسکو بھی کرنے لگے) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ مَا یُبَالِیْ

الرجل من أين أصاب المال من حلال أو حرام ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آوے گا جب کوئی پرواہ نہ کریگا کہاں سے مال لیا کیا حلال سے خواہ حرام سے عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي على الناس زمان يأكلون الربا فمن لم يأكله أصابه من غباره ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آویگا جب لوگ سود کھاویں گے اور جو نہ کھاویگا اس کو بھی سود کا غبار پڑیگا (یعنے سود اگر خود نہ کھاویگا تو دوسرے دن کو کھلاویگا یا سود کے مقدمون میں گواہی یا وکالت کریگا

باب التجارة سوداگری کا بیان

عن عمرو بن تغلب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أشراط الساعة أن يفشو المال ويكثر وتفشو التجارة ويظهر الجهل ويبيع الرجل البيع فيقول لا حتى أستأمر تاجر بني فلان ويلتمس في الحي العظيم الكاتب فلا يوجد ترجمہ عمرو بن تغلب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مال پھیل جاویگا اور بہت ہوگا اور تجارت پھیل جاویگی اور جہالت ظاہر ہوگی اور ایک شخص بیچے گا پھر کہیگا نہیں جب تک میں فلان سوداگر سے مشورہ نہ کرلوں اور ایک بڑے محلے میں ڈھونڈیں گے لکھنے والے کو کوئی نہ ملے گا (یعنے علم گھٹ جاویگا)

باب ما يجب على التجار من التوقية في مبايعتهم سوداگروں کو خرید و فروخت میں کس قاعدے پر عمل کرنا چاہیے

عن حكيم بن حزام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يفترقا فإن صدقا وبينا بورك في بيعهما وإن كذبا وكتما محق بركة بيعهما ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں اگر سچ بولیں گے اور جو کچھ عیب ہو اسکو بیان کر دیں گے تو ان کے بیچنے میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے (قیمت میں) اور عیب چھپا دیں گے تو ان کی بیچنے کی برکت جاتی رہیگی (اور بجائے نفع کے نقصان ہوگا)

ف تاجر کو راستی اور دیانتداری بہت ضروری ہے جو تاجر سچائی اور دیانتداری لازم کریگا اسکی تجارت میں ترقی ہوگی

المنفق سلعته بالحلف الكاذب جھوٹی قسم کھا کر اپنا اسباب بیچنے والا

عن أبي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر إليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم فقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أبو ذر خابوا وخسروا قال المسبل إزاره والمنفق سلعته بالحلف الكاذب والمنان عطاءه ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کریگا قیامت کے روز نہ ان کی طرف دیکھیگا نہ ان کو پاک کریگا (گناہوں سے) اور ان کو دکھ کا عذاب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا تب ابوذر نے کہا خراب ہوئے وہ لوگ اور برباد ہوئے آپ نے فرمایا ایک تو اپنی ازار لٹکانے والا (غرور سے) دوسرا اپنا اسباب بیچنے والا جھوٹی قسم کھا کر۔ تیسرا دیکر احسان کرنیوالا

عن أبي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة لا ينظر الله إليهم يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم الذي لا يعطي شيئا إلا منه والمسبل إزاره والمنفق سلعته بالكذب ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی طرف نہیں دیکھیگا قیامت کے روز نہ ان کو پاک کریگا اور ان کو

دکھ کی مار ہے۔ ایک تو وہ جو کوئی چیز نہیں دیتا مگر احسان لکھتا ہے (یعنی جب کچھ دیتا ہے تو احسان جتایا کرتا ہے)
دوسری وہ جو ازار لٹکاتا ہے ٹخنوں سے نیچے تیسری وہ جو اپنا مال بیچتا ہے جھوٹ بول کر۔ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ
اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يُمْحِقُ
ترجمہ ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بچو تم بہت قسم
کھانے سے فروخت میں اس لیے کہ پہلی قسم سے مال بکتا ہے پھر برکت کھو دیتی ہے (جب لوگوں کو معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ ہر
بات میں قسم کھاتا ہے تو کوئی اوس کی قسم کا بھی اعتبار نہیں کرتا) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قسم سے مال بکتا ہے لیکن کمائی گھٹ جاتی ہے **اَلْحَلِفُ** الْوَاجِبُ لِلْخَدِيْعَةِ فِي الْبَيْعِ فریب دور کرنے کے لیے
قسم کھانا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَنْظُرُ
اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيْقِ يَمْنَعُ ابْنَ السَّبِيْلِ مِنْهُ
وَرَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لِلدُّنْيَا اِنْ اَعْطَاهُ مَا يُرِيْدُ وَفٰى لَهٗ وَاِنْ لَّمْ يُعْطِهٖ لَمْ يَفِ لَهٗ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا عَلٰى سِلْعَةٍ
بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْاٰخَرُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کریگا قیامت کے دن نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کو دکھ
کا عذاب ہے۔ ایک تو وہ جسکے پاس حاجت سے زیادہ پانی ہو راستے میں اور وہ منع کرے مسافر کو پانی لینے سے۔ دوسرا وہ شخص جو
کسی امام سے بیعت کرے دنیا کے لیے اگر وہ اوسکو دنیا دیوے تو بیعت پوری کرے اور جو نہ دیوے تو پوری نہ کرے۔ تیسرا وہ
شخص جو عصر کے بعد ایک شخص سے مول کرے پھر وہ (یعنی بیچنے والا) کہے یہ چیز اتنے کو لی گئی ہے اور دوسرا اوس کو سچ جانے
لیکن درحقیقت اوس نے اتنے دام نہیں دیے تھے بلکہ خریدار کے ٹھگنے کے لیے کہہ دیا) **اَلْاَمْرُ** بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ لَّمْ يَعْتَقِدِ
الْيَمِيْنَ بِقَلْبِهٖ فِيْ حَالِ بَيْعِهٖ جو شخص بیچنے میں سچی قسم کھاوے اوسکو صدقہ دینے کا حکم عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ
قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ نَبِيْعُ الْاَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا وَنُسَمِّيْ اَنْفُسَنَا السَّمَاسِرَةَ وَيُسَمِّيْنَا النَّاسُ فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ لَّنَا مِنَ الَّذِيْ سَمَّيْنَا اَنْفُسَنَا بِهٖ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّهٗ يَشْهَدُ
بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے روایت ہے ہم مدینے کے بازار میں مال بیچتے تھے
اور خریدتے تھے اور ہم اپنا نام اور لوگ ہمارا نام سمسار رکھتے تھے (سمسار کہتے ہیں دلال کو) ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہم لوگوں پاس آئے (ہمارا نام اوس سے اچھا رکھا جو ہم نے رکھا تھا (یعنی تجار رکھا) اور فرمایا اے جماعت تجار کے (یعنی
سوداگروں کے) تمہاری بیع میں قسم آتی ہے اور لغو باتیں بھی نکلتی ہیں تو ملا دو اوسکے ساتھ صدقے کو **وُجُوْبُ**
الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں ان کو اختیار ہے عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَفْتَرِقَا فَاِنْ بَیَّنَا وَصَدَقَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا وَاِنْ کَذَبَا
وَکَتَمَا مُحِقَ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع (بیچنے والا) اور مشتری
(خریدنیوالا) دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں ف اگر اون کو نقصان معلوم ہو تو بیع کو فسخ کر ڈالیں گو زبان سے قبول
اور منظور کر چکے ہیں ت اگر وہ عیب کو بیان کریں گے اور سچ بولیں گے تو اون کے بیع میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں
گے اور چھپا دیں گے تو اون کی بیع کی برکت مٹ جاویگی ذکر الاختلاف علی نافع فی لفظ حدیثہ نافع کی حدیث میں
راویوں کا اختلاف حدیث کے الفاظ میں عن عبد اللّٰہ بن عمر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال المتبایعان
کل واحد منھما بالخیار علی صاحبہ ما لم یتفرقا الا بیع الخیار ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی یتفرقا
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خریدنیوالے اور بیچنے والے دونوں کو اختیار ہے اپنے ساتھی پر یعنی مشتری کو اختیار ہے قیمت پھیر لینے کا اور جنس
واپس دینے کا اسیطرح بایع کو اختیار ہے چیز پھیر لینے کا اور قیمت واپس دینے کا اگر نقصان معلوم ہو جبتک دونوں جدا نہ ہوں
مگر جس بیع میں اختیار کی شرط کر لی گئی ہے (یعنی پھیرنے کا اقرار کیا گیا ہے وہاں تو جدا ہونے کے بعد بھی اختیار ہے) عن
ابن عمر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال البیعان فی الخیار ما لم یفترقا او یکون خیارا ترجمہ ابن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں یا اختیار کی
شرط ہو عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم المتبایعان بالخیار ما لم یفترقا الا ان یکون
البیع کان عن خیار فان کان البیع عن خیار فقد وجب البیع ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں مگر جب بیع میں خیار کی شرط ہو تو بیع پوری ہو جاتی ہے
لیکن اختیار باقی رہتا ہے بموجب شرط کے عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا تبایع
المتبایعان فکل واحد منھما بالخیار من بیعہ ما لم یفترقا او یکون بیعھما عن خیار فان کان فقد وجب
البیع ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابن عمر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار ما لم یفترقا
او یقول احدھما للآخر اختر عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم البیعان فی الخیار حتی یفترقا او یکون بیع خیار
وربما قال نافع او یقول احدھما للآخر اختر ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری
دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہو یا ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کر لے (یعنی اپنے واسطے اختیار
کی شرط کر لے اور دوسرا منظور کر لیوے) عن ابن عمر عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا تبایع الرجلان فکل
واحد منھما بالخیار حتی یفترقا وقال مرۃ اخری ما لم یفترقا وکانا جمیعا او یخیر احدھما الآخر فان
خیر احدھما الآخر فتبایعا علی ذلک فقد وجب البیع فان تفرقا بعد ان تبایعا ولم یترک واحد منھما البیع فقد
وجب البیع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی معاملہ کریں بیع کا تو ہر ایک کو اون میں

سے اختیار ہی جبتک جدا نہ ہوں اور ساتھ رہیں یا ہر ایک دوسرے کو اختیار دیدیوے اگر اختیار دیدیوے تو بیع اس ہی شرط
پر ہوگی اور بیع پوری ہو جاویگی (لیکن اختیار رہیگا بسبب شرط کے) اگر جدا ہوئے بیع کرنے کے بعد اور کسی نے بیع کو فسخ نہیں
کیا تو بیع لازم ہو گئی **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المتبایعین بالخیار فی بیعہما ما لم
یفترقا الا ان یکون البیع خیارا قال نافع وکان عبد اللہ اذا اشتری شیئا یعجبہ فارق صاحبہ **ترجمہ** ابن عمر
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے اپنی بیع میں جبتک جدا نہ ہوں مگر یہ کہ بیع خیار
ہو (یعنی اوسمیں شرط ہو اختیار کی تو جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہیگا) نافع نے کہا عبد اللہ جب کوئی چیز ایسی خریدتے
جو اون کو پسند ہوتی تو اپنے ساتھی سے جدا ہو جاتے (خریدنے کے بعد تا وہ فسخ نہ کرسکے) **عن** ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتبایعان لا بیع بینہما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری میں بیع پوری نہیں ہوتی جبتک جدا نہ ہوں مگر بیع الخیار (وہ پوری ہو جاتی ہو
لیکن اختیار باقی رہتا ہے) **ذکر** الاختلاف علی عبد اللہ بن دینار فی لفظ ہذا الحدیث اس حدیث کے
الفاظ میں عبد اللہ بن دینار پر راویوں کا اختلاف **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بیعین
لا بیع بینہما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **عن** عبد اللہ بن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل
بیعین فلا بیع بینہما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **عن** ابن عمر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
کل بیعین لا بیع بینہما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل
بیعین فلا بیع بینہما حتی یتفرقا الا بیع الخیار **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر ایک بایع اور مشتری کی بیع پوری نہیں ہوتی جبتک جدا نہوں لیکن بیع الخیار **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان
بالخیار ما لم یتفرقا او یکون بیعہما عن خیار **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں یا اونکی بیع بالخیار ہو **عن** سمرۃ ان نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار حتی یتفرقا او یاخذ کل واحد منہما من البیع ما ہوی ویتخایران
ثلث مرات **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے
جبتک جدا ہوں یا ہر ایک بیع کو اپنی خواہش کیموافق پورا کرے اور تین بار اختیار کرلیں بیع کو **ف** یعنی ایجاب اور قبول
کے بعد دونوں ایکدوسری کو فسخ کا اختیار دیں لیکن ہر ایک بیع پر راضی ہو اور اوسکو فسخ نہ کرے تو پھر اختیار نہ رہیگا **عن**
سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار ما لم یتفرقا او یاخذ احدہما ما رضی من صاحبہ
او ہوی **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **وجوب** الخیار للمتبایعین قبل افتراقہما بابدانہما جبتک بائع اور مشتری
ایکدوسرے سے جدا ہوں (یعنی اون کے بدن اپنی جگہ سے ہٹیں نہیں) تب تک اون کو اختیار ہے **عن** عمرو بن شعیب

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں مگر جبکہ بیع خود خیار کے ساتھ ہو (تو اوس مین اختیار رہیگا جدا ہونے کے بعد بھی) اور نہین درست ہی ایک کو دوسری سی جدا ہونا اس ڈر سی کہ وہ فسخ نہ کرے ف مگر شاید یہ ممانعت تنزیہی ہی اس لیے کہ دوسری روایت مین ہی کہ عبد اللہ بن عمر جب کوئی بیع کرتی اور چاہتی کہ فسخ نہو تو بیع کے بعد تھوڑی دور چلے جاتی پھر لوٹ آتی امام نووی نے کہا اس حدیث مین دلیل ہی کہ مراد تفرق سی تفرق بالابدان ہی۔ جیسی ابن عمر نے سمجھا ہو اور اکثر ہین اس حدیث کے نہ تفرق بالاقوال جیسی امام ابو حنیفہ رح نے کہا ہی

اَلْخَدِيْعَةُ فِي الْبَيْعِ بیع مین ٹھگا جانا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا بَاعَ يَقُوْلُ لَا خِلَابَةَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سی روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بیان کیا مین ٹھگا جاتا ہون بیع مین آپنے فرمایا جب تو بیچے تو کہہ فریب نہین ہی (اس لیی کہ مین واقف ہون بیع مین تو مسلمان کو لازم ہی کہ وہ اپنی بہائی کا نقصان نکری) وہ جب بیچتا تو یہی کہتا (لوگ اوسپر رحم کرتے اور اوسکا نقصان جائز نہ رکھتی) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْ عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ كَانَ يُبَايِعُ وَاَنَّ اَهْلَهٗ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ ترجمہ انس سے روایت ہی ایک شخص کے عقل مین نقصان تہا وہ بیچا کرتا تہا اوس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (اور شکایت کی) آپنے فرمایا جب تو بیچا کر تو کہا کر فریب نہین ہی

اَلْمُحَفَّلَةُ

جانور کی چھاتی مین دودہ جمع کرکے اوسکو بیچنا (تاکہ خریدار دہوکا کہا کر زیادہ قیمت دیوی) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاعَ اَحَدُكُمُ الشَّاةَ اَوِ اللِّقْحَةَ فَلَا يُحَفِّلْهَا ترجمہ ابو ہریرہ رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سی بکری یا اونٹنی بیچے تو اوسکی چھاتی مین دودہ اکٹھا نکری

اَلنَّهْيُ عَنِ الْمُصَرَّاةِ

وَهُوَ اَنْ يَّرْبِطَ اَخْلَافَ النَّاقَةِ اَوِ الشَّاةِ وَتُتْرَكَ مِنَ الْحَلْبِ يَوْمَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ حَتّٰى يَجْتَمِعَ لَهَا لَبَنٌ فَيَزِيْدَ مُشْتَرِيْهَا فِيْ قِيْمَتِهَا لِمَا يَرٰى مِنْ كَثْرَةِ لَبَنِهَا ترجمہ مصراۃ کے بیچنی سی ممانعت مصراۃ وہ جانور ہی جیسی بکری یا اونٹنی یا گائی یا بھینس) دو تین دن تک اوسکا دودہ نہ دوہو دی یہان تک کہ اوسکی چھاتی مین دودہ جمع ہو جاوے اور خریدار اوس کا دودہ بہت سمجھ کر قیمت بڑہاوے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظْرَيْنِ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ ترجمہ ابو ہریرہ رض سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت آگے جا کر ملو سواروں سی (جو غلہ بیچنے شہر مین آتا ہو اور اوسکو شہر کا نرخ معلوم نہو تو دہوکا دیکر اوس سے سستا خرید لی پھر شہر مین مہنگا بیچی) اور مت دودہ بند کرو اونٹ اور بکری کا اگر کوئی ایسا جانور خریدی (جس کا دودہ اکٹھا کیا گیا ہو) تو اوس کو اختیار ہی اگر چاہی رکھ چھوڑے چاہی پھیر دیے

[illegible]

اور ایک صاع کھجور دیدیوے (اوس دودہ کے بدلے مین جو خریدار نے استعمال کیا) عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من اشتری مصراۃ فان رضیھا اذا حلبھا فلیمسکھا وان کرھھا فلیردھا
ومعھا صاع من تمر ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص دودہ روکا ہوا جانور خریدے اگر پسند آوے اوسکو رکھ لیوے نہین تو پھیر دیوے اور ایک صاع کھجور پھیر دیوے

عن ابی ھریرۃ یقول قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع محفلۃ او مصراۃ فھو بالخیار ثلثۃ
ایام ان شاء ان یمسکھا امسکھا وان شاء ان یردھا ردھا وصاعا من تمر لا سمراء ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودہ روکا ہوا جانور خریدے تو اوس کو تین
دن تک اختیار ہے اگر چاہے اوسکو رکھ لیوے اور اگر چاہے اوسکو پھیر دیوے اور ایک صاع کھجور کا نہ گیہون کا پھیر دیوے
(دودہ کی قیمت مین عرب مین گیہون کی قیمت کھجور سے زیادہ ہے) **الخراج بالضمان** نفع اوسی شخص کا
ہے جو ضامن ہو مال کا عن عائشۃ قالت قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخراج بالضمان ترجمہ ام المومنین
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ نفع ضمان کے ساتھ ہے ف
یہ حدیث ایک بڑا کلیہ ہے جس مین سے فقہا نے بہت مسائل نکالے ہین مطلب اسکا یہ ہے کہ جس شخص پر مال کا تاوان ہو یعنی اگر
تلف ہو جاوے تو اوسی کا نقصان ہو وہی اوسکی نفع کا مستحق ہے مثلا ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اوس سے محنت کرائی
بعد اوس کے کوئی عیب معلوم ہوا اور غلام بائع کو پھیر دیا تو مزدوری کا پیسا خریدار کا ہوگا اس لیئے کہ اگر غلام ہلاک ہو جاتا تو
مشتری کا نقصان ہوتا بائع سے کچھ غرض نہ تھی **بیع المھاجر للاعرابی** جو شخص ایک شہر مین ہجرت کر کے آیا ہو یعنی
وہان کا رہنے والا ہو گیا ہو وہ باہر والے کا مال بیچے عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التلقی
وان یبتاع المھاجر للاعرابی وعن التصریۃ والنجش وان یستام الرجل علی سوم اخیہ وان تسال المراۃ طلاق
اختھا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقی سے ف یعنی بنجارون
سے شہر کے باہر جا کر ملنے سے تا کہ اون کو دہوکا دیکر شہر کا نرخ سستا بتا کر مال خرید لین ف اور مہاجر کو دیہاتی کا مال
بیچنے سے ف یعنی ایک گنوار غلہ لایا بیچنے کو اور وہ چاہتا ہے کہ آج کے نرخ پر بیچ ڈالے ایک شہری نے کہا یہ غلہ میرے پاس چھوڑ
جا مین جب مہنگا ہوگا تو بیچدونگا اس سے منع کیا کیونکہ لوگون کا اس مین نقصان ہے ف اور تصریہ سے ف یعنی جانور کی
چھاتی مین دودہ جمع کرنا اور اوس کو نہ دوہنا تا کہ خریدار زیادہ دودہ سمجھ کر مہنگی قیمت کو خرید کر لے ف اور نجش سے ف
وہ یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہو لیکن دوسرے کے ٹہگانے کو اپنی مول بڑھا دے تا وہ بیچارہ دہوکا کہا دے ف اور اپنے بھائی
کے مول پر مول کرنا جب اپنا بھائی سے مول ٹھہر چکا ہو اور بائع مستعد ہو گیا ہو اور اپنی سوکن کے طلاق کرا لینا خاوند سے کہنا)

بیع الحاضر للبادی شہری دیہاتی کا مال نہ بیچے عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یبیع حاضر لباد وان

كان اباه او اخاه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہری کو باہر والے کا مال بیچنے سے
اگرچہ اسکا باپ یا بھائی ہو ف اس حدیث کی تفسیر اوپر گزر چکی عن انس بن مالك قال نهينا ان يبيع حاضر لباد و
ان كان اخاه او اباه ترجمہ اوپر گزرا عن انس قال نهينا ان يبيع حاضر لباد ترجمہ اوپر گزرا عن جابر يقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبيع حاضر لباد دعوا الناس يرزق الله بعضهم من بعض ترجمہ جابر رضی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچے شہری باہر والے کا مال چھوڑ دو لوگوں کو دینے لینے دو اور ان کو جیسا چاہیں
جسکے ہاتھ چاہیں بیچیں) اللہ روزی دیتا ہے ایک کو دوسرے سے عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لا تلقوا الركبان للبيع ولا يبيع بعضكم على بيع بعض ولا تناجشوا ولا يبيع حاضر لباد ترجمہ ابوہریرہ رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملو تم آگے جا کر قافلے سے (جو غلہ وغیرہ لاتا ہو) مال خریدنے
کو جبتک شہر میں نہ آوے) اور نہ بیچے کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر (ضد سے اور عداوت سے تاکہ اسکا مال نہ بکے) اور
مت بخش کرو اور نہ بیچے شہری دیہاتی کے لیے (یعنی اسکا دلال نہ بنے) عن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه و
سلم انه نهى عن النجش والتلقي وان يبيع حاضر لباد ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا بخش سے اور قافلے سے آگے جا کر ملنے سے اور شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے سے

التلقي

قافلے سے آگے جا کر ملنا عن
ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن التلقي ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا تلقی سے (یعنی آگے جا کر قافلے کی ملاقات سے) اس لیے کہ اس میں ضرر ہو گا قافلے والوں کو ان کو شہر کا نرخ معلوم نہیں
وہ اس کے ہاتھ سستا بیچ ڈالیں گے) عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تلقي الجلب حتى يدخل بها
السوق ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے سے آگے جا کر ملاقات کرنے سے جب تک
وہ بازار میں آوے (اور خود نرخ نہ دیکھ لیوے) عن ابن عباس قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان يتلقى الركبان
وان يبيع حاضر لباد قلت لابن عباس ما قوله حاضر لباد قال لا يكون له سمسارا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلوں کی ملاقات سے (بستی کے باہر جا کر) اور شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے
سے طاؤس نے کہا (جو راوی ہیں اس حدیث کا) میں نے ابن عباس سے پوچھا اس سے کیا مراد ہے کہ شہری نہ بیچے دیہاتی کے
لیے انہوں نے کہا شہری دلال نہ بنے باہر والے کا عن ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلقوا
الجلب فمن تلقاه فاشترى منه فاذا اتى سيده السوق فهو بالخيار ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملو قافلے سے جو مال لیکر آوے اگر کوئی جا کر ملے اور مال خریدے پھر مال والا بازار میں آوے
(اور دیکھے کہ مجھ کو دھوکا دیا بازار میں اس مال کی قیمت زیادہ ہے) تو اسکو اختیار ہے) اگر چاہے تو بیع فسخ کر ڈالے اور اپنا مال پھیر
لیوے

سوم الرجل على سوم اخيه

اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگانا عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه

وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَسَاوِمُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَ
لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا وَلْتُنْكَحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللهُ لَهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچے شہر سے باہر والے کے لیے اور مت نجش کرو اور مت مول کرے
کوئی اپنے بھائی کے مول پر جب اس سے مول ٹھہر چلا ہو اور بائع بیچنے کو مستعد ہو گیا ہو اور مت پیام دیوے اپنے بھائی کے
پیام پر اور مت مانگے کوئی عورت اپنی بہن کے طلاق کو (یعنی اپنے خاوند سے نہ کہے کہ پہلی جورو کو طلاق دیدے) تاکہ اونڈیل
لیوے جو اوس کے برتن میں ہے (یعنی اس خیال سے کہ اسکا حصہ بھی مجھے ملے گا) اور نکاح کر لیوے جو اللہ نے اوسکی قسمت
میں لکھا ہے اوسکو ملیگا بَيْعُ الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَبِيعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مت بیچے کوئی تم میں سے اپنے بھائی کے بیچنے پر عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ
عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَبْتَاعَ أَوْ يَذَرَ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچے کوئی
اپنے بھائی کے بیچنے پر جبتک کہ خریدار اوسکا مال خرید لیوے یا چھوڑ دیوے (اگر چھوڑ کر آگے چلے تو وہ اپنا مال بیچ سکتا ہے
لیکن جبتک دوسرے سے مول ہو رہا ہے تب تک دخل نہ دیوے) **النَّجْشُ** نجش کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نجش سے ف
نجش کی تفسیر اوپر گزر چکی (یعنی ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو لیکن دوسرے کے ٹھگانے کے لیے مول بڑھا دے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا
وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرَى لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں مت بیچے کوئی تم میں سے اپنے بھائی کے بیچنے
پر اور مت بیچے شہری دیہاتی کے لیے اور مت نجش کرو اور زیادہ کرے اپنے بھائی کے بیچنے پر (یعنی ایک بھائی بیچ رہا ہے اب اس کے
خریدار کو مت بھڑکاوے کہ میں زیادہ دونگا) اور مت مانگے کوئی عورت اپنی بہن کے طلاق کو تاکہ اونڈیل لیوے جو اوس کے
برتن میں ہے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ
الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ بِهِ مَا فِي صَحْفَتِهَا ترجمہ اوپر گزرا **الْبَيْعُ فِيمَنْ
يَزِيدُ** نیلام (ہراج) کا بیان عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ قَدَحًا وَحِلْسًا فِيمَنْ يَزِيدُ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ اور کمل نیلام کیا (یعنی ہراج کیا) **بَيْعُ
الْمُلَامَسَةِ** بیع ملامسہ کا بیان ف ملامسہ کے معنے ایکدوسری کو چھونا یہ بیع جاہلیت میں ہوتی تھی جب ایکدوسرے کا کپڑا
چھو لیتے تو بیع لازم ہو جاتی نہ ایجاب وقبول کرتے نہ مبیع کو دیکھتے جو چیز بیچی جاتی تھی اوس کو دیکھتے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُلَامَسَۃِ وَالْمُنَابَذَۃِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا بیع ملامسہ اور منابذہ سے اور اسکا بیان آگے آتا ہے **تَفْسِیْرُ ذٰلِکَ** اس کی تفسیر کا بیان **عَنْ اَبِیْ**
سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُلَامَسَۃِ لَمْسِ الثَّوْبِ لَا یَنْظُرُ اِلَیْہِ وَعَنِ الْمُنَابَذَۃِ وَھِیَ
طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَہٗ اِلَی الرَّجُلِ بِالْبَیْعِ قَبْلَ اَنْ یُّقَلِّبَہٗ اَوْ یَنْظُرَ اِلَیْہِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا ملامسہ سے اور وہ کیا ہے کپڑے کا چھونا اوسکو دیکھنا نہیں (کہ اندر سے کیسا ہے) اور منابذہ سے وہ یہ ہے کہ
ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینکدیوے نہ اوسکو الٹے نہ دیکھے **بَیْعُ الْمُنَابَذَۃِ** بیع منابذہ کا بیان **ف**
یہ بھی ایک جاہلیت کی بیع تھی مشتری بایع کیطرف اور بایع مشتری کیطرف اپنا کپڑا پھینک دیتا تو بیع لازم ہوجاتی نہ ایجاب
و قبول کرتے نہ بیع کو اچھی طرح دیکھتے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَۃِ
وَالْمُنَابَذَۃِ فِی الْبَیْعِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ملامسہ اور منابذہ سے بیع میں
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ عَنِ الْمُلَامَسَۃِ وَالْمُنَابَذَۃِ ترجمہ اوپر
گزرا **تَفْسِیْرُ ذٰلِکَ** اس کی تفسیر کا بیان **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ
الْمُنَابَذَۃِ وَالْمُلَامَسَۃِ اَنْ یَّتَبَایَعَ الرَّجُلَانِ بِالثَّوْبَیْنِ تَحْتَ اللَّیْلِ یَلْمِسُ کُلُّ رَجُلٍ مِّنْھُمَا ثَوْبَ صَاحِبِہٖ بِیَدِہٖ وَالْمُنَابَذَۃُ
اَنْ یَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ الثَّوْبَ وَیَنْبِذَ الْاٰخَرُ اِلَیْہِ الثَّوْبَ فَیَتَبَایَعَا عَلٰی ذٰلِکَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منابذہ سے اور ملامسہ سے ملامسہ یہ ہے کہ دو آدمی رات کو دو کپڑوں پر معاملہ کریں ہر ایک دوسرے
کا کپڑا چھولیوے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینکے اور وہ اوس کی طرف اسی پر بیع ہو **عَنْ اَبِیْ**
سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَۃِ وَالْمُلَامَسَۃُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا یَنْظُرُ اِلَیْہِ وَعَنِ
الْمُنَابَذَۃِ وَالْمُنَابَذَۃُ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَہٗ اِلَی الرَّجُلِ قَبْلَ اَنْ یُّقَلِّبَہٗ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ملامسہ سے اور ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو چھولے اوس کیطرف دیکھے نہیں۔ اور منابذہ سے وہ یہ ہے کہ ایک
آدمی اپنا کپڑا دوسرے کیطرف پھینک دیوے اور وہ اوسکو الٹ کر نہ دیکھے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ بَیْعَتَیْنِ اَمَّا الْبَیْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَۃُ وَالْمُنَابَذَۃُ وَالْمُنَابَذَۃُ اَنْ یَّقُوْلَ اِذَا نَبَذْتُ
ھٰذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ یَعْنِی الْبَیْعَ وَالْمُلَامَسَۃُ اَنْ یَّمَسَّہٗ بِیَدِہٖ وَلَا یَنْشُرُہٗ وَلَا یُقَلِّبُہٗ اِذَا مَسَّہٗ فَقَدْ وَجَبَ
الْبَیْعُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے اور دو طرح کے
بیچنے سے لیکن دو طرح کی بیچنے وہ ملامسہ اور منابذہ ہیں۔ منابذہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے کہے جب میں یہ کپڑا پھینکوں
دوں تو بیع صحیح ہو گئی۔ اور ملامسہ یہ کہ کپڑے کو چھولیوے اپنے ہاتھ سے نہ اوس کو کھولے نہ الٹے جب چھولے تو بیع لازم ہو گئی (اور
دو طرح کے پہناوے کو بیان نہیں کیا وہ یہ ہے کہ کپڑا ایک مونڈھے پر ہو اور دوسرا مونڈھا کھلا ہو۔ دوسری یہ کہ گوٹ

مار کر بیچو اور کپڑا اسطرح باندھے کہ ستر کھلا رہے عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبستين و
نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيعتين عن المنابذة والملامسة وهي بيوع كانوا يتبايعون بها
في الجاهلية ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہناوے سے اور منع کیا
دو بیعون سے ایک منابذہ دوسری ملامسہ اور یہ دونو بیعین جاہلیت کے زمانے مین لوگ کرتے تھے عن ابي هريرة عن
النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن بيعتين اما البيعتان فالمنابذة والملامسة وزعم ان الملامسة
ان يقول الرجل للرجل ابيعك ثوبي بثوبك ولا ينظر واحد منهما الى ثوب الآخر ولكن يلمسه لمسا واما
المنابذة ان يقول انبذ ما معي وتنبذ ما معك ليشتري احدهما من الآخر ولا يدري كل واحد منهما كم
مع الآخر ونحوا من هذا الوصف ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو بیعون سے
ایک منابذہ دوسرے ملامسہ سے اونہون نے کہا ملامسہ یہہ ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد سے کہے مین یہہ کپڑا تیرے کپڑے کے بدلے
بیچتا ہون اور دونون ایک دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھین بلکہ صرف چہولین اور منابذہ یہہ ہے کہ ایک کہے جو تیرے پاس ہے
اوسکو پہینک دے اور دوسرا کہے جو تیرے پاس ہے اوسکو پہینک دے لیکن کسیکو معلوم نہ ہو کہ دوسرے کے پاس کتنا ہے اور جو
اوسکی مشابہ ہو باب بیع الحصاة کنکری کی بیع ف یہہ بھی ایک جاہلیت کی بیع تھی مول لینے والا کہے کہ مین تیری چیز پر
جب کنکریان ماردون اوسوقت بیع صحیح ہو جاوے گی یا بیچنے والا کہے مین تیرے ہاتھ وہ اسباب بیچونگا جسپر تیری کنکری لگے
یا اوتنی زمین بیچی جہان تک تیری کنکری جاوے عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع
الحصاة وعن بيع الغرر ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کنکری کی بیع سے اور
دہوکے کی بیع سے (جیسے دریا کی مچھلی یا ہوا کی پرندے کو بیچنا) باب بيع الثمر قبل ان يبدو صلاحه پھلوں کا بیچنا اون کی
پختگی معلوم ہونے سے پہلے عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبيعوا الثمر حتى يبدو صلاحه
نهى البائع والمشتري ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پہل کو درخت پر
جبتک کہ اوسکی پختگی معلوم نہ ہو جاوے منع کیا بائع کو بیچنے سے (اس لیے کہ شاید پھل تباہ ہو جاوین تو مشتری کا مال مفت
لینا درست نہ ہوگا) اور مشتری کو خریدنے سے (تا مال اوسکا ضائع نہو) عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نهى عن بيع الثمر حتى يبدو صلاحه ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پہل کے
بیچنے سے جبتک اوسکی بہتری کا حال معلوم نہو جب یقین ہو جاوے کہ اب یہہ پک کر اوتر گئے اور خراب نہونگے اوسوقت
بیچی عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبايعوا الثمر حتى يبدو صلاحها ولا تبتاعوا الثمر
بالتمر قال ابن شهاب حدثني سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن مثله سواء
ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو پہلون کو جبتک اون کی پختگی کا حال معلوم نہو

اور دست بیچو کھیون کو بدلے مین پھلون کے (یعنی درخت پر کے پہلونکا اندازہ کرکے اوسکو برابر سوکھی پہلون کے بدلے مین مت بیچو کیونکہ خوف ہے کمی اور بیشی کا) ابن شہاب نے کہا جو مجھ سے سالم نے بیان کیا اپنے باپ عبد اللہ سے سنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پہل کو اوسی پہل کے بدلے مین بیچنے سے (اور دوسری پہل کے بدلے مین درست ہے کیونکہ جب جنس مختلف ہوئی تو سود کا احتمال جاتا رہا) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ يَنْهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع کرتے ہوئے اور فرمایا مت بیچو پہلون کو جب تک اون کی بہتری کا حال نہ کہلے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَأَنْ يُبَاعَ الثَّمَرُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَأَنْ لَا يُبَاعَ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے ف یعنی زمین کو کرایہ دینا پیداوار کے ایک حصے پر یعنی ایک شخص کسی کو زمین دے اس لیے کہ جوتے بووے اور جو اوس مین سے پیدا ہو اوس مین سے تہائی یا چوتہائی یا آدہا مجہکو دینا اس سے منع کیا کیونکہ اجرت مجہول ہے اور شاید کچہ پیدا نہ ہو ف اور مزابنہ سے ف وہ یہہ ہے کہ درخت پر کے پہلونکا اندازہ کرکے اوسکی برابر توڑی ہوئے پہلون کے بدلے مین بیچے مثلاً درخت پر کہجور کا اندازہ کیا کہ سو من کہجور اوترے گی اور اوسکو بیچا سو من کہجور کے بدلے مین اس سے منع کیا اس لیے کہ احتمال ہے کمی بیشی کا اور وہ حرام ہے جب جنس ایک ہو ف اور محاقلہ سے ف وہ یہہ ہے کہ گیہون کا اندازہ کیا بالیون مین کہ کتنی من نکلیگا پھر اوتنی گیہون کے بدلے مین بیچ ڈالی اور غلون کا بھی یہی حکم ہے جب جنس ایک ہو کیونکہ احتمال ہے کمی اور بیشی کا اور وہ ربوا ہے ف اور منع کیا پہلونکا بیچنے سے جب تک اون کی پختگی کا حال معلوم نہ ہو اور منع کیا پھلون کے بیچنے سے مگر روپیہ اور اشرفیون کے بدلے مین اور رخصت دی عرایا مین ف عرایا جمع عریے کی ہے جو ایک قسم ہے مزابنہ کی لوگ اپنے باغون مین ایک یا دو درخت محتاج اور مسکین کو دیتے پھر گھڑی گھڑی اوس کے باغ مین آنے سے تنگ ہو کر اوس کے درختون کا میوہ اندازہ کرکے اوسی قدر خشک میوہ دیکر خرید لیتے اسکو جائز کیا تا کہ محتاجون کو تکلیف نہ ہو اور اون کا دینا بند نہ ہو جاوے لیکن عریے کی مقدار پانچ وسق تک ہے اس سے زیادہ عریہ نہین وہ منع ہے ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يُطْعَمَ إِلَّا الْعَرَايَا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ اور مزابنہ اور محاقلہ سے اور پہلون کی بیچنے سے جب تک وہ کہانے کے قابل نہ ہون اور اجازت دی عرایا کی عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُطْعِمَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہجور کے بیچنے سے جب تک وہ کہانے کے لائق نہ ہو بَيْعُ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا عَلَى أَنْ يَقْطَعَهَا وَلَا يَتْرُكَهَا پہلونکا خریدنا اون کی پختگی سے پہلے اس شرط پر کہ کاٹ لینگے اور درخت پر نہ رکھینگے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نہی عن بیع الثمار حتی تزہی قیل یا رسول اللہ وما تزہی قال حتی تحمر وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ارأیت ان منع اللہ الثمرۃ فبما یاخذ احدکم مال اخیہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا پہلون کے بیچنے سے جب تک خوش رنگ نہون لوگون نے کہا یا رسول اللہ خوش رنگ کیا آپنے فرمایا سرخ
ہو جاوین (یعنی پختگی کے قریب گدر ہو جاوین اور اب کوئی آفت کا احتمال نرہے) پھر آپ نے فرمایا دیکھو اگر اللہ پہلون کو
روک دیوے (یعنی وہ نہ پکین اور گر جاوین یا تباہ ہو جاوین) تو تم مین سے کوئی اپنی بھائی کا مال کس چیز کے بدلے مین
لیگا وضع الجوائح آفت کا نقصان دینا عن جابر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بعت من
اخیک ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا یحل لک ان تاخذ منہ شیئا بم تاخذ مال اخیک بغیر حق ترجمہ جابر رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنی بھائی کے ہاتہ کھجور بیچے پھر اوس پر آفت آجاوے تو تجھ کو اوس کے مال مین
سے کچھ لینا درست نہین آخر تو کس چیز کے بدلے مین اپنی بھائی کا مال لیگا (تو ضرور ہی کہ اگر سب پھل خراب ہو گئی تو سارا روپیہ پھیر
دیوے نہین تو جتنا نقصان ہوا تو اتنا روپیہ حساب سے مجرا دیوے) عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من باع ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا تاخذ من اخیہ وذکر شیئا علی ما یاکل احدکم مال اخیہ
المسلم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پھل بیچے پھر اوس پر آفت آوے تو وہ اپنی
بھائی کا مال نہ لیوے آپ نے کچھ فرمایا ایسا ہی یعنی آخر کس بات پر تم مین سے کوئی اپنی بھائی مسلمان کا مال کہاوے عن
جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع الجوائح ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نقصان لوایا آفتون کا عن ابی سعید الخدری قال اصیب رجل فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
ثمار ابتاعہا فکثر دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیہ فتصدق الناس علیہ فلم یبلغ
ذلک وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک ترجمہ ابو سعید
خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص نے پھل خریدی اون پر آفت آئی وہ بہت قرضدار
ہو گیا آپ نے فرمایا اوسکو صدقہ دو لوگون نے صدقہ دیا جب بھی اوسکا قرض پورا ادا نہ ہوا آپنے (اوسکی قرضخواہون سے) فرمایا
اب لے لو جو تم کو ملا بس اور کچھ نہین ملیگا (یعنی اسقدر بھی غنیمت سمجھو چاہئیے تو یہ تھا کہ جب پھلون پر آفت آئی تھی تو تم کو
کچھ نہ ملتا) بیع الثمر سنین کئی سال کا میوہ بیچنا ف یہ جاہلیت کا رواج تھا کہ باغ کا مالک دو یا تین برس کا میوہ کسی کے ہاتہ
بیچتا اب میوہ پیدا نہو خراب ہو جاوے خریدار کا مال اوسکا نصیب عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی
عن بیع الثمر سنین ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کئی برس کا میوہ بیچنی سی بیع الثمر
بالتمر درخت کے پہلون کو سوکھی پہلون سے بیچنا عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الثمر
بالتمر وقال ابن عمر حدثنی زید بن ثابت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی العرایا ترجمہ

عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو بیچنے سے اور ٹوٹے ہوئے کھجور
کے بدلے میں ابن عمر نے کہا مجھ سے زید بن ثابت نے بیان کیا کہ آپ نے اجازت دی عرایا کی اور اوپر اس کے معنے گزر چکے ہیں
عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ مَا فِيْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ
مُسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور مزابنہ
یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور ایک معین ماپ کھجور کے بدلے میں بیچی جاوے اگر کھجور درخت کی زیادہ نکلے تو زیادہ خریدار کی ہے
اور جو کم نکلے تو اوسی کا نقصان ہے بَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ تازے انگور سوکھے انگور کے بدلے میں بیچنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزابنہ سے اور مزابنہ ہے درخت پر کھجور سوکھی کھجور کے بدلے میں
بیچنا ماپ کر اور تازے انگور سوکھے انگور کے بدلے میں بیچنا ماپ کر عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے
عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا میں اور اوسکی تفسیر گزر چکی عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اجازت دی عرایا میں خشک اور تر کھجور دینے کی بَابُ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا عرایا میں انداز کر کے خشک
کھجور دینا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا ترجمہ زید
بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا میں پھلوں کے بیچے جانے کی انداز کر کے عَنْ
زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ کی بیع میں ساتھ خشک کھجور کے انداز کر کے بَيْعُ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ عرایا میں تر
کھجور دینا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ وَبِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِيْ
غَيْرِ ذٰلِكَ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا میں تر کھجور اور خشک کھجور دینے کی
اور نہیں رخصت دی اس کے سوا اور جگہ میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ
بِخَرْصِهَا فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ مَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اجازت دی عرایا میں انداز کر کے بیچنے کی پانچ وسق سے کم میں عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا ترجمہ سہل بن
ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا پھلوں کے بیچنے سے جب تک انکی خوبی معلوم نہو اور اجازت دی عرایا میں انداز کر کے بیچنے کی اسلئے کہ لوگ بیچکر کھاویں عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا لِأَصْحَابِ الْعَرَايَا عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت ہے آپ نے اجازت دی عرایا کی بیع مین پہلون کا اندازہ کر کے اِشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ تر کھجور کے بدلے مین خشک کھجور دینا عَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْهُ ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا خشک کھجور کو تر کھجور کے بدلے مین بیچنا کیسا ہے آپ نے جو لوگ پاس بیٹھے تھے اون سے پوچھا کیا تر کھجور سوکھ کر کم ہوجاتی ہے (وزن مین) اونہون نے کہا ہان آپ نے منع کیا ف یہان پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ تر کھجور کھجور ہی یا نہین اگر ہے تو برابر برابر بیع درست ہوجانا چاہیے۔ کیونکہ دوسری حدیث مین ہے بیچو تمر کو بدلے مین تمر کے برابر برابر اور جو تمر نہین ہے تو پھر بیچنے مین کیا قباحت ٹھیری اگرچہ کم و بیش ہو اس لیے کہ جنس مل گئی۔ جواب یہہ ہی کہ ہین تر کھجور کھجور ہے اور اس خیال سے کہ برابری اوسکی خشک کھجور کے ساتھ نہین ہوسکتی اوسکی بیع خشک کھجور کے بدلے مین منع ٹہری کیونکہ تولتے وقت اگرچہ برابری ہی مگر درحقیقت تر کھجور وزن مین کم ہے اور اس کمی کا اندازہ دشوار ہے هَذَا مَا أَتَّهِمُ ذُو الدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ يَنْقُصُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْهُ ترجمہ سعد بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تر کھجور کو سوکھی کھجور کے بدلے مین بیچنا کیسا ہے آپ نے فرمایا تر کھجور سوکھ کر وزن مین کم ہوجاتی ہے لوگون نے کہا ہان تب آپنے منع فرمایا بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ ایک ڈھیر کھجور کا جس کا ناپ معلوم نہین ناپی ہوئی کھجور کے بدلے مین بیچنا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھیر کھجور کے بیچنے سے جسکا ناپ معلوم ہو اوس کھجور کے بدلے جسکا ناپ معلوم ہے (کیونکہ احتمال ہے کمی اور بیشی کا) بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ اناج کا ڈھیر اناج کے ڈھیر کے بدلے مین بیچنا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاعُ الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ الطَّعَامِ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچا جاوے ایک ڈھیر اناج کا ڈھیر کے بدلے مین اور نہ ناپے ہوئے اناج کے بدلے مین (کیونکہ دونو صورتون مین احتمال ہے کمی و بیشی کا البتہ اگر دونون کو ماپ کر برابر برابر بیچے تو درست ہی) بَيْعُ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ اناج کے بدلے کھیت کا بیچنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے

وہ یہ ہے کہ اپنی باغ کی کھجور کو (جو درختوں پر ہو) کھجور کے بدلے میں ناپ کر بیچ ڈالے اور جو انگور ہو درختوں پر اسکو خشک انگور کے بدلے میں ناپ کر بیچ ڈالے اور جو کھیت ہو اوس کو اناج کے بدلے میں ناپ کر بیچ ڈالے ان سب سے منع کیا عن

جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن المخابرة والمزابنة والمحاقلة وعن بيع الثمر قبل ان يطعم وعن بيع ذلك الا بالدنانير والدراهم ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ اور مزابنہ اور محاقلہ سے (ان سب کے معنے اوپر گزر چکے) اور پھلوں کے بیچنے سے جبتک وہ کھانے کے قابل نہ ہوں اور منع کیا پھلوں کو بیچنے سے مگر روپیہ اور اشرفی کے بدلے میں نهى عن السنبل حتى يبيض یعنی بالی نہ بیچنا جبتک سفید ہو عن

ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع النخلة حتى تزهو وعن السنبل حتى يبيض ويامن العاهة نهى البائع والمشترى ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھجور کی بیچنے سے جبتک خوش رنگ نہ ہو اور بالی کے بیچنے سے جبتک سفید ہو اور آفت کا ڈر نکل جاوے منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے عن ابی صالح ان رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اخبره قال يا رسول الله انى لا اجد الصيحاني ولا العذق بجمع التمر حتى نزيدهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعه بالورق ثم اشتر به ترجمہ ابو صالح نے ایک صحابی سے سنا وہ بولا یا رسول اللہ ہم صیحانی اور عذق (دونوں قسمیں ہیں کھجور کی) نہیں پاتے جنمیل کھجور کے بدلے جبتک زیادہ نہ دیں آپ نے فرمایا جنمیل کھجور کو پہلے چاندی کے عوض بیچ ڈال اوسکے بدلے صیحانی اور عذق خرید بیع التمر بالتمر متفاضلا کھجور کھجور کے بدلے کم زیادہ بیچنا عن ابی سعيد الخدري وابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم استعمل رجلا على خيبر فجاء بتمر جنيب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل تمر خيبر هكذا قال لا والله انا لناخذ الصاع من هذا بصاعين والثلثة بالثلث فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيبا ترجمہ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو عامل کیا خیبر کا وہ ایک قسم کی عمدہ کھجور جسکو جنیب کہتے ہیں لایا آپ نے فرمایا کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہیں اوس نے کہا نہیں قسم خدا کی اوسکو ہم دو صاع کھجور دیکر ایک صاع یا تین صاع دیکر دو صاع لیتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مت کر بلکہ جنمیل کو پہلے روپیوں کے بدلے بیچ پھر روپیہ دیکر جنیب خرید لے عن ابی سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى بتمر ريان وكان تمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بعلا فيه يبس فقال انى لكم هذا قالوا ابتعنا صاعا بصاعين من تمرنا فقال لا تفعل فان هذا لا يصلح ولكن بع تمرك واشتر من هذا حاجتك ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ریان (ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) لائی گئی) اور آپ کی کھجوریں بعل تھیں خشک (یعنی بری قسم کی تھیں) آپ نے پوچھا یہ کھجور کہاں سے آئی لوگوں نے کہا ہم نے اسکو خریدا ایک صاع اپنی کھجور دو صاع دیکر اپنے

فرمایا یہ درست نہیں لیکن اپنی کھجوروں کو بیچ (نقد قیمت پر) پھر جو ضرور ہو خرید لے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا
نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَبِيعُ الصَّاعَيْنِ بِالصَّاعِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے
ہم کو ملواں کھجور ملتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم دو صاع اوس میں سے دیکر ایک صاع خریدتے تھے
یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی۔ آپ نے فرمایا دو صاع کھجور کے نہ بیچے جاویں بدلے میں ایک صاع کے اور نہ
دو صاع گیہوں کے بدلے میں ایک صاع کے اور نہ ایک درم بدلے میں دو درم کے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ
يَعْنِي تَمْرَ الْجَمْعِ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا
دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے ہم ملواں کھجور دو صاع دیکر ایک صاع لیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا دو صاع کھجور کے مت دو ایک صاع کے بدلے میں اور نہ دو صاع گیہوں کے بدلے میں ایک صاع کے اور نہ دو درم بدلے
میں ایک درم کے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَتَى بِلَالٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ اشْتَرَيْتُهُ
صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا لَا تَقْرَبْهُ ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے کہ بلال
رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس برنی کھجور لیکر آئے (جو ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) آپ نے فرمایا یہ کیا ہے بلال نے کہا
میں نے دو صاع دیکر اسکا ایک صاع لیا ہے آپ نے فرمایا آئیں یہ تو بالکل سود ہے مت نزدیک جا اوس کے عَنْ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا
هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا چاندی کے بدلے بیچنا سود ہے مگر جب نقد انقد ہو (اس ہاتھ دے اوس ہاتھ لے
اسی طرح سونا بدلے میں سونے کے اور چاندی بدلے میں چاندی کے) اور کھجور بدلے میں کھجور کے سود ہے مگر نقد انقد
اور گیہوں بدلے میں گیہوں کے سود ہے مگر نقد انقد اور جو بدلے میں جو کے سود ہے مگر نقد انقد بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ
کھجور کے بیچنا بدلے میں کھجور کے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ
وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کھجور بدلے میں کھجور کے اور گیہوں بدلے میں گیہوں کے اور جو بدلے میں جو کے اور
نمک بدلے میں نمک کے نقد انقد جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہو گیا مگر جب قسم بدل جاوے (یعنی گیہوں بیچے بدلے
کھجور کے مثلاً تو زیادہ دو اور کم لینا درست ہے) بَيْعُ الْبُرِّ بِالْبُرِّ گیہوں بیچنا بدلے میں گیہوں کے عَنْ مُسْلِمِ بْنِ
يَسَارٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ

یعنی

عتیك

قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ
وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ اَحَدُهُمَا فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبَى ترجمہ مسلم بن یسار ستاله
اور عبید اللہ بن عبید سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت اور معاویہ بن ابی سفیان دونو اکٹھا ہوئے ایک مکان مین تب حدیث
بیان کی عبادہ نے کہ منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونیکو بیچنے سے بدلے مین سونے کے اور چاندی کو بدلے مین
چاندی کے اور گیہونکو بدلے مین گیہون کے اور جو کو بدلے مین جو کے اور کھجور کو بدلے مین کھجور کے (ایک راوی نے ان دونون
مین سے یعنی مسلم نے یا عبید اللہ نے اتنا زیادہ کیا) اور نمک بدلے مین نمک کے (اور دوسرے راوی نے بیان نہین کیا اوس کو)
مگر برابر برابر نقدا نقد اور حکم ہوا ہم کو سونا بیچنے کا چاندی کے بدلے مین اور چاندی سونے کے بدلے مین اور گیہون جو کے بدلے مین
اور جو گیہون کے بدلے جس طرح چاہین (یعنی کم و بیش) برابر ایک راوی نے اتنا اور کہا جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اوس نے
سود دیا یا لیا عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَقَدْ كَانَ يُدْعَى ابْنَ هُرْمُزَ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ
مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ اَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبَى وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ
بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا ترجمہ اوپر گزرا بَيْعُ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ جو کو بیچنا
بدلے مین جو کے عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ
فَقَالَ عُبَادَةُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَ
الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ اَحَدُهُمَا
مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبَى وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ
وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا فَبَلَغَ هٰذَا الْحَدِيثُ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُونَ اَحَادِيثَ
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَحِبْنَاهُ لَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُبَادَةَ فَقَامَ فَاَعَادَ الْحَدِيثَ
وَقَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمَ مُعَاوِيَةُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ
ہے کہ جب معاویہ نے یہہ حدیث سنی تو کہا کیا حال ہے لوگون کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیثین نقل کرتی ہین جو ہم نے
نہین سنی اور ہم آپکی صحبت مین ہے جب یہہ بات عبادہ نے سنی تو کھڑے ہوئے اور وہی حدیث کو بیان کیا اور کہا جو ہم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اوسکو بیان کرین گے اگرچہ معاویہ خفا ہون عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ بَدْرِيًّا
وَكَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ اَنَّ عُبَادَةَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّكُمْ قَدْ اَحْدَثْتُمْ بُيُوعًا لَا اَدْرِي مَا هِيَ اَلَا اِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَاِنَّ الْفِضَّةَ

الفضۃ وزنا بوزن تبرها وعینها ولا بأس ببیع الفضۃ بالذهب یدا بید والفضۃ اکثرهما ولا یصلح
النسیئۃ الا ان البر بالبر والشعیر بالشعیر مدا بمد ولا بأس ببیع الشعیر بالحنطۃ یدا بید والشعیر اکثرهما
ولا یصلح النسیئۃ الا وان التمر بالتمر مدا بمد حتی ذکر الملح مدا بمد فمن زاد او استزاد فقد اربی ترجمہ
عبادہ بن صامت سے روایت ہے (وہ بدری تھے یعنی جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے) اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی تھی اس بات پر کہ ہم اللہ جل جلالہ کے کام میں نہ ڈرینگے کسی برائی کرنے والے کی
برائی سے) عبادہ بن صامت کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو اور کہا اے لوگو تم نے دو بیعین نکالیں جنکو میں نہیں جانتا آگاہ ہو
بیچو سونے کو سونے کے بدلے میں برابر برابر ڈلا ہو یا سکہ اور بیچو چاندی کو برابر چاندی کے ڈلا ہو یا سکہ اور کچھ
حرج نہیں چاندی کو بیچنا سونے کے بدلے اور چاندی زیادہ ہو مگر نقدا نقد ضرور ہے (اوس میں میعاد درست نہیں یعنی چاندی اگر
سونے کے بدلے بیچے تو وزن میں برابر ہونا ضرور نہیں لیکن دست بدست ضرور ہے یکایک دے اور ایک میعاد پر بیچے درست
نہیں) آگاہ ہو بیچو گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے برابر برابر ناپ کر اور جو کو گیہوں کے بدلے بیچے تو جو زیادہ
دینے میں قباحت نہیں مگر نقدا نقد ضرور ہے اور ادھار درست نہیں آگاہ ہو کھجور کو کھجور کے بدلے میں بیچو برابر برابر ناپ کر
یہاں تک کہ نمک کو بیان کیا اوسکو بھی برابر برابر ناپ کر بیچے جو شخص زیادہ دیوے یا زیادہ لے اوس نے سود کھایا یا کھلایا عن
عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذهب بالذهب تبرہ وعینہ وزنا بوزن والفضۃ
بالفضۃ تبرہ وعینہ وزنا بوزن والملح بالملح والتمر بالتمر والبر بالبر والشعیر بالشعیر سواء بسواء
مثلا بمثل فمن زاد او ازداد فقد اربی ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا بیچو سونے
کے بدلے ڈلا ہو یا سکہ برابر برابر چاندی چاندی کے بدلے سکہ ہو یا ڈلا برابر برابر تول کر نمک نمک کے بدلے اور کھجور کھجور کے بدلے اور گیہوں
گیہوں کے بدلے اور جو جو کے بدلے برابر برابر یکساں جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہوا عن سلیمان بن علی ان ابا
المتوکل مر بہم فی السوق فقام الیہ قوم انا فیہم قال قلنا اتیناک لنسألک عن الصرف قال سمعت ابا سعید
الخدری قال لہ رجل ما بینک وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر ابی سعید قال لیس بینی وبینہ غیرہ
قال فان الذهب بالذهب والورق بالورق قال سلیمان او قال والفضۃ بالفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر
والتمر بالتمر والملح بالملح سواء بسواء فما زاد علی ذلک او ازداد فقد اربی والآخذ والمعطی فیہ سواء ترجمہ سلیمان
بن علی سے روایت ہے ابو المتوکل (علی بن داؤد) لوگوں پر گذرے بازار میں بہت لوگ ان کی طرف گئے میں بھی اون میں
تھا ہم نے کہا ہم تم سے صرف کو پوچھنے آئے ہیں (صرف کہتے ہیں چاندی سونے کی بیع کو بدلے میں چاندی سونے کی) اونہوں
نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا (ایک شخص بولا اوٹھا کہ تمہارے اور رسول اللہ صلعم کے بیچ میں سوا ابو سعید کے
کوئی نہیں ہے اونہوں نے کہا کوئی نہیں ہے سوا ابو سعید کے) آپ نے فرمایا سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے

اور کھجور کھجور کے بدلے برابر برابر بیچو جو شخص زیادہ دیوے یا زیادہ لیوے اوس نے سود دیا یا لیا دینے والا اور لینے والا دونو برابر ہین (گناہ
مین) عن عبادة بن الصامت قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الذهب الكفة بالكفة ولم
يذكر يعقوب الكفة بالكفة فقال معاوية ان هذا لا يقول شيئا قال عبادة اني والله ما ابالي ان لا
اكون بارض يكون بها معاوية اني اشهد اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك ترجمہ عبادہ
بن صامت سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھے سونا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر معاویہ
نے کہا یہہ کچھ نہین کہتی (یعنی یہہ بات سمجھ مین نہین آتی) عبادہ نے کہا قسم خدا کی مجھے پرواہ نہین اگر مین اوس ملک مین نہ
رہون جہان معاویہ ہون مین گواہی دیتا ہون بیشک مین نی سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یہہ فرماتی تھے بیع
الدينار بالدينار اشرفی کو اشرفی کے بدلے بیچنا عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الدينار با
الدينار والدرهم بالدرهم لا فضل بينهما ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو
اشرفی کو بدلے مین اشرفی کے اور روپیہ کو بدلی مین روپیہ کے برابر برابر (تولکر) کم زیادہ نہ ہو (اور جو ایک کی چاندی بہتر ہو یا ایک کا
سونا کھرا ہو تو روپیہ کو اشرفی دیکر اور اشرفی کو روپیہ دیکر خرید لیوے) بیع الدرهم بالدرهم روپیہ روپیہ کے بدلے بیچنا عن
عمر قال الدينار بالدينار والدرهم بالدرهم لا فضل بينهما هذا عهد نبينا صلى الله عليه وسلم الينا ترجمہ
حضرت عمر رض نے کہا بیچو اشرفی کو اشرفی کے بدلے مین اور روپیہ کو روپیہ کے بدلے برابر کم زیادہ نہ ہو یہہ عہد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کا ہم سے (یعنی حکم ہے آپکا) عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذهب بالذهب وزنا
بوزن مثلا بمثل والفضة بالفضة وزنا بوزن مثلا بمثل فمن زاد او ازداد فقد اربى ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو بدلی مین سونے کے تولکر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدلے مین تولکر برابر
برابر جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہو گیا بیع الذهب بالذهب سونے کو سونے کے بدلے بیچنا عن
ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبيعوا الذهب بالذهب الا مثلا بمثل ولا تشفوا
بعضها على بعض ولا تبيعوا الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تبيعوا منهما شيئا غائبا بناجز ترجمہ ابوسعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونے کو بدلی مین سونے کے مگر برابر برابر اور مت زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر
اور مت بیچو چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور مت بیچو کسی کو ان مین سے جو ادھار ہو نقد کے بدلی مین عن ابي سعيد الخدري
قال بصر عيني وسمع اذني من رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر النهي عن الذهب بالذهب والورق بالورق
الا سواء بسواء مثلا بمثل ولا تبيعوا غائبا بناجز ولا تشفوا احدهما على الآخر ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت
میری آنکھون نے دیکھا اور میرے کانون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کو سونے اور چاندی کو چاندی
کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر ہموزن اور فرمایا مت بیچو ادھار کو نقد کے بدلے اور نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اگرچہ ایک کم ہو

اور دوسرا کھرا ہو عن عطاء بن يسار ان معاوية باع سقاية من ذهب او ورق باكثر من وزنها فقال ابو الدرداء
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن مثل هذا الا مثلا بمثل ترجمہ عطاء بن یسار سے روایت ہے معاویہ نے
ایک برتن پانی پینے کا سونے یا چاندی کا بیچا اور اوسکی تول سے زیادہ سونا یا چاندی لیا۔ ابو الدرداء نے کہا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تھے اس قسم کی بیع سے مگر برابر برابر بيع القلادة فيها الخرز والذهب بالذهب
ایک ہار جس میں نگینے اور سونا ہو سونے کے بدلے میں بیچنا عن فضالة بن عبيد قال اشتريت يوم خيبر قلادة فيها
ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فيها اكثر من اثني عشر دينارا فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم
فقال لا تباع حتى تفصل ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے میں نے خیبر کے روز ایک ہار خریدا سونے کا جس میں نگینے بھی تھے
بارہ اشرفیوں کو جب میں نے اوسکا سونا جدا کیا تو بارہ اشرفیوں سے زیادہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا
آپنے فرمایا نہ بیچا جاوے جبتک سونا جدا نہ کیا جاوے (اگر سونے کے بدلے بیچنا منظور ہو) عن فضالة بن عبيد قال اصبت
يوم خيبر قلادة فيها ذهب وخرز فاردت ان ابيعها فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال افصل
بعضها من بعض ثم بعها ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے میں نے خیبر کے دن ایک ہار پایا جس میں سونا تھا اور نگ تھے
میں نے اوسکو بیچنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپنے فرمایا پہلے جدا کرلے اوسکو یعنے سونا علیحدہ کرلے اور
نگینے علیحدہ پھر اوسکو بیچ بيع الفضة بالذهب نسيئة چاندی کو سونے کے بدلے بیچنا اودھار عن ابي المنهال قال
باع شريك لي ورقا بنسيئة فجاءني فاخبرني فقلت هذا لا يصلح فقال قد والله بعته في السوق وما عابه بنسيئة
علي احد فاتيت البراء بن عازب فسالته فقال قدم علينا النبي صلى الله عليه وسلم المدينة ونحن نبيع
هذا البيع فقال ما كان يدا بيد فلا باس وما كان نسيئة فهو ربا ثم قال لي ائت زيد بن ارقم فاتيته فسالته
فقال مثل ذلك ترجمہ ابو المنہال سے روایت ہے میری ایک شریک نے چاندی بیچی (سونے کے بدلے) اودھار پھر مجھ سے آن کر
بیان کیا میں نے کہا یہہ درست نہیں اونہوں نے کہا قسم خدا کی میں نے سر بازار بیچی کسی نے نہیں کہا کہ بری بات ہے پھر میں
براء بن عازب پاس گیا اون سے پوچھا اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے ہم یہہ بیع کیا کرتے
تھے آپنے فرمایا اگر نقدا نقد ہو تو قباحت نہیں اور جو اودھار ہو تو سود ہے پھر مجھسے کہا زید بن ارقم پاس جا میں اون کے پاس گیا اون سے
پوچھا اونہوں نے بھی یہی کہا عن البراء بن عازب وزيد بن ارقم قالا كنا تاجرين على عهد رسول الله صلى الله
عليه وسلم فسالنا نبي الله صلى الله عليه وسلم عن الصرف فقال ان كان يدا بيد فلا باس وان كان نسيئة
فلا يصلح ترجمہ براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے ہم دونوں تجارت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں ہم نے پوچھا آپ سے صرف کو (یعنی سونے یا چاندی کو سونے یا چاندی کے بدل بیچنا) آپ نے فرمایا اگر نقدا نقد ہو تو برا
نہیں اور جو اودھار ہو تو درست نہیں عن ابي المنهال قال سالت البراء بن عازب عن الصرف فقال سل زيد بن ارقم

فانه خير مني واعلم فسألت زيدا فقال سل البراء فانه خير مني واعلم فقالا جميعا نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن الورق بالذهب دينا ترجمہ ابو المنہال سے روایت ہے میں نے براء بن عازب سے پوچھا صرف کو انہوں نے کہا زید
ابن ارقم سے پوچھو وہ مجھ سے بہتر ہیں اور زیادہ جانتے ہیں میں نے زید سے پوچھا انہوں نے کہا براء سے پوچھو وہ مجھ سے بہتر ہیں اور
زیادہ جانتے ہیں پھر دونوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو سونے کے بدلے ادھار بیچنے سے بیع
الفضة بالذهب وبيع الذهب بالفضة چاندی کو سونے کے بدلے میں اور سونے کو چاندی کے بدلے بیچنا عن ابي بكرة
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الفضة بالفضة والذهب بالذهب الا سواء بسواء وامرنا ان
نبتاع الذهب بالفضة كيف شئنا والفضة بالذهب كيف شئنا ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنے اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور حکم ہوا ہم کو سونا خریدنے
کا چاندی کے بدلے جس طرح ہم چاہیں زیادہ کم اور چاندی کے خریدنے کا سونے کے بدلے جس طرح چاہیں عن ابي بكرة
قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نبيع الفضة بالفضة الا عينا بعين سواء بسواء ولا نبيع الذهب
بالذهب الا عينا بعين سواء بسواء قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تبايعوا الذهب بالفضة كيف شئتم
والفضة بالذهب كيف شئتم ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو بدلے
چاندی کے بیچنے سے مگر نقد انقد برابر برابر اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر نقد انقد برابر برابر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بیچو سونے کو چاندی کے بدلے جس طرح چاہو اور چاندی کو سونے کے بدلے جس طرح چاہو عن اسامة بن زيد ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال لا ربا الا في النسيئة ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود نہیں ہے
مگر ادھار میں عن ابي سعيد الخدري يقول قلت لابن عباس ارايت هذا الذي تقول اشيئا وجدته في كتاب الله
عز وجل او شيئا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما وجدته في كتاب الله عز وجل ولا سمعته من
رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن اسامة بن زيد اخبرني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما الربا
في النسيئة ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا تم جو یہ باتیں کرتے ہو کیا تم نے ان کو اللہ کی کتاب
میں پایا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہوں نے کہا نہ میں نے اللہ کی کتاب میں پایا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا لیکن اسامہ بن زید نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود نہیں ہے مگر ادھار میں یعنی
اگرچہ برابر برابر بیچے عن ابن عمر قال كنت ابيع الابل بالبقيع فابيع بالدنانير وآخذ الدراهم فاتيت النبي صلى الله
عليه وسلم في بيت حفصة فقلت يا رسول الله اني اريد ان اسألك اني ابيع الابل بالبقيع فابيع بالدنانير
وآخذ الدراهم قال لا بأس ان تأخذها بسعر يومها ما لم تفترقا وبينكما شيء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ میں
اونٹ بیچا کرتا تھا بقیع میں تو بیچتا تھا اشرفیوں کے بدلے میں اور روپے لیتا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا حفصہ

گئے ہین مین نے کہا یا رسول اللہ مین آپ سے پوچھا چاہتا ہون مین اونٹ بیچتا ہون بقیع مین تو اشرفیون کو مول بیچکر روپیہ لے لیتا ہون آپنے فرمایا کچھہ قباحت نہین ہے اگر تو اوسی روز کے نرخ سے لے لے جبتک تم دونون جدا نہ ہو ایک کا دوسرے پر باقی چھوڑکر یعنی اگر نقدانقد ہو تو قباحت نہین)

أخذ الورق من الذهب والذهب من الورق

سونے کے بدلے چاندی اور چاندی کے بدلے سونا لینا عن ابن عمر قال كنت أبيع الذهب بالفضة والفضة بالذهب فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته بذلك فقال إذا بايعت صاحبك فلا تفارقه وبينك وبينه لبس ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے مین سونا بیچتا تھا چاندی کے بدلے اور چاندی سونے کے بدلے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے فرمایا جب تو بیچے تو اپنے ساتھی سے مت جدا ہو جبتک تیری اور اوسکی علاقہ ہو یعنی بے باق کرکے جدا ہو عن سعيد بن جبير أنه كان يكره أن يأخذ الدنانير من الدراهم والدراهم من الدنانير ترجمہ سعید بن جبیر مکروہ جانتے تھے روپیہ ٹھہراکر اشرفیان لینا اور اشرفیان ٹھہراکر روپیہ لینا عن ابن عمر أنه كان لا يرى بأسا يعني في قبض الدراهم من الدنانير والدنانير من الدراهم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے وہ برا نہین جانتے تھے اشرفیان ٹھہراکر روپیہ لینا اور روپیہ ٹھہراکر اشرفیان لینا عن إبراهيم في قبض الدنانير من الدراهم أنه كان يكرههما إذا كان من قرض ترجمہ ابراہیم برا جانتے تھے اشرفیان لینا روپیون کے بدلے جب قرض سے ہون عن سعيد بن جبير أنه كان لا يرى بأسا وإن كان من قرض ترجمہ سعید بن جبیر اس مین کوئی برائی نہین سمجھتے تھے

أخذ الورق من الذهب

سونے کے بدلے چاندی لینا عن ابن عمر قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت رويدك أسألك إني أبيع الإبل بالبقيع بالدنانير وآخذ الدراهم قال لا بأس أن تأخذ بسعر يومها ما لم تفترقا وبينكما شيء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا ٹھہریے مین آپ سے پوچھتا ہون مین اونٹ بیچا کرتا ہون بقیع مین اشرفیون کے بدلے اور روپیہ لیتا ہون آپنے فرمایا کچھہ قباحت نہین اگر تو اوس روز کے نرخ سے لے جبتک جدا نہ ہو ایک دوسرے پر باقی چھوڑکر

الزيادة في الوزن

تول مین زیادہ دینا عن جابر بن عبد الله قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة دعا بميزان فوزن لي وزادني ترجمہ جابر سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو ایک ترازو منگوایا اوس مین تولکر دیا اور زیادہ دیا میرے قرض سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر قرضدار اپنی خوشی سے زیادہ دیدے تو بہتر ہے اور قرضخواہ کو اوسکا لینا درست ہے عن جابر قال قضاني رسول الله صلى الله عليه وسلم وزادني ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض ادا کیا اور زیادہ دیا

الرجحان في الوزن

جھکتا تولنا عن سويد بن قيس قال جلبت أنا ومخرفة العبدي بزا من هجر فأتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن بمنى ووزان يزن بالأجر فاشترى منا سراويل فقال للوزان زن وأرجح ترجمہ سوید بن قیس سے روایت ہے مین اور مخرفہ عبدی کپڑا لیکر آئے ہجر (ایک بستی کا نام ہے) سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے

اور ہم منا مین تھے وہان ایک تولنے والا تہا اپنے ایک پائجامہ خریدا اور تولنے والے سے فرمایا تول اور جھکتا تول عن ابی
صفوان قال بعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سراویل قبل الہجرۃ فارجح لی ترجمہ ابو صفوان سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین نے ایک پائجامہ بیچا ہجرت سے پہلے تو آپنے جھکتا ہوا تول مجھکو دیا عن ابن عمر قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المکیال مکیال اہل المدینۃ والوزن علی وزن اہل مکۃ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناپ مدینے والون کی معتبر ہے اور تول مکے والون کی بیع
الطعام قبل ان یستوفی غلہ بیچنے کی ممانعت جبتک اوسکو تول یا ناپ نہ لیوے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یستوفیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اناج خریدے وہ اوسکو نہ بیچے جبتک ناپ یا تول نہ لیوے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یقبضہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص اناج خریدے وہ اوسکو نہ بیچے جبتک اوسپر قبضہ نہ کر لیوے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یکتالہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج
خریدے وہ اوسکو نہ بیچے جبتک ناپ نہ لیوے عن ابن عباس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ والذی قبلہ
حتی یقبضہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس مین یہہ ہے کہ جبتک قبضہ نہ کر لے
عن ابن عباس یقول اما الذی نہی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یباع حتی یستوفی الطعام ترجمہ ابن
عباس کہتے ہین جس چیز کے بیچنے سے منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضے سے پہلے وہ اناج ہے ف امام شافعی اور محمد نے
اوسپر قیاس کر کے ہر چیز کی بیع قبضے سے پہلے منع کی ہے اور امام مالک اور اہل حدیث کے نزدیک یہہ ممانعت مخصوص ہے اناج سے
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یقبضہ قال ابن عباس
فاحسب ان کل شیء بمنزلۃ الطعام ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے
وہ اوسکو نہ بیچے جبتک اوسپر قبضہ نہ کر لے۔ ابن عباس نے کہا مین سمجھتا ہون ہر چیز مثل اناج کی ہے۔ یعنی اوسکی بیع قبضے سے پہلے
درست نہین عن حکیم بن حزام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیع طعاما حتی تشتریہ وتستوفیہ
ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچ اناج کو جبتک اوسکو خرید نہ لے اور قبضہ نہ کرے عن
حکیم بن حزام ابتعت طعاما من طعام الصدقۃ فربحت فیہ قبل ان اقبضہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فذکرت ذلک فقال لا تبعہ حتی تقبضہ ترجمہ حکیم بن حزام سے روایت ہے مین نے صدقے کا اناج خریدا اور قبضہ
کرنے سے پہلے اوس مین نفع کمایا اوسکو بیچکر پہر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے ذکر کیا آپنے فرمایا
مت بیچ اوسکو جبتک اوسپر قبضہ کر لے الہی حق بیع مالم یضمن من الطعام بکیل حتی یستوفی جو اناج ناپ کر خریدے اوسکا

بیچنا درست نہیں جبتک اوسپر قبضہ کرلے عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یبیع طعاما اشتراہ بکیل
حتی یستوفیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اناج کے بیچنے سے جسکو ناپ کر خریدا ہو جبتک
اوسپر قبضہ کرلے **بیع ما یشتری من الطعام جزافا قبل ان ینقل من مکانہ** جو اناج کا ڈھیر بغیر ناپے خریدا ہو سکا
بیچنا اوس جگہ سے اوٹھانیسے پہلے عن عبد اللہ بن عمر قال کنا فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتاع
الطعام فیبعث علینا من یامرنا بانتقالہ من المکان الذی ابتعناہ فیہ الی مکان سواہ قبل ان نبیعہ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اناج خریدا کرتے پھر آپ ایک شخص کو بھیجتے جو
ہم کو حکم کرتا اپنی جگہ سے اوسکو اوٹھانے کا یعنی جہان سے خریدا ہی اور جگہہ کہین قبل بیچنے کے عن ابن عمر انھم کانوا
یتبایعون علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اعلی السوق جزافا فنھاھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یبیعوہ فی مکانہ حتی ینقلوہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے مین بازار کی بلندی پر غلہ خریدتے تھے ڈھیر کے ڈھیر تو آپ نے منع کیا اون کو اوس کے بیچنے سے جبتک اوسکو اپنی جگہ سے
اوٹھاکر دوسری جگہہ نہ لیجاوین عن ابن عمر انھم کانوا یتبایعون الطعام علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من الرکبان فنھاھم ان یبیعوا فی مکانھم الذی باعوا فیہ حتی ینقلوہ الی سوق الطعام ترجمہ ابن عمر سے ابتاعوا
روایت ہی لوگ اناج خریدتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین سوارون سے آپنے منع کیا اونکو اوسی جگہہ بیچنے سے
جبتک اوسکو بازار مین نہ لاوین عن ابن عمر قال رایت الناس یضربون علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
اشتروا الطعام جزافا ان یبیعوہ حتی یؤووہ الی رحالھم ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہی مینے دیکھا لوگون کو مار پڑتی یؤووہ
تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اس بات پر کہ وہ اناج کا ڈھیر خرید کر کے وہی جگہہ بیچین جبتک اپنے گھر نہ لاوین
الرجل یشتری الطعام الی اجل فیسترھن البائع منہ بالثمن رھنا ایک شخص غلہ خریدی ایک مدت پر اور بائع اوس سے
دالا قیمت کی اطمینان کے لیے اوسکی چیز گرو رکھ لیوے عن عائشۃ قالت اشتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
یھودی طعاما الی اجل فرھنہ درعہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی
سے اناج خریدا اودھار ایک مدت پر اور اپنی زرہ اوسکے پاس گرو رکھ دی **الرھن فی الحضر** گھر مین رہ کر کوئی چیز گرو رکھنا
عن انس بن مالک انہ مشی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخبز شعیر واھالۃ سنخۃ قال ولقد رھن درعا
لہ عند یھودی بالمدینۃ واخذ منہ شعیرا لاھلہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس جو کی روٹی اور چربی بودار لیگئے اور آپنے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس مدینہ مین گرو رکھدی تھی اور اپنے گھر کے لیے اوس
سے جو لیے تھے **بیع ما لیس عند البائع** اوس چیز کا بیچنا جو بائع کے پاس نہو عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل سلف وبیع ولا شرطان فی بیع ولا بیع ما لیس عندک ترجمہ عبد اللہ بن عمرو

بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں درست ہے بیع قرض اور بیع ف یعنی کسی کے ہاتھ
کچھ بیچنا اور اوس سے شرط کرنی کہ اسقدر روپیہ مجھکو قرض دینا یا کسی کو قرض دینا اور اوسکے ہاتھ کوئی چیز بیچنا اوسکی قیمت سے
زیادہ تاکہ قرض دینے والے کو فایدہ حاصل ہو جاوے ت اور نہ دو شرطیں کرنی بیع میں ف نہ ایک شرط جیسے دوسری
روایت میں ہے۔ مثلاً میں یہ چیز تیرے ہاتھ بیچتا ہوں اس شرط سے کہ تو فلانی چیز میرے ہاتھ بیچے یا یہ چیز بیچتا ہوں تیرے
ہاتھ اس شرط سے کہ اگر تو نقد دیوے تو دس روپیہ کو اور جو اودھار لیوے تو بیس روپیہ کو ت اور نہ بیع اوس چیز کی جو تیرے
پاس نہیں ہے (یعنی تیری ملک میں نہیں ہے یا تیرے قبضہ میں نہیں ہے مثلاً بھاگا ہوا غلام یا اوڑتا ہوا جانور یا پرایا مال بیچنا) عن
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی رجل بیع فیما لا یملک ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لازم ہوتی وہ بیع انسان پر جسکا وہ مالک نہ ہو
(ملک اگر دوسرے کی مالک ہو تو اوسکی اجازت پر موقوف ہے گی اور جو کسی کی ملک میں نہ ہو جیسے پرندہ اوڑتا ہوا یا مچھلی تیرتی ہوئی
تو اوسکی بیع باطل ہے) عن حکیم بن حزام قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ یاتینی الرجل
فیسألنی البیع لیس عندی ابیعہ منہ ثم ابتاعہ له من السوق فقال لا تبع ما لیس عندک ترجمہ حکیم بن حزام
سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز چاہتا ہے
خریدنی جو میرے پاس نہیں ہوتی میں بازار سے خرید کرکے اوسکے ہاتھ بیچتا ہوں آپنے فرمایا مت بیچ اوس چیز کو جو تیرے پاس نہیں ہے

السلم فی الطعام بیع سلم کرنا اناج میں ف سلم اور سلف اوس بیع کو کہتے ہیں کہ روپیہ نقد بایع کو دیدیا جاوے اور چیز کے
وصول کرنے کی ایک مدت مقرر کیجاوے مثلاً ایک شخص نے دوسرے شخص کو سو روپیہ دیئے کہ دو مہینے کے بعد مجھے اتنی نرخ سے اتنے گیہوں
دینا یہی سلم ہے ہندی میں اسکو بدنی بھی کہتے ہیں عن عبد اللہ بن ابی المجالد قال سألت ابن ابی اوفی عن السلف فقال
کنا نسلف علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فی البر والشعیر والتمر الی قوم ما ندری
اعندہم ام لا ترجمہ عبد اللہ بن ابی المجالد سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا سلف کو اونہوں نے کہا ہم
سلف کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں گیہوں اور جو اور کھجور میں اون لوگوں سے جنکی
پاس معلوم نہیں یہ چیزیں ہوتیں یا نہیں

السلم فی الزبیب سوکھے انگور میں سلم کرنا عن ابن ابی المجالد قال
تمادی ابو بردۃ وعبد اللہ بن شداد فی السلم فارسلونی الی ابن ابی اوفی فسألته فقال کنا نسلم علی عہد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی عہد ابی بکر وعلی عہد عمر فی البر والشعیر والزبیب والتمر الی قوم
ما نری عندہم وسألت ابن ابزی فقال مثل ذلک ترجمہ ابن ابی المجالد سے روایت ہے بحث کی ابو بردہ اور عبد اللہ
بن شداد نے سلم میں تو مجھکو بھیجا ابن ابی اوفے پاس میں نے اون سے پوچھا اونہوں نے کہا ہم سلم کرتے تھے رسول اللہ اور ابوبکر
اور عمر رضی کے زمانے میں گیہوں اور جو اور سوکھے انگور اور کھجور میں اون لوگوں سے جنکے پاس یہ چیزیں ہم نہیں دیکھتے تھے پھر میں نے

ابن ابی اوفیٰ سے پوچھا اونہون نے بھی ایسا ہی کہا **اَلسَّلَفُ فِی الثِّمَارِ** پہلون مین سلف کرنا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی التَّمْرِ السَّنَتَیْنِ وَالثَّلٰثَ فَنَهَاهُمْ وَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ

سَلَفًا فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف

لائے اور لوگ سلم کرتے تھے کھجور مین دو برس تین برس کی مدت پر آپنے منع کیا اور فرمایا جو کوئی شخص سلم کرے تو ناپ معین

یا وزن معین کرے) اور مدت معین کی ہو **اِسْتِسْلَافُ الْحَیَوَانِ** مَا اسْتَقْرَضَهُ جانور مین سلم کرنا عَنْ

اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَکْرًا فَاَتَاهُ یَتَقَاضَاهُ بَکْرَهُ فَقَالَ لِرَجُلٍ انْطَلِقْ

فَابْتَعْ لَهُ بَکْرًا فَاَتَاهُ فَقَالَ مَا اَصَبْتُ اِلَّا بَکْرًا رَبَاعِیًا خِیَارًا فَقَالَ اَعْطِهِ فَاِنَّ خَیْرَ الْمُسْلِمِیْنَ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً ترجمہ

ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سلف کی ایک نوجوان اونٹ مین یعنی آپنے ایک بچھیرا اونٹ کا جو جوان

کے قریب ہو اوسکو دینا کہا) پھر وہ شخص آیا اپنی اونٹ کا تقاضا کرتا ہوا آپنے ایک شخص سے فرمایا جا اور اوسکو لیے ایک بچھیرا

خرید دے وہ آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے تو نہین ملا مگر ایک اچھی اونٹ بہتر (یعنی ساتوین برس مین لگا ہوا) آپ نے فرمایا وہی

اوسکو دیدے بہتر مسلمانون مین وہی ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے (یعنی قرضخواہ کا جو دینا آتا ہو اوس سے زیادہ یا عمدہ مال

دیوے) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ لِرَجُلٍ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْاِبِلِ فَجَاءَ یَتَقَاضَاهُ فَقَالَ

اَعْطُوْهُ فَلَمْ یَجِدُوْا اِلَّا سِنًّا فَوْقَ سِنِّهٖ قَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَیْتَنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

خِیَارَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اونٹ آتا تھا وہ

تقاضا کرنے آیا آپنے فرمایا دیدو پھر نہین پایا لوگون نے مگر زیادہ دانت کا اوسکے دانت سے (یعنی جس دانت کا اونٹ اوسی

دینا تھا وہ نہ ملا اوس سے بہتر قیمت مین زیادہ ملا) وہ بولا آپنے میرا حق ادا کیا آپنے فرمایا بہتر تم مین وہ لوگ مین جو اچھی طرح

ادا کرین عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ یَقُوْلُ بِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَکْرًا فَاَتَیْتُهُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ

اَجَلْ لَا اَقْضِیْکَهَا اِلَّا بُخْتِیَّةً فَقَضَانِیْ فَاَحْسَنَ قَضَائِیْ وَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ یَتَقَاضَاهُ سِنَّهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ سِنًّا فَاَعْطَوْهُ یَوْمَئِذٍ جَمَلًا فَقَالَ هٰذَا خَیْرٌ مِنْ سِنِّیْ فَقَالَ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ قَضَاءً ترجمہ

عرباض بن ساریہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بچھیرا اونٹ کا بیچا تھا مین اوسکا تقاضا کرنے آیا۔

آپنے فرمایا اچھا مین تجھے بختی (ایک عمدہ قسم کا اونٹ ہوتا ہے) دونگا آپنے ادا کیا تو میرے مال سے اچھا مال دیا اور ایک گنوار آپنے

اونٹ کا تقاضا کرنے آیا آپنے فرمایا اوسی دانت کا اونٹ اوسے دیدو لوگون نے ایک بڑا اونٹ اوسے دیدیا وہ بولا یہ تو میرے

اونٹ سے بہتر ہے آپ نے فرمایا بہتر تم مین وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے **بَیْعُ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً** جانور کو جانور کے

بدلے ادھار بیچنا عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً ترجمہ سمرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا جانور کو جانور کے بدلے بیچنے سے ادھار اور جو نقد بیچے تو درست ہے (انجاح)

بجیبه

بیع الحیوان بالحیوان یدًا بید متفاضلًا جانور کو جانور کے بدلے نقد کم و بیش بیچنا عن جابر قال جاء عبد فبایع

رسول الله صلی الله علیه وسلم على الهجرة ولا یشعر النبی صلی الله علیه وسلم انه عبد فجاء سیده یریده

فقال النبی صلی الله علیه وسلم بعنیه فاشتراه بعبدین اسودین ثم لم یبایع احدًا حتی یسأله اعبد

هو ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے ایک غلام آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہجرت پر آپ کو معلوم نہ تہا کہ یہہ غلام ہے پہر اوسکا مالک اوسکو ڈھونڈہتا ہوا آیا آپ نے فرمایا اسی بیچ ڈال میرے ہاتھ آپنے دو کالے غلام دیکر اوسی خرید لیا بعد اوسکے کسی سے بیعت نہ لی جبتک یہ پوچھہ لیا کہ تو غلام ہے یا آزاد وسے اگر آزاد ہوتا تو اوس سے بیعت لیتے

بیع حبل الحبلة پیٹ کے بچے کے بچے کو بیچنا عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال السلف فی حبل الحبلة ربًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیٹ کے بچے کے بچے میں سلم کرنا سود ہے ف یعنی حرام ہے مثلًا ایک شخص دوسرے کو پیسے دیوے کہ جب تیری اونٹنی کا بچہ پیدا ہو پہر اوس بچہ کا بچہ تو وہ میرا ہے یہہ باطل ہے اسلیے کہ اسمین صریح دہوکا ہے شاید اوس اونٹنی کا بچہ نہ ہو اور جو ہو تو شاید اوسکے بچے کا بچہ نہ ہو اور بعضوں نے کہا کہ جاہلیت کے زمانے مین لوگ بیع سلم کی میعاد بچہ کے بچے سے کرتے یعنی ایک شخص پیسا لیتا اور مال دینے کی مدت یہہ ٹہراتا کہ میری اونٹنی جو پیٹ سے ہے جب جنے گی پہر وہ بچہ جب پیٹ سے ہوگا اور جنے گا اوسوقت تیرا مال دونگا چونکہ یہہ میعاد مجہول ہے اسلیے آپ نے اس سے منع کیا عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع حبل الحبلة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پیٹ کے بچے کے بچے کو بیچنے سے عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم عن بیع حبل الحبلة ترجمہ اوپر گزرا

تفسیر ذلك اسکی تفسیر کا بیان عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع حبل الحبلة وکان بیعًا یتبایعه اهل الجاهلیة کان الرجل یبتاع جزورًا الی ان تنتج الناقة ثم تنتج التی فی بطنها ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا پیٹ کے بچے کے بچے کو بیچنے سے یہہ ایک جاہلیت کی بیع تہی ایک شخص ایک اونٹ خریدتا اور پیسے دینے کا وعدہ کرتا جبتک اونٹنی جنے پہر اوسکا بچہ جنے

بیع السنین کئی برس کا میوہ بیچنا عن جابر ان النبی رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع السنین ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی برس کا میوہ بیچنے سے ف یعنی کوئی شخص اپنے باغ کا میوہ دو یا تین برس کا کسی کے ہاتھ بیچے تو یہہ جائز نہیں کیونکہ اس مین دہوکا ہے معلوم نہین میوہ پیدا ہو یا نہ ہو عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن بیع السنین ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

البیع الی الاجل المعلوم ایک مدت مقرر کرکے ادہار بیچنا عن عائشة قالت کان علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بردین قطریین وکان اذا جلس فعرق فیهما ثقلا علیه وقدم لفلان الیهودی بز من الشام فقلت لو ارسلت الیه فاشتریت منه ثوبین الی المیسرة فارسل الیه فقال قد علمت ما یرید محمد انه انما یرید ان یذهب بمالی

أَوْ يَذْهَبَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو چادرین تہین قطر کی (جو ایک بستی ہی بحرین مین) آپ جب بیٹھتی اور پسینا آتا تو وہ کپڑے آپ پر بہاری ہوجاتے ایک یہودی کا کپڑا شام سے آیا مینے کہا کاش آپ اوس کے پاس کسیکو بہیجتی اور دو کپڑے خریدتے آسانی کی وعدے پر (یعنی جب آپ پاس روپیہ ہوگا تو دینگے) آپ نے اوس کے پاس کسیکو بہیجا وہ بولا مین محمد کا مطلب سمجہا وہ چاہتے ہین میرا مال ہضم کرلین یا میرے کپڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہوٹ بولا وہ جانتا ہے کہ مین سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنیوالا ہون اور سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنیوالا ہون

سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَهُوَ أَنْ يَبِيعَ السِّلْعَةَ عَلَى أَنْ يُسْلِفَهُ سَلَفًا سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا۔ مثلا کوئی شخص کسی کے ہاتھ ایک چیز بیچی اس شرط پر کہ وہ اوسکی ہاتھ سلم کرے کسی مال مین عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ وَشَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَرِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع اور سلف سے اور دو شرطین بیع مین کرنے سے (مثلا ایک کپڑا خریدا اس شرط پر کہ اوسکو دہلا دیا اور سلوا دیا) اور اوس چیز کے نفع سے جسکا تاوان اپنے ذمے پر نہو (یعنی پرایے مال سے نفع اوٹہانا مثلاً ایک جانور خریدا لیکن ابہی بایع کے پاس ہے اوسکو کرایے کا خریدار دعوی کرے یہ نہین ہوسکتا کیونکہ جب تک وہ جانور خریدار کے قبضے مین نہین آیا اوس وقت تک اگر وہ تباہ ہو یا مرجاوے تو خریدار کا نقصان نہین بلکہ بایع ہی کا نقصان ہے پس نفع بہی اوسی کا ہوگا)

شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ أَبِيعُكَ هٰذِهِ السِّلْعَةَ إِلَى شَهْرٍ بِكَذَا وَإِلَى شَهْرَيْنِ بِكَذَا ایک بیع مین دو شرطین لگانا۔ مثلا یون کہے مین یہہ چیز تیرے ہاتھ بیچتا ہون اگر ایک مہینے مین دام دیوے تو اتنے کو اور جو دو مہینے مین دیوے تو اتنے کو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین درست ہی سلف اور بیع اور نہ دو شرطین بیع مین اور نہ نفع اوس چیز کا جو ضمان مین نہین آئی

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَاحِدٍ وَعَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلف اور بیع سے اور ایک بیع مین دو شرطین کرنے سے اور جو چیز اپنے پاس نہین اوس کے بیچنے سے اور جس چیز کا نقصان اپنے پر نہین اوسکا نفع لینے سے

بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ أَبِيعُكَ هٰذِهِ السِّلْعَةَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا وَبِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ نَسِيئَةً ایک بیع کے اندر دو بیع کرنا مثلا یون کہے یہ چیز مین تیرے ہاتھ بیچتا ہون اگر نقد دے تو سو روپیہ کو اور جو اودھار لیوے تو دو سو روپیہ کو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع مین دو بیع

کرنی **النهي عن بيع الثنيا حتى يعلم** بیع ثنیا کی ممانعت مگر جب معلوم ہو ثنیا کہتے ہیں استثنا کو یعنی ایک چیز کو
بیع کرنا اور اوس میں سے ایک نامعلوم مقدار مستثنی کر لینا مثلاً کوئی اپنے باغ کا میوہ بیچے مگر کچھ میوہ نکال لینے کی شرط کرے کچھ قدرت
نہیں جب تک کہ اوسکا اندازہ ٹھیک ٹھیک معلوم نہ ہو عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن المحاقلة والمزابنة
والمخابرة وعن الثنيا الا ان تعلم ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا محاقلہ اور مزابنت
اور مخابرت سے (ان سب کے معنی اوپر گزر چکے) اور استثنا سے مگر جب اوسکی مقدار معلوم ہو (یعنی کل غلہ یا میوے کی بیع کرے
ہے اوسکا اندازہ معلوم ہو جو استثنا کرتا ہے وہ بھی معلوم ہو) عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة
والمزابنة والمخابرة والمعاومة والثنيا ورخص في العرايا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور معاومہ (یعنی کئی سال کا میوہ بیچنا) اور ثنیا سے اور اجازت دی عرایا کی **النخل يباع
اصلها ويستثني المشتري ثمرتها** کھجور کا درخت بیچے تو پھل کسکو ہیں عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
ايما امرئ ابر نخلا ثم باع اصلها فللذي ابر ثمر النخل الا ان يشترط المبتاع ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی درخت کھجور کا بیچے جسکو وہ پیوند کر چکا ہو تو پھل اوسی کے ہیں مگر یہ کہ شرط
کرلے خریدار کہ پھل میں لونگا اور بائع راضی ہو جاوے تو اوسی کو ملینگے **العبد يباع ويستثني المشتري ماله**
غلام بکے اور خریدار اوسکا مال لینے کی شرط کرے عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ابتاع نخلا
بعد ان يؤبر فثمرتها للبائع الا ان يشترط المبتاع ومن باع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان يشترط المبتاع
ترجمہ عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھجور کا درخت خریدے پیوند کرنے کے
بعد تو پھل اوس کے بائع کو ملینگے مگر جب خریدار شرط کرلے اسی طرح جو شخص غلام کو بیچے اور اوس کے پاس مال ہو تو وہ مال بائع کا
ہے مگر یہ کہ خریدار شرط کرلے **البيع يكون فيه الشرط فيصح البيع والشرط** بیع میں شرط لگانا عن جابر
بن عبد الله قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاعيا جملي فاردت ان اسيبه فلحقني رسول الله
صلى الله عليه وسلم ودعا له فضربه فسار سيرا لم يسر مثله فقال بعنيه بوقية قلت لا قال بعنيه فبعته
بوقية واستثنيت حملانه الى المدينة فلما بلغنا المدينة اتيته بالجمل وابتغيت ثمنه ثم رجعت فارسل الي
فقال اتراني انما ماكستك لآخذ جملك خذ جملك ودراهمك ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں میرا اونٹ ماندہ ہو گیا میں نے چاہا اوسکو آزاد کر دوں اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آن کر ملے اور دعا کی اوس اونٹ کے لیے اور اوسکو مارا وہ ایسا چلا کہ ویسا کبھی نہیں چلا تھا۔ آپ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ
بیچ ڈال ایک اوقیہ کو (یعنی چالیس درہم کو) میں نے کہا میں نہیں بیچتا آپ نے فرمایا بیچ ڈال میں نے ایک اوقیہ کو بیچ ڈالا اور
شرط کرلی اوسپر سوار ہونے کی مدینے تک جب ہم مدینے میں پہونچے تو میں اونٹ لیکر آپ پاس آیا اور قیمت لی میں لیکر چلا

آپنے بلا بھیجا اور فرمایا کیا تو سمجھتا ہے کہ مین نے تیری اونٹ کی قیمت کم لگائی تھی اس لیے کہ تیرا اونٹ لے لون اپنا اونٹ لے لے
اور روپیہ بھی لے فقط اس حدیث مین ایک معجزہ ہے ایک کہ ضعیف اور ماندہ اونٹ آپکی دعا کی برکت سے تیز اور چالاک ہوگیا
دوسری حسن خلق ہے کہ چیز بھی پھیر دی اور دام بھی دیدیے تیسری ایک مسئلہ فقہی ہے کہ بیع مین شرط کرنا جائز ہے
اگرچہ اوس مین نفع ہو بایع کا۔ بعضون نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے واللہ اعلم عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَأَزْحَفَ الْجَمَلُ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَشَطَ حَتَّى كَانَ أَمَامَ الْجَيْشِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ مَا أَرَى جَمَلَكَ
إِلَّا قَدِ انْتَشَطَ قُلْتُ بِبَرَكَتِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَقْدَمَ فَبِعْتُهُ وَكَانَتْ لِي إِلَيْهِ حَاجَةٌ
شَدِيدَةٌ وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ فَلَمَّا قَضَيْنَا غَزَاتَنَا وَدَنَوْنَا اسْتَأْذَنْتُهُ بِالتَّعْجِيلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي استحییت
حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو أُصِيبَ وَتَرَكَ
جَوَارِيَ أَبْكَارًا فَكَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ لِي ائْتِ
أَهْلَكَ عِشَاءً فَلَمَّا قَدِمْتُ أَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَدَوْتُ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمًا مَعَ النَّاسِ ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے مین نے جہاد کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک پانی کے اونٹ پر پھر بیان کیا حدیث کو بعد اوس کے کہا اونٹ تھک گیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو ڈانٹا وہ تیز ہوگیا یہانتک کہ سب لشکر کے آگے ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای جابر مین سمجھتا
ہون تمہارا اونٹ تیز ہوگیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکی برکت سے آپنے فرمایا اوسکو بیچڈال میرے ہاتھ اور تو چڑھ اوسپر
مدینے مین پہونچنے تک مین نے آپ کے ہاتھ بیچڈالا اگرچہ مجھکو اونٹ کی بہت احتیاج تھی مگر مجھکو شرم آئی آپ سے (کہ آپ فرماتے
ہین بیچنے کو اور مین نہ دون) جب جہاد سے فراغت ہوئی اور ہم مدینے کے نزدیک پہونچے تو مین نے آپ سے اجازت چاہی کہ جانے
کی مینے کہا یا رسول اللہ مین نے ابھی نکاح کیا ہے آپنے فرمایا بکر سے کیا ہے یا ثیب سے مین نے کہا ثیب سے (اور اوسکی وجہ یہ ہے)
میرے باپ عبداللہ مارے گئے اور کنواری لڑکیان چھوڑ گئے تو مجھکو برا معلوم ہوا کہ اون کے پاس ایک کنواری لڑکی لاؤن (یعنی
اپنی بیوی کو نکاح کرکے) اس لیے مینے ثیبہ سے نکاح کیا کہ وہ اون کو تعلیم کرے اور ادب سکھلاوے آپنے اجازت دی اور فرمایا
اپنی بی بی پاس رات کو جا مین جب گیا تو اپنی ماموں سے بیان کیا اونٹ بیچنے کا حال اونہون نے مجھے ملامت کی جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو صبح کو مین اونٹ لیکر گیا آپنے اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی پھیر دیا اور ایک حصہ سب لوگون کے
برابر دیا (غنیمت کے مال مین سے) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ
عَلَى جَمَلٍ فَقَالَ مَا لَكَ فِي آخِرِ النَّاسِ قُلْتُ أَعْيَى بَعِيرِي فَأَخَذَ بِذَنَبِهِ فَزَجَرَهُ فَإِنْ كُنْتُ إِنَّمَا أَنَا فِي أَوَّلِ النَّاسِ يُهِمُّنِي
رَأْسُهُ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ مَا فَعَلَ الْجَمَلُ بِعْنِيهِ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيهِ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ

قال لا بل بعنيه قد اخذته بوقية اركبه فاذا قدمت المدينة فأتنا به فلما قدمت المدينة جئته به
فقال لبلال يا بلال زن له اوقية وزده قيراطا قلت هذا شيء زادني رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يفارقني
فجعلته في كيس فلم يزل عندي حتى جاء اهل الشام يوم الحرة فاخذوا منا ما اخذوا ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں اور میں ایک اونٹ پر سوار تھا آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے جو تو سب میں پیچھے
ہے سب لوگوں کے پیچھے ہے میں نے کہا میرا اونٹ ماندہ ہو گیا ہے آپ نے اوسکی دم پکڑ کے اوسکو ڈانٹ دیا پھر وہ ایسا ہو گیا کہ میں سب
لوگوں سے آگے تھا جب ہم مدینہ کے قریب پہونچے تو آپ نے فرمایا اونٹ کیا ہوا اوسکو میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے کہا نہیں آپ یونہی
ہی لے لیجیے آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میں نے کہا نہیں تم آپ یونہی لے لیجیے آپ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال میں نے اوسکو خریدا ایک اوقیہ
چالیس درہم کے بدلے تو اوسپر سوار رہ جب مدینہ میں پہونچے تو ہمارے پاس لانا جب مدینہ میں آیا تو اونٹ آپ پاس لے گیا آپ نے
بلال سے فرمایا اے بلال ایک اوقیہ چاندی اوسکو تولکر دیدے اور ایک قیراط (ایک وزن ہے) زیادہ دیدے میں نے کہا یہ وہ چیز ہے جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو زیادہ دی ہے وہ کبھی مجھ سے جدا نہ ہو میں نے اوسکو ایک تھیلی میں رکھا وہ ہمیشہ میرے پاس رہا
یہانتک کہ حرہ کے روز (جو سنہ ۶۳ ہجری ذی الحجہ کے مہینے میں تھا یزید کا لشکر مدینہ پر چڑھ کر آیا اور حرہ کالی زمین کو کہتے ہیں جو مدینہ
کے پاس ہے) شام والے آئے اور وہ ہم سے لے گئے جو لے گئے (یعنی لوٹ لی گئی اور بہت مدینہ والے شہید ہوئے) عن
جابر قال ادركني رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت على ناضح لنا سوء فقلت لا يزال لنا ناضح سوء يا لهفاه
فقال النبي صلى الله عليه وسلم تبيعنيه يا جابر قلت بل هو لك يا رسول الله قال اللهم اغفر له اللهم ارحمه قد اخذته
بكذا وكذا وقد اعرتك ظهره الى المدينة فلما قدمت المدينة هيأته فذهبت به اليه فقال يا بلال اعطه
ثمنه فلما ادبرت دعاني فخفت ان يرده فقال هو لك ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھکو دیکھا میں ایک پانی بھرنے کے اونٹ پر سوار تھا ایک برا اونٹ میں نے کہا ہمارے لیے ہمیشہ بھی برا اونٹ پانی کا رہتا ہے
ہائے افسوس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسکو بیچتا ہے اے جابر میں نے کہا وہ یونہی آپکا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا
یا اللہ بخشدے اوسکو اور رحم کر اوسپر میں نے اسکو لیا اتنے دام پر اور میں نے تجھے اجازت دی اوسپر سوار ہونے کی مدینہ تک جب میں
مدینہ میں آیا تو اوسکو تیار کرکے لے گیا آپ نے فرمایا اے بلال اسکو قیمت دیدے جب میں لوٹ کر چلا تو آپ نے پھر بلایا میں ڈرا کہیں آپ
پھیر دیں آپ نے فرمایا وہ اونٹ بھی تیرا ہے لے جا عن جابر بن عبد الله قال كنا نسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
وانا على ناضح فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبيعنيه بكذا وكذا والله يغفر لك قلت نعم هو لك يا نبي الله
قال اتبيعنيه بكذا وكذا والله يغفر لك قلت نعم هو لك يا نبي الله قال اتبيعنيه بكذا وكذا والله يغفر لك قلت
نعم هو لك قال ابو نضرة وكانت كلمة يقولها المسلمون افعل كذا وكذا والله يغفر لك ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے اور میں ایک اونٹ پر جو پانی کا تھا سوار تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا

تو اس کو بیچو گا اتنے کو اسد تجھی بخشی مین نے کہا ہان وہ آپ کا ہی یا نبی اسد آپ نے فرمایا اس کو بیچیگا اتنے کو اسد تجھی بخشی مین نے
کہا ہان وہ آپکا ہے یا نبی اسد آپ نے فرمایا اتنے کو بیچے گا اسد تجھے بخشے مینے کہا ہان وہ آپکا ہی یا نبی اسد کے نضر
نے کہا جو راوی ہی اس حدیث کا یہی خدا بخشی ایک کلمہ ہے جسکو مسلمان کہتے تھی ایسا کرا سد تجھی بخشے **اَلْبَيْعُ**
يَكُوْنُ فِيْهِ الشَّرْطُ الْفَاسِدُ فَيَصِحُّ الْبَيْعُ وَيَبْطُلُ الشَّرْطُ بیع مین اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جاوی گی اور شرط باطل
ہو گی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشتريت
فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَاَعْتَقْتُهَا قَالَتْ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فانما
فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی مین نے
بریرہ کو خریدا اوسکی لوگون نے شرط کر لی کہ ترکہ اوسکا ہم لین گے مین نے یہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سی بیان کیا آپ نے
فرمایا آزاد کر دے اوسکو کیونکہ ترکہ اوسی کو ملتا ہے جو روپیہ دیوے (یعنی خرید کرے) پھر اوسکو آزاد کر دیا رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم نے اوسکو بلایا اور اختیار دیا اپنے خاوند کیطرف سی (یعنی چاہے خاوند کے پاس رہ خواہ اوس سے جدا ہو جا کیونکہ آزاد
ہونے پر لونڈی کو اختیار ہوتا ہے کہ اوس خاوند پاس رہے جس سے نکاح لونڈی پن مین ہوا تہا یا نہ رہی) اوس نے اپنے تئین اختیار
کیا (یعنی خاوند سے جدا ہونا چاہا) اور اوسکا خاوند آزاد تہا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ لِلْعِتْقِ
وَاَنَّهُمُ اشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ هٰذَا تُصُدِّقَ
بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی انہون نے
قصد کیا بریرہ کے خریدنے کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اوس کے مالکون نے شرط کر لی کہ ولا (یعنی اوسکا ترکہ) ہم لین گے
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے اسکا ذکر آیا آپنے فرمایا خرید کر لے اور آزاد کر اوسکو کیونکہ ولا اوسی کو ملیگی جو آزاد کرے گا
اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس گوشت لایا گیا۔ لوگون نے کہا یہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا تہا۔ آپنے فرمایا اوسکو لیے وہ
صدقہ ہی ہمارے لیے تحفہ ہے (بریرہ کیطرف سے) اور اختیار ملا اوسکو (جب آزاد ہوئی اپنے خاوند کے پاس رہنے مین) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ الْوَلَاءَ لَنَا فَذَكَرَتْ
ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ترجمہ عبد اسد بن عمر رض سے روایت
ہی حضرت عائشہ نے قصد کیا ایک لونڈی خریدنے کا آزاد کرنیکا اوسکے لوگون نے کہا ہم تمہارے ہاتھ بیچتے ہین اس شرط سی کہ ولا ہم کو
ملے انہون نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا یہ شرط نہ روکے تجھکو خریدنے سے کیونکہ ولا اوسی
کو ملیگی جو آزاد کرے (پس بیع صحیح ہی اور شرط اون کی باطل ہے) **بَيْعُ الْمَغَانِمِ قَبْلَ اَنْ تُقْسَمَ** غنیمت کے مال کو بیچنا
تقسیم ہونے سے پہلے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ وَعَنْ

الحبالى اَنْ يُوْطَئْنَ حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ وَعَنْ لُحُوْمِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کا مال بیچنے سے جبتک تقسیم نہو اور حاملہ عورتون کو ساتھ رجوع ہاوین قیدی ہوکر
آوین اجماع کرنیسے جبتک جنین نہین اور ہر دانت والی درندے کے گوشت سے جیسے شیر بھیڑیا چیتہ وغیرہ) بَيْعُ الْمُشَاعِ مال
مشترک کو بیچنا عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شِرْكٍ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ
لَا يَصْلُحُ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ بَاعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ حَتّٰى يُؤْذِنَهٗ ترجمہ جابر رضی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفعہ ہر مشترک چیز مین ہے زمین ہو یا باغ ایک شریک کو درست نہین کہ اپنا حصہ بیچے جبتک دوسرے
شریک سے اجازت نہ لیوے اگر بیچے تو دوسرا شریک اوسکے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے جبتک اجازت نہ دے التَّسْهِيْلُ
فِيْ تَرْكِ الْاِشْهَادِ عَلَى الْبَيْعِ بیچتے وقت گواہ کرنا ضرور نہین ف قرآن مین یہ حکم ہے واشہدوا اذا تبایعتم یعنی جب تم بیچو
تو گواہ کرلو معلوم ہوا کہ یہہ حکم بطریق استحباب کے ہے تاکہ آیندہ خرخشہ نہو نہ بطور وجوب کے عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ اَنَّ عَمَّهٗ
حَدَّثَهٗ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِّنْ اَعْرَابِيٍّ فَا
سْتَتْبَعَهٗ لِيَقْبِضَ ثَمَنَ فَرَسِهٖ فَاَسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبْطَاَ الْاَعْرَابِيُّ وَطَفِقَ الرِّجَالُ يَتَعَرَّضُوْنَ
لِلْاَعْرَابِيِّ فَيَسُوْمُوْنَ بِالْفَرَسِ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهٗ حَتّٰى زَادَ بَعْضُهُمْ فِي السَّوْمِ
عَلٰى مَا ابْتَاعَهٗ بِهٖ مِنْهُ فَنَادَى الْاَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ وَاِلَّا
بِعْتُهٗ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَهٗ فَقَالَ اَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهٗ مِنْكَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَهٗ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ ابْتَعْتُهٗ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُوْذُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْاَعْرَابِيِّ وَ
هُمَا يَتَرَاجَعَانِ وَطَفِقَ الْاَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ هَلُمَّ شَاهِدًا يَشْهَدُ اَنِّيْ قَدْ بَايَعْتُكَهٗ قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ
قَدْ بَايَعْتَهٗ قَالَ فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خُزَيْمَةَ فَقَالَ لِمَ تَشْهَدُ قَالَ بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَجَعَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ ترجمہ عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے انہون
نے سنا اپنے چچا خزیمہ بن ثابت سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک گھوڑا ایک گنوار سے خریدا اور اوسکو ساتھ لگا لیا اس لیے کہ اپنے گھوڑے کی قیمت لیوے تو جلدی چلے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور دیر مین چلا گنوار اور لوگون نے گنوار سے پوچھنا شروع کیا اور گھوڑا چکانے لگے اونکو معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اس گھوڑے کو خرید کر چکے ہین یہان تک کہ بعضون نے اوسکی خرید سے دام بڑہا دیے اوسوقت گنوار نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو پکارا اگر تم اس گھوڑے کو خریدتے ہو تو خیر نہین تو مین دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اسکی آواز سنکر کھڑے ہوگئے اور فرمایا واہ (تو بیچ نہین چکا میرے ہاتھ) مین خرید نہین چکا تجھ سے گنوار بولا قسم خدا کی مین نے
تمہارے ہاتھ نہین بیچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تجھ سے خرید کر چکا ہون لوگ لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

ہو گئی اور گنوار کیطرف بھی اور دونون مین تکرار ہو رہی تھی گنوار کہنے لگا اچھا گواہ لاؤ اسبات کا کہ مین تمھارے ہاتھ بیچ چکا ہون
خزیمہ بن ثابت نے کہا مین گواہی دیتا ہون تو بیچ چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ سے پوچھا تم کیون گواہی
دیتے ہو انہون نے کہا مین آپکو جان چکا ہون کہ آپ سچے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی دو گواہونکے
برابر کی **ف** یہہ خصوصیت تہی خزیمہ کی اور کسی کے لیے یہہ حکم نہین ہو سکتا اگر کوئی اعتراض کرے کہ خزیمہ نے بیچتے نہین
دیکھا تھا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کا انکو یقین تھا اس وجہ سے آپ کے موافق گواہی دی پھر ایسی گواہی پر اور
بھی ایکشخص کے گنوار کا گھوڑا آپنے کیونکر لیا اگر لیا تو یہہ قوانین عدالت کے برخلاف ہے جواب اسکا یہ ہے کہ آپنے گھوڑا نہین
لیا یہانتک کہ گنوار نے اقرار کیا بیچنے کا چنانچہ رزین کی روایت مین ہے کہ جب خزیمہ نے گواہی دی تو گنوار نے کہا کیا اللہ کے
رسول مین ابو ہریرہ نے کہا ہمیشہ یہی حالت رہی کہ تو اپنے کو نہین پہچانتا یا سچ کہا اللہ نے گنوار سخت ہین کفر مین نفاق مین اور لائق ہین اللہ کے احکام نہ جاننے کے اسوقت گنوار نے اقرار کیا کہ
بیشک مین بیچ چکا ہون **خلاف المتبايعين في الثمن** بایع اور خریدار کا اختلاف قیمت مین **عن** عبد الله سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا اختلف البيعان وليس بينهما بينة فهو ما يقول رب السلعة
او يتركا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب بیچنے
والا اور خریدار اختلاف کریں (بیچنے والا زیادہ بتاوے اور خریدار کم کہے) اور دونون پاس گواہ نہ ہون تو جو بیچنے والا کہے اوسی کا اعتبار ہوگا (بشرطیکہ قسم کہا دے) اور خریدار کو
اوسی قیمت پر لینا ہوگا یا اگر نہ لے تو چھوڑ دے اختیار ہے **عن** عبد الملك بن عبيد قال حضرنا ابا عبيدة بن عبد الله
بن مسعود اتاه رجلان تبايعا سلعة فقال احدهما اخذت بكذا وكذا وقال هذا بعتها بكذا وكذا فقال ابو عبيدة
اتي ابن مسعود في مثل هذا فقال حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتي بمثل هذا فامر البائع ان يستحلف
ثم يختار المبتاع فان شاء اخذ وان شاء ترك **ترجمہ** عبد الملک بن عبید سے روایت ہے ہم ابو عبیدہ بن عبد اللہ
پاس گئے وہان دو آدمی آئے جنہون نے اسباب بیچا تھا ایک بولا مین نے تو اتنے کو لیا ہے دوسرا بولا مین نے تو اتنے کو بیچا
ہے۔ ابو عبیدہ نے کہا ابن مسعود پاس ایسا ہی مقدمہ آیا انہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تھا آپ پاس ایسا
ہی مقدمہ آیا آپ نے حکم کیا بائع کو حلف کرنے کا پھر اختیار دیا خریدار کو چاہے اوتنے دامون کو (جو بائع نے حلف سے بیان
کیے) اسباب لیوے چاہے چھوڑ دیوے **مبايعة اهل الكتاب** یہود اور نصاری سے خرید فروخت کرنا **عن**
عائشة قالت اشترى رسول الله صلى الله عليه وسلم من يهودي طعاما واعطاه درعا له رهنا **ترجمہ** ام المومنین
عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا اور اوس کے پاس اپنی زرہ گرو کر دی **عن**
ابن عباس قال توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ودرعه مرهونة عند يهودي بثلثين صاعا من شعير
لاهله **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ کی زرہ گرو تھی۔ ایک
یہودی پاس دو تہائی صاع پر جو کے جو لیے تھے اپنی گھر والون کے لیے **بيع المدبر** مدبر کی بیع کا بیان **ف** مدبر اوس

ذالت

بثلثين

۱ یعنی اختلاف کرین بیچنے والا زیادہ بتاوے اور خریدار کم ۲

غلام یا لونڈی کو کہتے ہیں جسکو مالک نے اپنی مرنے کے بعد آزاد کر دیا ہو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ
عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ
فَاِنْ فَضَلَ مِنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ مِنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ فَهٰكَذَا يَقُوْلُ وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا
بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی ایک شخص نے بنی عذرہ (ایک قبیلہ ہی) میں سے
ایک غلام کو آزاد کر دیا مرنے کے بعد یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا (اوس کے مالک سے) کیا تیری
پاس اسکے سوا اور مال ہی وہ بولا نہیں آپ کہڑے ہوئے اور فرمایا کون خریدتا ہے اوس غلام کو مجہہ سے یہہ سنکر نعیم بن عبد اللہ
نے اوسکو خرید آٹہہ سو درہم کو اور وہ درہم لاکر آپ کو دیے آپنے اوس کے مالک کو دیے اور فرمایا پہلے اپنی اوپر صرف کر صدقہ
دی پہر اگر کچہہ بچے تو اپنی گہر والون کو دے پہر اگر گہر والون سے بچے تو اپنی عزیزون کو دی پہر اگر عزیزون سی بچی تو اسطرح
یعنی سامنے اور داہنی اور بائین طرف اشارہ کیا (یعنی ہر طرف سی فقیرون کو صدقہ دی) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ
يُقَالُ لَهُ اَبُوْ مَذْكُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوْبُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ وَقَالَ
اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهٖ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى عِيَالِهٖ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى قَرَابَتِهٖ اَوْ ذِيْ رَحِمِهٖ
فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَاهُنَا وَهَاهُنَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہی ایک انصاری نے جسکا نام ابو مذکور تہا اپنی غلام
کو جسکا نام یعقوب تہا اپنی مرنے کے بعد آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بلایا اور فرمایا کون خریدتا ہی اس غلام کو نعیم
بن عبد اللہ نے اوسکو خرید آٹہہ سو درہم کو آپنے وہ درہم اوس مرد انصاری کو دیے اور فرمایا تم میں سے جب کوئی محتاج ہو تو پہلی اپنی ذات سے شروع کرے پہر اگر کچہہ بچے تو اپنی
بیوی بچون پر صرف کرے پہر اگر کچہہ بچے تو اپنے رشتہ دارون یا ناتے والون پر صرف کرے پہر اگر کچہہ بچے تو ادہر ادہر (فقیرون پر) صرف
کرے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ الْمُدَبَّرَ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدبر کو بیچا بَيْعُ الْمُكَاتَبِ مکاتب کو بیچنا ف مکاتب اوس بردی کو کہتے ہین جسکو مالک نے کہدیا ہو کہ اگر اتنی روپیہ
تو دیوے تو آزاد ہی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ
ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا
فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَيْئًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ

اللہ فلیس لہ وان اشترط مائۃ شرط شرط اللہ احق واوثق ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے بریرہ حضرت
عائشہ پاس آئے اپنی کتابت میں مدد چاہنے کو (یعنی بدل کتابت ادا کرنے میں مدد دین) حضرت عائشہ نے کہا جا اپنے لوگون
سے کہہ اگر اون کو منظور ہو تو مین تیری کتابت کا روپیہ ادا کردون اور تیرا ترکہ مین لونگی اوس نے اپنے لوگون سے بیان کیا
اونہون نے انکار کیا اور کہا اگر حضرت عائشہ کو منظور ہو تو بسد تیرے ساتھہ سلوک کرین تیرا ترکہ تو ہم لین گے حضرت عائشہ
نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اون سے فرمایا تم خرید کرلو اور آزاد کردو ترکہ اوسی کو ملے گا جو آزاد کرے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا اس قسم کی شرطین کرتی ہین جو اللہ کی کتاب مین نہین
ہین جو شخص ایسی شرط کرے جو اللہ کی کتاب مین نہین ہے وہ پوری نہ ہوگی اگرچہ سو شرطین کرے اللہ کی شرط لائق ہے
قبول کرنے کے اور مضبوط ہے **المکاتب** یباع قبل ان یقضی من کتابتہ شیئا مکاتب نے اگر اپنی بدل
کتابت مین سے کچہہ ادا نہ کیا ہو تو اوس کا بیچنا درست ہے عن عائشۃ انہا قالت جاءت بریرۃ الی فقالت یا عائشۃ
انی کاتبت اہلی علی سبع اواق فی کل عام اوقیۃ فاعینینی ولم تکن قضت من کتابتہا شیئا فقالت
لہا عائشۃ ونفست فیہا ارجعی الی اہلک فان احبوا ان اعطیہم ذلک جمیعا ویکون ولاؤک لی فعلت
فذہبت بریرۃ الی اہلہا فعرضت ذلک علیہم فابوا وقالوا ان شاءت ان تحتسب علیک فلتفعل ویکون
ذلک لنا فذکرت ذلک عائشۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یمنعک ذلک منہا ابتاعی واعتقی
فان الولاء لمن اعتق ففعلت وقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فحمد اللہ تعالی ثم قال اما بعد
فما بال الناس یشترطون شروطا لیس فی کتاب اللہ من اشترط شرطا لیس فی کتاب اللہ فہو باطل وان
کان مائۃ شرط قضاء اللہ احق وشرط اللہ اوثق وانما الولاء لمن اعتق ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے
بریرہ میرے پاس آئے اور بولی اے عائشہ مین نے اپنے لوگون سے کتابت کی سات اوقیہ پر ہر سال ایک اوقیہ تو تم میری مدد کرو
اور اوس نے اپنی کتابت مین سے کچہہ ادا نہین کیا تہا حضرت عائشہ کو رغبت ہوئی بریرہ کے طرف اونہون نے کہا تو اپنے لوگون
پاس جا اگر وہ چاہین تو مین سب (یعنی ساتون اوقیے) اوس کو دیدونگی لیکن ولا تیری مین لونگی بریرہ اپنے لوگون پاس گئے اور
اون سے یہ بیان کیا اونہون نے انکار کیا اور کہا اگر عائشہ چاہین تو بسد تجہہ سے سلوک کرین لیکن ولا ہم لین گے حضرت
عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اون کے کہنے سے بریرہ کا لینا مت چہوڑ خرید لی اور آزاد کردے
ولا اوسی کو ملیگی جو آزاد کریگا اونہون نے ایسا ہی کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین کہڑے ہوئے اور تعریف کی
اللہ جل جلالہ کی بعد اوس کے فرمایا کیا حال ہے لوگون کا ایسی شرطین کرتی ہین جو اللہ کی کتاب مین نہین ہین جو شخص ایسی شرط
کرے جو اللہ کی کتاب مین نہین ہے وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطین ہون اللہ کا حکم زیادہ لائق ہے قبول کرنے کے اور شرط اللہ کی
مضبوط ہے ولا اوسی کو ملیگی جو آزاد کرے گا عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الولاء

وعن هبتہ۔ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولا کی بیچنے اور ہبہ کرنے سے ف
کیونکہ ولا ایک حق ہے جسکی وجہ سے اگر آزاد کیے ہوئے غلام یا لونڈی کا کوئی وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا یا اوسکو وارث وراثت
ہوتے ہیں پھر معلوم نہیں کہ غلام یا لونڈی کچھ مال چھوڑ کر مرے یا نہ چھوڑے اس لیے اوسکی بیع جائز نہ ہوگی بیع الولاء
ولاء کا بیچنا عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الولاء وعن ہبتہ ترجمہ عبد اللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے بیع الماء پانی کا بیچنا عن
جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الماء ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا پانی کے بیچنے سے ف یعنی اگر کسی کا کنواں یا حوض یا چشمہ ہو تو پانی بیچنا جانوروں کے پلانے کے لیے بیچنا درست
نہیں بلکہ اجازت دیوے کہ جسکا جی چاہے پیے یا جانوروں کو پلاوے۔ بعضوں کے نزدیک یہ نفی تنزیہی ہے اور بعضوں کے نزدیک
تحریمی اور جو کھیت سینچنے کے لیے پانی بیچے تو مباحت نہیں عن مرۃ بن عبید یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ینہی عن بیع الماء ترجمہ مرہ بن عبید سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع
کرتے تھے پانی کے بیچنے سے بیع فضل الماء بچے ہوئے پانی کا بیچنا عن ایاس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نہی عن بیع فضل الماء وباع قیم الوہط فضل ماء الوہط فکرہہ عبد اللہ بن عمرو ترجمہ ایاس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بچے ہوئے پانی کے بیچنے سے اور قیم نے وہط (ایک گانوں ہے طایف کی طرف) کا
پانی بچا ہوا تو برا جانا اوسکو عبد اللہ بن عمرو نے عن ایاس بن عبید صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا تبیعوا فضل الماء فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع فضل الماء ترجمہ ایاس بن عبید سے روایت ہے
بیچو بچا ہوا پانی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو بچا ہوا پانی بیع الخمر شراب کا بیچنا عن ابن وعلۃ
المصری انہ سال ابن عباس عما یعصر من العنب قال ابن عباس اہدی رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم راویۃ خمر فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل علمت ان اللہ عز وجل حرمہا فسار ولم یفہم
ماسار کما اردت فسالت انسانا الی جنبہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بم ساررتہ قال امرتہ
ان یبیعہا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی حرم شربہا حرم بیعہا ففتح المزادتین حتی ذہب
ما فیہما ترجمہ ابن وعلہ مصری نے ابن عباس سے پوچھا انگور کے شیرہ کا حال ابن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک مشک شراب کی تحفہ لایا آپنے فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں اللہ نے شراب کو حرام کر دیا ہے پھر اوسنے
آہستہ سے ایک شخص سے کان میں کچھ کہا میں نہیں سمجھا کیا کہا میں نے ایک آدمی سے جو اوسکے پاس تھا پوچھا رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو نے کان میں کیا کہا وہ
بولا میں نے اوس سے کہا بیچ ڈال آپنے فرمایا جس نے اسکا پینا حرام کیا ہے اوسی نے اسکا بیچنا حرام کیا ہے تب اوس نے دونوں مشکوں
کا منھ کھولدیا اور جو کچھ شراب اوس میں تھا بہ گیا عن عائشۃ قالت لما نزلت آیات الربوا قام رسول اللہ صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَلَاهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت
ہے جب سود کی آیتین اترین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہوئے اور لوگون کو پڑھ کر سنائین پھر شراب
مین تجارت کو حرام کیا **بَابُ بَيْعِ الْكَلْبِ** کتے کا بیچنا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ ترجمہ عقبہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا کتے کی قیمت سے اور رنڈی کی خرچی سے اور نجومی کی کمائی سے **ف** یعنی یہ سب مال حرام
ہین انکا استعمال درست نہین عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاءَ حَرَّمَهَا وَثَمَنِ
الْكَلْبِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزونکو حرام کیا اون مین سے کتے کی قیمت
بھی حرام کی **مَا اسْتُثْنِيَ** کونسا کتا بیچنا درست ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا کتے اور بلی کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت سے (امام نسائی نے کہا یہ روایت منکر ہے **ف**
یعنی خلاف ہے اور معتبر لوگون کی روایت کے اوس مین شکاری کتے کا استثنا مذکور نہین ہے) **بَيْعُ الْخِنْزِيرِ** سور کا بیچنا
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللّٰهَ وَ
رَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا
السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ
ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ ترجمہ
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس سال مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے کہ
بیشک اللہ اور اوسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار اور سور اور بتون کے بیچنے کو لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ
مُردے کی چربی سے تو کشتیان چکنی کیجاتی ہین اور کھالین اور لوگ اوسکو جلا کر روشنی کرتے ہین آپ نے فرمایا نہین وہ حرام ہے
پھر آپ نے فرمایا اللہ یہود کو تباہ کرے جب اللہ نے اون پر چربی کو حرام کیا تو اونہون نے اوسکو پگھلایا پھر بیچکر اوسکی
قیمت کھائی **بَيْعُ ضِرَابِ الْجَمَلِ** اونٹ کی جفتی کو بیچنا **ف** یعنی نر کو مادہ پر چڑھانے کی اجرت لینا عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ
نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَبَيْعِ الْأَرْضِ لِلْحَرْثِ يَبِيعُ الرَّجُلُ
أَرْضَهُ وَمَاءَهُ فَعَنْ ذٰلِكَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے نر کو دانے کی اجرت لینے سے اور پانی کے بیچنے سے اور زمین بیچنے سے کھیتی کے لیے یعنی کوئی شخص اپنی زمین اور پانی
کو بیچے دوسرے کے ہاتھ کہ وہ اوس مین زراعت کرے اور ایک حصہ پیداوار بھی لیوے) ان باتون سے آپنے منع کیا عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے نرکودانی کی اجرت لینے سے **ف** بلکہ بغیر اجرت کے نرکو دینا چاہیے البتہ اگر خوشی سے مادیان والا
کچھ دیوے تو قباحت نہین) **عن** انس بن مالك قال جاء رجل من بنی الصعق لحد بنی كلاب الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فسأله عن عسب الفحل فنهاه عن ذلك فقال انا نكرم على ذلك ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے ایک شخص بنے صعق مین سے جو ایک شاخ ہے بنی کلاب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور نرکودانے کی
اجرت لینے کو پوچھا۔ آپنے منع فرمایا اوسکو وہ بولا ہم کو تحفے کے طور پر کچھ ملتا ہے **ف** یعنے ہم شرط نہین کرتے بلکہ وہ
اپنی خوشی سے کچھ نذر کرتا ہے ترمذی کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ آپنے اجازت دی اوسکو تحفے کے طور پر جو ملے اوسکے
لینی کی **عن** ابی هريرة يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كسب الحجام وعسب الفحل وثمن الكلب
ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگانے والے کی کمائی اور نرکودانی کی اجرت
اور کتے کی قیمت سے **عن** ابی سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عسب الفحل ترجمہ ابوسعید
خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نرکودانے کی مزدوری سے **عن** ابی حازم قال نهى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب وعسب التيس ترجمہ ابوحازم سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کتے کی قیمت سے اور نرکودانی کی مزدوری لینے سے **الرجل** يبتاع البيع فيفلس ويوجد المتاع بعينه
ایک شخص ایک چیز خریدے پھر اوسکی قیمت دینے سے پہلے مفلس ہو جاوے اور وہ چیز جون کی تون موجود ہو تو بیچنے والا اوس کا
زیادہ حقدار ہے (خریدار کے اور قرضخواہون سے) **عن** ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرئ افلس
ثم وجد الرجل عنده سلعته بعينها فهو اولى به من غيره ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو جاوے پھر ایک شخص اپنا بیچا ہوا اسباب اوسکے پاس پاوے جون کا تون تو وہ زیادہ حقدار
ہے اوسکے لینے کا اوروں سے **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم عن الرجل يعدم اذا وجد عنده المتاع
بعينه وعرفه انه لصاحبه الذي باعه ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص نادار ہو جاوے اور اوسکے پاس کسی کی چیز جون کی تون ملے وہ اوسکو پہچانے تو وہ اوسی کی ہے جس نے اوسکو بیچا تھا
عن ابی سعيد الخدري قال اصيب رجل في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثمار ابتاعها وكثر
دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقوا عليه فتصدقوا عليه ولم يبلغ ذلك وفاء دينه فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا ما وجدتم وليس لكم الا ذلك ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک
شخص کے پھلون پر جو اوس نے خریدے تھے آفت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور وہ بہت قرضدار ہو گیا
تب آپنے فرمایا صدقہ دو اوسکو لوگون نے صدقہ دیا جب بھی اوسکا قرض پورا نہ ہوا۔ آپنے اوسکے قرضخواہون سے فرمایا اب
جو موجود ہے اور کچھ تم کو نہین ملیگا **الرجل** يبيع السلعة فيستحقها مستحق ایک شخص مال بیچے پھر اوسکا مالک کوئی

اور نکلے عن اُسید بن حضیر بن سماک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی انہ اذا وجدھا فی ید الرجل
غیر المتھم فان شاء اخذھا بما اشتراھا وان شاء اتبع سارقہ وقضی بذلک عمر و ابو بکر ترجمہ اسید بن حضیر
بن سماک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا اگر کوئی اپنی چیز ایسے شخص کے پاس پاوے جسپر چوری کا
گمان نہ ہو تو اگر چاہے اوتنی قیمت دیکر جتنی کو اوس نے لیا ہے اوس چیز کو لے لے اور چاہے تو چور کا پیچھا کرے اور یہی
حکم دیا عمر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما نے ف اور بعضوں کا مذہب یہ ہے کہ مالک مال اپنی چیز لے لے اور جس شخص کے پاس وہ
چیز نکلے اوسکو حکم ہوگا کہ وہ اپنی بائع سے دام وصول کرے پھر وہ اپنی بائع سے یہاں تک کہ چور پکڑا جاوے اور دلیل اونکی
دوسری حدیث ہے عن اُسید بن حضیر الانصاری انہ کان عاملا علی الیمامۃ وان مروان کتب ان معاویۃ
کتب الیہ ان ایما رجل سرق منہ سرقۃ فھو احق بھا حیث وجدھا ثم کتب بذلک مروان الی فکتبت
الی مروان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بانہ اذا کان الذی ابتاعھا من الذی سرقھا غیر متھم یخیر
سیدھا فان شاء اخذ الذی سرق منہ بثمنھا وان شاء اتبع سارقہ ثم قضی بذلک ابو بکر و عمر و عثمان
فبعث مروان بکتابی الی معاویۃ وکتب معاویۃ الی مروان انک لست انت ولا اسید تقضیان علی ولکن
اقضی فیما ولیت علیکما فانفذ لما امرتک بہ فبعث مروان بکتاب معاویۃ فقلت لا اقضی بہ ما ولیت بما
قال معاویۃ ترجمہ اُسید بن حضیر سے روایت ہے وہ حاکم تھے یمامہ کے (جو ایک ملک ہے حجاز کی پورب کی طرف) مروان نے اونکو
لکھا کہ معاویہ نے مجھکو لکھا ہے جس شخص کی کوئی چیز چوری جاوے تو وہ اوسکا زیادہ حقدار ہے جہاں اوسکو پاوے اسید نے
کہا مروان نے یہ مجھکو لکھا میں نے مروان کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فیصلہ کیا ہے کہ جب وہ شخص جسنے
اوس چیز کو چور سے خریدا ہے معتبر ہو (یعنی اوسپر چوری کا گمان نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے چاہے قیمت دیکر (یعنی جتنی قیمت
کو اوس نے چور سے لیا ہے) وہ چیز لے لیوے چاہے چور کا پیچھا کرے پھر اسی کے موافق ابو بکر اور عمر اور عثمان نے فیصلہ کیا مروان
نے میری خط کو معاویہ پاس بھیجدیا معاویہ نے مروان کو لکھا تو اور اسید میرے اوپر حکم نہیں کرسکتے لیکن میں تم دونوں پر
حکم کرسکتا ہوں کیونکہ میں نے تم کو مقرر کیا ہے پھر جو میرا حکم ہے اوسکے موافق عمل کر مروان نے معاویہ کا خط میرے پاس بھیجدیا
میں نے کہا میں اوسکے موافق حکم کرونگا جو معاویہ کہتے ہیں جب تک اون کی طرف سے حاکم ہونگا ف اس لیے کہ اطاعت خلیفہ اور
بادشاہ اسلام کی واجب ہے اور قاضی کو نہیں پہونچتا کہ خلاف امر سلطانی کے فیصلہ کرے مگر جب سلطان کا حکم خلاف شرع کے
ہو تو قاضی کو قضا کا عہدہ چھوڑ دینا چاہیئے اور سلطان کو سمجھانا چاہیئے اگر سلطان نہ مانے تو سب مسلمان ملکر اوس کو تخت سے
اوتار دین اور دوسرے کو بٹھا دین عن سمرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل احق بعین مالہ
اذا وجدہ ویتبع البائع من باعہ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی چیز کا حق
دار ہے جب اوسکو پاوے اور جسکے پاس چیز نکلی وہ اپنی بائع کا پیچھا کرے (شاید معاویہ نے اسی حدیث پر عمل کیا ہے) عن

سمرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أيما امرأة زوجها وليان فهي للأول منهما ومن باع بيعا من
رجلين فهو للأول منهما ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کا نکاح دو ولی کر دیں (
یعنی ایک ولی ایک سے نکاح کرے اور دوسرا دوسرے سے کرے) تو پہلے ولی کا نکاح معتبر ہوگا اور جس نے دو شخصوں کے ہاتھ ایک
چیز کو بیچا تو جسکے ہاتھ پہلے بیچا اوسی کو وہ چیز ملیگی **الاستقراض** قرض لینے کا بیان **عن** عبد الله بن أبي
ربيعة قال استقرض مني النبي صلى الله عليه وسلم أربعين ألفا فجاءه مال فدفعه إلي وقال بارك الله
لك في أهلك ومالك إنما جزاء السلف الحمد والأداء ترجمہ عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درم قرض لیے پھر آپ پاس مال آیا آپ نے ادا کر دیے اور فرمایا برکت دے اللہ تیرے گھر اور تیرے
مال میں قرض کا بدلہ یہ ہے کہ آدمی اپنے قرضخواہ کا شکریہ کرے اور اوسکو ادا کرے **التغليظ في الدين** قرضداری
کی برائی **عن** محمد بن جحش قال كنا جلوسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فرفع رأسه إلى السماء ثم
وضع راحته على جبهته ثم قال سبحان الله ماذا نزل من التشديد فسكتنا وفزعنا فلما كان من الغد سألته
يا رسول الله ما هذا التشديد الذي نزل فقال والذي نفسي بيده لو أن رجلا قتل في سبيل الله ثم أحيي
ثم قتل وعليه دين ما دخل الجنة حتى يقضى عنه دينه ترجمہ محمد بن جحش سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے اپنا سر آسمان کیطرف اوٹھایا پھر اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور فرمایا سبحان اللہ کتنی
سختی اوتری ہے ہم لوگ چپ ہو رہے اور گھبرا گئے جب دوسرا دن ہوا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ سختی کیسی ہے جو اوتری آپنے
فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایک شخص اللہ کی راہ میں مارا جاوے پھر جلایا جاوے پھر مارا جاوے
پھر جلایا جاوے پھر مارا جاوے اور اوس پر قرض ہو تو جنت میں نہ جاویگا جبتک اپنے قرض کو ادا نہ کرے **عن** سمرة قال كنا
مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة فقال أههنا من بني فلان أحد ثلاثا فقام رجل فقال له النبي صلى
الله عليه وسلم ما منعك في المرتين الأوليين أن لا تكون أجبتني أما إني لم أنوه بك إلا بخير إن فلانا
لرجل منهم مات مأسورا بدينه ترجمہ سمرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازے میں آپنے
فرمایا کیا اسجگہ فلانے قبیلے میں سے کوئی ہے تین بار آپنے یہی فرمایا جب ایک شخص کھڑا ہوا آپنے فرمایا تو نے پہلے دو بار
میں مجھے کیوں جواب نہیں دیا میں نے تجھے نہیں پکارا مگر بہتری سے فلان شخص رکا ہوا ہے (جنت میں جانے سے یا اپنی اروان
کی صحبت سے) بسبب قرضداری کے **التسهيل فيه** قرضداری میں آسانی **عن** عمران بن حذيفة قال كانت
ميمونة تدان وتكثر فقال لها أهلها في ذلك ولاموها ووجدوا عليها فقالت لا أترك الدين وقد
سمعت خليلي وصفيي صلى الله عليه وسلم يقول ما من أحد يدان دينا فعلم الله أنه يريد قضاءه إلا
أداه الله عنه في الدنيا ترجمہ عمران بن حذیفہ سے روایت ہے میمونہ بہت قرض لیا کرتیں لوگوں نے اون سے اس باب میں

گفت گو کی اندا اون کو ملامت کی اور رنج کیا اون پر وہ بولین مین قرض لینا نہ چھوڑونگی مین نے اپنی پیارے اور برگزیدہ پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص قرض لیوے اور خدا جانتا ہے کہ وہ اوس کے ادا کرنیکی فکر مین ہے تو اللہ دنیا مین اوسکا قرض ادا کرا دیگا **عن** عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم استدانت فقيل لها يا ام المؤمنين تستدينين وليس عندك وفاء قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ دينا وهو يريد ان يؤديه اعانه الله عز وجل **ترجمہ** ام المؤمنین میمونہ رض سے روایت ہے وہ قرض لیتے تھین لوگون نے اون سے کہا اے ام مسلمانون کی تم قرض لیتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جائداد اوسکی ادا کرنے کو نہین ہے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص قرض لیوے اور وہ اوسکی ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ اوسکی مدد کریگا **مطل الغنی** مالدار آدمی قرض ادا کرنے مین دیر کرے **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اتبع احدكم على ملي فليتبع والظلم مطل الغني **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی مالدار پر اوتارا کیا جاوے (یعنی قرضدار اپنی قرض کا اوتارا ایک مالدار شخص پر کردے جسکو حوالہ کہتے ہین) تو چاہیے کہ اوسکا پیچھا کرے (یعنی جسپر اوتارا کر دیا ہے قرضدار پر سختی نکرے) اور مالدار کا قرض ادا کرنا ظلم ہے (یعنی اگر مفلس ہو اور قرض ادا نکرے تو گناہ نہین اسلیے کہ مجبور ہے لیکن روپیہ ہوتے ساتے کسی کا قرض نہ دیوے تو برا گناہ ہے) **عن** الشريد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لي الواجد يحل عرضه وعقوبته **ترجمہ** شرید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار اگر قرض ادا کرنے مین دیر کرے تو اوسکی عزت بگاڑنا درست ہوجاتی ہے (یعنی قرضخواہ کو درست ہے کہ اوسکی برائی کرے) اور اوسکو سزا دینا بھی درست ہے (یعنی حاکم اوسکو قید کر سکتا ہے) **عن** الشريد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لي الواجد يحل عرضه وعقوبته **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا

الحوالة قرض کا اوتار کرنا **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مطل الغني ظلم واذا اتبع احدكم على ملي فليتبع **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیر کرنا مالدار کا قرض ادا کرنے مین ظلم ہے اور جب تم مین سے کسیکو حوالہ دیا جاوے مالدار پر پیچھا کرے اوسکا (اور قرضدار کا پیچھا چھوڑ دے)

الكفالة بالدين قرض کی ضمانت کرنا **عن** ابي قتادة ان رجلا من الانصار اتي به النبي صلى الله عليه وسلم ليصلي عليه فقال ان على صاحبكم دينا فقال ابو قتادة انا اتكفل به قال بالوفاء قال بالوفاء **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے ایک انصاری مرد کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا نماز پڑھنے کے لیے آپ نے فرمایا اسپر تو قرض ہے ابو قتادہ نے کہا یا رسول اللہ مین اسکا ضامن ہون۔ آپ نے فرمایا پورا قرض ادا کروگے ابو قتادہ نے کہا پورا

الترغيب في حسن القضاء اچھی طرح قرض ادا کرنے کی فضیلت **عن** ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خياركم احسنكم قضاء **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم مین وہ لوگ ہین جو قرض کو اچھی

طرح سے ادا کرتے ہیں **حُسْنُ الْمُعَامَلَةِ وَالرِّفْقِ فِي الْمُطَالَبَةِ** خوش معاملگی اور قرض وصول کرنے میں نرمی کرنیکی فضیلت عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُولُ لِرَسُولِهِ
خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ
قَالَ لَا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لِي غُلَامٌ وَكُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا بَعَثْتُهُ يَتَقَاضَى قُلْتُ لَهُ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ
وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ اللهُ تَعَالَى قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کوئی نیکی نہیں کی تھی لیکن لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر اپنے آدمی سے کہتا جہاں آسانی سے ملے وہاں
سے وصول کر اور جہاں دشواری ہو (یعنی قرضدار مفلس ہو بیچارہ تنگ) تو چھوڑ دے اور درگزر کر شاید اللہ تعالی ہماری قصوروں
سے بھی درگزر کرے جب وہ مرگیا تو اللہ تعالی نے فرمایا کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی ہے وہ بولا نہیں مگر میرا ایک غلام تھا میں لوگوں کو
قرض دیا کرتا جب اسکو تقاضا کے لیے بھیجتا تو کہہ دیتا جو آسانی سے ملے لے لے اور جہاں دشواری ہو چھوڑ دے اور معاف کر دے شاید
اللہ بھی ہم کو معاف کرے اللہ جل جلالہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کیا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ إِذَا رَأَى إِعْسَارَ الْمُعْسِرِ قَالَ لِفَتَاهُ تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ تَعَالَى يَتَجَاوَزُ عَنَّا
فَلَقِيَ اللهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیتا اور
جب کسی کو مفلس دیکھتا تو اپنے جوان سے کہتا معاف کر اسکو شاید اللہ تعالی معاف کرے ہم کو جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ نے اسکو معاف
کر دیا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا
وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جنت میں داخل
کر دیا ایک شخص کو جو نرمی کرتا خریدتے اور بیچتے اور ادا کرتے اور وصول کرتے وقت **الشَّرِكَةُ بِغَيْرِ مَالٍ** شرکت بغیر مال کے
عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ ترجمہ
عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں اور عمار اور سعد شریک ہوئے بدر کے روز تو سعد دو قیدی پکڑ کر لائے اور میں اور عمار دونوں
کچھ نہ لائے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُتِمَّ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ
إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا
حصہ ایک غلام میں سے آزاد کر دے (مثلاً غلام میں دو آدمی نصفا نصف کے شریک ہوں ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے) تو دوسرے
کا بھی (جو دوسرے شریک کا ہے) مال میں سے آزاد کر دے اگر اوس کے پاس مال ہو ف یعنی اگر آزاد کرنیوالا مالدار ہے تو غلام پورا
آزاد ہو جاوے گا اور دوسرے شریک کے حصے کے دام دینا پڑیں گے اور جو مفلس ہے تو آدھا غلام آزاد ہوگا اور غلام کو اختیار ہے
کہ محنت مزدوری کرکے دوسرے شریک کے حصے کے دام ادا کرے اور پورا آزاد ہو جاوے **الشَّرِكَةُ فِي الرَّقِيقِ** غلام
لونڈی میں شرکت عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَكَانَ

لَهُ مِنْ ثُلُثِ مَالِهِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَبْدِ فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام لونڈی میں آزاد کرے اور اوس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی دوسری حصے کی قیمت کو کافی ہو تو وہ آزاد ہو جاویگا اوسکے مال میں سے

الشَّرِكَةُ فِي النَّخِيلِ درخت میں شرکت

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّكُمْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ اَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِيعُهَا حَتَّى يَعْرِضَهَا عَلَى شَرِيكِهِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس شخص کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہو تو اون کو نہ بیچے جبتک اپنی شریک سے نہ پوچھ لیوے کیونکہ اگر شریک لینا چاہے تو وہ زیادہ حقدار ہے اور دوسرے

الشَّرِكَةُ فِي الرِّبَاعِ زمین میں شرکت

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ وَحَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ وَاِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعہ کا ہر ایک مشترک میں جو تقسیم نہ ہوا ہو زمین ہو یا باغ ایک شریک کو اپنا حصہ بیچنا درست نہیں جبتک دوسرے شریک سے اجازت نہ لیوے اوس شریک کو اختیار ہے چاہے لیوے (تو لے لے) اور چاہے نہ لیوے (تب دوسرا غیر شخص لے لیگا) اور جو ایک شریک اپنا حصہ بیچے اور دوسرے شریک کو خبر نہ کرے تو وہ اوسکا زیادہ حقدار ہے (یعنی اوسکو شفعے کا حق ہے وہ اوتنی دام جتنی کو شریک نے بیچا ہے دیکر غیر شخص سے چہین سکتا ہے)

ذِكْرُ الشُّفْعَةِ وَاَحْكَامِهَا شفعے کا بیان

ف شفعہ ایک حق ہے جسکی وجہ سے انسان ایک زمین کا مالک ہو سکتا ہے جبر اب اختلاف ہے کہ شفعہ کا حق کسکو پہونچتا ہے بعضوں کے نزدیک صرف شریک کو پہونچتا ہے اور بعضوں کے نزدیک ہمسایے کو بھی یہہ حق ہے عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ زیادہ حق رکھتا ہے اپنی پڑوس کا عَنِ الشَّرِيدِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِي لَيْسَ لِاَحَدٍ فِيهَا شِرْكَةٌ وَلَا قِسْمَةٌ اِلَّا الْجِوَارُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ ترجمہ شرید سے روایت ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میری زمین ہے جس میں کسی کی شرکت نہیں نہ حصہ ہے مگر ہمسایگی کا حق ہے آپ نے فرمایا ہمسایہ زیادہ حقدار ہے اپنی پڑوس کا ف ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمسایے کو حق شفعہ ہے عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَعُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفعہ ہر مال میں ہے جو تقسیم نکیا جاوے جب حد بندی ہو جاوے اور راہ معین ہو جاوے پھر شفعہ نہیں ہے عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ وَالْجِوَارِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعے کا اور ہمسایہ کے حق کا

اٰخِرُ كِتَابِ الْبُيُوعِ تمام ہوئی کتاب البیوع

ذِكْرُ الْقَسَامَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ جاہلیت کے زمانے میں جو قسامت مروج تھی اوسکا بیان

ف قسامت کہتے ہیں قسم کو اصطلاح میں قسامت یہہ ہے

کہ مقتول کی قوم میں سے اوسکی وارث پچاس آدمی قسم کہادیں کہ فلاں شخص نے اسکو مارا ہی اور جو اوسکے وارث پچاس سے کم ہوں
تو جتنے ہوں اونہی کو پچاس بار قسمیں دی جاویں اجنبیر قتل کی تہمت ہو وہ قسم کہادیں کہ ہم نے اسکو قتل نہیں کیا **عن**
ابن عباس قال اول قسامة كانت في الجاهلية كان رجل من بني هاشم استأجره رجل من قريش من فخذ احدهم
قال فانطلق معه في ابله فمر به رجل من بني هاشم قد انقطعت عروة جوالقه فقال اغثني بعقال اشد به
عروة جوالقي لا تنفر الابل فاعطاه عقالا يشد به عروة جوالقه فلما نزلوا وعقلت الابل الا بعيرا
واحدا فقال الذي استأجره ما شأن هذا البعير لم يعقل من بين الابل قال ليس له عقال قال فاين عقاله
قال مر بي رجل من بني هاشم قد انقطعت عروة جوالقه فاستغاثني فقال اغثني بعقال اشد به عروة
جوالقي لا تنفر الابل فاعطيته عقالا فحذفه بعصا كان فيها اجله فمر به رجل من اهل اليمن فقال
اتشهد الموسم قال ما اشهد وربما شهدت قال هل انت مبلغ عني رسالة مرة من الدهر قال نعم قال اذا
شهدت الموسم فناد يا آل قريش فاذا اجابوك فناد يا آل هاشم فاذا اجابوك فسل عن ابي طالب فاخبره
ان فلانا قتلني في عقال ومات المستأجر فلما قدم الذي استأجره اتاه ابو طالب فقال ما فعل صاحبنا
قال مرض فاحسنت القيام عليه ثم مات فنزلت فدفنته فقال كان ذا اهل ذاك منك فمكث حينا
ثم ان الرجل اليماني الذي كان اوصى اليه ان يبلغ عنه وافى الموسم فقال يا آل قريش قالوا هذه قريش
قال يا آل بني هاشم قالوا هذه بنو هاشم قال اين ابو طالب قال هذا ابو طالب قال امرني فلان ان ابلغك
رسالة ان فلانا قتله في عقال فاتاه ابو طالب وقال اختر منا احدى ثلاث ان شئت ان تؤدي مائة
من الابل فانك قتلت صاحبنا خطأ وان شئت يحلف خمسون من قومك انك لم تقتله فان ابيت
قتلناك به فاتى قومه فذكر ذلك لهم فقالوا نحلف فاتته امرأة من بني هاشم كانت تحت رجل منهم
قد ولدت له فقالت يا ابا طالب احب ان تجيز ابني هذا برجل من الخمسين ولا تصبر يمينه ففعل فاتاه
رجل منهم فقال يا ابا طالب اردت خمسين رجلا ان يحلفوا مكان مائة من الابل يصيب كل رجل بعيران
فهذان بعيران فاقبلهما عني ولا تصبر يميني حيث تصبر الايمان فقبلهما وجاء ثمانية واربعون
رجلا حلفوا قال ابن عباس فوالذي نفسي بيده ما حال الحول ومن الثمانية والاربعين عين تطرف

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی پہلی قسامت جو جاہلیت کے زمانہ میں تہی یہہ ہوئی کہ بنی ہاشم میں سے ایک شخص نے نوکری
کی قریش کے ایک شخص کی یعنی قریش کے ایک شاخ میں سے وہ تہا وہ اوسکے ساتہ گیا اونٹوں میں وہاں ایک اور شخص ملا بنی
ہاشم میں سے جسکی برتن کی رسی ٹوٹ گئی تہی وہ بولا میری مدد کر ایک رسی سے تا باندہ دوں میں اپنی برتن کو ایسا نہو کہ
اونٹ چل نکلے (اور برتن گر پڑے) اوس نے (یعنی جو نوکر ہوا تہا) ایک رسی دیدی برتن باندہنے کو جب لوگ اوترے اونہوں

باندہی گئے۔ تو ایک اونٹ خالی ہا (اوسکی باندہنے کو رسی نہ تھی) جس نے نوکر رکہا تہا وہ بولا یہ اونٹ کیسا ہے باندہا کیون
نہین گیا نوکر بولا اسکی رسی نہین ہے وہ بولا رسی کہان گئی نوکر بولا مجہہ ایک شخص ملا بنی ہاشم مین سے اوسکی بوچکے رسی
ٹوٹ گئی ہتی اوس نے فریاد کی اور کہا میری مدد کر ایک رسی دیکر جس سے مین اپنا برتن باندہون ایسا نہ ہو اونٹ چل نکلے تو میز
نے باندہنے کی رسی اوسے دیدی یہہ سنتے ہی اوس نے ایک لاٹہی نوکر کو ماری اوسی مین اوسکی موت تھی (وہ قریب مرنے کے
ہوگیا) وہان ایک شخص نکلا یمن کے لوگون مین سے تو اوس نے (یعنی نوکر نے) اوس سے پوچہا کیا تو اس موسم مین حج کو
جاویگا۔ وہ بولا نہین جاونگا اور شاید جاؤن نوکر بولا میری طرف سے تو ایک پیغام پہونچا دیگا جس وقت تو پہونچے وہ بولا ہان
تب نوکر نے کہا جب تو موسم مین جاوے تو پکارا ای قریش کے لوگو جب وہ جواب دین تو پکارا ای ہاشم کی اولا و جب وہ جواب دین
تو ابو طالب کو پوچہہ پہر اون سے کہدی کہ فلان شخص نے (اوسکا نام لیا جس نے اسے نوکر رکہا تہا) مجہکو ایک رسی کے لیے مار ڈالا
پہر وہ نوکر مر گیا جب وہ شخص جسنے نوکر رکہا تہا مکے مین آیا تو ابو طالب نے اوس سے پوچہا ہمارا آدمی کہان گیا وہ بولا بیمار ہوا
مین نے اوسکی اچہی طرح خدمت کی پہر مر گیا تو مین راہ مین اترا اور اوسکو دفن کیا ابو طالب نے کہا اوسکو ایسے ہی لائق تہا
تجہکو (یعنی تجہہ سے یہی توقع تہی جو تو نے کیا اوس کے لیے یعنی خبرگیری کی اور اچہی طرح دفن کیا) پہر چند روز ابو طالب ٹہہرے
رہی اتنے مین وہ یمن کا شخص آ پہونچا جسکو اوس نے وصیت کی تہی پیام پہونچانے کے لیے اور عین موسم پر آیا اوس نے پکارا ای
قریش کے لوگو لوگون نے کہا یہ قریش کے لوگ ہین پہر اوس نے پکارا ای ہاشم کی اولاد لوگون نے کہا یہ ہاشم کے بیٹے ہین اوسنے کہا ابو طالب
کہان ہین کہا ابو طالب یہہ ہین تب اوس نے کہا فلان شخص نے میرے ہاتھ یہہ پیام بہیجا تہا کہ فلان شخص نے اوسی ہار ڈالا ایک رسی
کے لیے یہہ سنکر ابو طالب اوس شخص کے پاس آئے اور کہا تین باتون مین سے ایک بات تو کر اگر تیرا جی چاہے تو سو اونٹ دیت دے
کیونکہ تو نے ہمارے آدمی کو چوک سے مارا (یعنی تیرا قصد قتل کا نہ تہا) اور جو تیرا جی چاہے تو تیری قوم مین سے پچاس آدمی قسم
کہاوین اسبات پر کہ تو نے اوسکو نہین مارا اگر تو ان دونون باتون سے انکار کرے تو ہم تجہے اوسکے بدلے مین قتل کرینگے اوس نے
اپنی قوم سے بیان کیا اونہون نے کہا ہم قسم کہا دینگے پہر ایک عورت آئی ابو طالب پاس جو اوسکی قوم مین بیاہی ہوئی تہی
اور بنی ہاشم مین سے تہی اوسکا ایک لڑکا تہا وہ بولی ای ابو طالب مین چاہتی ہون کہ تو اس لڑکے کو منظور کر لے پچاس آدمیون
مین سے ایک کے بدلے اور اوسکو قسم نہ دلا ابو طالب نے منظور کیا پہر ایک اور شخص اون مین سے آیا اور کہنے لگا ای ابو طالب تم
پچاس آدمیونکو قسم دلایا چاہتے ہو سو اونٹون کے بدلے تو ہر ایک شخص کے حصے مین دو دو اونٹ آتے ہین یہہ دو اونٹ لو اور منظور
کرو مجہپر قسم مت ڈالو جب تم زبردستی قسمین دوگے ابو طالب نے منظور کر لیا اور اڑتالیس آدمی آئے اونہون نے قسم کہائی ابن عباس
نے کہا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے ایک سال نہین گزرا کہ اون اڑتالیس مین سے ایک آنکہہ بہی نہ رہی دیکہتی
ہو (یعنی سب مر گئے) **القسامة** قسامت کا بیان عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰی مَا کَانَتْ عَلَیْہِ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ ترجمہ ایک صحابی سے

روایت ہے جو انصار میں سے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو باقی رکھا جیسے جاہلیت میں تھی عن اناس من اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم أن القسامة كانت في الجاهلية ثم أقرها رسول الله صلى الله عليه وسلم على ما كانت
عليه في الجاهلية وقضى بها بين أناس من الأنصار في قتيل ادعوه على يهود خيبر ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے چند صحابہ سے روایت ہے کہ قسامت جاہلیت میں جاری تھی پھر قائم رکھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا قسامت
کا انصار کے مقدمہ میں جب اون میں سے چند لوگ دعوی کرتے تھے ایک خون کا خیبر کے یہودیوں پر عن ابن المسيب قال كانت
القسامة في الجاهلية ثم أقرها رسول الله صلى الله عليه وسلم في الأنصاري الذي وجد مقتولا في جب اليهود
فقالت الأنصار اليهود قتلوا صاحبنا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے قسامت جاہلیت میں رائج تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو باقی رکھا اوس انصاری کے مقدمہ میں جسکی لاش یہود کے کنوئیں میں ملی تھی اور انصار نے کہا تھا کہ یہود نے
ہمارے آدمی کو مار ڈالا تبدئة أهل الدم في القسامة پہلے مقتول کے وارثوں کو قسم دینا قسامت میں (اگر وہ قسم کھا لیں
تو جن پر گمان ہے قتل کا وہ دیت ادا کریں اور جو قسم نہ کھا دیں تو جن پر گمان ہے وہ قسم کھا دیں اگر قسم کھا لیں گے تو ان پر کچھ نہیں
تو دیت دینا ہوگی) عن سهل بن أبي حثمة أن عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا إلى خيبر من جهد أصابهما
فأتى محيصة فأخبر أن عبد الله بن سهل قد قتل وطرح في فقير أو عين فأتى يهود فقال أنتم والله قتلتموه
فقالوا والله ما قتلناه ثم أقبل حتى قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له ثم أقبل هو وحويصة
وهو أخوه أكبر منه وعبد الرحمن بن سهل فذهب محيصة ليتكلم وهو الذي كان بخيبر فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم كبر كبر وتكلم حويصة ثم تكلم محيصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إما أن يدوا صاحبكم وإما أن يؤذنوا بحرب فكتب النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك فكتبوا إنا والله ما
قتلناه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن تحلفون وتستحقون دم صاحبكم
قالوا لا قال فتحلف لكم يهود قالوا ليسوا مسلمين فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث
إليهم بمائة ناقة حتى أدخلت عليهم الدار قال سهل لقد ركضتني منها ناقة حمراء ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے
روایت ہے عبد اللہ بن سہل اور محیصہ دونوں خیبر کو چلے کچھ تکلیف کی وجہ سے جو اون کو تھی پھر محیصہ پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا
کہ عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ایک اندھے کنوئیں یا چشمے میں ڈالدیے گئے یہ سنکر محیصہ یہودیوں پاس آئے اور کہنے لگے قسم خدا کی تم نے
اوسکو مارا ہے وہ بولے قسم خدا کی ہم نے اوسکو نہیں مارا محیصہ وہاں سے چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے
بیان کیا پھر محیصہ اور اون کے بڑے بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل ملکر آئے محیصہ نے پہلے بات کرنا چاہی وہی خیبر میں
گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کا لحاظ کر بڑے کا لحاظ کر (اوسکو پہلے بات کرنے دے) آخر حویصہ نے بات کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود تمہارے ساتھی کی دیت دیں نہیں تو ان سے کہہ دیا جاوے لڑائی کی نیت پھر آپ نے

این باب مین یہود کو لکہا یہود نے جواب مین کہا ہم نے قسم خدا کی اوسکو نہین مارا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ اور
محیصہ اور عبد الرحمن سے فرمایا اچہا تم قسم کہاؤ اور اپنے ساتہی کا خون ثابت کرلو وہ بولے ہم قسم نہین کہاوینگے (اس لیے کہ ہم نے
اپنی آنکہ سے مارتے نہین دیکہا) آپنے فرمایا تو یہود قسم کہاوینگے تمہارے لیے (کہ ہم نے اوسکو نہین مارا نہ ہم جانتے ہین کسنے مارا)
اونہون نے کہا یا رسول اللہ وہ تو مسلمان نہین ہین (کافر ہین جہوٹے قسم کہالیوینگے) تب آپنے اپنے پاس سے اوسکو دیت
دی اور سو اونٹ بہیجے یہان تک کہ اون کے گہر مین داخل ہوگئے۔ سہل نے کہا اون مین سے ایک اونٹنی نے جو سرخ تہی مجہے لات
ماری تہی عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرِجَالٍ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ
مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأُخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ
أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ
وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ
فَكَتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ أَتَحْلِفُونَ
وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَيَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ [illegible]
دی جو اوپر گزرا ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ سَهْلٍ فِيهِ راویونکا اختلاف سہل کی حدیث کی روایت مین عَنْ
سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى
إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ [illegible]
عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ
وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ
أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ
يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْطَاهُ عَقْلَهُ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن سہل و محیصہ بن مسعود ساتہ
نکلے جب خیبر مین پہونچے تو وہان کسی مقام پر جدا ہوگئے محیصہ نے عبد اللہ بن سہل کو دیکہا مارے ہوئے پڑے ہین۔ اونہون
نے اونکو دفن کیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے وہ اور اون کے بہائی حویصہ و عبد الرحمن بن سہل جو سب لوگون مین

کہ رہن تھی تو عبدالرحمن اپنے ساتھی سے پہلے بات کرنے لگے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ سن میں بڑے ہیں ان کو بات کرنے دو
بڑائی کرو (چنانچہ وہ چپ ہو رہے) اور ان کے دونوں ساتھیوں نے بات کی پھر انہوں نے بھی ان کے ساتھ بات کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے بیان کیا جہاں عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے ساتھی کا
خون پاتے ہو یا اپنے قاتل کو پاتے ہو انہوں نے کہا ہم کیونکر قسم کھاویں گے حالانکہ ہم موجود نہ تھے تب آپ نے فرمایا اچھا
یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو الگ کریں گے انہوں نے کہا ہم کافروں کی قسمیں کیونکر مانیں گے آخر جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ حال دیکھا تو اپنے پاس سے اس کی دیت دی۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ
مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ أَخُوهُ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا عَمِّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ لِيَبْدَأِ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً ذَكَرَ مَعْنَاهَا يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْرٌ لَمْ
نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَدَاهُمْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ ترجمہ سہل بن
ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ محیصہ اور عبداللہ بن سہل خیبر میں آئے کسی کام کے لیے پھر کھجور کے درختوں میں
جدا ہو گئے اخیر تک جیسے اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے سہل نے کہا میں ان کے اونٹوں کے تھان میں گیا تو ایک اونٹنی ان اونٹوں میں سے (جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت میں دیے تھے) ایک اونٹنی نے مجھ کو لات ماری۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ
وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا خَيْبَرَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا لِحَوَائِجِهِمَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَ
مُحَيِّصَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا
مِنْكُمْ فَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ
يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ
ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر میں آئے اور ان دنوں وہاں صلح تھی پھر
دونوں جدا ہوئے اپنے کاموں کے لیے بعد اس کے محیصہ عبداللہ بن سہل کے پاس آئے دیکھا تو وہ اپنے خون میں لوٹ رہے ہیں
قتل ہو کر پھر دفن کیا ان کو اور مدینہ میں آئے اخیر تک جیسے اوپر گزرا۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ

ن عبداللہ بن سہل حتی تشحط فی دمہ قتیلا فدفنہ ثم قدم المدینۃ فانطلق عبدالرحمن بن سہل و حویصۃ
و محیصۃ ابنا مسعود الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذہب عبدالرحمن یتکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کبر الکبر وہو احدث القوم فسکت فتکلما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتحلفون خمسین
یمینا منکم و تستحقون قاتلکم او صاحبکم فقالوا یا رسول اللہ کیف نحلف ولم نشہد ولم نر فقال اتبرئکم
یہود بخمسین فقالوا یا رسول اللہ کیف ناخذ ایمان قوم کفار فعقلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ۔ عن سہل بن ابی حثمۃ ان عبداللہ بن سہل الانصاری و محیصۃ بن مسعود خرجا
الی خیبر فتفرقا فی حاجتہما فقتل عبداللہ بن سہل فجاء محیصۃ و عبدالرحمن اخو المقتول و حویصۃ بن مسعود
حتی اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذہب عبدالرحمن یتکلم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکبر
الکبر فتکلم محیصۃ و حویصۃ فذکروا شان عبداللہ بن سہل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحلفون
خمسین یمینا فتستحقون قاتلکم قالوا کیف نحلف ولم نشہد ولم نحضر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتبرئکم
یہود بخمسین قالوا یا رسول اللہ کیف نقبل ایمان قوم کفار قال فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بشیر قال لی سہل بن ابی حثمۃ لقد رکضتنی فریضۃ من تلک الفرائض فی مربد لنا ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا ۔ اتنا زیادہ ہی کہ بشیر نے کہا سہل نے مجھ سے کہا اون مین سے ایک اونٹنی نے مجہو لات ماری ایک تہان مین عن
بشیر بن یسار عن سہل بن ابی حثمۃ قال وجد عبداللہ بن سہل قتیلا فجاء اخوہ و عماہ حویصۃ و محیصۃ
وہما عما عبداللہ بن سہل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذہب عبدالرحمن یتکلم فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الکبر الکبر قالا یا رسول اللہ انا وجدنا عبداللہ بن سہل قتیلا فی قلیب من بعض قلب
خیبر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تتہمون قالوا نتہم الیہود قال افتقسمون خمسین یمینا ان الیہود
قتلتہ قالوا وکیف نقسم علی ما لم نر قال فتبرئکم الیہود بخمسین انہم لم یقتلوہ قالوا وکیف نرضی
بایمانہم وہم مشرکون فوداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ ترجمہ بشیر بن یسار اور سہل بن ابی حثمہ
سے روایت ہی عبداللہ بن سہل ملے مرے ہوئے (یعنی قتل کیے ہوئے) تو اون کے بہائی اور دونون چچا حویصہ اور محیصہ جو
عبداللہ بن سہل کے بھی چچا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عبدالرحمن نے بات کرنا چاہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بڑی کا لحاظ کرو اون دونون نے کہا یا رسول اللہ ہم نے عبداللہ بن سہل کو پایا ۔ مرا ہوا اون کو قتل کر کے
ڈالدیا تہا ایک کنوئین مین یہودیون کے کنوؤن مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کس کا گمان کرتے ہو اونہون نے
کہا ہمارا گمان یہود پر ہے آپ نے فرمایا تم پچاس قسمین کہاتے ہو کہ یہود نے اوسکو مار ڈالا اونہون نے کہا ہم کیونکر قسم کہاوین
اوس بات پر جسکو اپنی آنکہ سے نہین دیکہا آپ نے فرمایا تو یہود بری ہو جاوین گے پچاس قسمین کہا کر کہ ہم نے اوسکو نہین مارا اونہون

نے کہا ہم اون کی قسمون پر کیونکر راضی ہون گے وہ تو مشرک ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی

عن بشير بن يسار ان عبد الله بن سهل الانصاري ومحيصة بن مسعود خرجا الى خيبر فتفرقا في حوائجهما فقتل عبد الله بن سهل فقدم محيصة فاتى هو واخوه حويصة وعبد الرحمن بن سهل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهب عبد الرحمن ليتكلم لمكانه من اخيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر كبر فتكلم حويصة ومحيصة فذكروا شان عبد الله بن سهل فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم اتحلفون خمسين يمينا وتستحقون دم صاحبكم او قاتلكم قال مالك قال يحيى فزعم بشير ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وداه من عنده ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے مرسلاً یعنی اس مین سہل بن ابی حثمہ کا ذکر نہین ہے کہ عبد اللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود دونون نکلے خیبر کو اور اپنے اپنے کامون کے لیے جدا ہوئے عبد اللہ بن سہل مارے گئے محیصہ اور اون کے بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے عبد الرحمن نے بات کرنا چاہی اس لیے کہ وہ (حقیقی) بھائی تھے عبد اللہ بن سہل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کا لحاظ کر بڑے کا لحاظ کر تب حویصہ اور محیصہ نے بات کی اور عبد اللہ بن سہل کا حال بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پچاس قسمین کھاتے ہو اور اپنے صاحب یا قاتل کے خون کے حقدار ہوتے ہو۔ امام مالک نے کہا یحیی نے کہا بشیر بن یسار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے اونکو دیت دی عن بشير بن يسار زعم ان رجلا من الانصار يقال له سهل بن ابي حثمة اخبره ان نفرا من قومه انطلقوا الى خيبر فتفرقوا فيها فوجدوا احدهم قتيلا فقالوا للذين وجدوه عندهم قتلتم صاحبنا قالوا ما قتلناه ولا علمنا قاتلا فانطلقوا الى نبي الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا نبي الله انطلقنا الى خيبر فوجدنا احدنا قتيلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكبر الكبر فقال لهم تاتون بالبينة على من قتل قالوا ما لنا بينة قال فيحلفون لكم قالوا لا نرضى بايمان اليهود وكره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبطل دمه فوداه مائة من ابل الصدقة ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے جسکا نام سہل بن ابی حثمہ تھا اون سے بیان کیا کہ اون کی قوم کے کئی آدمی خیبر کو گئے وہان جدا جدا ہو گئے پھر ایک کو اون مین سے دیکھا قتل کیا گیا ہے اونہون نے کہا اون لوگون سے جو وہان رہتے تھے جہان وہ قتل کیا گیا تھا تم نے ہمارے ساتھی کو مارا ہے اونہون نے کہا ہم نے اوسکو نہین مارا نہ اوسکے قاتل کو جانتے ہین وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا اے نبی اللہ کے ہم خیبر کو گئے تھے وہان ہم نے اپنے ایک ساتھی کو پایا قتل کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑائی کا خیال کر بڑائی کا خیال کر آپنے فرمایا تم گواہ لا سکتے ہو کسنے مارا انہون نے کہا ہمارے پاس گواہ نہین ہین آپنے فرمایا تو وہ حلف کرین گے اونھون نے کہا ہم یہودیون کی قسمون پر راضی نہ ہون گے آپ کو برا معلوم ہوا کہ خون اوسکا ضائع ہووے تو آپنے دیت دی صدقے کے اونٹون مین سے سو اونٹ دیے عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده

أن ابن محيصة الأصغر أصبح قتيلا على أبواب خيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقم شاهدين على
من قتله أدفعه إليكم برمته قال يا رسول الله من أين أصيب شاهدين وإنما أصبح قتيلا على أبوابهم
قال فتحلف خمسين قسامة قال يا رسول الله فكيف أحلف على ما لا أعلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فنستحلف منهم خمسين قسامة فقال يا رسول الله كيف نستحلفهم وهم اليهود فقسم رسول الله صلى
الله عليه وسلم ديته عليهم وأعانهم بنصفها ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے محیصہ کا چھوٹا بیٹا مارا
گیا خیبر کے دروازون پر تب آپ نے فرمایا دو گواہ قائم کر اوس شخص پر جسنے مارا مین حوالے کردونگا اوسکی رسّی سمیت تجھکو وہ
بولا یا رسول اللہ مین دو گواہ کہان سے لاؤن وہ تو مارا ہوا ملا اون کے دروازون پر تب آپ نے فرمایا اچھا پچاس قسمین
کھاوے گا قسامت کی وہ بولا مین کیونکر قسم کھاؤن اوس بات پر جسکو نہین جانتا آپ نے فرمایا اچھا وہ پچاس قسمین کھا دینگے
قسامت کی وہ بولا یا رسول اللہ ہم اون سے کیونکر قسم لیوین وہ تو یہود ہین (کافر ہین) آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکی دیت یہودیون پر تقسیم کی اور آدھی دیت اپنے پاس سے دیکر اون کی مدد کی

باب القود قصاص کا بیان

عن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل دم امرئ مسلم إلا بإحدى ثلاث النفس بالنفس
والثيب الزاني والتارك دينه المفارق ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کا خون
درست نہین مگر تین صورتون مین ایک جان کے بدلے جان مین یعنی جب کسی کو عمدًا قتل کرے تو وہ بھی قصاصًا قتل کیا جاوے) دوسرے اگر وہ نکاح
ہوا ہو اور پھر زنا کرے (تو سنگسار کیا جاوے) تیسری اگر اپنے دین یعنی اسلام سے پھر جاوے (تو پہلے اوسکو سمجھاوینگے اور پھر اسلام پر
نہ آوے اگر نہ مانے قتل کیا جاویگا) عن أبي هريرة قال قتل رجل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فرفع القاتل
إلى النبي صلى الله عليه وسلم فدفعه إلى ولي المقتول فقال القاتل يا رسول الله لا والله ما أردت قتله فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لولي المقتول أما إنه إن كان صادقا ثم قتلته دخلت النار فخلى سبيله قال وكان
مكتوفا بنسعة فخرج يجر نسعته فسمي ذا النسعة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے خون کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو خونی کو پکڑ لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے اوسکو حوالے کیا مقتول کے وارث
کے اگر مار ڈالے اوسکو خونی بولا یا رسول اللہ مین نے مار ڈالنے کی نیت سے اوسکو نہین مارا آپ نے فرمایا مقتول کے وارث سے دیکھ
اگر وہ سچا ہے پھر تو اوسکو مار ڈالیگا تو تو جہنم مین جاویگا اوس نے چھوڑ دیا اوسکو وہ بندھا ہوا تہا ایک رسّی سے وہ چلا اپنی رسّی کھینچتا ہوا
اوس روز سے اوسکو رسّی والا کہنے لگے عن علقمة بن وائل الحضرمي عن أبيه قال جيء بالقاتل الذي قتل إلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم جاء به ولي المقتول فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أتعفو قال لا قال أتقتل
قال نعم قال اذهب فلما ذهب قال أما إنك إن عفوت عنه فإنه يبوء بإثمك وإثم صاحبك فعفا عنه
فأرسله قال فرأيته يجر نسعته ترجمہ علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے اونھون نے اپنے باپ سے سنا خونی جس نے خون

گیا تھا اوسکو مقتول کا وارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا آپ نے فرمایا کیا تو معاف کرتا ہی وہ بولا نہیں آپنے فرمایا تو دیت لیگا وہ بولا نہیں آپنے فرمایا تو قتل کر، جب وہ چلا تو آپنے فرمایا اگر تو اوسکو معاف کریگا تو وہ سمیٹ لیگا تیرا گناہ اور تیرے صاحب کا گناہ (جو مارا گیا ہے) دیتو معاف کردیا اسکو چھوڑ دیا وہ چلا اپنی رسی کھینچتا ہوا ذکر سلطان الذی قتلین لخبر علقمہ

بن وائل فیہ علقمہ بن وائل کی روایت میں دونوں حضرات عن علقمۃ بن وائل عن وائل قال شھدت رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم حین جاء بالقاتل یقودہ ولی المقتول فی نسعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولی المقتول

اتعفو قال لا قال اتاخذ الدیۃ قال لا قال فتقتلہ قال نعم قال اذھب بہ فلما ذھب بہ فولی من عندہ دعاہ

فقال اتعفو قال لا قال اتاخذ الدیۃ قال لا قال فتقتلہ قال نعم قال اذھب بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم عند ذلک اما انک ان عفوت عنہ یبوء باثمہ واثم صاحبک فعفا عنہ وترکہ قال فانا رأیتہ یجر

نسعتہ ترجمہ علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ اونہوں نے سنا وائل بن حجر سے کہا کہ میں موجود تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پاس جب مقتول کا وارث قاتل کو کھینچتا ہوا لایا ایک رسی سے باندھ کر رسول اللہ صلعم نے وارث سے فرمایا کیا تو معاف کرتا

ہے وہ بولا نہیں آپنے فرمایا دیت لیتا ہے وہ بولا نہیں آپنے فرمایا قتل کرتا ہے وہ بولا ہاں آپنے فرمایا اچھا لیجا اوسکو جب لیکے چلا تو

موڑ کر آپنے اوسکو بلایا اور فرمایا کیا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہیں آپنے فرمایا دیت لیتا ہے وہ بولا نہیں آپنے فرمایا قتل کرتا

ہے وہ بولا ہاں آپنے فرمایا خیر لیجا اوسکو پھر آپنے فرمایا اوسوقت اگر تو اسکو معاف کریگا تو وہ اپنا گناہ اور اپنے صاحب یعنی مقتول

کا گناہ سمیٹ لیگا اوس نے معاف کردیا اوسکو اور چھوڑ دیا میں نے دیکھا وہ یعنی خونی اپنی رسی کھینچ رہا تھا عن علقمۃ بن وائل

عن ابیہ قال کنت قاعدا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل فی عنقہ نسعۃ فقال یا رسول اللہ

ان ھذا واخی کانا فی جب یحفرانھا فرفع المنقار فضرب بہ راس صاحبہ فقتلہ فقال النبی صلی اللہ علیہ

وسلم اعف عنہ فابی وقال یا نبی اللہ ان ھذا واخی کانا فی جب یحفرانھا فرفع المنقار فضرب بہ راس

صاحبہ فقتلہ فقال اعف عنہ فابی قال اذھب ان قتلتہ کنت مثلہ فخرج بہ حتی جاوز فنادیناہ

اما تسمع ما یقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرجع فقال ان قتلتہ کنت مثلہ قال نعم اعف عنہ فخرج

یجر نسعتہ حتی خفی علینا ترجمہ علقمہ بن وائل سے روایت ہے اوس نے روایت کیا اپنے باپ سے کہا میں بیٹھا تھا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس اتنے میں ایک شخص آیا اوسکی گردن میں رسی پڑی تھی (ایک اور شخص اوسکو لایا) وہ بولا یا رسول اللہ یہ شخص اور

میرا بھائی دونوں کنواں کھود رہے تھے اتنے میں اسنے کدال اوٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماری وہ مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا معاف کردے اوسکو اوس نے انکار کیا اور کہا اے نبی اللہ کے یہ اور میرا بھائی دونوں ایک کنوئیں میں تھے اوسکو کھود رہے تھے

اتنے میں اوس نے کدال اوٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماری وہ مر گیا آپنے فرمایا معاف کردے اوسکو اوس نے انکار کیا آپنے فرمایا

اچھا جا اگر تو اوسکو مار ڈالے گا تو تو بھی اوسی کی مثل ہوگا (یعنی گنہگار ہوگا) یہ مطلب نہیں ہے بلکہ جیسے اوس نے خون کیا تھا تو بھی اوسکا خون کرے گا

اوسکے برابر ہوگا) وہ اوسکو لیکر گیا جب دور نکل گیا تو ہم نے پکارا کیا تو نہیں سنتا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
آپ نے فرمایا اگر تو اوسکو قتل کریگا اوسکے برابر ہوگا وہ بولا ہاں میں اوسکو معاف کیے دیتا ہوں پھر وہ خونی نکلا اپنی تسمہ کھینچتا ہوا
یہانتک کہ چھپ گیا ہماری نگاہ سے عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَتَلَ هَذَا أَخِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ
كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي إِلَّا فَأْسِي وَكِسَائِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَاكَ فَرَمَى بِالنِّسْعَةِ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ دُونَكَ
صَاحِبَكَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَأَدْرَكُوا الرَّجُلَ فَقَالُوا وَيْلَكَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حُدِّثْتُ
أَنَّكَ قُلْتَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَهَلْ أَخَذْتُهُ إِلَّا بِأَمْرِكَ فَقَالَ مَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ
بَلَى قَالَ فَإِنَّ ذَاكَ قَالَ ذَلِكَ كَذَلِكَ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے
اتنے میں ایک شخص آیا ایک شخص کو کھینچتا ہوا رسی پکڑکر وہ بولا یا رسول اللہ اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے تب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا تو نے اوسکو مارا ہے وہ بولا یا رسول اللہ اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں گواہ لاتا اتنے میں وہ بولا
ہاں میں نے مارا ہے آپنے فرمایا کیونکر مارا وہ بولا میں اور اسکا بھائی دونوں لکڑیاں چن رہے تھے ایک درخت کی اتنے میں اوسنے
مجھکو گالی دی مجھے غصہ آیا میں نے کلہاڑی اوسکے سر پر ماری (وہ مر گیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے
پاس مال ہے جو تو اپنی جان کے بدلے دیدے وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے سوا اس کمل اور کلہاڑی کے
آپنے فرمایا اچھا تو سمجھتا ہے کہ تیری قوم تجھکو خرید کرلے گی (یعنی دیت دیکر) وہ بولا میں اپنی قوم کے نزدیک زیادہ ذلیل ہوں
مال سے (یعنی میری جان کی ان کو پرواہ نہیں ہے کہ مال دیویں) یہ سنکر آپنے رسی اوس شخص کیطرف (یعنی وارث کی
طرف) پھینک دی اور فرمایا لیجا اس کو (یعنی تیرا جی چاہے سو کر) جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا آپنے فرمایا اگر اوسکو مارے گا تو یہ بھی
اوسی کا سا ہوگا لوگ گئے اوس سے ملے اور کہا خرابی ہو تیری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر تو اوس کو مارے گا تو اوس
کا سا ہوگا وہ لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ لوگوں نے مجھ سے ایسا کہا آپ فرماتے
ہیں اگر میں اسکو مارونگا تو اسی کا سا ہونگا اور میں تو آپ ہی کے حکم سے لے گیا ہوں آپنے فرمایا تو چاہتا ہے کہ وہ تیرا اور تیرے صاحب
(یعنی مقتول) کا گناہ سمیٹ لیوے وہ بولا کیوں نہیں چاہتا آپنے فرمایا یہی ہوگا وہ بولا اچھی تو میں اوسکو چھوڑ دیتا ہوں)
عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ ترجمہ وہی ہے

گزرا عن علقمۃ بن وائل ان اباہ حدثہم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی برجل قد قتل رجلا فدفعہ الی ولی المقتول یقتلہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لجلسائہ القاتل والمقتول فی النار قال فتبعہ رجل فاخبرہ فترکہ قال فلقد رأیتہ یجر نسعتہ حین ترکہ یذہب فذکرت ذلک لحبیب فقال حدثنی سعید بن اشوع قال وذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ بالعفو ترجمہ علقمہ بن وائل سے روایت ہے اون کے باپ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص لایا گیا جس نے ایک شخص کو مار ڈالا تھا آپ نے خونی کو دیدیا مقتول کے وارث کو مار ڈالنے کو لیکن پھر آپ نے وارث کے صحبتیوں سے فرمایا خونی اور اوسکا مارنے والا دونوں جہنم میں جاوینگے (خونی تو اپنے خون کی وجہ سے اور اوسکا مارنیوالا اور گناہوں کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کو خدمت کرتا ہے کیونکہ آپنے معاف کردینے کو فرمایا تھا) ایک شخص گیا اور اوس نے وارث کو خبر کی جب اوسکو معلوم ہوا کہ آپ ایسا فرماتے ہیں تو اوس نے خونی کو چھوڑ دیا۔ وائل نے کہا میں نے خونی کو دیکھا وہ اپنی رسی کھینچتا تھا جب وارث نے اوسکو چھوڑ دیا چلا جاوے کرکے۔ اسمعیل نے کہا میں یہ روایت حبیب سے بیان کی انہوں نے کہا مجھ سے سعید بن اشوع نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کرنے کا حکم دیا تھا عن انس بن مالک ان رجلا اتی بقاتل ولیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعف عنہ فابی فقال خذ الدیۃ فابی قال اذہب فاقتلہ فانک مثلہ فذہب فلحق الرجل فقیل لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقتلہ فانک مثلہ فخلی سبیلہ فمر بی الرجل وہو یجر نسعتہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص اپنی عزیز کے قاتل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا آپنے فرمایا معاف کردے اوسکو اوس نے انکار کیا آپنے فرمایا دیت لے اوس نے انکار کیا آپنے فرمایا جا قتل کر اوسکو تو بھی ویسی کا سا ہوگا وہ گیا ایک شخص نے اوس سے ملکر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کر اوسکو تو بھی اوسی کی مثل ہوگا یہ سنکر اوس نے خونی کو چھوڑ دیا وہ میرے سامنے سے گزرا اپنی رسی کھینچتا ہوا عن بریدۃ ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ہذا قتل اخی قال اذہب فاقتلہ کما قتل اخاک فقال لہ الرجل اتق اللہ واعف عنہ فانہ اعظم لاجرک وخیر لک ولاخیک یوم القیامۃ قال فخلی عنہ قال فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألہ فاخبرہ بما قال لہ قال فاعتقہ اما انہ کان خیرا مما ہو صانع بک یوم القیامۃ یقول یا رب سل ہذا فیم قتلنی ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا آپنے فرمایا جا تو اسکو مار ڈال جس طرح اس نے تیرے بھائی کو مار ڈالا اوس شخص نے کہا اللہ سے ڈر اور معاف کردے اسکو اس میں تجھکو زیادہ ثواب ہوگا اور بہتر ہوگا تیرے لیے اور تیرے بھائی کے لیے قیامت کے روز یہ سنکر اوس نے خونی کو چھوڑ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی آپنے اوس سے پوچھا اوس نے بیان کیا جو اوس نے کہا تھا آپنے فرمایا آزاد کردیا بہتر ہوا تیرے لیے اوس کام سے جو وہ تیرے ساتھ کرنیوالا تھا قیامت کے روز وہ

کہتا ای پروردگار پوچھ اس سے کس قصور میں اسنی مجھکو قتل کیا تاؤیل قول اللہ عزوجل وان حکمت فاحکم
بینهم بالقسط اس آیت کی تفسیر عن ابن عباس قال کان قریظة والنضیر وکان النضیر اشرف من قریظة
وکان اذا قتل رجل من قریظة رجلا من النضیر قتل به واذا قتل رجل من النضیر رجلا من قریظة ادى
مائة وسق من تمر فلما بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل رجل من النضیر رجلا من قریظة فقالوا
ادفعوه الینا نقتله فقالوا بیننا وبینکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فأتوه فنزلت وان حکمت فاحکم
بینهم بالقسط والقسط النفس بالنفس ثم نزلت أفحکم الجاهلیة یبغون ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے قریظہ اور
نضیر دو قومیں تہیں یہود کی ان دونوں میں نضیر کا درجہ زیادہ تہا جب کوئی شخص قریظہ میں سے نضیر کے کسی شخص
کو مارتا تو قتل کیا جاتا اور جب نضیر کا کوئی آدمی قریظہ کے کسی آدمی کو مارتا تو سو وسق کہجور (دیت) دینا پڑتی جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوئے تو نضیر کے ایک آدمی نے قریظہ کے ایک آدمی کو مار ڈالا قریظہ نے کہا اوس مارنیوالے
ہمارے کو حوالے کرو ہم اوسکو قتل کرینگے نضیر نے کہا ہم میں اور تم میں یہ پیغمبر فیصلہ کرینگے آپ پاس آئے اوسوقت یہ آیت اوتری
وان حکمت فاحکم بینهم بالقسط یعنی اگر کافروں میں فیصلہ کرے تو انصاف سے فیصلہ کر انصاف یہی ہے کہ جان کے بدلے
جان لی جاوے پہر یہ آیت اوتری افحکم الجاهلیة یبغون کیا جاہلیت کا رواج پسند کرتے ہیں عن ابن عباس ان
الآیات التی فی المائدة التی قالها اللہ عزوجل فاحکم بینهم او اعرض عنهم الی المقسطین انما نزلت فی الدیة
بین النضیر وبین قریظة وذلک ان قتلی النضیر کان لهم شرف یؤدون الدیة کاملة وان بنی قریظة کانوا
یؤدون نصف الدیة فتحاکموا فی ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عزوجل ذلک فیهم فحملهم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الحق فی ذلک فجعل الدیة سواء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے یہ جو آیتیں سورہ
مائدہ میں اتریں فاحکم بینهم او اعرض عنهم مقسطین تک نضیر اور قریظہ کے دیت کے باب میں اتریں اسلیے کہ نضیر کو بزرگی تہی جب اون
میں سے کوئی مارا جاتا تو پوری دیت پاتے اور بنی قریظہ میں سے اگر کوئی مارا جاتا تو آدہی دیت پاتے پہر ان لوگوں نے رجوع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف تب اللہ تعالی نے یہ آیتیں اتاریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو حق پر لائے اور دیت برابر
کر دی **باب القود بین الاحرار والممالیک** آزاد اور غلام میں قصاص کا بیان عن قیس بن عبادة قال انطلقت
انا والاشتر الی علی رضی اللہ عنہ فقلنا هل عهد الیک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا لم یعهده الی الناس عامة قال لا الا ما کان
فی کتابی هذا فاخرج کتابا من قراب سیفه فاذا فیه المؤمنون تتکافأ دماؤهم وهم ید علی من سواهم
ویسعی بذمتهم ادناهم الا لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عهد بعهده من احدث حدثا فعلی نفسه او اوى
محدثا فعلیه لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین ترجمہ قیس بن عبادہ سے روایت ہے میں اور اشتر حضرت علی رض
پاس گئے اور اون سے پوچھا کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص بات بتلائی ہے جو اوروں کو نہیں بتلائی

اونہون نے کہا نہین مگر جو میری اس کتاب مین ہے پھر ایک کتاب نکالی اپنی تلوار کے نیام سے اوسمین لکہا تہا کہ مسلمانون کے خون برابر ہین (کچھ فرق نہین شریف اور رذیل کا نہ غلام اور آزاد کا) اور وہ مثل ایک ہاتھ کے ہین غیر قومون پر (یعنے کل مسلمان متفق ہین غیرون کے خلاف پر جیسے ایک ہاتھ کے اجزا ایکدوسری کے ساتھ متفق ہوتی ہین حرکت اور سکون مین) اور ادن مین سے ادنی مسلمان بھی کل کیطرف سے ذمہ لے سکتا ہے (یعنی اگر ایک مسلمان بہی کسی کافر کو امن دے تو گویا کل مسلمانون نے امن دیا اب اوسپر دست درازی نہین ہوسکتی) آگاہ ہو مسلمان نہ مارا جاوے کافر کے بدلمین (خواہ کافر ذمی ہو حربی) اور نہ ذمی کو مارین جبتک وہ ذمی ہے (ذمی اوس کافر کو کہتے ہین جسکو مسلمانون نے اپنے ملک مین رہنے کی اجازت دی ہو جزیہ مقرر کرکے اب اوسکو مارنا یا اوسکا مال لوٹنا درست نہین) جو شخص نئی بات نکالی (دین مین) تو اوسی پر اوسکا وبال ہی اور جو شخص جگہہ دیوی نئی بات نکالنیوالی کو اوسپر لعنت ہے اسد کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی **عن علی** رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمنون تتکافأ دماؤہم وہم ید علی من سواہم یسعی بذمتہم ادناہم لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عہد فی عہدہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

القود من السید للمولی اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مار ڈالے تو اوسکے بدلے قتل کیا جاوے **عن سمرۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل عبدہ قتلناہ ومن جدعہ جدعناہ ومن اخصاہ اخصیناہ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کرے اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اوسکو اور جو شخص ناک کان کاٹے (یا اور کوئی عضو) اپنے غلام کا تو ہم بھی کاٹین گے اوسکا اور جو کوئی خصی کرے اپنے غلام کو (یعنے خصیے نکالڈالے تاکہ عورت کی حاجت اوسکو نہ ہو) ہم بھی خصی کرینگے اوسکو **عن سمرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل عبدہ قتلناہ ومن جدع عبدہ جدعناہ **عن سمرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل عبدہ قتلناہ ومن جدع عبدہ جدعناہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ مگر ان دونون روایتون مین خصی کرنے کا ذکر نہین ہے)

قتل المرأۃ بالمرأۃ عورت کو عورت کے بدلے مارنا **عن عمر** رض انہ نشد قضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقام حمل بن مالک فقال کنت بین حجرتی امرأتین فضربت احدہما الاخری بمسطح فقتلتہا وجنینہا فقضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنینہا بغرۃ وان تقتل بہا ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہے اونکو تلاش تہی کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اس باب مین کیا فیصلہ کیا ہے تو حمل بن مالک کہڑے ہوئے اور کہا مین دو عورتون کی کوٹھریون کے بیچ مین رہتا تہا۔ ایک نے دوسری کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ مرگئی اور اوسکی پیٹ مین کا بچہ بہی مرگیا رسول اسد صلعم نے بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم کیا اور عورت کو عورت کے بدلے مار ڈالنے کا

القود من الرجل للمرأۃ مرد کو عورت کے بدلے قتل کرنا **عن انس** ان یہودیا قتل جاریۃ علی اوضاح لہا فاقادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہا ترجمہ انس سے روایت ہے ایک یہودی نے ایک لڑکی کو مار ڈالا اوسکی چاندی کے زیور کے لیے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے حکم کیا اوس

یہودی کو مار ڈالنے کا لڑکی کے قصاص مین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ يَهُودِيًّا اَخَذَ اَوْضَاحًا ثُمَّ رَضَخَ رَاْسَهَا بَيْنَ
حَجَرَيْنِ فَاَدْرَكُوْهَا وَبِهَا رَمَقٌ فَجَعَلُوْا يَتْبَعُوْنَ بِهَا النَّاسَ هُوَ هٰذَا هُوَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک یہودی نے زیور لے لیا چاندی
کا ایک عورت کا پہر اوسکا سر پہوڑ دیا دو پتھرون سے لوگون نے اوس عورت کو پایا اوس مین ذرا جان تہی اوسکو لیے
لیے پہرے لوگون کو بتاتے ہوئے کیا اس نے مارا کیا یہہ ہی آخر اوس نے ایک کو کہا ہان اس نے مارا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اوسکا سر کچلا جاوے دو پتھرون کے بیچ مین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ
فَاَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَاْسَهَا وَاَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ قَالَ فُلَانٌ حَتّٰى سَمَّى الْيَهُوْدِيَّ قَالَتْ بِرَاْسِهَا نَعَمْ فَاُخِذَ
فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی
ایک لڑکی چاندی کا زیور پہنے ہوئے نکلی اوسکو ایک یہودی نے پکڑا اور اوسکا سر کچلکر زیور اوتار لیا پہر لوگون نے اوسکے
کو پایا کچہہ جان اوسمین باقی تہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے آپ نے اوس سے پوچہا تجہہ کسنے مارا فلانے نے
وہ بولی نہین قسم خدا کی یہانتک کہ نام لیا آپنے اوس یہودی کا جب اوس نے سر ملاکر بتلایا ہان وہ پکڑا گیا اوس نے اقرار کیا
آپنے حکم کیا اوسکا سر کچلا گیا پتھرون کے بیچ مین سُقُوْطُ الْقَوَدِ مِنَ الْمُسْلِمِ لِلْكَافِرِ کافر کے بدلے مسلمان نہ مارا جا
عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ اِلَّا فِيْ اِحْدٰى ثَلٰثِ
خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٍ فَيُرْجَمُ وَرَجُلٍ يَقْتُلُ مُسْلِمًا مُتَعَمِّدًا وَرَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ
رَسُوْلَهُ فَيُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہین درست ہی مسلمان کا مار ڈالنا مگر تین صورتون مین ایک تو یہہ محصن (یعنی اوسکا نکاح ہوچکا ہو) ہوکر زنا کرے دوسرے کسی مسلمان
کو قصدًا مار ڈالے تیسری وہ شخص جو اسلام سے پہر جاوے پہر اللہ اور اوس کے رسول سے لڑے وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے
یا قید کیا جاوے عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَلِيًّا فَقُلْنَا هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى
الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ اِلَّا اَنْ يُعْطِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا فَهْمًا فِيْ كِتَابِهِ اَوْ مَا فِي
الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ فِيْهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ترجمہ ابو جحیفہ سے
روایت ہی مینے حضرت علی رضہ سے پوچہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اور باتین ہین تمہارے پاس سوا قرآن کے وہ بولے
نہین قسم اوس کے جسنے دانے کو چیر کر اوگایا اور جان کو پیدا کیا مگر یہہ کہ اللہ تعالی کسی اپنے بندے کو سمجہہ دیوے اپنی کتاب کی یا جو
اس کاغذ مین ہی مینے کہا اوس مین کیا ہے اونہون نے کہا اوس مین دیت کے احکام ہین اور قیدی کو چہوڑنے کا بیان ہے
اور یہہ ذکر ہے کہ مسلمان نہ مارا جاوے کافر کے بدلے عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رضہ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بشیٔ دون الناس الا فی صحیفۃ فی قراب سیفی فلم یزالوا بہ حتی اخرج الصحیفۃ فاذا فیہا المؤمنون تکافأ
دماؤہم یسعی بذمتہم ادناہم وہم ید علی من سواہم لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عہد فی عہدہ ترجمہ
ابوحسان سے روایت ہے حضرت علی رض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کوئی ایسی بات نہین بتلائی جو لوگون سے کہی
ہو مگر جو میری تلوار کے نیام مین ایک کتاب ہے لوگون نے اونکا پیچھا نہ چھوڑا یہانتک کہ اونہون نے وہ کتاب نکالی اوس مین
لکھا تھا کہ مسلمانون کے خون برابر ہین ور امان دے سکتا ہے ادنی مسلمان اور وہ مثل ایک ہاتھ کے ہین غیرون پر اور مومن
کافر کے بدلے نہ مارا جاوے اور نہ ذمی جبتک اپنے اقرار پر ہے عن الاشتر انہ قال لعلی ان الناس قد تفشغ بہم ما
یسمعون فان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد الیک عہدا فحدثنا بہ قال ما عہد الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عہدا لم یعہدہ الی الناس غیر ان فی قراب سیفی صحیفۃ فاذا فیہا المؤمنون تتکافأ
دماؤہم یسعی بذمتہم ادناہم لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عہد فی عہدہ ترجمہ مالک بن حارث اشتر
سے روایت ہے اونہون نے حضرت علی سے کہا لوگون مین مشہور ہوگیا ہے جو سنتے ہین اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کوئی خاص بات تم کو بتلائی ہو تو بیان کرو حضرت علی نے کہا کوئی خاص بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہین بتلائی جو
اورون کو نہ بتلائی ہو مگر میری تلوار کے غلاف مین ایک کتاب ہے اوسکو دیکھا تو اوس مین یہ لکھا تہا کہ مسلمانون کے خون برابر
ہین ادنی مسلمان ذمہ لے سکتا ہے کسی کافر کی امان کا اور مومن کافر کے بدلے نہ مارا جاوے نہ وہ کافر جس سے اقرار ہو جبتک
اپنے اقرار پر ہے **تعظیم قتل المعاہد** ذمی کافر کا مارنا کیسا ہے عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قتل معاہدا فی غیر کنہہ حرم اللہ علیہ الجنۃ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کرے کسی ذمی کو یعنی اوس کافر کو جس سے عہد اور اقرار ہوا ہو بغیر اوس کی وجہ کے یا وقت کے
تو اللہ تعالی اوس پر جنت کو حرام کریگا ف یعنی اگر کوئی وجہ ہو مثلا وہ ذمی کافر ایسی بات کرے جس سے اوسکا عہد ٹوٹ جاوے یا عہد
کا زمانہ گزر جاوے تو اوسکا قتل درست ہے عن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل
نفسا معاہدا بغیر حلہا حرم اللہ علیہ الجنۃ ان یشم ریحہا ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو شخص ذمی کو مارے بغیر اوسکے خون حلال ہونے کے تو حرام کریگا اللہ اوس پر جنت کو اوسکی خوشبو کو بہی عن القاسم
بن مخیمرۃ عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل رجلا من اہل الذمۃ لم یجد ریح الجنۃ
وان ریحہا لیوجد من مسیرۃ سبعین عاما ترجمہ قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے اونہون نے سنا ایک صحابی سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاوے گا حالانکہ اوسکی خوشبو ستر برس کی راہ سے
آتی ہے عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل قتیلا من اہل الذمۃ لم یجد
ریح الجنۃ وان ریحہا لیوجد من مسیرۃ اربعین عاما ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذمی کو مارے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاوے گا۔ حالانکہ اوسکی خوشبو چالیس برس کی راہ سے آتی ہے

سُقُوطُ الْقَوَدِ بَيْنَ الْمَمَالِيكِ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ غلامون مین قصاص نہ ہونا جب جان سے کم قصور مین یعنی زخم پہونچا دین یا کوئی عضو کاٹ ڈالین عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ شَيْئًا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک غلام تہا مفلس لوگون کا اوس نے مالدارونکے ایک غلام کا کان کاٹ ڈالا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے اونکو کچھ نہین دلایا شاید اسلیے کہ اوس کے مالک مفلس تھے اور جو مالدار ہوتے تو دیت دلوا دیتے

الْقِصَاصُ فِي السِّنِّ دانت میں قصاص ہے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْقِصَاصِ فِي السِّنِّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت مین قصاص کا حکم دیا اور فرمایا اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا (یعنی اوس مین موجود ہے السن بالسن) عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کریگا اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اوسکو اور جو شخص کوئی عضو کاٹے اپنے غلام کا کاٹین گے ہم اوسکا عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خصی کرے اپنی غلام کو ہم اوسکو خصی کرینگے اور جو شخص ناک کان یا اور کوئی عضو کاٹے اپنی غلام کا ہم اوسکا وہی عضو کاٹین گے عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُخْتَ الرُّبَيِّعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ إِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ فَقَالَتْ أُمُّ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ لَا وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أُمَّ الرُّبَيِّعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللَّهِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا فَمَا زَالَتْ حَتَّى قَبِلُوا الدِّيَةَ قَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ ترجمہ انس سے روایت ہے ربیع ام حارثہ کی بہن نے ایک آدمی کو زخمی کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جھگڑا پیش ہوا آپنے فرمایا بدلہ لیا جاویگا بدلہ لیا جاویگا ام الربیع بولی یا رسول اللہ کیا اوس سے بدلہ لیا جاویگا قسم خدا کی اوس سے کبھی بدلہ نہین لیا جاویگا آپنے فرمایا سبحان اللہ اے ام الربیع اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے بدلے کا وہ بولی نہین قسم خدا کی اوس سے کبھی بدلہ نہین لیا جاوے گا وہ یہی کہتی رہی یہانتک کہ اون لوگون نے دیت لینا منظور کر لیا تب آپنے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے ہین کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھین تو اللہ اونکو سچا کرے گا

الْقِصَاصُ مِنَ الثَّنِيَّةِ دانت کے قصاص کا بیان عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَنَسٌ أَنَّ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَقَضَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَخُوهَا أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ قَالَ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ سَأَلُوا أَهْلَهَا الْعَفْوَ وَالْأَرْشَ فَلَمَّا حَلَفَ أَخُوهَا وَهُوَ عَمُّ أَنَسٍ وَهُوَ الشَّهِيدُ يَوْمَ أُحُدٍ

رَضِيَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ ترجمہ حمید سے
روایت ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہا اونکی پھوپھی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم کیا اور ربیع
بہائی انس بن النضر (انس بن مالک کے چچا) بولے کیا فلانی عورت (یعنی اپنی بہن) کا دانت توڑا جاویگا نہیں قسم اوس
کی جسنے آپ کو سچائی کے ساتھ بہیجا ہے اوسکا دانت کبھی نہیں توڑا جاویگا اور پہلے ان لوگون نے اوس لڑکی کے وارثون
سے کہہ رکہا تہا کہ معاف کر دو یا دیت لو (لیکن وہ نہیں مانتے تہے) جب اون کے بہائی انس بن النضر نے جو انس بن مالک
کے چچا تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہوکر احد کے روز لڑائی مین) قسم کہالی تو اوسکے وارث معاف کرنے
پر راضی ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضے بندے اللہ کے ایسے ہین اگر اللہ کے بہروسے پر قسم کہا بیٹہین تو اللہ
اون کو سچا کر دیوے عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعُرِضَ عَلَيْهِمُ الْأَرْشُ فَأَبَوْا
فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ قَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ قَالَ أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ
عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ ترجمہ انس سے روایت ہے ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا اوسکے وارثون نے معافی چاہی لیکن لڑکی کے وارثون
نے انکار کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپنے قصاص کا حکم کیا انس بن النضر نے کہا یا رسول اللہ کیا ربیع کا دانت
توڑا جاویگا قسم ہے اوسکی جسنے آپ کو سچا پیمبر کرکے بہیجا کبھی نہیں توڑا جاویگا آپ نے فرمایا انس اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے بدلے کا
پھر وہ لوگ راضی ہوگئے اونہون نے معاف کر دیا تب آپنے فرمایا اللہ کے بعضے بندے ایسے ہین اگر اوس کے بھروسے پر قسم کہا لیں تو اللہ
اون کو سچا کر دے **اَلْقَوَدُ مِنَ الْعَضَّةِ** کاٹ کہانے مین قصاص عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ
رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ أَوْ قَالَ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ إِنْ
شِئْتَ فَادْفَعْ إِلَيْهِ يَدَكَ حَتَّى يَقْضَمَهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا إِنْ شِئْتَ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے دانتون
سے دوسرے کا ہاتھ پکڑا اوس نے اپنا ہاتھ زور سے کہینچا اوسکا ایک دانت ٹوٹ گیا یا کئی دانت ٹوٹ گئے اوس نے فریاد کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا تو مجہہ سے کیا کہتا ہی کیا یہ کہتا ہے کہ مین اوس کو حکم کرون وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ مین دیوے
پہر تو اوسکو چبا دے جیسے جانور چباتا ہی اگر تو چاہے تو اپنا ہاتہہ اوسے دے چبانے کو پہر نکال لے اگر چاہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ
حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ آخَرَ عَلَى ذِرَاعِهِ فَاجْتَذَبَهَا فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَ لَحْمَ أَخِيكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہی ایک شخص نے
دوسرے کا بازو کاٹا اوس نے ہاتہہ کہینچا اسکا دانت نکل پڑا پہر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا آپنے جسکا دانت
اوکہڑا تہا اوسکو کچھہ نہ دلایا اور فرمایا تو چاہتا تہا کہ اپنی بہائی کا گوشت چبا ڈالی جیسے جانور چباتا ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ

حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے یعلی ایک شخص سے لڑا پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اوس نے اپنا ہاتھ اوسکے منھ سے کھینچا دوسرے کا دانت نکل پڑا پھر دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے لڑتے ہوئے آپنے فرمایا تم مین سے ایک آدمی اپنی بھائی کا کاٹتا ہے نر کیطرح پھر دیت مانگتا ہے اوسکو دیت کبھی نہ ملے گے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ يَعْلَى قَالَ فِي الَّذِي عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَ ذِرَاعَ أَخِيكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَهَا ترجمہ اوپر گزرا

بَابُ الرَّجُلِ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ ایک شخص اپنے تئین بچاوے اور اوسمین دوسرے کا نقصان ہو تو بچانے والے پر کچھ تاوان نہ ہوگا

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّهُ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَقَلَعَ ثَنِيَّتَهُ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَأَبْطَلَهَا ترجمہ یعلے بن منیہ ایک شخص سے لڑے پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اوس نے اپنا ہاتھ منہ سے چھوڑایا امین دوسرے کا دانت اوکھڑ گیا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے فرمایا تم مین سے ایک اپنی بھائی کو کاٹتا ہے جوان اونٹ کیطرح اور اوسکو دیت نہین دلائی اس لیے کہ ہاتھ چھوڑانے والے نے اپنا ہاتھ بچایا تو اوسپر دانت ٹوٹنے کا تاوان نہ ہوگا عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَأَطَلَّهَا أَيْ أَبْطَلَهَا ترجمہ یعلے بن منیہ سے روایت ہے ایک شخص نے بنی تمیم مین سے دوسری سے لڑائی کی اخیر تک

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى عَطَاءٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ اس حدیث مین عطا کے اوپر راویونکا اختلاف

عَنْ سَلَمَةَ وَيَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيهِ فَطَرَحَ ثَنِيَّتَهُ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعَضُّهُ كَعَضِيضِ الْفَحْلِ ثُمَّ يَأْتِي يَطْلُبُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهَا فَأَبْطَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سلمہ اور یعلے بن امیہ سے روایت ہے ہم دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تبوک کی لڑائی مین اور ہمارے ساتھ ایک شخص تھا اوس نے ایک مسلمان سے لڑائی کی اوسکا ہاتھ دانتون سے پکڑا اوس نے اپنا ہاتھ اوس کے منھ سے کھینچا تو اسکا دانت نکل پڑا پھر جسکا دانت نکل پڑا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا دیت مانگنے کو آپنے فرمایا تم مین سے ایک شخص اپنے بھائی کیطرف جاکر اوسکو کاٹتا ہے جیسے جانور پھر دیت مانگنے آتا ہے کبھی اوسکو دیت نہ ملے گے آپنے دیت باطل کردی عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَهَا ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اوسکا دانت نکل پڑا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے اوسکو لغو کر دیا یعنی دانت کی دیت نہ دلائی عَنْ یَعْلَی اَنَّہٗ اسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ یَدَہٗ فَانْتَزَعَتْ ثَنِیَّتُہٗ فَخَاصَمَہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَدَعُہَا یَقْضِمُہَا کَقَضْمِ الْفَحْلِ ترجمہ یعلی سے روایت ہے اونہون نے ایک شخص کو نوکر رکھا وہ دوسرے شخص سے لڑا اور اوسکا ہاتھ دانت سے کاٹا اسکا دانت نکل پڑا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس فریاد کی آپنے فرمایا کیا اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا کہ وہ جانور کیطرح چباڈالتا یعنی اوس نے اچھا کیا ہاتھ کھینچا اس کا دانت نکل پڑا تو اوسکا قصور ہے عَنْ یَعْلَی قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَاسْتَاْجَرْتُ اَجِیْرًا فَقَاتَلَ اَجِیْرِیْ رَجُلًا فَعَضَّ الْاٰخَرَ فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتُہٗ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَاَهْدَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے مین نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک مین وہان مین نے ایک نوکر رکھا وہ ایک شخص سے لڑا اور اوسکا ہاتھ کاٹا اسکا دانت نکل پڑا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپنے لغو کر دیا عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ وَکَانَ اَوْثَقَ عَمَلٍ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَکَانَ لِیْ اَجِیْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُہُمَا اِصْبَعَ صَاحِبِہٖ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَہٗ فَاَنْدَرَ ثَنِیَّتَہٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِیَّتَہٗ وَقَالَ اَفَیَدَعُ اِصْبَعَہٗ فِیْ فِیْکَ تَقْضِمُہَا ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا جیش العسرۃ مین (جیش العسرۃ کہتے ہین غزوہ تبوک کو عسرہ کہتے ہین سختی کو چونکہ تبوک کی لڑائی مین مسلمانون پر بڑی سختی تھی گرمی کا موسم تھا سواری اور کھانا بھی نہ تھا) اور یہ کام میرے دل مین سب سے بڑا تھا یعنی مین اپنی سب نیک کامون مین اس جہاد کو بڑا جانتا تھا میرا ایک نوکر تھا وہ ایک آدمی سے لڑا اوسکی اونگلی کاٹی اوس نے اپنی اونگلی کھینچی تو اسکا دانت نکل کر گر پڑا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپنے اوسکا دانت لغو کر دیا اور فرمایا کیا وہ اپنی اونگلی تیرے منہ مین رہنے دیتا اور تو اوس کو چبا ڈالتا عَنْ یَعْلَی عَنِ النَّبِیِّ عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِیَّتُہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِیَۃَ لَکَ ترجمہ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اوس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اوس شخص سے جسکا دانت ٹوٹا تھا) تجھے دیت نہین ملیگی عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلَی بْنِ مُنْیَۃَ اَنَّ اَجِیْرًا لِیَعْلَی بْنِ مُنْیَۃَ عَضَّ اٰخَرُ ذِرَاعَہٗ فَانْتَزَعَہَا مِنْ فِیْہِ فَرَفَعَ ذٰلِکَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَقَطَتْ ثَنِیَّتُہٗ فَاَبْطَلَہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَفَیَدَعُہَا فِیْ فِیْکَ تَقْضِمُہَا کَقَضْمِ الْفَحْلِ ترجمہ صفوان بن یعلی بن منیہ (منیہ یعلی کے دادی یا مان کا نام ہے اور امیہ اون کے باپ کا نام اس لیے کبھی اونکو یعلی بن امیہ بولتے ہین اور کبھی یعلی بن منیہ) سے روایت ہے یعلی بن منیہ کے ایک نوکر نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اور اوس نے اپنا ہاتھ کھینچا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا کیونکہ کاٹنے والے کا دانت گر پڑا تھا آپنے اوس کو لغو کر دیا اور فرمایا کیا تیرے منہ مین چھوڑ دیتا اور تو اوس کو جانور کیطرح چبا ڈالتا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ یَعْلَی اَنَّ اَبَاہُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَاسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَلَمَّا أَوْجَعَهُ نَتَرَهَا فَانْدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَعَضُّ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَ ثَنِيَّتَهُ ترجمہ صفوان بن یعلے سے روایت ہے اون کے باپ نے کہا دکیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کی لڑائی مین اور ایک نوکر رکھا وہ ایک شخص سے لڑا اوسکا ہاتھ کاٹا اوس کے درد ہونے لگا تو ہاتھ کھینچا اور دانت گرا لایا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے فرمایا تم مین سے ایک اپنے بھائی کو کاٹتا ہے جانور کی طرح پھر اوسکا دانت لغو کردیا

القود في الطعنة کونچنے مین قصاص عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ فَقَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بانٹ رہے تھے اتنے مین ایک شخص آپ پر جھک پڑا آپ نے ایک لکڑی سے جو ہاتھ مین تھی اوسکو کونچا دیا وہ نکلا رسول اللہ صلعم نے فرمایا آ بدلا لے وہ بولا نہین مینے معاف کیا یا رسول اللہ ف عدل انصاف اسی کا نام ہے ہرچند آپ نے کونچا دیا تھا ادب کھلانے کو اوسکا بدلہ ضرور نہ تھا مگر لوگ یہ کہتے کہ آپ نے اپنے نفس کو عدل کے قاعدے پر عمل نہین کیا اسواسطے آپ نے اپنے درجے پر اور مرتبے کا کچھ خیال نہین کیا اور بدلہ لینے کی اجازت دی عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا إِذْ أَكَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَصَاحَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ قَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے وہی جو اوپر گذری

القود من اللطمة تھپڑ مارنے کا بدلہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي أَبٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوا لَيَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ تَعْلَمُونَ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالُوا أَنْتَ فَقَالَ إِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِكَ اسْتَغْفِرْ لَنَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے جاہلیت کے کسی باپ دادے کو برا کہا عباس نے (برا مانا) اوسکو طمانچہ مارا اوسکی قوم آئی اور کہنے لگی وہ عباس کو طمانچہ مارے گا جیسے اونہوں نے طمانچہ مارا اور ہتھیار لگا لیے یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا ای لوگو تم جانتے ہو کہ زمین پر رہنے والون مین سے اللہ کے نزدیک کسکی عزت زیادہ ہے اونہوں نے کہا آپ کی آپ نے فرمایا تو عباس میرے ہین اور مین اونکا ہون ہمارے مرے ہوئے باپ دادون کو برا مت کہو تاکہ ہمارے زندون کو رنج ہو پھر سنکر وہ قوم آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ہم پناہ مانگتے ہین اللہ کی آپ کے غصے سے دعا کیجیے ہمارے لیے مغفرت کی

القود من الجبذة پکڑ کر کھینچنے کا قصاص عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ

فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا فَقَامَ يَوْمًا فَقُمْنَا مَعَهُ حَتَّى لَمَّا بَلَغَ وَسْطَ الْمَسْجِدِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ مِنْ وَرَائِهِ وَكَانَ رِدَاؤُهُ خَشِنًا فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا أَحْمِلُ لَكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِمَّا جَبَذْتَ بِرَقَبَتِي فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الْأَعْرَابِيِّ أَقْبَلْنَا إِلَيْهِ سِرَاعًا فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَى مَنْ سَمِعَ كَلَامِي أَنْ لَا يَبْرَحَ مَقَامَهُ حَتَّى آذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى بَعِيرٍ تَمْرًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرِفُوا **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھتے جب آپ کھڑے ہوتے تو آپ کے ساتھ کھڑے ہوتے ایک روز آپ کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے جب مسجد کے بیچ میں پہنچے تو ایک شخص آپ پاس آیا اور پیچھے سے چادر پکڑ کر آپ کو کھینچا اور وہ چادر سخت تھی آپ کی گردن لال ہو گئی (اوس چادر کے کھرکھرے پن سے) اور بولا اے محمد میری ان دونوں اونٹوں کو لاد دیجیے (یعنی غلہ دیجیے) اسلیے کہ تم اپنے مال میں سے نہیں دیتے نہ اپنے باپ کے مال میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں استغفار کرتا ہوں اللہ سے کبھی میں تجھے نہیں دونگا جب تک تو اس گردن کھینچنے کا بدلہ نہ دے وہ گنوار بولا قسم خدا کی میں کبھی بدلہ نہیں دونگا رسول اللہ صلعم نے تین بار یہی فرمایا اور وہ گنوار یہی کہتا رہا کہ میں کبھی بدلہ نہیں دونگا جب ہمنے گنوار کی یہ بات سنی تو دوڑ کر ہم رسول اللہ صلعم کی طرف آئے آپ نے فرمایا میں قسم دیتا ہوں اوسکو جو میری بات سنے کوئی اپنی جگہ سے نہ جاوے جب تک میں اجازت نہ دوں پھر رسول اللہ صلعم نے ایک شخص سے کہا اسکے ایک اونٹ پر جو لاد دے اور ایک اونٹ پر کھجور بعد اوس کے آپ نے لوگوں سے کہا چلو **ف** اس حدیث سے آپ کے حسن اخلاق کا حال معلوم ہوا باوجود اس کے کہ ہر طرح کی قدرت رکھتے تھے آپ نے مطلق غصہ نہ کیا اور گنوار کا مطلب پورا کیا یہ خلق دلیل ہے آپ کی نبوت کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الْقِصَاصُ مِنَ السَّلَاطِينِ
بادشاہوں سے بھی قصاص لیا جاویگا

عَنْ أَبِي فِرَاسٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهِ **ترجمہ** ابو فراس سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بدلہ دلاتے تھے اپنی ذات سے

السُّلْطَانُ يُصَابُ عَلَى يَدِهِ
بادشاہ کے کام میں کوئی آفت آوے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْقَوَدَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا بِهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا قَالُوا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُفُّوا فَكَفُّوا ثُمَّ دَعَاهُمْ قَالَ أَرَضِيتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ

قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَرَضِيتُمْ قَالُوا نَعَمْ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو بہیجا صدقہ وصول کرنے کے لیے ایک شخص لڑا اون سے صدقہ دینے مین ابوجہم نے اوسکو مارا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اوس کے لوگ بہی بولے قصاص دیجیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم اتنا اتنا مال لے لو وہ لوگ رضی نہین ہوئے آپ نے فرمایا اچہا اتنا لو تب وہ راضی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین خطبہ پڑہون گا لوگونکے سامنے اور اون کو خبر دونگا تمہاری رضی ہو جانیکی اونہون نے کہا اچہا جب آپ نے خطبہ پڑہا تو فرمایا یہہ لوگ میرے پاس آئے قصاص مانگتے کو مین نے اون سی اتنا مال دینے کو کہا وہ راضی ہو گئے تب وہ لوگ بولے ہم رضی نہین ہوئے مہاجرین نے اونکو سزا دینے کا قصد کیا آپنے فرمایا ٹہرو وہ ٹہر گئے پہر آپنے اون لوگون کو بلایا اور فرمایا تم رضی نہین ہوئے تہے اونہون نے کہا ہان راضی ہوئے تہے آپ نے فرمایا تو مین خطبہ پڑہتا ہون اور لوگونکو تمہاری رضامندی کی خبر کرتا ہون اونہون نے کہا اچہا پہر آپنے خطبہ پڑہا اور اون سے پوچہا تم رضی ہو گئے اونہون نے کہا ہان

الْقَوَدُ بِغَيْرِ حَدِيدَةٍ سوا تلوار کے اور چیز سے قصاص لینا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَأَى عَلَى جَارِيَةٍ أَوْضَاحًا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ قَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا قَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا فَقَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ترجمہ انس سے روایت ہی ایک یہودی نے ایک لڑکی کو دیکہا کنگن پہنے ہوئے اونے اوسکو مار ڈالا پتہر سے (اور کنگن اوتار لیے) پہر لوگ اوس لڑکی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور ابہی اوس مین جان باقی تہی آپنے اوس سے پوچہا کیا تجہکو فلانے مارا ہی اوس نے اشارہ سی کہا نہین پہر آپنے دوسرے کا نام لیا اوس نے اشارہ سی کہا نہین پہر آپنے اوس یہودی کا نام لیا اوس نے اشارہ سی کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس یہودی کو بلوایا اور حکم کیا وہ قتل کیا دو پتہرون بیچ (یعنی اوسکا سر دو پتہر کے بیچ مین کچلا گیا جیسے اوس نے لڑکی کا سر کچلا تہا) عَنْ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى قَوْمٍ مِنْ خَثْعَمٍ فَاسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ فَقُتِلُوا فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا ترجمہ قیس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑی بہیجی خثعم کے ایک قوم کیطرف (وہ کافرون کے ملک مین ٹہری) اونہون نے پناہ لی (دشمنون سے) سجدہ کرکے (یعنی سب سجدے مین چلے گئے اس خیال سے کہ کافر چہوڑ دین گے) لیکن کافرون نے اونکو مار ڈالا آپنے حکم کیا اون کافرون کو آدہی دیت دینے کا کیونکہ مسلمانونکا بہی قصور تہا کہ وہ کیون کافرون کے ملک مین ٹہرے) پہر آپنے فرمایا مسلمان اگر مشرک کے ساتہہ ہو تو مین اوس مسلمان کا جواب دہ نہین (اگر وہ مارا جاوے) بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکہو مسلمان اور کافر اتنی دور رہین کہ ایک کو دوسرے کی انگار نظر نہ آوے

تاویل قوله عزوجل فمن عفی له من اخیه شیء فاتباع بالمعروف واداء الیه باحسان اس آیت کی تفسیر
عن ابن عباس قال کان فی بنی اسرائیل القصاص ولم یکن فیهم الدیة فانزل الله عزوجل کتب علیکم
القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی الی قوله فمن عفی له من اخیه شیء فاتباع
بالمعروف واداء الیه باحسان فالعفو ان یقبل الدیة فی العمد واتباع بالمعروف یقول یتبع هذا بالمعروف
ویؤدی الیه باحسان ویؤدی هذا باحسان ذلک تخفیف من ربکم ورحمة مما کتب علی من کان قبلکم
انما هو القصاص لیس الدیة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا لیکن دیت دینے
کا حکم نہ تھا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری کتب علیکم القصاص فی القتلی الحر بالحر والعبد بالعبد والانثی بالانثی فمن عفی
له من اخیه شیء فاتباع بالمعروف واداء الیه باحسان (یعنی فرض کیا گیا تم پر بدلا ان لوگوں پر جو مارے جاویں آزاد بدلے آزاد کے
غلام بدلے غلام کے عورت بدلے عورت کی پھر جسکو معاف ہوا اوسکے بھائی کی طرف سے کچھ ایک تو معاف کرنیوالا دستور پر چلے
اور جسکو معاف ہوا وہ اچھی طرح دیت ادا کرے) عفو یہ ہے کہ قتل عمد میں مقتول کا وارث دیت قبول کرلیوے اور معاف کرنیوالا دستور
پر چلے یعنی جیسے قاتل پر زیادتی نہ کرے) اور قاتل اچھی طرح دیت ادا کرے یہ تخفیف ہے تمہارے پروردگار کیطرف سے اور رحمت ہے
اس لیے کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے اون میں بدلے ہی کا حکم تھا دیت کا حکم نہ تھا عن مجاهد قال کتب علیکم القصاص
فی القتلی الحر بالحر قال کان بنو اسرائیل علیهم القصاص ولیس علیهم الدیة فانزل الله عزوجل علیهم الدیة فجعلها
علی هذه الامة تخفیفا علی ما کان علی بنی اسرائیل ترجمہ مجاہد سے روایت ہے یہ جو فرمایا اللہ تعالی نے فرض
کیا گیا تم پر بدلا مارے گیوں میں اخیر تک تو بنی اسرائیل میں قصاص تھا لیکن دیت نہ تھی اللہ تعالی نے دیت کا حکم اتارا
اس امت کے لیے تخفیف کی بنی اسرائیل سے الامر بالعفو عن القصاص قصاص سے معاف کردینے کا حکم عن انس
قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی قصاص فامر فیه بالعفو ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس ایک قصاص کا مقدمہ آیا آپ نے حکم کیا معاف کردینے کا مگر یہ حکم وجوبی نہ تھا بلکہ ترغیب دی آپ نے عفو کی عن
انس بن مالک قال ما اتی النبی صلی الله علیه وسلم فی شیء فیه قصاص الا امر فیه بالعفو ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب قصاص کا مقدمہ آتا تو آپ معافی کا حکم دیتے (یعنی معافی کی فضیلت بیان کرتے اور
مقتول کے وارثوں کو خون معاف کرنے کے لیے ترغیب دیتے) هل یؤخذ من قاتل العمد الدیة اذا عفا ولی
المقتول عن القود کیا قاتل سے دیت لیا جاوے جب مقتول کا وارث خون معاف کر دے عن ابی هریرة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم من قتل له قتیل فهو بخیر النظرین اما ان یقاد واما ان یفدی ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص قتل کیا جاوے تو اوسکے وارث کو اختیار ہے یا بدلا لیوے یا فدیہ لیوے
ف یعنی دیت لیوے خون معاف کرنے سے دیت کا ساقط ہونا ضرور نہیں) عن ابی هریرة قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من قتل لہ قتیل فھو بخیر النظرین اما ان یقاد واما ان یفدی ترجمہ ابوہریرہ رض سے ایسی
ہی دوسری روایت ہی عن ابی سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل لہ قتیل ثم مرسل ترجمہ ابوسلمہ سے
مرسلاً ایسی ہی روایت ہی عفو النساء عن الدم عورتوں کا خون معاف کرنا عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال وعلی المقتتلین ان ینحجزوا الاول فالاول وان کانت امرأۃ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقتول کے وارث کو معاف کرنا چاہیے اون وارثوں کو جو نزدیک کا ناتا
رکھتے ہین پھر جو اون سے نزدیک ہین اگرچہ عورت ہی ہو باب من قتل فی عمیا او سوط جو شخص پتھر یا کوڑی سے
مارا جاوے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل فی عمیا او رمیا تکون بینھم
بحجر او سوط او بعصا فعقلہ عقل خطأ ومن قتل عمدا فھو قود یدیہ فمن حال بینہ وبینہ فعلیہ لعنۃ اللہ
والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل منہ صرف ولا عدل ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہنگامے مین مارا جاوے یا تیرون اور کوڑون کی مار جو لوگون مین ہونے لگی اوس سے مارا جاوے یا لکڑی
سے مارا جاوے (مگر سبب صورتون مین اوسکی قاتل کا پتہ نہ ہو کہ کسکی مار سے مرا تو اوسکی دیت دلائی جاوے گی جیسے قتل خطا مین
دیت دلائی جاتی ہے اور جو شخص قصداً مارا جاوے (اگرچہ کسی آلے سے ہو یا تلوار ہو یا بندوق پتھر یا لکڑی) تو اوس مین قصاص
لازم ہوگا ف کیونکہ یہ قتل عمد ہی اور ابوحنیفہ کے نزدیک قتل عمد یہ ہے کہ ہتھیار سے مارا جاوے جیسے تلوار یا بندوق اور جو
پتھر سے یا لکڑی سے مارے تو وہ قتل عمد نہین ہے اوسکو شبہ عمد کہتے ہین اب جو قصاص کو روکے اوس پر لعنت ہی اللہ کی
فرشتون کی اور سب لوگون کی اوسکا فرض اور نفل کچھ قبول نہ ہوگا ف کیونکہ وہ خلاف کرتا ہی اللہ کے حکم کا اور بگاڑتا ہے
دنیا کے انتظام کو عن ابن عباس رفعہ قال من قتل فی عمیۃ او رمیۃ بحجر او سوط او عصا فعقلہ
عقل الخطأ ومن قتل عمدا فھو قود ومن حال بینہ وبینہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس
اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا کم دیۃ شبہ العمد شبہ عمد کی دیت
کیا ہے عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قتیل الخطأ شبہ العمد بالسوط او
العصا مائۃ من الابل اربعون منھا فی بطونھا اولادھا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جاوے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور پر کوڑی یا لکڑی سے تو اوسکی دیت سو اونٹ ہین
چالیس اون مین سے گابھن ہون ف اس حدیث سے ابوحنیفہ نے استدلال کیا ہی کہ اگر لٹھ یا پتھر سے مارے قصداً تو وہ
عمد نہین ہی بلکہ شبہ عمد ہے اور اسکو خطای عمد اور خطا شبہ العمد بھی کہتے ہین مگر یہ استدلال صحیح نہین اسلیے کہ مراد حدیث مین
وہ کوڑا یا لکڑی ہے جس سے انسان کے مرنے کا خوف نہ ہو یعنی باریک لکڑی یا ہلکا کوڑا پھر اگر کوئی شخص اوس سے اتفاقاً مر جاوے
تو اوسکو عمد نہین کہہ سکتے کیونکہ قاتل کی نیت ظاہر ہی کہ مار ڈالنے کی نہ تھی اگر مار ڈالنے کی ہوتی تو موٹے لٹھ یا بڑے پتھر سے یا ہتھیار سے

مارنا اور جب موتی لٹھ یا پتھر سے ارادۃً قصداً تو وہ قتل عمد ہوگا عن القاسم بن ربیعۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خطب یوم الفتح مرسل ترجمہ قاسم بن ربیعہ سے مرسلاً یہی روایت ہے عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال الا وان قتیل الخطأ شبہ العمد ما کان بالسوط والعصا مائۃ من الابل اربعون فی
بطونھا اولادھا ترجمہ وہی گزرا عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خطب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یوم فتح مکۃ فقال الا وان قتیل الخطأ العمد بالسوط والعصا والحجر مائۃ من الابل فیہا
اربعون ثنیۃ الی بازل عامھا کلھن خلفۃ ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ میں سے خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن مکہ فتح ہوا تو فرمایا کہ آگاہ ہو جو شخص مارا جاوے خطا عمد سے
کوڑے یا لکڑی یا پتھر سے اوس میں سو اونٹ ہیں چالیس اون میں سے ثنی ہوں بازل تک یعنی چھ برس سے نو برس تک کے
ہوں اور سب بوجہ لادنے کے لائق ہوں عن عقبۃ بن اوس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ان قتیل الخطأ
قتیل السوط والعصا فیہ مائۃ من الابل مغلظۃ اربعون فی بطونھا اولادھا ترجمہ عقبہ بن اوس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل خطا میں یعنی جو کوڑے یا لکڑی سے مارا جاوے سو اونٹ ہیں دیت مغلظہ چالیس اون
میں سے گابھن ہوں ف دیت یا مغلظہ ہے یعنی سخت وہ یہی ہے کہ سو اونٹوں میں چالیس اونٹنیاں ہوں چھ چھ برس کی حاملہ اور
یا مخففہ یعنی ہلکی اوس میں یہ قید نہیں سو اونٹ ہوں پانچ طرح کے یا ہزار دینار ہوں یا دس ہزار درم عن رجل من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما دخل مکۃ یوم الفتح قال الا وان کل قتیل خطأ
العمد او شبہ العمد قتیل السوط والعصا منھا اربعون فی بطونھا اولادھا ترجمہ وہی گزرا عن یعقوب بن
اوس ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم مکۃ
عام الفتح قال الا وان قتیل الخطأ العمد قتیل السوط والعصا منھا اربعون فی بطونھا اولادھا ترجمہ وہی
گزرا عن یعقوب بن اوس ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
دخل مکۃ عام الفتح قال الا وان قتیل الخطأ العمد قتیل السوط والعصا منھا اربعون فی بطونھا اولادھا
ترجمہ وہی گزرا عن ابن عمر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ علی درجۃ الکعبۃ
فحمد اللہ واثنی علیہ وقال الحمد للہ الذی صدق وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ الا ان
قتیل العمد الخطأ بالسوط والعصا شبہ العمد فیہ مائۃ من الابل مغلظۃ منھا اربعون خلفۃ فی بطونھا
اولادھا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سیڑھی پر کھڑے ہوئے
اور اللہ کی تعریف کی اور اوس پر ثنا کی اور فرمایا شکر ہے اوس خدا کا جس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور فوجوں
کو اکیلے آپ ہی بھگا دیا آگاہ ہو کہ جو خطائے عمد سے مارا جاوے کوڑے یا لکڑی سے جو عمد کے مشابہ ہے اوس میں سو اونٹ ہیں

دیت مغلظہ ہی چالیس اون مین سے حاملہ ہون اون کے پیٹ مین اون کے بچے ہون عن القاسم بن ربیعۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخطاء شبہ العمد یعنی بالعصا والسوط مائۃ من الابل اربعون فی بطونہا
اولادہا ترجمہ اوپر گزرا عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل
خطاء فدیتہ مائۃ من الابل ثلثون بنت مخاض وثلثون بنت لبون وثلثون حقۃ وعشرۃ بنی لبون
ذکور قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقومہا علی اہل القری اربع مائۃ دینار او عدلہا من
الورق ویقومہا علی اہل الابل اذا غلت رفع فی قیمتہا واذا ہانت نقص من قیمتہا علی نحو الزمان ما
کان فبلغ قیمتہا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین الاربع مائۃ دینار الی ثمان مائۃ دینار
او عدلہا من الورق قال وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من کان عقلہ فی البقر علی اہل البقر
مائتی بقرۃ ومن کان عقلہ فی الشاۃ الفی شاۃ وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العقل میراث
بین ورثۃ القتیل علی فرائضہم فما فضل فللعصبۃ وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعقل علی المرأۃ
عصبتہا من کانوا ولا یرثون منہا شیئا الا ما فضل عن ورثتہا وان قتلت فعقلہا بین ورثتہا وہم
یقتلون قاتلہا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خطا
سے مارا جاوے اوسکی دیت سو اونٹ ہین تیس اونٹنیان ہین دو برس کے اور تیس اونٹنیان ہون تین برس کی اور تیس اونٹنیان ہون
چار برس کے اور دس اونٹ ہون تین تین برس کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قیمت لگاتے تھے گانون والون پر
چار سو دینار یا اوتنی ہی قیمت کی چاندی اور قیمت لگاتے تھے اونٹ والون پر جب اونٹ مہنگے ہوتے تو قیمت بھی زیادہ ہوتی
اور جب سستے ہوتے تو قیمت بھی کم ہوتی جسطرح کا وقت ہوتا تو قیمت ان اونٹون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک پہونچی یا اوتنی ہی قیمت کی چاندی اور حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے
والون پر دو سو گائین دینے کا اور بکری والون پر دو ہزار بکریان دینے کا اور حکم کیا آپ نے کہ دیت کا مال بانٹا جاویگا مقتول کے
وارثون کو موافق فرائض اللہ کے جو ذوی الفروض سے بچیگا وہ عصبہ کو ملے گا اور حکم کیا رسول اللہ صلعم نے کہ دیت دیوے
عورت کیطرف سے اوسکی عصبات جو ہون اور عورت کی دیت سے اون کو نہ ملے گا مگر جو اوسکی وارثون سے بچ رہے (یعنی ذوی
الفروض سے) اور جو عورت ماری جاوے تو اوسکی دیت اوسکی وارثون کو ملے گی اور وہی لوگ اوسکی قاتل سے قصاص لینگے (اگر
چاہین) ذکر اسنان دیۃ الخطاء قتل خطا کی دیت کا بیان ف قتل خطا یہ ہے کہ انسان جو کسی نشانہ مین
مثلاً جانور کو مارے اور آدمی کو لگ جاوے یا آدمی کو جانور سمجھ کر دور سے عن خشف بن مالک قال سمعت ابن مسعود
یقول قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دیۃ الخطاء عشرین بنت مخاض وعشرین ابن مخاض ذکورا و
عشرین بنت لبون وعشرین جذعۃ وعشرین حقۃ ترجمہ خشف بن مالک سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن مسعود سے

سنا کہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا خطا کی دیت مین بیس اونٹنیان دوسرے برس مین لگی ہوئی اور بیس دوسرے برس مین لگے ہوئے اور بیس اونٹنیان تیسری برس مین لگی ہوئی اور بیس اونٹنیان پانچوین برس مین لگی ہوئی اور بیس اونٹنیان چوتہی برس مین لگی ہوئی دینے کا **ف** صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ابن مسعود پر اور خشف بن مالک مجہول ہے اوسکا حال معلوم نہین **ذكر الدية من الورق** چاندی کی دیت کا بیان **عن ابن عباس قال قتل رجل رجلا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل النبي صلى الله عليه وسلم ديته اثني عشر الفا وذكر قوله الا ان اغناهم الله ورسوله من فضله في اخذهم الدية** ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کو مار ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت بارہ ہزار درہم مقرر کی اور فرمایا کہ اللہ اور اوس کے رسول نے اونکو مالدار کردیا ہے فضل سے دیت لینے مین **عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باثني عشر الفا يعني في الدية** ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درم کا حکم کیا دیت مین **عقل المرأة** عورت کی دیت کا بیان **عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عقل المرأة مثل عقل الرجل حتى يبلغ الثلث من ديتها** ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی دیت مرد کے برابر ہے ایک تہائی دیت تک پہر اس سے زیادہ مین عورت کی دیت مرد کے دیت سے نصف ہے **دية الكافر** کافر کی دیت کا بیان **عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عقل اهل الذمة نصف عقل المسلمين وهم اليهود والنصارى** ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر ذمی کی یعنے یہودیا نصرانی کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف ہے **عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عقل الكافر نصف عقل المؤمن** ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی دیت مسلمان کی نصف ہے **دية المكاتب** مکاتب کی دیت کا بیان **عن ابن عباس قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في المكاتب يقتل بدية الحر على قدر ما ادى** ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مکاتب اگر قتل کیا جاوے توجسقدر حصہ بدل کتابت کا ادا کرچکا ہے اوسکی دیت آزاد کے برابر دینا ہوگی **ف** اور باقی مین مثل غلام کے مثلاً مکاتب نے بدل کتابت مین سے نصف ادا کردیا تہا اور نصف باقی تہا تو نصف دیت آزاد کی اور نصف قیمت غلام کی دیت مین دینا ہوگی **عن ابن عباس ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قضى في المكاتب يؤدى بقدر ما عتق منه دية الحر** ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا مکاتب مین جسقدر وہ آزاد ہو گیا آزاد کے برابر دیت دینے کا **عن ابن عباس قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في المكاتب يؤدى بقدر ما ادى من مكاتبته دية الحر وما بقي دية العبد** ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا مکاتب میں کہ اوسکی دیت دیجائے جسقدر وہ بدل کتابت میں سے دے چکا ہے بقدر آزاد
کے اور باقی میں بقدر غلام کے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ يَعْتِقُ بِقَدْرِ مَا أَدَّى
وَيُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَيَرِثُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب آزاد ہوگا جسقدر اوس نے ادا کیا اور اوس پر حد قائم ہوگی جسقدر وہ آزاد ہوا اور اوسکے مال میں
وارثوں کو ترکہ ملیگا جسقدر وہ آزاد ہوا۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُكَاتَبًا قُتِلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَرَ أَنْ يُودَى مَا أَدَّى دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا لَا دِيَةَ الْمَمْلُوكِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک مکاتب قتل کیا گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپنے حکم کیا جسقدر وہ آزاد ہوا ہے اوتنی کی دیت آزاد کے برابر دیجاوے اور جتنا باقی
ہے اوسکی دیت غلام کے مثل (یعنی اوسکی قیمت دیجاوے) **باب** دِيَةِ جَنِينِ الْمَرْأَةِ عورت کے پیٹ کے بچے کی دیت
عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً خَذَفَتِ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَلَدِهَا خَمْسِينَ
شَاةً وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک عورت نے دوسری عورت کے پتھر مارا اوسکا حمل گر پڑا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کی دیت میں پچاس بکریاں دلائیں اور اوس دن سے منع کیا پتھر مارنے سے عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً خَذَفَتِ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتِ الْمَرْأَةُ الْمَخْذُوفَةُ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَجَعَلَ عَقْلَ وَلَدِهَا خَمْسَ مِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے
ایک عورت نے پتھر مارا دوسری عورت کے اوسکا حمل گر گیا پھر یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے
اوسکے بچے کی دیت میں پانسو بکریاں دلائیں اور منع کیا اوس دن سے پتھر مارنے کو۔ امام نسائی نے کہا یہ وہم ہے راوی
کا اور صحیح سو بکریاں ہیں عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ يَكْرَهُ الْخَذْفَ ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے اونہوں نے دیکھا ایک
شخص کو خذف (خذف کہتے ہیں اونگلی سے پتھر مارنے کو یا لکڑی میں پتھر رکھکر مارنے کو) کرتے ہوئے تو منع کیا اور کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع کرتے تھے یا برا جانتے تھے اسکو عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي الْجَنِينِ فَقَالَ حَمَلُ
بْنُ مَالِكٍ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً قَالَ طَاوُسٌ إِنَّ الْفَرَسَ غُرَّةٌ ترجمہ طاوس سے
روایت ہے حضرت عمرؓ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچے میں (یعنی اوسکی دیت کیا ہے) تو حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور بولے
رسول اللہ صلعم نے اس میں ایک غرہ (ایک لونڈی یا غلام) کا حکم کیا طاؤس نے کہا ایک گھوڑا بھی غرہ ہے عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ
أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا
لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک

عورت کے پیٹ کے بچہ میں جو گر پڑا تھا اور وہ عورت بنی لحیان میں سے تھی ایک غرہ یعنی غلام یا لونڈی دلانے کا پھر جس عورت پر حکم ہوا تھا لونڈی دینے کا وہ مر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اوس عورت کا ترکہ اوسکے بیٹوں اور خاوند کو ملے اور دیت اوس کی قوم والے ادا کریں عن ابی ہریرۃ قال اقتتلت امرأتان من ہذیل فرمت احداہما الاخری بحجر فذکر کلمۃ معناہا فقتلتہا وما فی بطنہا فاختصموا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دیۃ جنینہا غرۃ عبد او ولیدۃ وقضی بدیۃ المرأۃ علی عاقلتہا وورثہا ولدہا ومن معہم فقال حمل بن مالک بن النابغۃ الہذلی یا رسول اللہ کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استہل فمثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذا من اخوان الکہان من اجل سجعہ الذی سجع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہذیل کے قبیلے میں سے دو عورتیں لڑیں ایک نے دوسری کو پتھر مارا وہ مر گئی اور اوسکا بچہ بھی جو پیٹ میں تھا مر گیا پھر اون لوگوں نے فریاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے فرمایا بچہ کی دیت ایک غلام ہے یا ایک لونڈی اور عورت کی دیت مارنیوالی عورت کی کنبے سے دلائی اور وہ دیت اوس عورت کے لڑکے کو ملی جو مر گئی تھی اور جو وارث اوسکے تھے یہ سنکر حمل بن مالک بن نابغہ کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استہل فمثل ذلک یطل یعنی میں کیونکر تاوان دوں اوسکا جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ خون تو لغو ہے آپ نے فرمایا یہ کاہنوں کا بھائی ہے (جو قافیہ دار کلام کہتا ہے) اور شرع کے خلاف بکتا ہے) اسلیے کہ اوس نے سجع سی بات کی ف کاہن بھی ایسی ہی باتیں کیا کرتے تاکہ لوگوں کے دلوں میں تاثیر ہو اس حدیث سے مسجع کلام کی ممانعت نہیں نکلی کیونکہ سجع خود قرآن میں موجود ہے بلکہ سجع کی ممانعت وہاں ہے جہاں کوئی ایک ناحق بات کو اپنی فصاحت کے زور سے حق کرنا چاہے عن ابی ہریرۃ ان امرأتین من ہذیل فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمت احداہما الاخری فطرحت جنینہا فقضی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغرۃ عبد او ولیدۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک نے دوسری عورت کو پتھر سے مارا اوسکا بچہ گر پڑا۔ آپ نے ایک غرہ دینے کا حکم کیا یعنی ایک غلام یا ایک لونڈی کا عن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی الجنین یقتل فی بطن امہ بغرۃ عبد او ولیدۃ فقال الذی قضی علیہ کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا استہل ولا نطق فمثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذا من الکہان ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ میں جو اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جاوے حکم کیا ایک غرہ غلام یا لونڈی دینے کا پھر آپ نے جسپر حکم کیا وہ بولا میں کیونکر تاوان دوں اوسکا جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ چلایا نہ بات کی ایسے کا خون تو لغو ہے۔ آپ نے فرمایا یہ کاہنوں میں سے ہے عن المغیرۃ بن شعبۃ ان امرأۃ ضربت ضرتہا بعمود فسطاط فقتلتہا وہی حبلی فاتی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عصبۃ القاتلۃ بالدیۃ فی الجنین

غُرَّةٍ فَقَالَ عَصَبَتُهَا أَنَدِي مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ هَذَا يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ پیٹ سے تھی
مر گئی پھر مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپنے مارنیوالی کی کنبہ سے دیت دلائی اور بچہ کے بدلے ایک غرہ کا
حکم کیا (غرہ کہتے ہیں لونڈی یا غلام کو) اوسکی کنبے والے بولے ہم کیونکر دیت دیں اوسکی جسنے نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا تو دریا اس نے
تو اپنا خون کہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سجع کرتا ہے گنواروں کیطرح

صِفَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ

وَعَلَى مَنْ دِيَةُ الْأَجِنَّةِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ
کا بیان اور اسکا کہ دیت پیٹ کے بچے کی کسپر اور راویوں کا اختلاف مغیرہ کی حدیث میں عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ
امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ
عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ أَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ
وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ فَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ ترجمہ
ویسا ہی جیسے اوپر گزرا عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ ضَرَّتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ
فَقَتَلَتْهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَقَضَى لِمَا فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ فَقَالَ
الْأَعْرَابِيُّ تُغَرِّمُنِي مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ
وَقَضَى لِمَا فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ ترجمہ اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپنے فرمایا کیا سجع سے بولتا ہے جیسے جاہلیت کے زمانے میں سجع
کرتے تھے عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا وَكَانَ
بِالْمَقْتُولَةِ حَمْلٌ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَلِمَا فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ ترجمہ
وہی جو اوپر گزرا عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى
بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَسْقَطَتْ فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا كَيْفَ نَدِي مَنْ لَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ
وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ فَقَضَى بِالْغُرَّةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ ترجمہ
جیسے اوپر گزرا عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِحَجَرٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةً وَجَعَلَ عَقْلَهَا عَلَى عَصَبَتِهَا فَقَالُوا أَنَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَ
مِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ هُوَ مَا أَقُولُ لَكُمْ ترجمہ ابراہیم سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے اسمیں
یہ ہے کہ آپنے فرمایا کیا سجع بولتا ہے گنواروں کی طرح حکم یہی ہے جو میں کہتا ہوں تم اوسی کے موافق کرنا ہوگا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ جَارَتَانِ كَانَ بَيْنَهُمَا صَخَبٌ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ
مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمُّهَا إِنَّهَا قَدْ أَسْقَطَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ

فقال ابو القاتلة انه كاذب انه والله ما استهل ولا شرب ولا اكل فمثله يطل قال النبي صلى الله
عليه وسلم اسجع كسجع الجاهلية وكهانتها ان في الصبي غرة قال ابن عباس كانت احدهما مليكة
والاخرى ام غطيف ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے دو عورتین پڑوسی تھین اون مین تکرار ہوئی ایک نے دوسری کو
پتھر مارا اوسکو پیٹ سے ایک لڑکا گرا جسکے بال اوگ آئے تھے مرا ہوا اور ماں بھی مر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی دیت
کا حکم کیا مارنے والی کی کنبے پر اوسکا چچا بولا یا رسول اللہ لڑکا بھی تو گرا اوسکے بال نکل آئے تھے (یعنی اوسکی بھی دیت دلائی)
مارنے والی کا باپ بولا جھوٹا ہے قسم خدا کی نہ وہ پکارا نہ پیا نہ کھایا ایسے کا خون کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا سجع کرتا ہے
جاہلیت کے لوگوں کی طرح اور کاہنوں کیطرح بیشک لڑکے کے بدلے ایک غرہ ہوگا۔ ابن عباس نے کہا ایک عورت کا نام ملیکہ
تھا اور دوسری کا نام ام غطیف تھا عن جابر يقول كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم على كل بطن عقوله ثم
لا يحل لمولى ان يتولى مسلما بغير اذنه ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہر قوم پر اوسکی دیت
ہے (یعنی اگر کوئی اون میں سے ایسا قصور کریگا جسکی دیت کنبے والوں پر ہو تو اون کو دیت دینا ہوگی) اور نہیں حلال ہے کسی شخص کو
ولا کرنا بغیر اجازت اپنے مالک کے ف یعنی جو غلام آزاد ہوا اوسکا ترکہ اگر اور وارث قریب نہ ہو تو مولی کو ملتا ہے اور جو وہ قصور
کرے تو دیت بھی مولے کو دینا ہوتی ہے۔ اب کسی شخص کو درست نہیں کہ اوس غلام سے عقد ولا کرے یعنی اوسکا ترکہ اپنے لیے
کرے اور دیت کی ذمہ واری کرلے جبتک اوسکا مالک اجازت نہ دیوے عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من تطبب ولم يعلم منه طب قبل ذلك فهو ضامن ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن
عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کا علاج کرے اور طب کا علم نہ جانتا ہو تو وہ ضامن
ہے (یعنی اگر کوئی اوس کے دوا سے مرجاوے تو اوسکو دیت دینا ہوگی اور حاکم کو چاہیے کہ ایسے شخص کو علاج سے روکے اور جو وہ نہ مانے
تو اوسکو سزا دیوے) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده مثله ترجمہ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے ھل
يؤخذ احد بجريرة غيره کیا کوئی شخص دوسرے کے قصور میں پکڑا جاوے گا عن ابي رمثة قال اتيت النبي صلى
الله عليه وسلم مع ابي فقال من هذا معك قال ابني اشهد به قال اما انك لا تجني عليه ولا يجني عليك
ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اپنے باپ کے ساتھ آپ نے پوچھا میرے باپ سے تیرے ساتھ
یہ کون ہے وہ بولا میرا بیٹا ہے آپ گواہ رہیے آپ نے فرمایا تیرا قصور اوسپر نہیں اور اوسکا قصور تجھپر نہیں (جیسے جاہلیت کا
دستور تھا کہ باپ کے بدلے بیٹا اور بیٹے کے بدلے باپ پکڑا جاوے۔ اب اسلام نے اس لغو امر کو مٹا دیا ہر ایک اپنی قصور کا جواب دہ ہے
البتہ دیت جو کنبے والوں پر آتی ہے اوس سے یہ غرض ہے کہ کنبے والے اپنے اپنے بدمعاشوں کا خیال رکھیں اونکو خون و فساد سے روکتے
رہیں) عن ثعلبة بن زهدم اليربوعي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب في اناس من الانصار
فقالوا يا رسول الله هؤلاء بنو ثعلبة بن يربوع قتلوا فلانا في الجاهلية فقال النبي صلى الله عليه وسلم

وَهُتِفَ بِصَوْتِهِ أَلَا لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار
کے چند لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے اتنے میں وہ لوگ بولے یہ ثعلبہ بن یربوع کی اولاد ہیں جنہوں نے جاہلیت کے زمانے میں
فلان شخص کو مارا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا آگاہ ہو ایک کا قصور دوسرے پر نہیں ہوتا عَنْ
ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ انْتَهَى قَوْمٌ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى الْأُخْرَى ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے کچھ لوگ بنی ثعلبہ کے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ خطبہ پڑھ رہے تھے ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ بنی ثعلبہ کے لوگ ہیں انہوں نے فلانی شخص کو
مارا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے آپ نے فرمایا ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہ پکڑا جاوے گا عَنْ رَجُلٍ
مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ أَنَّ نَاسًا
مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَصَابُوا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ قَتَلَتْ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي
نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى قَالَ شُعْبَةُ أَيْ لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِأَحَدٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ ترجمہ جیسے اوپر گزرا۔ شعبہ نے کہا ایک دوسری
پر قصور نہیں کرتا یعنی کسی کو دوسرے کے قصور میں نہ پکڑیں گے) عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَالَ أَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ الَّذِينَ أَصَابُوا
فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْنِي تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى نَفْسٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي
يَرْبُوعٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَامَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَؤُلَاءِ بَنُو فُلَانٍ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى ترجمہ وہی
جو اوپر گزرا عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَخُذْ لَنَا بِثَأْرِنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا تَجْنِي أُمٌّ عَلَى وَلَدٍ مَرَّتَيْنِ ترجمہ طارق محاربی
سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ بنو ثعلبہ ہیں جنہوں نے فلان شخص کو جاہلیت میں مارا تھا تو ہمارا بدلا دلائیے
آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی آپ فرماتے تھے ماں کے قصور کا مواخذہ
لڑکے سے نہ کیا جاوے گا دوبارہ یہی فرمایا الْعَيْنُ الْعَوْرَاءُ السَّادَّةُ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ اگر آنکھ سے نظر نہ آتا ہو لیکن اپنی
جگہ قائم ہو اسکو کوئی ادکھاڑے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى

فی العین العوراء السادة لمکانها اذا طمست بثلث دیتها وفی الید الشلاء اذا قطعت بثلث دیتها وفی السن السوداء اذا نزعت بثلث دیتها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جو آنکھ اندھی ہو لیکن اپنی جگہ قائم ہو پھر وہ نکالی جاوے تو اوسمین آنکھ کی دیت کی تہائی دینا ہوگی اسیطرح جو ہاتھ شل ہو گیا ہو اوسکے کاٹنے مین ہاتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی اسیطرح جو دانت کالا پڑ گیا ہو اوسکے نکالنے مین تہائی دیت دینا ہوگی

عقل الاسنان دانتونکی دیت کا بیان

عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی الاسنان خمس من الابل ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانتون مین پانچ اونٹ ہین (یعنی ہر دانت کی بدلے پانچ اونٹ دینا ہونگے) عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الاسنان سواء خمسا خمسا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب دانت برابر ہین ہر ایک مین پانچ اونٹ ہین

باب عقل الاصابع اونگلیون کی دیت کا بیان

عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال فی الاصابع عشر عشر ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا انگلیون مین دس دس ہین (یعنی ہر انگلی مین دس اونٹ دینا ہونگے جو پوری دیت کا دسوان حصہ ہے) عن ابی موسی قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان الاصابع سواء عشرا عشرا من الابل ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا انگلیان سب برابر ہین ہر ایک مین دس دس اونٹ ہین عن سعید بن المسیب انه لما وجد الکتاب الذی عند آل عمرو بن حزم الذی ذکروا ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کتب لهم وجدوا فیه وفیما هنالک من الاصابع عشرا عشرا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے اونہون نے پایا اوس کتاب کو جو عمرو بن حزم کی اولاد کے پاس تھی اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو لکھوا دیا تھا اون کے لیے اوسمین لکھا تھا کہ انگلیون مین دس دس اونٹ ہین عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال هذه وهذه سواء یعنی الخنصر والابهام ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ برابر ہین یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا عن ابن عباس قال هذه وهذه سواء الابهام والخنصر ترجمہ ابن عباس نے کہا یہ اور یہ برابر ہین یعنی انگوٹھا اور چھنگلیا عن ابن عباس قال الاصابع عشر عشر ترجمہ ابن عباس نے کہا انگلیان کاٹنے مین دس دس اونٹ ہین عن عبد اللہ بن عمرو قال لما افتتح رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مکة قال فی خطبته وفی الاصابع عشر عشر ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو خطبہ پڑھا اوسمین فرمایا انگلیون مین دس دس اونٹ ہین عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال فی خطبته وهو مسند ظهره الی الکعبة الاصابع سواء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے مین فرمایا آپ اپنی پیٹھ کعبے سی لگائے ہوئے تھے انگلیان برابر ہین

المواضح اون زخمون کی دیت جو ہڈی تک

[illegible]

بہنچیں عن عبد اللہ بن عمرو قال لما افتتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قال فی خطبتہ وفی المواضح خمس خمس ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو خطبہ مین فرمایا ہر ایک زخم مین جو ہڈی کہولدے پانچ اونٹ ہین

ذکر حدیث عمرو بن حزم فی العقول واختلاف الناقلین له

عمرو بن حزم کی حدیث کا بیان دیت مین اور راویونکا اختلاف عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی اهل الیمن کتابا فیه الفرائض والسنن والدیات وبعث به مع عمرو بن حزم فقرئت علی اهل الیمن هذه نسختها من محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی شرحبیل بن عبد کلال ونعیم بن عبد کلال والحارث بن عبد کلال قیل ذی رعین ومعافر وهمدان اما بعد وکان فی کتابه ان من اعتبط مؤمنا قتلا عن بینة فانه قود الا ان یرضی اولیاء المقتول وان فی النفس الدیة مائة من الابل وفی الانف اذا اوعب جدعه الدیة وفی اللسان الدیة وفی الشفتین الدیة وفی البیضتین الدیة وفی الذکر الدیة وفی الصلب الدیة وفی العینین الدیة وفی الرجل الواحدة نصف الدیة وفی المأمومة نصف الدیة وفی الجائفة ثلث الدیة وفی المنقلة خمس عشرة من الابل وفی کل اصبع من اصابع الید والرجل عشر من الابل وفی السن خمس من الابل وفی الموضحة خمس من الابل وان الرجل یقتل بالمرأة وعلی اهل الذهب الف دینار ترجمہ عمرو بن حزم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتاب لکھی یمن والون کو اوسمین فرض اور سنت اور دیت کا حال لکھا وہ کتاب آپ نے عمرو بن حزم کے ساتھ بہیجی وہ پڑہی گئی یمن والونپر اوسمین لکہا تہا محمد کیطرف سے جو اللہ کے نبی ہین رحمت ہو اللہ کی اون پر اور سلام شرحبیل بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کو معلوم ہو جو رئیس ہین قبیلہ ذی رعین اور معافر اور ہمدان کے اوسمین یہہ بہی لکہا تہا جو شخص مسلمان کو بیوجہ مار ڈالے اور گواہون سے اوسپر خون ثابت ہو (یا وہ اقرار کرے) تو بدلہ لیا جاویگا مگر جب مقتول کے وارث بدلہ معاف کردین معلوم ہو کہ جان کی دیت سو اونٹ ہین اور ناک کی جب پوری کاٹی جاوے پوری دیت ہی (یعنی سو اونٹ) اسی طرح زبان کی اور ہونٹون کی اور فوطون کی اور ذکر کی اور پیٹ کی اور ہڈی کی پوری دیت ہی اور دونون آنکہون کی پوری دیت ہی اور ایک پیر مین آدہی دیت ہی (لیکن دونون پیرون مین پوری دیت ہی) اور جو زخم دماغ کے مغز تک پہونچے اوس مین آدہی دیت ہی (اور ایک نسخہ مین تہائی دیت ہی) اور جو زخم پیٹ تک پہونچے اوسمین تہائی دیت ہی اور جس زخم سے ہڈی سرک جاوے اوس مین پندرہ اونٹ ہین اور ہر ایک انگلی مین ہاتھ یا پانون کی دس اونٹ ہین اور دانت مین پانچ اونٹ ہین اور جس زخم سے ہڈی کہلجاوے اوسمین پانچ اونٹ ہین اور مرد قتل کیا جاوے عورت کے بدلے اور سونیوالون پر ہزار دینار ہین عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی اهل الیمن بکتاب

عن انس بن مالک ان اعرابیا اتی باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فالقم عینہ خصاصۃ الباب فبصر بہ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فتوخاہ بحدیدۃ او عود لیفقا عینہ فلما ان بصر انقمع فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اما انک لو ثبت لفقات عینک ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے دروازے پر آیا تو دراز مین آنکھہ لگا کر جہانکنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا تو ایک لکڑی یا لوہا لیکر اوسکی
آنکھہ پھوڑنے کا قصد کیا اوسنے جب دیکھا تو اپنی آنکھہ ہٹالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنی آنکھہ یہین رکھتا
تو مین تیری آنکھہ پھوڑ دیتا عن سہل بن سعد الساعدی ان رجلا اطلع من جحر فی باب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ومع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدری یحک بہا راسہ فلما راہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لو علمت انک تنظرنی لطعنت بہ فی عینک انما جعل الاذن من اجل البصر ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہی
ایک شخص نے سوراخ مین سے جہانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے مین اور آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ
سر کہجاتے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکھا تو فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھکو دیکھ رہا ہے تو مین تیری
آنکھہ مین یہ لکڑی پہونک دیتا کان اسلیے بنایا گیا ہے کہ آنکھہ سے جہانکنے کی حاجت نہ ہو یعنی تو مجھے پکارتا تو مین سن لیتا اور جواب اذا
جواب دیتا وہ تو سن لیتا پہر جہانکنے کی کیا حاجت تہی **باب** من اقتص واخذ حقہ دون السلطان جو شخص اپنا بدلا آپ
لے لیوے اور بادشاہ سے نہ کہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اطلع فی بیت قوم بغیر
اذنہم ففقؤا عینہ فلا دیۃ لہ ولا قصاص ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص جہانکے کسیکے گہر مین بغیر اوسکی اجازت کے پہر گہر والا اوس کی آنکھہ پہوڑ دے تو جہانکنے والا نہ دیت لے سکیگا نہ بدلہ
عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان امرا اطلع علیک بغیر اذن فخذفتہ ففقات عینہ
ما کان علیک حرج وقال مرۃ اخری جناح ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر ایک آدمی تیری بغیر اجازت کے تجھکو جہانکے پھر تو پتھر مار کر اوسکی آنکھہ پہوڑ دے تو تجھپر کچھہ حرج نہین یا گناہ نہین
عن ابی سعید الخدری انہ کان یصلی فاذا ابن لمروان یمر بین یدیہ فدراہ فلم یرجع فضربہ فخرج
الغلام یبکی حتی اتی مروان فاخبرہ فقال مروان لابی سعید لم ضربت ابن اخیک قال ما ضربتہ انما
ضربت الشیطان سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا کان احدکم فی صلوۃ فاراد انسان ان
یمر بین یدیہ فیدرؤہ ما استطاع فان ابی فلیقاتلہ فانہ شیطان ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی وہ
نماز پڑھ رہے تھے اتنے مین مروان کا بیٹا اون کے سامنے سے نکلنے لگا اونہون نے منع کیا اوس نے نہ مانا ابوسعید نے اوسکو مارا وہ
روتا ہوا مروان پاس گیا مروان نے ابوسعید سے کہا تو نے اپنے بھتیجے کو کیون مارا ابوسعید نے کہا مین نے اوسکو نہین مارا بلکہ شیطان کو
مارا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم مین سے کوئی نماز پڑھتا ہو اور کوئی اوسکے سامنے سے نکلنا چاہے

تو جیسا تاسف ہو سکے او سکو دیکے اگر وہ نہ مانے تو اوس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے ف اسلیے کہ جان بوجھ کر اچھی بات نہیں
سنتا پھر اگر وہ اوسکو مارے اور سامنے سے آنے والا مر جاوے تو قصاص نہ ہوگا اور دیت میں اختلاف ہے۔ ان حدیثون سے معلوم
ہوا کہ بعض مواقع میں اپنے آپ بدلا لے سکتا ہے حاکم تک فریاد کرنا ضرور نہیں ہے۔ ما جاء فی کتاب القصاص من المجتبٰی
مما لیس فی السنن بیان اون حدیثون کا جو سنن کبری میں نہیں ہیں لیکن مجتبٰی میں بڑہائی گئیں تاویل قول اللہ عز
وجل ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا اس آیت کی تفسیر عن سعید بن جبیر قال
امرنی عبد الرحمن بن ابزی ان اسال ابن عباس عن ھاتین الآیتین ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ
جہنم فسالتہ فقال لم ینسخہا شیء وعن ھذہ الآیۃ والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر ولا یقتلون
النفس التی حرم اللہ الا بالحق قال نزلت فی اھل الشرک ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے عبد الرحمن بن ابزی نے مجھکو
حکم کیا ابن عباس سے یہ آیتین پوچھنے کا۔ ایک تو ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم۔ مین نے پوچھا اونہون نے کہا یہہ آیت
منسوخ نہین ہے۔ دوسری یہہ آیت والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق۔ اونہون نے
کہا یہ مشرکون کے حق مین اتری ف پہلی آیت سورہ نساء مین ہے اور دوسری سورہ فرقان مین پہلی آیت کا مضمون
یہہ ہے جو شخص مسلمان کو جان بوجھ کر مارے اوسکا بدلہ یہہ ہے کہ مارنے والا جہنم مین جاویگا ہمیشہ وہین رہیگا اور اللہ کا غصہ اوسپر
ہو لعنت اور اوسکے لیے بڑا عذاب تیار ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو جو کوئی عمدًا قتل کرے اوسکی توبہ قبول نہین اور وہ
کافرون کیطرح ہمیشہ جہنم مین رہیگا۔ دوسری آیت کا مضمون یہہ ہے کہ جو کوئی اوس جان کو مارے جسکو اللہ نے مارنا حرام
کیا ہے اوسکو قیامت کے روز دونا عذاب ہوگا اور ہمیشہ ذلت سے اوس مین رہیگا مگر جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک
کام کرے اوسکی برائیون کو اللہ نیکیون سے بدل دیگا اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے
قاتل کی توبہ قبول ہوگی تو دونون آیتین مخالف ہوئین۔ ایکدوسرے کے مخالف ٹھرین ابن عباس نے اس مخالفت کو دفع کیا یون کہ
پہلی آیت منسوخ نہین اسلیے کہ وہ مدینہ مین اتری اور دوسری آیت یا منسوخ ہے یا وہ مشرکون کے شان مین ہے یعنی جو کافر
ناحق خون کرے پھر ایمان لاوے تو اوسکی توبہ قبول ہے اور دلیل اوسکی یہہ ہے کہ آیت مین صاف لفظ تاب وآمن موجود ہے تو مخالفت
نہ ہوئی پہلی آیت اوس مسلمان کے حق مین ہے جو مسلمان کو جان بوجھکر مارے اور دوسری آیت کافر کے حق مین ہے جو کفر کی
حالت مین مسلمان کا یا کافر کا خون کرے پھر ایمان لاوے پہلی شخص کی توبہ قبول نہین اور دوسرے کی قبول ہے عن
سعید بن جبیر قال اختلف اھل الکوفۃ فی ھذہ الآیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فرحلت الی ابن
عباس فسألتہ فقال نزلت فی آخر ما انزلت ما نسخہا شیء ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کوفے والون نے
اختلاف کیا اس آیت مین ومن یقتل مؤمنا متعمدا مین کہ یہ منسوخ ہے یا محکم۔ مین ابن عباس پاس گیا اون سے پوچھا اونہون
نے کہا یہ آیت تو اخیر مین اتری ہے اوسکو کسی نے منسوخ کیا عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ھل لمن قتل

مومنا متعمدا من توبة قال لا وقرأت عليه الآية التي في الفرقان والذين لا يدعون مع الله الٰها آخر ولا
يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق قال هذه الآية مكية نسختها آية مدنية ومن يقتل مؤمنا
متعمدا فجزاؤه جهنم ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا جو شخص مسلمان کو جان بوجھ کر
مارے اوسکی توبہ قبول ہے اونہوں نے کہا نہیں میں نے سورہ فرقان کی یہ آیت پڑھی والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا
آخر اخیر تک انہوں نے کہا یہ آیت مکے میں اتری اور اوسکو منسوخ کر دیا اوس آیت نے جو مدینے میں اتری ومن یقتل
مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم عن سالم بن ابی الجعد ان ابن عباس سئل عمن قتل مؤمنا متعمدا ثم تاب
وآمن وعمل صالحا ثم اهتدى فقال ابن عباس وانى له التوبة سمعت نبيكم صلى الله عليه وسلم يقول
يجيء متعلقا بالقاتل تشخب اوداجه دما يقول سل هذا فيم قتلني ثم قال والله لقد انزلها وما
نسخها ترجمہ سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے ابن عباس سے کسی نے پوچھا اگر کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر مارے پھر توبہ
کرے اور ایمان لاوے اور نیک کام کرے اور راہ پر آ جاوے (تو کیا اوس کی توبہ قبول ہے) ابن عباس نے کہا اوس
کی توبہ کہاں سے قبول ہوگی میں نے تمہارے نبی سے سنا اللہ رحمت بھیجے اور سلام فرماوے تھے (قیامت کے روز) مقتول
قاتل کو پکڑ کر لاویگا اور اوس کے رگوں سے خون بہتا ہوگا وہ کہیگا (اے خداوند) پوچھ اس سے اس نے مجھ کو کیوں مارا پھر ابن
عباس نے کہا قسم اللہ کی اوتارا اوسکو منسوخ نہیں کیا عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكبائر
الشرك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس وقول الزور ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں - اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا - ماں باپ کی نافرمانی - ناحق خون کرنا - جھوٹ بولنا عن
عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين و
قتل النفس واليمين الغموس ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے
گناہ یہ ہیں - اللہ کے برابر دوسرے کو سمجھنا - ماں باپ کی نافرمانی - خون کرنا - جھوٹی قسم کھانا عن ابن عباس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزني العبد حين يزني وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها
وهو مؤمن ولا يسرق وهو مؤمن ولا يقتل وهو مؤمن ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بندہ نہیں زنا کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور نہیں شراب پیتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور نہیں چوری
کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور نہیں خون کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو

آخر كتاب القسامة

تمام ہوئی کتاب قسامت کی

كتاب قطع السارق

چور کا ہاتھ کاٹنے کا بیان

تعظيم السرقة

چوری کتنا بڑا گناہ ہے عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يزني الزاني حين يزني
وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن ولا

ينتهب نهبة ذات شرف يرفع الناس اليه فيها ابصارهم وهو مؤمن ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زنا کرنے والا زنا کرتا ہے تو ایمان اوسکے ساتھ نہیں رہتا اسیطرح جب چور چوری کرتا ہے تو ایمان اوسکے
ساتھ نہیں رہتا اور جو شراب پیتا ہے تو اوس وقت ایمان نہیں ہوتا اور جب کوئی بڑی لوٹ کرتا ہے جسکیطرف لوگ دیکھیں
تو ایمان نہیں رہتا یعنی یہ کام ایسے خراب ہیں کہ ایمان کو غضب کردیتے ہیں اور آدمی کو بے ایمان بنا دیتے ہیں ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان میں نیک عمل بھی ضرور ہیں اور جو شخص مسلمانی کا دعوی کرے لیکن اسلام کو بری کاموں سے
بدنام کرے یا مسلمانوں کو تباہ کرے کافرون سے لڑا دے وہ مسلمان نہیں عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق
وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن ثم التوبة معروضة بعد ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
اتنا زیادہ ہے کہ ان کاموں کے بعد اگر توبہ قبول ہوگی عن ابي هريرة قال لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن
ولا يسرق وهو مؤمن ولا يشرب الخمر وهو مؤمن وذكر رابعة فنسيتها فاذا فعل ذلك خلع ربقة
الاسلام من عنقه فان تاب تاب الله عليه ترجمہ ابوہریرہ رض نے کہا جب کوئی زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا
اور جب چوری کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا اور جب شراب پیتا ہے تو مومن نہیں رہتا اور چوتھی ایک بات اور بیان کی جس کو
راوی کہتا ہے میں بھول گیا جب یہ کام کیے تو اوس نے اسلام کو اپنی گردن سے نکالڈالا لیکن پھر اگر توبہ کرے تو اللہ معاف کردیگا
عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن الله السارق يسرق البيضة فتقطع يده
ويسرق الحبل فتقطع يده ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ چور پر
(بیضہ) انڈا چراتا ہے اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے رسی چراتا ہے اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے یعنی ذرا سے مال کے لیے ہاتھ کٹنا قبول
کرتا ہے)

باب امتحان السارق بالضرب والحبس

چور کو قبلوانے کے لیے مارنا یا قید کرنا عن النعمان بن
بشير انه رفع اليه نفر من الكلاعيين ان حاكة سرقوا متاعا لهم فحبسهم اياما ثم خلى سبيلهم فاتوه
فقالوا خليت سبيل هؤلاء بلا امتحان ولا ضرب فقال النعمان ما شئتم ان شئتم اضربهم فان اخرج
الله متاعكم فذاك والا اخذت من ظهوركم مثله قالوا هذا حكمك قال هذا حكم الله
عز وجل ورسوله صلى الله عليه وسلم ترجمہ نعمان بن بشیر پاس کلاعی لوگ آئے اور بولے کہ جولاہوں نے ہمارا اسباب
چرایا ہے نعمان نے اون جولاہوں کو کچھ دنوں قید رکھا پھر چھوڑ دیا وہ کلاعی لوگ نعمان پاس آئے اور کہنے لگے تم نے
جولاہوں کو چھوڑ دیا نہ اونکا امتحان لیا نہ مارا نعمان نے کہا تم کیا چاہتے ہو کہو تو میں دکھ دوں لیکن اگر تمہارا اسباب اونکے
پاس نکل آیا تو بہتر ورنہ اوسی قدر میں تمہاری پیٹھ پر مار دونگا اونہوں نے کہا کیا یہ تمہارا حکم ہے نعمان نے کہا یہ اللہ کا حکم ہے اور اوس
کی رسول کا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مجرم پر گمان ہو لیکن ضابطے کا ثبوت نہ ہو تو اوس کو چند روز تک قید کرنا درست ہے

یہانتک کہ جرم ثابت ہو تو سزا دیجاوے اور جو ثابت نہو تو چھوڑ دیا جاوے لیکن اریسٹ کرنا درست نہین عَنْ بَهْزِ بْنِ
حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ نَاسًا فِي تُهْمَةٍ ترجمہ بہز بن حکیم نے اپنے
باپ سے روایت کیا اونہو دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگون کو گمان پر قید کیا عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُ ترجمہ بہز بن
حکیم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکشخص کو قید کیا گمان پر پھر اوسکو چھوڑ دیا تَلْقِينُ السَّارِقِ
چور کو تعلیم کرنا عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا
وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى قَالَ اذْهَبُوا
بِهِ فَاقْطَعُوهُ ثُمَّ جِيئُوا بِهِ فَقَطَعُوهُ ثُمَّ جَاؤُوا بِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ أَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ
وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ترجمہ ابو امیہ مخزومی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور آیا
جو اقرار کرتا تہا لیکن اوس کے پاس مال نہ ملا آپنے اوس سے فرمایا مین تو نہین سمجہتا کہ تو نے چوری کی ہو وہ بولا نہین مین
نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اسکو لیجاؤ اور ہاتھ کاٹو پھر لاؤ لوگ اوسکو لے گئے اور اوسکا ہاتہہ کاٹا پھر لیکر آئے آپنے فرمایا کہہ
مین معافی چاہتا ہون اللہ سے اور توبہ کرتا ہون وہ بولا مین معافی چاہتا ہون اللہ سے اور توبہ کرتا ہون آپنے دعا کی یا اللہ
معاف کر دے اوسکو ف یہہ جو آپنے فرمایا کہ مین نہین سمجہتا کہ تو نے چوری کی ہو اسلیے فرمایا کہ وہ اپنے اوپر رحم کرے اور اپنے
گناہ کو ظاہر نکرے اور اللہ سے توبہ کرلیوے ہر ایک حد کا یہی حکم ہے کیونکہ حد حق اللہ ہی حق العبد نہین جسمین تعلیم منع ہو۔ اس
حدیث سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ حد قائم کرنے سے اور لوگونکی عبرت مقصود ہی لیکن گناہ کا مواخذہ رہتا ہے جبتک وہ توبہ
کرے اَلرَّجُلُ يَتَجَاوَزُ لِلسَّارِقِ عَنْ سَرِقَتِهِ بَعْدَ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ الْإِمَامَ جب چور حاکم تک پہونچ جاوے پھر مال کا
مالک اوسکا قصور معاف کرے عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً لَهُ فَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا وَهْبٍ أَفَلَا كَانَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنَا بِهِ
فَقَطَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ صفوان بن امیہ سے روایت ہی ایکشخص نے اون کی چادر چرائی وہ چور کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے آپنے حکم دیا اوسکے ہاتھ کاٹنے کا تب صفوان نے کہا یا رسول اللہ مینے قصور معاف
کیا آپنے فرمایا ای ابو وہب ہمارے پاس لانے سے پہلے کیون نہین معاف کر دیا پھر آپنے اوسکا ہاتھ کٹوایا اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جب حد کا مقدمہ حاکم تک پہونچ جاوے تو حد معاف نہین ہو سکتی عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً
فَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَلَوْلَا كَانَ هَذَا
قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ يَا أَبَا وَهْبٍ فَقَطَعَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَطَاءِ بْنِ
أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ ثَوْبًا فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ

سرقه قال فهلا قبل ان تأتيني به ترجمہ عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے ایک شخص نے کپڑا چرایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس لایا گیا آپنے اوسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جسکا کپڑا تھا وہ بولا یا رسول اللہ وہ کپڑا مینے اوسی کو دیکر ڈالا رات تھی نہ کاٹیے
آپنے فرمایا اس سے پہلے کیون نہین کہا۔

ما يكون حرزا وما لا يكون

کونسا مال محفوظ سمجھا جاوے گا اور
کونسا غیر محفوظ ف چوری اوسی کو کہینگے جب محفوظ مال چراوے اگر کوئی شخص سڑک پر پڑی چیز اوٹھا لیوے تو وہ چوری
نہین ہے نہ اوسمین ہاتھ کاٹے جاینگے عن صفوان بن امية انه طاف بالبيت ثم صلى ثم لف رداء له من برد
فوضعه تحت رأسه فنام فأتاه لص فاستله من تحت رأسه فأخذه فأتى به النبي صلى الله عليه
وسلم فقال ان هذا سرق ردائي فقال له النبي صلى الله عليه وسلم أسرقت رداء هذا قال نعم قال اذهبا
به فاقطعا يده قال صفوان ما كنت أريد أن تقطع يده في ردائي فقال له فلو ما قبل هذا ترجمہ
صفوان بن امیہ سے روایت ہے اونہون نے طواف کیا خانہ کعبہ کا پھر نماز پڑہی پھر اپنی چادر لپیٹ کر سر کے تلے رکھی اور سو گئے
چور آیا اور چادر اون کے سر کے تلے سے کھینچی اون کی آنکھ کھل گئی اونہون نے چور کو پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس لائے اور کہا کہ اس نے میری چادر چرائی آپنے چور سے پوچھا تو نے چادر چرائی وہ بولا ہان آپنے دو آدمیون سے کہا اس
کو لیجاؤ اور اسکا ہاتھ کاٹو تب صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ میری نیت یہ نہین تھی کہ ایک چادر کے لیے اسکا ہاتھ کاٹا
جاوے آپنے فرمایا یہ کام پہلے کرنا تھا (یعنی میرے پاس لانے سے پہلے اگر تو چھوڑ دیتا تو خیر مگر اب نہین ہوسکتا) عن ابن عباس
قال كان صفوان نائما في المسجد ورداؤه تحته فسرق فقام وقد ذهب الرجل فأدركه فأخذه فجاء به
الى النبي صلى الله عليه وسلم فأمر بقطعه قال صفوان يا رسول الله ما بلغ ردائي أن يقطع فيه رجل قال أفلا
كان هذا قبل أن تأتينا به ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے صفوان مسجد مین سو رہے تھے اور چادر اون کے تلے تھی وہ
چور لے گیا صفوان جب اوٹھے تو چور چلا گیا تھا مگر دوڑے اور اوس کو پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپنے
اوسکا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا صفوان نے کہا یا رسول اللہ میری چادر اس لائق نہین کہ اوسکے بدلے ایک کا ہاتھ کاٹا جاوے
آپنے فرمایا یہ پہلے کیون نہین خیال کیا۔ امام نسائی نے کہا اس روایت کی اسناد مین اشعث ضعیف ہے عن صفوان
بن امية قال كنت نائما في المسجد على خميصة لي ثمنها ثلاثون درهما فجاء رجل فاختلسها مني
فأخذ الرجل فأتي به النبي صلى الله عليه وسلم فأمر به ليقطع فأتيته فقلت أتقطعه من أجل
ثلاثين درهما أنا أبيعه وأنسئه ثمنها قال فهلا كان هذا قبل أن تأتيني به ترجمہ صفوان بن امیہ
سے روایت ہے مین مسجد مین سو رہا تھا ایک چادر پر جسکی قیمت تیس درم تھی ایک شخص آیا اور چادر اوچک لے گیا پھر وہ پکڑا
گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکا ہاتھ کاٹنے کا مین آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ تیس درم کے لیے
آپ اوسکا ہاتھ کاٹتے ہین مین چادر اوس کے ہاتھ بیچے ڈالتا ہون اور قیمت اوس پر اودھار کر دیتا ہون آپنے فرمایا پھر میرے پاس آنے

سے پیشتر تونے ایسا کیون نہین کیا عن صفوان بن امیۃ انہ سرقت خمیصۃ من تحت راسہ وھو نائم فی مسجد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ اللص فجاء بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بقطعہ فقال صفوان
اتقطعہ قال فھلا قبل ان تاتینی بہ ترکتہ ترجمہ صفوان بن امیہ سے روایت ہے اون کی ایک چادر چوری
گئی سر کے تلے سے اور وہ سو رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین جب چور پکڑا گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس لیکر آئے آپنے اوس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا صفوان نے کہا یا رسول اللہ آپ اوسکا ہاتھ کاٹتے ہین آپنے فرمایا پھر
میرے پاس لانے سے پہلے تونے اوسے چھوڑ کیون نہین دیا عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال تعافوا الحدود قبل ان تاتونی فما اتانی من حد فقد وجب ترجمہ عبد اللہ بن
عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرو حدون کو میرے پاس آنے سے پہلے پھر میرے پاس
جو حد کا مقدمہ آیا اوسمین حد لازم ہو گئی عن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعافوا
الحدود فیما بینکم فما بلغنی من حد فقد وجب ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابن عمر ان امراۃ
مخزومیۃ کانت تستعیر المتاع فتجحدہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے ایکعورت قبیلہ مخزوم کی اسباب لوگونکا مانگ کر لیتی تھی پھر مکر جاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا
اوسکا ہاتھ کاٹنے کا عن ابن عمر قال کانت امراۃ مخزومیۃ تستعیر متاعا علی السنۃ جاراتھا وتجحدہ
فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا ترجمہ وہی اسمین یہ ہے کہ اسباب مانگتی تھی اپنی پڑوسی عورتون
کی زبانی عن ابن عمر ان امراۃ کانت تستعیر الحلی للناس ثم تمسکہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لتتب ھذہ المراۃ الی اللہ ورسولہ وترد ما تاخذ علی القوم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قم یا بلال فخذ بیدھا فاقطعھا ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے ایکعورت لوگون سے زیور مانگتی پھر اوس
کو رکھ چھوڑتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توبہ کرنا چاہیے اس عورت کو اللہ اور اوس کے رسول سے اور پھیر دینا
چاہیے جو اوس نے لیا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھ اے بلال اور پکڑ اوسکا ہاتھ اور کاٹ ڈال عن
نافع ان امراۃ کانت تستعیر الحلی فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستعارت من ذلک حلیا
فجمعتہ ثم امسکتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتب ھذہ المراۃ وتؤدی ما عندھا
مرارا فلم تفعل فامر بھا فقطعت ترجمہ نافع سے روایت ہے ایک عورت زیور مانگتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے مین اوس نے ویسا ہی کیا اور اوس کو رکھ چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توبہ کرے یہ عورت اور ادا کرے جو
اوس کے پاس ہے کئی بار ایسا ہی فرمایا لیکن اوس عورت نے نہ مانا آخر آپنے حکم دیا اوسکا ہاتھ کاٹا گیا عن جابر ان
امراۃ من بنی مخزوم سرقت فاتی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعاذت بام سلمۃ فقال النبی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی پھر ام المومنین ام سلمہ کے پاس چھپ رہی تاکہ وہ بچا لیں سزا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر فاطمہ رض محمد ص کی بیٹی ایسا کرتیں تو اونکا بھی ہاتھ کاٹا جاتا آخر اوسکا ہاتھ کاٹا گیا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ اسْتَعَارَتْ حُلِيًّا عَلَى لِسَانِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ فَجَحَدَتْهَا فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے بنی مخزوم کی ایک عورت نے زیور مانگا بعض آدمیوں کی زبان سے (یعنی ان کے ذریعہ سے) پھر مکر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکا ہاتھ کاٹا گیا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ نَحْوَهُ ترجمہ سعید بن المسیب سے ایسا ہی روایت ہے

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ اس حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان

عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كَانَتْ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ مَتَاعًا وَتَجْحَدُهُ فَرُفِعَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلِّمَ فِيهَا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ترجمہ سفیان سے روایت ہے ایک عورت مخزوم کی اسباب مانگتی تھی پھر مکر جاتی تھی یہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا اور گفتگو ہوئی آپنے فرمایا اگر فاطمہ ہوتیں تو اونکا ہاتھ کاٹا جاتا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أُسَامَةُ فَكَلَّمُوا أُسَامَةَ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُسَامَةُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ كَانُوا إِذَا أَصَابَ الشَّرِيفُ فِيهِمُ الْحَدَّ تَرَكُوهُ وَلَمْ يُقِيمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا أَصَابَ الْوَضِيعُ أَقَامُوا عَلَيْهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک عورت نے چوری کی اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرسکتا ہے (اوسکی سفارش کریں) سوا اسامہ کے آخر اونہوں نے اسامہ سے کہا اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپنے فرمایا اے اسامہ بنی اسرائیل اسیطرح تباہ ہوئی اون میں جب کوئی عزت دار آدمی حد کا کام کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے اور حد قائم نکرتے اور جب کوئی ذلیل آدمی یہہ کام کرتا تو اوسپر حد قائم کرتے اگر فاطمہ محمد ص کی بیٹی بھی یہہ کام کرتیں تو میں اوسکا ہاتھ کاٹتا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ قَالُوا مَا كُنَّا نُرَاكَ تَبْلُغُ مِنْهُ هَذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ لَقَطَعْتُهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور آیا آپ نے اوسکا ہاتھ کٹوایا لوگ بولے ہم کو یہہ امید نہ تھی آپ سے آپنے فرمایا اگر فاطمہ ہوتیں تو میں اونکا بھی ہاتھ کٹواتا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَا نُكَلِّمُهُ فِيهَا مَا مِنْ أَحَدٍ يُكَلِّمُهُ إِلَّا حِبُّهُ أُسَامَةُ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ مَهْ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ هَلَكُوا بِمِثْلِ هَذَا كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِنْ سَرَقَ فِيهِمُ الدُّونُ قَطَعُوهُ وَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا ترجمہ وہی

اس مین یہ ہے کہ لوگون نے کہا کون آپ سے بات کرے مگر آپکے پیاری اُسامہ اسامہ زید بن حارثہ کے بیٹی تہی اور زید آپ کے متبنی تھے آپ اُسامہ کو زید کیوجہ سے بہت چاہتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ عَلَى أَلْسِنَةِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ وَهِيَ لَا تُعْرَفُ حُلِيًّا فَبَاعَتْهُ وَأَخَذَتْ ثَمَنَهُ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَعَى أَهْلُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ إِلَيَّ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّتَئِذٍ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ فِيهِمْ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ قَطَعَ تِلْكَ الْمَرْأَةَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی ایک عورت نے بعض لوگون کی بابی جنکو لوگ پہچانتے تھے لیکن اوس عورت کو نہین پہچانتے تھی زیور مانگا پھر اوسکو بیچا او قیمت لی لی آخر وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی اوسکی عزیزون نے اُسامہ بن زید سے سفارش چاہی اُسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا آپ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور اُسامہ بات کر رہی تہی پھر آپ نے فرمایا ای اُسامہ کیا تو سفارش کرتا ہی ایک حد مین اللہ کی حدون مین سی اُسامہ نے کہا استغفار کیجی میری لیے یارسول اللہ پھر اوسی شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی جیسی اوسکو لائق ہے پھر کہا حمد اور نعت کے بعد معلوم ہو تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئی اسوجہ سی کہ جب اون مین کوئی عزت دار چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے اور جب غریب چوری کرتا تو اوس پر حد جاری کرتے قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہی اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چوری کرتی تو مین اوسکا ہاتھ کٹواتا پھر آپ نے حکم دیا اوس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحُدُودَ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہی قریش کے لوگون کو مخزومی عورت کے کام سی رنج ہوا کیونکہ وہ اون کے قوم کی تہی اونہون نے کہا اسکی مقدمہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کہے لوگون نے کہا اتنی جرات کرسکتا ہی آپ کے سامنے مگر اُسامہ جو آپکے پیاری ہین اخیر تک عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَقَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُهُ فِيهَا قَالُوا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَتَاهُ فَكَلَّمَهُ فَزَبَرَهُ وَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الْوَضِيعُ قَطَعُوهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ

سرقت لقطعتها ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اس مین یہ ہے کہ جب اسامہ نے آپ سے کہا تو آپ نے ان کو جھڑک دیا عن عائشۃ ان قریشا اھمھم

امر المخزومیۃ التی سرقت فقالوا من یکلم فیھا قالوا من یجترئ علیہ الا اسامۃ بن زید حب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فکلمہ اسامۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھلک الذین من قبلکم انھم

کانوا اذا سرق فیھم الشریف ترکوہ واذا سرق فیھم الضعیف اقاموا علیہ الحد وایم اللہ لو سرقت

فاطمۃ بنت محمد لقطعت یدھا ترجمہ اوپر گزر چکا عن عائشۃ ان امرأۃ سرقت فی عھد رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ الفتح فاتی بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمہ فیھا اسامۃ بن زید فلما

کلمہ تلون وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتشفع فی حد من حدود

اللہ فقال لہ اسامۃ استغفر لی یا رسول اللہ فلما کان العشی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاثنی علی

اللہ عز وجل بما ھو اھلہ ثم قال اما بعد انما ھلک الناس قبلکم انھم کانوا اذا سرق فیھم الشریف

ترکوہ واذا سرق فیھم الضعیف اقاموا علیہ الحد ثم قال والذی نفسی بیدہ لو ان فاطمۃ بنت محمد

سرقت قطعت یدھا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ایک عورت نے چوری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانہ مین جب مکہ فتح ہوا اوس عورت کو آپ پاس لیکر آئے اسامہ نے اوسکی باب مین آپ سے گفتگو کی جب اسامہ نے بات

کی تو آپکے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور آپنے فرمایا کیا تو سفارش کرتا ہے ایک حد مین اللہ کی حدون مین سے اسامہ نے کہا یا رسول اللہ

میرے واسطے دعا کیجیے جب شام ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف کی جیسی اوس کے لائق ہے

پھر فرمایا بعد اس کے لوگ تم سے پہلے تباہ ہو گئے وہ کیا کرتے تھے جب اون مین کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اوسکو چھوڑ دیتے

اور جب کوئی غریب چوری کرتا تو اوس کو سزا دیتے پھر فرمایا قسم اوس شخص کی جس کے ہاتھ مین میری جان ہے اگر فاطمہ محمد کی

بیٹی چوری کرے تو مین اوسکا ہاتھ کٹوا ڈالون عن عروۃ بن الزبیر ان امرأۃ سرقت فی عھد رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ الفتح مرسل ففزع قومھا الی اسامۃ بن زید یستشفعونہ قال عروۃ فلما

کلمہ اسامۃ تلون وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتکلمنی فی حد من حدود اللہ قال

اسامۃ استغفر لی یا رسول اللہ فلما کان العشی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فاثنی علی اللہ

بما ھو اھلہ ثم قال اما بعد فانما ھلک الناس قبلکم انھم کانوا اذا سرق فیھم الشریف ترکوہ واذا

سرق فیھم الضعیف اقاموا علیہ الحد والذی نفس محمد بیدہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت

یدھا ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بید تلک المرأۃ فقطعت فحسنت توبتھا بعد ذلک قالت عائشۃ

وکانت تاتینی بعد ذلک فارفع حاجتھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عروہ بن زبیر سے مرسلا

روایت ہے ایک عورت نے چوری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین جب غزوہ فتح ہوا اوس کے لوگ گھبرا کر اسامہ بن

زید پاس آئے سفارش کرانے کو (اخیر تک) اتنا زیادہ ہی کہ پھر آپنے حکم کیا اوس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا اوسکا ہاتھ کاٹا گیا اور اوس نے
خوب توبہ کی حضرت عائشہ نے کہا وہ عورت میرے پاس آیا کرتی اس کے بعد اور میں اوس کے کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیتی

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ اِقَامَۃِ الْحَدِّ حد قائم کرنے کی فضیلت **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حَدٌّ یُعْمَلُ فِی الْاَرْضِ خَیْرٌ لِاَھْلِ الْاَرْضِ مِنْ اَنْ یُّمْطَرُوْا ثَلٰثِیْنَ صَبَاحًا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک حد کا جاری ہونا زمین والوں کے لیے بہتر ہے تیس دن تک پانی برسنے سے (اسواسطے کہ جب حد جاری
ہوگی تو ملک میں انتظام ہوگا امن امان ہوگا بدمعاش اور مفسد ڈر جائیں گے خلق اللہ کو راحت ہوگی گناہ کم ہونگے پھر پانی بھی اللہ
ضرور برساوے گا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ اِقَامَۃُ حَدٍّ بِاَرْضٍ خَیْرٌ لِاَھْلِھَا مِنْ مَطَرٍ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ترجمہ ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے کہا حد قائم کرنا ایک ملک میں بہتر ہے اوس ملک والوں کے لیے چالیس رات پانی برسنے سے **اَلْقَدْرُ الَّذِیْ**
اِذَا سَرَقَہُ السَّارِقُ قُطِعَتْ یَدُہٗ کتنی کی مالیت میں ہاتھ کاٹا جاوے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مِجَنٍّ قِیْمَتُہٗ خَمْسَۃُ دَرَاھِمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کے چرانے میں جسکی قیمت پانچ درم تہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ مِجَنٍّ ثَمَنُہٗ ثَلٰثَۃُ دَرَاھِمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کے
چوری میں جس کی قیمت تین درم تہی (امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِیْ مِجَنٍّ ثَمَنُہٗ ثَلٰثَۃُ دَرَاھِمَ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا
ایک ڈھال کی چوری میں جو تین درم کی تھی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَعَ یَدَ سَارِقٍ
سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّۃِ النِّسَآءِ ثَمَنُہٗ ثَلٰثَۃُ دَرَاھِمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
چور کا ہاتھ کاٹا جس نے ڈھال چرائی تہی صفۃ النساء (ایک مقام ہی مسجد نبوی میں) میں سے اس کی قیمت تین درم تہی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِیْ مِجَنٍّ قِیْمَتُہٗ ثَلٰثَۃُ دَرَاھِمَ ترجمہ اوپر گزرا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِیْ مِجَنٍّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال میں
ہاتھ کاٹا۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت غلط ہے (اور ٹھیک یہ ہی کہ ابوبکر نے ہاتھ کاٹا) **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَطَعَ اَبُوْ بَکْرٍ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ مِجَنٍّ قِیْمَتُہٗ خَمْسَۃُ دَرَاھِمَ ترجمہ انس سے روایت ہی ابوبکر صدیق رضہ نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری
میں جسکی قیمت پانچ درم تہی **عَنْ** قَتَادَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ سَرَقَ رَجُلٌ مِجَنًّا عَلٰی عَھْدِ اَبِیْ بَکْرٍ فَقُوِّمَ خَمْسَۃَ
دَرَاھِمَ فَقُطِعَ ترجمہ قتادہ سے روایت ہی میں نے انس سے سنا کہتے تھے ایک شخص نے ڈھال چرائی ابوبکر صدیق کے زمانے
میں اوس کی قیمت لگائی گئی پانچ درم پھر اوسکا ہاتھ کاٹا گیا **ذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ** عَلَی الزُّھْرِیِّ زہری
پر راویوں کا اختلاف **عَنْ** عَائِشَۃَ رضہ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رُبُعِ دِیْنَارٍ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ

قِيلَ لِعَائِشَةَ مَا ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَتْ رُبُعُ دِينَارٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا
تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي
الْمِجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا
تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي الْمِجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ وَزَعَمَ أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ الْمِجَنُّ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ قَالَ وَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَزْعُمُ
أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ
إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ ترجمہ عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے
نہ کاٹا جاوے ہاتھ مگر ڈھال کی چوری میں یا اس کی قیمت کے برابر دوسری چیز میں عروہ نے کہا ڈھال چار درہم کی ہوتی
ہے اور عمرہ نے حضرت عائشہ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جاوے مگر چوتھائی دینار یا زیادہ میں عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلَّا فِي الْخَمْسِ ترجمہ سلیمان بن یسار نے کہا نہ کاٹا جاوے ہاتھ کا پنجہ مگر پنجے
میں یعنی پانچ درہم کی مالیت میں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي أَدْنَى مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ وَكُلُّ وَاحِدٍ
مِنْهُمَا ذُو ثَمَنٍ ترجمہ حضرت عائشہ نے کہا چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا مگر ڈھال کی چوری میں جو قیمت دار ہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي قِيمَةِ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ
کٹوایا پانچ درہم کی مالیت میں عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَمْ يَقْطَعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّارِقَ إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُ الْمِجَنِّ
يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ ترجمہ ایمن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا مگر ڈھال کی قیمت میں اور
ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ الْيَدُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا
فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَقِيمَتُهُ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعِ الْيَدُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَقِيمَةُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَمْ يُقْطَعِ الْيَدُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَقِيمَتُهُ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَيْمَنَ قَالَ تُقْطَعُ السَّارِقُ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ
وَكَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا أَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ترجمہ ایمن سے روایت ہے
چور کا ہاتھ کاٹا جاویگا ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک دینار تھی یا دس
درم (ابوحنیفہ کے دلیل یہی روایت ہے) عَنْ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ يَرْفَعُهُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُهُ
يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ ترجمہ ایمن بن ام ایمن سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ نہ کاٹا جاوے گا مگر ڈھال کی
قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ترجمہ
ایمن سے روایت ہے چور کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے ڈھال سے کم قیمت میں عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ
عَشَرَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ ابن عباس کہتے تھے ڈھال کی قیمت ان دنوں دس درم تھی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ

عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَوَّمُ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ ترجمہ ابن عباس سے ایسی ہی روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ڈہال کی قیمت دس درہم تہی عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْنٰی مَا یُقْطَعُ فِیْهِ ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَ وَثَمَنُ الْمِجَنِّ یَوْمَئِذٍ عَشْرَةُ دَرَاهِمَ ترجمہ عطاء نے کہا کم سے کم جس مین ہاتہ کاٹا جاوے ڈہال کی قیمت ہے اور وہ اون دنون مین دس درہم تہی۔ امام نسائی نے کہا ایمن جس سے پہلے حدیث نقل کی ہے وہ صحابی معلوم نہین ہوتا اور اوس سے ایک اور حدیث مروی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صحابی نہین ہے ف ابن حجر نے تقریب مین کہا کہ ایمن بن خریم جسکی کنیت ابو عطیہ ہے اوسکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے عجلی نے کہا کہ وہ تابعی ہے ثقہ ہے اس صورت مین ایمن کی سب روایات جو اوپر مذکور ہوئین مرسل ہونگی

عَنْ اَیْمَنَ مَوْلَی ابْنِ الزُّبَیْرِ وَقَالَ خَالِدٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ مَوْلَی الزُّبَیْرِ عَنْ تُبَیْعٍ عَنْ کَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهَا اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فَاَتَمَّ وَقَالَ سَوَّادٌ یُتِمُّ رُکُوْعَهُنَّ وَسُجُوْدَهُنَّ وَیَعْلَمُ مَا یَقْتَرِئُ وَقَالَ سَوَّادٌ یَقْرَأُ فِیْهِنَّ کُنَّ لَهٗ بِمَنْزِلَةِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ترجمہ ایمن سے روایت ہے جو مولی تہا ابن زبیر کا یا زبیر کا اوس نے سنا تبیع سے اوس نے سنا کعب سے اونہون نے کہا جو شخص اچہی طرح وضو کرے پہر نماز پڑہے (عبد الرحمن نے کہا عشا کی) پہر اوس کے بعد چار رکعتین پڑہے اور اون کو پورا کرے (سوار نے کہا یعنی رکوع اور سجود دن مین پورا پورا ادا کرے) اور جو پڑہے اوسکو سمجہے تو وہ ایسی ہونگی جیسے شب قدر مین عبادت کی ف یہ روایت اور اسکی بعد کی روایت اس باب سے متعلق نہین ہے مگر مصنف اس کو اس بات کے ثابت کرنیکی لیے لایا ہے کہ ایمن صحابی معلوم نہین ہوتا اوس کی دلیل یہ ہے کہ اس روایت کو ایمن نے تبیع سے سنا جو خود تابعی ہے پہر ظاہر بہی معلوم ہوتا ہے کہ ایمن بہی تابعی ہے

عَنْ کَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ شَهِدَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ صَلّٰی اِلَیْهَا اَرْبَعًا مِثْلَهَا یَقْرَأُ فِیْهَا وَیُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ کَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ڈہال کی قیمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین دس درہم تہی

اَلثَّمَرُ الْمُعَلَّقُ یُسْرَقُ جو درخت پر لگا ہوا میوہ کوئی چرالیوے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ کَمْ تُقْطَعُ الْیَدُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْیَدُ فِیْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ فَاِذَا ضَمَّهُ الْجَرِیْنُ قُطِعَتْ فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَلَا تُقْطَعُ فِیْ حَرِیْسَةِ الْجَبَلِ فَاِذَا اٰوَی الْمُرَاحَ قُطِعَتْ فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا کتنے مال مین ہاتہ کاٹا جاوے آپ نے فرمایا ہاتہ نہ کاٹا جاوے اوس میوے مین جو لٹکتا ہو درخت پر لیکن جب کہلیان مین رکہا جاوے اور اتنا کوئی چراوے جسکی قیمت ڈہال کی قیمت کے برابر ہو تو اوس مین ہاتہ کاٹا جاوے اسی طرح جو جانور پہاڑ پر (یا میدان مین) چرتے ہون اون مین ہاتہ کاٹا جاوے لیکن جب وہ اپنی رہنے کی جگہ مین ہون اور کوئی چراوے اوسکو اور قیمت اون کی ڈہال کی قیمت کے برابر ہو تو ہاتہ کاٹا جاوے

اَلثَّمَرُ یُسْرَقُ بَعْدَ اَنْ

يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ میوہ جب درخت پر سے توڑ کر کھریان میں ہو اور اوسکو کوئی چرا وے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ**

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَا اَصَابَ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ شَيْئًا مِنْهُ بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ

فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ الْغَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا درخت پر لٹکا ہوا میوہ چرانا آپنے فرمایا جو شخص حاجت رکھتا ہو (مثلاً بھوکا ہو اور کچھ کھانے کو نہ ملے) اور وہ ایسا میوہ لے لے بشرطیکہ اوسکو چھپا کر اپنے کپڑے میں نہ باندھے تو اوس پر کچھ مواخذہ نہیں ہے اور جو ایسا میوہ لیکر نکل آوے تو وہ اوسکا دونا تاوان دے اور سزا الگ ہوگی اور جو شخص میوہ لوٹنے کے بعد چرا وے اور اوس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے اور جو ڈھال کی قیمت سے کم چراوے تو دونا اوسکا تاوان دے اور سزا الگ ہوگی **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو** اَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ هِيَ وَمِثْلُهَا وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ

قَطْعٌ اِلَّا فِيْمَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ

وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِيْ

شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ اِلَّا فِيْمَا اٰوَاهُ الْجَرِيْنُ فَمَا اُخِذَ مِنَ الْجَرِيْنِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ

يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص مزینہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ پہاڑ پر جو جانور چرتی ہوں اون کے باب میں کیا فرماتے ہیں آپنے فرمایا اگر کوئی ایسا جانور چراوے تو وہ جانور پھیرے اور اوس کی مثل ایک جانور دیوے اور سزا الگ پاوے اور جانور کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جاویگا مگر جو منڈی کے اندر ہو اور اوس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو اوس پر ہاتھ کاٹا جاویگا اور جو ڈھال کی قیمت سے کم ہو تو وہ جانور دیسی دیوے اور کوڑے سزا کے کھاوے اوس نے کہا یا رسول اللہ جو میوہ درخت پر لٹکتا ہو اوسمیں کیا فرماتے ہیں آپنے فرمایا اوسی قدر میوہ ادا کرے اور وہ بھی پھیرے اور سزا اٹھاوے اور میوے کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جاوے مگر جو کھریان میں رکھا گیا ہو درخت سے توڑ کر اوسکو اگر کوئی اتنا چراوے کہ اوس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو جاوے تو ہاتھ کاٹا جاوے اور جو کم چراوے تو دونا تاوان دیوے اور سزا کے کوڑے کھاوے

بَابُ مَا لَا قَطْعَ فِيْهِ جن چیزون کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جاویگا **عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹا جاوے پھلوں کے چرانے میں نہ کھجور کے گابے میں (جو اندر سے سفید سفید نکلتا ہے) **ف** اسی روایت کو صاحب کتاب نے کئی اسناد سے نقل کیا ہے ہم اون سب روایتوں کو لکھ دیتے ہیں لیکن ترجمہ علیحدہ علیحدہ نہیں لکھتے

کیونکہ ترجمہ سب کا یہی ہے عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي
ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ
عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا
كَثَرٍ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ
عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ ترجمہ ان
سب روایات کا وہی ہے جو اوپر گزرا عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ
وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امانت میں خیانت کرے یا علانیہ لوٹ
کر لیجاوے یا اونچک لیجاوے اوسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا (کیونکہ یہ چوری نہیں ہے مگر اور سزا اسکی ہو نگی) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى مُخْتَلِسٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا خَائِنٍ قَطْعٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ قَطْعٌ ترجمہ
ان روایات کا وہی جو اوپر گزرا۔ جابر نے کہا خائن پر (یعنی جو امانت میں خیانت کرے) قطع نہیں ہے۔ امام نسائی نے
کہا اشعث بن سوار ضعیف ہے

بَابُ قَطْعِ الرِّجْلِ مِنَ السَّارِقِ بَعْدَ الْيَدِ ہاتھ کاٹنے کے بعد پھر چور کا پاؤں کاٹنا

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوا يَدَهُ قَالَ ثُمَّ سَرَقَ فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ ثُمَّ
سَرَقَ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ رض حَتَّى قُطِعَتْ قَوَائِمُهُ كُلُّهَا ثُمَّ سَرَقَ أَيْضًا الْخَامِسَةَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رض كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ بِهَذَا حِينَ قَالَ اقْتُلُوهُ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ لِيَقْتُلُوهُ
مِنْهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَكَانَ يُحِبُّ الْإِمَارَةَ فَقَالَ أَمِّرُونِي عَلَيْكُمْ فَأَمَّرُوهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ إِذَا ضَرَبَ
ضَرَبُوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ ترجمہ حارث بن حاطب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور لائے آپنے فرمایا اس کو
مار ڈالو (اس لیے کہ آپکو معلوم ہو گیا تہا کہ ہاتھ کاٹنے سے یہ چوری نہ چھوڑیگا) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے
آپنے فرمایا اس کو مار ڈالو پھر لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اسکا ہاتھ کاٹو خیر اوسکا ہاتھ کاٹا گیا
پھر اوس نے چوری کی ابو بکر رض کے زمانے میں یہانتک کہ اوسکے چاروں ہاتھ پاؤں کٹ گئی پھر اوس نے پانچویں بار چوری کی

ابوبکر رضی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکا حال خوب جانتے تھے اسی لیے آپنے فرمایا تھا کہ اس کو مار ڈالو پھر ابوبکر نے اوسکو حوالے کیا قریش کے جوان لوگون کو مار ڈالنے کے لیے اون لوگون میں عبد اللہ بن زبیر بھی تھے وہ سرداری کو بہت چاہتے تھے اونہون نے کہا باقی لوگون سے کیا تم مجھکو اپنا سردار کرلو اونہون نے سردار کرلیا پھر عبد اللہ بن زبیر جب اوسکو مارتے تو سب لوگ مارتے یہان تک کہ مار ڈالا اوس کو

باب قَطْعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ مِنَ السَّارِقِ

چور کے دونو ہاتھ اور دونون پانون کاٹنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جِيْءَ بِسَارِقٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى مِرْبَدِ النَّعَمِ وَحَمَلْنَاهُ فَاسْتَلْقَى عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ كَشَّرَ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَانْصَدَعَتِ الْإِبِلُ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهُ فِيْ بِئْرٍ ثُمَّ رَمَيْنَا عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپنے فرمایا مار ڈالو اوس کو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا (داہنا ہاتھہ) کاٹ ڈالو اوسکا پھر دوسری بار وہ لایا گیا (اوسی چوری کی علت مین) آپنے فرمایا مار ڈالو اوسکو لوگ بولے یا رسول اللہ اوس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا (بایان پانون) کاٹو اوسکا پھر تیسری بار لایا گیا آپنے فرمایا اوسکو مار ڈالو لوگ بولے یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا (بایان ہاتھ) کاٹو اوسکا پھر چوتھی بار لایا گیا آپ نے فرمایا مار ڈالو اوسکو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اس نے چوری کی ہے آپنے فرمایا اچھا (داہنا پانون) کاٹو اوسکا پھر پانچوین بار لایا گیا (کیا کمبخت بیحیا تھا کسیطرح مانتا ہی نہ تھا) آپنے فرمایا مار ڈالو اوس کو جابر نے کہا ہم اوسکو مربد نعم (ایکمقام ہے) کیطرف لے چلے اور اوٹھایا اوسکو وہ چت لیٹ گیا پھر بھاگا اپنے کٹے ہوئے ہاتھون اور پانون سے اونٹ اوسکو دیکھکر بھڑک گئے پھر اوسکو اوٹھایا پھر اوس نے ایسا ہی کیا پھر اوٹھایا پھر تیسری بار آخر ہم نے اوس کو پتھرون سے مار کر مار ڈالا پھر ایک کنوئین مین ڈالدیا اور اوپر سے پتھر مارے - امام نسائی نے کہا یہ حدیث منکر ہے اور مصعب بن ثابت قوی نہین ہے حدیث مین

اَلْقَطْعُ فِي السَّفَرِ

سفر مین ہاتھہ کاٹنا

عَنْ بُسْرِ بْنِ أَبِيْ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِيْ فِي السَّفَرِ ترجمہ بسر بن ابی ارطاۃ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہاتھہ نہ کاٹے جاوین سفر مین (اس لیے کہ سفر مین چور کے ہاتھہ کا علاج کون کریگا اور کون اوس کی خبر لیگا یا ایسا نہ ہو کہ چور خفا ہو کر کافرون مین چلا جاوے اور اون مین ملجاوے)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام چوری کرے تو بیچڈال اوسکو اگرچہ بیس درہم کو بکے - امام نسائی نے کہا عمر بن ابی سلمہ حدیث مین

نہیں ہے حد البلوغ وذکر السن الذی اذا بلغہا الرجل والمرأۃ اقیم علیہما الحد مرد کب جوان ہوتا ہے اور

اور عورت یکس سن میں حد قائم کیا جاوے عن عطیۃ قال کنت فی سبی قریظۃ وکان ینظر فمن خرج شعرہ

قتل ومن لم یخرج استحیی ولم یقتل ترجمہ عطیہ سے روایت ہے میں بنی قریظہ کے قیدیوں میں تھا لوگ ان کو دیکھتے

تھے اگر ان کے زیر ناف کے بال نکل آتے تو ان کو قتل کر ڈالتے اور جسکے بال نہ نکلے ہوتے اوسکو زندہ چھوڑ دیتے (معلوم ہوا

کہ بلوغ کی نشانی بھی ہے مرد اور عورت دونوں میں) تعلیق ید السارق فی عنقہ چور کی گردن میں اوس کا ہاتھ

کاٹکر لٹکا دینا عن ابن محیریز قال سألت فضالۃ بن عبید عن تعلیق ید السارق فی عنقہ قال سنۃ

قطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید سارق ثم علق یدہ فی عنقہ ترجمہ ابن محیریز سے روایت ہے میں نے

فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ اوسکی گردن میں لٹکانا کیسا ہے؟ وہ بولے یہ سنت ہے رسول اللہ صلعم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور اوسکے گلے میں لٹکایا عن عبد الرحمن

بن محیریز قال قلت لفضالۃ بن عبید ارأیت تعلیق الید فی عنق السارق من السنۃ ہو قال نعم اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم بسارق فقطع یدہ وعلقہ فی عنقہ ترجمہ عبد الرحمن بن محیریز سے روایت ہے میں نے فضالہ بن عبید سے کہا کیا چور کا ہاتھ اوس کے گلے میں لٹکانا

سنت ہے انہوں نے کہا ہاں رسول اللہ صلعم پاس ایک چور آیا آپ نے اوسکا ہاتھ کاٹا اور گلے میں لٹکا دیا۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں حجاج بن ارطاۃ ہے جسکی حدیث

حجت نہیں ہو سکتی عن عبد الرحمن بن عوف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یغرم صاحب سرقۃ اذا اقیم علیہ الحد ترجمہ عبد الرحمن

بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب چور پر حد قائم کیا جاوے تو چوری کے مال کا تاوان اوس پر لازم نہ ہوگا لیکن اگر مال چرایا ہوا اوسکے پاس موجود ہو تو مالک کو دلا دینگے کتاب الایمان و

شرائعہ کتاب ایمان اور اوسکے ارکان کے بیان میں ف نسائی نے یہ کتاب سب کے اخیر میں رکھا اسلئے کہ اعمال کا درجہ کم ہے ایمان کا زیادہ پھر جو افضل تھا اوسپر کتاب کو ختم کر نا مناسب

ہوا ذکر افضل الاعمال سب عملوں میں کونسا عمل افضل ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سئل ای الاعمال افضل قال الایمان باللہ ورسولہ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے آپنے فرمایا یقین کرنا اللہ اور اوس کے رسول پر ف اسلئے کہ کوئی عمل

بغیر ایمان کے فائدہ نہیں دیتا تو ایمان سب سے زیادہ ضروری اور مقدم ٹھہرا عن عبد اللہ بن حبشی الخثعمی ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای الاعمال افضل فقال ایمان لا شک فیہ وجہاد لا غلول فیہ وحجۃ مبرورۃ

ترجمہ عبد اللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا کام افضل ہے انہوں نے کہا ایمان جس

میں شک نہ ہو اور جہاد جس میں چوری نہ ہو (یعنی مال غنیمت میں سے) اور حج جو مبرور ہو (جس کے بعد پھر گناہ نہ کرے) عن

انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کن فیہ وجد بہن حلاوۃ الایمان

وطعمہ ان یکون اللہ عز وجل ورسولہ احب الیہ مما سواہما وان یحب فی اللہ وان یبغض فی اللہ و

ان توقد نار عظیمۃ فیقع فیہا احب الیہ من ان یشرک باللہ شیئا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں جسمیں ہونگی وہ ایمان کا مزہ اوٹھاویگا۔ ایک تو یہ کہ اللہ اور اوس کے

رسول سے سب سے زیادہ محبت کرے دوسری یہ کہ دوستی کرے اسد کے واسطے یعنے نیک بندون سے اور دشمنی کرے اسد کے دشمنون سے
دشمنی رکہے تیسری یہ کہ اگر اسکو آگ میں ڈالا جاوے تو اوسمین گرنا قبول کرے پر اسد کے ساتھ کسی کو شریک نکرے ف
یہ تینون باتین درحقیقت ایک ہی بات ہے یعنی اسد سے سچی محبت ہو سب سے زیادہ اپنی اسد کو دل اور جان اور زبان سے پیار کرے
پہر جسکو اسد سے ایسی محبت ہوگی وہی مومن ہے وہ کبہی کافرون کا شریک نہوگا مسلمانون کے ساتہ برائی نکریگا مرجانا آسان
سمجہیگا مگر اپنے پیارے محبوب اسد کے برابر کسی کو نکریگا **حلاوة الایمان** ایمان کی مٹہاس **عن** انس بن مالك
يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلثة من كن فيه وجد حلاوة الايمان من احب المرء لا يحبه
الا لله عز وجل ومن كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما ومن كان ان يقذف في النار احب اليه
من ان يرجع الى الكفر بعد ان انقذه الله منه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے
فرمایا تین باتین جس مین ہونگی وہ ایمان کا مزہ اوٹہاویگا۔ ایک تو جس سے دوستی رکہے تو اسد کے لیے دوستی رکہے اور دوسری
اسد اور اسکے رسول کو سب سے زیادہ چاہے اور تیسری یہ کہ آگ مین گرنا قبول کرے مگر پہر کافر ہونا قبول نہ کرے جب اسد نے اسکو
نجات دی کفر سے **حلاوة الاسلام** اسلام کی مٹہاس **عن** انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلثة
من كن فيه وجد بهن حلاوة الاسلام من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما ومن احب المرء لا يحبه
الا لله ومن يكره ان يرجع الى الكفر كما يكره ان يلقى في النار ترجمہ انس بن مالک سے ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر
گذری **باب** نعت الاسلام اسلام کیسی کہتے ہین **عن** عمر بن الخطاب قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله
عليه وسلم ذات يوم اذ طلع علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه اثر السفر
ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه
على فخذيه ثم قال يا محمد اخبرني عن الاسلام قال ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله
وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قال صدقت
فعجبنا اليه يسأله ويصدقه ثم قال اخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله
واليوم الاخر والقدر كله خيره وشره قال صدقت قال فاخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك
تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال فاخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم بها من السائل
قال فاخبرني عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون
في البنيان قال عمر فلبثت ثلثا ثم قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عمر هل تدري من السائل قلت
الله ورسوله اعلم قال فانه جبريل عليه السلام اتاكم ليعلمكم امر دينكم ترجمہ امیر المومنین حضرت
عمر فاروق رض سے روایت ہے ہم ایکدن رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے پاس بیٹہے ہی تہے اتنے مین ایک شخص آگیا جسکے کپڑے بہت سفید

پھر مال بہت کالے تھے معلوم ہی نہیں ہوتا تھا کہ وہ مسافر ہی ہے اور کوئی ہم میں سے اوسکو پہچانتا بھی نہ تھا وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے لگا کر اور اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (یعنی ادب سے بیٹھا جیسے شاگرد
استاد کے سامنے بیٹھتا ہے) پھر کہنے لگا اے محمد بتلاؤ مجھ کو اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا گواہی دینا اس بات کی کہ کوئی لائق نہیں
عبادت کے سوا اللہ کے اور بیشک حضرت محمد اوس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا
بیت اللہ کا حج کرنا اگر طاقت ہو (یعنی کھانا پینا راہ خرچ ہونا) وہ بولا آپ نے سچ فرمایا ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی پوچھتا ہے
(تو معلوم ہوتا ہے کہ اوس کو معلوم نہیں) پھر کہتا ہے آپ نے سچ فرمایا (جیسے اوسکو معلوم ہے) پھر بولا بتلاؤ مجھ کو ایمان کیا ہے
آپ نے فرمایا یقین کرنا اللہ پر (یعنی اوس کی ذات اور صفات پر) اور اوس کے فرشتوں پر (کہ وہ اوسکے پاک بندے ہیں جیسا
اللہ کا حکم ہوتا ہے بجا لاتے ہیں اون میں بڑی طاقت خدا کی دی ہے) اور اوسکی کتابوں پر (جیسے قرآن شریف توراۃ شریف انجیل
مقدس زبور شریف سوا اس کے اور صحیفے جو اللہ نے اپنے پیغمبروں پر اوتارے وہ سب حق ہیں اللہ کی طرف سے ہیں اللہ کے کلام ہیں)
اور اوسکے پیغمبروں پر (جیسے حضرت آدم حضرت ابراہیم حضرت موسی حضرت عیسی حضرت محمد علیہم السلام اور سوا ان کے جتنے پیغمبر
اللہ کے دنیا میں گزرے ہیں بعضوں کا حال ہم کو معلوم ہوا بعضوں کا معلوم نہیں وہ سب اللہ کے بھیجے ہوئے تھے جو حکم انہوں نے
دیا اللہ کی طرف سے دیا اور وہ سب سچے تھے) اور قیامت پر (یعنی عذاب ثواب کے دن پر جس دن اللہ اپنے سب بندوں کو دوبارہ
جلا دیگا نیکوں کو اونکی نیکی کا بدلہ اور بروں کو اونکی برائی کا بدلہ دیگا) اور تقدیر پر (کہ برا بھلا سب اللہ کی طرف سے ہے یعنی ہر
اور پہلے سب کا خالق اللہ تعالی ہے اوسکو خوب معلوم تھا کہ یہ شخص برا ہوگا یہ اچھا ہوگا کوئی کام بدون اوسکے حکم اور ارادے کے نہیں
ہوتا لیکن وہ اچھوں سے خوش ہوتا ہے اور بروں سے ناخوش اور اوس نے ہم کو اختیار دیا ہے کہ ہم اچھا کام کریں تو ثواب پاویں
برا کریں تو اپنے تئیں خراب کرینگے) وہ بولا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اوس نے کہا بتلاؤ احسان کیا ہے (یہ وہ درجہ ہے جو اسلام اور ایمان کے
بعد اللہ کے مقرب بندوں کو حاصل ہوتا ہے) آپ نے فرمایا اللہ کا پوجا کر گویا تو اللہ کو دیکھ رہا ہے اگر یہ درجہ نہ ہو تو خیر اس
طرح کہ اللہ تجھکو دیکھ رہا ہے پھر وہ بولا مجھے بتلاؤ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں
جانتا (یعنی یہ بات کسی کو معلوم نہیں ہے سوا اللہ کے) وہ بولا اچھا اوس کی نشانیاں بتلاؤ آپ نے فرمایا ایک نشانی یہ ہے کہ لونڈی
اپنی مالک کو جنیگی ف حدیث میں ربتہا ہے جو مؤنث ہے یعنی لونڈی اپنے مالک کو جنیگی مراد مالک اور مالکہ دونوں ہیں اور
تخصیص مالکہ کی اس لیے ہے کہ عورتیں مردوں کے نسبت زیادہ جاہل ہوتی ہیں یا جب بیٹی اپنی ماں کی مالک ہوگی تو بیٹا ضرور
ہوگا یا نفس مقدر کر لیں جو مؤنث ہے عربی زبان میں محدثین نے اسکی تفسیر میں کئی باتیں لکھی ہیں۔ ایک یہ کہ لونڈیوں کی
اولاد بہت ہوگی اور اسلام بہت پھیلیگا کافروں کی عورتیں لونڈیاں بنکر مسلمانوں کے پاس رہیں گی دوسری یہ کہ لوگ اپنی
ام ولد لونڈیوں کو بیچنے لگینگے اور وہ بکتی بکتی کبھی بیٹے کے پاس بھی آ جاوے گی تیسری یہ کہ اولاد اپنی ماں باپ کی نافرمانی کرے
گی تو گویا ماں لونڈی ٹھہری اور بیٹا ہوا مالک۔ حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہی تفسیر میرے نزدیک ٹھیک ہے ف دوسری یہ

کہ ننگے پاؤں ننگے بدن جو پھرتے ہیں مفلس بکریاں چرانیوالے وہ بڑی بڑی محل بناوینگے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں تین دن
ٹھہرا رہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عمر تم جانتے ہو وہ پوچھنیوالا کون تھا میں نے کہا اللہ کو اور اوس کے
رسول کو خوب معلوم ہے آپنے فرمایا وہ جبرئیل علیہ السلام تھے تم کو دین کے کام سکھلانے آئے تھے

صفة الایمان

والاسلام عن ابی ہریرۃ و ابی ذر قالا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس بین ظہرانی اصحابہ
فیجیئ الغریب فلا یدری ایہم ہو حتی یسأل فطلبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نجعل لہ
مجلسا یعرفہ الغریب اذا اتاہ فبنینا لہ دکانا من طین کان یجلس علیہ انا لجلوس و رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلسہ اذ اقبل رجل احسن الناس وجہا واطیب الناس ریحا کان ثیابہ لم یمسہا دنس حتی
سلم فی طرف البساط فقال السلام علیک یا محمد فرد علیہ السلام قال ادنو یا محمد قال ادنہ فما زال یقول
ادنو مرارا و یقول لہ ادن حتی وضع یدہ علی رکبتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا محمد اخبرنی ما
الاسلام قال الاسلام ان تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا و تقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتحج البیت وتصوم
رمضان قال اذا فعلت ذلک فقد اسلمت قال نعم قال صدقت فلما سمعنا قول الرجل صدقت انکرناہ قال
یا محمد اخبرنی ما الایمان قال الایمان باللہ وملائکتہ والکتاب والنبیین وتؤمن بالقدر قال فاذا
فعلت ذلک فقد امنت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال صدقت قال یا محمد اخبرنی ما
الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال صدقت قال یا محمد
اخبرنی متی الساعۃ قال فنکس فلم یجبہ شیئا ثم اعاد فلم یجبہ شیئا ثم اعاد فلم یجبہ شیئا ورفع
راسہ فقال ما المسئول عنہا باعلم من السائل ولکن لہا علامات تعرف بہا اذا رایت الرعاء البہم
یتطاولون فی البنیان ورایت الحفاۃ العراۃ ملوک الارض ورایت المراۃ تلد ربہا خمس لا یعلمہا
الا اللہ ان اللہ عندہ علم الساعۃ الی قولہ ان اللہ علیم خبیر ثم قال لا والذی بعث محمدا بالحق ہدی
و بشیرا ما کنت باعلم بہ من رجل منکم وانہ لجبرئیل علیہ السلام نزل فی صورۃ دحیۃ الکلبی

ترجمہ ابوہریرہؓ اور ابوذر سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ کے بیچ میں بیٹھتے پھر جو شخص نیا
آتا وہ آپ کو نہ پہچان سکتا جبتک پوچھتا نہیں اس لیے ہم نے آپ سے چاہا کہ بیٹھنے کے لیے ایک جگہہ بنا دی جاوے کہ نیا شخص
آتے ہی آپکو پہچان لیوے پھر ہم نے آپ کے لیے ایک اونچا چبوترہ بنایا مٹی سے آپ اوسپر بیٹھتے ایک روز ہم سب بیٹھے ہوے
تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی جگہہ بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص آیا جسکا مُنہ سب لوگوں سے اچھا تھا اور جس کے
بدن کی خوشبو سب سے بہتر تھی اور کپڑوں میں اوس کے ذرا بھی میل نہ تھا اوس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا اور کہا السلام
علیک یا محمد آپنے اوس کے سلام کا جواب دیا وہ بولا میں نزدیک آؤں اے محمد آپنے فرمایا آ پھر وہ کئی بار برابر کہتا رہا میں نزدیک

آکر آپ فرماتے آئے یہانتک کہ اوس نے اپنے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنون پر رکھدیے اور کہا ای محمد
مجھکو بتلاؤ اسلام کسی کہتے ہین آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو پوجا کرے اللہ کا اور نہ شریک کرے اللہ کے ساتھ کسی کو اور نماز پڑھے
اور زکوٰۃ دیوے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اور روزے رکھے رمضان کے اوس نے کہا جب مین یہ باتین کرون تو مسلمان ہوجاؤنگا
آپ نے فرمایا ہان وہ بولا آپنے سچ فرمایا جب ہم نے یہ سنا کہ وہ کہتا ہے آپ نے سچ فرمایا تو ہم کو برا معلوم ہوا (اس لیے
کہ جان بوجھ کر کیون پوچھتا ہے) پھر کہنے لگا ای محمد بتلاؤ مجھکو ایمان کیا ہے آپنے فرمایا یقین کرنا اللہ پر اور اوس کے
فرشتون پر اور کتابون پر اور پیغمبرون پر اور یقین کرنا تقدیر پر وہ بولا جب مین ایسا کرون تو مومن ہوجاؤنگا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان وہ بولا آپنے سچ فرمایا پھر کہنے لگا ای محمد مجھ کو بتلاؤ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ کو
تو اسطرح سے پوجے جیسے اوسے دیکھ رہا ہے اگر اسطرح سے نہ ہو تو اسطرح سے ہو کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے وہ بولا آپ نے سچ فرمایا
پھر کہنے لگا ای محمد مجھکو بتلاؤ قیامت کب ہوگی یہ سنکر آپنے سر جھکا لیا اور کچھ جواب نہ دیا اوس نے پھر پوچھا آپ نے
کچھ جواب نہ دیا پھر پوچھا آپنے کچھ جواب نہ دیا اور سر اوٹھایا پھر فرمایا جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنیوالے سے زیادہ نہین جانتا
البتہ قیامت کی نشانیان ہین جب تو مجہول جانور چرانے والونکو دیکھے بڑی بڑی عمارتین بناتے ہین اور ننگے پاؤن اور
ننگے بدن جو لوگ پھرتے ہین ان کو زمین کا بادشاہ دیکھے اور عورت کو دیکھے وہ اپنے مالک کو جنتی ہے تو سمجھ لے کہ قیامت
نزدیک ہے پانچ خبرین ہین جنکو کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے پھر یہ آیت پڑھی ان اللہ عندہ علم الساعۃ سے ان اللہ علیم
خبیر تک پھر آپنے فرمایا نہین قسم اوس کی جس نے محمد کو سچا بنا کر بھیجا راہ دکھلانے والا اور خوشخبری دینے والا مین اوس
کو تم سے زیادہ نہین پہچانتا تھا اور بیشک یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو دحیہ کلبی کے صورت مین آئے تھے **ف** دحیہ کلبی ایک
صحابی تھے خوبصورت حضرت جبرئیل اونہی کی صورت بنکر اوترتے لیکن حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ فقرہ وہم ہے راوی کا
اسلیے کہ اگر دحیہ کلبی کے صورت ہوتی تو حضرت عمرؓ کیسے کہتے ہم مین سے کوئی اوس کو نہین پہچانتا تھا **تاویل** قول
اللہ عزوجل قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا اس آیت کی تفسیر **ف** اس آیت سے معلوم
ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام مین فرق ہے اور ایک دوسری آیت ہے فاخرجنا من کان فیہا من المومنین فما وجدنا فیہا غیر بیت
من المسلمین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی ہے مگر ٹھیک یہ ہے کہ اسلام عام ہے اور ایمان خاص جو مومن ہے وہ ضرور
مسلم ہے اور جو مسلم ہے اوسکو مومن ہونا ضرور نہین اسلام کے معنی تابعدار ہوجانا اور ایمان کے معنی تابعداری کو ساتھ دل سے یقین
کرنا بعضے لوگ زور و زبردستی سے بھی مسلمان بنجاتے ہین اون کو مسلم کہین گے مومن نہ کہین گے **عن** سعد بن ابی وقاص قال
اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجالا فلم یعط رجلا منہم شیئا قال سعد یا رسول اللہ اعطیت فلانا
وفلانا ولم تعط فلانا شیئا وھو مؤمن فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او مسلم حتی اعادھا سعد ثلثا
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول او مسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعطی رجالا وادع من ھو

اعطیہ الی منہم لا اعطیہ شیئا مخافۃ ان یکبوا فی النار علی وجوہہم ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگون کو دیدیا اور بعضونکو نہ دیا سعد نے کہا یا رسول اللہ آپنے فلانے کو دیا اور فلانے کو دیا اور فلانے شخص کو کچھ نہ دیا حالانکہ وہ مومن ہے آپنے فرمایا کیا وہ مسلم ہے سعد نے تین بار یہی کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار فرماتے تھے کیا وہ مسلم ہے پھر آپنے فرمایا مین بعض لوگون کو دیتا ہون اور بعضونکو نہین دیتا حالانکہ جنکو نہین دیتا اونسے مجھکو زیادہ محبت ہے مگر مین جنکو دیتا ہون تو اس ڈر سے دیتا ہون کہین وہ جہنم مین اوندہے نہ گرائے جادین ف بعضے لوگ نومسلم تھے ڈر سے یا دنیا اور مال کی طمع سے مسلمان ہوگئے تھے ابھی اونکے دلون مین ایمان خوب رچا نہ تھا۔ اس لیے آپنے اون کو مال دینا مقدم سمجھا کہ اگر نہ دین تو وہ شاید پھر کافر ہو جاوین اور جو لوگ پکے ایماندار تھے اونکو پہلے دینا ضرور نہ سمجھا۔ اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ مومن اور مسلم مین فرق ہے عن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم قسما فاعطی ناسا ومنع اخرین فقلت یا رسول اللہ اعطیت فلانا وفلانا ومنعت فلانا وهو مؤمن قال لا تقل مؤمن وقل مسلم قال ابن شهاب قالت الاعراب امنا ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو بعضونکو دیا اور بعضونکو نہ دیا مین نے کہا یا رسول اللہ آپنے فلان فلان لوگونکو دیا اور فلانے کو نہ دیا وہ بھی تو مومن ہے آپ نے فرمایا مومن نکہو مسلمان کہو ابن شہاب نے اس آیت کو پڑھا قالت الاعراب آمنا یعنے کہا گنوارون نے ایمان لائے ہم کہو تم ایمان نہین لائے ہو بلکہ اسلام لائے عن بشر بن سحیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امره ان ینادی ایام التشریق انه لا یدخل الجنة الا مؤمن وهی ایام اکل وشرب ترجمہ بشر بن سحیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو حکم دیا ایام تشریق (۱۱ ذیحجہ سے تیرہوین تک) مین پکارنے کا کہ جنت مین نہ جاویگا مگر مومن اور یہ دن کہانے اور پینے کے ہین

صفة المؤمن مومن کی صفات کا بیان عن ابی هريرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال المسلم من سلم الناس من لسانه ویده والمؤمن من امنه الناس على دمائهم واموالهم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہین اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اطمینان رکھین اپنی جان اور مال کا صفة المسلم مسلمان کی صفت عن عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده والمهاجر من هجر ما نهی الله عنه ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہین (یعنے زبان سے کسی کو برا نکہے اور ہاتھ سے کسیکو ایذا نہ دیوے) اور مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منع کی ہوئی باتین چھوڑ دیوے ف ہجرت کے معنے چھوڑ دینا اور مہاجر اسی سے نکلا ہے یعنی وہ شخص جو اپنے وطن کو اللہ کی رضامندی کے لیے چھوڑ دیوے۔ مثلا کفر کے ملک سے نکلکر اسلام کے ملک مین چلا آوے اس حدیث کا

مطلب یہہ کہ صرف وطن چھوڑنیسے مہاجر نہیں ہو سکتا جبتک گناہونکو نہ چھوڑے عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکُمُ الْمُسْلِمُ ترجمہ انس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری سی نماز پڑہی اور ہماری قبلہ کیطرف منہ کرے نماز مین اور ہمارا کاٹا
ہوا جانور کہالیوے وہ مسلمان ہے

حُسْنُ اِسْلَامِ الْمَرْءِ

جب کوئی شخص اچھی طرح مسلمان ہو عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُہٗ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ کُلَّ حَسَنَۃٍ
کَانَ اَزْلَفَھَا وَمُحِیَتْ عَنْہُ کُلُّ سَیِّئَۃٍ ثُمَّ کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَۃُ بِعَشْرَۃِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ
ضِعْفٍ وَالسَّیِّئَۃُ بِمِثْلِھَا اِلَّا اَنْ یَّتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْھَا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ اچھی طرح مسلمان ہوتا ہے تو اللہ اوسکی ہر نیکی کو لکھہ لیتا ہے جو اوس نے کی تہی (اسلام سے
پہلے) اور ہر برائی اوسکی میٹ دیتا ہے جو اوس نے کی تہی پہر اسلام کے بعد سے نیا حساب یون ہوتا ہے کہ ہر نیکی کے بدلے دس نیکیاں
سات سو نیکیون تک لکہی جاتی ہین اور ہر برائی کے بدلے ایک برائی لکہی جاتی ہے مگر جب اللہ اوس کو معاف کر دیوے تو وہ
برائی بہی نہین لکہی جاتی

اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ

بہتر اسلام کیا ہے عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاِسْلَامِ
اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے مینے کہا یا رسول اللہ کون سا اسلام افضل
ہے آپنے فرمایا جس سے اور مسلمان بچین اوس کی زبان اور ہاتھ سے

اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ

اچھا اسلام کیا ہے عَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَاُ
السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے پوچہا کونسا اسلام اچھا ہے آپنے فرمایا کہانا کہلانا (محتاجون کو اور دوستونکو) اور سلام کرنا ہر شخص کو خواہ اوس
سے پہچانت ہو یا نہ ہو

عَلٰی کَمْ بُنِیَ الْاِسْلَامُ

اسلام کے تھم کیا ہین عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَہٗ اَلَا تَغْزُوْ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصِیَامِ رَمَضَانَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے اون
سے کہا تم جہاد نہین کرتے اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے اسلام کے پانچ تھم ہین
جن پر اسلام کہڑا ہوا ہے) پہلی گواہی دینا اسبات کی کوئی عبادت کے لائق نہین سوا اللہ کے۔ دوسری نماز پڑہنا۔
تیسری زکوۃ دینا چوتہی حج کرنا پانچوین روزے رکہنا رمضان کے

اَلْبَیْعَۃُ عَلَی الْاِسْلَامِ

اسلام کے اوپر بیعت کرنا
عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا
بِاللّٰہِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا۔ قَرَاَ عَلَیْھِمُ الْاٰیَۃَ فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ
شَیْئًا فَسَتَرَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْہِ فَھُوَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک مجلس مین آپنے فرمایا بیعت کرتی ہو مجھسے سبات پر کہ اللہ کے ساتھ کسی کو
شریک نہ کرو نہ چوری کرو نہ زنا کرو پھر یہ آیت پڑھی جو شخص تم مین سے پورا کریگا اپنے اقرار کو (یعنی یہ کام نہ کرے) تو اوسکا
ثواب اللہ کے پاس ملیگا اور جس سے ایسا کوئی کام ہو جاوے پھر اللہ دنیا مین اوس کو چھپا دیوے تو آخرت مین وہ اللہ کے
مرضی پر ہے چاہے اوسکو عذاب دیوے اور چاہے بخشدیوے **محل** مَا يُقَاتَلُ النَّاسُ کس بات پر لوگون سے لڑنا چاہیے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَاسْتَقْبَلُوا
قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبِيحَتَنَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ
وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگون سے لڑنیکا
یہانتک کہ گواہی دین اسبات کی کہ کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے اور حضرت محمد رسول اللہ اوسکے بھیجے ہوئے ہین جب وہ یہ
گواہی دین اور ہمارے قبلے کیطرف منہ کرین (نماز مین) اور ہمارا کاٹا ہوا جانور کہاوین اور ہماری جیسی نماز پڑہین تو اون کی
جان اور مال ہم پر حرام ہوگئی مگر کسی حق کے بدلے (یعنی وہ کسی کی جان لین یا مال لین تو اون کی بھی جان اور مال لین)
اور جو مسلمانون کا حق ہے وہ اونکا بھی ہے اور جو مسلمانون پر حق ہے وہ اون پر بھی ہے **ف** یعنی نفع اور نقصان سب
مین وہ مسلمانون کے مثل ہونگے **ذکر** شُعَبِ الْإِيمَانِ ایمان کی شاخونکا بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کے ستر کئی شاخین ہین اور حیا شرم بھی ایک شاخ ہے **ف**
کیونکہ حیا اور شرم بھی انسان کو برے کام کرنیسے روکتی ہے جتنے حکیم ہین سب حیا کی تعریف کرتے ہین کہ وہ ایک عمدہ صفت ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا لَا إِلَهَ إِلَّا
اللهُ وَأَوْضَعُهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی ستر کئی شاخین ہین سب سے افضل شاخ لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم راہ سے تکلیف
دینی والی چیز (جیسے کانٹا پتھر نجاست) کو ہٹانا ہے اور شرم بھی ایمان کی ایک شاخ ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
شرم ایمان کی ایک شاخ ہے **تَفَاضُلُ** أَهْلِ الْإِيمَانِ ایمان والونکا ایک دوسرے پر بڑہنا **عَنْ** رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلِئَ عَمَّارٌ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ **ترجمہ** ایک شخص سے روایت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابہ مین سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار نے ایمان بھر لیا ہے ہڈیون تک (یعنی ہر رگ و پے مین اون
کی ایمان سما گیا ہے) **عَنْ** طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

رأى منكرا فليغيره بيده فإن لم يستطع فبلسانه فإن لم يستطع فبقلبه وذلك أضعف الإيمان ترجمہ ابو سعید نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص تم میں سے کوئی بری بات دیکھے اور اپنے ہاتھ سے ... اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے برا کہے اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ کم سے کم ایمان ہے ف یعنی دل سے بھی نفرت نہ کرے تو سمجھ لیوے کہ ذرا بھی ایمان اس کے دل میں باقی نہیں ہے ۔ عن أبي سعيد الخدري قال

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأى منكم منكرا فغيره بيده فقد برئ ومن لم يستطع أن يغيره بيده فغيره بلسانه فقد برئ ومن لم يستطع أن يغيره بلسانه فغيره بقلبه فقد برئ وذلك أضعف الإيمان ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے بری بات دیکھے اس کو اپنے ہاتھ سے دور کرے تو وہ بری ہوا اور جو اتنی طاقت نہ رکھے اور زبان سے اس کو دور کرے وہ بھی بری ہوا اور جو شخص اتنی طاقت نہ رکھے وہ دل سے برا جانے وہ بھی بری ہوا اور یہ کم درجہ ہے ایمان کا

باب زیادۃ الایمان ایمان کا گھٹنا بڑھنا

ف ایمان کہتے ہیں دل سے یقین کرنے کو اور زبان سے اقرار کرنے کو اور ہاتھ پاؤں سے عمل کرنے کو اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اسی وجہ سے ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے اور حنفیہ کا قول یہ ہے کہ ایمان عبارت ہے صرف زبان کے اقرار سے اور اعمال ایمان میں داخل نہیں ہیں ۔ اسی وجہ سے ان کے نزدیک ایمان میں کمی اور زیادتی نہیں ہوتی ۔ اور بعض لوگوں نے ایمان کے معنی صرف دل سے یقین کرنا کہا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یقین میں کمی بیشی نہیں ہوتی حالانکہ اگر غور سے دیکھیے تو یقین ایک صفت نفسانی ہے جیسے خوشی اور رنج اور غصہ وغیرہ اور تمام صفات نفسانی میں کمی اور بیشی ہوتی ہے پھر یقین میں کیونکر نہ ہوگی بہت آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے اور یہی مذہب ہے تمام اہل سنت کا جیسے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی وغیرہم کا ۔ عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما مجادلة أحدكم في الحق يكون له في الدنيا بأشد مجادلة من المؤمنين لربهم في إخوانهم الذين أدخلوا النار قال يقولون ربنا إخواننا كانوا يصلون معنا ويصومون معنا ويحجون معنا فأدخلتهم النار قال فيقول اذهبوا فأخرجوا من عرفتم منهم قال فيأتونهم فيعرفونهم بصورهم فمنهم من أخذته النار إلى أنصاف ساقيه ومنهم من أخذته إلى كعبيه فيخرجونهم فيقولون ربنا قد أخرجنا من أمرتنا قال ويقول أخرجوا من كان في قلبه وزن دينار من الإيمان ثم قال من كان في قلبه وزن نصف دينار حتى يقول من كان في قلبه وزن ذرة قال أبو سعيد فمن لم يصدق فليقرأ هذه الآية إن الله لا يغفر أن يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء إلى عظيما ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا ایک جھگڑا دنیا میں کسی حق کے لیے اس سے زیادہ نہیں ہے جو مسلمان جھگڑا کریں گے اپنے پروردگار سے اپنے بھائیوں کے لیے جو جہنم میں گئے ہوں گے یہ مسلمان کہیں گے ای پروردگار ہمارے تو نے ہمارے ان بھائیوں کو جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور روزہ رکھتے تھے اور

حج کرتے تھے تب آگ میں ڈالے۔ یا پروردگار فرماویگا اچھا جاؤ اور جنکو تم پہچانتے ہو نکالو وہ جہنم میں اون کے پاس آوینگے اور اون کو تین دیکھکر دیکھو پہچان لیں گے اون میں سے بعضونکو آگ نے پکڑا ہوگا پنڈلیوں کے نصف تک اور بعضونکو ٹخنوں تک پھر وہ اون کو نکالیں گے اور کہیں گے اے پروردگار ہماری جنکو نکالنے کا تو نے ہم کو حکم کیا اون کو ہم نے نکالا پھر پروردگار فرماویگا اونکو بھی نکالو جنکے دل میں ایک دینار برابر ایمان ہو پھر فرماوے گا اون کو بھی نکالو جنکے دل میں آدھی دینار برابر ایمان ہو یہان تک کہ فرماویگا اوسکو بھی نکالو جسکے دل میں ایک ذرہ برابر بھی ایمان ہو ابو سعید نے کہا جسکو یقین نہو وہ آیت پڑھے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ تا خیر تک جسکے معنی یہ ہیں کہ اللہ شرک کو نہیں بخشیگا اور اس سے کم گناہ ہوں جسکو چاہیگا بخشدیگا عن

ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رایت الناس یعرضون علی وعلیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکبار میں سوتا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا جو پیش کیے جاتے ہیں اور وہ سب کرتے پہنے ہیں کسیکا کرتہ چھاتی تک ہے کسی کا اس سے نیچا ہے اور میں نے عمر کو دیکھا کہ وہ اپنی کرتے کو سمیٹ رہے ہیں (اسقدر نیچا ہے) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس کی تعبیر کیا آپ نے فرمایا دین (یعنی عمر کا دین اور ایمان سب سے قوی ہے اس میں کسی عاقل کو شک نہ ہوگا بشرطیکہ تعصب نہ رکھے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اسلام کو بے حد قوت اور شوکت حاصل ہوئی جو کسی خلیفہ سے نہیں ہوئی) عن طارق بن شہاب قال جاء

رجل من الیہود الی عمر بن الخطاب فقال یا امیر المومنین آیۃ فی کتابکم تقرؤنہا لو علینا معشر الیہود نزلت لاتخذنا ذلک الیوم عیدا قال ای آیۃ قال الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا فقال عمر انی لاعلم المکان الذی نزلت فیہ والیوم الذی نزلت فیہ نزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عرفات فی یوم الجمعۃ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک شخص یہودیوں میں سے حضرت امیر المومنین عمر رض کے پاس آیا اور بولا کہ ایک آیت تمہاری قرآن میں جسکو تم پڑھتے ہو اگر ہم یہودیوں پر وہ آیت اترتی تو جس روز اوتری ہم اوس دن کو عید کر لیتے حضرت عمر نے کہا کون سی آیت وہ بولا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یعنی آج کے دن پورا کر دیا میں نے دین تمہارا اور پورا کر دیا اپنی نعمت کو تم پر اور پسند کیا میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین کو۔ حضرت عمر نے کہا میں جانتا ہوں اوس مقام کو جہاں یہ آیت اتری ہے اور جس دن اوتری ہے یہ آیت اوتری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات میں جمعہ کے روز ف اس آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دین اور ایمان میں کمی اور بیشی ہوتی ہے ورنہ پورا کرنے کے کیا معنی ہوں گے۔ حضرت عمر نے یہودی کو تبلایا کہ ہماری قوم میں بھی وہ دن عید کا ہے اور نویں تاریخ ذی حجہ کی عرفات پر بڑا اجتماع ہوتا ہے

علامۃ الایمان

ایمان کی نشانی کیا ہے عن انس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون

أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اوسکو میری محبت اپنے اولاد اور ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن (ایماندار) نہیں ہوتا جبتک وہ مجھکو اپنی گھر اور جائداد اور لوگوں سے زیادہ نہ چاہے ف یعنی دین کے کام میں کسی کی پرواہ نہ کرے اپنی دین بڑہانے کیواسطے یا اپنی دین اور مذہب کو قوت دینے کے لیے کیسا ہی نقصان ہو گوارا کرے جان جاوے مال جاوے گھر بار لٹ جاوے حاکم ناراض ہو جاوے پر خدا اور رسول کی خلاف نہ کرے اوس وقت اوسکو سچا مومن کہیں گے ورنہ نام کا مسلمان ہے عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی تم میں سے ایماندار نہیں ہوتا جبتک وہ مجھکو اپنی اولاد اور ماں باپ سے زیادہ نہ چاہے عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اپنے بھائی (یعنی دوسرے مسلمان) کے لیے وہ نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے ویسے ہی، اور بھائی مسلمانوں کی بھی بھلائی چاہے اس سے زیادہ قومی ہمدردی کے لیے اور کوئی کیا کہے گا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مِنَ الْخَيْرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جبتک اپنے لیے جتنی بھلائی چاہتا ہے اوتنا ہی اپنے بھائی مسلمان کے لیے چاہے عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنَّهٗ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ ترجمہ زر سے روایت ہے حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے بیان فرمایا تھا کہ تیری محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور تجھسے دشمنی نہیں کریگا مگر منافق (جو ظاہر میں مسلمان ہو پر دل میں ایمان کا نشان نہ ہو ممکن نہیں کہ کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھے اور جن لوگوں سے آپ محبت رکھتے تھے اون سے دشمنی رکھے) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيْمَانِ وَبُغْضُ الْأَنْصَارِ آيَةُ النِّفَاقِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار (یعنی وہ لوگ جو مدینہ کے رہنے والے تھے اور جنہوں نے آپ کی مدد کی جب آپ مکہ کو چھوڑ کر مدینے میں آئے تھے) سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور اون سے دشمنی رکھنا نفاق کی نشانی ہے

عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ منافق کی نشانی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا أَوْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْأَرْبَعِ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

یعنی جیسی اپنی بہلائی چاہتا ہے

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں جس شخص میں چاروں ہونگی وہ تو منافق ہے (ہرگز مومن نہیں) اور اگر ایک خصلت ہو گی تو وہ ایک خصلت نفاق کی ہے جبتک اوسکو چھوڑ نہیں دیگا (مومن کامل نہ ہوگا) جب بات کہے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اقرار کرے توڑ ڈالے اور جب کسی سے لڑے تو گالیاں بکنے لگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ النِّفَاقِ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفاق کی تین نشانیاں ہیں۔ ایک تو جب بات کرے جھوٹ۔ دوسری جب وعدہ کرے خلاف تیسری جب اوس کے پاس کوئی امانت رکھے تو اوس میں خیانت کرے عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ ترجمہ حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا کہ جو کوئی مومن ہوگا وہ تیری محبت رکھیگا اور جو کوئی تجھسے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہوگا عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَمْ تَزَلْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَتْرُكَهَا ترجمہ ابووائل سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا تین باتیں جسمیں ہوں گے وہ تو منافق ہے جب بات بولے تو جھوٹ جب امانت اوس کے پاس ہو تو خیانت کرے جب وعدہ کرے تو خلاف اور جسمیں ان میں سے ایک خصلت ہوگی تو وہ نفاق کی ایک خصلت اوس میں رہیگی یہاں تک اوسکو چھوڑ دے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے میں راتوں کو کھڑا ہو (تراویح میں) ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے تو اوس کے اگلے گناہ سب بخشدیے جاوینگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر میں عبادت کرنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے اور جو شخص شب قدر میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اوس کے اگلے گناہ بخشدیے جاوینگے

الزَّكٰوةُ

زکوٰۃ کا ایمان میں داخل ہونا عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْهَمُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ

صلوات فی الیوم واللیلۃ قال ھل علی غیرھن قال لا الا ان تطوع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصیام شھر رمضان قال ھل علی غیرہ قال لا الا ان تطوع وذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزکوۃ فقال ھل علی غیرھا قال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وھو یقول لا ازید علی ھذا ولا انقص منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا نجد والون مین سے بال بکھرے ہوئے آواز مین اوس کے گنگناہٹ سنی جاتی تھی لیکن بات سمجھ مین نآتی تھی جو نزدیک آیا تب معلوم ہوا کہ اسلام کو پوچھتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازین مین رات اور دن مین وہ بولا اس کے سوا اور کچھ مجھپر ہے آپ نے فرمایا نہین مگر تو نفل پڑھنا چاہے پھر آپ نے رمضان کے روزے اوسکو بتلائے وہ بولا اس کے سوا اور کوئی روزہ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر نفل پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے زکوۃ کو بیان کیا وہ بولا اس کے سوا اور کچھ مجھپر ہے آپنے فرمایا نہین مگر یہ کہ تو دینا چاہے نفل پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہتا تہا نہ مین اس سے زیادہ کرون گا نہ کم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ سچ بولتا ہے تو اس نے نجات پائی (رضوان سے)

الجہاد جہاد کافرون سے لڑنا دین کے لیے ا بھی ایمان مین داخل ہے عن

ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انتدب اللہ لمن یخرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا الایمان بی والجھاد فی سبیلی انہ ضامن حتی ادخلہ الجنۃ بایھما کان اما بقتل و اما وفاۃ او ان یردہ الی مسکنہ الذی خرج منہ ینال ما نال من اجر او غنیمۃ ترجمہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے اللہ ضامن ہے اوس شخص کے لیے جو اوس کی راہ مین نکلے مگر نکلے ایمان کے خیال سے اور خدا کی راہ مین کوشش کرنے کے لیے (نہ مال وزر کے طمع سے) اس بات کا کہ اللہ اوس کو جنت مین لیجاوے گا جسطرح سے ہو خواہ وہ مارا جاوے یا مرجاوے اپنی مدت سے یا پھر لاوے گا اپنے وطن کو جہان سے نکلا تہا ثواب اور مال غنیمت کا لیکر عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تضمن اللہ عزوجل لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا جھاد فی سبیلی وایمان بی وتصدیق برسولی فھو ضامن ان ادخلہ الجنۃ او ارجعہ الی مسکنہ الذی خرج منہ قال ما نال من اجر او غنیمۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اس شخص کا

اوس کی راہ مین نکلے مگر نکلے اسد کی راہ مین کوشش کرنے کے لیے اور اوسپر یقین رکھکر اور اوس کے پیغمبر پر یقین رکھکر اسد اوس کو جنت مین لیجاویگا یا اوسکی ملک کو لوٹا لاویگا ثواب او غنیمت دیکر **اداء الخمس** غنیمت کے مال مین سے پانچوان حصہ خدا کے لیے دینا **عن** ابن عباس قال قدم وفد عبد القيس على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ان هذا الحى من ربيعة ولسنا نصل اليك الا فى الشهر الحرام فمرنا بشىء ناخذه عنك وندعو اليه من وراءنا فقال آمركم باربع وانهاكم عن اربع الايمان بالله ثم فسرها لهم شهادة ان لا اله الا الله وانى رسول الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة وان تؤدوا الى الخمس ما غنمتم وانهاكم عن الدباء والحنتم والنقير والمزفت **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے عبد القیس کے لوگ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا کہ ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے اور ہم آپ تک نہین آسکتے مگر حرام مہینے مین (یعنی رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم مین اس لیے کہ بیچ مین مضر قبیلہ کے کفار تھے جو راہ مین لوٹتے اور ستاتے مگر ان حرام مہینون مین لوٹ پوٹ موقوف کرتے) تو آپ ہم کو حکم دیجیے کسی بات کا جسپر ہم عمل کرین اور جو لوگ ہمارے پیچھے ہین اونکو بھی سناوین آپنے فرمایا مین تم کو حکم دیتا ہون چار باتونکا اور منع کرتا ہون چار باتون سے جن چار باتونکا حکم دیتا ہون وہ یہ ہین ایمان لانا اسد پر پھر اوس کے تفسیر بیان کی۔ ایک تو گواہی دینا اسبات کی کوئی سچا معبود نہین سوا اسد کے اور مین اسد کا بھیجا ہون دوسری نماز پڑہنا تیسری زکوۃ دینا چوتھی جو تم غنیمت کماؤ اوس مین سے پانچوان حصہ مجھے دو اور منع کرتا ہون مین تم کو کدو کے تونبی اور لاکھی برتنون اور رال لگے ہوئے برتنون سے جسکو مقیر اور مزفت کہتے ہین **ف** اور بعضے روایتون مین نقیر ہے وہ بھی ایک برتن ہے درخت کی جڑ کا ان باسنون کے استعمال سے منع کیا اس لیے کہ لوگ ان مین شراب کہا کرتے تو ان مین نبیذ بنانے سے بھی منع کیا اب اختلاف ہے کہ یہ ممانعت باقی ہے یا منسوخ ہو گئی جمہور علما کہتے ہین کہ یہ ممانعت اول اسلام مین آپنے اوٹھا لی تھی پھر جاتی رہی **شهود الجنائز** جنازہ پر حاضر ہونا بھی ایمان مین داخل ہے **عن** ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من اتبع جنازة مسلم ايمانا واحتسابا فصلى عليه ثم انتظر حتى يوضع فى قبره كان له قيراطان احدهما مثل جبل احد ومن صلى عليه ثم رجع كان له قيراط **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان کے جنازہ کے پیچھے جاوے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے پھر اوسپر نماز پڑہے بعد اوس کے ٹھیرا رہے یہانتک کہ وہ قبر مین رکھا جاوے اوسکو دو قیراط ثواب کے ملینگے ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو شخص نماز پڑہ کر لوٹ آوے اوس کو ایک قیراط ثواب کا ملیگا **الحياء** شرم کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على رجل يعظ اخاه فى الحياء فقال دعه فان الحياء من الايمان **ترجمہ** عبد اسد بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم ایک شخص پر گزرے جو اپنی بھائی کو نصیحت کر رہا تہا حیا کے باب مین (یعنی حیا سے منع کرتا تہا) آپنے فرمایا جانے دے حیا تو ایمان مین داخل ہے **الدين يسر** یعنی دین آسان ہے **عن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذا الدين يسر ولن

يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَيَسِّرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ

ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دین آسان ہے اور جو کوئی دین میں سختی کریگا تو دین اوسپر غالب ہوگا (یعنی دین اوسکو تھکا دیگا اور عاجز کر دیگا) تو ٹھیک راہ پر چلو یا اگر ٹھیک راہ نہ ہو سکی تو اوس سے قریب ہو اور لوگوں کو خوش رکھو اور اونکو آسانی دو اور مدد چاہو صبح اور شام اور کچھہ رات میں چلنے سے **ف** یعنی جیسے مسافر اگر سارے دن اور ساری رات چلے تو تھک کر ماندہ ہو جاویگا اسی طرح جو کوئی رات دن عبادت کرے وہ بھی تھک جاویگا بلکہ احتمال ہے کہ دل میں نفرت پیدا ہو اور عبادت بالکل چھوٹ جاوے اس واسطے صبح اور شام اور رات کو عبادت کر لیا کرو مقصود نماز ہے فجر کی صبح سے اور شام سے ظہر اور عصر کی اور رات سے مغرب اور عشا کی یہ پانچ نمازیں ہمیشہ پڑھنا بہتر ہیں اس سے کہ چند روز تک سارے دن رات عبادت کرے پھر بالکل چھوڑ دیوے

باب أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کو کیسا دین پسند ہے

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللهِ لَا يَمَلُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے وہاں ایک عورت تھی آپنے فرمایا یہ کون ہے حضرت عائشہ نے کہا یہ فلانی عورت ہے جو رات کو سوتی نہیں بیان کرنے لگیں اوسکی عبادت کا حال آپنے فرمایا ایسا مت کرو اوتنا کام کرو جتنی تم کو طاقت ہے قسم اللہ کی اللہ ثواب دینے سے نہیں تھکیگا۔ بلکہ تم عمل کرتے کرتے تھک جاؤگے آپکو وہ دین بہت پسند تھا جو ہمیشہ کیا جاوے (یعنی وہ عبادت جو اعتدال سے ہو اور ہمیشہ نبھے چار روز کرنا پھر چھوڑ دینا اس سے کیا فائدہ ہے

باب الْفِرَارُ بِالدِّينِ مِنَ الْفِتَنِ

فتنوں سے بھاگنا دین بچانے کے لیے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمًا يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے وہ زمانہ جب بہتر مال مسلمان کا بکریاں ہونگی جنکو لیکر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں میں چلا جاوے گا اور پانی پڑنے کی جگہ میں ہے گا اپنے دین کو لیکر بھاگیگا فتنوں سے **ف** یعنی شہروں اور بستیوں میں ایسی گمراہی پھیلی گی کہ دین کا بچانا دشوار ہو جاویگا آخر جو دیندار ہوگا وہ جنگل میں جاکر رہے گا

باب مَثَلُ الْمُنَافِقِ

منافق کے مثال

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً لَا تَدْرِي أَيَّهَا تَتْبَعُ

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بکری دو گلوں کے بیچ میں آجاوے کبھی اس گلے میں جاتی ہے کبھی دوسرے گلے میں وہ نہیں جانتی کسکی ساتھ ہو **ف** یہی حال منافق کا ہے کبھی مسلمانوں میں ملتا ہے کبھی کافروں میں ایک طرف اوسکو قرار نہیں

باب مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِنْ مُؤْمِنٍ وَمُنَافِقٍ

مومن و منافق کے مثال جو قرآن پڑھتے ہوں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

النبي صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الأترجة طعمها طيب وريحها طيب و
مثل المؤمن الذي لا يقرأ القرآن كمثل التمرة طعمها طيب ولا ريح لها ومثل المنافق الذي يقرأ
القرآن كمثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل المنافق الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة
طعمها مر ولا ريح لها ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ابو موسی اشعری نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مثال اوس مومن کی جو قرآن پڑھتا ہے ایسی ہے جیسے ترنج اوسکا مزہ بھی بہتر ہے اور خوشبو بھی بہتر ہے اور مثال اوس
مومن کی جو قرآن نہین پڑھتا ایسی ہے جیسے کھجور اوسکا مزہ عمدہ ہے لیکن اوس مین خوشبو نہین اور مثال منافق
کی جو قرآن پڑھتا ہے جیسے دونا مروا اوسکی خوشبو عمدہ ہے لیکن مزہ کڑوا ہے اور مثال اوس منافق کی جو قرآن نہین پڑھتا
جیسے اندراین کا پھل مزہ بھی کڑوا ہے اور خوشبو بھی نہین **ف** یعنی مومن قرآن خوان مین دو صفتین ہین ایک
باطنی یعنی اعتقاد دلی اوسکو میٹھا مزہ فرمایا دوسری ظاہری جسکا اثر لوگون کو پہونچتا ہے اوسکو خوشبو کے ساتھ مثال دی
یعنی مومن قرآن خوان کا ظاہر اور باطن دونون بہتر ہین اور جو مومن کہ قرآن خوان نہین اوسکا باطن ایمان کے سبب سے اچھا مگر
ایمان کا ظاہری فیض نہین اور منافق قرآن خوان مین ظاہری اثر ہے مگر باطنی نہین کہ اوسکا اعتقاد درست نہین اور جو
منافق کہ قرآن خوان نہین نہ ظاہر اوسکا اچھا نہ باطن

علامة المؤمن مومن کی نشانی

عن انس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه ترجمہ انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے مومن نہین ہوتا جبتک اپنے بھائی کے لیے وہ بات نہ
چاہے جو اپنی لیے چاہتا ہے **آخر كتاب الايمان** تمام ہوئی کتاب ایمان کی

كتاب الزينة کتاب آرایش کے بیان مین

من السنن الفطرة پیدایشی سنتین

عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عشرة من الفطرة قص الشارب وقص الأظفار وغسل البراجم وإعفاء اللحية
والسواك والاستنشاق ونتف الإبط وحلق العانة وانتقاص الماء قال مصعب بن شيبة ونسيت
العاشرة إلا أن تكون المضمضة ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دس باتین پیدایشی سنت ہین (یعنی ہمیشہ سے چلی آتی ہین سب پیغمبرون نے اسکا حکم کیا) مونچھین کترنا۔ ناخون اوتارنا
پورون اور جوڑون کا دھونا (اس لیے کہ اکثر ان مین میل جمتا ہے) داڑھی کا چھوڑ دینا مسواک کرنا ناک مین پانی ڈالنا بغل کے بال نکالنا
زیرناف کے بال مونڈنا۔ پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔ مصعب بن شیبہ نے کہا مین دسوین بات بھول گیا شاید کلی
کرنا ہوگا عن سليمان التيمي قال سمعت طلقا يذكر عشرة من الفطرة السواك وقص الشارب وتقليم
الأظفار وغسل البراجم وحلق العانة والاستنشاق وأنا شككت في المضمضة ترجمہ سلیمان تیمی سے
روایت ہے طلق ونشر تین بیان کرتے تھے قدیمی سنتین مسواک کرنا۔ مونچھین کترنا۔ ناخون اوتارنا۔ جوڑونکا دھونا

زیر ناف کے بال مونڈنا ناک میں پانی ڈالنا اور مجھے شک ہے کہ کلی کرنا بھی کہا عن ابی بشر عن طلق بن حبیب قال
عشرة من السنة السواک وقص الشارب والمضمضة والاستنشاق وتوفیر اللحیة وقص الاظفار و
نتف الابط والختان وحلق العانة وغسل الدبر ترجمہ ابوبشر سے روایت ہے جسکا نام جعفر بن ایاس ہے انہوں
نے سنا طلق بن حبیب سے وہ کہتے تھے دس باتیں سنت ہیں۔ مسواک کرنا اور مونچھیں کترانا اور کلی کرنا اور ناک میں
پانی ڈالنا اور داڑھی بڑھا کر چھوڑ دینا اور ناخن کترانا اور بغل کے بال اوکھاڑنا اور ختنہ کرنا اور زیر ناف کے بال
مونڈنا اور پائخانے کی جگہ کو دھونا۔ امام نسائی نے کہا سلیمان تیمی اور جعفر بن ایاس کی روایت ٹھیک ہے مصعب
بن شیبہ کی روایت سے وہ منکر الحدیث ہے عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمس من الفطرة
الختان وحلق العانة ونتف الضبع وتقلیم الظفر وتقصیر الشارب ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ سنتیں قدیمی ہیں ایک ختنہ کرنا دوسری زیر ناف کے بال مونڈنا تیسری بغل کے بال
اوکھیڑنا چوتھی ناخن کاٹنا۔ پانچویں مونچھیں کترانا۔ امام مالک نے اس حدیث کو موقوف روایت کیا جیسے آگے آتی ہے عن
ابی هریرة قال خمس من الفطرة تقلیم الاظفار وقص الشارب ونتف الابط وحلق العانة والختان ترجمہ
ابوہریرہ نے کہا پانچ باتیں پیدائشی سنت ہیں ایک تو ناخن کاٹنا دوسری مونچھیں کترانا۔ تیسری بغل کے بال لینا چوتھی
زیر ناف کے بال مونڈنا پانچویں ختنہ کرنا **احفاء الشارب** عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال احفوا
الشوارب واعفوا اللحی ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منڈاؤ یا کتراؤ مونچھوں کو اور چھوڑ دو
داڑھیوں کو عن ابن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعفوا اللحی واحفوا الشوارب ترجمہ وہی
جو اوپر گزرا عن زید بن ارقم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لم یاخذ شاربه فلیس
منا ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مونچھیں نہ لیوے (یعنی
کترا دے بلکہ ہونٹوں سے بڑھا دیوے) وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی مسلمانوں کی وضع پر نہیں ہے **الرخصة
فی حلق الراس** سر منڈانے کی اجازت عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم رای صبیا حلق بعض راسه
وترک بعضه فنهی عن ذلک وقال احلقوه کله او اترکوه کله ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جسکا سر کچھ منڈا تھا کچھ نہیں منڈا تھا آپ نے اس سے منع کیا اور فرمایا سارا
سر مونڈ دو یا سارے سر پر بال رکھو **النهی عن حلق المراة راسها** عورت کو سر منڈانے کی ممانعت عن علی نهی
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان تحلق المراة راسها ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے **النهی عن القزع** قزع کی ممانعت (قزع کہتے ہیں سر کے بال کچھ منڈانے
کچھ رکھنے کو) عن عبد الله بن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال نهانی الله عز وجل عن القزع ترجمہ عبداللہ

بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثلہ کیا مجھ کو اللہ نے قزع سی عن ابن عمر قال نهى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن القزع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سی قزع
کہتی ہین ابر کو جو بہٹا ہوا ہو جب سر کے بال کچہ منڈے ہون کچہ نہ منڈے ہو تو وہ مانند اس ابر کے ہوتا ہی **الاخذ من الشعر**
سر کے بال کترنا عن وائل بن حجر قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم ولي شعر فقال ذباب ذباب فظننت انه
يعنيني فاخذت من شعري ثم اتيته فقال لي لم اعنك وهذا احسن ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہی
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میری سر پر بال تہے آپ نے فرمایا نحوست ہی مین سمجہا مجہی کو آپ کہتی ہین مین نے
بال کترڈالے پھر آیا آپ نے فرمایا مین نے تجہی نہین کہا تہا اور یہ اچہا ہے (یعنی بال کترنا) عن انس قال كان شعر
النبي صلى الله عليه وسلم شعرا رجلا ليس بالجعد ولا بالسبط بين اذنيه وعاتقه ترجمہ انس سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بیچ بیچ کے تہے نہ بہت گہونگر نہ بہت سیدہی کانون اور کاندہون کے بیچ مین عن
حميد بن عبد الرحمن الحميري قال لقيت رجلا صحب النبي صلى الله عليه وسلم كما صحبه ابو هريرة
اربع سنين قال نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يمتشط احدنا كل يوم ترجمہ حمید بن عبد الرحمن سے
روایت ہی مین ایک شخص سے ملا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین چار برس تک رہا تہا جیسے ابو ہریرہ رہی تہی
وہ بولا منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز کہنگی کرنے سے **ف** یہ ممانعت تنزیہی ہی اور مقصود اس
سی یہ ہے کہ مسلمان کا یہ کام نہین کہ عورتون کیطرح ہر روز بناؤ سنگار مین مصروف ہی بلکہ مسلمان کے لیے جو کام ضروری
ہین ان مین توجہ کرے **الترجل غبا** ایکدن آڑ کہنگی کرنا عن عبد الله بن مغفل قال نهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن الترجل الا غبا ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگہی
کرنے سے مگر ایکدن آڑ عن الحسن ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الترجل الا غبا ترجمہ حسن سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہنگی کرنے سے مگر ایکدن آڑ عن الحسن ومحمد قالا الترجل غب ترجمہ
حسن اور محمد نے کہا کنگہی ایکدن آڑ کرنا چاہیے عن عبد الله بن شقيق قال كان رجل من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم عاملا بمصر فاتاه رجل من اصحابه فاذا هو شعث الراس مشعان قال ما لي اراك
مشعانا وانت امير قال كان نبي الله صلى الله عليه وسلم ينهانا عن الارفاه قلنا وما الارفاه قال
الترجل كل يوم ترجمہ عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سی مصر
مین عامل تہا (یعنی حاکم تہا مصر کا) اوسکا ایک دوست اوس کے پاس آیا دیکہا تو وہ سر پریشان ہی بال اوس کے بکہرے ہوئے
ہین وہ بولا کیا وجہ ہی تمہارے بال پریشان ہین اور تم امیر ہو اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تہے
ہم کو ارفاہ سی ہم نے کہا ارفاہ کیا ہی اوس نے کہا ہر روز کہنگی کرنا **ف** اسی قسم کی حدیث اور باتین ہون جنکی وجہ سے

تن بین کی

حسان عیش وعشرت کا عادی ہوجاوے۔ جو شخص رات دن عیش مین پڑجاتا ہی وہ سست اور کاہل ہوجاتا ہی کہ
پھر نہ دنیا کے کام ہوتے ہین نہ دین کے اسی لیی ہر شخص کو چاہیی کہ وہ جفاکشی اور محنت کی عادت رکھی زمانہ یکسان نہین
جو قوم زیادہ عیش مین پڑجاتی ہی وہ رفتہ رفتہ خراب اور برباد ہوجاتی ہے اور محنتی اور جفاکش قوم اوسکو مغلوب کردیتی
ہی اس لیی کہ محنتی قوم کے لوگ ہاتھ پانون سی جسمانی کام اور دماغ سے عقلی کامون مین ترقی کرتے جاتے ہین اور عیش مین
پڑی ہوئی قوم نہ ہاتھ پانون سی کام کرتی ہی نہ دماغ سی محنت لیکر علم حاصل کرتی ہی تو ہر وہ ضرور خراب ہوگی۔ **اَلتَّیَامُنُ**
فِی التَّرَجُّلِ کنگھی داہنی طرف سے کرنا **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ التَّیَامُنَ
یَاْخُذُ بِیَمِیْنِہٖ وَیُعْطِیْ بِیَمِیْنِہٖ وَیُحِبُّ التَّیَمُّنَ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِہٖ ترجمہ ام المومنین عائشہؓ سی روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی تہی داہنی طرف سی شروع کرنیکو لیتی تہی داہنی ہاتھ سے دیتی تہی داہنی ہاتھ سے ہر کام مین
داہنی طرف سی شروع کرنا پسند کرتے تہے **اِتِّخَاذُ الشَّعْرِ** بال رکھنا سر پر **عَنْ** الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ فِیْ
حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجُمَّتُہٗ تَضْرِبُ مَنْکِبَیْہِ ترجمہ براء سے روایت ہی اونہون نے
کہا مین نے کسی کو خوبصورت زیادہ نہین دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب آپ سرخ جوڑا پہنے تہی اور بال آپکے
مونڈہون تک تہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ ترجمہ انس سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانون کے نصف تک تہی یعنی کانون کی لو سے کچھ کم **عَنْ** الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَیْتُ
رَجُلًا اَحْسَنَ فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَاَیْتُ لَہٗ لِمَّۃً تَضْرِبُ قَرِیْبًا مِنْ مَنْکِبَیْہِ
ترجمہ براء سی روایت ہی مین نے کسی شخص کو سرخ جوڑی مین اتنا اچھا نہین دیکھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے
دیکھا آپکے بال مونڈہون کے قریب تہے **عَنْ** ہُبَیْرَۃَ بْنِ یَرِیْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰی قِرَاءَۃِ مَنْ تَاْمُرُوْنِیْ
اَقْرَاُ لَقَدْ قَرَاْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِیْنَ سُوْرَۃً وَاِنَّ زَیْدًا لَصَاحِبُ
ذُوْابَتَیْنِ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ ترجمہ ہبیرہ بن یریم سی روایت ہی عبد اللہ بن مسعود نے کہا تم کس کی قراءت پر مجھی
کہتے ہو قرآن پڑہنی کو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر پر کئی سورتین پڑہ چکا تہا جب زید بن حارثہ کے سر پر
دو چوٹیان تہین اور لڑکون کے ساتھ کہیلتے تہے یعنی یہ حضرت جا کے تبہی اوس وقت بچہ تہے مطلب یہ ہی کہ مین سب سے
آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین ہون) **عَنْ** اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ کَیْفَ تَاْمُرُوْنِیْ
اَقْرَاُ عَلٰی قِرَاءَۃِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ مَا قَرَاْتُ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِیْنَ سُوْرَۃً
وَاِنَّ زَیْدًا مَعَ الْغِلْمَانِ لَہٗ ذُوَابَتَانِ ترجمہ ابو وائل سی روایت ہی عبد اللہ بن مسعود نے ہم کو خطبہ سنایا اور کہا تم
مجہی حکم کرتے ہو زید بن ثابت کی قراءت پر قرآن پڑہنی کا بعد اس بات کے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سی ستر پر کئی
سورتین پڑہ چکا ہون اوس وقت زید لڑکون کے ساتھ پہرتے تہی اون کے سر پر دو چوٹیان تہین **عَنْ** زِیَادِ بْنِ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْہِ

قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ اُدْنُ مِنِّي فَدَنَا مِنْهُ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى ذُؤَابَتِهِ ثُمَّ اَجْرَى يَدَهُ وَسَمَّتَ عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ ترجمہ زیاد بن الحصین سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت علی رضی مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا ای علی میرے پاس آؤ نزدیک گئے اپنا ہاتھ ان کے بالوں کی لٹ پر ہاتھ رکھا پھر ہاتھ پھیرا اور اللہ کا نام لیا اور دعا کی ان کے لیے

تطویل اللحیۃ بالوں کو لمبا کرنا

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَ جُمَّةٌ قَالَ ذُبَابٌ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَعْنِينِي فَانْطَلَقْتُ فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي فَقَالَ اِنِّي لَمْ اَعْنِكَ وَهٰذَا اَحْسَنُ ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میری سر پر لمبے بال تھے آپ نے فرمایا نحوست ہے میں سمجھا مجھی کہتے ہیں میں گیا اور سر کے بال کترائے آپ نے فرمایا میں نے تجھی نہیں کہا تھا لیکن یہ اچھا کیا تو نے۔

عقد اللحیۃ داڑھی کو موڑ موڑ کر چھوٹا کرنا

عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِيءٌ مِنْهُ ترجمہ رویفع بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے رویفع شاید تیری زندگی بہت دنوں تک ہو میرے بعد تو لوگوں سے کہہ دینا کہ جس شخص نے داڑھی میں گرہیں دیں یعنی اسکو موڑا اور گھونگر کیا چھوٹا کرنے کے لیے) یا گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالا تاکہ اوسکو نظر نہ لگے یا استنجا کیا جانور کی لید یا ہڈی سے تو محمد اوس سے بیزار ہیں

النہی عن نتف الشیب سفید بال اوکھیڑنے کی ممانعت

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سفید بال اوکھیڑنے سے

الاذن بالخضاب خضاب کرنے کی اجازت

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری خضاب نہیں کرتے تو تم ان کے خلاف کرو اسلیے کہ اچھی بات پر عمل کرنے کے لیے کافروں کا خلاف کرنا بہتر ہے مسلمان کو ہمیشہ اس قاعدے پر عمل کرنا چاہیے کہ جو بات بہتر اور حکمت کے موافق ہو اوسکو اختیار کرے اگر وہ کافروں کے خلاف ہو تو اور بہتر ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوا عَلَيْهِمْ فَاصْبُغُوا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رنگ بدلو بڑھاپے کا یعنی خضاب کرو اور مت مشابہت کرو یہود کی وہ خضاب نہیں کرتے عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ ترجمہ زبیر سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ امام نسائی نے کہا دونوں روایتیں
محفوظ نہیں ہیں **النَّهْيُ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ** کالا خضاب کرنے کی ممانعت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ قَوْمٌ
يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ آخِرَ الزَّمَانِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے میں ایک قوم ہوگی جو کالا خضاب کریں گے کبوتروں کے پوٹوں کی طرح نہیں سونگھیں
گے جنت کی خوشبو تک عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ ترجمہ جابر سے روایت ہے جس دن مکہ فتح ہوا تو
ابو قحافہ کو لیکر آئے (جو حضرت ابوبکر صدیق کے باپ تھے نام انکا عثمان بن عامر تھا) انکا سر اور داڑھی دونوں ثغامہ
(ایک گھاس ہے جسکی پھول دہول سب سفید ہوتے ہیں) کے مانند تھی سفیدی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس
رنگ کو بدلو کسی اور رنگ سے لیکن سیاہی سے پرہیز کرو **الْخِضَابُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ** مہندی اور وسمہ کا خضاب
عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمَطَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ ترجمہ ابوذر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے
ف گران دونوں کے ملانے سے رنگ کالا ہو جاتا ہے اور وہ منع ہے تو جدا جدا استعمال کرنا چاہیے عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بُرَيْدَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ
ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَنَا وَأَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے میں اور میرے باپ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے اپنی داڑھی میں مہندی لگائی تھی عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ قَدْ لَطَخَ
لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپنے اپنی داڑھی میں زردی
لگائی تھی **الْخِضَابُ بِالصُّفْرَةِ** زردی سے خضاب کرنیکا بیان عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ
لِحْيَتَهُ بِالْخَلُوقِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْخَلُوقِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ بِهَا لِحْيَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنَ الصَّبْغِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَلَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ
كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا وہ اپنی داڑھی رنگتے تھے زرد خلوق سے

خلوق ایک خوشبو ہی جو مرکب ہی کئی چیزون سے اوسمین ورس ہوتی ہی اور زعفران بھی امین نے کہا انس عبدالرحمن ہم اپنی داڑہی زرد کرتے ہو خلوق سے اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی داڑہی زرد کرتے تہے اوس سے اور کوئی رنگ آپکو اس سے زیادہ پسند نہ تہا آپ اپنے سب کپڑے اوس مین رنگتی یہانتک کہ عمامہ بہی۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت زیادہ ٹہیک ہی پہلی روایت سی عَنْ اَنَسٍ سَاَلَهُ قَتَادَةُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِيْ صُدْغَيْهِ **ترجمہ** انس سے روایت ہی قتادہ نے اون سی پوچہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تہا اونہون نے کہا نہین خضاب کی حاجت نہ تہی آپ کے بالون مین کچہ سفیدی تہی کنپٹیون کی طرف **ف** اور باقی سب سیاہ تہی اسلیے آپکو خضاب کی حاجت نہ تہی اس روایت سی معلوم ہوا کہ آپنے خضاب ہمیشہ نہین کیا بلکہ کبہی کبہی کیا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ اِنَّمَا كَانَ الشَّمَطُ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيْرًا وَفِي الصُّدْغَيْنِ يَسِيْرًا وَفِي الرَّاْسِ يَسِيْرًا **ترجمہ** انس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہین کرتے تہے آپ کے سفیدی تہوڑی سی نیچے کے ہونٹ کے بالون مین تہی اور تہوڑی سی کنپٹیون کیطرف اور تہوڑی سے سر مین عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِصَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَتَعْلِيْقَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحِلِّهِ وَاِفْسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تہی دس باتون کو۔ ایک زردی لگانا یعنی خلوق دوسرے بڑہاپے کا رنگ بدلنا تیسری ازار لٹکانا (ٹخنون کے نیچے) چوتہی سونے کی انگوٹہی پہننا پانچوین چوسر کہیلنا یا شطرنج چہٹی بیموقع خوبصورتی بتلانا (یعنی عورت کو غیر مردون کے سامنے) ساتوین منتر پڑہنا سوا معوذات کے (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے) آٹہوین تعویذون کا لٹکانا نوین نطفی کو بے موقع بہانا (جیسے ہاتہ سی جلق لگا کر یا اور کسیطرح) دسوین لڑکے کو بگاڑنا (یعنی اوسکو ضعیف اور ناتوان کر دینا اسطرح کہ اوس کی مان جو دودہ پلاتی ہو اوس سے جماع کرنا) مگر حرام نہین کرتے تہے ان باتون کو **ف** یعنی ان باتونکو برا جانتے تہے لیکن حرام نہین فرمایا بعضون نے کہا کہ مراد آخیر بات ہی کیونکہ بعضی باتین ان مین حرام ہین جیسے سونے کی انگوٹہی پہننا اور بعضون نے کہا کہ مراد سب باتین ہین ان مین سے کوئی حرام نہین مگر مکروہ ہین

اَلْخِضَابُ لِلنِّسَاءِ عورتون کو رنگ کرنا

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مَدَّتْ يَدَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ فَقَبَضَ يَدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَدَدْتُ يَدِيْ اِلَيْكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَاْخُذْهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَدْرِ اَيَدُ امْرَاَةٍ هِيَ اَوْ رَجُلٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضہ سی روایت ہی ایک عورت نی اپنا ہاتہ لنبا کیا رسول اللہ کی طرف ایک کتاب دینے کو آپنے اپنا ہاتہ کہینچ لیا وہ بولی یا رسول اللہ مین نے آپ کو کتاب دی اور آپنے نہ لی آپ نے فرمایا مجہے معلوم نہین ہوا کہ

عورت کا ہاتھ ہے یا مرد کا وہ بولی عورت کا ہاتھ ہے آپ نے فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو بیشک اپنے ناخنون کو مہندی سے رنگتی **کَرَاهِيَةِ**

رِيحِ الْحِنَّاءِ مہندی کی بو نا پسند ہونا **عَنْ عَائِشَةَ** سَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ عَنِ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَكِنْ أَكْرَهُ

هَذَا لِأَنَّ حَبِيبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ رِيحَهُ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المومنین رضی اللہ عنہا

سے ایک عورت نے پوچھا کہ مہندی کا رنگ کیسا ہے اونہون نے کہا کچھ قباحت نہین مگر مین اوسکو برا جانتی ہون اسلیے کہ میرے

پیارے اوسکی بو سے نفرت کرتے تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **النَّتْفُ** سفید بال اوکھیڑنا **عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ**

الْهَيْثَمِ بْنِ شُفَيٍّ وَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ شُفَيٍّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ خَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي يُسَمَّى أَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ الْمَعَافِرِ

لِيُصَلِّيَ بِإِيلِيَاءَ وَكَانَ قَاصُّهُمْ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ أَبُو رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ أَبُو الْحُصَيْنِ فَسَبَقَنِي

صَاحِبِي إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ هَلْ أَدْرَكْتَ قَصَصَ أَبِي رَيْحَانَةَ قُلْتُ لَا فَقَالَ سَمِعْتُهُ

يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ

شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ أَسْفَلَ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ أَوْ يَجْعَلَ

عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبَى وَعَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ وَلُبُوسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ ترجمہ

ابو الحصین ہیثم بن شفی سے روایت ہے مین اور میرا ایک ساتھی جسکا نام ابو عامر تھا قبیلہ معافر سے نکلے بیت المقدس مین نماز پڑھنے

کے لیے اور ہمارے واعظ ایک شخص تھے ازد کے (ازد ایک قبیلہ ہے) جسکا نام ابو ریحانہ تھا اور وہ صحابی تھے تو مجھ سے پہلے میرا ساتھی

مسجد مین گیا پھر مین پہنچا اور اوسکے پاس بیٹھا وہ بولا تم نے ابو ریحانہ کا وعظ نہین سنا مین نے کہا نہین وہ بولا مین نے

سنا کہتے تھے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون سے ایک دانتون کا ریت کر گھسنا **ف** یہ بڑھیا عورتین کرتی ہین تاکہ

جوان معلوم ہون (زہر الربی) **ت** دوسری گودنا تیسری بال اوکھیڑنا یعنی سفید بال چوتھی ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ

سونا ننگے ہوکر ایک کپڑے مین پانچوین عورت کا عورت کے ساتھ اسی طرح سونا چھٹی کپڑے کے نیچے ریشم لگانا عجم کی طرح ساتوین مونڈھون پر ریشم

لگانا عجمیون کیطرح آٹھوین لوٹنا نوین چیتیون کی کھال پر سواری کرنا یعنی اوسکا زین بنانا دسوین انگوٹھی پہننا مگر جو حکومت رکھتا ہو

ف اوسکو ضرورت کے لیے درست ہے کیونکہ مہر کرنیکے وقت حاجت پڑتی ہے حلیمی نے کہا انگوٹھی کا پہننا صرف زینت کے

لیے منع ہے بیہقی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے ابن القطان نے اس حدیث کو ضعیف کہا اور کہا ہیثم بن شفی کا حال معلوم نہین لیکن

ابن المواق نے کہا وہ مشہور ہے اور ابن حبان نے اوسکو ثقات مین لکھا اور ابن حجر نے کہا اس کے اسناد مین ایک شخص مبہم ہے یعنی جب

سے ہیثم نے سنا تو حدیث صحیح نہوئی (زہر الربی) **وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ** بالون کو جوڑنا **عَنْ مُعَاوِيَةَ**

قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ ترجمہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا

بالون کو جوڑنے سے (یعنی اور بال لیکر اوسکا چوٹلہ بنا کر اپنے بالون مین شریک کرنا) **عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ** قَالَ رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ

بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَعَهُ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ كُبَبِ النِّسَاءِ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْمُسْلِمَاتِ يَصْنَعْنَ

مِثْلَ هٰذَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَادَتْ فِيْ رَاْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَاِنَّهُ زُوْرٌ تَزِيْدُ فِيْهِ ترجمہ سعید مقبری سے روایت ہی میں نے معاویہ بن ابی سفیان کو دیکھا منبر پر اون کے ہاتھ مین عورتونکا ایک جوڑا تہا بالونکا اوںھون نے کہا کیا حال ہی مسلمان عورتونکا ایسا کام کرتی ہین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہی جو عورت اپنی سر مین بال زیادہ کرے وہ ایک فریب کرتی ہی **اَلْوَاصِلَةُ** جو عورت بالونکو جوڑے

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بال جوڑنیوالی پر اور جسکے بال جوڑے جاوین **اَلْمُسْتَوْصِلَةُ** جسکے بال جوڑے جاوین

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنیوالی پر اور جسکے بال جوڑے جاوین اور گودنے والی پر اور جسکا گودا جاوے

عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ حضرت عائشہ سے بھی ایسی ہی روایت ہی

عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَتْ اِنِّي امْرَاَةٌ زَعْرَاءُ اَيَصْلُحُ اَنْ اَصِلَ فِيْ شَعْرِيْ فَقَالَ لَا فَقَالَتْ اَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ تَجِدُهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَجِدُهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ترجمہ مسروق سے روایت ہی ایک عورت عبد اللہ بن مسعود کے پاس آئی اور کہنے لگی میرے سر پر بال بہت کم ہین کیا مین بال جوڑون اونہون نے کہا نہین عورت نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی یا اللہ کی کتاب مین ہی اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی اور اللہ کی کتاب مین بھی ایسا ہی پاتا ہون ۔ پھر بیان کیا حدیث تک **اَلْمُتَنَمِّصَاتُ** جو عورتین منہ کے روئین اوکھیڑتین خوبصورتی کے لیے جیسے اکثر ایران کی عورتین کرتی ہین

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنا گودنیوالی پر اور جسکا گودا جاوے اور بال اوکھیڑنیوالی پر پیشانی کے یا منہ کے اور جو دانتون کے بیچ سے کہولین خوبصورتی کے لیے اللہ کی پیدایش بدلنے والیان

عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے سے اور گودانے سے اور جوڑنے سے اور جوڑانے سے بالون کے اور اوکھیڑنے اور اوکھیڑانے سے بالون کے

اَلْمُوْتَشِمَاتُ گودانیوالیونکا بیان وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ وَالشَّعْبِيِّ فِيْ هٰذَا اور راویونکا اختلاف

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اٰكِلُ الرِّبٰوا وَمُوْكِلُهُ وَكَاتِبُهُ اِذَا عَلِمُوْا ذٰلِكَ

وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ لِلْحُسْنِ وَلَاوِي الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا سود کہانے والا اور کہلانے والا اور سود کا حساب لکہنے والا جب وہ جانتے ہوں کہ سود لینا حرام ہے اور گودنے والی اور گدانیوالی خوبصورتی کے لیے اور صدقہ کو روکنے والا اور جو بعد ہجرت کے اسلام سے پھر جاوے ۔ ان سب لوگوں پر لعنت ہے حضرت محمد کی زبان سے قیامت تک

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ آكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کہانے والے پر اور کہلانے والے پر اور سود کے لکہنیوالے پر اور صدقے کو روکنے والے پر اور آپ منع کرتے تہے چلاکر رونے سے مردے پر

عَنِ الْحَارِثِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ قَالَ إِلَّا مِنْ دَاءٍ فَقَالَ نَعَمْ وَالْحَالَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ ترجمہ حارث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کہانے والے پر اور سود کہلانیوالے پر اور سود کے گواہ پر اور لکہنیوالے پر اور گودنے والی اور گودانے والی پر ایک شخص نے کہا اگر بیماری کے لیے ہو آپنے فرمایا تو خیر اور حلالہ کرنے والی پر اور جسکے لیے حلالہ کیا جاوے اور صدقہ روکنے والے پر اور آپ منع کرتے تہے نوحہ سے لیکن لعنت نہیں کے

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ وَنَهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اسمین حلالے اور صدقے کا ذکر نہیں ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَا سَمِعْتُهُ قَالَ فَمَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے حضرت عمر پاس ایک عورت لائی گئی جو گودا کرتی تہی انہوں نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس باب میں) میں اوٹھا اور کہا اے امیر المؤمنین میں نے سنا ہے انہوں نے کہا کیا سنا ہے میں نے کہا آپ فرماتے تہے نہ گودو نہ گداؤ

اَلْمُتَفَلِّجَاتُ وہ انکو کشادہ کرنیوالیان ف تاکہ خوبصورت معلوم ہوں یا باریک کرنیوالیاں رگڑ کر

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت کرتے تہے بال اوکہیڑنیوالیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنیوالیوں پر اور گودنا گدانے والیوں پر جو بدلتی ہیں اللہ جل جلالہ کی خلقت کو

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَعَنَ اللهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ

وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ اور گرنا۔ تَحْرِیْمُ الْوَشْرِ دانتون کو
رگڑکر باریک کرنا حرام ہے عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ اَنَّهُ كَانَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ يَلْزَمَانِ اَبَا رَيْحَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ
خَيْرًا قَالَ فَحَضَرَ صَاحِبِي يَوْمًا فَاَخْبَرَنِي صَاحِبِي اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا رَيْحَانَةَ يَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ حَرَّمَ الْوَشْرَ وَالْوَشْمَ وَالنَّتْفَ ترجمہ ابو الحصین حمیری اور ان کے ایک ساتھی ابو ریحانہ کے ساتھ رہتی اور ان سے
نیک باتین سیکھتے ایک روز ابو الحصین نے کہا میرا ساتھی ابو ریحانہ کے پاس تہا اوس نے بیان کیا ابو ریحانہ سے سنا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا دانتوں کو باریک کرنا رگڑکر اور گودنے کو اور بال اوکہیڑنے کو عَنْ اَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ عَنْ اَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ ترجمہ دونو روایتوں کا۔ ابو ریحانہ نے کہا ہم کو پہونچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع کیا دانتوں کو رگڑکر برابر کرنے سے اور گودنے سے

اَلْكُحْلُ سرمہ لگانے کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدَ اِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر سرمہ تمہارا اثمد ہی (جو ایک پتھر ہوتا ہے) وہ روشن
کرتا ہی نگاہ کو اور اوگاتا ہی بالوں کو۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد مین ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن عثمان بن
خثیم ہے جسکی حدیث ضعیف ہی

اَلدُّهْنُ تیل لگانے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِذَا ادَّهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ وَاِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُئِيَ مِنْهُ ترجمہ جابر بن سمرہ سے پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی سفیدی کو اونہوں نے کہا جب آپ تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہین ہوتی اور
جب تیل نہ لگاتے تو معلوم ہوتی

اَلزَّعْفَرَانُ زعفران کا رنگ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ
كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ ترجمہ عبد اللہ بن
عمر اپنے کپڑوں کو زعفران مین رنگتے لوگوں نے کہا یہ کیا اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنگتے تھے

اَلْعَنْبَرُ عنبر لگانے کا بیان

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَيَّبُ
قَالَتْ نَعَمْ بِذِكَارَةِ الطِّيبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ ترجمہ محمد بن علی سے روایت ہی مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو لگاتے تہے اونہوں نے کہا ہان مردانہ خوشبو مشک اور عنبر

اَلْفَصْلُ بَيْنَ طِيبِ الرِّجَالِ وَطِيبِ النِّسَاءِ مردوں اور عورتون کی خوشبو مین فرق

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہی جسکی بو معلوم ہو لیکن رنگ نہ ہو اور عورتون کی
خوشبو وہ ہے جسکا رنگ معلوم ہو لیکن بو نہ پہیلے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طِيبُ

الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا أَطْيَبُ
الطِّيبِ سب سے بہتر خوشبو کیا ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ امْرَأَةً
مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ اتَّخَذَتْ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَحَشَتْهُ مِسْكًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
أَطْيَبُ الطِّيبِ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی ایک عورت نے ایک
انگوٹھی بنائی سونے کی اور اس میں مشک بھری آپ نے فرمایا یہ سب سے عمدہ خوشبو ہے الزَّعْفَرَانُ وَالْخَلُوقُ زعفران لگانا
خلوق لگانا (خلوق ایک خوشبو ہے مرکب جس میں زعفران وغیرہ چیزیں ہوتی ہیں) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ رَدْعٌ مِنْ خَلُوقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ أَتَاهُ
فَقَالَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص آیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس خوشبو لگائے ہوئے (یعنی خلوق) آپ نے فرمایا جا اور دھو ڈال پھر آیا پھر آپ نے فرمایا جا اور دھو ڈال
پھر آیا پھر آپ نے فرمایا جا اور دھو ڈال پھر نہ لگا عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ
فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے نکلے اور خلوق لگائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا تیری عورت ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا دھو پھر دھو
پھر نہ لگا ف اس حدیث سے زعفران اور خلوق لگانے کی ممانعت ہوتی اس مرد کے لیے جو بی بی نہ رکھتا ہو اور بی بی والے کے
لیے بھی منع ہے لیکن بعض حدیثوں سے جواز ثابت ہوتا ہے بعضوں نے کہا جو رنگ حدیثوں میں خوشبو ہیں لیکن یہ دھونے بغیر بی بی کے
عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ
وَلَا تَعُدْ ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا خلوق لگائے ہوئے آپ نے فرمایا جا دھو
دھو ڈال پھر نہ لگا عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَبْصَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي رَدْعٌ مِنْ خَلُوقٍ
فَقَالَ يَا يَعْلَى أَلَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ
قَالَ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور میرے بدن پر دھبا تھا خلوق کا آپ نے فرمایا اے یعلی کیا تیری عورت ہے میں نے
کہا نہیں آپ نے فرمایا دھو اس کو پھر نہ لگا پھر دھو اس کو پھر نہ لگا پھر دھو اس کو پھر نہ لگا یعلی نے کہا میں نے دھویا پھر نہ لگایا
پھر دھویا پھر نہ لگایا پھر دھویا پھر نہ لگایا عَنْ يَعْلَى قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ
فَقَالَ أَيْ يَعْلَى هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ
ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ ترجمہ یعلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گزرا اور خوشبو لگائی
تھی آپ نے فرمایا اے یعلی کیا تیری عورت ہے میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا جا دھو پھر دھو پھر نہ لگا یعلی نے کہا میں گیا اور دھویا

پھر دھویا پھر دھویا پھر نہ لگایا مَا يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الطِّيبِ عورتوں کو کون سے خوشبو لگانا منع ہے عَنِ الْاَشْعَرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا مِنْ رِيْحِهَا فَهِيَ
زَانِيَةٌ ترجمہ ابوموسےٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت عطر لگاوے پھر جاوے لوگوں پر
ایسی کہ وہ اوسکی خوشبو سونگھیں تو وہ چھنال ہے اِغْتِسَالُ الْمَرْأَةِ مِنَ الطِّيبِ عورت کو خوشبو دفع کرنا ہے اگر تمام
بدن میں ہو یا ہو کر اگر کسی ایکجگہ میں ہو عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَتِ
الْمَرْأَةُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّيبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت مسجد کو جانے لگے (اور اوسکی خوشبو لگی ہو) تو غسل کر ڈالے خوشبو سے جیسے غسل کرتی ہے
جنابت سے اَلنَّهْيُ لِلْمَرْأَةِ اَنْ تَشْهَدَ الصَّلٰوةَ اِذَا اَصَابَتْ مِنَ الْبَخُوْرِ جب عورت خوشبو لگائے ہو تو جماعت میں
نہ آوے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ
مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت خوشبو لگائی
ہو وہ ہماری ساتھ عشا کی جماعت میں نہ آوے عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا ترجمہ زینب سے روایت ہے جو عبد اللہ بن مسعود کی بی بی تھیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے کوئی عورت عشا کی جماعت میں آنا چاہے تو خوشبو لگاوے عَنْ
زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا
عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيْبًا
عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ لَا تَمَسَّ الطِّيبَ اِذَا
خَرَجَتْ اِلَى الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ ترجمہ زینب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ خوشبو نہ لگاوے جب عشا کی نماز کو نکلو
عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ اِلَى الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ
فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ
الصَّلٰوةَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاَلُوَّةِ
غَيْرِ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْاَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر جب خوشبو لگاتے تو دھواں لیتے عود کا اوس میں اور کوئی خوشبو ملاتے
اور کبھی کافور عود کے ساتھ ملا لیتے پھر کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح خوشبو لگائی اَلْكَرَاهِيَةُ
لِلنِّسَاءِ فِي اِظْهَارِ الْحُلِيِّ وَالذَّهَبِ عورتوں کو زیور پہننا اور سونا پہننا کیسا ہے عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيْرَ وَيَقُوْلُ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَ

(یعنی حضرت علی رض) نے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور وہ ہار فاطمہ زہرا کے ہاتھ مین تھا آپنے فرمایا اے
فاطمہ کیا تو پسند کرتی ہے کہ لوگ کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاتھ مین ایک زنجیر ہو آگ کی پھر آپ
چلے گئے اور بیٹھے نہین فاطمہ نے وہ زنجیر یا ہار بیچ ڈالی اور اوسکو بیچکر ایک غلام خریدا پھر اوس کو آزاد کر دیا رسول اللہ
کو اسکی خبر پہونچی آپنے فرمایا شکر ہے خدا کا جسنے فاطمہ کو نجات دی جہنم کے آگ سے عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ
اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ اى خَوَاتِيْمُ ضِخَامٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے
ہبیرہ کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اوسکے ہاتھ مین موٹی موٹی انگوٹھیان تھین پھر ویسا ہی بیان کیا جیسے اوپر
گزرا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ
قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَكَانَ عَلَيْهَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا لَمْ
تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهُ قَالَ مَا يَمْنَعُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرَهُ
بِزَعْفَرَانٍ اَوْ بِعَبِيْرٍ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے مین ایک عورت
آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرے پاس دو کنگن ہین سونے کے آپنے فرمایا دو کنگن ہین آگ کے وہ بولی یا رسول اللہ ایک
طوق ہے سونے کا آپنے فرمایا طوق ہے آگ کا وہ بولی یا رسول اللہ دو بالیان ہین سونے کے آپنے فرمایا دو بالیان ہین آگ کے راوی
نے کہا اوس عورت پاس دو کنگن تھے سونے کے اونکو اوتار کر پھینک دیئے اور بولی یا رسول اللہ اگر عورت اپنا بناؤ سنگار نہ کرے خاوند
کے سامنے تو بھاری ہو جاتی ہے اوسپر آپنے فرمایا کیا تم مین سے کوئی یہ نہین کر سکتی کہ دو بالیان چاندی کی بنا دے پھر اوسکو
کرلیوے زعفران یا عبیر سے عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى عَلَيْهَا مَسَكَتَيْ ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا لَوْ نَزَعْتِ هٰذَا وَجَعَلْتِ مَسَكَتَيْنِ مِنْ وَرِقٍ
ثُمَّ صَفَّرْتِهِمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَتَيْنِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیکھا اون کو بانہی پہنے ہوئی سونے کی آپنے فرمایا مین تجھکو بتلاتا ہون اس سے بہتر تو اوسکو اوتار ڈال اور چاندی کی بانہیں
بنا لے پھر اوسکو زعفران سے رنگ لے یہ بہتر ہے امام نسائی نے کہا یہ حدیث محفوظ نہین ہے تَحْرِيْمُ الذَّهَبِ عَلَى
الرِّجَالِ مردون پر سونا حرام ہے عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ
فِي يَمِيْنِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُوْرِ اُمَّتِي ترجمہ حضرت علی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے داہنے ہاتھ مین اور سونا لیا بائین ہاتھ مین پھر فرمایا یہ دونون حرام
ہین میری امت کے مردون پر عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ
فِي يَمِيْنِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُوْرِ اُمَّتِي عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ و اخذ ذہبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال ان ہذین حرام علی
ذکور امتی عن علی یقول اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذہبا بیمینہ و حریرا بشمالہ فقال
ہذا حرام علی ذکور امتی ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابی موسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال احل
الذہب و الحریر لاناث امتی و حرم علی ذکورہا ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا حلال ہے سونا اور ریشمی کپڑا میری امت کی عورتوں کو اور حرام ہے مردوں کو عن معاویۃ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نہی عن لبس الحریر یعنی والذہب الا مقطعا ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع کیا ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کرکے (یعنی کوفت کے کام یا چاندی کے گہنا
گہنے) عن معاویۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبس الذہب الا مقطعا و عن رکوب المیاثر
ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کرکے اور سرخ زینوں پر چڑھنے
سے عن ابی شیخ انہ سمع معاویۃ و عندہ جمع من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال اتعلمون ان نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نہی عن لبس الذہب الا مقطعا قالوا اللہم نعم ترجمہ ابو شیخ سے روایت ہے اوس نے سنا معاویہ سے اور ان
کے پاس کئی اصحاب تھے معاویہ نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کے پہننے سے
مگر ریزہ ریزہ کرکے اونہوں نے کہا ہاں عن ابی شیخ قال بینا نحن مع معاویۃ فی بعض حجاتہ اذ جمع رہطا
من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہم الستم تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبس
الذہب الا مقطعا قالوا اللہم نعم ترجمہ ابو الشیخ سے روایت ہے ہم معاویہ کے ساتھ تھے ایک حج میں انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کو اکٹھا کیا اور کہا کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے سونے کے پہننے سے
مگر ریزہ ریزہ کرکے اونھوں نے کہا ہاں یا اللہ عن ابی حمان ان معاویۃ عام حج جمع نفرا من اصحاب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ فقال لہم انشدکم اللہ انہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الذہب
قالوا نعم قال و انا اشہد ترجمہ ابو حمان سے روایت ہے معاویہ نے جس سال حج کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ
کو جمع کیا مکے میں کعبے کے اندر پھر اون سے کہا میں تمکو قسم دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے سونے کے پہننے سے
اونھوں نے کہا ہاں معاویہ نے کہا میں بھی گواہ ہوں اس بات کا عن حمان ان معاویۃ عام حج جمع نفرا
من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ فقال انشدکم باللہ ہل نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن لبوس الذہب قالوا نعم قال و انا اشہد عن حمان قال حج معاویۃ فدعا نفرا
من الانصار فی الکعبۃ فقال انشدکم باللہ الم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن الذہب
قالوا نعم قال و انا اشہد عن حمان قال حج معاویۃ فدعا نفرا من الانصار فی الکعبۃ فقال انشدکم

باللہ الم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الذہب قالوا اللہم نعم قال وانا اشہد عن ابن حمان
قال حج معاویۃ فدعا نفرا من الانصار فی الکعبۃ فقال الم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی
عن الذہب قالوا نعم قال وانا اشہد عن حمان قال حج معاویۃ فدعا نفرا من الانصار فی الکعبۃ فقال
انشدکم باللہ الم تسمعوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عن الذہب قالوا اللہم نعم قال وانا اشہد
ترجمہ ان سب روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا عن ابی شیخ الہنائی قال سمعت معاویۃ وحولہ ناس من المہاجرین
والانصار فقال لہم اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبس الحریر قالوا اللہم نعم قال ونہی
عن لبس الذہب الا مقطعا ترجمہ ابو الشیخ ہنائی سے روایت ہے میں نے سنا معاویہ سے اور ان کے گرد کئی آدمی بیٹھے تھے
مہاجرین اور انصار میں سے انہوں نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ریشمی کپڑا پہننے سے انہوں نے
کہا ہاں اور منع کیا سونے کے پہننے سے مگر اوسکو ریزہ ریزہ کر کے عن ابی الشیخ قال سمعت ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عن لبس الذہب الا مقطعا ترجمہ ابو الشیخ سے روایت ہے یعنی عبد اللہ بن عمر سے سنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کے پہننے سے مگر ریزہ ریزہ کر کے **من اصیب انفہ ہل یتخذ انفا من ذہب**
جس شخص کی ناک کٹ گئی ہو وہ سونے کی ناک بنا لیوے عن عرفجۃ بن سعد انہ اصیب انفہ یوم الکلاب
فی الجاہلیۃ فاتخذ انفا من ورق فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذ انفا من
ذہب ترجمہ عرفجہ بن سعد کی ناک جاتی رہی کلاب کے روز جاہلیت کے زمانے میں (ایک بڑی لڑائی ہوئی تھی اوس کو کلاب
کہتے ہیں) اونہوں نے چاندی کی ناک بنا لی تھی وہ بدبودار ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا سونے کی ناک بنانے
کا عن عرفجۃ بن سعد قال اصیب انفہ یوم الکلاب فی الجاہلیۃ قال فاتخذ انفا من فضۃ فانتن علیہ
فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذہ من ذہب ترجمہ اوپر گزرا **الرخصۃ فی خاتم الذہب للرجال**
سونے کی انگوٹھی مردوں کو پہننے کی اجازت عن سعید بن المسیب قال قال عمر یعنی لصہیب ما لی اری علیک خاتم
الذہب قال قد راہ من ہو خیر منک فلم یعبہ قال من ہو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ
سعید بن المسیب سے روایت ہے حضرت عمر رض نے صہیب کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا تو کہا کیا وجہ ہے میں تم کو دیکھتا ہوں
سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے اونہوں نے کہا اسکو تو اونہوں نے دیکھا جو تم سے بہتر تھے اور عیب نہیں کیا حضرت عمر نے
کہا وہ کون تھے صہیب نے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے **خاتم الذہب** سونے کی انگوٹھی کا بیان عن
ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الذہب فلبسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاتخذ الناس خواتیم الذہب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی کنت البس ہذا الخاتم وانی
لن البسہ ابدا فنبذہ فنبذ الناس خواتیمہم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سونے کی انگھوٹی پہنی سب لوگون نے سونے کی انگھوٹیان پہنی پھر اپنے فرمایا مین پہنتا تہا اس انگھوٹی کو مگر اب کبھی نہ
پہنونگا پھر آپنے اوسکو اوتارکر پھینک دیا لوگون نے بھی اپنی اپنی انگھوٹیان اوتارکر پھینک دین عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ
قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَعَنِ
الْجِعَةِ ترجمہ ہبیرہ بن یریم سے روایت ہے حضرت علی نے کہا منع کیا مجھہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی
پہننے سے اور ریشمی کپڑے سے اور سرخ چارجاموں پر چڑہنے سے اور گیہون اور جو کی شراب پینے سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ ترجمہ حضرت علی سے
روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی پہننے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور لال زینون پر
چڑہنے سے (جو ریشم کے ہون) عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ
الْحَمْرَاءِ وَعَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنِ الْجِعَةِ شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَالْحِنْطَةِ وَذَكَرَ مِنْ شِدَّتِهِ ترجمہ حضرت
علی رضی سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا پہننے سے اور لال زینون پر چڑہنے سے اور ریشمی کپڑون
کے پہننے سے اور جعہ کے پینے سے (راوی نے کہا جعہ ایک قسم کا شراب ہے جو جو اور گیہون سے بنایا جاتا ہے اور بیان کیا اوس کے
تیزی کا حال) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ وَ
الْجِعَةِ ترجمہ امیر المومنین علی ؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور لال زین
پر چڑہنے سے اور جعہ کے پینے سے آمام نسائی نے کہا پہلی روایت ٹھیک ہے عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صَوْحَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ
اِنْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانِي عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَحَلْقَةِ الذَّهَبِ
وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ ترجمہ صعصعہ بن صوحان سے روایت ہے مین نے حضرت علی رضی سے کہا ہم کو منع
کرو جس سے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہون نے کہا منع کیا مجھکو تونبی اور لاکھی برتن سے اور سونے کے
چھلے اور حریر و ریشمی کپڑے سے اور لال زین سے عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ جَاءَ صَعْصَعَةُ بْنُ صَوْحَانَ اِلٰى عَلِيٍّ
فَقَالَ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْجِعَةِ وَنَهَانَا عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ
ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ منع کیا کھجور کے برتن مین نبیذ بنانے سے اور جو اور گیہون کی شراب پینے سے عَنْ
مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صَوْحَانَ لِعَلِيٍّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْجِعَةِ وَعَنْ حَلْقِ الذَّهَبِ
وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي حِبِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا اَقُوْلُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمِ

وَلَا أَقُولُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو میری دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو منع کیا منع کیا مجھکو سونے کے انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور کسم کے رنگ سے جو دہرا ہوا سرخ ہوا اور رکوع یا سجدے میں قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُفَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کے پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگا پہننے سے عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ ترجمہ اوپر گزر چکا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَالثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنْ أَنْ يَقْرَأَ وَهُوَ رَاكِعٌ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا ترجمہ ان سب روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نُهِيَ عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع کیا سرخ زینوں سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی سے عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ نُهِيَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ وَخَوَاتِيمِ الذَّهَبِ ترجمہ جو اوپر گزرا مگر اس میں ریشمی کپڑے کا ذکر نہیں ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے عَنْ عِمْرَانَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ ترجمہ عمران سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور سبز یا سرخ برتنوں میں پانی پینے سے

جو لا کھی ہوتے ہین سلیکی دس نام سے مین دشراب کے برتن تہی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ نَجْرَانَ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِنْ ذَھَبٍ فَاَعْرَضَ عَنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّکَ جِئْتَنِیْ وَفِیْ یَدِکَ جَمْرَۃٌ مِنْ نَارٍ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک شخص نجران کا رہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا وہ سونے کی انگوٹھی پہنے تہا آپنے اوسکے طرف توجہ نہ کی اور فرمایا تو میرے پاس ہاتھ مین انگارہ لیکر عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَجُلًا کَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِنْ ذَھَبٍ وَفِیْ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصَرَۃٌ اَوْ جَرِیْدَۃٌ فَضَرَبَ بِھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَہٗ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلَا تَطْرَحُ ھٰذَا الَّذِیْ فِیْ اِصْبَعِکَ فَاَخَذَہُ الرَّجُلُ فَرَمٰی بِہٖ فَرَاٰہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ قَالَ رَمَیْتُ بِہٖ قَالَ مَا بِھٰذَا اَمَرْتُکَ اِنَّمَا اَمَرْتُکَ اَنْ تَبِیْعَہٗ فَتَسْتَعِیْنَ بِثَمَنِہٖ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تہا وہ سونے کی انگوٹھی پہنے تہا اور آپکے ہاتھ مین ایک چھڑی تہی یا شاخ آپنے اوس سے مارا اوسکی انگلی پر وہ شخص بولا مین نے کیا کیا یا رسول اللہ آپنے فرمایا نکال ڈال اسکو اپنی انگلی سے یہہ سنکر اوس شخص نے انگوٹھی کو نکالا اور پھینک دیا پھر آپنے اوس شخص کو دیکھا تو پوچھا انگوٹھی کیا ہوئی وہ بولا مین نے پھینک دی آپنے فرمایا مین نے یہہ نہین کہا تہا بلکہ میرا مطلب یہہ تہا کہ اسکو بیچ اور قیمت اوسکی اپنے کام مین صرف کر۔ امام نسائی نے کہا یہہ حدیث منکر ہے عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ فِیْ یَدِہٖ خَاتَمًا مِنْ ذَھَبٍ فَجَعَلَ یَقْرَعُہٗ بِقَضِیْبٍ مَعَہٗ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَاہُ قَالَ مَا اَرَانَا اِلَّا قَدْ اَوْجَعْنَاکَ وَاَغْرَمْنَاکَ ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی کے ہاتھ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی دیکھی سونے کی آپ ایک چھڑی سے اوسکو مارنے لگے جب آپ غافل ہوے تو ابو ثعلبہ نے اوسکو نکالکر پھینک دیا آپنے فرمایا ہم نے تجھے تکلیف دی اور تیرا نقصان کیا عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ اَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ اَدْرَکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَھَبٍ نَحْوَہٗ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَھَبٍ نَحْوَہٗ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ یَدِ رَجُلٍ خَاتَمَ ذَھَبٍ فَضَرَبَ اِصْبَعَہٗ بِقَضِیْبٍ کَانَ مَعَہٗ حَتّٰی رَمٰی بِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ۔ ابن شہاب نے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا۔ امام نسائی نے کہا مرسل ہی وہ ٹہیک ہے

مِقْدَارُ مَا یُجْعَلُ فِی الْخَاتَمِ مِنَ الْفِضَّۃِ انگوٹھی مین کتنی چاندی ہونا چاہیے عَنْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِیْدٍ فَقَالَ مَا لِیْ اَرٰی عَلَیْکَ حِلْیَۃَ اَھْلِ النَّارِ فَطَرَحَہٗ ثُمَّ جَاءَہٗ وَعَلَیْہِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَہٍ فَقَالَ مَا لِیْ اَجِدُ مِنْکَ رِیْحَ الْاَصْنَامِ فَطَرَحَہٗ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ اَتَّخِذُہٗ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّہٗ مِثْقَالًا ترجمہ بریدہ

سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور وہ لوہے کی انگھوٹی پہنا تہا آپنے فرمایا مین دیکھتا ہون تو
دوزخیون کا زیور پہنے ہے اوسنے اوتار کر پھینک دیا پھر آیا اور پیتل کی انگھوٹی پہنا تہا آپنے فرمایا مین تجھہ مین سے بتون کی بو
پاتا ہون (اس لیے کہ بت پیتل کے بنتے ہین) اوس نے اوتار کر پھینک دی اور کہا یا رسول اللہ پھر کس چیز کی بناؤن آپنے
فرمایا چاندی کی لیکن ایک مثقال سے کم رہے (مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہی) صِفَةُ خَاتِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی کیسی تہی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتِمًا
مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ وَنَقْشُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک چاندی کی انگھوٹی بنائی تہی اوسکا نگینہ حبشی تھا (یعنی عقیق کیونکہ وہ حبش مین ہوتا ہی) اور اوس مین نقش تھا محمد
رسول اللہ ف دوسری روایت مین ہی کہ اوسکا نگینہ بھی چاندی کا تہا شاید دو انگھوٹیاں ہون اور شاید حبشی سے یہ مراد
ہو کہ اوسکا بنانے والا حبشی تھا یا حبش سے آئی ہو اور عقیق جیسے یمن مین ہوتا ہی ویسے ہی حبش مین بھی ہوتا ہی اور بعضون نے کہا
کہ عقیق یمن مین ہوتا ہے اور حبشی سے یہہ مراد ہی کہ وہ عقیق کالے رنگ کا تہا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ فِضَّةٌ يَتَخَتَّمُ بِهٖ فِيْ يَمِيْنِهٖ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ ترجمہ انس
بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھہ لکھنا چاہا لوگون نے کہا روم کے لوگ نہین پڑھتے
اوس کتاب کو جسپر مہر نہ ہو (لکھی ہوئی) تب آپنے ایک انگھوٹی بنوائی چاندی کی گویا مین اوسکی سفیدی کو دیکھہ رہا ہون اوس مین
کھدا تہا محمد رسول اللہ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حَتّٰى مَضٰى
شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَاتَمِهٖ فِيْ يَدِهٖ مِنْ فِضَّةٍ ترجمہ انس سے روایت ہی ایکبار رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز مین دیر کی آدہی رات تک پھر باہر نکلے اور نماز پڑہی ہمارے ساتھہ مین گویا آپکے
انگھوٹی کی سفیدی کو دیکھہ رہا ہون جو آپکے ہاتھہ مین تہی چاندی کی مَوْضِعُ الْخَاتَمِ مِنَ الْيَدِ کون سے ہاتھہ مین انگھوٹی
پہنے عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ ترجمہ ابو سلمہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داہنی ہاتھہ مین انگھوٹی پہنتے تہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَتَخَتَّمُ بِيَمِيْنِهٖ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے بھی ایسی ہی روایت ہی لُبْسُ خَاتَمِ حَدِيْدٍ مَلْوِيٍّ عَلَيْهِ بِفِضَّةٍ لوہے
کی انگھوٹی پہننا جسپر چاندی چڑہی ہو عَنْ مُعَيْقِيْبٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيْدٍ مَلْوِيٍّ
عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ وَرُبَّمَا كَانَ فِيْ يَدِيْ فَكَانَ مُعَيْقِيْبٌ عَلٰى خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ معیقیب سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی لوہے کی تہی اوسپر چاندی لپیٹی ہوئی تہی کبھی وہ انگھوٹی میرے ہاتھہ مین
ہوتی تو معیقیب آپکی انگھوٹی پر مقرر تھے (یعنی اوس کی حفاظت کرتے) لُبْسُ خَاتَمِ صُفْرٍ کانسے کے انگھوٹی پہننا عَنْ
اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ وَكَانَ

فِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَجُبَّةُ حَرِيرٍ فَأَلْقَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتُكَ آنِفًا فَأَعْرَضْتَ عَنِّي فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ فِي يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ قَالَ لَقَدْ جِئْتُ إِذًا بِجَمْرٍ كَثِيرٍ قَالَ إِنَّ مَا جِئْتَ بِهِ لَيْسَ بِأَجْزَأَ عَنَّا مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ وَلَكِنَّهُ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ فَمَاذَا أَتَخَتَّمُ قَالَ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ أَوْ وَرِقٍ أَوْ صُفْرٍ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک شخص بحرین سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا اوس کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی تھی سونے کی اور ایک جبہ پہنے تھا ریشم کا وہ دونوں اتار ڈالے پھر آیا اور سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دیا وہ بولا یا رسول اللہ ابھی میں آپ کے پاس آیا تھا آپ نے دیکھا نہیں میری طرف آپ نے فرمایا تیرے ہاتھ میں اوس وقت ایک انگارہ تھا وہ بولا تو میں بہت سے انگارے لایا ہوں آپ نے فرمایا جو تو لایا وہ ہمارے لیے حرہ (ایک مقام ہے مدینہ کے پاس) کے پتھروں سے زیادہ مفید نہیں ہے (یعنی سونے کے ڈلے اور زمین کے پتھر دونوں برابر ہیں) البتہ دنیا کی پونجی ہے پھر وہ بولا میں کس چیز کی انگوٹھی بناؤں آپ نے فرمایا لوہے کا ایک چھلہ بنا لے یا چاندی کا یا کانسی کا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اتَّخَذَ حَلْقَةً مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصُوغَ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى نَقْشِهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ نے ایک چاندی کا چھلہ بنایا تھا تو فرمایا جس کا جی چاہے ویسا چھلہ بنوا لے مگر جو اوس پہ کھدا ہے وہ نہ کھدواوے (اس لیے کہ اوس پر محمد رسول اللہ کھدا تھا اور وہ آپ کی مہر تھی جو بادشاہوں کے خطوں پر لگتی تھی پھر دوسرا ایسی ہی مہر اگر کھدواتا تو خرابی ہوتی)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا وَنَقَشَ عَلَيْهِ نَقْشًا فَقَالَ إِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ ثُمَّ قَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِهِ فِي يَدِهِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنائی اور اوس پر کندہ کرایا پھر فرمایا ہم نے انگوٹھی بنائی ہے اور کندہ کرایا ہے اب کوئی دوسرا ویسا کندہ نہ کراوے انس نے کہا میں اس کی چمک گویا آپ کے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں

قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا

انگوٹھی پر عربی کندہ نہ کراؤ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِينَ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روشنی لو مشرکوں کی آگ سے (یعنی ان سے صلاح اور مشورہ نہ لو وہ تو دشمن ہیں تم کو بری بات بتا دیں گے) اور مت کندہ کرو عربی اپنی انگوٹھیوں پر ف عربی سے مراد آپ نے اپنی سطر کہا ہے یعنی میرا نام کندہ مت کراؤ یعنی محمد رسول اللہ نہ کھدواؤ کہ میری مہر کا شبہ نہ ہو

النَّهْيُ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ

کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ سَلِ اللَّهَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ وَنَهَانِي أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَشَارَ يَعْنِي بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے علی اللہ سے مانگ ہدایت اور ٹھیک بات اور ٹھیک کام اور منع کیا مجھ کو اس انگلی اور اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ

کیا کانوں کی انگلی اور بیچ کی انگلی کیطرف عن علي قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخاتم في هذه و
هذه يعني السبابة والوسطى عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قل اللهم اهدني وسددني
ونهاني أن أضع الخاتم في هذه وهذه وأشار بشر بالسبابة والوسطى وقال عاصم أحدهما ترجمہ وہی جو گزرا

باب نزع الخاتم عند دخول الخلاء پاخانے جاتے وقت انگوٹھی اوتار لینا عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان إذا دخل الخلاء نزع خاتمه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے میں جانے
لگتے تو انگوٹھی اوتار لیتے ف اسلئے کہ اوس مین اسد جل جلالہ کا نام تھا عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلى الله عليه
وسلم خاتما من ذهب فجعل فصه من قبل كفه فاتخذ الناس خواتيم الذهب فألقى رسول الله صلى الله
عليه وسلم خاتمه وقال لا ألبسه أبدا وألقى الناس خواتيمهم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اوسکا نگینہ ہتیلے کی طرف رکھا لوگون نے بہی سونے کی انگوٹھیان بنوائیں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اوتار کر پہینک دی لوگون نے بہی اوتار ڈالیں عن ابن عمر أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ذهب وجعل فصه مما يلي كفه فاتخذ الناس خواتيم فطرحه النبي
صلى الله عليه وسلم وقال لا ألبسه أبدا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی
انگوٹھی بنائی اور اوسکا نگینہ ہتیلی کی طرف رکھا لوگون نے بھی انگوٹھیان بنائیں پہر آپ نے اپنی انگوٹھی پہینک دی اور فرمایا اب کبھی نہ
پہنونگا عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم تختم خاتما من ذهب ثم طرحه ولبس خاتما من ورق
ونقش فيه محمد رسول الله وقال لا ينبغي لأحد أن ينقش على نقش خاتمي هذا ثم جعل فصه في بطن
كفه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی پہنی سونے کی پھر اوسکو اوتار ڈالا اور چاندی
کی انگوٹھی پہنی جسمین کہدا تھا محمد رسول اللہ اور فرمایا کسی کو نہیں چاہیے کہ اپنی انگوٹھی مین یہ کندہ کراوے اور اوسکا
نگینہ ہتیلی کیطرف رکھا عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لبس خاتما من ذهب ثلاثة أيام فلما
رآه أصحابه فشت خواتيم الذهب فرمى به فلا ندري ما فعل ثم أمر بخاتم من فضة فأمر أن ينقش فيه
محمد رسول الله وكان في يد رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى مات وفي يد أبي بكر حتى مات وفي
يد عمر حتى مات وفي يد عثمان ست سنين من عمله فلما كثرت عليه الكتب دفعه إلى رجل من الأنصار
فكان يختم به فخرج الأنصاري إلى قليب لعثمان فسقط فالتمس فلم يوجد فأمر بخاتم مثله ونقش
فيه محمد رسول الله ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی تین دن
تک جب آپ کے اصحاب نے یہ دیکھا تو سونے کی انگوٹھیان پہیل گئیں (یعنے سب نے پہننا شروع کیا) آپنے یہ دیکھکر اوس انگوٹھی کو
پہینک دیا معلوم نہیں وہ کیا ہوئی پھر آپنے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور حکم کیا اوسمین یہ کہدنے کا محمد رسول اللہ

انگھوٹی رکھے ہاتھ میں رہی یہانتک کہ آپنے وفات پائی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہانتک کہ انہوں نے
وفات پائی پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہانتک کہ اونہون نے وفات پائی پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ
میں رہی چھ برس تک اون کی عملداری میں جب بہت خط لکھے جانے لگے تو عثمان نے وہ انگھوٹی ایک انصاری کو دیدی کہ اوس
سے مہر کیجاتی ایک روز وہ انصاری عثمان کے ایک کنوے پر گیا وہ انگھوٹی اوسمین گر پڑی بہت ڈھونڈا پایا لیکن نہ ملی آخر عثمان
نے حکم کیا ویسی ہی اور ایک انگھوٹی بنانے کا اور اوس میں کندہ کرایا محمد رسول اللہ **عن ابن عمر** ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من ذهب وكان يجعل فصه في باطن كفه فاتخذ الناس خواتيم من ذهب
فطرحه رسول الله صلى الله عليه وسلم فطرح الناس خواتيمهم واتخذ خاتما من فضة فكان يختم به و
لا يلبسه **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی بنوائی اور اوسکا نگینہ اندر
کیطرف کیا ہتھیلی کیطرف لوگون نے بھی سونے کی انگھوٹیان بنوائیں رسول اللہ صلعم نے اوسکو پھینک دیا لوگون نے بھی
اپنی انگھوٹیان اوتار کر پھینک دین پھر آپنے ایک چاندی کی انگھوٹی بنوائی اوس سے مہر کیجاتی لیکن آپ اوسکو پہنتے نہین فقط

الجلاجل گھونگرو اور گھنٹی کا بیان **عن ابي بكر بن ابي الشيخ** قال كنت جالسا مع سالم فمر بنا ركب
لام البنين معهم اجراس فحدث نافعا سالم عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تصحب الملائكة
ركبا معهم جلجل كم ترى مع هؤلاء من الجلاجل **ترجمہ** ابوبکر بن ابی الشیخ سے روایت ہے میں سالم کے پاس بیٹھا تھا
اتنے میں ام البنین کا ایک قافلہ نکلا اون کے ساتھ گھنٹیان تھین تو سالم نے نافع سے حدیث بیان کی کہ میں نے اپنے باپ سے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہین جاتے اوس قافلے کے جسمین گھنٹا ہو ان کے ساتھ تو کتنی گھنٹیان ہین
ف مراد گھنٹی سے وہ ہے جو جانور کے گلے میں پڑا ہوتا ہے اور جب جانور چلتا ہے تو اوسکی آواز برابر آتی رہتی ہے **عن**
ابي بكر بن موسى قال كنت مع سالم بن عبد الله فحدث سالم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال لا تصحب الملائكة رفقة فيها جلجل **ترجمہ** ابوبکر بن موسے سے روایت ہے میں سالم کے ساتھ تھا اونہون نے
حدیث بیان کی اپنے باپ سے اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا فرشتے نہین ساتھ رہتے مین اون رفیقون کے
جن مین گھنٹا ہو **عن** سالم عن ابيه رفعه قال لا تصحب الملائكة رفقة فيها جلجل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تدخل
الملائكة بيتا فيه جلجل ولا جرس ولا تصحب الملائكة رفقة فيها جرس **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہین جاتے جس میں گھونگرو یا گھنٹا ہو اور فرشتے اون
لوگون کے ساتھ نہین رہتے جن مین گھنٹا ہو **عن ابي الاحوص عن ابيه** قال كنت جالسا عند رسول الله صلى
الله عليه وسلم فرآني رث الثياب فقال الك مال قلت نعم يا رسول الله من كل المال قال فاذا

آتَاكَ اللهُ مَالاً فَلْيُرَ اَثَرُهُ عَلَيْكَ ترجمہ ابوالاحوص سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا آپنے میرے کپڑے پھٹے ہوئے دیکھے تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ سب کچھ موجود ہے آپنے فرمایا پھر جب اللہ نے تجھکو مال دیا ہے تو اوسکا اثر تیری اوپر ظاہر ہونا چاہیے (یعنی اپنی اوپر صرف کر اسلیے کہ مال کی غایت یہی ہے کہ انسان اوسکو اپنے کاموں میں صرف کرے آپ راحت اوٹھاوے اور خدا کے بندوں کو راحت دیوے اگر یہ نہیں تو مال سے کیا فائدہ بری ہاون سنگ وچہ زر) عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ دُوْنٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ مِنْ اَيِّ الْمَالِ قَالَ قَدْ آتَانِيَ اللهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ قَالَ فَاِذَا آتَاكَ اللهُ مَالاً فَلْيُرَ عَلَيْكَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللهِ وَكَرَامَتِهِ ترجمہ ابوالاحوص سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے برے کپڑے پہنے ہوئے آپنے فرمایا کیا تیرے پاس مال ہے وہ بولا ہاں سب طرح کا مال ہے آپنے فرمایا کون کون سی طرح کا وہ بولا اللہ نے مجھے اونٹ اور گائے اور بکریاں اور گھوڑے اور غلام اور لونڈی دیے ہیں آپنے فرمایا پھر جب اللہ نے تجھے مال دیا ہے تو چاہیے کہ اوسکا احسان اور فضل تیرے اوپر معلوم ہو (یعنی لوگ تجھے کہا نہ سمجھیں مرفہ الحال سمجھیں)

آخر کتاب الزینۃ من السنن

تمام ہوئی کتاب زینت کی سنتوں میں سے

ذِكْرُ الْفِطْرَةِ

فطرت کا بیان ف فطرت کے معنی لغت میں پیدائش کے ہیں اور یہاں پر مراد وہ سنتیں ہیں جو اگلے پیغمبروں کے وقت سے چلی آئی ہیں اور یہانتک پرانی ہو گئی ہیں کہ انکو فطرت کہنا چاہیے توربشتی نے کہا فطرت سے مراد دین ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایا فِطْرَتَ اللهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا مراد یہاں دین ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے قرار دیا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں فطرتی ہیں مونچھیں کترنا اور بغل کے بال اکھیڑنا اور ناخون کاٹنا اور زیر ناف کے بال مونڈنا اور ختنہ کرنا

اِحْفَاءُ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ

مونچھیں کتروانا اور داڑھی چھوڑ دینا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کترو مونچھوں کو اور چھوڑ دو داڑھیوں کو

حَلْقُ رُؤُوسِ الصِّبْيَانِ

بچوں کا سر مونڈنا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَمْهَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلٰثَةً اَنْ يَاْتِيَهُمْ ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ فَجِيْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَهُ فَحَلَقَ رُؤُوْسَنَا مُخْتَصَرٌ ترجمہ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دی جعفر بن ابی طالب کے (جو بھائی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) عزیزوں کو تین روز کی (اون پر رونے کے لیے اور رنج کرنے کے لیے) پھر آپ انکے پاس آئے اور فرمایا مت رو اب میرے بھائی پر آج سے اور فرمایا بلاؤ میرے بھائی کے بچوں کو تو ہم لائے گئے جیسے چوزوں کی طرح (یعنی چھوٹے چھوٹے

اثر گئے بال) آپنے فرمایا ابو حجام کو پھر آپنے حکم دیا سر مونڈنے کا ذکر النهي عن ان يحلق بعض
الشعر ويترك بعضه یعنی کچھ سر کا مونڈنا اور کچھ رکھنا منع ہے عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى
عن القزع ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے (قزع کہتے ہیں سر پر کچھ
بال رکھنا اور کچھ مونڈنے کو دوسری حدیث میں ہے کہ یا سارا سر منڈاؤ یا ساری سر پر بال رکھو) عن ابن عمر قال نهى
رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن القزع عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن القزع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن القزع ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتخاذ
الجمة سر پر بال رکھنا عن البراء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا مربوعا عريض ما بين
المنكبين كث اللحية تعلوه حمرة جمته الى شحمتي اذنيه لقد رأيته في حلة حمراء ما رأيت احسن
منه ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد میانہ تھا دونوں مونڈھوں کے بیچ میں بہت جگہ تھی
(یعنی سینہ چوڑا تھا) داڑھی خوب گھنی تھی اور کچھ سرخی نمودار تھی سر کے بال کانوں کی لو تک تھے میں نے آپ کو سرخ جوڑا
پہنے ہوئے دیکھا آپ سے زیادہ میں نے کسی کو اچھا نہیں دیکھا عن البراء قال ما رأيت من ذي لمة احسن في حلة
من رسول الله صلى الله عليه وسلم وله شعر يضرب منكبيه ترجمہ براء سے روایت ہے میں نے کسی بال والے
کو جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال مونڈھوں کے قریب تھے عن
انس قال كان شعر النبي صلى الله عليه وسلم الى انصاف اذنيه ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بال کانوں کے آدھوں آدھ تک تھے عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يضرب شعره الى منكبيه
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے تسكين الشعر بالوں کو برابر کرنا یعنی
کنگھی کرکے یا تیل ڈالکے عن جابر بن عبد الله قال اتانا النبي صلى الله عليه وسلم فرأى رجلا ثائر
الرأس فقال اما يجد هذا ما يسكن به شعره ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
پاس آئے تو ایک شخص کو دیکھا اس کے بال سر کے پریشان تھے آپنے فرمایا کیا اس سے اتنا نہیں ہو سکتا کہ اپنے بال برابر کرے عن
ابي قتادة قال كانت له جمة ضخمة فسأل النبي صلى الله عليه وسلم فامره ان يحسن اليها وان يترجل
في كل يوم ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے ان کے سر پر بالوں کا انبوہ تھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا آپنے فرمایا ان کو اچھی طرح رکھو اور روز کنگھی کرو فرق الشعر بالوں میں مانگ نکالنا عن ابن عباس ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يسدل شعره وكان المشركون يفرقون شعورهم وكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يحب موافقة اهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه بشيء ثم فرق رسول الله صلى
الله عليه وسلم بعد ذلك ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو چھوڑ دیتے تھے اور

مشرکین بالون مین مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تہے اہل کتاب کی موافقت کو (یعنی یہود اور نصاریٰ
کی جن باتون مین آپ کو کچھ حکم نہوتا) اور جن مین حکم ہو جاتا اون مین آپ کبھی اہل کتاب کی موافقت نکرتے) پھر آپ مانگ نکالنے
لگے اس کے بعد ف شاید آپ کو حکم گیا مانگ نکالنے کا اب مانگ نکالنا سنت ہی رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور
جو کوئی اس سنت کو چھوڑ کر نصاریٰ کی مشابہت کرے وہ گمراہ ہی **الترجل** کنگھی کرنا **عن** عبد اللہ بن بریدۃ
ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ عبید قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان ینھی عن کثیر من الارفاہ قال منہ الترجل ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہی ایک صحابی نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جسکا نام عبید تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تہے بہت عیش مین پڑجانے سے
اوسی کی ایک قسم کنگھی کرنا ہے ف یعنی ہر وقت کنگھی کرنا اپنی تئین عورتون کی طرح آراستگی مین کہنا مکروہ ہی مردون کا
یہہ کام نہین کہ وہ رات دن ایسے لغو کامون مین اپنی اوقات صرف کرین انکا کام یہہ ہی کہ وہ علم حاصل کرین **التیامن**
فی الترجل کنگھی داہنی طرف سے شروع کرنا **عن** عائشۃ وذکرت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب
التیامن ما استطاع فی طھورہ وتنعلہ وترجلہ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دوست رکھتے تہی داہنی طرف سے شروع کرنے کو وضو اور جوتا پہننے اور کنگھی کرنے مین **الامر بالخضاب**
خضاب کرنیکا حکم **عن** ابی سلمۃ وسلیمان بن یسار انھما سمعا ابا ھریرۃ یخبر عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان الیھود والنصاریٰ لا یصبغون فخالفوھم ترجمہ ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار سے روایت
ہی اون دونون نے سنا ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ بالون کو نہین رنگتے تم اونکا
خلاف کرو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھی اور فائدہ مند کامون کو اگر یہود اور نصاریٰ نہ کرین تو ہم کو کرنا چاہیے
اور اونکی مخالفت کو برا سمجھنا چاہیے مسلمان کا یہہ فرض ہی کہ وہ جو اچھی بات حکمت کے مطابق دیکھے اوسکو اختیار کرے
بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہو بلکہ جو بات شریعت کے خلاف ہی وہ حکمت کے بھی خلاف ہی **عن** جابر قال اُتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بابی قحافۃ وراسہ ولحیتہ کانہ ثغامۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیروا
او اخضبوا ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ابو قحافہ (ابو بکر صدیق کے باپ) کو لیکر آئے
اون کے سر کے بال اور داڑہی کے بال دونون ثغامہ (ایک گہانس ہے جو بالکل سفید ہوتی ہی) کے طرح ہو رہی تھی آپنے فرمایا
انکا رنگ بدلو اور خضاب کرو **تصفیر اللحیۃ** داڑہی کا زرد کرنا **عن** عبید قال رأیت ابن عمر یصفر
لحیتہ فقلت لہ فی ذلک فقال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصفر لحیتہ ترجمہ عبید سے روایت ہی
مین نے عبد اللہ بن عمر رض کو دیکھا وہ اپنی داڑہی کو زرد کرتے تہے مین نے اون سے اسکا سبب پوچھا اونہون نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تہے **تصفیر اللحیۃ بالورس والزعفران** داڑہی کو زرد کرنا ورس

اور زعفران سے عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ
وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ رض مدینہ میں آئے تو ہم کو خطبہ سنایا اور
ایک گچھا بالوں کا لیا اور کہا میں نے یہہ کام کسی کو کرتے نہیں دیکھا سوا یہود یوں کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا
نام زور رکھا ہے ف اسلیے کہ زور کہتے ہیں فریب کو یہہ بھی ایک فریب ہے کہ دوسری کسی کے بال اپنے سر میں لگالیوے اور لوگوں کو
دکھاوے کہ میرے سر کے بال ہیں وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ چیتھڑوں سے بال جوڑنا عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الزُّوْرِ قَالَ وَجَاءَ بِخِرْقَةٍ سَوْدَاءَ فَاَلْقَاهَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَقَالَ هُوَ
هٰذَا تَجْعَلُهُ الْمَرْاَةُ فِيْ رَاْسِهَا ثُمَّ تَخْتَمِرُ عَلَيْهِ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا تم کو زور سے پھر ایک کالا چیتھڑا (یعنی کپڑے کا ٹکڑا جسکو چنڈی بھی کہتے ہیں) نکالا اور لوگوں کے سامنے ڈالدیا اور کہا زور یہی
ہے عورت اسکو اپنے سر میں رکھکر اوپر سے اوڑھنی اوڑھ لیتی ہے عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ
وَالزُّوْرُ الْمَرْاَةُ تَلُفُّ عَلٰى رَاْسِهَا ترجمہ معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زور سے زور وہ ہے
جو اپنے سر پر لپیٹے (بال زیادہ دکھلانے کو) لَعْنُ الْوَاصِلَةِ جوڑنے والی پر لعنت عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بال جوڑنے والی پر
لَعْنُ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ بال جوڑنے والی اور جڑانے والی دونوں پر لعنت عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتًا لِيْ عُرَيِّسٌ وَاِنَّهَا اشْتَكَتْ فَتَمَزَّقَ شَعْرُهَا فَهَلْ عَلَيَّ
جُنَاحٌ اِنْ وَصَلْتُ لَهَا فِيْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ اسما سے روایت ہے ایک عورت آئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی یا رسول اللہ میری ایک بیٹی ہے جو نئی دولہن ہے وہ بیمار ہوئی اوس کے سر کے بال
گر گئے تو کیا مجھپر گناہ ہوگا اگر میں اور بال اوسکے سر میں جوڑ دوں آپنے فرمایا اللہ نے لعنت کی ہے بال جوڑنیوالی اور جوڑانے
والی پر لَعْنُ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ گودنے والی اور گودانے والی پر لعنت عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے لعنت کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی اور جوڑانیوالی پر اور گودنے والی اور گودوانے والی پر لَعْنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ
وَالْمُتَفَلِّجَاتِ منہ کے رویں اکھیڑنیوالیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ
وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَلَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے لعنت کی اللہ
نے منہ کے رویں اکھیڑنیوالیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر آگاہ ہو جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت
کی اوسپر میں بھی لعنت کرتا ہوں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ
وَالْمُتَنَمِّصَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

پر اور دانتون کو کشادہ کرنیوالیون پر اور مُنہ کے روئین اوکہیڑنے والیون پر جو اسد کی پیدایش کو بدلتی ہین ف معلوم ہوا کہ اسد کی پیدایش یا فطرت کو بدلنا برا ہے مگر ختنہ کرنا مونچھین کترنا بغل کے بال لینا زیر ناف کے بال لینا اور جو چیزیں ان کے مثل ہین اون سے بھی خلقت بدلتی ہی لیکن چونکہ یہ باتین سب پیغمبر کرتے چلے آئے اسوجہ سے مثل فطرت اور پیدایش کے ہوگئین اسلیے ان چیزون کو ہمارے پیغمبر نے فطرتی سنت کہا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَمَا لِيَ لَا أَقُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداسد بن مسعود سے روایت ہی لعنت کی اسد نے منہ کے بال اوکہیڑنیوالیون پر اور دانت کو کشادہ کرنیوالیون پر اور گودنا گودانے والیون پر جو اللہ تعالی کی خلقت کو بدلتی ہین ایک عورت اون کے پاس آئی اور کہنے لگی تم ایسا ایسا کہتے ہو انہون نے کہا مین کیون نہ کہون جیسا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ہی عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ أَلَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہی عبداسد بن مسعود نے کہا لعنت کی اسد نے گودوانیوالیون پر اور منہ کے بال اوکہیڑنیوالیونپر اور دانتون کو کشادہ کرنیوالیون پر آگاہ ہو مین لعنت کرتا ہون جن پر رسول اسد صلعم نے لعنت کی

اَلتَّزَعْفُرُ زعفران کا رنگ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ ترجمہ انس سے روایت ہی منع کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ سے عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ جِلْدَهُ ترجمہ انس سے روایت ہی منع کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مرد کو بدن پر زعفران لگانے سے

اَلطِّيبُ خوشبو کا بیان عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطِيبٍ لَمْ يَرُدَّهُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس جب خوشبو کوئی لاتا تو آپ اوسکو نہ پہیرتے (یعنی لے لیتے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جسکے سامنے خوشبو پیش کیجاوے تو وہ اوسکو نہ پہیرے اس لیے کہ اوسکا بوجہہ تہوڑا ہی اور خوشبو عمدہ ہی عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّنَّ طِيبًا ترجمہ زینب سے روایت ہی جو بی بی تہین عبداسد بن مسعود رض کی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے عشا کی نماز مین آوے (یعنی جو عورت عشا کی نماز کیلیے مسجد مین آنا چاہے) تو خوشبو نہ لگاوے عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِذَا خَرَجْتِ إِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسِّي طِيبًا ترجمہ زینب سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب تو عشا کی نماز کو نکلے تو خوشبو نہ لگا عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَتْ إِحْدَاكُنَّ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيبًا ترجمہ زینب سے روایت ہی رسول اسد صلعم نے

فرمایا جو کوئی تم مین سے مسجد کو جانے لگے تو خوشبو لگا دے عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایّما امرأة
اصابت بخورا فلا تشهد معنا العشاء الآخرة ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو کوئی عورت دھونی لیوے (خوشبو کی) تو ہمارے ساتھ عشا کی جماعت مین نہ آوے ذکر اطیب الطیب عمدہ خوشبو کونسی
ہے عن ابی سعید قال ذکر النبی صلی الله علیه وسلم امرأة حشت خاتمها بالمسک قال وهو اطیب
الطیب ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا ذکر کیا جس نے اپنی انگوٹھی مین مشک بھر لی
تھی تو فرمایا یہ ہے عمدہ خوشبو تحریم لبس الذهب سونا پہننے کی ممانعت عن ابی موسی ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال ان الله عز وجل احل لاناث امتی الحریر والذهب وحرمه علی ذکورها ترجمہ
ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے حلال کیا میری امت کی عورتون کے لیے
ریشم اور سونے کو اور حرام کیا مردون پر النهی عن لبس خاتم الذهب سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت عن ابن عباس
قال نهیت عن الثوب الاحمر وخاتم الذهب وان اقرأ وانا راکع ترجمہ عبداللہ بن عباس رض نے کہا منع کیا گیا مین
سرخ رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع مین قرآن پڑھنے سے عن علی قال نهانی النبی صلعم
عن خاتم الذهب وان اقرأ القرآن وانا راکع وعن القسی وعن المعصفر ترجمہ امیرالمؤمنین علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلعم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قرآن رکوع
مین پڑھنے سے اور قسی (ایک قسم کا ریشمی کپڑا) پہننے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے عن علی یقول نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن خاتم الذهب وعن لبوس القسی والمعصفر وقراءة
القرآن وانا راکع ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن علی قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن القراءة فی الرکوع ترجمہ
حضرت علی سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع مین قرآن پڑھنے سے عن علی قال نهانی رسول
الله صلی الله علیه وسلم عن ثیاب المعصفر وعن خاتم الذهب ولبس القسی وان اقرأ وانا راکع عن
علی قال نهانی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اربع عن لبس ثوب معصفر وعن التختم بخاتم
الذهب وعن لبس القسیة وان اقرأ القرآن وانا راکع عن علی قال ان رسول الله صلی الله علیه و
سلم نهی عن ثیاب المعصفر وعن الحریر وان یقرأ وهو راکع وعن خاتم الذهب ترجمہ ان سب روایتون کا
وہی جو اوپر گذرا عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن خاتم الذهب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سونے کی انگوٹھی سے عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن تختم الذهب ترجمہ اوپر گذرا صفة خاتم النبی صلی الله علیه وسلم ونقشه رسول اللہ صلعم کی انگوٹھی
کا بیان اور اوس پر جو کندہ تھا عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم خاتم الذهب فلبسه
رسول الله صلی الله علیه وسلم فاتخذ الناس خواتیم الذهب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی کنت
البس هذا الخاتم وانی لن البسه ابدا فنبذه فنبذ الناس خواتیمهم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگھوٹی بنوائی پھر اوسکو پھینکا لوگون نے بھی پھینکدی انگھوٹیان بنوائین آپنے فرمایا مین اسکو
پہنتا تہا لیکن اب نہ پہنونگا کبھی پھر آپنے اوسکو اوتار ڈالا لوگون نے بھی اوتار ڈالین عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی پر یہ
کندہ تہا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ وَّفَصُّهٗ حَبَشِيٌّ وَّ
نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگھوٹی بنوائی اوسکا نگینہ
عقیق تہا سیاہ اور اوسپر کندہ تہا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَى
الرُّوْمِ فَقَالُوْا اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ
وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا۔
لوگون نے کہا روم کے لوگ اوس خط کو نہین پڑہتے (یعنے اوسپر لحاظ نہین کرتے) جسپر مہر نہو تو اوسوقت آپنے ایک مہر بنوائی
چاندی کی گویا مین اوسکی سفیدی کو دیکھ رہا ہون اور اوس مین کندہ کرایا محمد رسول اللہ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَّرِقٍ وَّفَصُّهٗ حَبَشِيٌّ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک انگھوٹی بنوائی چاندی کی اوسکا نگینہ حبشی تہا (یعنی کالا تہا یا حبش کے ملک سے آیا تہا) یا بنانیوالا اوسکا حبشی تہا عَنْ
اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهٗ مِنْهُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی انگھوٹی چاندی کی تھی اور نگینہ بھی چاندی کا تہا (ابن عبد البر نے کہا یہی صحیح ہے) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا وَّنَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے انگھوٹی بنوائی اور اوسپر کندہ کرایا اب کوئی ویسا کندہ نہ کراوے هَوضع الخاتم
انگھوٹی کس اونگلی مین پہنے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا فَقَالَ اِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَّ
نَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ وَّاِنِّيْ لَاَرٰى بَرِيْقَهٗ فِيْ خِنْصَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ انس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگھوٹی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگھوٹی بنوائی ہے اور اوسپر کندہ کرایا ہے اب کوئی
ویسا کندہ نکراوے اور مین اوسکی چمک دیکھ رہا ہون رسول اللہ صلعم کے چھنگلیا مین عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داہنی ہاتھ مین انگھوٹی پہنتے عَنْ اَنَسٍ قَالَ
كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى بَيَاضِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُصْبُعِهِ الْيُسْرٰى ترجمہ انس سے روایت ہے گویا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی انگھوٹی کی سفیدی کو دیکھ رہا ہون آپکے بائین ہاتھ کی اونگلی مین عَنْ ثَابِتٍ اَنَّهُمْ سَاَلُوْا اَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ مِنْ فِضَّةٍ وَّرَفَعَ اُصْبُعَهُ الْيُسْرَى الْخِنْصَرَ ترجمہ ثابت سے روایت
ہے لوگون نے انس سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگھوٹی کا حال اونہون نے کہا گویا مین اوس انگھوٹی کی چمک کو دیکھ رہا ہون

جو چاندی کی تھی اور انہون نے اپنی بائین ہاتھ کی چھنگلیا کو بلند کیا یعنی اسمین انگوٹھی پہنتے تھے عن ابی بردۃ قال
سمعت علیا یقول نہانی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخاتم فی السبابۃ والوسطی ترجمہ ابوبردہ سے روایت
ہے یعنی حضرت علی مرتضی سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہننے سے کلمے کی انگلی اور
بیچ کی انگلی مین عن علی قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان البس فی اصبعی ہذہ وفی التی تلیہا
التی تلیہا ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہننے سے اس انگلی
مین (یعنی کلمے کی انگلی مین) اور بیچ کی انگلی مین اور جو انگلی اسکے پاس ہے **موضع الفص** نگینہ کدھر رہے عن
ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتختم بخاتم من ذہب ثم طرحہ ولبس خاتما من ورق ونقش
علیہ محمد رسول اللہ ثم قال لا ینبغی لاحد ان ینقش علی نقش خاتمی ہذا وجعل فصہ فی بطن کفہ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے پھر اوسکو اوتار ڈالا اور چاندی کی انگوٹھی
پہنی اور اوسپر کندہ کرایا محمد رسول اللہ پھر فرمایا کسیکو نہین چاہیے کہ اپنی انگوٹھی پر کندہ کراوے اور اوسکا نگینہ ہتھیلی کیطرف
رکھی **طرح الخاتم وترک لبسہ** انگوٹھی اوتار ڈالنا اور اوسکو نہ پہننا عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما فلبسہ قال شغلنی ہذا عنکم منذ الیوم الیہ نظرۃ والیکم نظرۃ
ثم القاہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اوسکو پہنا پھر آپ
نے فرمایا اس انگوٹھی نے میرا خیال بانٹ دیا کبھی مین تم کو دیکھتا ہون کبھی انگوٹھی کو دیکھتا ہون پھر آپنے اوسکو اتار ڈالا عن
ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصطنع خاتما من ذہب وکان یلبسہ فجعل فصہ فی باطن
کفہ فصنع الناس ثم انہ جلس علی المنبر فنزعہ وقال انی کنت البس ہذا الخاتم واجعل فصہ
من داخل فرمی بہ ثم قال واللہ لا البسہ ابدا فنبذ الناس خواتیمہم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنائی اور اسکو آپ پہنا کرتے تھے آپنے اوسکا نگینہ ہتھیلی کیطرف کیا لوگون
نے بھی ایسا ہی کیا پھر آپ منبر پر بیٹھے اور انگوٹھی کو اوتارا اور فرمایا مین اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اوسکا نگینہ اندر کیطرف
رکھتا تھا پھر آپنے اوسکو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا قسم خدا کی اب کبھی اوسکو نہ پہنونگا لوگون نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیان
اوتار کر پھینک دین عن انس انہ رای فی ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق یوما واحدا
فصنعوہ فلبسوہ فطرح النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطرح الناس ترجمہ انس سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین ایک چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن لوگون نے بھی انگوٹھیان بنوائین اور پہنین پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوتار ڈالی اور لوگون نے بھی ڈالدین عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتخذ خاتما من ذہب وکان جعل فصہ فی بطن کفہ فاتخذ الناس خواتیم من ذہب فطرحہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطرح الناس خواتیمہم واتخذ خاتما من فضۃ وکان یختم بہ ولا یلبسہ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اوسکا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا
لوگون نے بھی سونے کی انگھوٹھیان بنوائین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوتار ڈالا لوگون نے بھی اوتار ڈالین
پھر آپنے چاندی کی ایک انگھوٹی بنوائی اوس سے مہر کر دیتے لیکن اوسکو پہنتے نہین عن ابن عمر قال اتخذ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خاتما من ذہب وجعل فصہ مما یلی بطن کفہ فاتخذ الناس الخواتیم فالقاہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا البسہ ابدا ثم اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ورق
فادخلہ فی یدہ ثم کان فی ید ابی بکر ثم کان فی ید عمر ثم کان فی ید عثمان حتی ہلک فی بئر اریس ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگھوٹی سونے کی بنوائی اور اوسکا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا لوگون
نے بھی ویسی ہی انگوٹھیان بنوائین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوتار ڈالا اور فرمایا اب کبھی اوسکو نہ پہنونگا پھر آپنے
چاندی کی ایک انگھوٹی بنائی اور اوسکو اپنے ہاتھہ مین رکھا پھر وہ آپ کی وفات کے بعد ابو بکر صدیق کے ہاتھہ مین رہی
پھر عمر فاروق رضہ کے ہاتھہ مین رہی پھر عثمان رضہ کے ہاتھہ مین رہی یہان تک کہ اریس کے کنوئے مین گر پڑی پھر ہرچند تلاش کی
لیکن نہ ملی اور اوس روز سے فتنہ شروع ہوگیا **ذکر ما یستحب من لبس الثیاب وما یکرہ منہا** کیسے کپڑے
پہننا بہتر ہین اور کیسے برے ہین عن ابی الاحوص عن ابیہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرآنی سیئ
الہیئۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل لک من شیئ قال نعم من کل المال قد آتانی اللہ فقال اذا کان
لک مال فلیر علیک ترجمہ ابو الاحوص سے روایت ہی اوس نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
گیا آپنے میری حالت بری دیکھی یعنی میلے کچیلے کپڑے آپنے فرمایا کیا تیرے پاس کچھہ ہی مین نے کہا ہان ہر طرح کا مال اللہ نے مجھے
دیا ہی آپنے فرمایا جب تیرے پاس مال ہی تو تجھپر دکھنا چاہیے یعنی مال کا اثر تیرے اوپر ظاہر ہو وے اچھی صاف کپڑے پہنے اچھے
صاف مکان مین رہے **ف** حکماء نے اتفاق کیا ہی کہ انسان کی صحت اور تندرستی کے لیے غذا سے بھی زیادہ صفائی اور
پاکیزگی کی ضرورت ہی ہر روز نہانا اور پانچون وقت وضو کرنا اور کپڑون کو صاف اوجلی رکھنا اور مکان کو جھاڑ پونچھہ کر صاف
رکھنا ضرور ہی **ذکر النہی عن لبس السیراء** سیراء کے پہننے کی ممانعت **ف** سیرا ایک قسم کی چادر ہی جسمین زرد دھاریان
ہوتی ہین اور اوس مین ریشم ملا ہوتا ہے اور بعضون کے کہا زر ریشم ہوتا ہی اور یہی صحیح ہے عن عمر بن الخطاب انہ رای
حلۃ سیراء تباع عند باب المسجد فقلت یا رسول اللہ لو اشتریتہا لیوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا
علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ہذہ من لا خلاق لہ فی الآخرۃ قال فاتی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد منہا بحلل فکسانی منہا حلۃ فقال یا رسول اللہ کسوتنیہا
وقد قلت فیہا ما قلت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم اکسہا لتلبسہا انما کسوتہا لتکسوہا او لتبیعہا

كَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مِنْ أُمِّهِ مُشْرِكًا ترجمہ حضرت امیر المومنین عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے ایک جوڑا دیکھا سیرا کا جو مسجد کے دروازے پر بکتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کاش آپ اسکو لے لیتے جمعے کے روز پہننے کے لیے اور جب باہر کے لوگ آپکے ملنے کو آتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو تو وہ پہنیگا جسکا آخرت میں کچھ حصہ نہیں پھر اوسی قسم کے کئی جوڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے ایک جوڑا اون میں سے حضرت عمرؓ کو دیا اونہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے پہناتے ہیں اور پہلے آپنے کیا فرمایا تھا آپنے فرمایا میں نے تم کو اس لیے نہیں دیا کہ تم پہنو بلکہ کسی کو پہنا دو یا بیچ ڈالو حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک اخیافی بھائی کو دیدیا جو مشرک تھا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے عزیزوں کے ساتھ جو کافر ہوں سلوک کرنا درست ہے

ذكر الرخصة للنساء في لبس السيراء عورتوں کو سیرا پہننے کی اجازت

عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ ترجمہ انس سے روایت ہے اونہوں نے حضرت زینب کو دیکھا جو صاحبزادی تہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کرتہ پہنے ہوئی ریشمی سیرا کا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ سِيَرَاءَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے اونہوں نے حضرت ام کلثوم کو دیکھا جو صاحبزادی تہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چادر پہنے ہوئی سیرا کی۔ السِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ سیرا ایک کپڑا ہے جسمین لکیرین ریشم کی ہوتی ہین

عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي ترجمہ امیر المومنین علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جوڑا آیا سیرا کا آپنے میرے پاس بھیجدیا میں نے اوسکو پہنا تو آپکے چہرے پر غصہ پایا آپنے فرمایا میں نے تجھے اس لیے نہیں دیا تھا کہ تو پہنے پھر آپنے مجھے حکم کیا میں نے اوسکو بانٹ دیا اپنی عورتوں میں

ذكر النهي عن لبس الإستبرق استبرق پہننے کی ممانعت جو ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ فَرَأَى حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرِهَا فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحِينَ يَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوَفْدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ حُلَلٍ مِنْهَا فَكَسَا عُمَرَ حُلَّةً وَكَسَا عَلِيًّا حُلَّةً وَكَسَا أُسَامَةَ حُلَّةً فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ ثُمَّ بَعَثْتَ إِلَيَّ فَقَالَ بِعْهَا وَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ أَوْ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ باہر نکلے اونہوں نے دیکھا ایک جوڑا استبرق کا بازار میں بکتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور کہا یا رسول اللہ اس کو خرید لیجیے اور جمعے کے روز پہنا کیجیے اور جب آپکے پاس دوسرے ملکوں کے لوگ آئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو وہ پہنیگا جسکو آخرت میں کچھ نہ ملیگا پھر اوسی قسم کے تین جوڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپنے ایک جوڑا عمر کو دیا ایک علی کو ایک اسامہ کو عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

دیکھنے لگے پہلے آپ نے اس کے باب میں کیا فرمایا تھا پھر آپ نے مجھے کیوں دیا آپ نے فرمایا اس کو بیچ ڈال اور اپنی حاجت پوری
کر یا ٹکڑے کر کے اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنا دے **صفۃ الاستبرق** استبرق کیا ہے عَنْ يَحْيَى بْنِ
أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمٌ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ
رَأَى عُمَرُ مَعَ رَجُلٍ حُلَّةَ سُنْدُسٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِ هَذِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ یحییٰ
بن ابی اسحاق سے روایت ہے سالم نے کہا استبرق کیا ہے میں نے کہا ایک قسم کا دیبا ہے جو سخت ہوتا ہے (دیبا کہتے ہیں ریشمی کپڑے
کو) سالم نے کہا میں نے عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر نے ایک جوڑا سندس کا (سندس بھی ریشمی کپڑا ہے) دیکھا وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور فرمایا اس کو خرید لیجیے اخیر حدیث تک (جیسی اوپر گزری) **ذکر النہی
عن لبس الدیباج** دیبا پہننے سے ممانعت عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُكَيْمٍ اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ
مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِمْ مِمَّا صَنَعَ بِهِ وَقَالَ إِنِّي نُهِيتُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَلَا الْحَرِيرَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي
الْآخِرَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے حذیفہ نے پانی مانگا تو ایک گنوار چاندی کے برتن میں پانی لایا حذیفہ نے
اوسکو پھینک دیا پھر عذر کیا لوگوں سے اپنے اسکا اور کہا مجھکو ممانعت ہے اس کی میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے
مت پیو سونے اور چاندی کے برتنوں میں اور مت پہنو دیبا اور حریر کو یہ اون کے لیے دنیا میں ہیں ہمارے لیے آخرت میں **ذکر
لبس الدیباج المنسوج بالذہب** دیبا پہننا جسمیں سنہری کام ہو عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ
سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ إِنَّ سَعْدًا كَانَ أَعْظَمَ النَّاسِ وَأَطْوَلَهُ ثُمَّ بَكَى فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى أُكَيْدِرَ صَاحِبِ دُومَةَ بَعْثًا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا الذَّهَبُ
فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَعَدَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَنَزَلَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَهَا
بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ ترجمہ واقد بن عمرو بن سعد
بن معاذ سے روایت ہے کہا میں انس بن مالک پاس گیا جب وہ مدینہ میں آئے میں نے اونکو سلام کیا اونہوں نے کہا تم کون ہو میں
نے کہا میں واقد ہوں بیٹا عمرو کا پوتا سعد بن معاذ انصاری کا (جو بڑے صحابی جلیل القدر تھے اوس کے سردار، ونکو خندق
میں ایک تیر لگا جس سے وہ شہید ہوئے) انس نے کہا سعد بن معاذ تو بڑے شخص تھے اور بہت لمبے پھر رو دیئے اور بہت
روئے پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر اکیدر بادشاہ پاس بھیجا جو سردار تھا دومہ کا (دومہ ایک ملک تھا
مدینہ سے تیرہ منزل پر) اوس نے رسول اللہ صلعم کے لیے ایک جبہ بھیجا دیبا کا جو سونے سے بنا ہوا تھا (یعنی سونے کے
تاروں سے) رسول اللہ صلعم نے اوسکو پہنا پھر منبر پر کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے بات نہ کی اور اتر آئے لوگ اوسکو ہاتھ سے چھونے

لگی اور تعجب کرنے لگے اوسکی چمک اور رونق سے آپنے فرمایا کیا تم تعجب کرتی ہو اسکو دیکھ کر سعد بن معاذ کے رومال جنت
مین اس سے بہتر ہین تو اور کپڑون کا کیا حال ہوگا ف یہ حدیث دوسری حدیث سے منسوخ ہی جو آگے آتی ہی ذِكْرُ
نَسْخِ ذٰلِكَ اسکے منسوخ ہونے کا بیان عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ لَبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ أُهْدِيَ
لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَهَانِي عَنْهُ
جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ
لِتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ لِتَبِيعَهُ فَبَاعَهُ عُمَرُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک قبا پہنی دیبا کی جو تحفہ آئی تھی پھر تھوڑی دیر کے بعد اوتار ڈالی اور حضرت عمر رض کو بھیجدی لوگون نے
کہا ابھی آپنے کیون اوتار ڈالی یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجھے جبرئیل نے منع کیا اس کے پہننے سے یہ سنکر حضرت عمر روتے
ہوئے آئے اور کہنے لگے۔ یا رسول اللہ آپنے مجھکو وہ چیز دی جسکو آپ برا جانتے ہین آپنے فرمایا مین نے اسلئے نہین دی کہ تم پہنو
مین نے تو اسواسطے دی کہ تم اسکو بیچ ڈالو حضرت عمر نے اوسکو دو ہزار درم کو بیچا **اَلتَّشْدِيدُ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ وَأَنَّ
مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ** حریر پہننے کی سزا اور جو اوس کو پہنے وہ آخرت مین اوس کو نہ پہنیگا اسکا بیان
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ وَيَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا
فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہی وہ منبر پر خطبہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا مین پہنے اوسکو آخرت مین نہ ملیگا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيرَ
فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي
الْآخِرَةِ ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہی اونہون نے کہا اپنی عورتون کو ریشمی کپڑے مت پہناؤ کیونکہ مین نے
حضرت عمر رض سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا مین پہنے آخرت مین وہ اوسکو نہ پہنیگا عَنْ
عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ فَقَالَ سَلْ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقَالَتْ سَلْ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ
فِي الدُّنْيَا فَلَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ترجمہ عمران بن حطان سے روایت ہی اونہون نے عبد اللہ بن عباس سے
پوچھا ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہی اونہون نے کہا عائشہ رض سے پوچھو عائشہ نے کہا عبد اللہ بن عمر سے پوچھو مین نے
عبد اللہ بن عمر سے پوچھا اونہون نے کہا مجھ سے ابو حفص نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
ریشمی کپڑا دنیا مین پہنے اوسکو آخرت مین کچھ حصہ نہین ہی عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی کپڑا
وہ پہنتا ہے جسکو آخرت مین حصہ نہین ہے عَنْ عَلِيٍّ الْبَارِقِيِّ قَالَ أَتَتْنِي امْرَأَةٌ تَسْتَفْتِينِي فَقُلْتُ لَهَا هٰذَا

ابن عمر فاتبعته تسأله واتبعتهما اسمع ما يقول قالت افتني في الحرير قال نهى عنه رسول الله صلى
الله عليه وسلم ترجمہ علی بارقی سے روایت ہے ایک عورت میرے پاس آئی مجھسے مسئلہ پوچھنے لگی مین نے کہا یہ عبد اللہ بن
عمر ہین (اون سے پوچھ) تو اون کے پیچھے گئی پوچھنے کو مین اوس کے پیچھے سننے کو گیا کہتے ہین وہ عورت بولی مجھے فتوی
دو ریشمی کپڑے مین اونہون نے کہا منع کیا اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ذكر النهي عن الثياب
القسية** ریشمی کپڑون کے پہننے کی ممانعت عن البراء بن عازب قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بسبع ونهانا عن سبع نهانا عن خواتيم الذهب وعن آنية الفضة وعن المياثر والقسية والاستبرق
والديباج والحرير ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتون کا اور منع کیا
سات چیزون سے منع کیا سونے کی انگوٹھیون سے اور چاندی کے برتنون سے اور چار جامون سے (جو ریشمی ہون) اور قسی اور
استبرق اور دیبا اور حریر سے (یہ سب ریشمی کپڑے ہین) **الرخصة في لبس الحرير** حریر پہننے کی اجازت عن
انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبير بن العوام في قمص حرير
من حكة كانت بهما ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عبد الرحمن بن عوف اور
زبیر بن عوام کو ریشمی کرتے پہننے کی خارش کے سبب سے جو اون کو ہو گئی تھی (یعنی کھجلی اسلیے کہ حریر سے تکلیف نہین ہوتی اور بعضون
نے کہا کہ کھجلی کے لیے ریشمی کپڑا پہننا مفید ہے) عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص لعبد الرحمن والزبير
في قميص حرير كانت بهما يعني لحكة ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابي عثمان النهدي قال كنا مع عتبة بن فرقد
فجاء كتاب عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يلبس الحرير الا من ليس له منه شيء في الآخرة
الا هكذا وقال ابو عثمان باصبعيه اللتين تليان الابهام فرايتهما ازرار الطيالسة حتى رايت
الطيالسة ترجمہ ابو عثمان نہدی سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے اتنے مین حضرت عمر کا فرمان آیا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حریر نہین پہنتا مگر وہ شخص جسکو آخرت مین کچھ حصہ نہین مگر اتنا اشارہ کیا ابو عثمان نے اپنی
دونون انگلیون سے جو انگوٹھے کے پاس ہین یعنی بیچ کی انگلی ملا کر مین سمجھتا ہون جیسے طیلسان کی گھنڈیان پھر دیکھا
مین نے طیلسان کو وہ ایک کپڑا ہے جسکو کندھے پر ڈال لیتے ہین عن عمر انه لم يرخص في الديباج الا موضع اربع
اصابع ترجمہ حضرت عمر نے دیبا پہننے کی اجازت نہین دی مگر چار انگل (یعنی سنجاف کی) اگر چار انگل ریشمی کپڑا لگا ہو
تو قباحت نہین **لبس الحلل** کپڑون کے جوڑے پہننا عن البراء قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم و
عليه حلة حمراء مترجلا لم ار قبله ولا بعده احدا هو اجمل منه ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا سرخ جوڑا پہنے ہوئے بالون مین کنگھی کیے ہوئے آپ سے خوب صورت زیادہ مین نے
کسیکو نہین دیکھا نہ آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد **لبس الحبرة** یمن کی چادر پہننا عن انس قال كان احب الثياب

قمیص

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَقَالَ هٰذِهِ ثِيَابُ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا ترجمہ عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے پہنے ہوئے کسم کے رنگ کے آپ نے فرمایا یہ کافروں
کے کپڑے ہیں انکو مت پہن ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافروں کی مشابہت لباس میں منع ہے عن عبد اللہ بن عمرو
أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اذْهَبْ
فَاطْرَحْهُمَا عَنْكَ قَالَ أَيْنَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فِي النَّارِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے کسم
میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور فرمایا جا انکو پھینک دے انہوں نے کہا کہاں پھینکوں
یا رسول اللہ آپ نے فرمایا آگ میں عن علی يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ
لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ ترجمہ حضرت علی نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سونے کی انگوٹھی اور ریشمی کپڑے اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے سے اور قرآن پڑھنے سے رکوع میں لبس الخضر من الثياب
سبز کپڑے پہننا عن أَبِي رِمْثَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ ترجمہ
ابو رمثہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے دو سبز کپڑے پہنے ہوئے لبس البرود چادریں پہننا عن خباب
بن الأرت قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا
أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللهَ لَنَا ترجمہ خباب بن ارت سے روایت ہے ہمنے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
(یعنی کافروں کی) کس طرح تکلیفیں دیتے ہیں آپ چادر پر تکیہ کئے بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں ہم نے کہا آپ ہمارے لئے مدد نہیں
چاہتے ہمارے لیے دعا نہیں کرتے عن سهل بن سعد قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ وَمَا الْبُرْدَةُ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ
مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا نَعَمْ هٰذِهِ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا
فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ ترجمہ سہل بن سعد نے کہا
ایک عورت چادر لیکر آئی کیسی چادر جیسے شملہ جس کے حاشیے بنے ہوئے تھے وہ بولی یا رسول اللہ میں نے اسکو اپنے
ہاتھ سے بنا ہے میں آپ کو پہناؤں گی آپ نے اسکو لے لیا آپ کو اسکی احتیاج تھی جب آپ نکلے تو وہی تہبند باندھے تھے
الأمر بلبس البيض من الثياب سفید کپڑے پہننے کا حکم عن سمرة عن النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا
مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہیں اور کفن دیا کرو اپنے مردوں کو سفید کپڑوں کا عن سمرة
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ فَلْيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ
فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید ہی پہنا کرو زندے
بھی پہنیں اور مردوں کو انکا کفن دو یہ بہت عمدہ کپڑے ہیں لبس القباء قبا پہننا عن مسور بن مخرمة قال

قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا
فَقَالَ خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَلَبِسَهُ مَخْرَمَةُ ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قبائین بانٹین اور مخرمہ کو نہین دی اونہون نی مجہہ سے کہا بیٹا میرے ساتہہ چل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین اون کے
ساتہہ گیا اونہون نے مجہہ سے کہا تو اندر جا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا مین گیا اور آپ کو بلایا آپ نکلے اونہی
قباؤن مین سے ایک قبا پہنی ہوئی آپنے فرمایا یہہ مین نے تیرے لیے چھپا رکھی تہی مخرمہ نے اوسکو دیکہا پھر اوسکو پہن
لیا ف اللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخرمہ کو دیکہتے ہی سمجہہ گئی کہ یہہ ضرور شکایت کریگا آپ نے پہلے ہی سے وہ
شکایت دور کر دی اور جو قبا آپ خود پہنی تہی وہ اوتار کر اوسکو دیدی - خلق محمدی اسی کا نام ہے - لُبْسُ السَّرَاوِيلِ پاجامہ
پہننا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ
السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفات
مین آپ فرماتے تہے جو تہہ بند نہ پاوے وہ پائجامہ پہنے اور جو چپل نہ پاوے وہ موزے پہنے التَّغْلِيظُ فِي جَرِّ الْإِزَارِ
تہہ بند بہت لٹکانے کی ممانعت عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ
إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنی ازار لٹکاتا تہا تکبر سے تو وہ زمین مین دہنستا جاتا ہی قیامت تک ف مراد
کوئی شخص ہے اگلے امتون مین سے یہہ سزا اسی تکبر اور غرور کے ازار لٹکانا کوئی اتنا برا کام نہین ہی مگر غرور کے راہ سے لٹکانا برا
گناہ ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ أَوْ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ
الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص لٹکا دے اپنی کپڑے کو غرور سے اللہ قیامت کے روز اوسکی طرف نہ دیکہیگا عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ مَخِيلَةٍ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا مَوْضِعُ الْإِزَارِ ازار کہان تک
چاہیے عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ الْإِزَارِ إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ وَالْعَضَلَةِ
فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَمِنْ وَرَاءِ السَّاقِ وَلَا حَقَّ لِلْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ازار آدہی پنڈلیون تک چاہیے جہان پر بہت گوشت ہی وہان تک اگر اس سے زیادہ
چاہی تو اور نیچا سہی اگر اس سے زیادہ چاہی تو پنڈلیون کے اخیر تک لیکن ٹخنون کا کوئی حق نہین ازار مین (یعنی ٹخنے ڈہپنے
نہ پاوین) مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ ٹخنون نیچے ازار کہنا کیسا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تحت الکعبین من الازار ففی النار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچے ازار جہنم میں جاویگی عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **اسبال الازار** ازار لٹکانیکا
عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل لا ینظر الی مسبل الازار ترجمہ عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہیں دیکھیگا ازار لٹکانیوالے کیطرف عن ابی ذر قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة لا یکلمہم اللہ یوم القیمة ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم المنان
بما اعطی والمسبل ازارہ والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالی بات نہیں کریگا قیامت کے روز نہ انکو پاک کریگا گناہوں سے اور انکو دکھ
کا عذاب ہوگا۔ ایک تو وہ جو دیکر احسان جتاوے - دوسرے وہ جو ازار لٹکاوے - تیسرے وہ جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچے
(یعنی بیچے) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسبال فی الازار والقمیص والعمامة
من جر منہا شیئا خیلاء لا ینظر اللہ الیہ یوم القیامة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ازار اور کرتہ اور عمامہ جو شخص ان تینوں میں سے کسیکو لٹکا دے اللہ اسکی طرف نہیں دیکھیگا ف ازار
لٹکانا یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچا کرے کرتے کا لٹکانا یہ ہے کہ ازار سے بڑھ جاوے یا آستینیں بہت بڑی ہوں کہ ہاتھوں سے بھی زیادہ ضرورت سے
زیادہ چوڑی ہوں عمامے کا لٹکانا یہ ہے کہ شملہ کو بہت لمبا چھوڑے کہ پیٹ سے زیادہ سرین تک جیسے بعضوں کی عادت ہوتی ہے
یہ ممانعت اس وجہ سے ہے کہ کپڑا بیکار صرف ہوتا ہے اگر دوسرے بھائی مسلمان کو دیوے تو اوسکا فائدہ ہے دوسرے یہ کہ جب ازار یا کرتہ ٹخنوں
سے نیچا ہو تو اکثر مٹی میں خراب ہوتا ہے اور کبھی آدمی چلنے میں الجھ کر گر پڑتا ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال من جر ثوبہ من الخیلاء لا ینظر اللہ الیہ یوم القیامة قال ابوبکر یا رسول اللہ ان احد شقی ازاری
یسترخی الا ان اتعاہد ذلک منہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لست ممن یصنع ذلک خیلاء ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے لٹکاوے اللہ اسکی طرف نہیں دیکھیگا
قیامت کے روز ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ میری ازار کا ایک کونا لٹک جاتا ہے بے اختیاری سے البتہ اگر میں اسکا خیال
رکھوں تو نہیں لٹکیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر اور غرور سے یہ کام کرتے ہیں ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا غرور اور تکبر ہے اگر کسی شخص کی مزاج میں تکبر نہ ہو اور اسکا پائجامہ ٹخنوں سے نیچے ہو جاوے
تو گناہ گار نہ ہوگا مگر افضل یہی ہے کہ احتیاط رکھے اور ٹخنوں سے نیچا نہ کرے **ذیول النساء** عورتیں آنچل کتنا لٹکادیں عن
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ من الخیلاء لم ینظر اللہ الیہ قالت ام سلمة یا
رسول اللہ فکیف یصنع النساء بذیولہن قال ترخینہ شبرا قالت اذا تنکشف اقدامہن قال

تُرْخِيْهِ ذِرَاعًا لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کپڑا اپنا
تکبر سے لٹکا وے اللہ تعالی اوسکے طرف نہ دیکھیگا ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ پھر عورتیں کیا کریں اپنی دامنوں کو آپنے فرمایا ایک
بالشت لٹکا دیں ام سلمہؓ نے کہا اون کے پانون کہلجاوینگے آپنے فرمایا اچھا ایک ہاتھ لٹکا دیں اس سے زیادہ نہ کریں ؏

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُيُوْلَ النِّسَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ تُرْخِيْ ذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ ترجمہ ام المومنین
ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا عورتوں کے دامنوں کو آپنے فرمایا ایک بالشت لٹکا دیں اونہوں نے
کہا کھلجاوے گا۔ آپنے فرمایا ایک ہاتھ لٹکا دیں اس سے زیادہ نہ کریں عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا

ذَكَرَ فِي الْاِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ بِالنِّسَاءِ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَ اِذًا تَبْدُوَ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَذِرَاعٌ
لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ازار کا ذکر کیا تو ام سلمہؓ نے کہا
پھر عورتیں کیا کریں آپنے فرمایا ایک بالشت لٹکا دیں اونہوں نے کہا تنے میں تو اون کے پانون کہلجاوینگے آپنے فرمایا تو ایک
ہاتھ سہی اس سے زیادہ نہ کریں عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ تَجُرُّ الْمَرْأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا

قَالَ شِبْرًا قَالَتْ اِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ ترجمہ ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عورت اپنا دامن کتنا لٹکا وے آپنے فرمایا ایک بالشت اونہوں نے کہا اتنا تو کہلجاویگا آپنے
فرمایا اچھا ایک ہاتھ اس سے زیادہ نہ کرے

اَلنَّهْيُ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

سارے بدن پر کپڑا لپیٹ لینا اسطرح کہ ہاتھ باہر نہ
نکل سکیں، منع ہے عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ

فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے (جیسے کتا بیٹھتا ہے دونوں پانون سامنے کھڑے
کرکے سرین کو زمین پر رکھکر) جب شرمگاہ پر کچھ نہ ہو (کیونکہ اس میں ستر کہلجاتا ہے) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ

نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ
مِنْهُ شَيْءٌ ترجمہ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی حدیث جو اوپر گزری ـ

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ

ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سارے بدن پر ایک کپڑا لپیٹ لینے سے (کیونکہ آدمی مثل قیدی کے ہوجاتا ہی جسکے ہاتھ پانون بندھے
ہون اور احتمال ہے کہ ٹھوکر میں گر پڑے) اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے

لُبْسُ الْعَمَائِمِ

لُبْسُ الْحَرْقَانِيَّةِ کالا عمامہ
باندھنا عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً حَرْقَانِيَّةً ترجمہ عمرو بن حریث سے روایت ہے

میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے ف حرقانیہ حرق سے ہے یعنی جلیے کسی چیز کو
انگار جلا دیوے تو وہ کالی ہو جاتی ہے اسی طرح عمامے کا رنگ تھا (زہر الربی) **لُبْسُ الْعَمَائِمِ السُّوْدِ** کالے رنگ کے عمامہ باندھنا

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ ترجمہ جابر
رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مکہ فتح ہوا مکے میں داخل ہوئے بغیر احرام کے کالا عمامہ باندھے ہوئے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **اِرْخَاءُ طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ** دونوں مونڈھوں کے بیچ میں شملہ لٹکانا

عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ السَّاعَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ
ترجمہ عمرو بن امیہ سے روایت ہے گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر آپ سیاہ عمامہ باندھے
ہوئے تھے اور اوسکا شملہ دونو مونڈھوں کے بیچ میں لٹک رہا تھا

اَلتَّصَاوِيْرُ تصویروں کا بیان

عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا تصویر

عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ ترجمہ
ابو طلحہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جہاں پر
کتا ہو یا مورت

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ فَاَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرَ
وَقَدْ قَالَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ اَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ
بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ ابو طلحہ کے دیکھنے کو گئے بیماری میں اون کے
پاس سہل بن حنیف کو پایا ابو طلحہ نے ایک آدمی کو حکم کیا کہ اون کے نیچے سے بچھونا نکالے سہل نے کہا کیوں ابو طلحہ نے
کہا اوسمیں مورتیں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے تم جانتے ہو سہل نے کہا آپ نے یہ بھی تو فرمایا ہے
کہ اگر کپڑے میں نقش ہوں مورتوں کے تو قباحت نہیں ابو طلحہ نے کہا ہاں لیکن مجھ کو یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ کسی
قسم کی مورت نہ رکھوں ف امام محمد نے موطا میں لکھا کہ اگر تصویر کسی بچھونے میں ہو جو بچھایا جاوے یا تکیے پر ہو تو قباحت
نہیں لیکن پردے پر منع ہے اسی طرح جو چیز لٹکائی جاوے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عکسی اور دستی تصویریں جو صرف نقش ہوتے
ہیں مکان میں لٹکانا یا لگانا منع ہے۔ اس زمانے میں دنیا داروں کی عادت ہو گئی ہے کہ وہ مکان کو تصویروں سے سجاتے ہیں اگرچہ
نقشی تصویر میں کچھ اختلاف بھی ہے لیکن پھر ایسے کام کو کرنا کیا ضرور ہے جسکی حرام ہونے کا خوف ہو اور جسمانی تصویر یعنی مجسم مورت
تو رکھنا بالکل حرام ہے اوس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ جب نقشی تصویر کو رکھنا لوگوں نے چھوڑ دیا تو اب یہ نوبت پہنچی ہے

کہ ہمارے زمانے کے مسلمان امیر اور نواب مجسم مورتیں بھی رکھنے لگے۔ اس مصلحت سے بالکل تصویر کو موقوف کرنا چاہیے کہ عبادت
یاد رکھنی چاہیے کہ تصویر حیوان کی حرام ہے اور جو مکان یا باغ یا جھاڑ یا پہاڑ کی ہو تو کچھ قباحت نہیں عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا
عَلٰى بَابِهٖ سِتْرٌ فِيْهِ صُوْرَةٌ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ قَالَ قَالَ
عُبَيْدُ اللّٰهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ يَقُوْلُ إِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے
اوس گھر میں نہیں جاتے جہاں مورت ہو۔ بسر جو راوی ہے اس حدیث کا اوس نے کہا زید بن خالد بیمار ہوئے ہم اون کے دیکھنے
کو گئے اون کے دروازے پر ایک پردہ لٹکتا تھا جس پر مورت تھی میں نے عبید اللہ سے کہا زید نے تصویر کے باب میں ہم سے کیا کہا
تھا پہلے روز عبید اللہ نے کہا کیا تم نے نہیں سنا وہ دن ان نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر کپڑے میں تصویر بنی ہو تو قباحت نہیں
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَدَخَلَ فَرَأٰى سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ
فَخَرَجَ وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے میں نے کھانا تیار کیا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا آپ تشریف لائے تو ایک پردہ دیکھا جس پر مورتیں تھیں آپ باہر چلے گئے اور فرمایا فرشتے اوس گھر میں
نہیں جاتے جس میں مورتیں ہوں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرْجَةً ثُمَّ دَخَلَ
وَقَدْ عَلَّقْتُ قِرَامًا فِيْهِ الْخَيْلُ أُوْلَاتُ الْأَجْنِحَةِ قَالَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ انْزِعِيْهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے پھر اندر آئے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں پردار گھوڑوں کی صورتیں بنی
تھیں آپ نے اوسکو دیکھا فرمایا نکال ڈال اوسکو عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ
تِمْثَالُ طَيْرٍ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ إِذَا دَخَلَ الدَّاخِلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيْهِ فَإِنِّيْ
كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا قَطِيْفَةٌ تَهَا عَلَمٌ كُنَّا نَلْبَسُهَا فَلَمْ نَقْطَعْهُ ترجمہ
ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس پر چڑیوں کی مورتیں تھیں جب کوئی اندر آتا تو پردہ سامنے
ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اسکو پلٹ دے کیونکہ میں جب اندر آتا ہوں اور اسکو دیکھتا ہوں دنیا
یاد آتی ہے اور ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر نقش تھے ہم اوسکو پہنا کرتے اوسکو ہم نے کاٹا نہیں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ فِيْ بَيْتِيْ ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَجَعَلْتُهُ إِلٰى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ
إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَخِّرِيْهِ عَنِّيْ فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میرے گھر میں
ایک کپڑا تھا جس پر مورتیں تھیں میں نے اوسکو دستندان پر لٹکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس طرف نماز پڑھا کرتے
پھر فرمایا اے عائشہ ہٹا دے اوسکو میں نے اوتار کر اوس کے تکیے بنا ڈالے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيْهِ
تَصَاوِيْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهُ فَقَطَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ قَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِيْنَئِذٍ

فقال له يعني بن عمر انه سمعت ابا محمد يعني القاسم عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم ... ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جسمیں مورتیں تھیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اندر آئے اور اوسکو اوتار ڈالا پھر حضرت عائشہ نے اوسکو کاٹ کر دو تکیے بنا ڈالے ایک شخص بولا مجلس میں
جسکا نام ربیعہ تھا کہ میں ابو محمد یعنی قاسم سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ پر
ٹیکتے تھے اوسپر ذکر اشد الناس عذابا سب سے زیادہ سخت کن لوگوں کو ہوگا عن عائشة قالت قدم رسول
الله صلى الله عليه وسلم من سفر وقد سترت بقرام على سهوة لي فيه تصاوير فنزعه وقال اشد الناس
عذابا يوم القيامة الذين يضاهون بخلق الله ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر
سے تشریف لائے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا روشندان پر جسپر مورتیں تھیں آپنے اوسکو اوتار ڈالا اور فرمایا سب سے زیادہ عذاب
قیامت کے روز ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں یعنی جاندار کی عن عائشة زوج النبي صلى
الله عليه وسلم قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد سترت بقرام فيه تماثيل فلما راه
تلون وجهه ثم هتكه بيده وقال ان اشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يشبهون بخلق الله ترجمہ
وہی اتنا زیادہ ہے کہ جب آپنے اوس پردے کو دیکھا تو آپ کا رنگ بدل گیا پھر اوسکو پھاڑ ڈالا اوسکو اپنے ہاتھ سے ذکر
ما يكلف اصحاب الصور يوم القيامة تصویر بنانے والوں کو قیامت کے دن کیا عذاب ہوگا عن النضر بن انس
قال كنت جالسا عند ابن عباس فاتاه رجل من اهل العراق فقال اني اصور هذه التصاوير فما تقول فيها
فقال ادنه ادنه سمعت محمدا صلى الله عليه وسلم يقول من صور صورة في الدنيا كلف يوم القيامة
ان ينفخ فيها الروح وليس بنافخ ترجمہ نضر بن انس سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں
ایک شخص عراق کا رہنے والا آیا اور کہنے لگا میں تصویریں بناتا ہوں تم کیا کہتے ہو انہوں نے کہا نزدیک آ نزدیک میں نے حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص دنیا میں کوئی صورت بناویگا قیامت کے روز اوسکو حکم ہوگا اوس میں
جان ڈالنے کا اور وہ جان ڈال نہ سکیگا عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صور صورة
عذب حتى ينفخ فيها الروح وليس بنافخ فيها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص صورت بناویگا اوس کو عذاب ہوگا یہانتک کہ وہ اوسمیں جان ڈالے اور جان ڈال نہ سکیگا عن ابی ہریرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صور صورة كلف يوم القيامة ان ينفخ فيها الروح و
ليس بنافخ ترجمہ ابوہریرہ سے وہی روایت ہے جو اوپر گزری عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان اصحاب
هذه الصور الذين يصنعونها يعذبون يوم القيامة يقال لهم احيوا ما خلقتم ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تصویر بنانے والے عذاب دیے جاوینگے قیامت کے روز اون سے

ہاں اوسکو جلاؤ جو تم نے بنایا ہے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ترجمہ حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت ہے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ اللهَ فِي خَلْقِهِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے اونہوں نے کہا سخت عذاب قیامت کو ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کے مخلوق کی صورتیں بناتے ہیں

ذکر أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا سخت عذاب کس پر ہوگا

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخت عذاب سب لوگوں سے زیادہ قیامت کے روز تصویر بنانے والوں پر ہوگا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ أَدْخُلُ وَفِي بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَإِمَّا أَنْ تُقْطَعَ رُءُوسُهَا أَوْ تُجْعَلَ بِسَاطًا يُوطَأُ فَإِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے حضرت جبرئیل نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی آپ نے فرمایا آؤ انہوں نے کہا کیونکر آؤں یہاں تو پردہ لٹک رہا ہے جس پر مورتیں ہیں یا تو اونکا سر کاٹ ڈالو یا بچھاؤ اوسکو تاکہ روندا جاوے کیونکہ ہم فرشتے نہیں جاتے اوس گھر میں جہاں مورتیں ہوں -

اللحف اوڑھنی کی چادریں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي لُحُفِنَا قَالَ سُفْيَانُ مَلَاحِفِنَا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے تھے ہمارے اوڑھنے کی چادروں میں

صفة نَعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کیسی تھی

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی میں دو تسمے تھے ف یعنی ہر ایک جوتی میں ایک تسمہ بیچ انگوٹھا اور اوس کے پاس والی اونگلی کے تھی اور دوسرا تسمہ بیچ باقی اونگلیاں عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَتْ لِنَعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ ترجمہ عمرو بن اوس سے ایسی ہی روایت ہے

ذکر النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ ایک جوتی پہنکر چلنا منع ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُصْلِحَهَا ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ایک جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی میں نہ چلے جبتک اوسکو درست نہ کر لے ف یعنی ایک پاؤں میں جوتی ایک پاؤں ننگا چلنا منع ہے کیونکہ اس سے پاؤں نیچا اونچا پڑتا ہے اور وہ مرض پیدا کرتا ہے اور برا بھی ہے عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرَى حَتَّى يُصْلِحَهَا ترجمہ ابو رزین سے روایت ہے

میں نے ابوہریرہ کو دیکھا وہ اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے تھے اور کہتے تھے اے عراق کے رہنے والو تم سمجھتے ہو کہ میں جھوٹ بولتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میں گواہی دیتا ہوں میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کے جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو دوسری جوتی پہنکر نہ چلے جب تک اوس کو درست نہ کر لے

ما جاء فی الانطاع کھالوں پر بیٹھنا یا لیٹنا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِضْطَجَعَ عَلٰى نِطَعٍ فَعَرِقَ فَقَامَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى عَرَقِهٖ فَنَشَّفَتْهُ فَجَعَلَتْهُ فِيْ قَارُوْرَةٍ فَرَاٰهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ تَصْنَعِيْنَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ اَجْعَلُ عَرَقَكَ فِيْ طِيْبِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھال پر لیٹے آپ کو پسینا آیا تو ام سلیم اوٹھیں اور آپکے پسینے کو پونچھکر ایک شیشی میں بھرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھکر فرمایا یہ کیا کرتی ہو اے ام سلیم انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپکا پسینا میں اپنی خوشبو میں شریک کرونگی اس لیے کہ آپکا پسینا خوشبودار ہوتا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے

اتخاذ الخادم والمرکب نوکر رکھنا خدمت کے لیے اور سواری رکھنا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ طَعِيْنٌ فَاَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يُبْكِيْكَ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا قَالَ كُلٌّ لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ تَبِعْتُهٗ قَالَ اِنَّهٗ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ اَمْوَالًا تُقْسَمُ بَيْنَ اَقْوَامٍ وَاِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ فَجَمَعْتُ ترجمہ سمرہ بن سہم سے روایت ہے میں ابو ہاشم بن عتبہ پاس گیا وہ وبا میں مبتلا تھے اتنے میں معاویہ آئے اون کو دیکھنے کو ابو ہاشم رونے لگے معاویہ نے کہا کیوں روتے ہو کیا کچھ درد ہے یا دنیا کے لیے روتے ہو وہ تو اچھی گزری انہوں نے کہا کوئی بات نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک نصیحت کی تھی میں چاہتا تھا کہ اوسکی پیروی کرتا آپنے فرمایا تو بہت مال دیکھیگا جو لوگوں کو بانٹ جاوینگے (یعنی غنیمت کا مال) مگر تجھے کفایت ہے ایک نوکر خدمت کے لیے اور ایک سواری خدا کی راہ میں جانے کے لیے مگر میں نے جمع مال کیا تو جمع کیا ف یعنی کفایت سے زیادہ مال اکھٹا کیا اس رنج سے روتا ہوں دوسری حدیث میں ہے کہ دنیا اس قدر کافی ہے کہ ایک مکان ہو رہنے کو لیے اور ایک نوکر ہو خدمت کو لیے اور ایک سواری ہو اس سے زیادہ کی طمع کرنا بیفائدہ ہے

حلیة السیف تلوار کا زیور عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ ترجمہ ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَقَبِيْعَةُ سَيْفِهٖ فِضَّةٌ وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ حِلَقُ فِضَّةٍ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کوٹھی چاندی کی تھی اور اوسکی کٹوری بھی چاندی کی تھی اور اوسکے بیچ میں چاندی کے حلقے تھے عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّۃٍ ترجمہ سعید بن ابی الحسن سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری
چاندی کی تہی

اَلنَّھْیُ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَی الْمَیَاثِرِ مِنَ الْاُرْجُوَانِ سرخ رنگ کی زین پوشونکی ممانعت عَنْ عَلِیٍّ

قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰھُمَّ سَدِّدْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَنَھَانِیْ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَی الْمَیَاثِرِ وَ
الْمَیَاثِرُ قَسِّیٌّ کَانَتْ تَصْنَعُہُ النِّسَآءُ لِبُعُوْلَتِھِنَّ عَلَی الرَّحْلِ کَالْقَطَائِفِ مِنَ الْاُرْجُوَانِ ترجمہ حضرت علیؓ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یا اللہ مجھکو مضبوط کر اور راہ دکھلا اور منع کیا مجھکو میاثر پر بیٹھنے
سے اور میاثر ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہی جسکو عورتین بناتی تہین اپنے خاوندون کے لیے پالان پر ڈالنی کی لیے جیسی غوانی چادرین
جو ریشمی ہوتی ہین)

اَلْجُلُوْسُ عَلَی الْکَرَاسِیِّ کرسیون پر بیٹہنا عَنْ حُمَیْدِ بْنِ ھِلَالٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رِفَاعَۃَ

انْتَھَیْتُ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَخْطُبُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَجُلٌ غَرِیْبٌ جَآءَ یَسْاَلُ عَنْ
دِیْنِہٖ لَا یَدْرِیْ مَا دِیْنُہٗ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَرَکَ خُطْبَتَہٗ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَیَّ فَاُتِیَ بِکُرْسِیٍّ
خِلْتُ قَوَائِمَہٗ حَدِیْدًا فَقَعَدَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یُعَلِّمُنِیْ مِمَّا عَلَّمَہُ اللّٰہُ ثُمَّ اَتٰی خُطْبَتَہٗ
فَاَتَمَّھَا ترجمہ حمید بن ہلال سے روایت ہی ابو رفاعہ نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ خطبہ پڑہ رہی تہی
مین نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص مسافر آیا ہی وہ دین کو پوچھتا ہے اوس کو نہین معلوم دین کیا ہی یہ سنکر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم چلے اور خطبہ چہوڑ دیا یہان تک کہ میرے پاس آئے اوسوقت ایک کرسی لائی گئی مین سمجہتا ہون اوس کے پائے لوہی کے
تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس پر بیٹھے اور مجھے سکہانے لگے جو اللہ نے آپ کو سکھلایا تہا پہر آپ اٹھے اور خطبہ پورا کیا ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کرسی پر بیٹہنا درست ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ ضروری کام کے لیے خطبہ موقوف کر دینا برا نہین

اِتِّخَاذُ الْقِبَابِ الْحُمْرِ سرخ خیمونکا استعمال عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَآءِ
وَھُوَ فِیْ قُبَّۃٍ حَمْرَآءَ وَعِنْدَہٗ اُنَاسٌ یَسِیْرٌ فَجَآءَہٗ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَجَعَلَ یَتْبَعُ فَاہُ ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت
ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے بطحا مین آپ ایک سرخ خیمی مین تہے اور تہوڑی آدمی آپ کے پاس تہے اتنے
مین بلال آئے اور انہون نے اذان دی آپ اون کے منہ کی پیروی کرنے لگے (یعنی جو وہ کہتے تہی آپ بہی وہی کہتے جاتے)

تَمَّ کِتَابُ الزِّیْنَۃِ مِنْ کِتَابِ الْمُجْتَبٰی

کِتَابُ اٰدَابِ الْقُضَاۃِ کتاب قاضیون کے تعلیم کی

فَضْلُ الْحَاکِمِ الْعَادِلِ فِیْ حُکْمِہٖ جو حاکم منصف ہو اوسکی تعریف عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَلٰی یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ
یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِھِمْ وَاَھْلِیْھِمْ وَمَا وَلُوْا قَالَ مُحَمَّدٌ فِیْ حَدِیْثِہٖ وَکِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو
بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ انصاف کرتی ہین وہ اللہ جل جلالہ کے پاس نور
کی منبرون پر ہونگے داہنی طرف خدا کے یعنی وہ لوگ جو انصاف کرتے ہین اپنے حکم مین اور اپنے گھر والون مین اور جن چیزون

ہین اون کو اختیار ہی - محمد نے اپنی روایت مین کہا کہ خدا کے دونو ہاتھ داہنی ہین ف یعنی کوئی خدا کو مخلوق کی طرح نہ سمجھے جیسے مخلوق کا بایان ہاتھ کم طاقت کمزور ہوتا ہی داہنے ہاتھ کی نسبت ایسی ہی خدا کا بھی ہوگا اس لیے کہ یہ عیب ہے اور خدا سب عیبون سے پاک ہی - اپنی حکم مین عدل کرتے ہین یعنی جب کوئی فیصلہ کرتے ہین تو انصاف سے بغیر رعایت اور پاسداری کے اور انصاف کرتے ہین گھر والون مین یعنی بیبیون بچون مین غلامون لونڈیون مین

الامام العادل انصاف کرنیوالا بادشاہ

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلہم اللہ عز وجل یوم القیامۃ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ عز وجل ورجل ذکر اللہ فی خلاء ففاضت عیناہ ورجل کان قلبہ معلقا فی المسجد ورجلان تحابا فی اللہ عز وجل ورجل دعتہ امرأۃ ذات منصب وجمال الی نفسہا فقال انی اخاف اللہ عز وجل ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاہا لا تعلم شمالہ ما صنعت یمینہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمیون کو خدا اوس روز سایہ مین رکھیگا جسدن کسی کا سایہ نہوگا سوا اوس کے ایک تو عادل بادشاہ کو دوسری اوس جوان کو جو اللہ کی عبادت مین بڑہتا جاوی تیسری اوس شخص کو جسنے تنہائی مین اللہ کو یاد کیا تو اوسکی آنکھین بھر آئین آنسو نکل پڑے (خدا کے ڈر سے یا اپنی گناہونکو یاد کر کے) چوتھی اوسکو جسکا دل مسجد مین لگا ہوا ہے (کہ کب نماز کا وقت آوے اور مین جاؤن) پانچوین اون دو شخصون کو جو ایک دوسرے کو دوست ہین خدا کے لیے (نہ دنیا کی غرض کیواسطے) چھٹی اوسکو جسکو کوئی عزت والی خوبصورت عورت بلاوے (اپنے ساتھ برا کام کرنیکو) اور وہ خدا سے ڈر کر باز رہے (نہ بدنامی کی خوف سے نہ عزت یا جان کے ڈر سے) ساتوین اوس شخص کو جس نے خدا کی راہ مین دیا اور ایسا چھپایا کہ بائین ہاتھ کو معلوم نہوا کہ داہنی ہاتھ نے کیا کیا (یعنی کسی کو خبر نہ کی سوا خدا کے) ف ان مین سے کوئی ایک بات بھی نہین کر سکتا جبتک اوسکے دل مین سچا اعتقاد اور پورا یقین خدا کا نہو - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص خدا کو نہ مانے اوس سے عدل اور انصاف بھی نہین ہو سکتا وہ جب موقع ملیگا چوری اور خیانت کریگا رشوت لیگا ظلم کریگا کیا خوب کہا ہی خدا ترسی سب نیکیون کی جڑ ہے - بیدینون سے کبھی توقع خیر کی نرکھنا چاہیے

الاصابۃ فی الحکم اگر ٹھیک فیصلہ کرے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب فلہ اجران واذا اجتہد فاخطا فلہ اجر ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم کوئی حکم کرے سوچ سمجھ کر پھر وہ حکم ٹھیک ہو تو اوسکو دوہرا ثواب ہی اور جو سوچی (اور اپنی دانست مین انصاف کرے) لیکن وہ ٹھیک نہو تب بھی اوسکو اکہرا ثواب ہی ف اس وجہ سے کہ اوس نے اپنا کام ادا کیا یہ ایک انسان کا یہہ فرض ہے کہ وہ سچائی سے جسکو ٹھیک سمجھے اوسکو اختیار کرے پھر اگر اوس کے سمجھ مین غلطی ہوئی تو مواخذہ نہین ہے - مواخذہ اوس سے ہی جو ایک بات کو اپنی ہوائی قوت سے غلط سمجھی پھر دنیا داری کے خیال سے یا مال یا جاہ کی طمع سے

اوسکو حق بتلاوے یا ہمکو کبھی بین خلقت کی کرت خدا کی لعنت ایسے شخص پر جو بے مروت زندہ زندگی کے لیے ہی سچی خوشی مین خلل ڈالے اور زبان کے کبھی بھرکے نرمی کو دستی ہمیشہ کرے اپنی زندگی کو تلخ کرے جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں جس کو ناحق یا ناحق کو حق کہکر دنیا کما ونگا دولت حاصل کرونگا تو ہمیشہ کے لیے خوشی ہو گی وہ بڑا بیوقوف کوتہ اندیش ہے خوشی وہی جو ہمیشہ قائم رہے اور وہ نہیں ہوتی جبتک انسان اپنی ایمانی قوت سے جسکو حق سمجھتا ہے اوسکو حق کہے جسکو غلط سمجھتا ہو اسکو غلط کہے اب جو یہہ خوشی دل کو پیدا ہوتی ہے کہ مین نے اچھا کام کیا خدا میرا مجھ سے خوش ہے یہی اصل خوشی ہے جو کبھی نہیں فنا نہیں کم ہوتی ہے **باب** تَرْكِ اسْتِعْمَالِ مَنْ يَحْرِصُ عَلَى الْقَضَاءِ جو شخص قاضی بننے کی خواہش کرے وہ کبھی قاضی نبایا جاوے **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَانِي نَاسٌ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَقَالُوا اذْهَبْ مَعَنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ لَنَا حَاجَةً فَذَهَبْتُ مَعَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعِنْ بِنَا فِي عَمَلِكَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَاعْتَذَرْتُ مِمَّا قَالُوا وَأَخْبَرْتُ أَنِّي لَا أَدْرِي مَا حَاجَتُهُمْ فَصَدَّقَنِي وَعَذَرَنِي فَقَالَ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ فِي عَمَلِنَا بِمَنْ سَأَلَنَاهُ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے میرے پاس اشعری لوگ آئے اور بولے ہم کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلو ہمیں کام ہے مین اونکے ساتھ گیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کو کوئی کام دیجیے (یعنی کوئی عہدہ کوئی خدمت) یہہ سنکر مین نے عذر کیا اور بات سے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نہیں جانتا تھا کہ یہ اس مطلب سے آتے ہیں ورنہ مین اپنے ساتھ نہ لاتا آپنے فرمایا تو سچ کہتا ہے اور تیرا عذر قبول کیا پھر اون لوگوں کو جواب دیا کہ ہم سے جو کوئی کام مانگتا ہے ہم اوسکو کام پر نہیں کرتے اس خیال سے کہ وہ خیانت کریگا جب تو قاضی بننا چاہتا ہے ورنہ قاضی بننا ایسے مواخذہ کا کام ہے کہ ہر ایک مسلمان کو اوس سے ڈرنا چاہیے خواہش کرنا کیسا **عَنْ** أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ اسید بن حضیر سے روایت ہے ایک شخص انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا آپ مجھکو کوئی نہیں دیتے فلانے شخص کو آپنے کام دیا ہے آپنے فرمایا (مین تو انصاف سے لیاقت دیکھکر ہر ایک شخص کو کام دیتا ہون) لیکن میرے بعد تم دیکھو گے کہ تمہاری اوپر اثرہ ہوگا (یعنی نالائق لوگوں کو کام ملین گے اور جو مستحق ہونگے وہ محروم رہین گے) اوسوقت مین صبر کرنا یہانتک کہ مجھسے ملو گے قیامت کے روز حوض کوثر پر **النَّهْيُ** عَنْ مَسْأَلَةِ الْإِمَارَةِ حکومت کی خواہش کرنا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا ترجمہ عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت درخواست کر حکومت کی اس لیے کہ اگر تجھے حکومت ملیگی مانگنے سے تو تو چھوڑ دیا جاویگا (یعنی پھر تجھے خدا کی طرف سے مدد نہ ملے گی) اور جو بے مانگے ملے تو تجھکو مدد دیجاوے گی **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَإِنَّهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ ترجمہ ابوہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حرص کرتے ہو حکومت کی حالانکہ قیامت کے روز وہ حسرت اور شرمندگی ہوگی
اچھی ہے دودھ پلانیوالی اور بری ہے دودھ سے چھوڑانیوالی **ف** یعنی جب پہلے حکومت ملتی ہے تو بہت خوشی ہوتی ہے ایسا مزہ
ہوتا ہے جیسے بچے کو دودھ پلانے میں لیکن آخر جب حکومت جاتی رہتی ہے اور انسان کو اوس کے بداعمالوں کی سزا ملتی ہے
تو اوس وقت تکلیف ہوتی ہے جیسے بچے کو دودھ چھوڑانے میں

استعمال الشعراء

شریر لوگوں کو حکومت دینا

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ وَقَالَ عُمَرُ بَلْ اَمِّرِ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ حَتّٰى انْقَضَتِ الْاٰيَةُ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ

ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کچھ سوار بنی تمیم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ قعقاع بن معبد کو حاکم بنائیے اور عمرؓ نے کہا نہیں اقرع بن حابس کو حاکم بنائیے پھر دونوں جھگڑنے لگے یہانتک کہ آوازیں بلند ہوگئیں تب یہ آیت اوتری اے ایمان والو مت آگے بڑھو اللہ اور اوس کے رسول کے سامنے یعنی اوسکے فرمانے سے پہلے اپنی رائے بیان نہ کرو یا اوسکے حکم کو کاٹو نہیں) یہانتک کہ آیت ختم ہوگئی اس مضمون پر کہ اگر وہ لوگ صبر کریں تیرے باہر نکلنے تک تو اون کو بہتر ہو **ف** بعض لوگوں کی یہہ عادت تھی کہ وہ آنحضرت کے سامنے چلا کر بات کرتے یا جب آپ گھر میں ہوتے تو گھڑی گھڑی پکارنے بے صبر کرتے کہ آپ خود باہر تشریف لائیں اللہ جل جلالہ نے اس سے منع کیا جب یہہ آیت اوتری تو ابوبکر نے کہا قسم خدا کی میں آپ سے بات نہ کرونگا مگر آہستہ سے اور حضرت عمر بھی آہستہ سے باتیں کرنا شروع کیں

اذا حكموا رجلا فقضى بينهم

جب کسی کو پنچ کریں اور وہ فیصلہ کرے

عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُمْ وَهُمْ يُكَنُّوْنَ هَانِئًا اَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ اللّٰہَ هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنّٰى اَبَا الْحَكَمِ قَالَ اِنَّ قَوْمِيْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَتَوْنِيْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ قَالَ مَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِيْ شُرَيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰہِ وَمُسْلِمٌ قَالَ فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ قَالَ شُرَيْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ فَدَعَا لَهٗ وَلِوَلَدِهٖ

ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ ہانی سے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے سنا لوگوں کو وہ پکارتے تھے اوسکو ابو الحکم (حکم اللہ کے ناموں میں سے ہے اوسکے معنی ایسا حکم کرنیوالا جو بدل نہ سکے) آپنے اوسکو بلایا اور فرمایا کہ حاکم اللہ ہے اور حکم کرنا اوسی کا کام ہے پھر تیرا نام ابو الحکم کیوں ہے وہ بولا میری قوم کے لوگ جب کسی بات میں جھگڑتے ہیں تو میرے پاس آتے ہیں میں جو حکم دیتا ہوں اوس سے دونو طرف کے لوگ راضی ہو جاتے ہیں آپنے فرمایا اس سے کیا بہتر ہے تیرے کتنے لڑکے ہیں اوسنے کہا شریح اور عبد اللہ اور مسلم آپنے فرمایا بڑا کون ہے وہ بولا شریح آپنے فرمایا تو تیرا نام ابو شریح ہے پھر دعا کی اوس کے لیے اور اوس کے لڑکے کے لیے

النهي عن استعمال النساء في الحكم

عورتوں کو حاکم بنانے کی ممانعت

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِيَ اللّٰہُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ

رسول الله صلى الله عليه وسلم لما هلك كسرى قال من استخلفوا قالوا ابنته قال لن يفلح قوم ولوا امرهم امرأة ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے اللہ نے مجھکو بچایا ایک بات سے جو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی جب کسرے (ایران کا بادشاہ) مرگیا تو آپ نے فرمایا اب کسکو بٹھایا لوگون نے کہا اوس کی بیٹی کو آپنے فرمایا وہ قوم کبھی نہ بچیے گی جو اپنی حکومت عورت کے اختیار مین دیوے ف اسلیے کہ شخص حکومت مین اکثر مرد جاہل اور ناتربیت یافتہ نکلتے ہین جنکی وجہ سے سلطنت تباہ ہوجاتی ہے پھر اگر عورت مقرر ہوگی جو مرد سے بھی کم عقل ہے تو سلطنت کیا خاک چلیگی

الحكم بالتشبيه والتمثيل مثال دیکر ایک حکم نکالنا وذكر الاختلاف على الوليد بن مسلم في حديث ابن عباس اور اوسمین اختلاف ولید بن مسلم پر ابن عباس کی حدیث مین

عن الفضل بن عباس انه كان رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم غداة النحر فاتته امرأة من خثعم فقالت يا رسول الله ان فريضة الله عز وجل في الحج على عباده ادركت ابي شيخا كبيرا لا يستطيع ان يركب الا معترضا افاحج عنه قال نعم حجي عنه فانه لو كان عليه دين قضيته ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے دسوین تاریخ صبح کو یعنی نحر کے روز اتنے مین عورت آئی خثعم قبیلہ کی اور کہنے لگی یارسول اللہ اللہ کا فرض اوس کے بندون پر حج میرے باپ پر اوسوقت ہوا جب بوڑھا ہے سواری بھی نہین کرسکتا مگر ٹیڑھے ہوکر کیا مین اوسکی طرف سے حج کرون آپنے فرمایا ہان حج کر اوسکی طرف سے اس لیے کہ اگر اوس کے اوپر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی (یہ مثال دیکر اپنی حج کا حکم کیا)

عن ابن عباس ان امرأة من خثعم استفتت رسول الله صلى الله عليه وسلم والفضل رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان فريضة الله عز وجل في الحج على عباده ادركت ابي شيخا كبيرا لا يستطيع ان يستوي على الراحلة فهل يجزئ وقال محمود فهل يقضي ان احج عنه فقال لها نعم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے خثعم کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اوسوقت فضل آپکے ساتھ سوار تھے یارسول اللہ اللہ کا فرض حج اوس کے بندون پر ایسے وقت مین ہوا کہ میرا باپ بوڑھا پھوس ہے اونٹ پر جم نہین سکتا کیا اوس کیطرف سے کافی ہوگا یا ادا ہوگا اگر مین حج کرون آپنے فرمایا ہان

عن عبد الله بن عباس قال كان الفضل بن عباس رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءته امرأة من خثعم تستفتيه فجعل الفضل ينظر اليها وتنظر اليه وجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصرف وجه الفضل الى الشق الآخر فقالت يا رسول الله ان فريضة الله عز وجل على عباده في الحج ادركت ابي شيخا كبيرا لا يستطيع ان يثبت على الراحلة افاحج عنه قال نعم وذلك في حجة الوداع ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواصی مین سوار تھے اتنے مین ایک عورت آئی خثعم کی آپ سے مسئلہ پوچھنے کو فضل نے اوسکی طرف دیکھنا شروع کیا اور عورت نے فضل کیطرف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے وہ عورت بولی یارسول اللہ اللہ کا فرض بندون پر حج ہے اوسوقت

مین ہوا کہ میرا باپ بوڑہا بہونس ہی جو اونٹ پر ٹھہر نہین سکتا مین اوسکے طرفسی حج کرون آپنے فرمایا ہان یہ ذکر حجة الوداع کا ہے
جسکی دوسری سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی ۔ عن ابن عباس ان امراة من خثعم قالت یا رسول
اللہ ان فریضة اللہ عز وجل فی الحج علی عبادہ ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یستوی علی الراحلة فهل یقضی
عنه ان احج عنه قال لها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نعم فاخذ الفضل یلتفت الیها وکانت
امراة حسناء واخذ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الفضل فحول وجهه من الشق الآخر ترجمہ عبد اللہ
عباس سے روایت ہی خثعم کی ایک عورت بولی یا رسول اللہ اللہ کا فرض جو اوسکے بندون پر ہے میری باپ پر اوس وقت ہوا جب
بوڑہا بہونس ہی اونٹ پر جم نہین سکتا کیا اوسکے طرفسی ادا ہو جاویگا اگر مین حج کرلون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہان اتنی مین فضل اوس عورت کیطرف دیکھنے لگی وہ خوبصورت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکا منہ دوسری طرف
پھیرنے لگے عن عبد اللہ بن عباس ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیه وسلم ان ابی ادرکه الحج وهو شیخ
کبیر لا یثبت علی راحلته فان شددته خشیت ان یموت افاحج عنه قال ارایت لو کان علیه دین
فقضیته اکان مجزئا قال نعم قال فحج عن ابیک ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرے باپ پر حج فرض ہوا اور وہ بوڑہا بہونس ہی اونٹ پر ٹھہر نہین سکتا اگر اوس کو باندہ دون تو ڈرتا
ہون کہیں نہ مر جاوے کیا مین اوس کیطرف سے حج کردون آپنے فرمایا دیکھ اگر اوس پہ قرض ہوتا اور تو ادا کردیتا تو کافی ہوتا وہ بولا
ہان آپنے فرمایا تو حج کر اپنی باپ کے طرفسی (وہ بھی اللہ کا قرض ہے) عن الفضل بن عباس انه کان ردیف النبی
صلی اللہ علیه وسلم فجاءه رجل فقال یا رسول اللہ ان امی عجوز کبیرة ان حملتها لم تستمسك وان ربطتها
خشیت ان اقتلها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ارایت لو کان علی امك دین اکنت قاضیه قال
نعم قال فحج عن امك ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہی وہ پیچھے بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنی مین ایک مرد آیا
اور بولا یا رسول اللہ میری ماں بہت بہونس ہی اگر مین اوس کو اونٹ پر سوار کردون تو تھم نہ سکیگی اگر باندہ دون تو ڈر ہے کہ مر جاوے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا ہان آپنے فرمایا تو پھر حج کر اپنی ماں کے
طرفسی عن الفضل بن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا نبی اللہ ان ابی شیخ کبیر
لا یستطیع الحج وان حملته لم یستمسك افاحج عنه قال حج عن ابیك ترجمہ فضل بن عباس سے روایت ہی ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا نبی اللہ میرا باپ بوڑہا بہونس ہی حج نہین کرسکتا اگر مین اوسکو اونٹ
پر سوار کردون تو تھم نہین سکتا آپنے فرمایا حج کر اپنی باپ کے طرف سے عن ابن عباس ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیه
وسلم فقال ان ابی شیخ کبیر افاحج عنه قال نعم ارایت لو کان علیه دین فقضیته اکان یجزئه
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا میرا باپ بوڑہا بہونس ہے

کیا مین اوسکی طرف سے حج کرون آپنے فرمایا ہان تو دیکھ اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا اور تو ادا کر دیتا تو کیا کافی نہ ہوتا

الحُكْمُ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ علما جس امر پر اتفاق کرین اوس کے موافق حکم کرنا **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ**

أَكْثَرُوا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَلَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ

ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ عَلَيْنَا أَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ مِنْكُمْ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا

فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ

فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ فَلْيَجْتَهِدْ

رَأْيَهُ وَلَا يَقُولُ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أَخَافُ فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ

فَدَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے ایک روز لوگون نے عبد اللہ بن مسعود سے بہت باتین کین اونہون نے کہا ایک زمانہ ایسا تہا کہ ہم کوئی حکم نہین کرتے تہے نہ حکم کرنے کے لائق تہے پہر اللہ جل جلالہ نے ہماری قسمت مین لکہا تہا ہم اوس مرتبہ کو پہونچے جسکو تم دیکہتے ہو اب آج کے روز سے جس شخص کو تم مین سے فیصلہ کرنے کی ضرورت آپڑے تو چاہیے کہ حکم دیوے اللہ کی کتاب کے موافق اگر وہ امر اللہ کی کتاب مین نہ ملے تو حکم دیوے اوس کے پیغمبر کے فیصلون کے موافق اگر وہ امر اللہ کی کتاب مین بہی نہ ہو اور اوس کے پیغمبر کے فیصلون مین بہی نہ ہو تو حکم دیوے نیکبخت لوگون کے فیصلے کے موافق (یعنی خلفای راشدین اور صحابہ کرام کے موافق) اگر وہ امر ایسا ہو جو نہ اللہ کی کتاب مین ملے نہ اوس کے رسول کے حکمون مین نہ نیک لوگون کے فیصلون مین تو اپنی عقل سے کام لیوے اور یہ نہ کہے مین ڈرتا ہون ڈرتا ہون اس لیے کہ حلال کہلا ہوا ہے اور حرام کہلا ہوا ہے (دونون اللہ کی کتاب اور اوس کے رسول ؐ کی حدیث سے معلوم ہو سکتے ہین) البتہ ان دونون کے بیچ مین بعضے امر ہین جنمین شبہ ہے (نہ اوسکو حلال کہہ سکتے ہین نہ حرام) تو چہوڑ دے اوس کام کو جو شک مین ڈالے تجہکو اور کر وہ کام جس مین شک نہو۔ امام نسائی نے کہا یہ حدیث جید ہے یعنی صحیح ہے **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ جب مسئلہ کتاب اور سنت مین اور اقوال صحابہ سے معلوم نہو سکے تو قیاس کرنا درست ہے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَتَى عَلَيْنَا**

حِينٌ وَلَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ أَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ

الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ فَإِنْ

جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ

وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أَخَافُ فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُورٌ

مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا **عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُهُ**

فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنِ اقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ

اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ
وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ
فَتَأَخَّرْ وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ترجمہ شریح نے حضرت عمرؓ کو لکھا اون سے پوچھتے تھے
اونھون نے جواب مین لکھا تو فیصلہ کر اللہ کی کتاب کے موافق اگر اللہ کی کتاب مین نہ ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
کیموافق اگر اوس مین بھی نہ ہو تو نیکون کے حکم کے موافق اگر اللہ کی کتاب اور اوس کے رسول کی سنت اور نیکون کے حکم
مین بھی نہ ہو تو تیرا جی چاہے تو آگے بڑھ (اور اپنی عقل کے موافق حکم کر) اور تیرا جی چاہے تو پیچھے ہٹ (یعنی کچھ حکم نہ دے) اور
مین سمجھتا ہون کہ پیچھے ہٹنا تیرے لیے بہتر ہے۔

تاویل قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ
هُمُ الْكَافِرُونَ اس آیت کی تفسیر ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم الکافرون عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ مُلُوكٌ
بَعْدَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَّلُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَكَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ
قِيلَ لِمُلُوكِهِمْ مَا نَجِدُ شَتْمًا أَشَدَّ مِنْ شَتْمٍ يَشْتِمُونَا هٰؤُلَاءِ إِنَّهُمْ يَقْرَءُونَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ
فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَهٰؤُلَاءِ الْآيَاتُ مَعَ مَا يَعِيبُونَا بِهِ فِي أَعْمَالِنَا فِي قِرَاءَتِهِمْ فَادْعُهُمْ فَلْيَقْرَءُوا
كَمَا نَقْرَأُ وَلْيُؤْمِنُوا كَمَا آمَنَّا فَدَعَاهُمْ فَجَمَعَهُمْ وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ أَوْ يَتْرُكُوا قِرَاءَةَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ
إِلَّا مَا بَدَّلُوا مِنْهَا فَقَالُوا مَا تُرِيدُونَ إِلَى ذٰلِكَ دَعُونَا فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمُ ابْنُوا لَنَا أُسْطُوَانَةً ثُمَّ ارْفَعُونَا
إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْطُونَا شَيْئًا نَرْفَعُ بِهِ طَعَامَنَا وَشَرَابَنَا فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ دَعُونَا نَسِيحُ فِي
الْأَرْضِ وَنَهِيمُ وَنَشْرَبُ كَمَا يَشْرَبُ الْوَحْشُ فَإِنْ قَدَرْتُمْ عَلَيْنَا فِي أَرْضِكُمْ فَاقْتُلُونَا وَقَالَتْ طَائِفَةٌ
مِنْهُمُ ابْنُوا لَنَا دُورًا فِي الْفَيَافِي وَنَحْتَفِرُ الْآبَارَ وَنَحْتَرِثُ الْبُقُولَ فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَلَا نَمُرُّ بِكُمْ وَلَيْسَ
أَحَدٌ مِنَ الْقَبَائِلِ إِلَّا وَلَهُ حَمِيمٌ فِيهِمْ قَالَ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا
كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا وَالْآخَرُونَ قَالُوا نَتَعَبَّدُ كَمَا تَعَبَّدَ
فُلَانٌ وَنَسِيحُ كَمَا سَاحَ فُلَانٌ وَنَتَّخِذُ دُورًا كَمَا اتَّخَذَ فُلَانٌ وَهُمْ عَلَى شِرْكِهِمْ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِإِيمَانِ الَّذِينَ
اقْتَدَوْا بِهِ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ انْحَطَّ رَجُلٌ مِنْ صَوْمَعَتِهِ
وَجَاءَ سَائِحٌ مِنْ سِيَاحَتِهِ وَصَاحِبُ الدَّيْرِ مِنْ دَيْرِهِ فَآمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ أَجْرَيْنِ بِإِيمَانِهِمْ بِعِيسَى وَبِا
التَّوْرَاةِ وَبِالْإِنْجِيلِ وَبِإِيمَانِهِمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَصْدِيقِهِمْ قَالَ يَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ
بِهِ الْقُرْآنَ وَاتِّبَاعَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَتَشَبَّهُونَ بِكُمْ أَنْ لَا يَقْدِرُونَ
عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ الْآيَةَ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عیسی علیہ السلام کے بعد کئی بادشاہ ہوئے

جنہون توراۃ اور انجیل کو بدل ڈالا یعنی اون دونون کے خلاف کرنے لگے اور کچھ لوگ ایماندار بھی تھے جو توراۃ اور
انجیل کو پڑہا کرتے لوگون نے اون بادشاہون سے کہا اس سے زیادہ گالی جو یہ لوگ ہم کو دیتے ہین کیا ہوگی
یہ پڑہتے ہین اس آیت کو ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون یعنے جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اوتارے
کے موافق وہ کافر ہے اس قسم کی آیتین اور اور جن سے ہماری کہ مونکا عیب نکلتا ہے یہ پڑہا کرتے ہین تو حکم دو ان کو
بہی ہمین جسطرح ہم پڑہتے ہین یعنی ان آیتونکو نکال ڈالین یا بدل دین اور ایمان لا دین جسطرح ہم ایمان لاے ہین بادشاہ
نے اون لوگون کو اکٹھا کیا اور اون سے کہا یا تو قتل ہو یا توراۃ اور انجیل کا پڑہنا چھوڑ دو البتہ جسطرح ہم نے بدل ہے
اوسطرح بھی چاہیے تو پڑہو اون لوگون نے کہا اس سے مطلب کیا ہے ہمکو چھوڑ دو کچھ لوگون نے اون مین سے کہا ہماری
لیے ایک مینار بنوا دو پھر ہم کو اوسپر چڑہا دو اور کچھ کھانے پینے کو دیدو ہم کبھی تمہارے پاس نہ آوین گے (تاکہ تم کو ہمارا پڑہنا
ناگوار ہو) بعضون نے کہا ہم کو چھوڑ دو ہم سیاحی کرین گے اور جنگل مین چلے جاوین گے اور جنگلی جانورون کی طرح کھائینگے
پئینگے اگر تم ہم کو بستی مین دیکہنا تو مار ڈالنا بعضون نے کہا ہم کو جنگل بیابان مین گہر بنا دو ہم کنوین کہود لینگے اور
ترکاریان بو دینگے نہ تمہارے پاس آوینگے نہ تمپر ہو کر گذرینگے اور کوئی قبیلہ ایسا نہ تہا جسکا کوئی رشتہ دار ان لوگون مین
نہ ہو آخر اونہون نے ایسا ہی کیا اونہی لوگون کے شان مین اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اوتاری رہبانیۃ ابتدعوہا اخیر تک
یعنی اس قسم کی درویشی اونہون نے خود نکالی ہم نے اونکو حکم نہین کیا تہا اسکا پہر اوسکو بھی جیسا چاہیے ویسا نہ کرسکے
بعضے لوگ زبان سے کہنے لگے ہم بھی ویسی ہی عبادت کرینگے جیسے فلان شخص کرتا ہے اور اوسی طرح جنگل کی سیر کرینگے
جیسے فلانے نے کی اور ویسا ہی گہر بنا دینگے جیسے فلان نے بنایا لیکن وہ شرک مین گرفتار تہے اور جنکی پیروی کا دم بہرتے
تہے اون کے ایمان سے آگاہ نہ تہے جب اللہ جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بہیجا تو اون مین سے تھوڑے لوگ باقی
تہے کوئی اپنی عبادت خانے سے اوترا اور کوئی جنگل سے آیا کوئی گرجا سے آیا اور آپ پر ایمان لائے آپ کو سچا کہا تب اللہ تعالی
نے یہ آیت اوتاری یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یؤتکم اخیر تک یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ
اوسکے پیغمبر پر وہ تم کو دونا حصہ اپنی رحمت کا دیگا ایک تو حضرت عیسی اور توراۃ اور انجیل پر ایمان لانیکا ثواب دوسری
حضرت محمد پر ایمان لانے اور اونکو سچا ماننے کا ثواب وہ تمہارے لیے ایک روشنی دیگا یعنی قرآن اور پیغمبر کی پیروی پہر
کہا یہ اس لیے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاری جو تمہاری مشابہت کرتے ہین لیکن تمہاری طرح ایمان نہین لاتے حضرت محمد
اور قرآن پر) وہ جان لیوین کہ اللہ کا فضل حاصل نہ کرسکینگے) **الحکم بالظاہر** قاضی ظاہر شریعت پر حکم
کرتا ہے **ف** لیکن باطن کا علم خدا کو ہی ہے اگر کوئی جہوٹا ہے اور اوس نے قاضی کے سامنے مقدمہ جیت لیا تو جو مال اوس نے
کمایا وہ قاضی کے فیصلے سے اوس کے لیے حلال نہ ہوگا بلکہ خدا کا گنہگار رہیگا **عن** ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال انکم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فمن

تَقْضِيَتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے سامنے مقدمہ لاتے ہو میں تو آدمی ہوں شاید تم کوئی کی زبان اور دلیل تیز ہو اگر میں اوسکو بھائی کا حق دلا دوں تو وہ نہ لیوے اور یہ سمجھے کہ میں نے ایک ٹکڑا انگارے کا اوسکو دلا دیا۔

حُكْمُ الْحَاكِمِ بِعِلْمِهِ حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کرسکتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عورتیں ایکجگہ تھیں اور ان دونوں کا ایک ایک بچہ تھا اتنے میں بھیڑیا آیا اور ایک کے بچے کو اوٹھا لے گیا جسکا بچہ لیگیا وہ دوسری سے کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا اور دوسری کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا پھر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام پاس گئیں جھگڑا فیصل کرانے کو انہوں نے بڑی عورت کو بچہ دلا دیا بعد اوس کے وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام پاس گئیں اور اون سے بیان کیا اونھوں نے کہا ایک چھری لاؤ میں بچہ کو کاٹکر دو حصے کر دونگا یہ سنکر چھوٹی عورت بولی نہیں ایسا مت کرو اللہ تم پر رحم کرے وہ بڑی کا بچہ ہے حضرت سلیمان نے یہ سنکر وہ بچہ اوس چھوٹی عورت کو دلا دیا کیونکہ اوسکی شفقت اور محبت سے معلوم ہو گیا کہ اوسی کا بچہ ہے ابوہریرہ نے کہا چھری کا نام سکین ہمنے کبھی نہیں سنا تھا ہم تو اوسکو مدیہ کہا کرتے۔

السَّعَةُ لِلْحَاكِمِ فِي أَنْ يَقُولَ لِلشَّيْءِ الَّذِي لَا يَفْعَلُهُ افْعَلْ لِيَسْتَبِينَ الْحَقُّ حاکم کو اس بات کی گنجایش کہ ایک بات کرنی نہ ہو لیکن حق کے ظاہر ہونے کو کہے میں کرونگا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا صَبِيَّانِ لَهُمَا فَعَدَا الذِّئْبُ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ وَلَدَهَا فَأَصْبَحَتَا تَخْتَصِمَانِ فِي الصَّبِيِّ الْبَاقِي إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلَى سُلَيْمَانَ فَقَالَ كَيْفَ أَمْرُكُمَا فَقَصَّتَا عَلَيْهِ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّ الْغُلَامَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى أَتَشُقُّهُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ حَظِّي مِنْهُ لَهَا قَالَ هُوَ ابْنُكِ فَقَضَى بِهِ لَهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عورتیں نکلیں اون کے ساتھ اون کے بچے بھی تھے ایک کے بچے پر بھیڑیے نے حملہ کیا اور لے گیا پھر دونوں اوس لڑکے کے لیے جو باقی تھا لڑتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام پاس آئیں اونہوں نے بڑی عورت کو دلا دیا حالانکہ اوس کا لڑکا نہ تھا پھر وہ دونوں حضرت سلیمان پر گزریں انہوں نے حال پوچھا عورتوں نے بیان کیا حضرت سلیمان نے فرمایا میرے پاس چھری لاؤ میں بچہ کی دو حصے کر دونگا یہ سنکر چھوٹی عورت بولی بچہ کیا آپ اوسکو کاٹینگے حضرت سلیمان نے فرمایا ہاں حالانکہ آپکا قصد کاٹنے کا نہ تھا مگر حق ظاہر کرنے کے لیے ایسا فرمایا۔ وہ بولی جانے دیجیے میرا حصہ اوسی کو دیجیے حضرت سلیمان نے کہا جاؤ

تیرا بیٹا ہے پھر اوسی کو دلا دیا **نقض الحاکم** ما یحکم بہ غیرہ ممن ھو مثلہ او اجل منہ ایک حاکم اپنے
برابر والے کا یا اپنے سے زیادہ درجے والے کا فیصلہ توڑ سکتا ہے اگر اوس میں غلطی معلوم ہو **عن** ابی ھریرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال خرجت امرأتان معھما ولداھما فاخذ الذئب احدھما فاختصمتا فی الولد
الی داود النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقضی بہ للکبری منھما فمرتا علی سلیمان علیہ السلام فقال کیف
قضی بینکما قالت قضی بہ للکبری قال سلیمان اقطعہ بنصفین ھذہ نصف و ھذہ نصف
قالت الکبری نعم اقطعوہ فقالت الصغری لا تقطعہ ھو ولدھا فقضی بہ للتی ابت ان یقطعہ ترجمہ
ابوہریرہؓ سے روایت ہے دو عورتیں نکلیں اون کے ساتھ اون کے لڑکے بھی تھے بھیڑیا آیا اور ایک کو لے گیا وہ دونوں جھگڑتی
ہوئیں حضرت داؤد پیغمبر کے پاس گئیں اونہوں نے بڑی کو دلا دیا پھر وہ دونوں حضرت سلیمانؑ کے پاس گئیں اونہوں نے
پوچھا داؤدؑ نے کیا فیصلہ کیا عورتوں نے کہا بڑی کو دلا دیا حضرت سلیمانؑ نے کہا میں تو اس کو کاٹ کر دو ٹکڑے کرتا
ہوں اور ہر ایک کو ایک حصہ اوسکو بڑی عورت بولی اچھا کاٹ دو چھوٹی بولی مت کاٹو وہ اوسی کا لڑکا ہے پھر حضرت
سلیمانؑ نے وہ لڑکا اوس عورت کو دلا دیا جسنے کاٹنے سے منع کیا تھا **ف** نووی نے کہا اگر کوئی اعتراض کرے کہ سلیمانؑ
نے اپنے باپ حضرت داؤد علیہ السلام کا فیصلہ کیونکر توڑا اوسکا جواب کئی طرح سے ہے ایک یہ کہ داؤدؑ نے قطعی فیصلہ
نہیں کیا تھا بلکہ اپنی رائے ظاہر کی تھی دوسری یہ کہ داؤدؑ نے فیصلہ بطور حاکم کے نہیں کیا تھا بلکہ فتوے کے طور پر تھا
تیسری یہ کہ اون کی شریعت میں فیصلہ فسخ کرنا درست ہوگا مترجم کہتا ہے کہ حضرت سلیمان نے حضرت داؤد کے فیصلے
کو جو محض رائے سے تھا نہ وحی سے غلط سمجھا اور اسی واسطے اوس کو فسخ کیا ہر ایک حاکم کو یہ پہنچتا ہے کہ اگر وہ دوسرے حاکم کا خواہ
برابر کا ہو خواہ اعلیٰ غلط فیصلہ دیکھے تو اوسکو فسخ کر دے **باب** الرد علی الحاکم اذا قضی بغیر الحق جب حاکم ناحق
فیصلہ کرے تو اوسکو رد کرنا درست ہے **عن** ابن عمر قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی بنی جذیمۃ
فدعاھم الی الاسلام فلم یحسنوا ان یقولوا اسلمنا فجعلوا یقولون صبأنا صبأنا وجعل خالد قتلا واسرا قال فدفع
الی کل رجل اسیرہ حتی اذا اصبح یوما امر خالد بن الولید ان یقتل کل رجل منا اسیرہ فقال ابن عمر فقلت
واللہ لا اقتل اسیری ولا یقتل احد وقال بشر من اصحابی اسیرہ قال فقدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فذکر لہ صنیع خالد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورفع یدیہ اللھم انی ابرأ الیک مما صنع خالد
قال زکریا فی حدیثہ فذکر وفی حدیث بشر فقال اللھم انی ابرأ الیک مما صنع خالد مرتین ترجمہ
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنی جذیمہ (ایک قبیلہ ہے) کے پاس بھیجا
اونہوں نے بلایا اون کو اسلام کی طرف مگر وہ اچھی طرح یہ کہہ نہ سکے ہم مسلمان ہوگئے اور کہنے لگے ہم نے اپنا دین بدلا
خالد نے اونکو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا پھر ہر ایک شخص کو اوسکا قیدی سپرد کر دیا جب صبح ہوئی تو خالد نے حکم دیا

ہر شخص کو اپنی قیدی کو قتل کریگا عبداللہ بن عمر نے کہا قسم خدا کی مین اپنے قیدی کو قتل نہ کرونگا اور نہ کوئی میرے لوگون مین سے اپنی قیدی کو قتل کریگا (تو خالد کے حکم کو جو ناحق تھا رد کر دیا) جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا جو خالد نے کیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور فرمایا یا اللہ مین الگ ہون اس کام سے جو خالد نے کیا دوسری روایت مین ہے کہ آپنے دو بار یہی فرمایا (یعنی خالد کے فعل کا سو لخذہ مجھ سے نہ کر کیونکہ میرے حکم سے انہون نے یہ کام نہین کیا)

ذِكْرُ مَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَجْتَنِبَهُ حاکم کو کن باتون سے پرہیز کرنا چاہیے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِي سِجِسْتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمْ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ ترجمہ عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے روایت ہے میرے باپ نے لکھوایا مجھ سے عبیداللہ بن ابی بکرہ کو جو قاضی تھے سجستان کے کہ مت حکم کر دو شخصون کے بیچ مین جب تو غصے ہو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مت حکم کرے کوئی دو شخصون مین جب غصے ہو **ف** کیونکہ غصہ مین عقل درست نہین رہتی فیصلہ ناحق ہوگا

الرُّخْصَةُ لِلْحَاكِمِ الْأَمِينِ أَنْ يَحْكُمَ وَهُوَ غَضْبَانُ جو حاکم امین ہو اور اوس کو اپنے نفس پر بھروسا ہو کہ وہ حق سے تجاوز نہ کریگا تو وہ غصے کی حالت مین حکم کر سکتا ہے

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَاسْتَوْفَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ فِيهِ السَّعَةُ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارِيُّ اسْتَوْفَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ لَا أَحْسَبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَاحَدُهُمَا يَزِيدُ عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْقِصَّةِ ترجمہ زبیر بن عوام نے ایک مرد انصاری سے جھگڑا کیا پانی کے بہاؤ مین حرہ پر (حرہ ایک زمین ہے پتھریلی مدینہ مین) دونون اس پانی سے کھجور کے درختونکو سینچتے تھے انصاری کہتا تھا پانی بہنے دو وہ چلا جائے پر زبیر نے اوسکو نہ مانا (کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ پانی اپنے درختون کو سیر ہونیکے موافق روک کہین پھر چھوڑ دین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے زبیر پانی اپنے درختونکو دیدے پھر چھوڑ دے اپنے ہمسایہ کیطرف یہ سنکر انصاری غصہ ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر آپ کی پھوپھی کا بیٹا تھا (اس لیے آپنے اون کی رعایت کی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا (غصہ سے) آپنے فرمایا اے زبیر پانی پلا درختون کو پھر روک رکھ پانی کو یہانتک کہ درختون کی مینڈون کے برابر چڑھ جائے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو اونکا پورا حق دلایا اور پہلے

آپ نے جو حکم دیا تھا زبیر کو اوس میں انصاری کو فائدہ تھا اور زبیر کا بھی کام چلتا تھا لیکن جب انصاری نے آپ کو غصہ کر دیا تو
آپ نے زبیر کا پورا حق دلوا دیا صاف صریح حکم دیکر (چونکہ آپ امین تھے اور غصے میں بھی حق سے تجاوز نہ کرتے اس لیے
آپ نے غصے کی حالت میں حکم دیا اور کسی شخص کے لیے درست نہیں) زبیر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیت اسی باب
میں اتری فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم یعنے قسم تیرے رب کی وہ کبھی مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے
جھگڑوں میں تمہاری حکومت قبول نہ کریں پھر جو تو حکم دیوے اوس سے تنگ دل نہ ہوں اور بلا عذر مان لیں (اس
حدیث کے دو راویوں میں ایک نے دوسرے سے زیادہ قصہ بیان کیا ہے) **حکم الحاکم فی داره** اپنے گھر میں حکم کرنا عن
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا فَكَشَفَ سِتْرَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَأَوْمَأَ إِلَى الشَّطْرِ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ ترجمہ کعب نے اپنے قرض کا تقاضا کیا
ابن ابی حدرد سے اور دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں سے سنا آپ دروازے پر آئے اور پردہ
اٹھایا اور پکارا ای کعب وہ بولے حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اپنا آدھا قرض معاف کر دے کعب نے کہا میں نے معاف کیا پھر آپ
نے ابن ابی حدرد سے کہا اوٹھ قرض ادا کر **الاستعداء** مدد چاہنا عن عباد بن شرحبیل قال قدمت
مَعَ عُمُومَتِي الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِهَا فَفَرَكْتُ مِنْ سُنْبُلِهِ فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَأَخَذَ كِسَائِي
وَضَرَبَنِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَعْدِي عَلَيْهِ فَأَرْسَلَ إِلَى الرَّجُلِ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى
هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ دَخَلَ حَائِطِي فَأَخَذَ مِنْ سُنْبُلِهِ فَفَرَكَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
عَلَّمْتَهُ إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَطْعَمْتَهُ إِذْ كَانَ جَائِعًا ارْدُدْ عَلَيْهِ كِسَاءَهُ وَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِوَسْقٍ أَوْ نِصْفِ وَسْقٍ ترجمہ عباد بن شرحبیل سے روایت ہے میں اپنے چچاؤں کے ساتھ مدینہ میں آیا تو ایک باغ میں گیا
اور وہاں کے ایک بالی لیکر میں نے مل ڈالی اتنے میں باغ والا آیا اور میرا کمل چھین لیا اور مجھکو مارا میں رسول اللہ صلعم پاس آیا
اور آپ سے فریاد کی آپ نے باغ والے کو بلا بھیجا اور پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا یا رسول اللہ یہ میرے باغ میں آیا اور ایک بالی
گیہوں لیکر ملڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ نہیں جانتا تھا تو تو نے سکھایا کیوں نہیں اور جو وہ بھوکا تھا تو تو نے
کھلایا کیوں نہیں جا اوسکا کمل پھیر دے پھر مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وسق یا آدھا وسق دینے کا حکم کیا (وسق
ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) **صون النساء عن مجلس الحکم** عورتوں کو عدالت میں لانے سے بچانا عن ابی ہریرة
وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ
اللّٰهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي فِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا
فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي

أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

ترجمہ ابوہریرہ اور زید بن خالد سے روایت ہے دو شخصون نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نے کہا یا رسول اللہ فیصلہ کیجیے ہمارا ہم مین موافق اللہ کی کتاب کے اور دوسرے نے کہا جو زیادہ سمجھدار تھا ہان یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے بات کرنیکی میرا بیٹا اسکے یہان نوکر تھا تو اوس نے زنا کی اسکی عورت سے لوگون نے مجھ سے کہا تیرے بیٹے کو پتھرون سے مار ڈالنا چاہیے مین نے سو بکریان اور ایک لونڈی بدلے دیکر اوسکو چھڑایا پھر مین نے علم والون سے پوچھا اونہون نے کہا تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑنا چاہیے اور ایکسال کے لیے ملک باہر ہونا تھا اور اوسکی عورت کو پتھرون سے مار ڈالنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے قبضے مین میری جان ہے مین تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کرونگا تیری بکریان اور لونڈی تجھکو پھیر دین کی اور اوس کے بیٹے کو سو کوڑے مارے اور ایکسال کیواسطے جلاوطن کیا اور انیس کو حکم دیا کہ دوسرے شخص کی جورو کے پاس جاوے اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اوس کو پتھرون سے مار ڈالے (یہ انیس اصحاب کی مجلس مین اوس عورت کو طلب نہین کیا) اوس نے اقرار کیا پھر وہ رجم کی گئی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَكَأَنَّهُ أُخْبِرَ أَنَّهُ عَلَى ابْنِهِ الرَّجْمُ فَافْتَدَى مِنْهُ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا

ترجمہ ابوہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے اونہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا مین آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہون آپ فیصلہ کیجیے ہمارا اللہ کی کتاب کے موافق پھر اوسکا مقابل اوٹھا وہ اوس سے زیادہ سمجھدار تھا وہ بولا سچ کہتا ہے اللہ کی کتاب کے موافق حکم کیجیے آپنے فرمایا کہہ وہ بولا میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اس کی عورت سے زنا کی مین نے سو بکریان اور ایک خادم دیکر اوس کو چھڑایا اس لیے کہ مجھ سے لوگون نے کہا تھا کہ تیرے بیٹے پر رجم (پتھرون سے مار ڈالنا) ہے تو مین نے فدیہ دیا پھر مین نے کئی علم والون سے پوچھا اونہون نے کہا تیرے بیٹے کو تو سو کوڑے پڑنا چاہیے اور ایکسال کے لیے ملک سے باہر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے مین تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کرونگا لیکن سو بکریان اور خادم تو پھر لے پھیر کر اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑینگے اور ایکسال کے لیے ملک سے باہر رہنا ہوگا اور صبح کو انیس دوسرے کی عورت پاس جا اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو اوسکو

پتھرون سے مار ڈالا صبح کو انیس وہان گئے اوس نے اقرار کیا انہون نے رجم کر ڈالا **توجیه الحاکم الی من اخبر انه**

زنی حاکم کا بلا بھیجنا اوس شخص کو جسنے زنا کی ہو **عن** ابی امامة بن سہل بن حنیف ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بامرأة

قد زنت فقال ممن قال من المقعد الذی فی حائط سعد فارسل الیہ فاتی بہ محمولا فوضع بین یدیہ فاعترف

فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باثکال فضربہ ورحمہ لزمانتہ وخفف عنہ ترجمہ ابو امامہ بن سہل

بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک عورت کو لیکر آئے جسنے زنا کرائی تھی آپنے فرمایا کس شخص نے

اوسکے ساتھ زنا کی لوگون نے کہا اوسی لنجے (اپاہج) نے جو سعد کے باغ مین رہتا ہے آپنے اوسکو بلا بھیجا لوگ اوسکو اٹھا کر لائے

اوپنے کھجور کی خوشے منگوائے اوس سے اوسکو مارا (ایک ہی ضرب ایسی خوشی سے مارا جس مین سو ٹہنیان تہین) اور تخفیف کے

اوپر سبب یہ کہ وہ اپاہج اور ضعیف تھا اگر دو سے لگتے تو اوسکے مرجانے کا ڈر تھا **مصیر الحاکم الی رعیته**

للصلح بینہم حاکم کا خود جانا رعیت کے بیچ مین صلح کرانے کو **عن** سہل بن سعد الساعدی یقول وقع بین حیین

من الانصار کلام حتی تراموا بالحجارة فذہب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیصلح بینہم فحضرت الصلوة فاذن

بلال وانتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحتبس فاقام الصلوة وتقدم ابو بکر رض فجاء النبی صلی

اللہ علیہ وسلم وابوبکر یصلی بالناس فلما رآہ الناس صفحوا وکان ابو بکر لا یلتفت فی الصلوة فلما

سمع تصفیحہم التفت فاذا ہو برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یتاخر فاشار الیہ ان اثبت فرفع

ابو بکر رض یعنی یدیہ ثم نکص القہقری وتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلما قضی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة قال ما منعک ان تثبت قال ما کان اللہ لیری ابن ابی قحافة بین یدی

نبیہ ثم اقبل علی الناس فقال ما لکم اذا نابکم شیء فی صلوتکم صفحتم ان ذلک للنساء من نابہ شیء فی

صلوتہ فلیقل سبحان اللہ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے انصار کے دو قبیلون مین سخت گفتگو ہوئی یہانتک

کو پتھر چلے آپس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے اون دونون مین صلح کرانے کو اتنے مین نماز کا وقت آگیا بلال نے

اذان دی اور آپکا انتظار کیا لیکن آپ وہین رہے یہانتک کہ تکبیر ہوئی اور ابوبکر آگے بڑہے نماز پڑہانے کو پھر رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر نماز پڑہا رہے تہے جب لوگون نے آپکو دیکھا تو دستک دی ابوبکر نماز مین کسی طرف خیال

نہین کرتے تہے لیکن جب سب کی دستک کی آواز سنی تو نگاہ پہیر کر دیکھا معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہین

انہون نے ارادہ کیا پیچھے ہٹنے کا آپنے اشارہ فرمایا اپنی جگہہ پر رہو ابوبکر نے دونون ہاتھ اوٹھائے (اور خدا کا شکر ادا کیا)

پھر اولٹے پاؤن پیچھے ہٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑہے اور نماز پڑہائی جب آپ نماز پڑہ چکے تو ابوبکر سے

فرمایا تم اپنی جگہہ پر کیون نہین رہے انہون نے کہا یہ کہان ہو سکتا ہے کہ اللہ جل جلالہ ابو قحافہ کے بیٹے کو (ابو قحافہ ابو بکر رض

کے باپکا نام تہا) اپنے پیغمبر کے آگے دیکھے پھر آپ لوگون کیطرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے جب نماز مین کوئی حادثہ ہوتا ہے

تالیاں بجانے سو یہ عورتوں کے لیے چاہیے جس شخص کو کوئی بات پیش آوے نماز میں تو سبحان اللہ کہے **اِشَارَةُ**
الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ حاکم احد الفریقین کو (یعنی مدعی یا مدعا علیہ کو) صلح کر دینے کی بابت اشارہ کر سکتا ہے **عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ**
أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ يَعْنِي دَيْنًا فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ
فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفًا مِمَّا
عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا ترجمہ کعب بن مالک کا قرض عبد اللہ بن ابی حدرد پر آتا تھا انہوں نے راہ میں اوسکو دیکھا تو پکڑا اور
باتوں میں آوازیں بلند ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس سے گزرے آپنے ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی آدھا لینے کا انہوں نے
آدھا لے لیا اور آدھا معاف کر دیا **اِشَارَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ بِالْعَفْوِ** حاکم معاف کر دینے کی اشارت کر سکتا ہے **عَنْ**
وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَ بِالْقَاتِلِ يَقُودُهُ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ فِي نِسْعَةٍ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُولِ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ
قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ بِهِ فَوَلَّى مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ
قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ بِهِ فَوَلَّى مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا
قَالَ فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ ذٰلِكَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ وَتَرَكَهُ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ
ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا جب مقتول کا وارث قاتل کو ایک رسی میں کھینچتا
ہوا لایا آپنے مقتول کے وارث سے فرمایا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہیں پھر آپنے فرمایا تو دیت لیگا وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا
تو بدلہ لیگا وہ بولا ہاں آپنے فرمایا اچھا لیجا اوسکو (اور قتل کر) جب وہ چلا پیٹھ موڑ کر تو پھر آپنے اوسکو بلایا اور فرمایا تو معاف کرتا
ہے وہ بولا نہیں آپنے فرمایا اچھا دیت لیتا وہ بولا نہیں آپنے فرمایا تو خون کا بدلا لیگا وہ بولا ہاں آپنے فرمایا اچھا لیجا اوسکو جب
لیکر چلا اور پیٹھ کی ایک طرف پھر آپنے اوسکو بلایا اور فرمایا تو معاف کرتا ہے وہ بولا نہیں آپنے فرمایا اچھا دیت لیتا ہے وہ بولا
نہیں تب آپنے فرمایا تو قتل کریگا اوسکو وہ بولا ہاں آپنے فرمایا اچھا لیجا اوسکو پھر آپنے فرمایا اگر تو اوس کو معاف کر دے تو وہی
اور تیرے ساتھی کے جسکو اس نے مارا ہے دونوں کے گناہ سمیٹ لیگا یہ سنکر اوس نے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا میں نے
دیکھا وہ اپنی رسی کھینچتا تھا **اِشَارَةُ الْحَاكِمِ بِالرِّفْقِ** پہلے حاکم نرمی کرنے کا حکم دے سکتا ہے **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ**
أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ
فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ
ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ

الی الجدر فقال الزبیر انی احسب ان هذه الآیة نزلت فی ذلک فلا وربک لا یؤمنون الآیة ترجمہ عبداللہ بن زبیر
سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کے بہاؤ میں جس سے کھجور
کے درختوں کو سینچتے تھے انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دو چلا جاوے گا زبیر نے نہ مانا (جبتک اپنے درختوں کو جیسی طرح
پانی نہ پہنچ جاوے) آخر جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپنے (پہلے نرم حکم دیا اور زبیر کو انکا پورا حق نہ دلایا)
فرمایا ای زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا دے پھر چھوڑ دے اپنے ہمسایے کی طرف یہ سنکر انصاری غصے ہوا اور کہا یا رسول اللہ آخر
زبیر آپکے پھوپھی کے بیٹے تھے آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر آپنے (نرمی کی اور جو صاف حکم چاہیے تھا وہ دیا) پھر فرمایا
ای زبیر پانی پلا درختوں کو پھر پانی روک رکھ یہانتک کہ تھالوں کی مینڈہوں تک آ جاوے زبیر نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ
آیت اسی باب میں اتری ہے۔ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک اخیر تک (جسکے معنی اوپر گزر چکے)

الشفاعة عند الحاکم للخصوم قبل فصل الحکم

مقدمہ فیصل کرنے سے پہلے حاکم سے سفارش کرنا

عن ابن عباس ان زوج بریرة کان عبدا یقال له مغیث کانی انظر الیه یطوف خلفها یبکی ودموعه تسیل علی لحیته فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم للعباس یا عباس الا تعجب من حب مغیث بریرة ومن بغض بریرة مغیثا فقال لها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لو راجعتیه فانه ابو ولدک قالت یا رسول اللہ اتامرنی قال انما انا شفیع قالت فلا حاجة لی فیه ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے بریرہ (جسکو حضرت عائشہ نے خرید کر کے آزاد کیا تھا) کا خاوند غلام تھا اس
کا نام مغیث تھا گویا میں اوس کو دیکھ رہا ہوں وہ اوس کے پیچھے پیچھے پھرتا تھا اور روتا جاتا تھا آنسو اوس کی ڈاڑھی پر بہتے
تھی (اسلیے کہ بریرہ اوس سے جدا ہونا چاہتی تھی اور اوس کو اختیار حاصل ہوا تھا اسکا بوجہ آزادی کے) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا ای عباس تم تعجب نہیں کرتے مغیث کی محبت سے جو بریرہ کے ساتھ ہے اور بریرہ کی نفرت سے جو مغیث
سے ہے پھر آپنے بریرہ سے فرمایا اگر تو پھر چلی جاوے مغیث کے پاس (تو بہتر ہے) وہ تیرے بچہ کا باپ ہے بریرہ نے کہا یا رسول اللہ
کیا آپ مجھکو حکم کرتے ہیں (کہ تو ضرور ماننا پڑیگا) آپنے فرمایا نہیں میں تو سفارشی ہوں بریرہ نے کہا تب مجھکو اوس کی احتیاج
نہیں ہے

منع الحاکم رعیته من اتلاف اموالهم و به حاجة الیه

اگر کسی شخص کو مال کی احتیاج ہو اور وہ اپنے مال کو تلف کرے تو حاکم روک سکتا ہے

عن جابر بن عبد اللہ قال اعتق رجل من الانصار غلاما له عن دبر وکان محتاجا وکان علیه دین فباعه رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بثمان مائة درهم فاعطاه فقال اقض دینک وانفق علی عیالک ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک انصاری نے جو محتاج تھا اپنے غلام کو مرنے
کے بعد آزاد کر دیا تھا اور قرضدار بھی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اوس کے آزادی کو لغو کر کے) اوس غلام کو آٹھ سو درہم
کو بیچا اور فرمایا اپنا قرض ادا کر اور اپنے بال بچوں پر خرچ کر

القضاء فی قلیل المال وکثیره

تھوڑا اور بہت مال دونوں برابر ہیں

عن ابی امامة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال من اقتطع حق امرئ مسلم بیمینه فقد اوجب

اللہ لہ النار وحرم علیہ الجنۃ فقال لہ رجل وان کان شیئا یسیرا یا رسول اللہ قال وان کان قضیبا من
اراک ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا حق لیوے قسم کہا کر تو اللہ نے اوس کے
لیے دوزخ واجب کر دی اور جنت اوس کے لیے حرام کر دی ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگرچہ تھوڑی چیز ہو آپ نے فرمایا اگرچہ پیلو کی
ایک ٹہنی ہو **قضاء الحاکم علی الغائب اذا عرفہ** جب حاکم کسی شخص کو پہچانتا ہو اور وہ غائب ہو تو اوس پر فیصلہ
کرنا درست ہے عن عائشۃ قالت جاءت ہند الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان
ابا سفیان رجل شحیح ولا ینفق علی وولدی ما یکفینی افاخذ من مالہ ولا یشعر قال خذی ما یکفیک
وولدک بالمعروف ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ہندہ ابو سفیان کی بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی
اور بولی یا رسول اللہ ابو سفیان ایک بخیل ہے نہ مجھے خرچ دیتا ہے نہ میری اولاد کو کیا میں اوس کے مال میں سے لے لوں بغیر اوس کی
اطلاع کے آپ نے فرمایا لے لے جسقدر تجھکو اور تیرے بچے کو کافی ہو کیونکہ اوتنا تیرا حق ہے اوس کے لینے میں گناہ نہیں ف
تو ابو سفیان اگرچہ مجلس قضا میں حاضر نہ تہا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر یکطرفہ فیصلہ کیا اور یہی ہے قضا علی الغائب
ہے جو ترجمہ باب ہے **النہی عن ان یقضی فی قضاء بقضاءین** ایک حکم میں دو حکم کرنا عن ابی بکرۃ یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقضین احد فی قضاء بقضاءین ولا یقضی احد بین خصمین و
ہو غضبان ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے مت حکم کرے کوئی ایک
مقدمہ میں دو مقدموں کا اور نہ کوئی حکم کرے دو آدمیوں میں جب وہ غصے ہو **ما یقطع القضاء** حکم کرنے سے حرام حلال
ہو عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضکم
الحن بحجتہ من بعض فانما اقضی بینکما علی نحو ما اسمع فمن قضیت لہ من حق اخیہ شیئا فانما
اقطع لہ قطعۃ من النار ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے پاس جھگڑتے آتے ہو میں تو آدمی
ہوں تم میں سے کوئی زبان دراز ہوتا ہے دوسرے سے میں فیصلہ کرونگا اوسی پر جو سنونگا پھر اگر میں کسی کو اوس کے بھائی کا حق ناحق
دلا دوں تو وہ اوسکو درست نہ ہوگا) بلکہ انگار کا ایک ٹکڑا اوس کو دلاتا ہوں **باب الالد الخصم** بڑا جھگڑالو عن
عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم ترجمہ ام المومنین عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا اللہ کے نزدیک بڑا جھگڑالو آدمی ہے (جو ناحق ہر ایک سے تکرار کرے)
القضاء فیمن لم تکن لہ بینۃ جس کے گواہ نہ ہوں اوسکو کیونکر حکم کرے عن ابی موسی ان رجلین اختصما الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی دابۃ لیس لواحد منہما بینۃ فقضی بہا بینہما نصفین ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے
دو شخصوں نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک جانور میں کسی کے پاس گواہ نہ تہا آپ نے دونوں کو آدھا آدھا دلا دیا
عظۃ الحاکم علی الیمین حاکم کا نصیحت کرنا قسم کہلاتے وقت عن ابن ابی ملیکۃ قال کانت جاریتان تخرزان

فی بیت

بِاشْفَارٍ قَدْ شُقَّتْ إِحْدَاهُمَا وَيَدُهَا تَدْمَى فَزَعَمَتْ أَنَّ صَاحِبَتَهَا أَصَابَتْهَا وَأَنْكَرَتِ الْأُخْرَى فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ
عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ فَكَتَبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أُعْطُوا
بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ أَمْوَالَ نَاسٍ وَدِمَاءَهُمْ فَادْعُهَا وَاتْلُ عَلَيْهَا هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ
وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ حَتّٰى خَتَمَ الْآيَةَ فَدَعَوْتُهَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ
بِذٰلِكَ فَسَرَّهُ ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے دو لڑکیاں طائف میں موزہ سیتی تھیں ایک نکلی تو اوس کے ہاتھ
سے خون بہہ رہا تھا اوس نے کہا میری ساتھی نے مجھے مارا اور دوسری نے انکار کیا میں نے عبد اللہ بن عباس کو لکھا اونہوں نے
جواب میں لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فیصلہ کیا ہے کہ قسم مدعی علیہ پر ہے اگر لوگوں کو اون کے دعوی کے موافق مل جاتا
تو لوگ دوسروں کے مالوں اور جانوں کا دعوی کرتے تم اوسے بلا اور پڑھ اوس عورت کے سامنے اس آیت کو ان الذین یشترون بعہد اللہ اخیر تک
یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ عہد اور قسم کر کے بدلے تھوڑی مالیت خرید کرتی ہیں (یعنی دنیا کے طمع سے جھوٹی قسم کہاتے ہیں) اون کو
آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے یہاں تک کہ ختم کیا آیت کو (اس آیت کو سنانے سے یہ غرض تھی کہ عورت ڈرے اور جھوٹی قسم نہ کہاوے)
پھر میں نے بلایا اوس عورت کو اور یہ آیت پڑھ کر سنائی اوس نے اقرار کیا اپنے قصور کا جب یہ خبر ابن عباس کو پہونچی وہ بھی خوش ہوئے

حاکم کیونکر قسم لیوے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَدْعُو اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى
مَا هَدَانَا لِدِينِهِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ قَالُوا آللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذٰلِكَ قَالَ أَمَا
إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے معاویہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اپنے صحابہ کے حلقے پر پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو
وہ بولے بیٹھے ہیں اللہ سے دعا کرنے کو اور اوس کا شکر کرتے ہیں کہ اوس نے اپنا دین ہم کو بتلایا اور ہم پر احسان کیا آپ کو بھیجکر آپ
نے فرمایا ہان قسم خدا کی تم اس لیے بیٹھے ہو وہ بولے قسم اللہ کی ہم اسی لیے بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا میں نے تم کو اسواسطے قسم نہیں دی کہ
تم کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس لیے کہ جبرئیل علیہ السلام میری پاس آئے اور مجھ سے بیان کیا کہ اللہ تعالی فخر کرتا ہے تم لوگوں سے فرشتوں پر
(یعنی فرشتوں سے کہتا ہے کہ دیکھو یہ میرے بندے کیسے ہیں باوجود دنیا کی خواہشوں کے میری یاد میں مصروف ہیں) آپ نے صحابہ
کو اللہ کی قسم دی اور یہی طریقہ ہے قسم لینے کا سوا اللہ کے اور کسی کی قسم نہیں کہانا چاہیے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ الَّذِي
لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ قَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ بَصَرِي ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسی علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے اوس سے کہا تو نے چوری کی وہ بولا نہیں قسم
اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے عیسی علیہ السلام نے فرمایا میں نے یقین کیا اللہ پر اور جھوٹا سمجھتا ہوں اپنی آنکھ کو

ف سو حضرت عیسیٰؑ کے اور دوسرا کوئی چوری کا گواہ نہ تہا اگرچہ اونہون نے اپنی آنکھ سے دیکھا تہا پر خدا کا نام سنکر کانپ گئے اور فرمانے لگے جب یہ قسم کہاتا ہے تو جہوٹہ نہ ہوگا کہا دیگا میری آنکھ سے غلطی ہو سکتی ہے کہ وہ چوری کا مال نہ ہو سچ کا مال ہو

آخر کتاب آداب القاضی تمام ہوئی کتاب قاضی کے آداب کے

کتاب الاستعاذة کتاب پناہ مانگنے کی

عن معاذ بن عبد الله عن ابيه قال اصابنا طش وظلمة فانتظرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي بنا ثم ذكر كلاما معناه فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصلي بنا فقال قل فقلت ما اقول قال قل هو الله احد والمعوذتين حين تمسي وحين تصبح ثلاثا يكفيك كل شيء ترجمہ معاذ بن عبد اللہ سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے کچھ بارش ہوئی اور تاریکی تو ہم نے انتظار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑہانے کے لیے پھر کچھ کہا جسکا مطلب یہ تہا رسول اللہ صلعم باہر تشریف لائے ہم کو نماز پڑہانے کو آپنے فرمایا کہہ میں نے کہا کیا کہوں آپنے فرمایا پڑہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) صبح اور شام تجہ کو بچاوینگے ہر ایک سے

عن عبد الله بن خبيب قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في طريق مكة فاصبت خلوة من رسول الله صلى الله عليه وسلم فدنوت منه فقال قل فقلت ما اقول قال قل اعوذ برب الفلق حتى ختمها ثم قال قل اعوذ برب الناس حتى ختمها ثم قال ما تعوذ الناس بافضل منهما ترجمہ عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا مکے کے رستے میں ایکبار میں نے آپ کو اکیلا پایا تو آپکے نزدیک گیا آپنے فرمایا کہہ میں نے کہا کیا کہوں آپنے فرمایا کہہ قل اعوذ برب الفلق یہانتک کہ ختم کیا اس کو پھر قل اعوذ برب الناس اسکو بھی ختم کیا پھر فرمایا نہیں پناہ مانگی لوگون نے ان دونون سے بہتر

عن عقبة بن عامر الجهني قال بينا انا اقود برسول الله صلى الله عليه وسلم راحلته في غزوة اذ قال يا عقبة قل فاستمعت ثم قال يا عقبة قل فاستمعت فقالها الثالثة فقلت ما اقول فقال قل هو الله احد فقرأ السورة حتى ختمها ثم قرأ قل اعوذ برب الفلق وقرأت معه حتى ختمها ثم قرأ قل اعوذ برب الناس وقرأت معه حتى ختمها ثم قال ما تعوذ بمثلهن احد ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو کہینچ رہا تہا ایک جہاد کے سفر میں آپنے فرمایا کہہ اے عقبہ میں سنکر چپ رہا پھر آپنے فرمایا کہہ اے عقبہ میں سنکر چپ رہا پھر تیسری بار آپنے فرمایا کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں آپنے فرمایا کہہ قل ہو اللہ احد سورت کو پڑہا یہانتک کہ ختم کیا پھر قل اعوذ برب الفلق پڑہا میں نے بھی آپکے ساتھ پڑہا یہانتک کہ ختم کیا پھر قل اعوذ برب الناس پڑہا میں نے بھی آپکے ساتھ پڑہا یہانتک کہ ختم کیا پھر فرمایا ان کی مثل کسی نے پناہ نہیں مانگی

عن عقبة بن عامر الجهني قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم قل قلت ما اقول قال قل هو الله احد قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس فقرأهن رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال لم يتعوذ الناس بمثلهن او لا يتعوذ الناس بمثلهن ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مجھسے فرمایا کہہ مین نے عرض کیا کیا کہون آپنے فرمایا کہہ قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پھر پڑہا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کسی نے پناہ نہین مانگی انکے مثل یا لوگ پناہ نہین مانگتے ان
کی مثل یعنی ان سورتون سے بڑہ کر کوئی پناہ نہین ہے عَنِ ابْنِ عَابِسٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ابْنَ عَابِسٍ اَلَا اَدُلُّكَ اَوْ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُوْنَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ ترجمہ ابن عابس جہنی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اے ابن عابس کیا مین تجھکو نہ بتلاؤن سب سے بہتر جس سے پناہ مانگتے ہین پناہ
مانگنے والے وہ بولے کیون نہین بتلایئے یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یہہ دونون
سورتین عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ فَرَكِبَهَا وَاَخَذَ عُقْبَةُ يَقُوْدُهَا
بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُقْبَةَ اقْرَاْ قَالَ وَمَا اَقْرَاُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْرَاْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاَعَادَهَا عَلَيَّ حَتّٰى قَرَاْتُهَا فَعَرَفَ اَنِّي لَمْ اَفْرَحْ بِهَا جِدًّا قَالَ لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا
لِمَا قُمْتُ تَعْنِي مِثْلَهَا ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سفید خچر تحفہ آیا آپ اسپر
سوار ہوئے اور عقبہ اس کو کہینچتے ہوئے چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ سے فرمایا اے عقبہ پڑہ وہ بولے کیا
پڑھون آپنے فرمایا پڑہ قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق پھر دوہرایا اسکو یہانتک کہ مین نے پڑہا اسکو آپنے پہچان لیا
کہ بہت خوش نہین ہوا یہہ سنکر آپنے فرمایا شاید تو نے قدر نہین کی اس کی مجھکو اس کے مثل کوئی سورت نہین ملی عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَاَمَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا معوذتین کو (یعنی اس کو سیکہنا چاہا) عقبہ نے کہا پھر آپنے امامت کی فجر نماز کی اور یہی دونون سورتین پڑہین تاکہ سب
لوگ سنکر سیکہ لین) عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ بِهِمَا فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ ترجمہ عقبہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا ان دونون سورتون کو فجر کی نماز مین عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ
بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُقْبَةُ اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ
سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ
لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلٰوةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ الْتَفَتَ اِلَيَّ
فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَاَيْتَ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کو جانور کہینچے جاتا تہا
سفر مین تو آپنے فرمایا اے عقبہ کیا مین تجھکو سب سے بہتر جو پڑہی گئی ہین دو سورتین سکہلاؤن پھر آپنے مجھکو سکہلایا قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس آپنے دیکہا مین زیادہ خوش نہین ہوا جب صبح کی نماز کو آپ اوترے تو نماز مین بھی یہی دونون سورتین

جب نماز سے فارغ ہوئے تو میری طرف دیکھا اور فرمایا اے عقبہ تو نے کیا سمجھا عن عقبۃ بن عامر قال بینا اقود برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نقب من تلک النقاب اذ قال الا ترکب یا عقبۃ فاجللت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ارکب مرکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال الا ترکب یا عقبۃ فاشفقت ان تکون معصیۃ فنزل ورکبت ھنیھۃ ونزلت ورکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال الا اعلمک سورتین من خیر سورتین قرا بھما الناس فاقرانی قل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس فاقیمت الصلوۃ فتقدم فقرا بھما ثم مر بی فقال کیف رایت یا عقبۃ اقرا بھما کلما نمت وقمت ترجمہ عقبہ بن عامر روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا ایک گھاٹی میں گھاٹیوں میں سے اتنے میں آپ نے فرمایا اے عقبہ سوار نہیں ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کا خیال کیا اور کہا نہیں کیونکر آپ کی سواری پر چڑھ سکتا ہوں تھوڑی دیر بعد پھر آپ نے فرمایا سوار نہیں ہوتا ہے عقبہ میں ڈرا کہیں نافرمانی میں گناہ نہ ہو (یعنی آپ دوبارہ فرما چکے سوار ہونے کو لیے اب اگر سوار نہ ہوں تو بھی مشکل ہے کہیں گنہگار نہ ہوں) پھر آپ اتری اور میں تھوڑی دیر کے لیے سوار ہوا پھر میں اترا اور آپ سوار ہوئے آپ نے فرمایا میں تجھ کو دو بہتر سورتیں سکھلاؤں جن کو لوگوں نے پڑھا ہے پھر مجھ کو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھایا اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی آپ آگے بڑھے اور یہی دو سورتیں پڑھیں پھر میری سامنے سے نکلے اور فرمایا تو کیا سمجھا اے عقبہ پڑھ ان دونوں سورتوں کو سوتے اور اٹھتے وقت

عن عقبۃ بن عامر قال کنت امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عقبۃ قل فقلت ماذا اقول یا رسول اللہ فسکت عنی ثم قال یا عقبۃ قل قلت ما اقول یا رسول اللہ فسکت عنی فقلت اللھم ارددہ علی فقال یا عقبۃ قل قلت ما اقول یا رسول اللہ فقال قل اعوذ برب الفلق فقراتھا حتی اتیت علی آخرھا ثم قال قل قلت ماذا اقول یا رسول اللہ قال قل اعوذ برب الناس فقراتھا حتی اتیت علی آخرھا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک ما سال سائل بمثلھما ولا استعاذ مستعیذ بمثلھما ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اتنے میں آپ نے فرمایا اے عقبہ کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں یا رسول اللہ آپ چپ ہو رہے پھر فرمایا اے عقبہ کہہ عرض کیا کیا کہوں یا رسول اللہ پھر آپ چپ ہو رہے میں نے کہا خدا کرے پھر آپ فرما دیں آپ نے فرمایا اے عقبہ کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں آپ نے فرمایا کہہ قل اعوذ برب الفلق میں نے پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا اس کو پھر آپ نے فرمایا کہہ میں نے عرض کیا کیا کہوں آپ نے فرمایا کہہ قل اعوذ برب الناس میں نے اس کو پڑھا اخیر تک اس وقت آپ نے فرمایا کسی مانگنے والے نے اس کے برابر نہیں مانگا اور نہ کسی پناہ چاہنے والے نے اس کے برابر پناہ چاہی

عن عقبۃ بن عامر قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو راکب فوضعت یدی علی قدمہ فقلت اقرئنی سورۃ ھود اقرئنی سورۃ یوسف فقال لن تقرا شیئا ابلغ عند اللہ عز وجل من قل اعوذ برب الفلق ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سوار تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو پڑھا دیجیے سورہ ہود کی اور سورہ یوسف کی آپ نے فرمایا تو ہرگز نہیں پڑھے گا اللہ کے نزدیک بہتر زیادہ سورہ فلق (ف) یعنی پناہ مانگنے کے لیے اس سے بہتر دوسری سورت نہیں ہے عن عقبة بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أنزل علي آيات لم ير مثلهن قل أعوذ برب الفلق إلى آخر السورة وقل أعوذ برب الناس إلى آخر السورة ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر کئی آیتیں اتریں جن کی مثل دیکھنے میں نہیں آئی قل اعوذ برب الفلق اخیر تک اور قل اعوذ برب الناس اخیر تک عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأ يا جابر قلت وما ذا أقرأ بأبي أنت وأمي يا رسول الله قال اقرأ قل أعوذ برب الفلق وقل أعوذ برب الناس فقرأتهما فقال اقرأ بهما ولن تقرأ بمثلهما ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر پڑھ میں نے کہا کیا پڑھوں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ میں نے ان دونوں کو پڑھا پھر آپ نے فرمایا پڑھ تو ان کے مثل ہرگز نہ پڑھے گا

الاستعاذة من قلب لا يخشع اوس دل سے پناہ جس میں ڈر نہ ہو خدا کا عن عبد الله بن عمرو أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ من أربع من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن دعاء لا يسمع ومن نفس لا تشبع ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے چار باتوں سے۔ اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اوس دل سے جو خوف نہ کرے خدا کا اور اوس دعا سے جسکی شنوائی نہ ہو اور اوس نفس سے جو سیر نہ ہو

الاستعاذة من فتنة الصدر سینے کی فتنے سے پناہ مانگنا (سینہ کا فتنہ موت ہے بغیر توبہ کے) عن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ من الجبن والبخل وفتنة الصدر وعذاب القبر ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی و بخیلی و سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے

الاستعاذة من شر السمع والبصر کان اور آنکھ کے فتنے سے پناہ مانگنا عن شكل بن حميد قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا نبي الله علمني تعوذا أتعوذ به فأخذ بيدي ثم قال قل أعوذ بك من شر سمعي ومن شر بصري ومن شر لساني ومن شر قلبي ومن شر منيي قال حتى حفظتها قال سعد والمني ماؤه ترجمہ شکل بن حمید سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھکو تعوذ بتلا دیجیے جس سے میں پناہ مانگا کروں آپ نے فرمایا کہہ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری کان کی برائی سے اور آنکھ کی برائی سے اور زبان کی برائی سے اور دل کی برائی سے اور منی کی برائی سے راوی نے کہا یہاں تک کہ میں نے یاد کر لیا۔ سعد نے کہا منی سے مراد نطفہ ہے (اوسکی برائی یہ ہے کہ حرام میں اوسکو بہاوے)

الاستعاذة من الجبن نامردی اور بزدلی سے پناہ مانگنا عن مصعب بن سعد عن أبيه قال كان يعلمنا خمسا كان يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو بهن ويقولهن اللهم إني أعوذ بك من البخل وأعوذ بك من الجبن وأعوذ بك أن أرد إلى أرذل العمر وأعوذ بك من فتنة الدنيا وأعوذ

بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ مصعب بن سعد نے کہا ہمارے باپ سعد بن ابی وقاص ہم کو پانچ باتیں سکھاتے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی دعا کرتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ذلیل عمر تک زندہ رہنے کی (یعنی بہت بڑھاپا جس سے حواس اور عقل میں فرق آجاوے) اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے

الاستعاذة من البخل بخیلی سے پناہ مانگنا

عَنْ اَبِيْ [illegible] قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ ابو [illegible] سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں سے بخیلی اور نامردی اور بری عمر اور سینہ کے فتنے اور قبر کے عذاب سے

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهَا مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے سعد اپنے بیٹوں کو یہ کلمات سکھلاتے تھے جیسے استاد بچوں کو سکھلاتا ہے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھا کرتے تھے نماز کے بعد یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ذلیل عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں قبر کے عذاب سے (راوی نے کہا یہ حدیث میں نے مصعب سے بیان کی انہوں نے کہا سچ ہے)

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے

الاستعاذة من الهم رنج سے پناہ مانگنا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں جنکو آپ نہیں چھوڑتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور لوگوں کے غالب آنے سے مجھ پر

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں جنکو آپ نہیں چھوڑتے تھے۔ یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض سے اور لوگوں کے غلبے سے۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی روایت خطا ہے

عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ

الْقَبْرِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بوڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور دجال کے فساد اور قبر کے عذاب سے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بڑاپے اور بخیلی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے

اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنَ الْحَزَنِ رنج سے پناہ مانگنا ف اوپر کا باب بھی یہی تھا ترجمہ ہم اور حزن کا ایک ہے مگر ہم اوسپر ہوتا ہے جو آیندہ واقع ہونیوالا ہو اور حزن اوسپر جو واقع ہو چکا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَعَا قَالَ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا مانگتے تو فرماتے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری فکر اور غم سے اور عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے بلوے سے۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد میں سعید بن سلمہ ضعیف ہے اور ہم نے اس روایت کو لکھا کیونکہ اس میں عبارت زائد ہے

بَابُ الْاِسْتِعَاذَۃِ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ تاوان (قرضہ) اور گناہ سے پناہ مانگنا عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرُ مَا یَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَکْثَرَ مَا تَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ اِنَّہٗ مَنْ غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پناہ مانگتے تھے قرضداری اور گناہ سے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ قرضداری سے بہت پناہ مانگتے ہیں آپ نے فرمایا جو قرضدار ہوگا وہ بات کہیگا جھوٹی اور وعدہ کریگا خلاف

اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ کان اور آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا عَنْ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ تَعْوِیْذًا اَتَعَوَّذُ بِہٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَشَرِّ بَصَرِیْ وَشَرِّ لِسَانِیْ وَشَرِّ قَلْبِیْ وَشَرِّ مَنِیِّیْ قَالَ حَتّٰی حَفِظْتُھَا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِیُّ مَاؤُہٗ ترجمہ شکل بن حمید سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھکو کوئی تعوذ بتلا دیجیے جسکو پڑھا کروں آپنے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کہہ پناہ مانگتا ہوں میں کان کی برائی اور آنکھ کی برائی اور زبان کی برائی اور دل کی برائی اور نطفے کی برائی (زنا) سے عَنْ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَنْتَفِعُ بِہٖ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ عَافِنِیْ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَلِسَانِیْ وَقَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ یَعْنِیْ ذَکَرَہٗ ترجمہ شکل بن حمید سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھکو دعا سکھلائیے کہ اوس سے فائدہ اوٹھاؤں آپنے فرمایا کہہ یا اللہ بچا مجھکو کان اور آنکھ کی اور زبان اور دل کی اور ذکر کی برائی سے

اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنَ الْکَسَلِ سستی سے پناہ مانگنا عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ وَھُوَ ابْنُ مَالِکٍ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَنِ الدَّجَّالِ قَالَ کَانَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

يقول اللهم اني اعوذ بك من الكسل والهرم والجبن والبخل وفتنة الدجال وعذاب القبر ترجمہ
روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا قبر کے عذاب کو اور دجال کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں
پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے الاستعاذة من
العجز عاجزی سے پناہ مانگنا عن زيد بن ارقم قال لا اعلمكم الا ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا
يقول اللهم اني اعوذ بك من العجز والكسل والبخل والجبن والهرم وعذاب القبر اللهم آت نفسي
تقواها وزكها انت خير من زكاها انت وليها ومولاها اللهم اني اعوذ بك من قلب لا يخشع ومن
نفس لا تشبع وعلم لا ينفع ودعوة لا يستجاب لها ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تم کو نہیں سکھاتا
مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھلاتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی یا سستی اور بخیلی اور نا
نامردی اور بوڑھاپے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میری نفس کو پرہیزگاری دے اور اوسکو پاک کر (برائیوں سے) تو بہتر پاک کرنے
والا ہے اور تو ہی اوسکا مالک اور مختار ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اوس دل سے جس میں ڈر نہ ہو اور اوس نفس سے جو سیر
نہ ہو اور اوس علم سے جس میں فائدہ نہ ہو اور اوس دعا سے جو قبول نہ ہو عن انس ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم اني
اعوذ بك من العجز والكسل والبخل والجبن والهرم وعذاب القبر وفتنة المحيا والممات ترجمہ انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور بوڑھاپے اور
قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے الاستعاذة من الذلة ذلت سے پناہ مانگنا عن ابي هريرة ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم اني اعوذ بك من الفقر واعوذ بك من القلة والذلة واعوذ
بك ان اظلم او اظلم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں
تیری فقیری سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کمی سے (دین اور دنیا کی ضروریات میں) اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں
تیری کسی پر ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعوذوا
بالله من الفقر والقلة والذلة وان تظلم او تظلم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا تم پر ظلم ہونے سے عن ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم اني اعوذ بك من القلة والفقر والذلة واعوذ بك
ان اظلم او اظلم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری
کمی اور فقیری اور ذلت سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے الاستعاذة
من القلة کمی سے پناہ مانگنا عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعوذوا بالله من الفقر
ومن القلة والذلة وان تظلم او تظلم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے ۔ **باب الاستعاذة من الفقر** فقیری سے
پناہ مانگنا ۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ
وَاَنْ تَظْلِمَ اَوْ تُظْلَمَ ۔ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقیری
اور کمی اور ذلت اور ظلم یا ظلم ہونے سے ۔ عَنْ مُسْلِمٍ یَعْنِیْ ابْنَ اَبِیْ بَکْرَةَ اَنَّهٗ کَانَ سَمِعَ وَالِدَهٗ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ
الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَجَعَلْتُ اَدْعُوْ بِهِنَّ فَقَالَ یَا بُنَیَّ اَنّٰی
عَلِمْتَ هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ قُلْتُ یَا اَبَتِ سَمِعْتُكَ تَدْعُوْ بِهِنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ فَاَخَذْتُهُنَّ عَنْكَ قَالَ
فَالْزَمْهُنَّ یَا بُنَیَّ فَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِهِنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ ۔ ترجمہ مسلم سے روایت ہے
اونہون نے اپنے باپ سے سنا وہ نماز کے بعد کہا کرتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری کفر سے اور فقیری سے اور قبر کے
عذاب سے وہ بھی یہی دعا مانگنے لگے اونکے باپ نے کہا بیٹا تو نے یہ دعا کیسی سیکھی اونہون نے کہا ای باپ مین نے
تم کو یہ دعا مانگتے سنے ہر نماز کے بعد تو مین نے بھی یاد کر لی اونکے باپ نے کہا لازم کر لے اس دعا کو اس لیے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہہ دعا پڑہتے تہے ۔ **باب الاستعاذة من فتنة القبر** قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا
ف قبر مین پہلے ایک فتنہ ہوگا یعنی امتحان کہ مسلمان ہے یا کافر خدا اوس امتحان مین قائم رکھے پھر اگر امتحان مین ٹہیک
نہ نکلا تو عذاب ہوگا اللہ بچاوے اور بعضون نے کہا فتنہ قبر یہہ ہے کہ جب مردہ قبر مین رکھا جاتا ہے تو ایکبار زمین اوس کو دبوچتی
ہے جس سے پسلیان ادہر کی اودہر جاتی ہین ۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَثِیْرًا مِمَّا یَدْعُوْ
بِهٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ
فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَاَنْقِ
قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا اَنْقَیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ۔ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہہ دعا کرتے تہے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری جہنم کے فتنے سے اور جہنم کے عذاب سے
اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے سے اور امیری کے فتنے سے یا اللہ میری
خطائین دہو ڈال برف اور اولے کے پانی سے اور صاف کر میرے دل کو گناہون سے جیسے تو نے صاف کیا سفید کپڑے کو میل سے
اور دور کر دے مجھکو گناہون سے جتنی دور پورب ہے پچھم سے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون سستی اور بڑہاپے اور گناہ اور قرض
داری سے ۔ **باب الاستعاذة من نفس لا تشبع** پناہ مانگنا اوس نفس سے جو سیر نہ ہو ف طمع اور حرص مین گرفتار ہو ۔ عن
اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ
لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ ۔ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے

یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری چار چیزون سے۔ اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے۔ اور اُس دل سے جس مین خدا کا خوف نہ ہو۔ اور اُس نفس سے جو سیر نہ ہو۔ اور اُس دعا سے جو قبول نہ ہو

اَلاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُوعِ بھوک سے پناہ مانگنا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری بھوک سی وہ بری ساتھی ہی اور پناہ مانگتا ہون تیری خیانت (یعنی چوری کرنا امانت مین سے) وہ بری بات ہی چھپی ہی

اَلاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْخِیَانَةِ خیانت سے پناہ مانگنا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَمِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری بھوک سے وہ بری رفیق ہے اور خیانت سے وہ بری خصلت ہے

اَلاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ دشمنی اور نفاق اور بری اخلاق سے پناہ مانگنا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ الْاَرْبَعِ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعا مانگتے تھے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اس دل سے جس مین ڈر نہ ہو اور اُس دعا سے جو قبول نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو پھر فرماتے تھے یا اللہ مین ان چارون سے تیری پناہ مانگتا ہون عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری دشمنی اور نفاق اور بری اخلاق (عادتون اور خصلتون سے)

اَلاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْمَغْرَمِ قرضداری سے پناہ مانگنا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ التَّعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ فَقِیْلَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّكَ تُکْثِرُ التَّعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت پناہ مانگتے تھے گناہ اور قرضداری سے کسی نے پوچھا آپ بہت پناہ مانگتے ہین قرضداری اور گناہ سے آپنے فرمایا جب آدمی قرضدار ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے

اَلاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الدَّیْنِ قرض سے پناہ مانگنا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَعْدِلُ الدَّیْنَ بِالْکُفْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی کفر سے اور قرض سے ایک شخص نے کہا کیا آپ قرض کو کفر سے برابر کرتے ہین آپنے فرمایا ہان ف یہہ کہ جیسا کفر معاف نہین ہوگا ویسے ہی قرض بھی حق العباد ہی اوسکی معافی مشکل ہے برخلاف اور گناہون کے کہ وہ توبہ سے

معاف ہو گئی۔ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اعوذ باللہ من الکفر والدین فقال رجل یعدل الدین بالکفر قال نعم ترجمہ اوپر گزرا۔ **الاستعاذۃ من غلبۃ الدین** قرضداری کے غلبے سے پناہ مانگنا عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الکلمات اللھم انی اعوذ بک من غلبۃ الدین وغلبۃ العدو وشماتۃ الاعداء۔ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبے سے اور دشمن کے غلبے سے اور دشمنوں کی شماتت سے۔ **الاستعاذۃ من ضلع الدین** قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن والکسل والجبن والبخل وضلع الدین وغلبۃ الرجال۔ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج اور غم اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور قرضداری کے بوجھ سے اور مردوں کے غلبے سے (یعنی لوگوں کے بلوے سے) **الاستعاذۃ من شر فتنۃ الغنی** مالداری کے فتنے سے پناہ مانگنا مالداری کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی دنیا کے مزوں میں پڑ کر خدا کو بھول جائے اور انصاف اور عدل اور راستبازی چھوڑ دیوے۔ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر وفتنۃ النار وفتنۃ القبر وعذاب القبر وشر فتنۃ المسیح الدجال وشر فتنۃ الغنی وشر فتنۃ الفقر اللھم اغسل خطایای بماء الثلج والبرد ونق قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والمغرم والماثم ترجمہ عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور جہنم کے فتنے اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور مالداری کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے سے یا اللہ میرے گناہ دھو ڈال برف اور اولے کے پانی سے اور صاف کر دے میری گناہوں سے جیسے صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور قرضداری اور گناہ سے۔ **الاستعاذۃ من فتنۃ الدنیا** دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا عن مصعب بن سعد قال کان سعد یعلمہ ھؤلاء الکلمات ویرویھن عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اعوذ بک من البخل واعوذ بک من الجبن واعوذ بک من ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا وعذاب القبر ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے سعد ان کو یہ دعا سکھلاتے تھے اور اس کو روایت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ذلیل عمر تک زندہ رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے عن مصعب بن سعد وعمرو بن میمون الاودی قالا کان سعد یعلم بنیہ ھؤلاء الکلمات کما یعلم المکتب الغلمان ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ بھن فی دبر کل صلوۃ اللھم انی اعوذ

بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون سے روایت ہے دونوں نے کہا سعد اپنے بیٹوں کو یہ دعا سکھلاتے تھے جیسے اوستاد بچوں کو کہنا سکھاتا ہے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ذلیل عمر تک زندہ رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی اور بخیلی اور بری عمر اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے میں نے حضرت عمر سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے۔ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری نامردی اور بخیلی اور بری عمر اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الشُّحِّ وَالْجُبْنِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ترجمہ عمرو بن میمون سے روایت ہے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بیان کیا کہ آپ پناہ مانگتے تھے بخیلی اور نامردی اور سینے کے فتنے اور قبر کے عذاب سے عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مُرْسَلٌ ترجمہ عمرو بن میمون سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الذَّكَرِ ذکر کی برائی سے پناہ مانگنا

عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَلِسَانِيْ وَقَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ يَعْنِيْ ذَكَرَهُ ترجمہ شتیر بن شکل بن حمید سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے ایسی دعا سکھلایئے جس سے فائدہ اوٹھاؤں آپ نے فرمایا کہہ یا اللہ بچا مجھ کو کان کی اور آنکھ کی اور زبان کی اور دل کی اور ذکر یعنی عضو تناسل کی برائی سے

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْكُفْرِ کفر کی برائی سے پناہ مانگنا

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ فَقَالَ رَجُلٌ وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری کفر سے اور محتاجی سے ایک شخص نے کہا کیا دونوں برابر ہیں آپ نے فرمایا ہاں ف کیونکہ محتاجی کبھی کفر تک پہنچا دیتی ہے خدا کی ناشکری کی نوبت آجاتی ہے اور دولت کے طمع سے حق کو ناحق اور ناحق کو حق کہنے لگتا ہے

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الضَّلَالِ گمراہی سے پناہ مانگنا

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر کے باہر تشریف لاتے

توکہتے چلتے وقت) اللہم اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری ای پروردگار پھسلنے سے (یعنی بے قصد گناہ کرنے سے) یا چلتی میں پاؤں پھسل جانے سے) یا راہ بھول جانے سے یا ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنی ہی یا مجھ پر جہالت ہونے سے

الاستعاذة من غلبة العدو دشمن کے غلبے سے پناہ مانگنا

عن عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو بهؤلاء الكلمات اللهم انى اعوذ بك من غلبة الدين وغلبة العدو وشماتة الاعداء ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری قرض کے غلبے اور دشمن کے غلبے سے اور دشمنوں کی ملامت سے

الاستعاذة من شماتة الاعداء دشمنوں کی ملامت سے پناہ مانگنا

عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو بهؤلاء الكلمات اللهم انى اعوذ بك من غلبة الدين وشماتة الاعداء ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے یہی روایت ہے جو اوپر گزری

الاستعاذة من الهرم بڑھاپے سے پناہ مانگنا

عن عثمان بن ابى العاص ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يدعو بهذه الدعوات اللهم انى اعوذ بك من الكسل والهرم والجبن والعجز ومن فتنة المحيا والممات ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور عاجزی سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم انى اعوذ بك من الكسل والهرم والمغرم والمأثم واعوذ بك من شر المسيح الدجال واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من عذاب النار ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور قرضداری اور گناہ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم کے عذاب سے

الاستعاذة من سوء القضاء بری قضا سے پناہ مانگنا

قضا اللہ جل جلالہ کا حکم ہے جو کسی بندے کے برائی یا بھلائی کے نسبت صادر ہوتا ہے پھر اگر دعا مانگی اور خدا کی درگاہ میں رو پیٹے تو وہ اپنے حکم کو بدل دیتا ہے اور یہ بدلنا ہم لوگوں کی نسبت ہے نہ خدا کی نسبت اوسکو پہلے ہی سے یہ معلوم تھا کہ یہ بندہ دعا کریگا اور پھر حکم اسکا بدل جاویگا عن ابى هريرة قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يتعوذ من هذه الثلثة من درك الشقاء وشماتة الاعداء وسوء القضاء وجهد البلاء قال سفيان هو ثلثة فذكرت اربعة لانى لا احفظ الواحد الذى ليس فيه ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے تین چیزوں سے بدبختی آنے سے اور دشمنوں کی ملامت سے اور بری قضا سے اور سخت بلا سے۔ سفیان نے کہا حدیث میں تین چیزیں تھیں مگر میں نے چار بیان کیں اسلیے کہ مجھے یاد نہیں کہ کون سی ان میں نہ تھی

الاستعاذة من درك الشقاء بدبختی سے پناہ مانگنا

عن ابى هريرة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يستعيذ من سوء القضاء وشماتة الاعداء ودرك

الشقاء وجهد البلاء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **الاستعاذة من الجنون** جنون سے پناہ مانگنا عن انس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول اللهم انی اعوذ بک من الجنون والجذام والبرص وسیئ الاسقام ترجمہ
انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری جنون اور جذام اور برص اور بری
بیماریون سے **الاستعاذة من عین الجان** جنون کی نگاہ سے پناہ مانگنا عن ابی سعید قال کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من عین الجان وعین الانس فلما نزلت المعوذتان اخذ بهما وترک ما سوی
ذلک ترجمہ ابوسعید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنون کی نگاہ سے اور آدمیون کی نگاہ سے جب
معوذتین اتری یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تو آپنے ان کو لے لیا اور سب کو چھوڑ دیا **الاستعاذة**
من سوء الکبر غرور کی برائی سی پناہ مانگنا عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ بهؤلاء
الکلمات کان یقول اللهم انی اعوذ بک من الکسل والهرم والجبن والبخل وسوء الکبر وفتنة الدجال
وعذاب القبر ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے ان الفاظ سی آپ فرماتے تھے یا اللہ مین
پناہ مانگتا ہون تیری سستی اور بوڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور غرور کی برائی اور دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے
الاستعاذة من ارذل العمر بری عمر سی پناہ مانگنا عن مصعب بن سعد عن ابیه قال کان یعلمنا
خمسا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بهن ویقولهن اللهم انی اعوذ بک من البخل واعوذ بک
من الجبن واعوذ بک من ان ارد الی ارذل العمر واعوذ بک من عذاب القبر ترجمہ مصعب بن سعد نے سنا اپنے باپ
سی وہ سکھلاتے تھے ہم کو پانچ باتین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے ان کی اور کہتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون
تیری بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون تیری نامردی سی اور پناہ مانگتا ہون بری عمر تک زندہ رہنے سی اور پناہ مانگتا ہون قبر کے
عذاب سے **الاستعاذة من سوء العمر** عمر کی برائی سی پناہ مانگنا عن عمرو بن میمون قال حججت مع عمر
فسمعته یقول بجمع الا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ من خمس اللهم انی اعوذ بک من
البخل والجبن واعوذ بک من سوء العمر واعوذ بک من فتنة الصدر واعوذ بک من عذاب القبر
ترجمہ عمرو بن میمون سی روایت ہی مین نے حج کیا حضرت عمر کے ساتھ وہ مزدلفہ مین کہتے تھے مین نے خود سنا آگاہ ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزون سی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری بخیلی اور نامردی سی اور پناہ مانگتا ہون تیری
بری عمر سی اور پناہ مانگتا ہون تیری سینے کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون تیری قبر کے عذاب سے **الاستعاذة من**
الحور بعد الکور نفع کے بعد نقصان سی پناہ مانگنا **ف** حور بعد الکور یعنی سب کام بنے پیچھے پھر بگڑ جانا عن عبد اللہ بن
سرجس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر قال اللهم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبة
المنقلب والحور بعد الکور ودعوة المظلوم وسوء المنظر فی الاهل والمال عن عبد اللہ بن سرجس ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سافر قال اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب و
الحور بعد الکور ودعوۃ المظلوم وسوء المنظر فی الاھل والمال والولد ترجمہ دونون روایتونکا - عبداللہ بن سرجس
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو فرماتے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختی سے اور لوٹنے
کے رنج سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر مین اور مال مین اور دوسری روایت مین
اتنا زیادہ ہی اور اولاد مین **الاستعاذۃ من دعوۃ المظلوم** مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگنا عن عبداللہ بن سرجس
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر یتعوذ من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب والحور بعد الکور ودعوۃ
المظلوم وسوء المنظر ترجمہ عبداللہ بن سرجس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو پناہ مانگتے سفر کی
سختی سے اخیر سبب جیسی اور گزرنا **الاستعاذۃ من کآبۃ المنقلب** سفر سے لوٹنے کیوقت رنج سے پناہ مانگنا عن
ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فرکب راحلتہ قال باصبعہ قال اللھم انت
الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل والمال اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنقلب ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اونٹ پر تو اشارہ کرتے انگلی سے دراز کیا شعبہ نے اپنی انگلی کو
پھر فرماتے یا اللہ تو ہی ساتھی ہے سفر مین اور خلیفہ ہی گھر مین اور مال مین (یعنی مین اب جاتا ہون گھر بار کا محافظ تو ہی ہی) یا اللہ
مین پناہ مانگتا ہون تیری سفر کی سختی اور سفر سے لوٹنے کی مصیبت سے (یعنی سفر مین بھی آرام سے رکھ اور جب لوٹون تو مع الخیر لوٹون
اور سب کو صحیح سالم پاؤن **الاستعاذۃ من جار السوء** بری ہمسائے سے پناہ مانگنا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من جار السوء فی دار المقام فان جار البادی یتحول عنک ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی بری ہمسائے سے رہنے کی جگہ مین (یعنی بستی مین
اور شہر مین) اس لیے کہ جنگل کا ہمسایہ تو بدلتا ہی رہتا ہے ایک روز مین گر برا بھی ہوا تو خیر اور بستی کا ہمسایہ تو جما رہتا ہی اپنی جگہہ سے
الاستعاذۃ من غلبۃ الرجال لوگون کے بلوے سے پناہ مانگنا عن انس بن مالک یقول قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لابی طلحۃ التمس لنا غلاما من غلمانکم یخدمنی فخرج بی ابو طلحۃ یردفنی ورآئہ فکنت
اخدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما نزل فکنت اسمعہ یکثر ان یقول اللھم انی اعوذ بک من
الھم والحزن والعجز والکسل والبخل والجبن وضلع الدین وغلبۃ الرجال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا اپنے لڑکون مین سے ایک لڑکا میرے لیے ڈھونڈو جو میری خدمت کرے پس ابوطلحہ مجھکو لیکر
نکلے اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے سواری پر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جب آپ اترتے تو مین سنتا آپ اکثر فرماتے
یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون ڈھانپے اور رنج اور عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور قرضداری کے بوجھ اور لوگون کے
بلوے سے **الاستعاذۃ من فتنۃ الدجال** دجال کے فتنے سے پناہ مانگنا عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَقَالَ وَإِنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ ترجمہ ام المومنین
عائشہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے اللہ کی قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور فرمایا
تم کو فتنہ ہوگا قبروں میں اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ جہنم کے عذاب اور دجال کے
شر سے پناہ مانگنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ
أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی قبر کے عذاب سے
پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اَلْاِسْتِعَاذَةُ
مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ آدمیوں کے شیطان سے پناہ مانگنا عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيهِ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قُلْتُ أَوَلِلْإِنْسِ شَيَاطِينُ
قَالَ نَعَمْ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف رکھتے تھے میں آپ کے پاس بیٹھ گیا
آپنے فرمایا اے ابا ذر پناہ مانگ اللہ کی جنوں کے شیطانوں سے اور آدمیوں کے شیطانوں سے میں نے کہا کیا آدمیوں میں بھی
شیطان ہوتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا زندگی کے فتنے سے پناہ مانگنا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی قبر کے
عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگو اللہ کی دجال کے فتنے سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ يَقُولُ عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں
سے فرماتے تھے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کی برائی سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي
فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَكَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ
ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی
اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے اور زندوں
اور مردوں کے فتنے سے اور دجال کے فتنے سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ

مِنْ خَمْسٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو پانچ چیزون سے جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کی
فتنے اور دجال کے فتنے سے **اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ** موت کے فتنے سے پناہ مانگنا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ
اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَنَعُوْذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلعم انکو یہ دعا سکھلاتے تھے جیسے قرآن
کی سورت سکھلاتے تھے آپنی فرمایا کہو یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہین تیری جہنم کے عذاب سی اور پناہ مانگتے ہین تیری قبر کے عذاب
سی اور پناہ مانگتے ہین تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتے ہین تیری زندگی اور موت کے فتنے سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَوِّذُوْا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَوِّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ
مانگو اللہ کی اوس کے عذاب سے اور پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سی
اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی دعا مین فرماتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری قبر کے عذاب سے اور
پناہ مانگتا ہون مین تیری دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری زندگی اور موت کے فتنے سی **اَلْاِسْتِعَاذَةُ
مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ** قبر کے فتنے سی پناہ مانگنا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ
دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اپنی دعا مین یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے فتنے سے
اور دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سی ۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد مین غلطی ہوئی ہے
بجائی سلیمان بن یسار کے سلیمان بن سنان صحیح ہی **اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ** خداوند تعالی کے عذاب سے پناہ مانگنا
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَوِّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَوِّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
عَوِّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عَوِّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ترجمہ ابوہریرہؓ سی روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی اوس کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی
اور موت کے فتنے سی پناہ مانگو اللہ کی دجال کے فتنے سی **اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ** جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا

عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ من عذاب جہنم وعذاب القبر والمسیح
الدجال ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے
اور دجال کے عذاب سے **الاستعاذۃ من عذاب النار** دوزخ کے عذاب سے پناہ مانگنا عن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من عذاب النار وعذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات
ومن شر المسیح الدجال ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی جہنم کے عذاب سے
اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور دجال کی برائی سے **الاستعاذۃ من حر النار** جہنم
کی گرمی سے پناہ مانگنا عن عائشۃ انھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم رب جبرئیل ومیکائیل
ورب اسرافیل اعوذ بک من حر النار وعذاب القبر ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اے پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم کی گرمی اور قبر کے عذاب
سے عن ابی ھریرۃ یقول سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلوتہ اللھم انی اعوذ بک من
فتنۃ القبر ومن فتنۃ الدجال ومن فتنۃ المحیا والممات ومن حر جہنم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نماز میں یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے فتنے اور دجال کے فتنے اور
زندگی اور موت کے فتنے اور جہنم کی گرمی سے - امام نسائی نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے عن انس بن مالک قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الجنۃ ثلث مرات قالت الجنۃ اللھم ادخلہ الجنۃ ومن استجار من النار
ثلث مرات قالت النار اللھم اجرہ من النار ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
اللہ سے جنت مانگتا ہے تین بار تو جنت کہتی ہے یا اللہ اسکو جنت میں داخل کر اور جو شخص دوزخ سے تین بار پناہ مانگتا ہے تو دوزخ
کہتی ہے یا اللہ اسکو بچا دے دوزخ سے **الاستعاذۃ من شر ما صنع** کاموں کی برائی سے پناہ مانگنا عن شداد بن اوس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان سید الاستغفار ان یقول العبد اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی
وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بذنبی وابوء لک
بنعمتک علی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت فان قالھا حین یصبح موقنا بھا فمات دخل
الجنۃ وان قالھا حین یمسی موقنا بھا دخل الجنۃ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ کہے یا اللہ تو میرا رب ہے سوا تیرے کوئی برحق معبود نہیں تو نے مجھکو پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں
اور میں تیرے اقرار اور عہد پر ہوں جہانتک کہ مجھسے ہو سکتا ہے پناہ مانگتا ہوں میں تیری اپنے برے کاموں کے اور اقرار
کرتا ہوں اپنے گناہ کا اور اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا مجھپر بخشدے مجھکو کوئی نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو پھر اگر یہ دعا صبح کو
پڑھے اور پھر یقین کرے اور مر جاوے تو جنت میں جاویگا اور شام کو پڑھے اور اس پر یقین کرے تو بھی جنت میں جاویگا **الاستعاذۃ**

مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ اعمال کی برائی سے پناہ مانگنا عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ اَنَّ ابْنَ يَسَافٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ اَكْثَرُ مَا يَدْعُوْ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ
مَا كَانَ يَدْعُوْ بِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ بَعْدُ ترجمہ عبدہ بن ابی لبابہ سے
روایت ہے ابن یساف نے اون سے بیان کیا کہ مین نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کیا
دعا مانگتے تھے اپنی وفات سے پہلے اونھون نے کہا آپ اکثر یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے عمل کی برائی
سے جو مین کر چکا اور جو مین نے ابھی نہین کیا عَنِ ابْنِ يَسَافٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ اَكْثَرُ مَا كَانَ يَدْعُوْ بِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ دُعَائِهِ اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ
بَعْدُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ترجمہ فروہ بن نوفل سے روایت
ہے مین نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا مانگتے تھے اونھون نے کہا آپ یہ دعا کرتے تھے پناہ مانگتا
ہون مین تیری برائی سے اون کامون کی جو مین کر چکا اور جو مین نے ابھی نہین کی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اَلْاِسْتِعَاذَةُ
جو کام ابھی نہین کیے اون کی برائی سے پناہ مانگنا عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ حَدِّثِيْنِيْ بِشَيْءٍ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِ قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ
شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَخْبِرِيْنِيْ بِدُعَاءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدْعُوْ بِهِ قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْخَسْفِ دہنس جانے سے پناہ مانگنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ مُخْتَصَرٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَهُوَ الْخَسْفُ قَالَ عُبَادَةُ فَلَا اَدْرِيْ
قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَوْلُ جُبَيْرٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری بڑائی کی کہ دھنس جاؤن آفت مین نیچے کی طرف سے - یہ حدیث مختصر ہے
جبیر نے کہا نیچے کی برائی سے مراد زمین مین دھس جانا ہے عبادہ نے کہا مین نہین جانتا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
قول ہے یا جبیر کا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ فَذَكَرَ الدُّعَاءَ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ
اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْخَسْفَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ التَّرَدِّيْ وَ
الْهَدْمِ گر پڑنے سے اور مکان گر کر دبنے سے پناہ مانگنا عَنْ اَبِی الْيَسَرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرِيْقِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ

وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ترجمہ ابو الیسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہون اوپر سے گر پڑنے سے (جیسے پہاڑ پر سے یا کوٹھے پر سے) اور مکان گر نے سے (یا دیوار
اوس میں دب جانے) اور پانی میں ڈوب جانے اور جل جانے آگ میں اور پناہ مانگتا ہون میں تیری شیطان کے بہکانے سے
مرتے وقت اور پناہ مانگتا ہون میں تیری تیری راہ میں مرنے سے پیٹھ موڑ کر (یعنے جہاد میں بھاگتے ہوئے) اور پناہ مانگتا ہون
تیری سانپ بچھو کے ہر سو مرنے سے عَنْ اَبِی الْیَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَدْعُوْ وَیَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الْهَرَمِ وَالتَّرَدِّیْ وَالْهَدْمِ وَالْغَمِّ وَالْحَرِیْقِ وَالْغَرَقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَنْ اُقْتَلَ
فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُبِكَ وَاَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ پناہ مانگتا ہون میں تیری بڑھاپے
سے اور غم سے عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ السُّلَمِیِّ هٰكَذَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ
مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرِیْقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ
وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَّاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا ترجمہ ابو الاسود سلمی سے بھی ایسی ہی روایت ہے
جو اوپر گزری اَلْاِسْتِعَاذَةُ بِرِضَاءِ اللّٰهِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ اللہ کے غصے سے پناہ مانگنا اوس کی رضامندی کے ساتھ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فِیْ فِرَاشِیْ فَلَمْ اُصِبْهُ فَضَرَبْتُ بِیَدِیْ
عَلٰى رَاْسِ الْفِرَاشِ فَوَقَعَتْ یَدِیْ عَلٰى اَخْمَصِ قَدَمَیْهِ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ
بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات
اپنی بچھونے میں ڈھونڈھا تو نہ پایا میں نے اپنا ہاتھ پھرایا بچھونے پر میرا ہاتھ آپ کے پانون پر لگا (جو بیچ میں ہے جو چلتے وقت زمین سے اٹھا
رہتا ہے) معلوم ہوا آپ سجدے میں ہیں آپ فرماتے تھے پناہ مانگتا ہون تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری خوشی کی
تیرے غصے سے اور پناہ مانگتا ہون تیری تجھ سے اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے روز جگہ کی تنگی سے
پناہ مانگنا عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَیْدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ قِیَامَ اللَّیْلِ قَالَتْ
سَاَلْتَنِیْ عَنْ شَیْءٍ مَا سَاَلَنِیْ عَنْهُ اَحَدٌ كَانَ یُكَبِّرُ عَشْرًا وَّیُسَبِّحُ عَشْرًا وَّیَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَّیَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ
اهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَیَتَعَوَّذُ مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ عاصم بن حمید سے روایت ہے میں نے حضرت
عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس دعا سے شروع کرتی تھی انہون نے کہا تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی جو کسی نے
نہین پوچھی تھی آپ تکبیر کہتے تھے دس بار اور سبحان اللہ کہتے تھے دس بار اور استغفار کہتے تھے دس بار اور فرماتے تھے یا اللہ بخش دے
مجھکو اور ہدایت کر مجھکو اور روزی دے مجھکو اور تندرست رکھ مجھکو اور پناہ مانگتے تھے جگہ کی تنگی سے قیامت کے روز اَلْاِسْتِعَاذَةُ
مِنْ دُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ اوس دعا سے پناہ مانگنا جو نہ سنی جاوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَّمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا یُسْمَعُ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اوس دل سے جس میں
خدا کا ڈر نہ ہو اور اوس جی سے جو نہ بھرے اور اوس دعا سے جو نہ سنی جاوے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ
لَّا یُسْمَعُ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وہی جو اوپر گزرا اَلْاِسْتِعَاذَۃُ مِنْ
دُعَاءٍ لَّا یُسْتَجَابُ یعنی اس دعا سے پناہ مانگنا جو قبول نہ ہو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ کَانَ اَوْ قِیْلَ لِزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِّثْنَا
مَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا اُحَدِّثُکُمْ اِلَّا مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا
بِہٖ وَیَاْمُرُنَا اَنْ نَّقُوْلَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ
اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ
وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَدَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ ترجمہ عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے زید بن ارقم سے جب یہ
کہتے تم بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے میں نہیں بیان کرونگا تم سے مگر جو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بیان کرتے تھے ہم سے اور حکم دیتے تھے ہم کو یہ کہنے کا یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی اور بخیلی
اور نامردی اور بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میری نفس کو پرہیزگاری دے اور اوسکو پاک کر تو بہتر پاک کرنیوالا ہے تو مالک اور
مختار ہے اوسکا (یعنی نفس کا) یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اوس جی سے جو سیر نہ ہو اور اوس دل سے جس میں ڈر نہ ہو خدا کا اور
اوس علم سے جو فائدہ نہ دیوے اور اوس دعا سے جو قبول نہ ہو عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ
بَیْتِہٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ ترجمہ ام المومنین
ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو فرماتے نکلتا ہوں اللہ کا نام لیکر اے میرے پالنے
والے میں پناہ مانگتا ہوں تیری پھسلنے سے اور گمراہ ہونے سے اور ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنے سے یا
مجھ پر جہالت ہونے سے

کِتَابُ الْاَشْرِبَۃِ کتاب شرابوں کے بیان میں

بَابُ تَحْرِیْمِ الْخَمْرِ خمر کی حرمت کا بیان

ف خمر اوسکو کہا گیا ہے مخامرت سے جسکی معنی چھپانے کے ہیں یعنی جس کے پینے سے عقل چھپ جاوے یعنی نشہ ہو وہ خمر
ہے خواہ انگور سے بنی خواہ کھجور سے خواہ جو سے خواہ جوار سے یہی قول ہے اکثر ائمہ اور علما کا اور نہیں خلاف کیا اس
میں مگر امام ابوحنیفہ نے اونہوں نے خمر کو خاص کیا ہے انگور سے قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا یُرِیْدُ
الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَھَلْ
اَنْتُمْ مُّنْتَھُوْنَ ترجمہ فرمایا اللہ تعالی نے اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے یہ سب پلیدی ہے شیطان کے کام تو اون سے
بچو اس لیے کہ تم نجات پاؤ شیطان یہ چاہتا ہے کہ تمھاری بیچ میں دشمنی اور لڑائی کراوے شراب پلا کر اور جوا کھلا کر اور روک دیوے

تم کو اسکی یاد سے اور نماز سے تو تم چھوڑتے ہو کہ نہیں عن عمر رض قال لما نزل تحریم الخمر قال عمر اللھم بین لنا فی
الخمر بیانا شافیا فنزلت الآیة التی فی البقرة فدعی عمر فقرئت علیه فقال عمر اللھم بین لنا فی الخمر بیانا
شافیا فنزلت الآیة التی فی النساء یا ایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوٰة وانتم سکاری فکان منادی
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا اقام الصلوٰة نادی لا تقربوا الصلوٰة وانتم سکاری فدعی عمر
فقرئت علیه فقال اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزلت الآیة التی فی المائدة فدعی عمر فقرئت علیه
فلما بلغ فھل انتم منتھون فقال عمر رض انتھینا انتھینا ترجمہ حضرت عمر رض سے روایت ہے جب شراب کے حرمت اتری
تو انہوں نے دعا کی یا اللہ شراب کے باب میں ہم کو صاف صاف بیان کر دے تو وہ آیت اتری سورۂ بقرہ میں یعنی یسألونک
عن الخمر والمیسر اخیر تک یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے شراب اور جوے کو تو کہہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور فائدہ بھی ہے لیکن گناہ فائدہ سے
زیادہ ہے) پھر عمر بلائے گئے اور ان کو وہ آیت سنائی گئی انہوں نے کہا یا اللہ ہم کو صاف صاف بیان کر شراب کا کیونکہ
یہ آیت بھی گول گول ہے اس سے صاف نہیں نکلتا ہے کہ شراب پینا مطلقا حرام ہے پھر وہ آیت اتری جو سورۂ نساء میں ہے
یعنی یا ایھا الذین امنوا اخیر تک یعنی اے ایمان والو نماز کے جب تم نشہ میں ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کا منادی جب نماز کو کھڑی ہوتی پکارتا نماز
مت نزدیک جاؤ جب نشے میں ہو عمر بلائے گئے اور ان کو یہ آیت سنائی گئی انہوں نے کہا یا اللہ ہم کو شراب کے باب میں صاف صاف
بیان کر دے آخر وہ آیت اتری جو سورہ مائدہ میں ہے جسکا ترجمہ باب کے شروع میں گزرا پھر عمر بلائے گئے اور یہ آیت انکو
سنائی گئی جب فھل انتم منتھون پر پہنچی تو عمر نے کہا ہم نے چھوڑا چھوڑا ف اس آیت میں صاف صاف اللہ تعالیٰ نے شراب
کی حرمت بیان کی فرمایا وہ پلید ہے اور ہر پلید حرام ہے اور فرمایا وہ شیطان کا کام ہے اور فرمایا اوس سے بچو **فصل**

باب الشراب الذی اھریق بتحریم الخمر جب شراب کی حرمت اتری تو کونسا شراب بہا یا گیا عن سلیمان التیمی عن
انس بن مالك اخبرھم قال بینا انا قائم علی الحی وانا اصغرھم سنا علی عمومتی اذ جاء رجل
فقال انھا قد حرمت الخمر وانا قائم علیھم اسقیھم من فضیخ لھم فقالوا اکفأھا فکفأتھا فقلت
لانس ما ھو قال البسر والتمر قال ابو بکر بن انس کان خمرھم یومئذ فلم ینکر انس ترجمہ انس
سے روایت ہے میں اپنے قبیلے میں کھڑا ہوا تھا اپنے چچاؤں کے پاس اور سب سے کمسن میں ہی تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہا کہ شراب
حرام ہوا اور میں کھڑا ہوا انکو فضیخ پلا رہا تھا (فضیخ ایک قسم کا شراب ہے جو گدری کھجور کو توڑ کر بنتا ہے) انہوں نے کہا الٹ
دے (یعنی اوس برتن کو جس میں شراب تھا) میں نے الٹ دیا سلیمان نے کہا وہ شراب کاہے کا تھا انس نے کہا گدر کھجور اور خشک
کھجور کا) ابو بکر بن انس نے کہا ان دنوں لوگ یہی شراب پیتے تھے انس نے یہ سنا اور اسکا انکار نہ کیا ف تو معلوم ہوا کہ خمر شامل
ہے ہر ایک نشہ کے شراب کو عن انس قال کنت اسقی ابا طلحة وابی بن کعب وابا دجانة فی رھط من الانصار فدخل
علینا رجل فقال حدث خبر نزل تحریم الخمر فکفأناھا قال وما ھی یومئذ الا الفضیخ خلیط البسر والتمر

قال و قال انس لقد حرمت الخمر وان عامة خمورهم يومئذ الفضيخ ترجمہ انس سے روایت ہے میں ابو طلحہ
اور ابی بن کعب اور ابو دجانہ کو انصار کی ایک جماعت میں شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے
شراب حرام ہو گیا ہے پس ہم نے شراب کا برتن اوندھا دیا اور ان دنوں میں شراب فضیخ تھا یعنی گدر اور خشک کھجور کا شراب یا صرف
گدر کھجور کا) انس نے کہا شراب حرام ہوا اس وقت جب وہ لوگ فضیخ پیا کرتے تھے استحقاق الخمر لشراب البسر
والتمر گدر اور کھجور خشک کے شراب کو خمر کہتے ہیں عن جابر يعني ابن عبد الله قال البسر والتمر خمر ترجمہ جابر نے
کہا گدر اور خشک کھجور کا جو شراب بنے وہ خمر ہے عن جابر بن عبد الله قال البسر والتمر خمر ترجمہ جابر بن عبد اللہ
نے کہا گدر اور خشک کھجور کا شراب خمر ہے عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الزبيب والتمر هو الخمر
ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور اور کھجور کا شراب خمر ہے نهي البيان عن شرب
نبيذ الخليطين الراجعة الى بيان البلح والتمر خلیطین کا نبیذ پینے کی ممانعت ف نبیذ کہتے ہیں اوس پانی کو جس
میں کھجور یا انگور بھگو دیے جاویں اور وہ شیریں ہو جاوے اوس میں تیزی اور جوش نہ ہو جس سے نشہ کا احتمال ہو یہ نبیذ
سب علما کے نزدیک پینا درست ہے مگر خلیط یعنی دو چیزیں ملا کر بھگوئی جاویں جیسے گدر اور پختہ کھجور یا کھجور اور انگور اور اوس کو خلیطین
کہتے ہیں تو بعض علما کے نزدیک درست ہے اور بعضوں کے نزدیک درست نہیں یہی قول ہے مالک اور احمد اور اسحاق کا عن
رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن البلح والتمر والزبيب والتمر ترجمہ
ایک صحابی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھجور (جو کچھ پک گئی ہو) اور خشک کھجور سے اور انگور اور کھجور سے
یعنی اوس نبیذ سے جو ان دونوں سے ملا کر تیار کیا جاوے) خليط البلح والزهو کچی اور پختہ کھجور کا ملا کر نبیذ پینے کی ممانعت
عن ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقير وان يخلط البلح
والزهو ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور لاکھی برتن اور روغنی باسن اور لکڑی
کے باسن میں نبیذ بھگونے اور منع کیا کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے (کیونکہ احتمال ہے جلدی نشہ لانیکا) عن ابن عباس
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والمزفت وزاد مرة اخرى والنقير وان يخلط التمر بالزبيب
والزهو بالتمر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے کدو کی تونبی اور روغنی ال کے باسن سے دوسری
بار اتنا زیادہ کیا اور چوبی باسن سے اور کھجور کو انگور کے ساتھ اور کچی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے عن
ابي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الزهو والتمر والزبيب والتمر ترجمہ ابو سعید خدری
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچی اور خشک کھجور اور انگور اور کھجور ملا کر بھگونے سے خليط
الزهو والرطب کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت عن ابي قتادة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
لا تجمعوا بين التمر والزبيب ولا بين الزهو والرطب ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا مت بھگاکرو کھجور اور انگور کو اور گدی کھجور اور تر کھجور کو عن ابی قتادة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
لا تنبذوا الزهو والرطب جمیعا ولا تنبذوا الزبیب والرطب جمیعا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ایک ساتھ اور نہ انگور اور کھجور کو ایک ساتھ خلیط الزهو و
البسر کچی اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے کی ممانعت عن ابی سعید الخدری قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان
یخلط التمر والزبیب وان یخلط الزهو والتمر والزهو والبسر ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور کو ملانے سے اور کچی اور خشک کھجور اور کچی اور گدر کھجور کو ملانے سے
خلیط البسر والرطب گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت عن جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم نهی
عن خلیط التمر والزبیب والبسر والرطب ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھجور
اور انگور اور گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے عن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تخلطوا الزبیب
والتمر ولا البسر والتمر ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ملاؤ انگور اور کھجور کو اور نہ
گدر کھجور اور خشک کھجور کو خلیط البسر والتمر گدر اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونا منع ہے عن جابر عن رسول الله
صلی الله علیه وسلم انه نهی ان ینبذ الزبیب والتمر جمیعا ونهی ان ینبذ البسر والتمر جمیعا ترجمہ
جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اسی طرح گدر اور خشک کھجور
کو ملا کر بھگونے سے عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر
وعن البسر والتمر ان یخلطا وعن الزبیب والتمر ان یخلطا وکتب الی اهل هجر ان لا تخلطوا الزبیب
والتمر جمیعا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور لاکھی برتن اور روغنی
برتن اور چوبین برتن سے اور گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اسی طرح انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور لکھا آپ
نے ہجر (ایک بستی کا نام ہے) والوں کو مت ملاؤ انگور اور کھجور کو عن ابن عباس قال البسر وحده حرام وفی مع التمر
حرام ترجمہ ابن عباس نے کہا گدر کھجور کو الگ بھی بھگونا حرام ہے اور سوکھی کھجور کے ساتھ بھی حرام ہے خلیط التمر
والزبیب کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے کی ممانعت عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن
خلیط التمر والزبیب وعن التمر والبسر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور
اور انگور کو ملانے سے اور سوکھی کھجور اور گدر کھجور کو ملانے سے عن جابر یقول نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن التمر والزبیب ونهی عن التمر والبسر ان ینبذا جمیعا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور سے اور منع کیا گدر اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے خلیط الرطب والزبیب کھجور
اور انگور کو ملانے کی ممانعت عن ابی قتادة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تنبذوا الزهو والرطب ولا تنبذوا

الزَّهْوَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو اور مت بھگوؤ تر کھجور اور منقیٰ کو ملا کر

خَلِيطُ الْبُسْرِ وَالزَّبِيبِ گدر کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے کی ممانعت

عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور منع کیا گدر اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے

ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا نُهِيَ عَنِ الْخَلِيطَيْنِ وَهِيَ لِيَقْوَى أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ سبب کا بیان جو دو چیزوں کو ملا کر بھگونا منع ہوا وہ یہ ہے کہ ایک سے دوسری کو قوت ہوتی ہے (اور احتمال ہے کہ جلد ہی نشہ پیدا ہو جاوے)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْمَعَ شَيْئَيْنِ نَبِيذًا يَبْغِي أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفَضِيخِ فَنَهَانِي عَنْهُ قَالَ كَانَ يُكْرَهُ الْمُذَنِّبُ مِنَ الْبُسْرِ مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَا شَيْئَيْنِ فَكُنَّا نَقْطَعُهُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزوں کو ملا کر بھگونے سے اس لیے کہ ایک دوسری پر زور بڑھاوے اور میں نے پوچھا آپ سے فضیخ کو (اور اوس کے معنے گزر چکے) آپ نے منع فرمایا اوس سے اور آپ برا جانتے تھے اوس گدری کھجور کو جو ایک طرف سے پکنا شروع ہو گئے ہو اس ڈر سے کہ دو چیزیں ہوں ہم ایسی کھجور کو اگر بھگوتے تو اوس میں سے کاٹ ڈالتے جو پکجاتی

عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ قَالَ شَهِدْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أُتِيَ بِبُسْرٍ مُذَنِّبٍ فَجَعَلَ يَقْطَعُهُ مِنْهُ ترجمہ ابو ادریس سے روایت ہے انس بن مالک پاس گدر کھجور آئی جو ایک طرف سے پکی تھی تو وہ اوس کو کاٹنے لگے

عَنْ قَتَادَةَ كَانَ أَنَسٌ يَأْمُرُنَا بِالتَّذْنُوبِ فَيُقْرَضُ ترجمہ قتادہ نے کہا انس حکم کرتے تھے ہم کو اوس کھجور کے کترنے کا جو ایک طرف سے پکجاتی (تو جتنی پکی ہوتی اوسکو نکال ڈالتے تاکہ خلیطین نہ ہوں)

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ شَيْئًا قَدْ أَرْطَبَ إِلَّا عَزَلَهُ عَنْ فَضِيخِهِ ترجمہ انس سے روایت ہے وہ جس قدر پکی ہوتی کھجور اوسکی نکال ڈالتے اپنے فضیخ میں سے) فضیخ گدر کھجور کے نبیذ کو کہتے ہیں

الرُّخْصَةُ فِي انْتِبَاذِ الْبُسْرِ وَحْدَهُ وَشُرْبِهِ قَبْلَ تَغَيُّرِهِ فِي فَضِيخِهِ صرف گدر کھجور کو بھگونے کی اجازت اور اوسکا نبیذ پینے کی جب تک اوس میں تغیر نہ ہو (یعنی تیزی اور نشہ آوے)

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا الْبُسْرَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ملا کر اور نہ گدر کھجور اور انگور کو ملا کر لیکن ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ

الِانْتِبَاذُ فِي الْأَسْقِيَةِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا مشکوں میں نبیذ بنانا جنکے منہ بند ہوں تاگے سے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَخَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ لِتَنْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَتِهِ فِي الْأَسْقِيَةِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کچی اور سوکھی کھجور ملا کر بھگونے سے اور گدر اور سوکھی کھجور ملا کر بھگونے سے اور آپ نے فرمایا ہر ایک کو جدا جدا بھگوؤ ان

مشکوں میں جنکے منہ باندھ دیے جاویں (تاکہ گرد اور مکھی وغیرہ گھسنے نہ پاوے) **الرخصة في انتباذ التمر وحده**
صرف کھجور بھگونے کی اجازت عن ابي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يخلط بسرا بتمر
او زبيبا بتمر او زبيبا ببسر وقال من شربه منكم فليشرب كل واحد منه فردا تمرا فردا او بسرا فردا او
زبيبا فردا ترجمہ ابوسعید خدری رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گدر کھجور کو سوکھی کھجور کے ساتھ
ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو گدر کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص پینا چاہے انکو
تو ہر ایک کو جدا جدا پیے کھجور کو جدا گدر کو جدا انگور کو جدا عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم
نهى ان يخلط بسرا بتمر او زبيبا بتمر او زبيبا ببسر قال من شرب منكم فليشرب كل واحد منه فردا ترجمہ
وہی جو اوپر گزرا **انتباذ الزبيب وحده** صرف انگور کو بھگونا عن ابي هريرة يقول نهى رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان يخلط البلح والزبيب والبسر والتمر وقال انبذوا كل واحد منهما على حدة ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدر کھجور اور انگور یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا بھگوؤ
ہر ایک کو جدا جدا **الرخصة في انتباذ البسر وحده** گدر کھجور الگ بھگونے کی اجازت عن ابي سعيد ان النبي
صلى الله عليه وسلم نهى ان ينبذ التمر والزبيب والتمر والبسر وقال انبذوا الزبيب فردا والتمر فردا
والبسر فردا ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے اور سوکھی
گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا انگور کو الگ بھگوؤ اور کھجور کو الگ اور گدر کھجور کو الگ **تاويل قوله عز وجل**
ومن ثمرات النخيل والاعناب تتخذون منه سكرا ورزقا حسنا اس آیت کی تفسیر تم کو غور کرنا چاہیے
کھجور اور انگور کے پھلوں میں بناتے ہو ان سے نشا اور روزی خالص ف روزی تو دونوں سے کھانا ہے حلال ہے
اور نشہ انکا شراب بنانا جس وقت یہ آیت اتری تو شراب حلال تھا پھر اس کے بعد حرام ہوا کیونکہ یہ آیت سورہ نحل میں ہے
اور وہ مکی ہے اور شراب کی حرمت سورہ مائدہ میں ہے جو مدینہ میں اتری اب اختلاف ہے مفسرین کا کہ سکر سے اس آیت میں کیا
مراد ہے اکثر کا قول ہے کہ سکر سے مراد خمر ہے جو کھجور اور انگور دونوں سے بنتا ہے اور بعض حنفیہ کہتے ہیں کہ سکر کھجور کا شیرہ یا پانی
ہے جس میں نشہ نہ آیا ہو لیکن یہ قول ضعیف ہے عن ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخمر من
هاتين وقال سويد في هاتين الشجرتين النخلة والعنبة ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن ابراهيم والشعبي
قالا السكر خمر عن سعيد بن جبير قال السكر خمر عن سعيد بن جبير قال السكر خمر ترجمہ
ابراہیم اور شعبی اور سعید بن جبیر (یہ سب تابعین ہیں) نے کہا سکر خمر ہے عن سعيد بن جبير قال السكر حرام والرزق
الحسن حلال ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے کہا سکر حرام ہے اور روزی خالص حلال ہے **ذكر**
انواع الاشياء التي كانت منها الخمر حين نزل تحريمها جب شراب حرام ہوا تو کن چیزوں سے شراب بنتا تھا

عن ابن عمر قال سمعت عمر يخطب على منبر المدينة فقال يا ايها الناس الا انه نزل تحريم الخمر يوم نزل
وهي من خمسة من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے
روایت ہے میں نے حضرت عمرؓ سے سنا آپ مدینہ منورہ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے کہا اے لوگو دیکھو جس دن شراب حرام ہوا تو پانچ چیزوں سے
شراب بنا کرتا تھا انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے اور شراب وہ ہے یعنی خمر جو مخامرہ کرے عقل کے (یعنی خمر نکالا گیا ہے
مخامرت سے جس کے معنے چھپانے کے ہیں) تو جو شراب عقل کو چھپا دے یعنی نشہ لا دے وہ حرام ہے خواہ انگور سے بنے یا اور کسی چیز سے)

عن ابن عمر قال سمعت عمر بن الخطاب يقول على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اما بعد فان الخمر
نزل تحريمها وهي من خمسة من العنب والحنطة والشعير والتمر والعسل ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے میں نے
حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ جب شراب حرام ہوا تو پانچ چیزوں سے
بنا کرتا تھا انگور اور گیہوں اور جو اور کھجور اور شہد سے عن ابن عمر قال الخمر من خمسة من التمر والحنطة والشعير
والعسل والعنب ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے شراب پانچ چیزوں سے بنتا ہے کھجور اور گیہوں اور جو اور شہد اور انگور
سے تحريم الاشربة المسكرة من الاثمار والحبوب كانت على اختلاف اجناسها كالشارب بها جو شراب پھلوں سے یا اناجوں سے
بنے اگرچہ کسی قسم کا ہو اور اس میں نشہ ہو تو وہ حرام ہے عن ابن سيرين قال جاء رجل الى ابن عمر فقال ان اهلنا
ينبذون لنا شرابا عشيا فاذا اصبحنا شربنا قال انهاك عن المسكر قليله وكثيره واشهد الله
عليك انهاك عن المسكر قليله وكثيره واشهد الله عليك ان اهل خيبر ينبذون شرابا من كذا
وكذا ويسمونه كذا وكذا وهي الخمر وان اهل فدك ينبذون شرابا من كذا وكذا يسمونه
كذا وكذا ان هي الخمر حتى عد اشربة اربعة احدها العسل ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے ایک شخص عبداللہ
بن عمرؓ کے پاس آیا اور بولا ہمارے لوگ ہمارے لیے ایک شراب بھگوتے ہیں شام کو پھر صبح کو ہم اس کو پیتے ہیں عبداللہ نے
کہا میں تجھ کو منع کرتا ہوں نشہ لانیوالے سے تھوڑا ہو یا بہت اور گواہ کرتا ہوں میں اللہ کو تجھ پر میں منع کرتا ہوں
نشہ لانیوالے سے تھوڑا ہو یا بہت اور گواہ کرتا ہوں میں اللہ کو تجھ پر کہ خیبر کے لوگ فلاں فلاں چیزوں سے شراب بناتے ہیں
اور اس کا نام یہ رکھتے ہیں حالانکہ وہ خمر ہے اور فدک والے فلاں فلاں چیزوں کا شراب بناتے ہیں اور اس کے نام
یہ رکھتے ہیں حالانکہ وہ خمر ہے اسی طرح چار قسم کے شرابوں کو بیان کیا ان میں سے ایک شہد کا شراب تھا (تو نام بدل کر
رکھ لینے سے کچھ نہیں ہوتا جس شراب میں نشہ ہو اس کا تھوڑا بہت دونوں پینا حرام ہے) اثبات اسم الخمر
لكل مسكر من الاشربة جس شراب میں نشہ ہو وہ خمر ہے (اگرچہ انگور سے نہ بنا ہو) عن ابن عمر عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال كل مسكر حرام وكل مسكر خمر ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا حرام ہے اور ہر نشہ لانیوالا خمر ہے عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه

وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ حسین بن منصور نے کہا امام احمد بن حنبل نے کہا
یہ حدیث صحیح ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ ہر نشہ لانیوالا حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ
خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہے اور ہر نشہ لانیوالا شراب خمر ہے
حَرَامٌ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا حرام ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابوہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ
ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تونبی اور لاکھی اور چوبین اور روغنی باسن میں نبیذ بنانے
سے اور فرمایا کہ جو نشہ کرے حرام ہے عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا الْمُزَفَّتِ وَ
لَا النَّقِيرِ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے ایسی ہی روایت ہے مگر اوس میں روغنی برتن کا ذکر نہیں ہے عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہے عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ حَرَامٌ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
شہد کے شراب کو آپنے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ
كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَالْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ
شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَالْبِتْعُ هُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ ترجمہ ان دونوں روایتوں کا وہی جو اوپر گزرا عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ
لانیوالا حرام ہے عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ مُعَاذٌ إِنَّكَ
تَبْعَثُنَا إِلَى أَرْضٍ كَثِيرٍ شَرَابُ أَهْلِهَا فَمَا أَشْرَبُ قَالَ اشْرَبْ وَلَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا معاذ نے کہا آپ ہم کو اوس ملک میں بھیجتے ہیں جہاں لوگ بہت شراب
پیتے ہیں آپنے فرمایا تو بھی پی لیکن وہ شراب جو نشہ کرے ف البتہ جس شراب میں نشہ نہ ہو جیسے نبیذ یعنی شربت انگور یا کھجور
کا اوسکی پینے کی ممانعت نہیں ہے عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابوموسی
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا حرام ہے عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ السَّدُوسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً

سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا نَرْكَبُ أَسْفَارًا فَتُبْرَزُ لَنَا الْأَشْرِبَةُ فِي الْأَسْوَاقِ لَا نَدْرِي مَا أَوْعِيَتُهَا فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ فَذَهَبَ يُعِيدُ فَقَالَ هُوَ مَا أَقُولُ لَكَ ترجمہ اسود بن شیبان سے روایت ہے ایک شخص نے عطا سے کہا ہم سفر میں
جاتے ہیں اور بازار والوں میں شراب بکتا ہوا دیکھتے ہیں لیکن معلوم نہیں کن برتنوں میں وہ بنی تھی عطا نے کہا جو شراب
نشہ لاوے وہ حرام ہے پھر وہ شخص تھوڑی دور گیا عطا نے کہا جیسا میں کہتا ہوں ویسا ہے عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ
كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابن سیرین نے کہا ہر نشہ لانیوالا شراب حرام ہے عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ الْجَزَرِيِّ
قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا تَشْرَبُوا مِنَ الطِّلَاءِ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى ثُلُثُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
ترجمہ عبدالملک بن طفیل نے کہا عمر بن عبدالعزیز نے (جو خلیفہ تھے خلفائے بنی امیہ میں سے) ہم کو لکھا مت پیو طلا کو (طلاء وہ
شراب ہے جو آگ پر رکھکر جوش دیا جاوے یہاں تک کہ گاڑھا ہو جاوے) جبتک دو حصے اوس کے جل نہ جاویں اور ایک حصہ رہ
جاوے (جو نہایت گاڑھا ہو جیسے اونٹ کی ملنی کی دوا ہی جیسے ہے اوسکو طلا کہتے ہیں) اور ہر نشہ لانے والا حرام ہے عَنِ
الصَّعْقِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ صعق بن حزن سے
روایت ہے عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا کہ ہر نشہ کرنے والا حرام ہے عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابوموسے اشعری رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے **تَفْسِيرُ الْبِتْعِ وَالْمِزْرِ** مزر اور بتع کس شراب کو کہتے ہیں عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِهَا أَشْرِبَةً فَمَا أَشْرَبُ وَمَا أَدَعُ قَالَ وَمَا هِيَ
قُلْتُ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ وَمَا الْمِزْرُ قُلْتُ أَمَّا الْبِتْعُ فَنَبِيذُ الْعَسَلِ وَأَمَّا الْمِزْرُ فَنَبِيذُ الذُّرَةِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا فَإِنِّي حَرَّمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کی طرف بھیجا میں نے کہا یا رسول اللہ وہاں شراب ہوتے ہیں تو میں کونسا شراب پیوں اور کونسا
نہ پیوں آپنے فرمایا وہاں کونسے شراب ہوتے ہیں میں نے کہا بتع اور مزر آپنے فرمایا بتع اور مزر کیا ہیں میں نے کہا بتع تو شہد کا
شراب ہے اور مزر جوار کا شراب ہے .... آپنے فرمایا جو نشہ لاوے اوسکو نہ پی کیونکہ میں حرام کر چکا ہر نشہ
لانے والے شراب کو عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ بِهَا أَشْرِبَةً يُقَالُ لَهَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ قُلْتُ شَرَابٌ يَكُونُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ يَكُونُ
مِنَ الشَّعِيرِ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو یمن کی طرف بھیجا
میں نے کہا یا رسول اللہ وہاں شراب ہوتے ہیں جنکو بتع اور مزر کہتے ہیں آپنے فرمایا بتع کیا ہے میں نے کہا ایک شراب
بنتا ہے شہد سے اور مزر جو سے بنتا ہے آپنے فرمایا جو نشہ لاوے وہ حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ آيَةَ الْخَمْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْمِزْرَ قَالَ مَا الْمِزْرُ قَالَ حَبَّةٌ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ

قَالَ سُكْرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خطبہ سنایا پھر خمر کی آیت کو بیان کیا ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ مزر کیسا ہے آپ نے فرمایا مزر کیا وہ بولا ایک دانہ
ہے جو یمن میں بنایا جاتا ہے آپ نے فرمایا اوس میں نشہ ہوتا ہے وہ بولا ہان آپ نے فرمایا جو نشہ لاوے وہ حرام ہے عَنْ اَبِی
الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ فَقِيلَ لَهُ اَفْتِنَا فِي الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذَقَ وَمَا
اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ ترجمہ ابوالجویریہ سے روایت ہے ابن عباس سے کسی نے پوچھا باذق (باذہ سے نکلا ہے جو فارسی لفظ ہے یعنی شراب
جسکو تھوڑا سا پکالیا جاوے) میں فتوی دیجیے انہوں نے کہا باذق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نہ تھا جو نشہ لاوے
وہ حرام ہے (تو اگر باذق میں نشہ پیدا ہو گیا تو حرام ہے ورنہ حلال ہے) تَحْرِيْمُ كُلِّ شَرَابٍ اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ جس شراب کے
بہت پینے سے نشہ ہو اوسکا تھوڑا پینا بھی حرام ہے عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس شراب کا بہت پینا نشہ لاوے اوسکا تھوڑا پینا بھی حرام ہے عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيْلِ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں منع کرتا ہوں اوس شراب کے
تھوڑے پینے سے جسکا بہت پینا نشہ لاوے عَنْ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَلِيْلِ مَا اَسْكَرَ
كَثِيْرُهُ ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھوڑا پینا اوس چیز کا جسکا بہت پینا نشہ لاوے
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيْذٍ صَنَعْتُهُ
لَهُ فِي دُبَّاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِهِ فَقَالَ اَدْنِهِ فَاَدْنَيْتُهُ مِنْهُ فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطَ فَاِنَّ هٰذَا
شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے مجھکو معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم روزہ رکھتے ہیں میں آپکے روزہ افطار کرنے کے وقت نبیذ لیکر پہنچا جسکو میں نے کدو کے تونبے میں تیار کیا تھا جب
میں لیکر آیا تو آپ نے فرمایا نزدیک لا میں نزدیک لے گیا اوس میں جوش آرہا تھا آپ نے فرمایا پھینک دے دیوار پر یہ تو وہ پیے گا
جسکو یقین نہیں اللہ پر اور قیامت پر امام نسائی نے کہا یہ دلیل ہے مسکرات کی کہ نشہ لانیوالی شراب حرام ہے تھوڑی ہو
یا بہت اور ویسا نہیں ہے جیسے حیلہ کرنیوالے لوگ اپنے لیے حیلہ نکالتے ہیں کہ اخیر گھونٹ جسکے بعد نشہ پیدا ہو حرام ہے اور پہلے
گھونٹ سب حلال ہیں جن سے نشہ نہیں ہوا تھا اور علما کا اتفاق ہے اسپر کہ بالکل نشہ اخیر گھونٹ سے پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ اوسکے
پہلے گھونٹ جو پیے اون سے بھی نشہ ہوا ہے ف بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ جو شراب انگور کا نہ ہو اوس کو تھوڑا پینا درست
اتنا جس سے نشہ نہ ہو اگر پیتا چلا گیا یہانتک کہ نشہ پیدا ہوا تو اخیر کا گھونٹ جسکے ساتھ نشہ پیدا ہوا حرام ٹھرا اور پہلے گھونٹ
درست یہ برا حیلہ ہے حیلہ ہے درحقیقت نشہ اخیر کے گھونٹ سے پیدا نہیں ہوا بلکہ اگلے پچھلے سب گھونٹوں کی تاثیر سے تو سب
حرام ہوے النَّهْيُ عَنْ نَبِيْذِ الْجِعَةِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ مِنَ الشَّعِيْرِ جو کے شراب سے ممانعت عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ

قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ وَالْجِعَةِ ترجمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے چھلے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور لال زین پوش پر چڑھنے سے اور جو کے شراب پینے سے منع کیا عَنْ صَعْصَعَةَ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ انْهَنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ ترجمہ حضرت صعصعہ نے کہا حضرت علی سے اے امیر المومنین منع کرو ہم کو ان چیزوں سے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو منع کیا تھا انہوں نے کہا منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور لاکھی برتن سے اور جو کے شراب کا ذکر نہیں کیا ذِكْرُ مَا كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ کن برتنوں میں رسول اللہ صلعم کے لیے نبیذ بنایا جاتا تھا عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بھگویا جاتا تھا پتھر کی کونڈی میں ذِكْرُ الْأَوْعِيَةِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الِانْتِبَاذِ فِيهَا دُونَ مَا سِوَاهَا مِمَّا لَا تَشْتَدُّ أَشْرِبَتُهَا كَاشْتِدَادِهَا فِيهَا ان برتنوں کا بیان جن میں نبیذ بنانا منع ہے اس لیے کہ ان برتنوں میں جلد تیزی آجاتی ہے برخلاف اور برتنوں کے بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ مُفْرَدًا مٹی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ ترجمہ طاؤس سے روایت ہے ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا ہے انہوں نے کہا ہاں طاؤس نے کہا قسم خدا کی میں نے یہ عبد اللہ بن عمر سے سنا عَنْ طَاوُسٍ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ زَادَ ابْنُ طَاوُسٍ فِي حَدِيثِهِ وَالدُّبَّاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ تونبے کے نبیذ سے بھی منع کیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جر کے نبیذ سے جر کہتے ہیں مٹی کے گھڑے کو عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمِ قُلْتُ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجَرُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے یعنی اس میں نبیذ بنانے سے میں نے کہا حنتم کیا ہے انہوں نے کہا جر یعنی مٹی کا برتن جیسے لاکھی ہی ہو عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَسِيدٍ الطَّاحِيَّ الْبَصْرِيَّ يَقُولُ سُئِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَهَانَا عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد العزیز بن اسید سے روایت ہے عبد اللہ بن الزبیر سے پوچھا جر کا نبیذ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع کیا ہے اس سے عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ سَمِعْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا عَجِبْتُ مِنْهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

صَدَقَ ابنُ عُمَرَ قُلتُ مَا الجَرُّ قَالَ کُلُّ شَیءٍ مِن مَدَرٍ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے ہم نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا جر کے
نبیذ کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حرام کیا ہے یہ سنکر میں ابن عباس پاس آیا اور اون سے کہا آج میں نے
ایسی ایک بات سنی جس سے تعجب ہوا انہوں نے کہا وہ کیا میں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر سے جر کے نبیذ کو پوچھا تو انہوں نے
حرام کہا ابن عباس بولے عبداللہ بن عمر نے سچ کہا میں نے کہا جر کیا ہے انہوں نے کہا جو برتن مٹی کا ہو عَن سَعِیدِ بنِ
جُبَیرٍ قَالَ کُنتُ عِندَ ابنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَن نَبِیذِ الجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَشَقَّ عَلَیَّ لَمَّا
سَمِعتُهُ فَأَتَیتُ ابنَ عَبَّاسٍ فَقُلتُ إِنَّ ابنَ عُمَرَ سُئِلَ عَن شَیءٍ جَعَلتُ أُعَظِّمُهُ قَالَ مَا هُوَ قُلتُ سُئِلَ عَن نَبِیذِ الجَرِّ
فَقَالَ صَدَقَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قُلتُ وَمَا الجَرُّ قَالَ کُلُّ شَیءٍ صُنِعَ مِن مَدَرٍ ترجمہ وہی
جو اوپر گزرا سعید نے کہا جب میں نے ابن عمر سے یہ سنا تو مجھ پر شاق ہوا پھر میں ابن عباس پاس آیا اور میں نے کہا ابن عمر سے ایک بات
پوچھی گئی مجھے وہ بہت بڑی معلوم ہوئی اخیر تک الجَرُّ الأَخضَرُ سبز لاکھی برتن عَن ابنِ أَبِي أَوفَی یَقُولُ نَهَی رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَن نَبِیذِ الجَرِّ الأَخضَرِ قُلتُ فَالأَبیَضُ قَالَ لَا أَدرِي ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت ہے منع کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز لاکھی برتن کے نبیذ سے میں نے کہا اور سفید برتن میں سے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا عَن
ابنِ أَبِي أَوفَی یَقُولُ نَهَی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَن نَبِیذِ الجَرِّ الأَخضَرِ وَالأَبیَضِ ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سبز برتن اور سفید برتن کے نبیذ سے عَن أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَأَلتُ الحَسَنَ عَن نَبِیذِ
الجَرِّ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ حَرَامٌ قَد حَدَّثَنَا مَن لَم یَکذِب أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ نَهَی عَن نَبِیذِ الحَنتَمِ
وَالدُّبَّاءِ وَالمُزَفَّتِ وَالنَّقِیرِ ترجمہ ابو رجاء سے روایت ہے میں نے حسن سے پوچھا کیا جر کا نبیذ حرام ہے انہوں نے کہا ہاں حرام
ہے مجھ سے اوس شخص نے بیان کیا جو جھوٹ نہیں بولا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا لاکھی برتن اور تونبی اور روغنی اور
چوبین برتن سے النَّهيُ عَن نَبِیذِ الدُّبَّاءِ تونبی کے نبیذ سے ممانعت عَن ابنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ نَهَی
عَنِ الدُّبَّاءِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی کے نبیذ سے عَن ابنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنِ الدُّبَّاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا النَّهيُ عَن نَبِیذِ الدُّبَّاءِ وَالمُزَفَّتِ تونبی اور روغنی برتن کے نبیذ سے
ممانعت عَن عَائِشَةَ قَالَت نَهَی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالمُزَفَّتِ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور روغنی برتن میں نبیذ ڈالنے سے عَن عَلِيٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجهَهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالمُزَفَّتِ ترجمہ حضرت علی سے بھی ایسا ہی روایت ہے عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ یَعمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالمُزَفَّتِ ترجمہ عبدالرحمن بن یعمر سے بھی ایسی ہی روایت ہے عَن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنِ الدُّبَّاءِ وَالمُزَفَّتِ أَن یُنتَبَذَ فِیهِمَا ترجمہ انس بن مالک سے بھی ایسی ہی
روایت ہے عَن أَبِي هُرَیرَةَ یَقُولُ نَهَی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالمُزَفَّتِ أَن یُنتَبَذَ فِیهِمَا ترجمہ

ابوہریرہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المزفت والقرع ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روغنی اور کدو کے برتن سے ذکر النھی
عن نبیذ الدباء والحنتم والنقیر کدو کی تونبی اور لاکھی اور چوبین برتن کے نبیذ پینے سے ممانعت عن ابن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والحنتم والنقیر ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کدو کی تونبی اور لاکھی برتن اور چوبین برتن یعنی نقیر سے (نقیر کھجور کی لکڑی سے بنتا ہے
یہ لوگ ان برتنوں میں شراب بنایا کرتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو چند روز تک ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت
ہوئی تاکہ شراب کا خیال بالکل جاتا رہے) عن ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب
فی الحنتم والدباء والنقیر ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکھی اور تونبی اور
چوبین برتن میں پینے سے النھی عن نبیذ الدباء والحنتم والدباء والنقیر ترجمہ تونبی اور لاکھی اور روغنی برتن کے
نبیذ سے ممانعت عن ابن عمر یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت ترجمہ عبداللہ
بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور لاکھی برتن اور روغنی یعنی رال پھیرے ہوئے
برتن سے عن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجرار والدباء والظروف المزفتۃ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں سے اور تونبی سے اور ان برتنوں سے جن پر رال پھیری ہو
عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن شراب صنع فی دباء او حنتم او مزفت لا
یکون زیتا او خلا ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع فرماتے
تھے اس شراب سے جو بنایا جاوے تونبی یا لاکھی یا روغنی برتن میں سوا زیتون کے تیل یا سرکے کے ذکر النھی عن نبیذ
الدباء والنقیر والمقیر والحنتم کدو کی تونبی اور چوبین اسی طرح روغنی اسی طرح لاکھی اس کے نبیذ پینے کی ممانعت عن
ابی ھریرۃ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت ترجمہ ابوہریرہ
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور لاکھی اور چوبین اور روغنی برتن سے عن ثمامۃ بن حزن القشیری
قال لقیت عائشۃ فسالتھا عن النبیذ فقالت قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فسالوہ فیما ینبذون فنھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینبذوا فی الدباء والنقیر والمقیر والحنتم
ترجمہ ثمامہ بن حزن سے روایت ہے میں حضرت عائشہ سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کو انہوں نے کہا عبد القیس کے (ایک قبیلہ ہے)
کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے پوچھا کس برتن میں نبیذ بناویں آپ نے منع کیا تونبی اور چوبین اور
روغنی اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے عن عائشۃ قالت نھی عن الدباء بکاتبہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
کدو کی تونبی سے منع کیا گیا ہے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن نبیذ النقیر والمقیر والدباء

وَالْحَنْتَمِ بِحَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ اِسْحَاقُ وَذَكَرَتْ هُنَيْدَةُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ حَدِيثِ مُعَاذَةَ وَسَمَّتِ الْجَرَّ قُلْتُ
لِهُنَيْدَةَ اَنْتِ سَمِعْتِهَا سَمَّتِ الْجَرَّ قَالَتْ نَعَمْ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے
دوررغنی برتن تونبی اور لاکھی برتن جنید سے یہ ابن علیہ کی روایت میں ہے اسحاق نے کہا ہنیدہ نے بیان کیا حضرت عائشہ سے
مثل معاذہ کے اور گھڑے کا بھی ذکر کیا میں نے ہنیدہ سے کہا تو نے حضرت عائشہ سے سنا انہوں نے مٹی کے گھڑے کا نام لیا اوس
نے کہا ہاں عَنْ هُنَيْدَةَ بِنْتِ شَرِيكِ بْنِ اَبَانَ قَالَتْ لَقِيتُ عَائِشَةَ بِالْخُرَيْبَةِ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْعَكَرِ فَنَهَتْنِي عَنْهُ
وَقَالَتِ انْبِذِي عَشِيَّةً وَاشْرَبِيهِ غُدْوَةً وَاَوْكِي عَلَيْهِ وَنَهَتْنِي عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ
ترجمہ ہنیدہ بنت شریک سے روایت ہے میں حضرت عائشہ سے ملی خریبہ میں میں نے پوچھا اون سے شراب کی تلچھٹ کو انہوں نے
منع کیا اور کہا شام کو بھگو نبیذ اور صبح کو پی اور اوس کو دانت لگا دے (اگر مشکیزہ میں ہو) اور منع کیا مجھکو تونبی اور سبز روغنی اور
لاکھی برتن سے الْمُزَفَّتَةُ روغنی برتنوں کا بیان عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَفَّتِ
الْمُزَفَّتَةِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتنوں سے ذِكْرُ الدَّلَالَةِ عَلَى
النَّهْيِ لِلْمَوْصُوفِ عَنِ الْاَوْعِيَةِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُهَا كَانَ حَتْمًا لَا عَلَى تَادِيبٍ ان برتنوں کی ممانعت ضروری تھی نہ
بطور تادیب کے یعنی صرف کراہت ہی نہ تھی بلکہ انکا استعمال حرام ہو گیا تھا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ترجمہ عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس
سے روایت ہے ان دونوں نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ نے منع کیا تونبی اور لاکھی اور سبز روغنی اور چوبی برتن
پھر پڑھا اس آیت کو جو دیوے تم کو رسول اوس کو لو اور جس سے منع کرے اوس سے باز رہو عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَمٍّ
لَهَا يُقَالُ لَهُ اَنَسٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ
فَانْتَهُوا قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَمْرًا اَنْ يَكُونَ
لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَاِنِّي اَشْهَدُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ
وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ ترجمہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے اوس نے سنا چچا کے بیٹے سے جسکو انس کہتے تھے ابن عباس نے کہا
کیا اللہ تعالی نے نہیں فرمایا جو حکم کرے تم کو رسول اوسکو مانو اور جس سے منع کرے اوس سے بچو میں نے کہا کیوں نہیں پھر
انہوں نے کہا کیا اللہ تعالی نے فرمایا نہیں کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو جب اللہ اور اوسکا رسول کسی بات کا فیصلہ
کر دیں تو پھر کاموں میں اختیار نہیں رہتا بلکہ اللہ اور رسول کے فیصلے کے موافق عمل کرنا ضرور ہو جاتا ہے میں نے
کہا کیوں نہیں تب انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے چوبی برتن اور روغنی اور
تونبی اور لاکھی برتن سے اور ان آیتوں کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ یہ ممانعت لازمی ہے نہ بطور ادب کے تَفْسِيرُ الْاَوْعِيَةِ

ان برتنوں کے بیان میں عن زاذان قال سألت عبد الله بن عمر قلت حدثني بشيء سمعته من رسول
الله صلى الله عليه وسلم في الأوعية وفسره قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتم وهو الذي
تسمونه أنتم الجرة ونهى عن الدباء وهو الذي تسمونه أنتم القرع ونهى عن النقير وهي النخلة ينقرونها
ونهى عن المزفت وهو المقير ترجمہ زاذان سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا مجھ سے کچھ بیان کرو جو تم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو برتنوں کے باب میں اور انکی تفسیر کرے انہوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حنتم سے جسکو تم جرہ کہتے ہو (یعنی مٹی کا برتن لاکھی) اور منع کیا دبا سے جسکو تم قرع کہتے ہو (یعنی تونبی کدو کی) اور منع کیا نقیر
سے (یعنی کھجور کی جڑ کو کھود کر جو برتن بناتے ہیں) اور منع کیا مزفت یعنی مقیر سے (رال چڑھی ہوئی سے) الاذن
في الانتباذ التي خصها بعض الروايات التي أتينا على ذكرها الاذن فيما كان في الأسقية منها ان برتنوں
میں نبیذ بنانا درست ہے اور کا بیان اور مشکوں میں نبیذ بنانے کی اجازت عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وفد عبد القيس حين قدموا عليه عن الدباء وعن النقير وعن المزفت والمزادة المجبوبة و
قال انتبذ في سقائك وأوكه واشربه حلوا قال بعضهم ائذن لي يا رسول الله في مثل هذا قال إذا تجعلها
مثل هذه وأشار بيده يصف ذلك ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیس کے
لوگوں کو منع کیا جب وہ آئے آپ پاس تونبی اور نقیر اور روغنی اور کھال سے اور فرمایا نبیذ بنا اپنی مشکیزے میں پھر اوس پہ
ڈاٹ لگا اور پیو اوسکو میٹھا میٹھا بعضوں نے کہا یا رسول اللہ مجکو اجازت دیجیے اس کی آپ نے فرمایا تو چاہتا ہے کہ اوس کو ایسا
کرلے پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے بیان کرنے لگے اوس کی تیزی اور شدت کو عن جابر يقول نهى رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن الجر والمزفت والدباء والنقير وكان النبي صلى الله عليه وسلم إذا لم يجد سقاء ينبذ
له فيه نبذ له في تور من حجارة ترجمہ جابر رض سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی سے اور تونبی
اور چوبین برتن سے اور آپ پاس جب مشکیزہ نہ ہوتا نبیذ بنانے کو تو پتھر کے برتن میں نبیذ بنایا جاتا عن جابر قال كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم ينبذ له في سقاء فإذا لم يكن له سقاء نبذ له في تور برام قال ونهى رسول الله صلى
الله عليه وسلم عن الدباء والنقير والمزفت ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
مشک میں نبیذ بنتا اگر مشک نہ ہوتی تو پتھر کے برتن میں اور منع کیا آپ نے کدو کی تونبی اور چوبین اور روغنی برتن سے عن
جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الدباء والنقير والجر والمزفت ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور چوبین اور لاکھی اور روغنی برتن سے الاذن في الجر خاصة مٹی کے برتن
کی اجازت عن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم رخص في الجر غير مزفت ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی مٹی کے برتن میں نبیذ بنانے کی جس پر لاکھ نہ لگی ہو الاذن في شيء منها ہر ایک برتن

کی جڑیں۔ عن ابن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني كنت نهيتكم عن لحوم الأضاحي
فتزودوا وادخروا ومن أراد زيارة القبور فإنها تذكر الآخرة واشربوا واتقوا كل مسكر
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمکو منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت رکھنے سے تو اب کھاؤ
اور رکھ چھوڑو اور جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے وہ کرے اسلیے کہ قبروں کی زیارت یاد دلاتی ہے آخرت کو اور پیو ہر ایک شراب کو
جس برتن میں چاہو مگر جو نشہ دار ہو اس سے بچو۔ عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني كنت نهيتكم
عن زيارة القبور فزوروها ونهيتكم عن لحوم الأضاحي فوق ثلاثة أيام فأمسكوا ما بدا لكم ونهيتكم عن
النبيذ إلا في سقاء فاشربوا في الأسقية كلها ولا تشربوا مسكرا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے لیکن اب زیارت کرو اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت تین دن سے
زیادہ رکھنے کو لیکن اب جب تک تمہارا جی چاہے رکھو اور میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانے سے مگر مشک میں اب سب برتنوں میں نبیذ بناؤ
لیکن بچو اس شراب سے جو نشہ دار ہو۔ عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني كنت نهيتكم
عن ثلاث زيارة القبور فزوروها ولتزدكم زيارتها خيرا ونهيتكم عن لحوم الأضاحي بعد ثلاث فكلوا
منها ما شئتم ونهيتكم عن الأشربة في الأوعية فاشربوا في أي وعاء شئتم ولا تشربوا مسكرا
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا تین چیزوں سے ایک تو قبروں کی زیارت سے
لیکن اب زیارت کرو اور تم کو زیارت سے بہتری ہوگی اور منع کیا تھا میں نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے (کیونکہ اس
زمانے میں محتاج لوگ بہت تھے تو بانٹ دینا بہتر تھا) اب جب تک جی چاہے اس میں سے کھاؤ اور منع کیا تھا میں نے برتنوں میں شراب
پینے سے اب جس برتن میں چاہو پیو لیکن جو نشہ لاوے اسکو نہ پیو۔ عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت
نهيتكم عن الأوعية فانتبذوا فيما بدا لكم وإياكم وكل مسكر ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن اب نبیذ بناؤ جس برتن میں چاہو اور بچو نشہ لانے والے سے۔ عن بريدة قال
بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير إذ حل بقوم فسمع لهم لغطا فقال ما هذا الصوت قالوا يا نبي الله
لهم شراب يشربونه فبعث إلى القوم فدعاهم فقال في أي شيء تنتبذون قالوا ننتبذ في النقير والدباء وليس لنا
ظروف فقال لا تشربوا إلا فيما أوكيتم عليه قال فلبث بذلك ما شاء الله أن يلبث ثم رجع عليهم فإذا هم قد
أصابهم وباء واصفروا قال ما لي أراكم قد هلكتم قالوا يا نبي الله أرضنا وبيئة وحرمت علينا إلا ما أوكينا
عليه قال اشربوا وكل مسكر حرام ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں جا رہے تھے اتنے میں ایک قوم کے پاس اترے
آپ نے ان کا شور سنا پوچھا یہ آواز کیسی ہے لوگوں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے وہ ایک قسم کا شراب پیا کرتے ہیں آپ نے ان کو بلا بھیجا
اور بلایا پھر فرمایا کن برتنوں میں نبیذ بناتے ہو وہ بولے ہم کدو اور لکڑی کے برتن میں اور ہمارے پاس اور برتن نہیں

پینے فرمایا مست ہو گئے وہ اس سے جسپر دانت لگاؤ دوسری شکل یہ کہ ابریق چھاگل) پھر آپ تھوڑی دن ٹھہر کر جناب اسد کو
تھا دو برکتیں آئے آپنے ان لوگوں کو دیکھا وہ دیا ہی سی بند ہو رہے ہیں (یعنی استسقا کی بیماری ہو) آپ نے فرمایا کیا ہوا میں تمکو
میں دیکھتا ہوں تم تباہ ہو گئے انہوں نے کہا اے نبی اللہ کے ہماری زمین ہاری ہو یعنی ٹھنڈی ہے اور رہتی ہو اکے فساد
ہی اور آپ نے حرام کر دیا ہم پر ایک شراب کو جسپر ہم دانت لگاویں آپنے فرمایا ہو اور ایک شراب لیکن پیو اوس سے جو نشہ
لاوے عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الظروف فشكت الانصار فقالت يا رسول الله ليس لنا
وعاء فقال النبي صلى الله عليه وسلم فلا اذا ترجمہ جابر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب منع کیا
برتنوں سے تو انصار نے شکایت کی اور فرمایا ہمارے پاس دوسری قسم کے برتن نہیں ہیں آپ نے فرمایا تو خیر میں منع بھی نہیں کرتا باب دودھ
الخمر شراب بہی چیز ہے عن ابي هريرة قال اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة اسري به بقدحين
من خمر ولبن فنظر اليهما فاخذ اللبن فقال له جبرئيل عليه السلام الحمد لله الذي هداك للفطرة لو
اخذت الخمر غوت امتك ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس معراج کی رات دو پیالے لائے
گئے ایک میں شراب تھا اور ایک میں دودھ آپنے دودھ کا پیالہ لے لیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا شکر ہے اوس خدا کا جسنے
تمکو ہدایت کی فطرت کے موافق کیونکہ دودھ فطرت یعنی پیدائش کے موافق ہے جب آدمی پیدا ہوتا ہے تو غذا اوسکی دودھ ہوتی
ہے تمام قوی جسمانی اور روحانی دودھ سے ترقی پاتے ہیں بخلاف شراب کے کہ وہ فطری غذا نہیں بلکہ مصنوعی ہے اوس سے
عقل میں فتور پڑتا ہے) اگر تم شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يشرب ناس من امتي الخمر يسمونها بغير اسمها ترجمہ ایک صحابی سے
روایت ہے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کچھ لوگ میری امت کے شراب پئیں گے لیکن نام اوسکا اور
رکھینگے بہلانے کے لیے تو انکو دوہرا گناہ ہوگا ایک تو شراب پینے کا دوسرے فریب کا) **ذکر الروایات التغلیظ**
في شرب الخمر شراب پینے کی برائی عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزني الزاني حين
يزني وهو مؤمن ولا يشرب الخمر شاربها حين يشربها وهو مؤمن ولا يسرق السارق حين يسرق
وهو مؤمن ولا ينتهب نهبة يرفع الناس اليه فيها ابصارهم حين ينتهبها وهو مؤمن ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زانی زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جب شراب پینے والا شراب پیتا ہے
تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جب چور چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جب کوئی لوٹ کرتا ہے ایسی جسکو لوگ آنکھ اوٹھا کر دیکھیں
(یعنی بڑی لوٹ قیمتی مال کی) تو وہ مومن نہیں ہوتا (بلکہ ان گناہوں کے کرتے وقت ایمان جدا ہو جاتا ہے اگر ایمان ہوتا تو ایسے
کام کیوں کرتا) عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق
السارق حين يسرق وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن ولا ينتهب نهبة ذات شرف

ترفع الناس إليه فيها أبصارهم وهو مؤمن ترجمہ بھی برابر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب کوئی لوٹ کرتا ہے جسکی طرف اسوقت لوگ دیکھا کرتے ہیں عن ابن عمر ونفر من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم قالوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شرب الخمر فاجلدوه ثم إن شرب فاجلدوه ثم إن شرب فاجلدوه ثم إن شرب فاقتلوه ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور کئی صحابہ سے روایت ہے سب نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص شراب پیے اوسکو کوڑے لگاؤ پھر اگر پیوے پھر مارو پھر اگر پیے کوڑے مارو۔ پھر اگر پیے تو اوسکو مار ڈالو کیونکہ معلوم ہوا اوس سے شراب چھٹنے والا نہیں ہے یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے اور قتل کرنا شراب پینے کے جرم میں جائز نہیں عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا سكر فاجلدوه ثم إن سكر فاجلدوه ثم إن سكر فاجلدوه ثم قال في الرابعة فاضربوا عنقه ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مست ہو جاوے اوسکو کوڑے مارو پھر اگر مست ہو جاوے تو کوڑے مارو پھر اگر مست ہو تو کوڑے مارو پھر اگر مست ہو تو چوتھی بار اوسکو قتل کرو عن أبي موسى أنه كان يقول ما أبالي شربت الخمر أو عبدت هذه السارية من دون الله عز وجل ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے اونہوں نے کہا میں پرواہ نہیں کرتا شراب پیوں یا اللہ جل جلالہ کے سوا اس ستون کو پوجوں یعنی شراب پینا معاذ اللہ شرک کے برابر ہے

ذكر الرواية المبينة عن صلوات شارب الخمر شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی عن عروة بن رويم ابن الديلمي ركب يطلب عبد الله بن عمرو بن العاص قال ابن الديلمي فدخلت عليه فقلت هل سمعت يا عبد الله بن عمرو رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر شأن الخمر بشيء فقال نعم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يشرب الخمر رجل من أمتي فيقبل الله منه صلاة أربعين يوما ترجمہ عروہ بن رویم سے روایت ہے ابن دیلمی سوار ہوئے عبداللہ بن عمرو بن العاص کو ڈھونڈھنے کے لیے ابن دیلمی نے کہا میں عبداللہ کے پاس ہو گیا اور اون سے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلعم سے شراب کے باب میں کچھ سنا ہے اونہوں نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص میری امت میں سے اگر شراب پیے گا تو اللہ تعالی اوس کے چالیس دن کی نماز قبول نہ کریگا عن مسروق قال القاضي إذا أكل الهدية فقد أكل السحت وإذا قبل الرشوة بلغت به الكفر وقال مسروق من شرب الخمر فقد كفر وكفره أن ليس له صلاة ترجمہ مسروق نے کہا (جو تابعین میں سے ہیں) قاضی نے جب ہدیہ لیا (یعنی اس شخص سے جو ہمیشہ ہدیہ نہ دیتا تھا بلکہ قاضی ہونے کے بعد دینے لگا) تو اوس نے حرام کھایا اور جب رشوت لی تو کفر کے قریب پہونچا اور مسروق نے کہا جس نے شراب پیا وہ کافر ہو گیا اس وجہ سے کہ اوسکی نماز درست نہیں ہوتی

ذكر الأخبار المتولدة عن شرب الخمر كمن ترك الصلاة ومن قتل النفس التي حرم الله ومن وقع على المحارم شراب پینے سے کیا کیا گناہ پیدا ہوتی ہیں نماز ترک کرنا خون ناحق کرنا جس کو اللہ تعالی نے حرام کیا ہے زنا کرنا عن عثمان بن عفان يقول اجتنبوا الخمر فإنها أم الخبائث إنه كان رجل ممن خلا قبلكم تعبد فعلقته امرأة غوية فأرسلت إليه جاريتها فقالت له إنا ندعوك للشهادة فانطلق مع جاريتها فطفقت كلما دخل

بابًا اغلقته دونه حتى افضى الى امرأة وضيئة عندها غلام وباطية خمر فقالت اني والله ما دعوتك
للشهادة ولكن دعوتك لتقع علي او تشرب من هذه الخمرة كأسا او تقتل هذا الغلام قال فاسقيني
من هذا الخمر كاسا فسقته كاسا قال زيدوني فلم يرم حتى وقع عليها وقتل النفس فاجتنبوا الخمر فانها
والله لا يجتمع الايمان وادمان الخمر الا ليوشك ان يخرج احدهما صاحبه ترجمہ حضرت عثمانؓ نے
کہا بچو خمر (شراب) سے وہ سب برائیوں کی جڑ ہے اگلے زمانے میں ایک شخص تھا جو عبادت کیا کرتا تھا اوسکو ایک بدکار عورت نے پھانسنا
چاہا ایک لونڈی کو اوس کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ میں تجھکو بلاتی ہوں گواہی کے لیے (یہ جھوٹ کہا کیونکہ گواہی کے لیے
جانا فرض ہے) وہ اوس لونڈی کے ساتھ چلا آیا اوس لونڈی نے مکان کے ہر ایک دروازے کو جب اوس کے اندر جاتا بند کرنا
شروع کیا یہانتک کہ ایک عورت پاس پہنچا جو خوب صورت تھی اور اوس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک برتن شراب کا وہ عورت
بولی قسم خدا کی میں نے تجھکو گواہی کے لیے نہیں بلایا لیکن اس لیے بلایا کہ تو مجھ سے صحبت کرے یا اس شراب کا ایک گلاس پیے
یا اس لڑکے کو مار ڈالے وہ شخص بولا مجھکو شراب کا ایک گلاس پلا دے اوس نے ایک گلاس اوسکو پلایا وہ بولا اور دے (جب
معلوم ہوا) پھر وہاں سے نہ ٹلا یہانتک کہ اوس عورت سے صحبت کی اور اوس لڑکے کا خون کیا تو بچو شراب سے اس لیے کہ قسم
اسکی ایمان اور شراب کا ہمیشہ پینا دونوں ساتھ نہیں رہتے یہانتک کہ ایکدوسری کو نکال دیتا ہے (اگر ایمان غالب ہوا شراب چھوٹ جاوے
اور جو شراب نہ چھوٹا تو ایمان جاتا رہتا ہے معاذ اللہ) عن عثمان يقول اجتنبوا الخمر فانها ام الخبائث فانه كان
رجل ممن خلا قبلكم يتعبد ويعتزل الناس فذكر مثله قال فاجتنبوا الخمر فانه والله لا يجتمع هو والايمان
ابدا الا يوشك احدهما ان يخرج صاحبه ترجمہ حضرت عثمانؓ نے کہا بچو شراب سے کیونکہ وہ برائیوں کی جڑ ہے
تم سے پہلے اگلے زمانے میں ایک شخص تھا جو عبادت کیا کرتا تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا پھر وہی قصہ بیان کیا اور کہا بچو خمر سے
کیونکہ قسم اللہ کی خمر اور ایمان ساتھ نہیں جمع ہونگے مگر ایک دوسرے کو نکال باہر کریگا عن ابن عمر قال من شرب الخمر فلم ينتش
لم تقبل له صلوة ما دام في جوفه او عروقه منها شيء وان مات مات كافرا وان انتشى لم تقبل له صلوة
اربعين ليلة ان مات فيها مات كافرا ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا جس شخص نے شراب پیا پھر نشہ نہ ہوا تو اوس کی
نماز قبول نہیں ہوگی جبتک وہ شراب اوس کے پیٹ یا رگوں میں ہے اور اگر اوس حالت میں مر جاوے تو کافر مریگا اور جو نشے
میں مست ہو گیا تو چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اوس حالت میں مر جاوے تو کافر مریگا عن عبد الله بن عمرو عن النبي
صلى الله عليه وسلم وقال محمد بن آدم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من شرب الخمر فجعلها في بطنه
لم يقبل الله منه صلوة سبعا ان مات فيها وقال ابن آدم فيهن مات كافرا فان اذهبت عقله عن شيء
من الفرائض وقال ابن آدم القرآن لم تقبل له صلوة اربعين يوما ان مات فيها وقال ابن آدم فيهن مات كافرا
ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شراب پیا اور پیٹ میں اوتارا اوسکو

تو اللہ تعالیٰ اوس کے سات روز کی نماز قبول نہ کریگا اور اگر اسی عرصہ میں مرجاویگا تو کافر مریگا اگر اوس کی عقل جاتی رہی اور کوئی فرض چھوٹ گیا تو اوسکی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اسی عرصہ میں مرجاویگا تو کافر مریگا **توبۃ شارب الخمر** شراب پینے والے کے توبہ کا بیان عن عبد اللہ بن الدیلمی قال دخلت علی عبد اللہ بن عمرو بن العاص وھو فی حائط لہ بالطائف یقال لہ الوھط وھو مخاصر فتی من قریش یزن ذلک الفتی بشرب الخمر فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شرب الخمر شربۃ لم تقبل توبتہ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم تقبل توبتہ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد کان حقا علی اللہ ان یسقیہ من طینۃ الخبال یوم القیمۃ ترجمہ عبد اللہ بن دیلمی سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص پاس گیا وہ طائف میں اپنے باغ میں تھے جسکو وہط کہتے تھے اور قریش کے ایک جوان کا ہاتھ پکڑے ہوئے ٹہل رہے تھے جسپر لوگ شراب پینے کا گمان کرتے تھے عبد اللہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص شراب کا ایک گھونٹ پیوے اوسکی توبہ چالیس روز تک قبول نہ ہوگی پھر توبہ کرے تو اللہ معاف کردیگا پھر اگر شراب پیے تو چالیس روز تک توبہ قبول نہ ہوگی لیکن اوسکے بعد اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ معاف کردیگا پھر اگر شراب پیے تو اللہ جل جلالہ ضرور اوسکو جہنمیوں کے بدن کی پیپ پلاویگا (اور توبہ قبول نہ ہوگی مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال سمجھ کر پیے) عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا ثم لم یتب منہا حرمہا فی الاخرۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پیے گا پھر اوس سے توبہ نہ کریگا اوسکو آخرت میں شراب نہ ملیگی **المدمنون فی الخمر** جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہیں اون کے باب میں کیا آیا ہے عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ منان ولا عاق ولا مدمن خمر ترجمہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں نہ جاویگا احسان کرنیوالا (جو احسان کرکے جتلایا کرے اور بعضوں نے کہا ہاتھ کاٹنے والا) اور نافرمانی کرنیوالا اپنے ماں باپ کی اور ہمیشہ شراب پینے والا عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنہا لم یشربہا فی الاخرۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پیکر مرجاوے اور وہ ہمیشہ پیتا ہو اوس کو آخرت میں شراب نہ ملیگی (یعنی جنت سے محروم رہیگا) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنہا لم یشربہا فی الاخرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن الضحاک قال من مات مدمنا للخمر نضح فی وجہہ بالحمیم حین یفارق الدنیا ترجمہ ضحاک نے کہا جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو پھر مرجاوے تو دنیا سے جدا ہوتے وقت اوسکے منہ پر گرم پانی کا چھینٹا دیا جاویگا (یعنی جہنم کے پانی کا) **تغریب شارب الخمر** شراب پینے والے کو جلاوطن کرنا عن سعید بن المسیب قال غرب عمر ربیعۃ بن امیۃ فی الخمر الی خیبر فلحق بہرقل فتنصر فقال عمر لا اغرب بعدہ مسلما ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ربیعہ بن امیہ کو شراب پینے کی وجہ

نکالدیا خیبر کیطرف وہ ہرقل بادشاہ روم کے پاس چلا گیا اور نصرانی ہوگیا حضرت عمر نے فرمایا اب میں کسی مسلمان کو جلا وطن نہ کرونگا **ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الَّتِي اعْتَلَّ بِهَا مَنْ أَبَاحَ شَرَابَ الْمُسْكِرِ** بیان ان حدیثوں کا جن سے دلیل لی ہے اس شخص نے جو نشہ لانیوالے شراب کو درست کہتا ہے بشرطیکہ تھوڑا سا پیا جاوے جس سے نشہ نہ ہو عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبُوا فِي الظُّرُوفِ وَلَا تَسْكَرُوا ترجمہ ابو بردہ بن نیار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیو برتنوں میں (اگرچہ کسی قسم کا برتن ہو) لیکن مست مت ہو یعنی اتنا زیادہ نہ پیو جس سے نشہ ہو ف اس حدیث سے صاف صاف اوس شراب کے پینے کی جس میں نشہ ہو اجازت نہیں نکلتی علاوہ اسکے امام نسائی نے کہا حدیث منکر ہے اور اس میں غلطی کی ہے ابو الاحوص سلام بن سلیم نے اور کسی نے اوس کی متابعت نہیں کی سماک کے اصحاب میں سے اور سماک خود قوی نہیں ہے اور وہ قبول کرتا تھا تلقین کو امام احمد نے کہا ابو الاحوص حدیث میں غلطی کرتا تھا مخالفت کی ہے اسکی شریک نے اسناد میں اور حدیث کے الفاظ میں اور شریک کی روایت یہ ہے عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے منع کیا کدو کی تونبی اور لاکھی اور چوبین اور روغنی برتن سے مگر خلاف کیا ہے اسکو ابو عوانہ نے اور وہ روایت یہ ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْرَبُوا وَلَا تَسْكَرُوا ترجمہ ام المؤمنین عائشہ نے کہا شراب پیو لیکن مست مت ہو۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت بھی ثابت نہیں ہے قرصافہ نے اسکو حضرت عائشہ سے روایت کیا اور وہ مجہول ہے اور مشہور حضرت عائشہ سے اسکے خلاف ہے عَنْ عَائِشَةَ سَأَلَهَا أُنَاسٌ كُلُّهُمْ يَسْأَلُ عَنِ النَّبِيذِ يَقُولُ نَنْبِذُ التَّمْرَ غُدْوَةً وَنَشْرَبُهُ عَشِيًّا وَنَنْبِذُهُ عَشِيًّا وَنَشْرَبُهُ غُدْوَةً قَالَتْ لَا أُحِلُّ مُسْكِرًا وَإِنْ كَانَ خُبْزًا وَإِنْ كَانَ مَاءً قَالَتْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ترجمہ حضرت عائشہ سے لوگوں نے نبیذ کو پوچھا انہوں نے کہا ہم صبح کو کھجور بھگوتے ہیں اور شام کو پیتے ہیں اور شام کو بھگوتے ہیں اور صبح کو پیتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا میں حلال نہیں کرتی کسی نشہ لانے والے شراب کو اگرچہ روٹی کیوں نہ ہو اگرچہ پانی کیوں نہ ہو یہ تین بار فرمایا عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ نُهِيتُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ نُهِيتُمْ عَنِ الْحَنْتَمِ نُهِيتُمْ عَنِ الْمُزَفَّتِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَتْ إِيَّاكُنَّ وَالْجَرَّ الْأَخْضَرَ وَإِنْ أَسْكَرَكُنَّ مَاءُ حُبِّكُنَّ فَلَا تَشْرَبْنَهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تمکو ممانعت ہے تونبی سے تمکو ممانعت ہے لاکھی برتن سے تمکو ممانعت ہے روغنی برتن سے پھر منہ کیا عورتوں کی طرف اور کہا بچو تم سبز لاکھی گھڑے سے اور اگر تمہارے مٹکے کا پانی نشہ کرنے لگے تو اوسکو مت پیو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے اون سے پوچھا کسی نے شرابوں کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہر نشہ لانے والے سے۔ امام نسائی نے کہا ان لوگوں نے دلیل پکڑی ہے عبد اللہ بن شداد کی روایت سے انہوں نے ابن عباس سے اور وہ یہ

عن ابن عباس قال حرمت الخمر قليلها وكثيرها والسكر من كل شراب ترجمہ ابن عباس نے کہا خمر تو تھوڑا
بہت سب حرام ہے اور باقی اور قسم کا شراب اوتنا حرام ہے جس سے نشہ ہو۔ ف اور یہی دلیل ابوحنیفہ کی ہے یہ اثر ہے گو کہ یہ روایت
موقوف ہے ابن عباس پر اگرچہ طحاوی نے اسکو مرفوعا بھی نقل کیا ہے علاوہ اسکے یہ روایت منقطع ہے کیونکہ ابن شبرمہ نے
اسکو عبداللہ بن شداد سے نہیں سنا اور دلیل اسکی یہ ہے جو دوسرے اسناد میں ابن شبرمہ سے مروی ہے عن ابن
شبرمة قال حدثني الثقة عن عبد الله بن شداد عن ابن عباس قال حرمت الخمر بعينها قليلها وكثيرها و
المسكر من كل شراب ترجمہ ابن شبرمہ نے کہا مجھ سے ایک ثقہ نے بیان کیا عبداللہ بن شداد سے اوس نے سنا ابن عباس سے انہوں
نے کہا خمر تو بعینہ یعنی بلا قید حرام ہے تھوڑا ہو یا بہت اور باقی قسم کی شراب اوتنی جس سے نشہ ہو۔ ایک ثقہ مجہول ہے مگر حنفی اسکا
جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث ابوحنیفہ نے ابوعون سے روایت کی اونہوں نے عبداللہ بن شداد سے اور وہ روایت یہ ہے عن ابن
عباس قال حرمت الخمر بعينها قليلها وكثيرها والسكر من كل شراب ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ دوسری روایت یہ
ہے عن ابن عباس قال حرمت الخمر قليلها وكثيرها وما اسكر من كل شراب امام نسائی نے کہا یہ روایت زیادہ
ٹھیک ہے ابن شبرمہ کی روایت سے اور ہشیم بن بشیر تدلیس کرتا تھا اور اوس میں ذکر بھی نہیں ہے کہ اوس نے سنا ابن شبرمہ سے اور
روایت ابوعون کی بہت مشابہ ہے ثقات کی روایت کے ابن عباس سے غرض حال یہ روایت موقوفا صحیح ٹھہری لیکن خمر کے معنوں
میں اختلاف ہے بہت سے صحابہ اور علما یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے اوپر ثابت ہو چکا کہ خمر ہر مسکر کو کہتے ہیں پھر یہ
یہ بات مانی جاوے کہ خمر خاص ہے انگور سے اور اگر مان بھی لیں تو معارض ہیں اس کے بہت سے آثار اور احادیث اور خود ابن عباس سے
اسکے خلاف ثابت ہے عن ابي الجويرية الجرمي قال سألت ابن عباس وهو مسند ظهره الى الكعبة عن الباذق فقال
سبق محمد الباذق وما اسكر فهو حرام قال انا اول العرب سأله ترجمہ ابوالجویریہ جرمی سے روایت ہے میں نے ابن عباس
سے پوچھا اور وہ اپنی پیٹھ کعبہ کی طرف ٹیکے ہوئے تھے باذق (یعنی بادہ جو ایک قسم کا شراب ہے انگور کے شیرہ کو تھوڑا جوش دیکر بناتے
ہیں) اونہوں نے کہا حضرت محمد باذق نکلنے سے پہلے گزر گئے جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہے اونہوں نے کہا سب سے پہلے عرب میں نے
باذق کو پوچھا ہے میں تھا عن ابن عباس قال من سره ان يحرم ان كان محرما ما حرم الله ورسوله فليحرم النبيذ
ترجمہ عبداللہ بن عباس نے کہا جسکو بھلا لگے حرام کہنا اوس چیز کو جسکو حرام کیا اللہ نے اور اوس کے رسول نے تو وہ حرام کہے نبیذ کو (مراد وہ
نبیذ ہے جس میں تیزی آجاوے اور نشہ کرنے لگے) عن عبد الرحمن قال قال رجل لابن عباس اني امرؤ من اهل خراسان وان ارضنا
ارض باردة وانا نتخذ شرابا نشربه من الزبيب والعنب وغيره وقد اشكل علي فذكر له ضروبا من الاشربة
فاكثر حتى ظننت انه لم يفهمه فقال له ابن عباس انك قد اكثرت علي اجتنب ما اسكر من تمر او زبيب
او غيره ترجمہ عبدالرحمن سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عباس سے کہا میں خراسان کا رہنے والا ہوں ہمارا ملک بہت سرد ہے
ہم ایک قسم کا شراب بناتے ہیں انگور خشک اور تر اور سوا اون کے سے مجھکو مشکل معلوم ہوتا ہے پھر اوس نے کئی قسمیں شراب کی بیان کیں

اور بہت قسمیں بیان کین یہانتک کہ مین نے گمان کیا کہ ابن عباس نے اونکو نہین چہوڑا آخر ابن عباس نے کہا تونے بہت بیان کیا جو شراب ہے جو نشہ لاوے کہجور کا ہو یا انگور کا یا اور کسی چیز کا

عن ابن عباس قال النبيذ البسر بحت لا يحل ترجمہ ابن عباس نے کہا کدر کہجور کا نبیذ حرام ہے ہرگز حلال نہین

عن أبي جمرة قال كنت أترجم بين ابن عباس وبين الناس فأتته امرأة تسأله عن نبيذ الجر فنهى عنه قلت يا أبا عباس إني أنتبذ في جرة خضراء نبيذا حلوا فأشرب منه فيقرقر بطني قال لا تشرب منه وإن كان أحلى من العسل ترجمہ ابو جمرہ سے روایت ہے مین ترجمہ کیا کرتا تہا درمیان ابن عباس اور اور لوگون کے (جو اون کے پاس آتے لیکن عربی زبان نہ سمجہتے) ایکبار ایک عورت اون کے پاس آئی اور لاکہی گہڑے کے نبیذ کو پوچہنے لگی اونہونے اوس سے منع کیا مین نے کہا اے ابن عباس مین سبز گہڑے مین نبیذ بہگوتا ہون میٹہا پھر اوسکو پیتا ہون تو میری پیٹ مین قر قر ہوتا ہے (یعنی ریاح پیدا کرتا ہے) اونہونے کہا اوسکو مت پی اگرچہ وہ شہد سے زیادہ میٹہا ہو

عن أبي جمرة نصر قال قلت لابن عباس إن جدة لي تنبذ لي نبيذا في جر أشربه حلوا إن أكثرت منه فجالست القوم خشيت أن أفتضح فقال قدم وفد عبد القيس على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مرحبا بالوفد ليس بالخزايا ولا النادمين قالوا يا رسول الله إن بيننا وبينك المشركين وإنا لا نصل إليك إلا في أشهر الحرم فحدثنا بأمر إن عملنا به دخلنا الجنة وندعو به من وراءنا قال آمركم بثلاث وأنهاكم عن أربع آمركم بالإيمان بالله وهل تدرون ما الإيمان بالله قالوا الله ورسوله أعلم قال شهادة أن لا إله إلا الله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة وأن تعطوا من المغانم الخمس وأنهاكم عن أربع عما ينبذ في الدباء والنقير والحنتم والمزفت ترجمہ ابو جمرہ سے روایت ہے جسکا نام نصر تہا مینے ابن عباس سے کہا میری دادی نبیذ بناتی ہے ایک گہڑے مین جسکو مین پیتا ہون اور وہ میٹہا ہوتا ہے اگر مین اوسکو بہت پیون پھر لوگون مین بیٹہون تو ڈرتا ہون کہین رسوا ہون (بہکی بہکی باتین کرکے) اونہون نے کہا عبد القیس کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپنے فرمایا مرحبا ان لوگونکو جو نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ (کیونکہ خود بخود ایمان لائے قتل اور قید کی ذلت سے بچے) پہر اون لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہمارے اور آپکے درمیان مشرکون کی آبادی ہے (جو ہم کو آپ تک نہین آنے دیتی) اور ہم نہین آ سکتے آپ پاس مگر حرام مہینون مین (جبکہ امن ہوتا ہے) تو ہم کو بتلا دیجیے ایک ایسی بات کہ اگر اوسکو ہم کرین تو جنت مین جاوین اور ہم بلاوین گے اور لوگون کو اوسی بات کیطرف آپنے فرمایا مین تم کو تین باتون کا حکم کرتا ہون اور چار باتون سے منع کرتا ہون حکم کرتا ہون مین تم کو اللہ پر ایمان لانے کا جانتے ہو ایمان کیا ہے اونہون نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا اس بات پر یقین کرنا دل سے اور زبان سے اقرار کرنا کہ سوا خدا کے کوئی پوجنے کے لائق نہین اور نماز پڑہنا اور زکوۃ دینا اور جو کچہ تم غنیمت کا مال (کافرون سے لڑکر) حاصل کرو اوسمین سے پانچوان حصہ داخل کرو اور منع کرتا ہون مین تم کو چار چیزون سے کدو کی تونبی کے اور چوبین لاکہی دار روغنی برتن کے نبیذ سے

قيس بن وهبان قال سألت ابن عباس قلت إن لي جرة أنتبذ فيها حتى إذا غلى وسكن شربته قال مذ كم
هذا شرابك قلت مذ عشرون سنة أو قال مذ أربعون سنة قال طالما تروت عروقك من الخبث ترجمہ
قیس بن وہبان سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا میرے پاس ایک چھوٹا گھڑا ہے میں اوس میں نبیذ بناتا ہوں جب وہ
جوش مار کر ٹھہر جاتا ہے تو اوسکو پیتا ہوں انہوں نے کہا کتنے دنوں سے تو یہ پیتا ہے میں نے کہا بیس برس یا چالیس برس سے (یہ
راوی کا شک ہے) ابن عباس نے کہا بہت دنوں تک تیری رگیں پلیدی سے سیر ہوئیں ذکر ما اعتلوا به من حديث
عبد الملك بن نافع عن عبد الله بن عمر جو لوگ تھوڑی شراب کو درست کہتے ہیں اونکی دلیل ایک یہ حدیث ہے جسکو عبد الملک
بن نافع نے روایت کیا عبد اللہ بن عمر سے عن عبد الملك بن نافع قال قال ابن عمر رأيت رجلا جاء إلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم بقدح فيه نبيذ وهو قائم عند الركن ودفع إليه القدح فرفعه إلى فيه فوجده شديدا
فرده على صاحبه فقال له رجل من القوم يا رسول الله أحرام هو فقال علي بالرجل فأتي به فأخذ منه
القدح ثم دعا بماء فصبه فيه ثم رفعه إلى فيه فقطب ثم دعا بماء أيضا فصبه فيه ثم قال إذا اغتلمت
عليكم هذه الأوعية فاكسروا متونها بالماء ترجمہ عبد الملک بن نافع سے روایت ہے ابن عمر نے کہا میں نے
ایک شخص کو دیکھا رسول اللہ صلعم پاس ایک پیالہ نبیذ کا لایا آپ رکن پاس کھڑے تھے وہ پیالہ آپ کو دیا آپ نے
اوس کو منہ سے لگایا تو تیز معلوم ہوا آپ نے پھیر کر اوسی شخص کو دیدیا اتنے میں ایک اور شخص بولا یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے
آپ نے فرمایا بلاؤ اوس شخص کو (جو پیالہ لایا تھا) پھر وہ آیا آپ نے پیالہ اوس سے لے لیا اور پانی منگوا کر اوس میں ملایا پھر اوسکو
منہ سے لگایا اور منہ بنایا (اوسکی تیزی سے) پھر اور پانی منگوایا اور اوس میں ملایا بعد اس کے فرمایا جب ان برتنوں میں شراب
تیز ہو جاوے تو اوسکی تیزی پانی سے مٹاؤ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبیذ میں اگر تیزی آ جاوے تو پانی ملا کر اوسکا
پینا درست ہے اور وہی شراب ہے تو تھوڑا سا پینا درست ٹھہرا یہ دلیل ہے ان لوگوں کی جو تھوڑا شراب درست کہتے ہیں مگر
روایت سے یہ نہیں نکلتا کیونکہ صرف تیزی آ جانے سے حرمت نہیں ہوتی جب تک نشہ پیدا ہو۔ علاوہ اسکے یہ حدیث ضعیف
ہے جیسا کہ آگے آتا ہے عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ترجمہ ابن عمر سے ایسی ہی روایت ہے امام
نسائی نے کہا اس حدیث کے اسناد میں عبد الملک بن نافع ہے جو مشہور نہیں اور اوسکی روایت دلیل لینے کے لائق نہیں
بلکہ ابن عمر سے اسکے خلاف مشہور ہے عن ابن عمر أن رجلا سأله عن الأشربة فقال اجتنب كل شيء ينش
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے ایک شخص نے شرابوں کو پوچھا انہوں نے کہا جو نشہ کرے اوس سے بچ عن زيد بن جبير
قال سألت ابن عمر عن الأشربة فقال اجتنب كل شيء ينش ترجمہ زید بن جبیر نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے
پوچھا شرابوں کو انہوں نے کہا جو نشہ کرے اوس سے بچ عن ابن عمر قال المسكر قليله وكثيره حرام
ترجمہ ابن عمر نے کہا جو نشہ کرے اوسکا تھوڑا بہت سب حرام ہے عن ابن عمر قال كل مسكر خمر وكل مسكر حرام

ابن عمر نے کہا جو نشہ لاوے وہ خمر ہے اور جو نشہ لاوے وہ حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے حرام کیا خمر کو اور ہر ایک نشہ لانیوالی حرام ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اور ہر نشہ لانیوالی چیز خمر ہے امام نسائی نے کہا یہ لوگ معتبر ہیں اور عادل ہیں اور مشہور ہیں ساتھ صحت روایت کے اور عبد الملک بن نافع ان لوگوں میں سے ایک کے برابر بھی نہیں ہے اگرچہ عبد الملک کی تائید اوسی کے ایسے چند اور لوگوں نے بھی کی ہے عَنْ رُقَيَّةَ بِنْتِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ كُنْتُ فِي حَجْرِ ابْنِ عُمَرَ فَكَانَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ ثُمَّ يُجَفَّفُ الزَّبِيبُ وَيُلْقَى عَلَيْهِ زَبِيبٌ آخَرُ وَيُجْعَلُ فِيهِ مَاءٌ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ الْغَدِ طَرَحَهُ ترجمہ رقیہ بنت عمرو بن سعید سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے گود میں تھی اونکے لیے سوکھی انگور بھگوئے جاتے پھر وہ اس کو دوسرے دن پیتے پھر انگور خشک کر لیے جاتے اور اور دوسری انگور لاکر پانی میں ڈالے جاتے پھر دوسرے دن اوسکو پیتے پھر پھینک دیتے اور ان لوگوں نے حجت پکڑی ہے ابو مسعود کی حدیث سے جو یہ ہے عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ عَطِشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ فَاسْتَسْقَى فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنَ السِّقَايَةِ فَشَمَّهُ فَقَطَّبَ فَقَالَ عَلَيَّ بِذَنُوبٍ مِنْ زَمْزَمَ فَصَبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ رَجُلٌ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا ترجمہ ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیاسے ہوئے کعبہ کے پاس آپ نے پانی مانگا لوگ مشک میں سے نبیذ لائے آپ نے اوسکو سونگھا اور منہ بنایا پھر فرمایا میرے پاس ایک ڈول لاؤ زمزم کے پانی کا آپ نے اوس پر پانی ڈالا پھر پیا ایک شخص نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں امام نسائی نے کہا یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے اسناد میں یحییٰ بن یمان ہے جس نے اکیلے اوسکو روایت کیا سفیان سے اور یحییٰ بن یمان کی روایت قابل حجت کے نہیں کیونکہ اوسکا حافظہ برا ہے اور وہ بہت خطا کرتا ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ الَّتِي كَانَ يَصُومُهَا فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيذٍ صَنَعْتُهُ فِي دُبَّاءٍ فَلَمَّا كَانَ الْمَسَاءُ جِئْتُهُ أَحْمِلُهَا إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَصُومُ فِي هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَكَ بِهَذَا النَّبِيذِ فَقَالَ أَدْنِهِ مِنِّي يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَفَعْتُهُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ خُذْ هَذِهِ فَاضْرِبْ بِهَا الْحَائِطَ فَإِنَّ هَذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے مجھکو معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعضے روز روزہ رکھتے ہیں میں نے ایکبار آپ کے روزہ افطار کرنے کے لیے نبیذ رکھا جس کو میں نے تونبے میں طیار کیا تھا جب شام ہوئی تو میں اوسکو اوٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے معلوم تھا کہ آپ آج روزہ رکھتے ہیں تو میں آپ کے افطار کے وقت یہ نبیذ لیکر آیا آپ نے فرمایا میرے پاس لا اے ابا ہریرہ میں اوٹھا کر آپکے سامنے لے گیا تو وہ جوش مار رہا تھا آپنے فرمایا لیجا اوس کو اور دیوار پر مار یہ تو وہ ہے جو یقین نہ رکھتا ہو اللہ پر قیامت کے

ان پر - اور ایک دلیل اون لوگوں کی حضرت عمر کا قول ہے جو بیان ہوا ہے عن ابی رافع ان عمر بن الخطاب قال اذا خشیتم
من نبیذ شدته فاکسروه بالماء قال عبد اللہ من قبل ان یشتد ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا جب
تم ڈرو نبیذ کی تیزی سے تو اوسکی تیزی توڑ ڈالو پانی سے عبد اللہ نے کہا یعنی تیزی سے پہلے (اگر خوف ہو تیزی کا تو پانی ڈالو
اور بعد تیزی کے تو پینا درست نہیں) عن سعید بن المسیب یقول تلقت ثقیف عمر بشراب فدعا به فلما قربه
الی فیه کرهه فدعا به فکسره بالماء فقال هکذا فافعلوا ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے ثقیف کے لوگوں
نے حضرت عمر کے سامنے شراب رکھا اونہوں نے منگوایا جب منہ سے لگایا تو برا معلوم ہوا پھر پانی ملا کر اوس کی تیزی توڑی اور کہا
ایسا ہی کیا کرو عن عتبة بن فرقد قال کان النبیذ الذی یشربه عمر بن الخطاب قد خلل ترجمہ عتبہ بن فرقد
سے روایت ہے حضرت عمر جو نبیذ پیا کرتے تھے وہ سرکہ ہوتا - امام نسائی نے کہا اسکی صحت پر یہ بات دلالت کرتی ہے
عن السائب بن یزید ان عمر بن الخطاب خرج علیهم فقال انی وجدت من فلان ریح شراب فزعم انه شراب
الطلاء وانا سائل عما شرب فان کان یسکر جلدته فجلده عمر بن الخطاب الحد تاما ترجمہ سائب بن
یزید سے روایت ہے حضرت عمر لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا کہ میں نے فلاں شخص کے منہ سے شراب کی بو پائی وہ کہتا ہے نبیذ پی ہے
صاحبزادی) پھر وہ بولا کہ یہ طلا کا شراب ہے (جو پکتے پکتے گاڑھا ہو جاتا ہے) لیکن میں دریافت کرونگا اوس نے کیا پیا ہے اگر نشہ
والا شراب پیا ہوگا تو میں اوسکو حد مارونگا پھر حضرت عمر نے اوسکو پوری حد ماری (اس سے معلوم ہوا کہ تھوڑا شراب پینا
درست نہیں جب اوس میں نشہ ہو لیکن طحاوی نے کہا اوسکے بیان میں فرق ہے جس سے نشہ پیدا ہو پس یہ دلیل دوسری نہیں
کی جو حضرت عمر سے طلا کی اباحت میں وارد ہوئی ہیں) ذکر ما اعد اللہ عز وجل لشارب المسکر من الذل
والهوان والیم العذاب بیان اوس ذلت اور خواری اور درد و دکھ کے عذاب کا جو اللہ تعالیٰ نے نشہ پینے والے کے لیے تیار کیا ہے عن
جابر ان رجلا من جیشان وجیشان من الیمن قدم فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شراب یشربونه
بارضهم من الذرة یقال له المزر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امسکر هو قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کل مسکر حرام ان اللہ عز وجل عهد لمن شرب المسکر ان یسقیه من طینة الخبال قالوا یا رسول
اللہ وما طینة الخبال قال عرق اهل النار او قال عصارة اهل النار ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص جیشان کا
آیا اور جیشان ایک قبیلہ ہے یمن میں اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اوس شراب کو جو اسکے ملک میں لوگ پیتے ہیں اور
وہ جوار سے بنتا ہے اوسکو مزر کہتے ہیں آپ نے فرمایا جو شراب نشہ لاوے وہ حرام ہے اور اللہ جل جلالہ نے یہ بات مقرر کر دی ہے
کہ جو شخص نشہ پیوے اوسکو طینة الخبال پلاویگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ طینة الخبال کیا ہے آپ نے فرمایا جہنمیوں کا پسینہ
اور لہو - باب الحث علی ترک الشبهات جس چیز میں شبہ ہو اوسکو چھوڑ دینا بہتر ہے عن النعمان بن بشیر قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الحلال بین وان الحرام بین وبین ذلک امورا

المشتبهات وربما قال وبين ذلك امور مشتبهة وسأضرب في ذلك مثلا ان الله عز وجل
حمى حمى وان حمى الله ما حرم وانه من يرع حول الحمى يوشك ان يخالط الحمى وربما قال يوشك
ان يرتع وان من خالط الريبة يوشك ان يجسر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے اور ان دونوں کے بیچ میں بعضے کام ایسے
ہیں جن میں شبہ ہے (کہ وہ حرام ہیں یا حلال) اور میں اسکی ایک مثال بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ایک باڑ باندھی
اور اوس کی باڑ حرام ہے تو جو شخص باڑ کے پاس اپنے جانوروں کو چراوے وہ کبھی نہ کبھی چرالیگا اسی طرح جو شخص
شبہ کے کام کریگا وہ اور جرأت کریگا (اور حرام کا بھی مرتکب ہو جاویگا اسلئے شبہ کے کاموں سے بھی بازرہنا بہتر ہے)

عن ابي الحوراء السعدي قال قلت للحسن بن علي رضي ما حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
حفظت منه دع ما يريبك الى ما لا يريبك ترجمہ ابوالحوراء سعدی نے امام حسن سے پوچھا تمنے کونسی بات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنکر یاد رکھی انہوں نے کہا میں نے یہ یاد رکھا آپ فرمایا جو تجھکو شک میں ڈالے اوسکو چھوڑ کر وہ کر جس میں
شک نہو **الكراهية في بيع الزبيب لمن يتخذه نبيذا** جو شخص شراب بناوے اوس کے ہاتھ انگور بیچنا مکروہ
ہے **عن طاؤس انه كان يكره ان يبيع الزبيب لمن يتخذه نبيذا** ترجمہ طاؤس جو تابعین میں سے ہیں
مکروہ جانتے تھے انگور اوس شخص کے ہاتھ بیچنا جو شراب بناوے (کیونکہ اس میں اعانت ہے گناہ پر اور اللہ جل جلالہ نے فرمایا
مت مدد کرو ایک دوسرے کی گناہ کی بات اور ظلم پر) **الكراهية في بيع العصير** انگور کا شیرہ بیچنا مکروہ ہے

عن مصعب بن سعد قال كان لسعد كروم واعناب كثيرة وكان له فيها امين فحملت عنبا كثيرا
فكتب اليه اني اخاف على الاعناب الضيعة فان رايت ان تعصره عصرته فكتب اليه سعد اذا
جاءك كتابي هذا فاعتزل ضيعتي فوالله لا ائتمنك على شيء بعده ابدا فعزله عن ضيعته ترجمہ
مصعب بن سعد سے روایت ہے سعد کے باغ میں انگور بہت ہوتے تھے اور ایک شخص امین تھا اون میں ایکدفعہ انگور
انگور بہت لگے تو اوس نے سعد کو لکھا کہ مجھے ڈر ہے انگور کے تلف ہونے کا تو اگر تم اجازت دو تو میں اوسکا شیرہ نکالوں سعد
نے لکھا جب میرا یہ خط تجھکو پہنچے تو باغ چھوڑ دے قسم خدا کی میں اب تیرا اعتبار کسی بات پر نکرونگا پھر اوسکو موقوف کر دیا
باغ سے (کیونکہ شیرہ نکالنا ذریعہ ہے شراب بنانے کا) **عن ابن سيرين قال بعه عصيرا ممن يتخذه طلاء**
ولا يتخذه خمرا ترجمہ ابن سیرین نے کہا شیرہ اوس کے ہاتھ بیچ جو طلا بنا دے مگر شراب نہ بناوے **في ذكر ما يجوز شربه**
من الطلاء وما لا يجوز کونسے طلا پینا درست ہے اور کونسی نہیں **عن سويد بن غفلة قال كتب عمر بن الخطاب**
الى بعض عماله ان ارزق المسلمين من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقي ثلثه ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر
نے اپنے بعضے عاملوں کو لکھا کہ مسلمانوں کو پینے کو وہ طلا دے جسکے دو حصے جل گئے ہوں اور ایک حصہ رہ گیا ہو (یعنی انگور کا شیرہ لیکر

اوسکو اتنا پکاوین کہ دو حصے جل جاوین اور ایک حصہ گاڑہ رہ جاوے جیسی کہ حلوا کہتے ہیں اور وہ حلال ہے عن عامر بن عبد اللہ
قال قرأت كتاب عمر بن الخطاب الى ابي موسى اما بعد فانها قدمت علي عير من الشام تحمل شرابا غليظا
اسود كطلاء الابل فسالتهم على كم يطبخونه فاخبروني انهم يطبخونه على الثلثين ذهب ثلثاه
الاخبثان ثلث ببغيه وثلث بريحه فمر من قبلك يشربونه ترجمہ عامر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے حضرت عمر
کی کتاب پڑہی جو انہوں نے ابو موسیٰ کو لکھی تھی بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہو میرے پاس ایک قافلہ آیا شام سے وہ اپنے پاس ایک
شربت تھا گاڑہا سیاہ جیسے اونٹ کے لگانے کو طلا میں نے پوچھا اسکو تم کتنا پکاتے ہو انہوں نے کہا دو حصے جب دونوں ناپاک حصے اوسکے
جل گئے ایک شرارت کا دوسری بدبو کا تو حکم کر اپنی ملک کے لوگوں کو اوس کے پینے کا عن عبد اللہ بن یزید الخطمی قال
كتب الينا عمر بن الخطاب رض اما بعد فاطبخوا شرابكم حتى يذهب منه نصيب الشيطان فان له اثنين
ولكم واحد ترجمہ عبد اللہ بن یزید خطمی سے روایت ہے حضرت عمر نے لکھا بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہو تم اپنا شراب کو پکاؤ یہاں
تک کہ اوس میں سے شیطان کے دو حصے جل جاوین کیونکہ دو حصے اوسکے ہیں اور ایک حصہ تمہارا ہے عن الشعبي قال كان
علي رض يرزق الناس الطلاء يقع فيه الذباب ولا يستطيع ان يخرج منه ترجمہ شعبی سے روایت ہے حضرت علی
لوگوں کو طلا پلاتے تھے وہ اتنی گاڑہی ہوتی کہ اگر مکھی اوس میں گر جاتی تو پھر نکل نہ سکتی عن داود قال سالت سعيدا ما
الشراب الذي احله عمر رض قال الذي يطبخ حتى يذهب ثلثاه ويبقى ثلثه ترجمہ داود سے روایت ہے میں نے
سعید سے پوچھا حضرت عمر نے کس شراب کو حلال کیا تھا انہوں نے کہا جو دو حصے جلائی جاوے اور ایک حصہ جاوے عن
سعيد بن المسيب ان ابا الدرداء كان يشرب ما ذهب ثلثاه وبقي ثلثه ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے ابو الدرداء
وہ شراب پیتے تھے جسکے دو حصے جل جاوین اور ایک حصہ جاوے عن ابي موسى الاشعري انه كان يشرب من الطلاء ما ذهب
ثلثاه وبقي ثلثه ترجمہ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے وہ طلا پیتے تھے جسکے دو حصے جل جاتے اور ایک حصہ رہ جاتا عن سعيد
بن المسيب وساله اعرابي عن شراب يطبخ على النصف فقال لا حتى يذهب ثلثاه ويبقى الثلث ترجمہ سعید بن المسیب
سے ایک اعرابی نے پوچھا جس شراب میں سے آدہا حصہ جل جاوے اوسکا پینا درست ہے انہوں نے کہا نہیں جب تک دو حصے جل جاوین اور ایک
حصہ رہ جاوے عن سعيد بن المسيب قال اذا طبخ الطلاء على الثلث فلا باس به ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا جب
طلا جلکر تیسرا حصہ رہ جاوے تو اوسکے پینے میں قباحت نہیں عن ابي رجاء قال سالت الحسن عن الطلاء المنصف فقال
لا تشربه ترجمہ ابو رجاء نے کہا میں نے حسن سے پوچھا وہ طلا جسکا آدہا حصہ جلا ہو انہوں نے کہا نہیں عن
بشير بن المهاجر قال سالت الحسن عما يطبخ من العصير قال ما تطبخه حتى يذهب الثلثان ويبقى الثلث ترجمہ
بشیر بن المہاجر سے روایت ہے میں نے حسن سے پوچھا کونسا شیرہ درست ہے جو پکایا جاوے انہوں نے کہا وہ جسکو تو اتنا پکاوے کہ دو حصے جل
جاوین اور ایک حصہ رہ جاوے عن انس بن مالك ان نوحا صلى الله عليه وسلم نازعه الشيطان في عود الكرم

فقال هذا لي وقال هذا لي فاصطلحا على ان لنوح ثلثها وللشيطان ثلثيها ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے حضرت نوحؑ اور شیطان سے جھگڑا ہوا انگور کے درخت میں وہ لگا کہنے یہ میرا ہے یہ میرا ہے آخر صلح ہوئی اس بات پر کہ دو حصے شیطان کے ہیں اور ایک حصہ نوحؑ کا عن عبد الملك بن طفيل الجزري قال كتب الينا عمر بن عبد العزيز ان لا تشربوا من الطلاء حتى يذهب ثلثاه ويبقى ثلثه وكل مسكر حرام ترجمہ عبد الملک بن طفیل سے روایت ہے ہم کو عمر بن عبد العزیز نے لکھا مت پیو طلا کو جب تک اوس کے دو حصے جل نہ جاویں اور ایک حصہ رہ جاوے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے عن مكحول قال كل مسكر حرام ترجمہ مکحول نے کہا ہر نشہ لانے والا شراب حرام ہے ما يجوز شربه من العصير وما لا يجوز کونسا شیرہ پینا درست ہے اور کونسا نہیں عن ابي ثابت الثعلبي قال كنت عند ابن عباس فجاءه رجل فسأله عن العصير فقال اشربه ما كان طريا قال اني طبخت شرابا وفي نفسي منه قال اكنت شاربه قبل ان تطبخه قال لا قال فان النار لا تحل شيئا قد حرم ترجمہ ابو ثابت ثعلبی سے روایت ہے میں ابن عباس پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور شیرہ کو پوچھنے لگا انہوں نے کہا پی جب تک تازہ ہو اوس نے کہا میں نے شراب کو پکا لیا ہے لیکن میری جی میں کھٹکا ہے ابن عباس نے کہا پکانے سے پہلے تو اوسکو پی سکتا تھا اوس نے کہا نہیں ابن عباس نے کہا پھر آگ تو حلال نہیں کر سکتی اوس چیز کو جو حرام ہو (اس روایت کے موجب طلا بھی حرام ہے) عن عطاء قال سمعت ابن عباس يقول والله ما تحل النار شيئا ولا تحرمه قال ثم فسر لي قوله لا تحل شيئا لقولهم في الطلاء ولا تحرم الوضوء مما مست النار ترجمہ عطا سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے قسم خدا کی آگ کسی چیز کو حلال نہیں کر سکتی اور نہ کسی چیز کو حرام کر سکتی ہے پھر اونہوں نے حلال نہ کر سکنے کی تفسیر بیان کی کہ لوگ کہتے ہیں طلا حلال ہے حالانکہ وہ حرام تھی پکانے سے پہلے پھر آگ اوسکو نہ حلال کر سکیگی (تو جو حلال کہتے ہیں اونکا خیال غلط ٹھہرا) اور حرام نہ کر سکنے کی تفسیر یہ بیان کی کہ لوگ کہتے ہیں وضو کرو وہ کھانا کھا کر جو انگار سے پکا ہو حالانکہ وہ کھانا حلال تھا انگار لگنے سے پہلے تو انگار سے پکنے کے بعد بھی حلال ہوگا پھر اوس سے وضو کیا ضرور ہے عن سعيد بن المسيب قال اشرب العصير ما لم يزبد ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا شیرہ پیو جب تک اوس میں پھین نہ آوے عن هشام بن عائذ الاسدي قال سألت ابراهيم عن العصير قال اشربه ما لم يتغير ترجمہ ہشام بن عائذ سے روایت ہے میں نے ابراہیم سے پوچھا شیرہ کو اونہوں نے کہا پی جب تک بگڑی نہیں یعنی اوس میں تیزی نہ آوے عن عطاء في العصير قال اشربه حتى يغلي ترجمہ عطا نے کہا شیرہ پی جب تک اوس میں جھاگ نہ آوے عن الشعبي قال اشربه ثلثة ايام الا ان

یَنْتَبِذُ ترجمہ شعبی نے کہا تیسرے دن تک مگر جوش آنے لگے یعنی گاڑھا ہو جاوے تو نہ پیو ذِکْرُ
مَا یَجُوْزُ شُرْبُہٗ مِنَ الْاَنْبِذَۃِ وَمَا لَا یَجُوْزُ بیان ان نبیذوں کا جنکا پینا درست ہے اور جنکا پینا درست نہیں

عَنْ فَیْرُوْزَ الدَّیْلَمِیِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا اَصْحَابُ کَرْمٍ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ تَحْرِیْمَ الْخَمْرِ فَمَاذَا نَصْنَعُ قَالَ تَتَّخِذُوْنَہٗ زَبِیْبًا قُلْتُ فَنَصْنَعُ بِالزَّبِیْبِ مَاذَا قَالَ تَنْقَعُوْنَہٗ عَلٰی غَدَائِکُمْ وَتَشْرَبُوْنَہٗ عَلٰی عَشَائِکُمْ وَتَنْقَعُوْنَہٗ عَلٰی عَشَائِکُمْ وَتَشْرَبُوْنَہٗ عَلٰی غَدَائِکُمْ قُلْتُ اَفَلَا نُؤَخِّرُہٗ حَتّٰی یَشْتَدَّ قَالَ لَا تَجْعَلُوْہُ فِی الْقُلَلِ وَاجْعَلُوْہُ فِی الشِّنَانِ فَاِنَّہٗ اِنْ تَاَخَّرَ صَارَ خَلًّا ترجمہ فیروز دیلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم انگور والے ہیں اور اللہ جل جلالہ نے حرام کر دیا شراب کو پھر ہم کیا کریں آپنے فرمایا سکھا لو انگور کو میں نے کہا سکھا کر کیا کریں آپنے فرمایا صبح اونکو بھگو دو اور شام کو پیو اور شام کو بھگو دو اور صبح کو پیو میں نے کہا کیا ہم اوسکو رہنے نہ دیں یہاں تک کہ تیز ہو جاوے تو آپنے فرمایا گھڑوں میں مت رکھو اگر وہ دیر تک رہیگا تو سرکہ ہو جاوے گا

عَنْ فَیْرُوْزَ الدَّیْلَمِیِّ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لَنَا اَعْنَابًا فَمَاذَا نَصْنَعُ بِہَا قَالَ زَبِّبُوْہَا قُلْنَا فَمَاذَا نَصْنَعُ بِالزَّبِیْبِ قَالَ انْبِذُوْہُ عَلٰی غَدَائِکُمْ وَاشْرَبُوْہُ عَلٰی عَشَائِکُمْ وَانْبِذُوْہُ عَلٰی عَشَائِکُمْ وَاشْرَبُوْہُ عَلٰی غَدَائِکُمْ وَانْبِذُوْہُ فِی الشِّنَانِ وَلَا تَنْبِذُوْہُ فِی الْقُلَلِ فَاِنَّہٗ اِنْ تَاَخَّرَ صَارَ خَلًّا ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ یُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَشْرَبُہٗ مِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ فَاِذَا کَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَۃِ فَاِنْ بَقِیَ فِی الْاِنَاءِ شَیْءٌ لَمْ یَشْرَبُوْہُ اُہْرِیْقَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نبیذ بھگویا جاتا آپ اوسکو پیتے دوسرے اور تیسرے دن تک پھر تیسرے دن کے شام کو اگر کچھ بچ رہتا تو بہا دیتے اور اوسکو نہ پیتے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُنْقَعُ لَہُ الزَّبِیْبُ فَیَشْرَبُہٗ یَوْمَہٗ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے منقی بھگوتے پھر آپ اوسکو اوس دن پیتے اور دوسرے دن اور تیسرے دن

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنْبَذُ لَہُ الزَّبِیْبُ مِنَ اللَّیْلِ فَیَجْعَلُہٗ فِی سِقَاءٍ فَیَشْرَبُہٗ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَاِذَا کَانَ مِنْ اٰخِرِ الثَّالِثَۃِ سَقَاہُ اَوْ شَرِبَہٗ فَاِنْ اَصْبَحَ مِنْہُ شَیْءٌ اَہْرَاقَہٗ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے انگور خشک رات کو بھگوئے جاتے پھر آپ اوسکو ایک مشک میں بھر دیتے اور صبح کو دن بھر پیتے پھر دوسرے دن پیتے پھر تیسرے دن پیتے جب تیسرا دن ختم ہونے کو ہوتا تو اور لوگوں کو پلاتے اور خود بھی پیتے پھر صبح کو اگر کچھ بچ رہتا تو اوسکو

ہادیتے یعنی جو بھی روز صبح کو عن ابن عمر انہ کان ینبذ لہ فی سقاء الزبیب غدوۃ فیشربہ من اللیل
وینبذ لہ عشیۃ فیشربہ غدوۃ وکان یغسل الاسقیۃ ولا یجعل فیہا دردیا ولا شیئا قال
نافع فکنا نشربہ مثل العسل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے اون کے لیے مشک میں انگور بھگوئے
جاتے صبح کو وہ رات کو پیتے اور شام کو بھگوئے جاتے وہ صبح کو پیتے اور مشکون کو دہویا کرتے اور اوس
مین تلچھٹ نہ ملاتے نہ خمیر کرنے کو اور نہ کوئی اور چیز ملاتے نافع نے کہا ہم نے وہ نبیذ پیا ہے شہد کے مانند
ہوتا عن بسام قال سألت ابا جعفر عن النبیذ قال کان علی بن حسین رض ینبذ لہ من اللیل فیشربہ
غدوۃ و ینبذ لہ غدوۃ فیشربہ من اللیل ترجمہ بسام سے روایت ہے مین نے ابوجعفر سے پوچھا
نبیذ کو اونہون نے کہا علی بن حسین یعنی امام زین العابدین علیہ و علی آبائہ السلام کے لیے نبیذ رات
کو بھگویا جاتا وہ صبح کو اوسے پیتے اور صبح کو بھگویا جاتا تو وہ شام کو اوسے پیتے عن عبد اللہ قال
سمعت سفیان سئل عن النبیذ فقال انتبذ عشیا و اشربہ غدوۃ ترجمہ عبد اللہ سے روایت
ہے مینے سفیان سے پوچھا نبیذ کو اونہون نے کہا شام کو بھگو اور صبح کو پی عن ابی عثمان ولیس با
لنہدی ان ام الفضل ارسلت الی انس بن مالک تسالہ عن نبیذ الجر حدثہا عن النضر
ابنہ انہ کان ینبذ فی جر ینبذ غدوۃ ویشربہ عشیۃ ترجمہ ابوعثمان سے روایت ہے
(وہ نہدی نہین اور شخص ہے) کہ ام الفضل نے انس بن مالک سے پوچھوا بھیجا گھڑی کی نبیذ کو انہون
نے حدیث بیان کی اپنی بیٹے نضر سے کہ وہ نبیذ بھگوتے ایک ٹھلیا مین صبح کو اور شام کو اوس کو پیتے
عن سعید بن المسیب انہ کان یکرہ ان یجعل نضل النبیذ فی النبیذ لیشتد بالنضل ترجمہ
سعید بن المسیب مکروہ جانتے تھے نبیذ مین تلچھٹ ملانے سے وہ خمر ہو جاتا ہے عن سعید بن المسیب قال
انما سمیت الخمر لانہا ترکت حتی مضی صفوہا و بقی کدرہا وکان یکرہ کل شیء ینبذ علی
عکر ترجمہ سعید بن المسیب نے کہا خمر کو خمر اس لیے کہتے ہین کہ وہ چھوڑ دیا جاتا ہے یہانتک کہ صاف صاف تمام
ہو جاتا ہے اور نیچے کا تلچھٹ رہ جاتا ہے اور وہ مکروہ جانتے تھے ہر نبیذ کو جس مین دردی یعنی تلچھٹ ملائی جاوے

ذکر الاختلاف علی ابراہیم فی النبیذ ابراہیم پر راویونکا اختلاف نبیذ کے بیان مین عن
ابراہیم قال کانوا یرون ان من شرب شرابا فسکر منہ لم یصلح لہ ان یعود فیہ ترجمہ ابراہیم نے
کہا لوگ یون خیال کرتے تھے کہ جو شخص کسی قسم کا شراب پیے پھر اوس سے مست ہو جاوے تو دوبارہ اوس
کو نہ پیے عن ابراہیم قال لا باس بنبیذ البختج ترجمہ ابراہیم نے کہا پکی ہوئی نبیذ یعنی شیرہ پینے مین
کچھ قباحت نہین عن ابی مسکین قال سألت ابراہیم قلت انا ناخذ دردی الخمر او الطلاء فننظفہ

ثُمَّ نَنْقَعُ فِيهِ الزَّبِيبَ ثَلَاثًا ثُمَّ نُصَفِّيهِ ثُمَّ نَدَعُهُ حَتَّى يَبْلُغَ فَنَشْرَبُهُ قَالَ يُكْرَهُ ترجمہ ابو مسکین
سے روایت ہی مین نے ابراہیم سے پوچھا ہم شراب یا طلا کی تلچھٹ لیتی ہین پہر اوسکو صاف کرکے انگور
کو اوس مین بہگوتے ہین تین روز تک پہر تین روز کے بعد اوسکو صاف کرکے رہنے دیتے ہین یہانتک کہ وہ
اپنی حد کو پہونچ جاوے (یعنی تیز ہوجاوے) ابراہیم نے کہا یہ مکروہ ہے مگر اور علما کے نزدیک حرام ہی کیونکہ
شراب کی تلچھٹ خود نجس ہی اور حرام ہے پس وہ جس مین ملائی جاوے وہ بہی حرام ہی) عَنْ اِبْنِ شُبْرُمَةَ
قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيمَ شَدَّدَ النَّاسُ فِي النَّبِيذِ وَرَخَّصَ فِيهِ ترجمہ ابن شبرمہ نے کہا رحم کری اللہ ابراہیم پر
لوگ سختی کرتے تہے نبیذ مین اور وہ اجازت دیتے عَنْ اَبِي اُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ
مَا وَجَدْتُ الرُّخْصَةَ فِي الْمُسْكِرِ عَنْ اَحَدٍ صَحِيحًا اِلَّا عَنْ اِبْرَاهِيمَ ترجمہ ابو اسامہ سے روایت ہی مین نے
عبداللہ بن المبارک سے سنا وہ کہتے تہے مین نے کسی کو مست کرنیوالی شراب کو اجازت دیتی نہین صاحت
کے ساتھ مگر ابراہیم سی سنا (ابراہیم تابعین مین سے ہین اور وہ اوستاد تھی حماد کے جو اوستاد تھی امام ابو حنیفہ کے
پس ابراہیم کی تقلید سے ابو حنیفہ نے بہی مست کرنیوالی شراب کو اجازت دی مگر یہ اجازت جب ہی تک ہے
کہ اتنا پیوے جس سے نشہ نہ ہو اور اس قدر پینا جس سے نشہ ہو سب کے نزدیک حرام ہے - ابو اسامہ نے کہا
مین نے کسی شخص کو علم کا طلب کرنے والا عبداللہ بن مبارک سی زیادہ نہین دیکہا شام یا مصر یا یمن یا حجاز
مین ذِكْرُ الْاَشْرِبَةِ الْمُبَاحَةِ کونسی شربت مباح ہین عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدَحٌ
مِنْ عَيْدَانٍ فَقَالَتْ سَقَيْتُ فِيهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ الشَّرَابِ الْمَاءَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ
وَالنَّبِيذَ ترجمہ انس سے روایت ہی ام سلیم پاس ایک پیالہ تہا لکڑی کا اونہون نے کہا مین نے اس
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر ایک قسم کا شربت پلایا ہے پانی اور شہد اور دودہ اور
نبیذ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيذِ قَالَ اشْرَبِ الْمَاءَ
وَاشْرَبِ الْعَسَلَ وَاشْرَبِ السَّوِيقَ وَاشْرَبِ اللَّبَنَ الَّذِي نُجِعْتَ بِهِ فَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ الْخَمْرَ
تُرِيدُ الْخَمْرَ تُرِيدُ ترجمہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہی مین نے ابی بن کعب سے پوچہا نبیذ
کو اونہون نے کہا پانی پی اور شہد پی ستو پی دودہ پی جس سے تو پلا ہے (یعنی چہوٹی سے
اتنا بڑا ہوا ہے) مین نے پہر پوچہا اونہون نے کہا تو شراب پینا چاہتا ہے شراب پینا چاہتا
ہے عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اَحْدَثَ النَّاسُ اَشْرِبَةً مَا اَدْرِي مَا هِيَ فَمَا لِي شَرَابٌ
مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً اَوْ قَالَ اَرْبَعِينَ سَنَةً اِلَّا الْمَاءَ وَالسَّوِيقَ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيذَ
ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے لوگون نے شراب نکالی ہین معلوم نہین کیا کیا لیکن میرا شراب تو

بیس برس سے یا چالیس برس سے کچھہ نہین سوا پانی اور ستو کے اور نبیذ کا ذکر نہین کیا عن

عُبَيْدَةَ قَالَ أَحْدَثَ النَّاسُ أَشْرِبَةً مَا أَدْرِي مَا هِيَ وَمَا لِي شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً إِلَّا
الْمَاءُ وَاللَّبَنُ وَالْعَسَلُ ترجمہ عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے لوگون نے شراب
نکال لی معلوم نہین کیا کیا لیکن میرا شراب تو بیس برس سے یہی ہے پانی اور دودھ اور شہد

عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ لِأَهْلِ الْكُوفَةِ فِي النَّبِيذِ فِتْنَةٌ يَرْبُو فِيهَا
الصَّغِيرُ وَيَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ قَالَ وَكَانَ إِذَا كَانَ فِيهِمْ عُرْسٌ كَانَ
طَلْحَةُ وَزُبَيْدٌ يَسْقِيَانِ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ فَقِيلَ لِطَلْحَةَ أَلَا تَسْقِيهِمُ النَّبِيذَ قَالَ إِنِّي
أَكْرَهُ أَنْ يَسْكَرَ مُسْلِمٌ فِي سَبَبِي ترجمہ ابن شبرمہ سے روایت ہے طلحہ نے
کہا کوفے والے نبیذ کے باب مین ایک فتنے مین پڑ گئے جس مین چھوٹا بڑا ہوتا ہے اور
بڑا بوڑھا ہوتا ہے (یعنے سب اس بلا مین مبتلا ہین) ابن شبرمہ نے کہا جب کوئی شادی
ہوتی تو طلحہ اور زبید لوگون کو دودھ اور شہد پلاتے کسی نے طلحہ سے کہا تم نبیذ
کیون نہین پلاتے اونہون نے کہا مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ میرے سبب سے کسی مسلمان کو
نشہ ہو جاوے عن جَرِيرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ شُبْرُمَةَ لَا يَشْرَبُ إِلَّا الْمَاءَ وَاللَّبَنَ
ترجمہ جریر سے روایت ہے ابن شبرمہ (جو کوفے کے فقہا مین سے تھے) نہین پیتے تھے
مگر پانی اور دودھ (یہہ کمال تقوے سے تھا ورنہ نبیذ جس مین تیزی نہ آئی ہو اور نشہ
کا کچھہ خوف نہ ہو بلکہ مثل شربت کے شیرین اور لطیف ہو پینا درست ہے) فقط

تمت

تمام ہوئی کتاب اشربہ کی اور یہہ آخر ہے کتاب مجتبی کا جو امام نسائی نے
بنائی۔ شکر ہے اللہ جل جلالہ کا کہ چوتھا ربع بھی ترجمہ سنن نسائی علیہ الرحمۃ کا
پورا ہوا۔ اور اوس کے پورے ہونے سے ساری کتاب ختم ہو گئی۔ اللہ جل جلالہ
اپنے فضل و کرم سے اس کتاب کو مقبول کرے۔ اور اوس کی وجہ سے مسلمانون
کو ہدایت کرے اور اپنے کرم و رحم سے مترجم کے گناہ معاف کرے اور اوسکا خاتمہ
بالخیر کرے اور جناب فیض مآب حامی دین و ملت نواب مستطاب نواب والا جاہ امیر الملک

جناب نواب معلی القاب مولانا سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر کہ جنکی ذات بابرکت کے فیض سے تمام حدیث کی کتابونکا شیوع اور ترجمہ ہو رہا ہے اور اس زمانہ میں اللہ جل جلالہ نے انہی کو اپنے دین اور ملت کی حمایت کے لیے منتخب اور برگزیدہ کیا ہے انہیں کی ذات بابرکات کے باعث سے ریاست بھوپال تمام جہان میں مشہور ہو گئی ہے ورنہ اس ریاست کا نام بھی کبھی نہیں سنا گیا تھا لیکن حاسدون نے جو نہر جھوٹی جھوٹی تہمتین گھڑی کر کر منصب عالیہ ریاست سے انکو معزول کرا دیا ہے پروردگار انکو پھر وہی منصب عطا فرما دے بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی اقبال کرے اور تمام مصائب اور بلیات دینی و دنیوی سے انکو محفوظ رکھے اور جو فیض کہ انکی ذات بابرکات کی ذریعہ سے ایک جہان کو پہنچ رہا ہے اسکو برقرار رکھے اور انکے دونو صاحبزادون یعنی جناب نواب ابو الخیر الحسن خان بہادر اور جناب نواب علی حسن خان بہادر کو اپنے پدر بزرگوار کے قدم بقدم چلاوے اور عمل بالحدیث اور اتباع سنت اور ابطال بدعت میں مصروف رکھے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاتمۃ الطبع

واضح ہو کہ اس کتاب کا حال مفصل طور پر اسکی جلد اول کے مقدمہ میں درج ہے لیکن واسطے آگاہی عام کے تھوڑا سا یہاں بھی نقل کیا جاتا ہے کہا حافظ ابن حجر نے کہ کہا ابو جعفر بن الزبیر نے سب سے بہتر وہ کتابیں جن پر بالاتفاق مسلمانون نے اعتماد کیا اللہ دوہ پانچ کتابیں ہیں (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ سنن نسائی) اور موطا امام مالک جو تالیفاً میں سب پر مقدم ہے وہ رتبے میں ان سے کم نہیں ہے اور ان لوگونکے مقاصد مختلف تھے صحیحین میں اور طرح کے فوائد ہیں اور ابو داؤد میں احکام کی حدیثین اتنی جمع ہیں جو اور کسی کتاب میں نہیں ہیں۔ اور ترمذی میں فنون اور علوم حدیث ایسے ہیں جو اور کتابوں میں نہیں ہیں۔ اور نسائی نے سب سے باریک اور عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے ابو الحسن معافری نے کہا جب تو دیکھے حدیث کی تخریج کیطرف تو جس حدیث کو نسائی نے نکالا وہ صحت کیطرف زیادہ قریب ہے بہ نسبت اسکے جسکو سوا نسائی کے اور لوگون نے نکالا ہو فقط

تاریخ طبع از خادم العلماء شیخ محی الدین تاجر کتب سا کن شہر لاہور مہتمم الکتاب

اللہ تعالے کے فضل و کرم سے یہ کتاب	جب مسنون ری	ہو چکی نسائی ترجمہ جب تمام بد غیبی کاٹ سے دل نے کہا	سال تاریخ اسکی جب میں نے ہو چھا خوش نمائی زیب زینت سے چھپی ۱۳۰۲		ماہ ربیع الاول ۱۳۰۲ سنہ ہجری میں طبع ہوئی

اشتہار

قیمت فی جلد ے روپیہ محصول ڈاک ۵

تاجران باوفا و خریداران شائق شیفتہ کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کتاب کے ترجمے کا حق تالیف جناب نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر نے اس حقیر کو عطا فرمایا ہے اور بموجب دفعہ ۱۸ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع کے داخل دفتر رجسٹری گورنمنٹ ہو چکی ہے بدون اجازت اس کے کوئی شخص اسکے چھاپنے یا چھپوانے کا ارادہ نہ فرماوے

راقم محی الدین تاجر کتب ساکن لاہور بازار کشمیری